علمائے دیوبند پر کفر کے فتاوے پر مفتیان عظام کا شرعی فیصلہ

براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار

ملقب بہ

قہرِ آسمانی بر فرقہ رضا خانی

مقدمہ
علامہ ڈاکٹر خالد محمود

مرتبہ
مولانا حافظ قاری محمد عبد الرؤف خاں جگن پوری

تحفظ نظریات دیوبند اکادمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم

صل علی محمد و علی آل محمد

کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم

انک حمید مجید

اللھم

بارک علی محمد و علی آل محمد

کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم

انک حمید مجید

براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار

ملقب بہ

قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی

مرتبہ

حضرت مولانا حافظ قاری محمد عبد الرؤف خاں جگن پوری

تحفظ نظریات دیوبند اکادمی

سلسلۂ اشاعت : ۶

کتاب : براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار ملقب بہ قہر آسمانی بر فرقۂ رضا خانی

ترتیب : مولانا قاری محمد عبدالرؤف خاں جگن پوریؒ

مطبع : اشہد پرنٹنگ سروس

پہلی اشاعت : نومبر۱۹۳۴ء (بجنور)

دوسری اشاعت : ستمبر۱۹۳۶ء (بجنور)

تیسری، زیرنظر : رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ/ اگست ۲۰۱۲ء (پاکستان)

ناشر : تحفظ نظریات دیوبند اکادمی، پاکستان

اہتمام : نعمان محمد امین

ملنے کے پتے

۱-مکتبۂ فریدیہ، جامعہ فریدیہ، اسلام آباد

۲-کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راول پنڈی

۳-ادارۂ نشرواشاعت، مدرسۂ نصرۃ العلوم، فاروق گنج، گوجراں والہ

۴-مکتبۂ سید احمد شہیدؒ، اردو بازار، لاہور

۵-مکتبۂ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

۶-مجیدیہ کتب خانہ، اردو بازار، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان

۷-عزیز کتاب گھر، بیراج روڈ، سکھر

۸-حاجی امداد اللہؒ اکیڈمی، مارکیٹ ٹاور، حیدرآباد

۹-بیت القرآن، چھوٹی گٹی، شاہی بازار، حیدرآباد

۱۰-مکتبۂ عمر فاروقؓ، جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل ٹاؤن، کراچی

۱۱-ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی

۱۲-ادارۃ الانور، علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن، کراچی

۱۳-مکتبۂ رشیدیہ، بالمقابل مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی

عرض ناشر

اللہ رب العزت نے جب شیطان مردود کو اپنی بارگاہ سے ذلیل کر کے نکال دیا تو اس نے اللہ کے حضور یہ کہا تھا:

’’اے رب تو نے مجھے جو دوسری راہ پر ڈال دیا، اب میں ان انسانوں کے لیے زمین کو آراستہ کروں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا، ماسوائے تیرے مخلص بندوں کے‘‘۔(سورۂ حجر:۳۹)

بس تخلیق آدم سے لے کر قیامت کے دن تک شیطان انسانوں کو گمراہ کرنے میں لگا ہوا ہے اور ایسا گمراہ کر دیا ہے کہ انسانوں کا وہ طبقہ جو خود کو بہت دیندار سمجھتا اور اپنے طور اپنے شیطانی اعمال کو نیک اعمال سمجھتا ہے وہ شیطان کے ایسے چنگل میں پھنستے ہیں کہ جانے نہ جانے وہ شیطان کے حمایتی اور مددگار بن جاتے ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے:

’’اور جس وقت خوشنما کر دیا شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے اعمال کو اور بولا کہ کوئی بھی غالب نہ ہوگا تم پر آج لوگوں میں سے، اور میں تمہارا حمایتی ہوں‘‘۔(سورۂ انفال:۴۸)

اہل علم سے یہ بات کسی طرح بھی چھپی نہیں کا بدعات شیطان کا پھینکا ہوا ایسا خوشنما جال ہے، جس میں ملوث بدعتی اپنی بدعات کو اپنے اچھے اعمال تصور کرتا ہے اور جبکہ وہ اپنی بدعات کو اعمال حسنہ بھی سمجھتا ہے، اس وجہ سے وہ اس سے باز آتا ہے نہ ہی اُسے توبہ نصیب ہوتی ہے، مگر جس کو اللہ چاہے!

پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ’’غنیۃ الطالبین‘‘ میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لیے بدعتی کو اپنا دشمن جانے، اس کے دل کو اللہ تعالیٰ ایمان سے بھر دیتا ہے، اور جو شخص انہیں خدا کا دشمن سمجھ کر ان پر ملامت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے امن وامان میں رکھے گا، اور جو ایسے لوگوں کو ذلیل کرے اُسے

بہشت سے سودر جے ملیں گے۔ (ص ۱۸۶)

”تحفظِ نظریاتِ دیوبند اکادمی پاکستان“ چند سالوں پہلے معرض وجود میں آنے والا ایک ادارہ ہے، جو بدعات اور اہل بدعات کی رد میں قلمی اور علمی جہاد کررہا ہے۔ اس ادارے کی اولین ترجیح اکابر علمائے دیوبند کا وہ کام جو انہوں نے بدعات اور بدعتیوں کے رد میں کیا تھا اور اب کسی بھی وجہ سے کم یاب یا نایاب ہوگیا ہے اُسے دوبارہ منظر عام پر لانا ہے۔ بحمد اللہ اس میں پیش رفت ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

”جب کوئی بھی شخص اسلام میں کسی بدعت کو ایجاد کرے گا اور پھر اسی بدعت کے ذریعے اسلام میں رخنہ ڈالنے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لیے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ہر بدعت کے ظہور پر اپنے دوستوں (اولیاء اللہ) میں سے کسی ایک دوست (ولی) کو اس کام پر لگادے کہ وہ (ولی) اس بدعت سے اسلام کا دفاع کرے اور (امت کو اس بدعت سے بچانے کے لیے) اس بدعت کی نشاندہی کرتا رہے۔

سو لوگو! تم ایسے (اولیاء اللہ اور بدعت کا رد کرنے والے) علماء کی صحبت میں حاضری کی قدر کرنا، کیونکہ وہ بدعتیوں کی بدعت کا رد کرتے رہیں گے، اور (ہدایت پانے کے لیے) اللہ پر بھروسہ کرو اور وہ یقیناً (ہدایت دینے کے لیے) کافی اور کارساز ہے“۔

اکابر علمائے دیوبند شروع سے ہی بدعت اور اہل بدعت کا رد کرتے آئے ہیں اور یہ اللہ ہی کا فضل ہے کہ اس کام کے لیے اُس نے اکابر علمائے دیوبند کو چنا، اور یہ بھی اللہ رب العزت کا ہم پر بے انتہا احسان ہے کہ اپنے بزرگوں سے اس مشن کو، اس مشعل کو جو انہوں نے بدعت کے اندھیروں کو دور کرنے کے لیے جلائی تھی وہ اب ہمارے ہاتھوں

میں ہے۔ باطل کے سامنے جب بھی حق کی آواز بلند ہوئی ہے تو اُسے پریشانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے، کڑے اور سخت امتحانات سے بھی گذرنا پڑا ہے۔ بالآخر فتح حق کی ہی ہوتی ہے۔ اِسی طرح علمائے دیوبند نے جب باطل کے خلاف آواز اٹھائی تو شیطان کے چیلوں نے ہر طرح سے علمائے حق کے اوپر اپنے اوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال کیا، ان پر کفر کے فتوے داغے گئے، ان کے خلاف تقریری اور تحریری زہر اُگلا گیا، لیکن فتح آخر میں حق والوں کی ہوئی۔ اسی فتح کی داستان تحریری صورت میں آج سے ۸۸ سال پہلے نومبر 1934ء میں ”برآء ۃ الابرار عن مکائد الاشرار“ کے نام سے سامنے آئی، جس میں ہندوستان کے 616 جید علمائے کرام کے فتاویٰ جات موجود ہیں کہ علمائے دیوبند ہی علمائے حق ہیں اور ان کے خلاف کفر کے فتوے دینا سراسر غلط اور ناجائز ہے۔

اس کتاب کو جب ”تحفظ نظریات دیوبند اکادمی“ نے چھاپنے کا ارادہ کیا تو اس میں جو ہمیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا وہ خود ایک طویل داستان ہے، سب سے پہلے تو خود کتاب کے حصول میں ہمیں بہت پریشانی اٹھانا پڑی، کہیں سے اصل کتاب نہیں ملی تو ایک ہمدرد نے جن کے پاس کتاب کا عکس (فوٹو کاپی) تھی وہ مہیا کی، کیونکہ یہ کتاب ایک حوالے کی کتاب ہے، پھر وقت اور پیسے کی قلت کی وجہ سے یہ طے کیا گیا کہ کتاب کمپوز کرانے کے بجائے اس کا عکس ہی چھاپ دیا جائے، لیکن 1934ء کے ایڈیشن کی فوٹو کاپی بہت ہی خراب تھی اس وجہ سے 500 صفحات سے زائد اس ضخیم کتاب کو اسکین کرا کے حتی الامکان صفائی کرائی گئی، اس دوران پتہ چلا کہ کتاب کے کچھ صفحات غائب ہیں، پھر اس کے لیے دوڑ دھوپ کی گئی، بڑی مشکلوں سے ایک دوست کے ذریعے 1936ء کا دوسرا ایڈیشن ملا، جس کی خوبی یہ تھی کہ کتاب کے آخر میں مفید اور اہم ضمیمہ بھی لگا ہوا تھا۔

اب جو کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے، اس کی خوبی یہ ہے کہ یہ ”برآء ۃ الابرار“ کے پہلے ایڈیشن کا عکس ہے اور پہلے ایڈیشن کا بھی وہ نسخہ جو حضرت تھانویؒ کے زیر مطالعہ

تھا۔ اس پر خانقاہ تھانہ بھون کے کتب خانے کی مہر ثبت ہے۔ اتنی ضخیم اور قدیم کتاب میں کتابت کی کچھ غلطیاں بھی رہ گئی تھیں، اس لیے کتاب کے آخر میں اغلاط نامہ بھی لگا ہوا ہے۔ جو چند صفحات غائب تھے وہ دوسرے ایڈیشن سے لے لیے گئے ہیں اور کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا ضمیمہ بھی اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی افادیت کو بڑھانے کے لیے علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کا ایک مضمون مقدمہ کے طور پر شامل کر دیا گیا ہے۔ تمام محنتوں اور کوششوں کے باوجود کتاب کے کچھ صفحات یا تو خراب یا پھر مدہم نظر آتے ہیں، لیکن پڑھنے میں آجاتے ہیں، اس کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ اتنی اہم کتاب کو دوبارہ منظر عام پر لانے کے لیے پڑھنے والوں کو اتنی پریشانی برداشت کرنی پڑے گی۔

آخر میں اللہ رب العزت سے درخواست ہے کہ وہ ہماری اس محنت کو قبول فرمائے، ہمارے کام میں اخلاص قائم رکھے اور ''تحفظ نظریات دیوبند اکادمی'' کے تمام کارکنان کا خاتمہ ایمان پر کرے اور ہمارے کام کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

مقدمہ

مولانا احمد رضا خان کی تکفیر امت کی واردات میں ہندوستان کے علماء و مشائخ اور مفتیان کرام کیوں شریک نہ ہوتے؟

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد:

مولانا احمد رضا خان نے مسلمانان ہند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے لیے جو واردات (۵) میں کی اور ہندوستان کے اہل السنۃ والجماعۃ کو دیوبندی اور بریلوی دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے اپنی اس تکفیری واردات میں جو ہتھیار استعمال کیے تو ان کا پردہ چاک کرنے کے لیے پہلے کون لوگ اٹھے اور آگے بڑھے؟ اس نازک موڑ پر ہندوستان کے علماء و مشائخ اور مفتیان کرام نے مولانا احمد رضا خاں کا ساتھ دیا یا انہوں نے علم کی آبرو اور شرافت قائم رکھتے ہوئے علماء دیوبند کے صحیح اہل السنۃ والجماعۃ ہونے کی شہادت دی تاریخ بتاتی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں کے نصیب میں مولانا حشمت علی لکھنوی اور مولانا سردار احمد لائلپوری اور مفتی احمد یار گجراتی جیسے لوگوں کے سوا اور کوئی نہ آیا اور ہندوستان کے جمہور اہل علم مشائخ کرام اور مفتیانِ عظام نے خان صاحب کی اس اندھا دھند واردات میں علماء دیوبند کی مظلومیت کی گواہی دی اور اس پر دستخط کیے اور خان صاحب کو اس طرح پیش کیا کہ گویا کفر ساز مشین پر ایک آپریٹر بیٹھا ہے اور جونہی اوپر سے تار ہلتا ہے اس کے ساتھ ہی اعلیحضرت کا قلم چلتا ہے ؎

دل کے ٹکڑے ہزار ہوئے کوئی یہاں گرا کوئی وہاں گرا

ہندوستان میں دیوبند اور بریلی ہی تو دو شہر نہ تھے کہ وہاں کے علماء آپس میں لڑیں اور ہندوستان کے دیگر شہروں اور ان کے اہل علم کا اس پر کوئی رد عمل نہ ہو۔ مدراس. بنگال. آسام بہار. اودھ. بڑودہ. بمبئی. بہاولپور. پشاور اور رامپور وغیرہ میں ہزارہا اہل علم تھے ہزاروں مدارس تھے اور سینکڑوں دارالافتاء تھے. یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے سنگین معرکہ میں

جس میں ایک پوری کی پوری جماعت پر توہین رسالت کی تہمت ہو اور اسے بڑے مبتذل میں پورے ملک میں پھیلایا جا رہا ہو اور یہ ورثۃ الانبیاء سب کے سب چپ رہیں۔ ان حضرات نے یقیناً وقت کی اس پکار کو سنا اور عامۃ الناس کی دینی خیر خواہی کے لیے حق کی واشگاف گواہی دی اور علماء دیوبند کو عبارات کی کھینچا تانی میں مظلوم ٹھہرایا

واردات سے پردہ اُٹھانے کے لیے پہلے کون اُٹھے؟

تین بزرگ پہلے آگے بڑھے اور انہوں نے بڑی جرأت سے خان صاحب کی اس واردات کی ایف آئی آر لکھائی اور انہیں موقع کا مجرم قرار دیا۔ یہ تین بزرگ کون تھے؛

1. عمدۃ المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری
2. شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صدر مدرس دیوبند
3. سلطان المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن محدث چاندپوری

حضرت مولانا خلیل احمد نے المہند لکھ کر رضا خانی بال کی آخری کھال اُتار دی۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے الشہاب الثاقب میں خان صاحب کے جملہ اعتراضات کو تار تار کر دیا۔ اور مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحبؒ بریلی میں سیدھے مولانا احمد رضا خاں کے گھر پہنچ گئے۔ مولانا احمد رضا خاں کی بدنیتی ظاہر کرنے اور آپ کی پسپائی واضح کرنے کے لیے پچیس سے زائد رسائل لکھے۔ مولانا کے اس جرأت مندانہ اقدام سے پورا بریلی لرز اُٹھا۔ مولانا مرتضیٰ حسنؒ انہیں بار بار مناظرہ کے لیے پکارتے رہے اور علمائے دیوبند پر لگائے ہوئے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے بلاتے رہے۔ مگر خاں صاحب کو نہ اپنے گھر سے نکلنا تھا اور نہ نکلے۔ ان کے ساتھی کہتے رہے اعلیٰحضرت مجدد ہوئے وہ ہر کسی سے تھوڑا ملتے ہیں۔ فرشتے بھی اُتریں تو شاید اعلیٰحضرت ان سے بات نہ کریں۔ یہ مولوی مرتضیٰ حسن کون ہوتے ہیں جو ملنے آ گئے ہیں

ہندوستان کے جن لوگوں نے اعلیٰحضرت کا ساتھ نہ دیا

ویسے تو لاتعداد علماء، و مشائخ اور مفتیان کرام خان صاحب کی اس گھناؤنی واردات سے بیزار ہوتے لیکن حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت مولانا معین الدین اجمیری، حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف، حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ بہاولپور، حضرت خواجہ صاحب تونسوی اور برما، آسام بنگال، بہار، اودھ، بڑودہ مدراس بمبئی، بہاولپور، لاہور اور پشاور کے سینکڑوں علماء اور مفتیان کرام نے مولانا احمد رضا خاں کے گھناؤنے کردار پر اظہار نفرین کیا اور دنیا کو بتایا کہ خان صاحب کی اس تکفیری مہم میں علماء دیوبند سخت مظلوم ہیں اور یہ کوئی مسلکی اور عقیدے کا اختلاف نہیں۔ تفریق امت کی اس گھناؤنی سازش کے پیچھے خان صاحب کی بدنیتی کارفرما ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کسی علمی مغالطے میں مبتلا ہوں یا عشق رسول میں جو اس کو کھ بیٹھے ہوں

رنگ جب محشر میں لائے گی تو اُڑ جائے گا رنگ
یہ نہ کہئے سرخیٔ خونِ شہیداں کچھ نہیں

ہندوستان کے بڑے بڑے دارالافتاء اور دینی مراکز

ہندوستان میں تقسیم ملک سے پہلے کئی مقامات اور ریاستوں میں شرعی دارالافتاء قائم تھے اور عوام اپنی اپنی ضرورات کے لیے ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ سرکاری حیثیت کے باعث ان اہم شرعی کونسلوں کا پورے ملک میں وقار تھا اور ان کے فیصلوں میں عدالتی سطح کا وزن پایا جاتا تھا۔ ان میں ریاست حیدرآباد (دکن)، ریاست ٹونک، ریاست بھوپال، ریاست بہاولپور، ریاست سواد، ریاست بڑودہ، ریاست رامپور کے دارالافتاء اور مفتیان کرام پورے ہندوستان میں اپنا علمی وقار رکھتے تھے اور لوگ ان کے علم پر اعتماد کرتے ہوئے بلاطلب دلیل ان فتووں پر

عمل کرتے تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مولانا احمد رضا خاں نے علماء دیوبند پر فتوے کفر کی واردات کی اور ان پر بد اعتقادی کے الزامات لگائے تو اس وقت ہندوستان کے ان دینی مراکز اور ملک کے علماء کبار اور مفتیان ذی وقار کا ردعمل کیا رہا؟ ۔ اور خان صاحب کے ان فتووں سے مسلمانانِ ہند پر کیا گزری؟ کیا یہ صحیح ہے کہ انہوں نے خان صاحب کا ساتھ نہ دیا اور نہ مولانا احمد رضا خاں اس دور میں ملک کی کوئی علمی شخصیت کے طور پر معروف تھے۔

ملک کی بڑی بڑی جامع مساجد خود اپنی جگہ دینی مراکز تھیں اور ان کے خطیب بلند پایہ علماء اور مفتیانِ حقیقت آشنا زیادہ معروف ہوتے تھے۔ پورے علاقے میں ان کا فتویٰ چلتا تھا۔ ان جامع مساجد میں جامع مسجد دہلی۔ جامع مسجد آگرہ۔ عظیم جامع مسجد بھوپال۔ شاہی مسجد لاہور۔ جامع مسجد بابری۔ جامع مسجد مانڈلے۔ جامع مسجد شملہ۔ جامع مسجد بھیرہ۔ جامع مسجد ریاست جھینہ اور جامع مسجد دیپالپور۔ شاہی مسجد چنیوٹ۔ شاہی مسجد شجاعباد اور شاہی مسجد سرائے منیر زیادہ معروف ہیں۔

اونچی علمی شخصیتوں میں مولانا لطف اللہ علی گڑھی۔ حضرت مولانا انوار اللہ حیدرآبادی۔ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی۔ مولانا عین القضاۃ لکھنوی۔ مولانا نجم الدین پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔ مولانا سید عبدالحی لاجپوری۔ مولانا معین الدین اجمیری اور مولانا علی محمد تراجوی مفتی جامع مسجد رنگون جیسی بلند پایہ علمی شخصیتیں موجود تھیں۔

پھر یہ حضرات بھی اکیلے افراد نہ تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ایک پورا حلقہ اعتقاد اور دائرہ اعتماد موجود رہا ہے۔ ان تمام علماء کبار نے مولانا احمد رضا خاں کے اس تکفیری معرکہ میں علماء دیوبند کو مظلوم جانا اور اس کی تحریری شہادتیں دیں اور ان شہادتوں پر اپنی مہریں ثبت کیں۔

ہندوستان کوئی ایک ریاست نہیں ایک وسیع ملک کا نام تھا۔ آج پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان اور برما علیحدہ علیحدہ ممالک ہیں۔ لیکن کبھی یہ ایک برصغیر تھا۔ اس ایک ملک کے کئی صوبے تھے ہر صوبے کے متعدد اضلاع تھے اور ہر ضلع میں مرکزی جامع مساجد، عربی مدارس اور

مفتیان عظام کے دار الافتاء تھے۔

مشائخ عظام میں تونسہ شریف۔ سیال شریف۔ گولڑہ شریف اور شرقپور شریف کے حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خانقاہ گنج مراد آباد۔ پیلی بھیت۔ آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔ پھلواری شریف ضلع پٹنہ (بہار) کوئی کم اثر رکھنے والے دینی مراکز نہ تھے۔

عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

۱۹۳۰ء کی بات ہے برما کے مسلمانوں نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کو تبلیغی مقصد کے لیے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ یہ حضرات تاریخ مقررہ پر رنگون تشریف لے آئے۔ اور مختلف شہروں اور علاقوں میں وعظ کیے۔ ان کے جانے کے بعد ایک شخص اسمٰعیل نور اللہ احول نے مولانا احمد رضا خاں کے نفس ناطقہ مولانا حشمت علی خاں کو بلا کر پورے رنگون کی فضا مکدر کر دی۔ اس نے علماء دیوبند پر بدعقیدگی کا الزام لگایا اور کھلے طور پر مناظرے کا چیلنج بھی دیا۔

اس پر مولانا محمد عبدالرؤف خاں جگن پوری فیض آبادی نے ۹۔ دسمبر کو حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ اور حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کو رنگون بلا لیا۔ اور ۱۱۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کو مولانا حشمت علی کی دعوت مناظرہ قبول کرنے کا اعلان کر دیا اور اسے قبول کرنے کی خبر دے دی ۱۲۔ دسمبر کو اس کا اشتہار بھی شائع ہو گیا۔

مولانا حشمت علی نے جونہی ان حضرات کی آمد کی خبر سنی مناظرے کی سب لن ترانیاں بھول گئے اور پھر چپکے سے دبے پاؤں اپنے وطن واپس لوٹ آئے۔ مناظرین اہل سنت کا سامنا کرنے کی انہیں ہمت نہ ہوئی۔

ہم اس وقت مولانا حشمت علی کے اس فرار کا گلہ نہیں کر رہے بتلانا صرف یہ ہے کہ

مولوی حشمت علی کی اس تخریب کاری سے مولانا عبد الرؤف کو موقع مل گیا اور انہوں نے وہ تمام الزامات جو مولانا احمد رضا خاں نے علماء دیوبند پر لگائے تے پورے ملک کے چھ سو کے قریب علماء کو مع ان حضرات کی اصل عبارات کے خطوط بھیج دیئے۔ ان کے جو جوابات آئے انہوں نے انہیں ۱۹۲۴ء میں براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار کے نام سے شائع کر دیا یہ تاریخی دستاویز ۵۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ چار سو کے قریب جوابات ہیں جو ہم تک پہنچے۔ اسے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس معرکہ میں پورا ملک علماء دیوبند کے ساتھ رہا اور اس معرکہ آرائی میں مولانا احمد رضا خاں کے جانشین مولانا حشمت علی ایک کٹے ہوئے پتنگ سے زیادہ اہمیت کے حامل نظر نہیں آتے۔

مولانا حشمت علی نے جس وقت رنگون میں یہ فتنہ اُٹھایا ان کی اس حرکت سے وہاں کا ہر شخص نالاں تھا ـــ تاہم یہ صحیح ہے کہ مولانا حشمت علی کے اس فرقہ وارانہ کردار اور پھر اس بزدلانہ فرار سے ایک اتنی بڑی تاریخی دستاویز تیار ہو گئی جو ہمیشہ رضا خانیت کے تابوت میں آخری میخ سمجھی جاتی رہے گی اور اہل دانش تا حشر رنگون کے اس سانحہ پر یہ گنگناتے سنائی دیں گے ؎

عدو شرے برخیزد کہ خیرے ما دراں باشد

پیشتر اس کے کہ ہم یہاں برصغیر کے ان علماء حق کے اسماء گرامی لکھیں جنہوں نے مولانا احمد رضا خاں کی تکفیرات کی اس واردات میں علماء دیوبند کا ساتھ دیا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ استفتاء ناظرین کے سامنے کر دیں جو مولانا عبد الرؤف صاحب نے رنگون سے لکھا اور ان اکابر علماء اسلام نے اس کا جواب تحریر کیا:۔

نقل سوال جو علماء کرام اور مشائخ عظام کی خدمت میں روانہ کیے گئے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں رنگون میں

مولوی حشمت علی رضا خانی لکھنوی تشریف لائے اور ہر گلی کوچہ میں جلسہ عام کر کے مجمع عام میں اکابر علماء دیوبند کو خصوصاً اور ان سے تعلق رکھنے والوں کو عموماً کافر کہا اور یہ بھی کہا کہ علمائے دیوبندیہ وہابیہ خاص کر جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ و جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ و جناب مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھویؒ و جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ اور دیوبندیوں کے پیشوا امام الوہابیہ جناب مولانا شاہ اسمٰعیل شہید صاحبؒ دہلوی (نعوذ باللہ) سب کے سب کافر ہیں جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ان سے میل جول رکھنا سلام و کلام کرنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی اور ان کے جنازے میں شریک ہونا اور مقابر مسلمین میں دفن ہونے دینا حرام قطعی اور کفر یقینی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) کیا واقعی بقول حشمت علی رضا خانی کے حضرات اکابر علماء دیوبند (العیاذ باللہ) کافر ہیں؟

(۲) وہابی کی کیا تعریف ہے اور ان سے کون لوگ منسوب ہیں؟

(۳) سُنی حنفی کی کیا تعریف ہے اور بدعت کی کیا تعریف ہے اور اس پر کیا وعید ہے؟

براہ کرم اس کا جواب مفصل و مدلل و عام فہم مع حوالہ کتب و مہر و دستخط کے تحریر فرما کر بندہ کو شکریہ کا موقع فرمائیں اور عند اللہ ماجور رہوں۔

السائل۔ احقر الزمان محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ
ولد الدیہ مدرس مدرسہ تعلیم الدین معلمیہ
۲۲۸ مغل اسٹریٹ رنگون

دوسرا اور تیسرا سوال براہ راست علماء دیوبند سے متعلق نہیں اس لیے ہم ان کے تفصیلی جوابات سے تعرض نہ کریں گے جسے ضرورت ہو وہ اصل کتاب براءۃ الابرار میں دیکھ لے ـــ دیوبندیوں اور بریلیوں کا اصل نزاع پہلے سوال سے متعلق ہے۔ واقعات کی روشنی میں جب اصل الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے تو مولانا احمد رضا خان کی تکفیر امت کی یہ ساری محنت اس طرح ضائع گئی جس طرح ہوا غبارے سے نکل جاتی ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کے فتویٔ تکفیر کے شیدائی علماء (جیسے مولانا حشمت علی، مولانا نعیم الدین مرادآبادی، مفتی احمد یار گجراتی، مولانا سردار احمد لائلپوری) نے اپنے اس گھناؤنے کردار سے نوجوانوں پر کیا اثر ڈالا یہ اس اشتہار سے معلوم ہو سکتا ہے جو مولانا حشمت علی کی تقریریں سن کر رنگون کے نوجوانوں نے نکالا تھا۔ جمعیت شبان المسلمین رنگون کا ۱۹۳۰ء کا یہ اشتہار شیر پریس اسپارک اسٹریٹ رنگون کا چھپا اب بھی ہمارے سامنے ہے اسے ملاحظہ کیجئے اور خود فیصلہ دیجئے کہ بریلویت کی گرتی ہوئی دیوار نے مسلمانوں کی نوجوان نسلوں پر کیا اثرات چھوڑے۔ اس اشتہار کا متن یہ ہے:۔

نوجوانانِ رنگون کا مولوی حشمت علی صاحب سے التماس

ہم نوجوانانِ رنگون! آپ کی تقریروں اور لکچروں کے اعلانات کو سن کر یہ سمجھے تھے کہ غالباً آپ بھی علماء اسلام کی طرح ملک برہما میں تبلیغ اسلام کا فرض انجام دینے اور مسلمانوں میں تنظیم و اتفاق و اتحاد پیدا کرنے آئے ہیں۔ اس لیے ہم بہت شوق سے آپ کے لکچروں میں شریک ہوئے مگر آپ کی تقریریں سن کر ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ بجائے تنظیم اور اتفاق و اتحاد کے مسلمانانِ رنگون میں اختلاف و فساد اور لڑائی جھگڑا پیدا کر رہے ہیں۔ آپ کی تقریروں میں اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ آپ مسلمانوں کو کافر بناتے اور علماء اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت کی توہین و تحقیر کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے ان علماء کے مواعظ بہت سنے ہیں جن کی طرف آپ نے بہت سی باتیں منسوب کر رکھی ہیں۔ مگر وہ اپنے وعظوں اور عام یا خاص جلسوں میں کبھی ان خرافات کو بیان نہیں کرتے۔ رنگون میں ان حضرات کے شاگرد بکثرت موجود ہیں اور زمانہ دراز سے مقیم ہیں ہم نے کبھی ان کی زبان سے یہ باتیں نہیں سنیں جو آپ ان کے سر لگاتے ہیں۔ اگر ان حضرات کے یہ عقیدے ہوتے جو آپ بتاتے ہیں تو کبھی تو ان کی زبان پر یہ باتیں آتیں کیونکہ جس شخص کا عقیدہ جو ہوتا ہے وہ اس کی زبان پر آتا ہے۔ اس لیے ہم ہرگز یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہو سکتے کہ ان حضرات

کے عقیدے قرآن و حدیث یا فقہ حنفی کے کچھ بھی خلاف ہیں۔ ہم نے ان کی وہ کتابیں بھی دیکھی ہیں جن کا حوالہ آپ عوام کے سامنے دیا کرتے ہیں اور ان کا مطلب بھی علماء سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان کا مطلب وہ نہیں ہے جو آپ غلط سلط اپنی طرف سے گھڑ کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں اس لیے ہم آپ کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو اس وقت منظم اور متحد و متفق ہونے کی ضرورت ہے ہم اس ناپاک نا اتفاقی کی وجہ ہی سے بہت کچھ کمزور اور دیگر اقوام کے سامنے ذلیل ہو چکے ہیں۔ ہم آپ کے اس طرز عمل کو جس نے ان مسلمانوں میں جو چار دن پہلے باہم شیر و شکر تھے فساد عظیم برپا کر دیا ہے زیادہ عرصہ تک نہیں دیکھ سکتے اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لیے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق پیدا نہ کیجئے بلکہ ان کو متفق و متحد بنانے کی کوشش کیجئے جیسا کہ اب تک تمام علماء کرتے آئے ہیں اور غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے ان کو اسلام کی طرف لا کر مسلمانوں کی قوت و طاقت کو بڑھائیے اور مسلمانوں کو کافر بنا کر کفار کی مردم شماری میں اضافہ نہ کیجئے۔ والسلام

المشتہر (نوجوانان) ارکان جمعیۃ شبان المسلمین رنگون

مطبوعہ شیر پریس ۲۵۷ اسپارک اسٹریٹ رنگون

۲۷ نومبر ۱۹۳۰ء یوم جمعرات تک اسی طرح علماء دیوبند پر کفر کی بارش ہوتی رہی۔ دوسرے روز ۲۸ نومبر ۱۹۳۰ء یوم جمعہ کو جب یہ اشتہار مذکورہ بالا انجمن شبان المسلمین کے اراکین کی جانب سے چھپ کر عام طور سے تقسیم کیا گیا اور حشمت علی زیربادی مسجد میں وعظ بیان کر رہے تھے ان کو ایک پرچہ پہنچایا گیا تو فوراً انجمن شبان المسلمین کے اراکین و شیر پریس کے ایڈیٹر کو فوراً کفر کے گھاٹ اتار دیا اور کہا کہ یہ بھی وہابی کافر ہیں۔ انجمن شبان المسلمین کے اراکین اس جرم میں وہابی کافر ہوئے کہ ان کی جانب سے اشتہار مذکورہ بالا چھپا اور شیر پریس کے ایڈیٹر اس وجہ سے وہابی کافر ہوئے کہ انہوں نے اپنے پریس میں اشتہار مذکورہ بالا کو چھاپا۔

اب ہم اکابر علماء اسلام کے اسماء گرامی ذکر کرتے ہیں جنہوں نے مولانا احمد رضا خاں کی تکفیر امت کی اس کارروائی کی سخت مذمت کی اور علماء دیوبند کو دیوبندی بریلوی کی اس کشمکش میں مظلوم قرار دیا۔ اب ہم یہاں ان حضرات کے تفصیلی جوابات شاید عرض نہ کرسکیں۔ اولاً اس لیے کہ ان جوابات کا آپس میں بہت توارد ہے اور ہر ایک جواب میں بیشتر جواب مشترک ہے جسے پورا پورا نقل کرنے میں صفحات میں خاصا اضافہ کرنا پڑے گا اور ہمارے پاس اتنے صفحات نہیں ہیں۔

ہم یہاں باعتبار ریاست اور صوبہ ان اکابر اسلام کے نام لکھیں گے جو حق کی شہادت دے کر اپنے تئیں جنت میں لے گئے۔ کہیں کہیں مشہور شہروں کے نام سے وہاں کے علماء کا فیصلہ لکھیں گے ـــ حق یہ ہے کہ ان متواتر شہادتوں نے علماء دیوبند کو اتنا ہی اونچا کیا ہے جتنا کہ مولانا حشمت علی خاں اور ان کے ساتھیوں کو مناظروں سے فرار کرنے کی تاریخ نے قومی سطح پر نیچا کر دیا ہے۔

علماء ہند کے حشمت علی کے خلاف فیصلہ دینے پر

ـــ خود مولانا حشمت علی پر کیا گزری؟ ـــ

حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ اور حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے پورے برما کا دورہ کیا تھا اور مولوی حشمت علی لکھنوی کی فریب کاریوں کا پردہ اچھی طرح چاک کر چکے تھے۔ لوگ حیران تھے کہ مولوی حشمت علی لکھنوی مناظرہ کا چیلنج دینے کے باوجود سامنے آنے سے کیوں گھبراتے رہے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ سب جھوٹے الزامات ہیں اور اس نے برما میں افتراق و انتشار کا بیج بونے کی سازش کی ہے تو ہر طرف سے اس پر اظہار نفریں کیا گیا۔ نتیجۃً مولوی حشمت علی کو پھر فرار ہونا پڑا ـــ مولانا عبدالشکور لکھنوی اور مولانا محمد منظور نعمانی اپنے کامیاب دورے کے بعد جب واپس تشریف لے گئے تو مولوی حشمت علی یہ سوچ کر پھر رنگون آوارد ہوئے کہ شاید اب

میدان صاف ہوگیا ہو اور وہ پھر سے علماء دیوبند کی تکفیر کا شغل شروع کرسکیں۔

اب مولانا حشمت علی کا پالا کن سے پڑا

اب کی مرتبہ موصوف کا سامنا کسی عالم سے نہیں ہوا بلکہ رنگون کے شعراء سے ہوا اور انہوں نے اپنے اشعار کے ذریعہ مولوی حشمت علی کے تکفیری افسانوں کا پردہ کھولا۔ رنگون کے مشہور شاعر عالی جناب منشی عبدالرحیم صاحب کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔ آپ نے مسجد میں مولوی حشمت علی کی ان کارروائیوں پر کہا ؎

ہو کے عالم دل مسلم کو ستاتے کیوں ہو
گھر میں اللہ کے تم آگ لگاتے کیوں ہو [1]

مرغ بسمل کی طرح وجد میں آتے کیوں ہو
عرس میں قبر پہ رنڈی کو نچاتے کیوں ہو [2]

یہ معمہ نہیں کھلتا ہے تمہارا ہم پر
چھیڑ لیتے ہو کیوں منہ کو چھپاتے کیوں ہو [3]

لے کے تکفیر چلے چھوڑ کے کارِ تبلیغ
خاک میں عزت مسلم کو ملاتے کیوں ہو [4]

مولانا حشمت علی نے اپنی ایک تقریر میں یہ دعوٰی بھی کیا تھا کہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی بلی بھی غیب جانتی تھی۔ اس پر شاعر نے کہا ؎

غوثِ اعظم کی جو بلی ہوئی عالم غیب
غیب داں خاص نبی ہی کو بتاتے کیوں ہو

تم نے بلی کو بنایا ہے نبی کا ہمسر
اپنے کرتوت کو باتوں میں چھپاتے کیوں ہو [5]

آپ کو یہ پوری نظم براءۃ الابرار ص ۲۹۴، ص ۲۹۵، ص ۲۹۶ پر ملے گی۔

مولوی حشمت علی کا قیام رنگون کی زیربادی مسجد میں تھا۔ انہوں نے اپنی سابقہ خفت مٹانے

---

[1] یہ اس بیان کی طرف اشارہ ہے جو مولانا حشمت علی نے رنگون کی ایک مسجد میں کیا تھا۔ [2] اس میں ایک عرس کے موقع پر فاحشہ عورتوں کے مجرا کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ [3] اس میں اشارہ اس بات کا کہ مولانا حشمت علی مناظرہ کا چیلنج دینے کے باوجود مولانا محمد منظور نعمانی کے سامنے نہ آسکے۔ [4] موصوف کا دعوٰی تھا کہ میں برما میں دین کی تبلیغ کے لیے آیا ہوں لیکن یہاں انہوں نے سوائے تکفیر مسلم کے اور کچھ کام نہ کیا [5] براءۃ الابرار ص ۲۹۶

اعلان کیا کہ ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء کو شہادت حسنین کے موضوع پر جلسہ عام ہو گا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ لیکن ہوا کیا اسے شاعر کی زبان سے سنیئے:

مساجد مرکز دین و ہدیٰ ایمان کے گہوارے ... چمکتے تھے جہاں نورِ نبوت کے کبھی تارے
بجائے دولتِ ایماں یہاں تحقیر بٹتی ہے ... مے وحدت کجا اب یاں فقط تکفیر بٹتی ہے
یہیں مخلوق کی مثل خدا تعظیم ہوتی ہے ... شریعت کے قواعد میں یہیں ترمیم ہوتی ہے
یہیں منبر پہ جلوہ ریز ہیں وہ حرص کے بندے ... کہ جن کو کھینچ لائے ہیں فقط یاں پیٹ کے دھندے
اٹھو خوابِ گراں سے چونک اٹھو اے مسلمانو ... نہیں تعظیم کے قابل تم ان کی پیروی چھوڑدو

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا حشمت علی نے اب شہادت کے مبارک اور مقدس نام پر لوگوں کو جمع کر کے علماء حق کو کوسنے کی راہ نکالی تھی اور خانہ خدا میں پھر اسی مکروہ کام کو جاری رکھا تھا۔ علماء امت پر سب و شتم اور تکفیر کرنا ان کا ہمیشہ مشغلہ رہا ہے۔

مولانا حشمت علی پر بدامنی پیدا کرنے کا مقدمہ

مولانا حشمت علی کی یہاں کی اشتعال انگیز تقریر سے جلسہ میں کھلبلی مچ گئی اور ان پر زیر دفعہ ۱۵۳۔ تعزیرات ہند مقدمہ قائم ہو گیا جو ایک سال جاری رہا۔ ۱۴ جون ۱۹۳۳ء کو مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا۔ روزنامہ شیر رنگون کی رپورٹ کے مطابق وہ فیصلہ یہ ہے:-

مجسٹریٹ صاحب نے ملزم حشمت علی کو زیر دفعہ ۱۵۳۔ تعزیرات ہند اور زیر دفعہ (۵۶۲ لا) قانون ضابطہ فوجداری اس جرم کا قصور وار قرار دیا کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ بلوہ فساد پیدا کرنے کی نیت سے اشتعال انگیزی کی — اور حکم سنایا ہے کہ ان سے سو سو روپیہ کے مچلکے لے کر رہا کر دیا جائے اور آئندہ ایک سال کے اندر جب طلب کیا جائے تو حاضر ہو کر حکم سزا سنیں اور اس عرصہ میں پُر امن اور نیک چلن رہیں۔[1]

[1] اخبار شیر رنگون ۱۴ جون ۱۹۳۳ء

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا حشمت علی کو فساد پیدا کرنے کا کس قدر شوق تھا۔ معلوم نہیں انہوں نے کتنی دفعہ سو سو روپیہ کے مچلکے عدالتوں میں داخل کرائے ہوں گے۔ مولانا حشمت علی خاں پر یہ فیصلہ بجلی بن گرا۔ ان کے اذناب و اتباع وہاں منہ چھپاتے رہ گئے۔

ع کاٹو تو بدن میں لہو نہیں

مولانا عبد الرؤف خاں کا کہنا ہے کہ مولانا حشمت علی نے المدد یا سیدی احمد رضا اور المدد یا غوث اعظم المدد کے بہت نعرے لگائے۔ لیکن پھر بھی ان پر یہ ذلت و رسوائی آکر ہی رہی انہوں نے اس داغ کو مٹانے کے لیے وکیل کو مختار کیا۔ ۸ جولائی ۱۹۳۳ء کو رنگون سے فرار ہو گئے۔ آپ کے وکیل نے رنگون کے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ مگر دو تین پیشیوں کے بعد وہ بھی ۲۴ اگست ۱۹۳۳ء کو وہ بھی خارج ہو گئی

اخبار شیر رنگون نے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء کو اس عدالتی کارروائی کی رپورٹ شائع کی ہے۔ ہم اسے بھی یہاں من و عن درج کیے دیتے ہیں:۔

حشمت علی رضاخانی کا مرافعہ خارج ہو گیا

عدالت عالیہ رنگون کے جج مسٹر داس نے مولانا حشمت علی کی اپیل کی سماعت کی۔ مولوی موصوف کی مشرقی سب ڈویژنل مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے زیر دفعہ (۱۵۳) تعزیرات ہند ایک سو روپیہ نقد اور دو شخصی نیک چلنی کی ضمانتیں زیر دفعہ ۵۶۲ (الف) ضابطہ فوجداری کے لیے ہدایت ہوئی تھی۔ مولوی موصوف نے ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء کو زیر بادی مسجد میں اپنی تقریر کے دوران سورتی کمیٹی کے جذبات کو مجروح کیا تھا۔ مرافعہ گذار نے عشاء کی نماز کے بعد تقریباً نو بجے شب زیر بادی مسجد مغل اسٹریٹ میں حضرت سیدنا امام حسنؓ و حسینؓ کی شہادت پر تقریر کی استغاثہ کی شہادتوں کا بیان ہے کہ اپیلانٹ نے اپنی تقریر کے دوران میں اصلی مضمون سے رُخ پھیر کر دیوبندی سورتیوں کے جذبات کو مجروح کیا جس سے بلوے کا اندیشہ تھا فاضل جج نے فرمایا کہ پہلا جرم زیر دفعہ (۱۵۳)

یہ ہے کہ ملزم کی تقریر غیر قانونی تھی پہلی عدالت اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ مرافعہ گذار نے سورتیوں کو وہابی کافر جیسے الفاظ سے موسوم کیا جس سے جرم عائد ہو سکتا ہے۔

دوسرا جرم پبلک کو اشتعال دلانے کا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مقدمہ ہذا میں اشتعال دلانے کا کام غیر قانونی تھا۔ اپیلانٹ نے اپنی تقریر میں صرف اشتعال ہی نہیں دلایا، بلکہ حاضرین جلسہ کو سورتی وہابی مسلمانوں کو دھمکانے پر آمادہ کیا۔ مرافعہ گذار اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ اس کی اشتعال انگیز تقریروں سے بلوے کا خوف ہے۔ کیونکہ جلسے میں کھلبلی مچ جانا اس امر کا کافی ثبوت ہے۔ فاضل جج کے خیال میں اپیلانٹ نے توہین آمیز الفاظ اپنے مخالفین کے حق میں ضرور استعمال کیے ہیں۔ لہذا اپیل خارج کر دی گئی۔

(از اخبار شیر رنگون مورخہ ۱۵ستمبر ۱۹۳۲ء یوم جمعہ)

اب ہم ان علماء حق کا کہیں صوبہ وار، کہیں ضلع وار اور کہیں شہر وار ذکر کریں گے آپ گنتے رہیں کہ کس کثیر تعداد علمائے کرام نے مولانا احمد رضا خاں اور مولانا حشمت علی خاں کے الزامات کو غلط قرار دیا ہے۔ واللہ ھو الموفق لما یحبہ ویرضٰی بہ۔

① دہلی

دہلی ہندوستان کا قدیم علمی مرکز ہے۔ مدرسہ رحیمیہ یہیں تھا جہاں حضرت شاہ عبد العزیز دہلویؒ اور ان کے بعد حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ حدیث پڑھاتے رہے۔ مولانا مملوک علی مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ مولانا شاہ عبد الغنیؒ اور مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادیؒ سب یہیں کے پڑھے ہوئے تھے۔ یہاں مدرسہ عبد الرب۔ مدرسہ حسین بخش۔ مدرسہ امینیہ پانی پتیاں جو کشمیری دروازہ دہلی کے پاس تھا۔ اور مدرسہ فتحپوری یہاں کے علمی مراکز تھے۔ جب مولانا عبد الرؤف صاحب جگن پوری نے رنگون سے ان علماء دہلی سے استفسار کرا تو یہاں کے تقریباً چالیس علماء نے علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا اور مولانا احمد رضا خان کی اس تکفیری واردات

کی سخت مذمت کی

ہم یہاں دہلی کے ان چالیس علماء کرام کے نام لکھے دیتے ہیں جنہوں نے اس نازک مرحلے پر علماء حق کا ساتھ دیا۔ ان کے مفصل جوابات آپ کو برأۃ الابرار کے ص ۱۹۴ تا ۲۱۶ ص ۲۶۴ تا ۲۷۷ اور ص ۲۳۱ پر ملیں گے

مدرسہ عبد الرب مرحوم دہلی کے ان سات علماء نے خان صاحب کو ان کی اس تکفیری مہم میں مجرم ٹھہرایا۔

۱. مولانا عبد الوہاب صاحب ۲. مولانا محمد شفیع صاحب ۳. مولانا عزیز احمد صاحب
۴. مولانا محبوب علی صاحب ۵ مولانا محمد رفیع صاحب ۶. مولانا محمد رفیق احمد صاحب
۷. مولانا مظہر اللہ صاحب

پھر دہلی کے ان چار اور علماء نے بھی ان کی تصدیق کر دی:-

۱. مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ۲. مولانا محمد اسماعیل صاحب ۳. مولانا دوست محمد صاحب
۴. مولانا شفاعت اللہ صاحب

پھر مدرسہ امینیہ دہلی کے چھبیس علماء کرام نے اس تکفیری واردات میں مولانا احمد رضا خان کو قصوروار ٹھہرایا۔

۱. مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب ۲. مولانا ضیاء الحق صاحب ۳. مولانا انظار حسین صاحب
۴. مولانا سکندر دین صاحب ۵. مولانا عبد الغفور صاحب ۶. مولانا خدا بخش صاحب
۷. مولانا عبد القدوس صاحب ۸. مولانا غلام نبی صاحب ۹. مولانا رحیم شاہ صاحب
۱۰. مولانا غلام سرور صاحب ۱۱. مولانا نصر اللہ صاحب ۱۲. مولانا محمد واصل صاحب
۱۳. مولانا گل محمد صاحب ۱۴. مولانا علی محمد جامی صاحب ۱۵. مولانا محمد حسین شاہ صاحب
۱۶. مولانا عبد الغفار اعظمی صاحب ۱۷. مولانا محمد یوسف صاحب ۱۸. مولانا عبد الستار صاحب
۱۹. مولانا سلامت اللہ صاحب ۲۰. مولانا حفیظ الدین صاحب ۲۱. مولانا نذیر احمد صاحب

۲۲. مولانا عبد الودود صاحب ۲۳. مولانا محمد ایوب صاحب ۲۴. مولانا عبد الوہاب صاحب

۲۵. مولانا میاں جی صاحب ۲۶. مولانا نور محمد صاحب ۲۷. مولانا محمد شفیع صاحب

۲۸. مولانا عبد الوہاب صاحب

دہلی میں حضرت سلطان نظام الدین اولیاءؒ کے حلقے نے بھی مولانا احمد رضا خاں کو قصور وار ٹھہرایا اور علماء دیوبند کے حق میں دستخط کر دیئے۔ جمعیت علماء ہند بھی اس وقت قائم ہو چکی تھی اور ان کا دفتر بھی دہلی میں تھا۔ انہوں نے بھی مولانا حشمت علی خاں کے زنگون کے فتویٰ کی تصدیق کی اور اس پر دستخط کیے۔

(۲) بنگال

مسلم آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا سب سے بڑا صوبہ بنگال تھا۔ وہاں بڑے بڑے دینی مراکز موجود تھے۔ ڈھاکہ سلہٹ اور چاٹگام کے سب علما نے بالاتفاق علماء دیوبند کا ساتھ دیا۔ اور مولانا احمد رضا خاں کی مسلمانوں کی اس تکفیر کی سخت مذمت کی۔ بنگال کے جن علماء نے علماء دیوبند کو حق پہ بتلایا ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ سلہٹ کے شاہ جلال کے مرکز میں اب تک علماء دیوبند ہی علمی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

۱. ڈھاکہ

ڈھاکہ کے مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ کالج سے کون واقف نہیں۔ اس کے مندرجہ ذیل علماء نے مولانا احمد رضا خاں کے تکفیری معرکہ میں علماء دیوبند کو حق پر قرار دیا۔

۱. مولانا محمد اسحاق صاحب ۲. محمد ارشاد اللہ صاحب ۳. مولانا سید عبد الباری صاحب

۴. مولانا شمس اللہ صاحب ۵. مولانا محمد حسن رضا سلہٹی ۔

پھر مدرسہ اسلامیہ عربیہ کے ناظم مولانا ابو الفضل نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۲. چاٹگام

مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور شہر کے ان علماء نے علماء دیوبند کو حق پر ٹھہرایا۔

۱. مولانا محمد اسماعیل صاحب ۲. مولانا عافی الدین صاحب ۳. مولانا عبد المجید صاحب

۴. مولانا عبد الجلیل صاحب ۵. مولانا محمد علی احمد صاحب ۶. مولانا عبد الغفور صاحب

شہر چاٹگام میں مدرسہ دار العلوم کے مولانا نور محمد صاحب نے اس کی تصدیق کی اور مندرجہ ذیل حضرات نے اس کی تصدیق مزید کی۔

۱. مولانا محمد امین ۲. مولانا عبد الودود ۳. مولانا مظفر احمد ۴. مولانا امین الدین

۵. مولانا میر مسعود علی ۶. مولانا ابو الحسن محمد عبد الحق ۷. مولانا میر احمد ۸. مولانا محمد عبد الامل

۹. مولانا فیض الکریم ۱۰. مولانا فضل الرحمٰن ۱۱. مولانا محمد عبد المنان ۱۲. مولانا ابو الحسن

۱۳. مولانا افاضل اللہ ۱۴. مولانا محمد نذیر احمد ۱۵. مولانا سفیر الرحمٰن ۱۶. مولانا محمد سلیمان

۱۷. مولانا عبد المعبود ۱۸. مولانا محمد خلیل الرحمٰن

چاٹگام کا مدرسہ معین الاسلام ہاٹھہزاری بنگال کا ایک بڑا مرکزی مدرسہ ہے اس کے دار الافتاء کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء نے علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا:۔

۱. مولانا مفتی فیض اللہ ۲. مولانا حبیب اللہ ۳. مولانا خلیل الرحمٰن ۴. مولانا افاضل الدین

۵. مولانا یعقوب علی ۶. مولانا ضمیر الدین ۷. مولانا صدیق احمد ۸. مولانا عبد الجبار

پھر مولانا محمد ذاکر صاحب مدرس مدرسہ معین الاسلام نے بھی اس فتویٰ کی توثیق کی چاٹگام کے قصبہ تالگاؤں ڈاک خانہ کا پخنہ کے مولانا فضل الرحمٰن نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔ فتحپور کے مولانا نذیر احمد نے بھی علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا۔ موضع مدارشہ مچھوا کے شیخ جلیل مولانا عبد المجید نے بھی مولانا احمد رضا خاں کے تمام الزامات کو جھوٹا ٹھہرایا اور علماء دیوبند کو مظلوم قرار دیا جن پر مولانا احمد رضا خاں نے طرح طرح کے الزام لگا رکھے ہیں۔

یہ چاٹگام کے ۴۷ علماء کا بیان ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے جو الزامات علماء دیوبند

پر لگائے ہیں وہ قطعاً ان میں ثابت نہیں ہوتے اور مولانا احمد رضا خاں کی اس تکفیر امت کی واردات میں علماء دیوبند مظلوم ہیں۔

۲۔ سلہٹ

سلہٹ کے علماء ہیں۔ ۱۔ مولانا عبدالرحیم۔ ۲۔ مولانا فضل الرحمٰن۔ ۳۔ اور مولانا عبدالغنی نے اس پر دستخط کیے اور علماء دیوبند کو مظلوم قرار دیا۔

میمن سنگھ کے۔ ۱۔ مولوی عبدالرحیم۔ ۲۔ مولانا صدیق احمد۔ ۳۔ اور مولانا محمد نور نے اس تاریخی دستاویز پر دستخط کیے۔

بنگال کے یہ ۴۲ علماء کبار کی تصدیق ہے کہ علماء دیوبند پر وہ الزامات ہرگز ثابت نہیں ہوتے جو مولانا احمد رضا خاں اور ان کی جماعت کے لوگ ان علماء حق پر لگاتے ہیں۔ انڈال ضلع بردوان کے مدرسہ نوریہ کے مدرس مولانا عبدالقیوم نے علماء دیوبند پر الزامات لگانے والوں کو گستاخ بدمذہب بدماغ اور طالب دنیا قرار دیا ہے۔[۱]

بنگال کے ان علماء کی تصدیقات اور عبارات آپ کو براءت الابرار عن مکائد الاشرار کے ص ۱۲۷/۱۲۸ ص ۱۹۰/۱۹۲ ص ۱۹۸/۲۰۴ ص ۲۷۰/۲۷۵ ص ۲۷۸/۳۱۹ ص ۳۱۹/۳۲۸ اور ص ۳۶۶ میں ملیں گی۔

علماء کلکتہ کا تاریخی فیصلہ

کلکتہ اور ڈھاکہ صوبہ بنگال کے مرکزی شہر تھے۔ علماء ڈھاکہ کا فیصلہ آپ کے سامنے آچکا۔ اب علماء کلکتہ کا فیصلہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ یہ فیصلہ مدرسہ عالیہ کی طرف سے مولانا عبدالرؤف صاحب قادری نے لکھا اور دیگر بیس علماء نے اس پر دستخط فرمائے۔ مولانا قادری صاحب علماء دیوبند کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

یہ سب حضرات مسلمان، اہل السنۃ والجماعۃ اور حنفی المذہب تھے کافرنہ تھے

۱۔ براءت الابرار ص۱۲۲

جب تک زندہ رہے اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ فقہ حنفی اور احادیث نبوی کی اشاعت میں جو خدمات انہوں نے سرانجام دی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ انتقال کے بعد بھی ان کا فیض جاری ہے۔ ان کے شاگردوں کی ایک بڑی جماعت دین کی خدمت کر رہی ہے اور دارالعلوم دیوبند اس وقت ہندوستان میں اسلامی تعلیم کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ بعض ہمعصر علماء کو ان کے ساتھ اختلافات تھے ان لوگوں نے محض لفظوں کی گرفت پہ تکفیر کی وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔[۱]

اس تحریر پر پھر مندرجہ ذیل علماء نے تصدیق فرمائی:۔

مولانا ابرار الحق صاحب۔ مولانا ابوالمکارم محمد ابراہیم۔ مولانا ممتاز الدین احمد۔ مولانا محمد نوراللہ مدرس مدرسہ عالیہ۔ مولانا محمد اسمٰعیل سنبھلی۔ مولانا محمد حسین۔ مولانا ولایت حسین۔ مولانا محمد جمیل انصاری شمس العلماء۔ مولانا محمد یحییٰ۔ مولانا محمد فضل اللہ (پرگنہ) صدر مدرس مدرسہ قدسیہ۔ مولانا محمد یٰسین صاحب۔ مولانا ابوطاہر محمد یوسف الحنفی مولانا نعمت اللہ مولانا محمد عبدالقیوم مولانا ابوالطف احمد ہیڈ مولوی آکرا مولانا سید عمیم الاحسان المجددی۔ مولانا عبدالستار مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ مولانا محمد عزیز الرحمٰن امام مسجد جمال الدین مرحوم مولانا ابویحییٰ محمد عبدالرؤف عبدی برکاتی۔[۲]

ہم پہلے بنگال کے ۴۲ علماء کرام کے نام دے آئے ہیں جنہوں نے ان اختلاف میں مولانا احمد رضا خاں کی کسی بات کو لائق توجہ نہیں سمجھا اور کھل کر علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا اب یہ کلکتہ کے بیس علماء کو شامل کریں تو یہ عدد باسٹھ ۶۲ کا ہو جاتا ہے۔

فرحمھم اللہ تعالیٰ

۱۔ براءت الابرار ص۴۰۹ ۲۔ ایضاً ص۴۱۰

④ بہار

ہندوستان کا یہ بھی ایک بڑا صوبہ ہے. جہاں مسلمان کثیر تعداد میں آباد ہیں. خان صاحب نے اہل سنت کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے لیے جو عقائد علماء دیوبند کے ذمہ لگائے. بہار کے ان علماء کرام نے علماء دیوبند کو ان تمام الزامات سے بُری قرار دیا اور بتلایا کہ صحیح اہل السنۃ والجماعت یہی لوگ ہیں جو اسلام میں شرک و بدعت کے کسی عمل کو راہ نہیں دیتے.

بہار کے ضلع پٹنہ میں پھلواری شریف ایک معروف خانقاہ ہے وہاں کے دفتر امارت شرعیہ سے یہ فتویٰ صادر ہوا:-

علماء دیوبند اور ان کے متبعین مسلمان ہیں اور امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے پیرو ہیں. مذکور فی السوال علماء کا شمار متورع (پرہیزگار) علماء میں ہے ان کو کافر کہنا معصیت کبیرہ ہے.[1]

مولانا محمد عثمانؒ غنی نے دفتر امارت شرعیہ کی طرف سے اس بیان پر ۶. جمادی الاُخریٰ ۱۳۵۰ھ کو دستخط کیے اور حق کی شہادت دی.

پھر صوبہ بہار کے شہر گیا کے نامور عالم مولانا ولایت حسین نے اس پہ دستخط کیے مولانا ولایت حسینؒ کی کتاب کشف التلبیس تین حصوں میں ہے جسے بھیرہ کے مولانا ظہور احمد بگوی نے جامع مسجد بھیرہ سے بڑے اہتمام سے شائع کیا. بگوی خاندان کے مورث اعلیٰ مولانا احمد الدین بگویؒ نے بھی کھل کر حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ کے حق میں بیان دیا تھا— مولانا ولایت حسین رنگون میں خلفشار پیدا کرنے والے مولانا حشمت علی کے بارے میں لکھتے ہیں:-

ایسے کور باطن سیاہ بختوں کو جہاں تک نا قابل التفات سمجھا جائے وہی بہتر ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی موانست اور مجالست سے بچنا اور بچانا لازم

---

[1] براۃ الابرار صہ

...... بریلوی دارالتکفیر کی خرافات کا تفصیلی جواب جس کو دیکھنا ہو وہ مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی سلمہ اللہ تعالیٰ کی تصانیف کو دیکھے.[1]

پھر اس پہ مدرسہ اسلامیہ گیا کے صدر مدرس عمدۃ المحققین مولانا محمد خیر الدینؒ نے بھی دستخط کیے. پھر مدرسہ امدادیہ دربھنگہ کے دارالافتاء کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء کرام نے بھی اس پہ دستخط کیے:-

۴. مولانا مفتی عبدالحفیظ صاحب ۵. مولانا محمد طیب ۶. مولانا محمد زکریا ۷. مولانا عبدالولی
۸ مولانا عبدالباری.

صوبہ بہار میں مونگیر میں جامعہ رحمانی بھی ہندوستان کی مشہور درسگاہ ہے. اس کے مولانا نعیم الدین اور مولانا ابو السیف رحمانیؒ نے بھی علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا:-

جو شخص ان حضرات کی تکفیر کرتا ہے اور ایسے بہترین لوگوں کے متعلق زبان درازی کرتا ہے وہ آسمان پر خاک ڈالتا ہے اور اپنی عاقبت خراب کرتا ہے.[2]

پھر دربھنگہ کے ان سولہ علماء کبار نے دیوبند کے حق میں دستخط کیے اور انہیں پکا اہل السنۃ والجماعۃ ٹھہرایا.[3]

۱. مولانا مفتی عبدالحفیظ	۲. مولانا سراج احمد	۳. مولانا عبدالواحد
۴. مولانا عبدالرحیم	۵. مولانا ابو حمید	۶. مولانا عبدالرحمٰن
۷. مولانا محمد مظفر حسین	۸. مولانا محمد سلیمان	۹. مولانا توحید الحسن
۱۰. مولانا عبداللہ	۱۱. مولانا محمد مفیض الدین	۱۲. مولانا عبدالغنی
۱۳. مولانا عبدالرشید	۱۴. مولانا محمد سلیمان	۱۵. مولانا عبدالوہاب
۱۶ مولانا محمد عبدالعزیز.		

---

[1] براءت الابرار ص۱۴۸ [2] ایضاً ص۲۱۱ [3] ایضاً ص۲۹۹

بہار کے شہر سمستی پور کے مشہور عالم مولانا احمد حسین[14] نے بھی اس پر دستخط کیے اور لکھا:

جن اکابر علماء کو حشمت علی کافر کہتا ہے وہ سب کے سب ہمارے مقتدار عالم علم شریعت وطریقت اور ماہر رموزِ حقیقت ومعرفت تھے...... ان بزرگوں کو جو کوئی کافر کہے وہ خود بے دین اور کافر ہے۔[1]

یہ بہار کے ستائیس علماء کبار کی تصدیق ہے کہ مولانا احمد رضا خاں اپنی اس تکفیری واردات میں حق پر نہیں اور یہ کہ علماء دیوبند ان الزامات میں قطعاً مظلوم ہیں جو مولانا احمد رضا خاں اور مولانا حشمت علی نے ان کے ذمہ لگائے اور امتِ مسلمہ کو اپنی اس تیغ تکفیر سے گھائل کیا۔

⑤ لکھنؤ

لکھنؤ بھی ہندوستان کا ایک علمی مرکز رہا ہے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی کا فتویٰ پورے ہندوستان میں چلتا تھا۔ علماء فرنگی محل کا مرکز بھی یہی رہا ہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء بھی یہیں ہے۔ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کی درسگاہ بھی یہیں تھی۔ حضرت مولانا عین القضاۃ کا مدرسہ عالیہ فرقانیہ یہیں تھا۔ جہاں پورے ہندوستان سے علماء کھنچے چلے آتے تھے۔ مولانا احمد رضا خاں کے اس تکفیری معرکہ میں مندرجہ ذیل علماء نے علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور مولانا احمد رضا خاں کو قصوروار ٹھہرایا:

۱. مولانا عبدالمجید ندوی شبلی ہوسٹل لکھنؤ ۲. مولانا محمد عبدالوحید الندوی

۳. مولانا شبلی مدرس دارالعلوم ندوہ ۴. مولانا محمد سعید الندوی

علماء فرنگی محل کی طرف سے ان علماء نے علماء دیوبند کے حق میں دستخط کیے اور

---

[1] برأت الابرار صـ ۲۶۳

۱. مولانا حجۃ اللہ الانصاری محمد شفیع فرنگی محلی ۲. مولانا محمد ایوب فرنگی محلی

۳. مولانا عزیز الرحمٰن نقشبندی مجددی ۴. مولانا محمد ایوب فرنگی محلی ۵ مولانا انوار الحق فاروقی لکھنوی

اس کے ضلع بارہ بنکی میں زید پور کے مدرسہ امداد العلوم کے مولانا عبدالغنی[11] ایک بڑے محقق عالم گزرے ہیں۔ انہوں نے بھی علماء دیوبند کے حق میں دستخط کیے۔ بارہ بنکی کے قصبہ رودولی کے مولانا الطاف الرحمٰن النعمانی[11] نے بھی اس پر دستخط کیے۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین[14] رضوی رودولوی نے بھی اس فیصلہ کی حمایت میں اس پر دستخط کیے۔

بارہ بنکی کے ڈاک خانہ بھبلیسر میں ان دنوں ایک مشہور فقیر صوفی[14] محمد ابراہیم تھے جنہیں باطنی خدمت پر مامور من اللہ کہا جاتا تھا انہوں نے بھی علماء دیوبند کو حق پر ٹھہرایا۔

شہر بارہ بنکی کے مدرسہ عربیہ دارالعلوم کی طرف سے مولانا محمد اسماعیل[14] نے تمام علماء دیوبند اور ان کے دہلوی اکابر کے بارے میں لکھا:

یہ کل حضرات علماء حق اور العلماء ورثۃ الانبیاء کے درجہ میں داخل ہیں۔ ان علماء کی شان میں سوء ادبی کرنا سخت گناہ ہے اور فسق وفجور کا طوق گلے میں لٹکانا ہے۔[1]

پھر اس پر مولانا عبدالقیوم[15] صاحب مدرس دارالعلوم شہر بارہ بنکی نے بھی دستخط فرمائے۔ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی[14] نے بھی مولانا احمد رضا خاں کے اس معرکہ تکفیر میں نہ صرف علماء دیوبند کی تصدیق کی بلکہ مولانا احمد رضا خاں اور ان کے پیروؤں کے سامنے علماء دیوبند کی وکالت بھی کرتے رہے۔ لکھنؤ کی ان سولہ شہادتوں کے بعد اب آئیے ہم آپ کو اعظم گڑھ لے چلیں اودھ کے ضلع بردوئی کی تصدیقات ہم آگے ایک مستقل عنوان سے ذکر کریں گے۔

---

[1] برأت الابرار صـ ۱۲۹

⑥ اعظم گڑھ

عیدگاہ سرائے میر میں بیت العلوم ایک مدرسہ ہے اس کے مولانا عبدالغنی نے علماء دیوبند کے بارے میں لکھا ہے۔

حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی و نیز علماء دیوبند متبع سنت سید المرسلین ہیں جماعت اہل حق کے سرتاج و پیشوا ہیں۔ ان کو کافر کہنے والا گمراہ اور بددین ہے[1]

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی بھی اعظم گڑھ سے تھے آپ مولانا شبلی نعمانی کے شاگرد تھے۔ آپ علماء دیوبند کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

جن لوگوں کے نام اوپر لکھے ہیں وہ صلحائے امت میں سے ہیں۔ ان کی تکفیر و تفسیق درست نہیں وہ لوگ اہل السنۃ والجماعۃ اور حنفی ہیں۔

مولانا محمد عمر اعظم گڑھی نے بھی علماء دیوبند کے حق میں رائے دی ہے مولانا عبدالرؤف نے ان کی خدمت میں بھی استفتاء بھیجا تھا جو ۱۰۲ کے تحت طبع ہے اور اس کا جواب براءۃ الابرار کے ص ۳۲۵ میں بڑی تفصیل سے مذکور ہے

آیئے اب آپ کو ان دور کی ریاستوں میں لے چلیں جو دیوبند اور بریلی دونوں سے بڑی مسافت پر ہیں اور پھر ان سے یہ فیصلہ کرائیں کہ احمد رضا خاں نے جو الزامات علماء دیوبند کے ذمہ لگائے کیا ان میں کچھ بھی واقعیت ہے یا یہ سارا دھندہ مولانا احمد رضا خاں اور ان کے پیرووں کی ضد کے باعث وقوع میں آیا ہے۔

۱. ریاست ٹونک (عدالت شرع)

براءۃ الابرار کے ص ۹۳ پر ان پانچ علماء کی تصدیق ثبت ہے۔

[1] براءت الابرار ص ۱۱۱

مولانا ابوالحسن۔ مولانا محمد حسین۔ مولانا احمد مجتبیٰ۔ مولانا قاضی محمد عرفان۔ مولانا عبدالرحیم

۲. ریاست بھوپال

مولانا محمد عبدالہادی اور مولانا محمد عبدالرحمٰن دونوں مجلس علماء کے سرکاری رکن ہیں مولانا مفتی محمد حسن ریاست بھوپال کے سرکاری دارالافتاء کے مفتی ہیں۔ ریاست بھوپال کے ان تینوں کا فیصلہ یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان اپنے ان الزامات میں ہرگز حق پر نہیں اور علماء دیوبند اہل السنۃ والجماعۃ عقیدے کے ہیں۔

اصل عبارات کے لیے براءۃ الابرار ص ۹۴ ص ۹۵ ص ۲۸۸ ملاحظہ فرمائیں۔

۳. ریاست رامپور

حضرت علامہ مفتی سعد اللہ مرحوم کے جانشین مولانا مفتی اسد اللہ مقیم بنگلہ آزاد خاں ریاست رام پور لکھتے ہیں:۔

کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی نسبت بھی کافر ہونے کا عقیدہ رکھنا موجب کفر ہے چہ جائیکہ ان علماء کو جن کی شان میں صریح حدیث وارد ہے کافر کہنا یقیناً قائل کو کافر بنا دے گا۔ اس پر توبہ اور تجدید اسلام و نکاح فرض ہے[1]

۴۔ ریاست بہاول پور

ریاست کے سرکاری دارالافتاء کی طرف سے شیخ الجامعہ العباسیہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی نے اکابر علماء دیوبند کے بارے میں لکھا آپ پیر مہر علی شاہ کے خلیفہ تھے

اکابر علماء دین ہرگز کافر نہیں ہیں بلکہ بڑے اولیاء اللہ ہیں[2]

۵. ریاست اسلامی حیدر آباد دکن

رنگون کے مولانا عبدالرؤف کے استفتاء کے جواب میں حضرت مولانا سید صبغۃ اللہ شاہ نے ریاست اسلامی حیدر آباد سے مندرجہ ذیل جواب لکھا۔

[1] براءۃ الابرار ص ۲۶۲ [2] ایضاً ص ۹۸

اگر ہمارے اکابر علماء دیوبند کی تصنیفات و تالیفات تحریریں و تقریریں بامعان نظر دیکھیں جائیں تو یہ امر بالکل واضح ہو جائے گا کہ یہ ارباب باطن تمام اصولی و فرعی جزوی و کلی امور دین میں خواہ وہ از قبیل اعتقادیات ہوں یا از قسم عملیات ہوں کتاب و سنت کی اتباع — ائمہ اربعہ کی تقلید — سلاسل مشہورہ صوفیہ کی اقتداء — کو قابل اہتداء تسلیم فرمارہے ہیں — رہیں وہ بعض مزخرفات جو ان علماء امت کی ذات گرامی کی طرف اہل ہوی نے شہرت طلبی و نفس پرستی کے جذبات و احساسات سے متاثر ہو کر منسوب کر دی ہیں. حاشا و کلا کہ ان کے قلوب صافیہ میں اس قسم کے ظلماتی وساوس — شیطانی خطرات بھی گزرے ہوں. انشاء اللہ المستعان کل کو یوم الفصل میں اس معرکہ حق و باطل کا آخری اور حتمی فیصلہ ہو کر رہے گا — ہم اہل بدعة کو صاف صاف بتلا دینا چاہتے ہیں کہ یہ اکابر ان اتہامات سے بالکل پاک اور مبرا ہیں اور مسئلہ تکفیر میں ویسی ہی احتیاط برتتے ہیں جو حنفیت صحیحہ کا مقتضی ہے.[1]

اس تحریر پر پھر ان چھ علماء اعلام کی تصدیق ثبت ہے :-

۱. مولانا سید محمد اکبر حیدر آبادی ۲. مولانا نور الحسن حیدر آبادی ۳. مولانا عبد اللطیف حیدر آبادی
۴. مولانا محمد عثمان مالیگانوی ۵. مولانا محمد مصطفیٰ مدراسی ۶. مولانا محمد رحمۃ اللہ الفاروقی

علمائے فیض آباد

حضرت مولانا فخر الحسن ٹانڈوی نے علماء دیوبند کے بارے میں لکھا :-

ان کو کافر کہنے والا سخت گناہگار ہے اس کے ایمان کی خیر نہیں جس طرح

[1] براءۃ الابرار صـ ۳۳۸

روافض حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ وغیرہم کو العیاذ باللہ برے لقب سے تبرا بکتے ہیں. ویسے ہی مبتدعین ان حضرات کو (علمائے دیوبند کو) برا کہتے ہیں.[1]

پھر اس پر مولانا رحیم اللہؒ. مولانا بشیر احمد خاںؒ. مولانا عبد الوہابؒ نے دستخط کیے. مدرسہ اسلامیہ درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد کے مولانا عبد الباقی لکھتے ہیں :-

علماء دیوبند پکے راسخ العقیدہ مسلمان سنی حنفی اور صحیح معنوں میں وارث انبیاء ہیں اور ظاہری اسباب میں انہی کے فیض سے ہندوستان میں شعائر اسلامیہ کا وجود ہے اور تمام عالم اس وقت ان کے انوار علم و قدس سے معمور ہو رہا ہے.[2]

کچھوچھہ شریف کے جوار میں ایک قصبہ ہنسور ہے. وہاں کے مفتی حمید الدینؒ نے علماء دیوبند کے حق میں ایک پورا مضمون لکھا ہے اور پھر اس کی مولانا عبد الرحمٰنؒ. مولانا عبد الرؤفؒ مولانا عبد الحیؒ اور مولانا عبد العزیزؒ نے بھی تصدیق فرمائی. مولانا محمد ایوبؒ صاحب صدیقی نے بھی اس پر ایک مفصل بحث لکھی اور مولانا عبد الکریمؒ قادری نے اس پر دستخط فرمائے.

پھر مدرسہ کنز العلوم ٹانڈہ کے مولانا محمد نعیم اللہؒ نے اس پر سات صفحے کا ایک مفصل فتویٰ لکھا اور اس پر مولانا وکیل الدینؒ. مولانا نصرت علیؒ اور مولانا علیم اللہؒ صاحب نے دستخط کیے.

پھر موضع سلونی ضلع فیض آباد کے مولانا عبد الربؒ نے اپنا فیصلہ علماء دیوبند کے حق میں دیا.

پھر مغلپورہ فیض آباد کے مدرسہ احمدیہ حنفیہ کے مفتی مولانا ضرغام الدینؒ نے اس پر چار صفحے کا جواب لکھا اور اس پر مولانا احمد میاںؒ انصاری مدرس مدرسہ رحمانیہ فیض آباد نے بھی دستخط فرمائے.

ٹانڈہ کے مولانا بشیر احمدؒ نے بھی تین صفحات میں علمائے دیوبند کی تائید کی اور اس پر

[1] براءت الابرار صـ ۱۴۲ [2] ایضاً صـ ۱۴۷

حضرت مولانا بشیر احمد[21] نے بھی دستخط فرمائے۔

پھر مولانا سید شاہ وجیہ الدین[22] اشرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف نے بھی مولانا احمد رضا خاں کے فتویٰ کے خلاف یہ فیصلہ صادر فرمایا:۔

میرا عقیدہ ہے کہ علمائے دیوبند کافر نہیں۔ علماء سلف نے مسئلہ تکفیر میں نہایت احتیاط سے کام لینے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ بھی اس مسئلہ میں بہت احتیاط برتتے تھے۔ مگر آج کل کے مولوی مسلمان کو کافر کہہ دینا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں — علماء رضا خانی اس کے دعویدار ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ اہانتِ رسول کا مجرم ہے۔ لہذا ایسے عقیدہ رکھنے والے کافر ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان کی روشنی ہو گی وہ ہرگز اہانتِ رسول کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ علمائے دیوبند[1]

پھر اس فیصلے پر مولانا سید عبدالحی[23] اشرف نے بھی دستخط کیے۔

چک داؤد پور (نزد بہنسور) کے مولانا محمد یوسف[24] صاحب اور راجہ دھیا ضلع فیض آباد کے مولانا عبدالرشید[25] صاحب خطیب جامع مسجد بابری نے بھی مولانا احمد رضا خاں کے خلاف اپنا فیصلہ علماء دیوبند کے حق میں دیا۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔

یہ پچیس علماء فیض آباد کی تصدیق ہے کہ مولانا احمد رضا خان نے علماء دیوبند کی جن عبارات سے کفریہ مضامین اخذ کیے ہیں ان عبارات میں ہرگز کوئی کفر کی بات نہیں یہ خانصاحب کی محض ضد ہے، جس کے باعث وہ اہل السنۃ والجماعۃ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی مہم اٹھا رہے ہیں۔ علماء حق ان کی اس تکفیری کاروائی میں کبھی ان کا ساتھ نہ دیں گے۔ ان علماء کے تفصیلی فتووں کے لیے کتاب براءۃ الابرار کا صفحہ ۱۱۴، صفحہ ۱۳۵/۱۳۹، صفحہ ۱۴۴/۲۲۰، صفحہ ۲۷۷/۲۸۸، صفحہ ۳۶۰/۳۷۲ اور صفحہ ۲۷۸ مطالعہ فرماویں

---

[1] براءۃ الابرار صفحہ ۳۶۱

علماء مُراد آباد

① مدرسہ رحمانیہ ٹانڈہ باولی ضلع مراد آباد کے صدر مدرس حضرت مولانا سید محمد[1] اعلیٰ نے علماء دیوبند کے حق میں چار صفحات کا ایک مفصل فتویٰ تحریر فرمایا۔

② شاہی مسجد مراد آباد کے مولانا محمد اسماعیل[2] صاحب نے بھی علماء دیوبند کے حق میں اپنا فیصلہ صادر فرمایا۔

③ مدرسہ عربیہ عالیہ چلہ امروہہ کے مولانا فضل[3] احمد نے بھی علماء دیوبند کے حق میں اپنا فیصلہ دیا جس پر مولانا محمد[4] انوار الحق صدر مدرس مدرسہ عربیہ عالیہ۔ مولانا قمر الدین[5]۔ مولانا محمد یعقوب[6]۔ مولانا رشید احمد[7] ارکانی۔ مولانا سراج احمد[8] امروہی۔ مولانا سید[9] لائق علی۔ مولانا محمد زمان[10] فیروز پوری۔ مولانا محمد اعجاز حسین[11]۔ مولانا محمد[12] رضا حسن۔ مولانا محمد[13] صابر امروہی اور مولانا محمد حسین[14] ارکانی نے دستخط کیے

④ پھر بچھرالیوں ضلع مراد آباد کے مولانا سعید[15] احمد نے علماء دیوبند کے حق میں اپنا فیصلہ دیا۔ اور اس میں لکھا۔

بریلوی جماعت بندگانِ شکم پرور کے بکنے سے علماء حقانی پر کوئی حرف نہیں آ سکتا۔[1]

⑤ مدرسہ قادریہ حسن پور ضلع مراد آباد کے صدر مدرس مولانا ملی احمد[16] نے بھی علماء دیوبند کے حق میں اپنا فیصلہ دیا اور اس پر مولانا عبد[17] الغفور۔ مولانا محمود[18] احمد۔ مولانا احمد[19] شاہ اور مولانا میر نوازش حسین[20] مدراسی نے دستخط فرمائے۔

⑥ جامع مسجد امروہہ (محلہ ملانا) کے مولانا انوار[21] الحق عباسی نے بھی اس نزاع میں علماء دیوبند کو حق پر قرار دیا اور ان کے فیصلے کی مولانا عبد[22] الرحیم۔ مولانا رضا حسن[23]۔ مولانا اشتیاق احمد[24] مولانا عبد[25] القدوس

---

[1] برات الابرار صفحہ ۲۸

مولانا عبد العزیز[28]، مولانا اعجاز حسین[29]، مولانا تحمل علی[30] اور مولانا محمد یوسف[31] نے توثیق فرمائی

⑤ مدرسہ امدادیہ مراد آباد کے دار الافتاء کی طرف سے مولانا مفتی خلیل احمد صاحب[33] نے اس افتاء پر جواب صادر فرمایا۔ اور حضرت مولانا مرتضیٰ حسن[31] اور مولانا میرک[32] شاہ صاحب اندرابی نے اس کی توثیق کی۔

مراد آباد کے ان بتیس[32] علماء کے مفصل فتادے آپ کو براءۃ الابرار کے صفحہ ۲۰۱، ۲۵۵، ۲۸۸، ۲۸۰، ۳۵۸، ۲۶۹، صفحہ ۴۳۰ اور صہ میں ملیں گے۔

ممبئی اور سورت

آئیے اب آپ کو ممبئی اور سورت لے چلیں :۔

① حضرت مولانا مفتی علی حسن سرہندی مقیم ممبئی

آپ نے دس صفحوں میں استفتاء کا جواب دیا ہے اور بریلویوں کو یوں مخاطب کیا ہے :۔

فیا ایہا البریلویون الضالون المضلون الدجالون البطالون انکم لتقولون منکراً من القول وزوراً ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا ....

ولا تقعدوا بکل صراط توعدون وتصدون عن سبیل اللہ تبغونہا عوجاً۔[1]

② حضرت مولانا مفتی محمد تقی الصدیقی مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں ضلع ناسک (ممبئی)

آپ نے چودہ صفحوں میں اس استفتاء کا جواب دیا ہے :۔

اکابر علماء دیوبند اور ان کے تمام متعلقین و معتقدین ہرگز کافر نہیں ہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان ہیں اور دینی و علمی خدمات جو علماء دیوبند سر انجام دے رہے ہیں ایسی خدمات کسی کو آج تک نصیب نہیں ہوئیں۔ تدریسی، تصنیفی، تبلیغی غرضیکہ ہر خدمت ان حضرات کو نصیب ہوئی اور سینکڑوں مدارس

---

[1] براءت الابرار صفحہ ۱۷۷

ہندوستان میں بسرپرستی دار العلوم دیوبند قائم ہیں اور لاکھوں آدمی ان مدارس کے فیوض سے بہرہ مند ہوئے اور ہو رہے ہیں اور یہی علامت قبولیت کی ہے اور علماء دیوبند اعلیٰ درجہ کے اہلسنت و جماعت ہیں اور کوئی عقیدہ بال بھر بھی ان حضرات کا اہل السنۃ و جماعۃ کے خلاف نہیں ہے۔[1]

③ مدرسہ عربیہ محمدیہ دریاؤ ضلع سورت کے مولانا محمد بن اسماعیل کفلیتوی

آپ نے چھ صفحوں میں اس استفتاء کا جواب دیا ہے آپ لکھتے ہیں :۔

اگر سنت نبوی اور مذہب حنفی کے سچے پیروکار ہند میں تھے یا ہیں تو یہی حضرات مذکورین فی السوال تھے اور آج ان کے متبعین ہیں۔[2]

④ حضرت مولانا مفتی مہدی حسن مفتی راندھیر ضلع سورت نے تفصیل سے جواب لکھا۔ آپ کے اس جواب پر مولانا احمد نور، مولانا سید شرف الدین، مولانا نور الدین اور مولانا محمود الحسن اجمیری کے دستخط موجود ہیں۔ پھر مولانا مفتی محمد صدیق مدرس مدرسہ اشرفیہ راندھیر لکھتے ہیں :۔

ہندوستان میں ایک فرقہ مبتدعہ ضالہ جدیدہ پیدا ہوا ہے جو اپنے عقائد و اعمال میں روافض و خوارج سے کم نہیں۔ ان کا مطمع نظر اور افضل اعمال اہل السنۃ والجماعۃ کے اکابر علماء و اولیاء کی تکفیر ہے جو عوام المسلمین کو طرح طرح کے دھوکہ اور دغابازی سے طریقۂ حقہ اہل سنت اور اس کے اکابر سے بدظن کرکے فرقہ ضالہ رضائیہ میں آنے کی ترغیب دیتا ہے اس کے ایک فرد مولوی حشمت علی بھی ہیں۔[3]

پھر اس فتویٰ پر مولانا محمد حسین مدرس مدرسہ اشرفیہ راندھیر نے بھی دستخط کیے اور پھر اس پر ایک مستقل فتویٰ بھی دیا۔[4]

---

[1] براءت الابرار صفحہ ۲۱۶ [2] ایضاً صفحہ ۱۸۰ [3] ایضاً صفحہ ۲۱۵ [4] دیکھئے براءت الابرار صفحہ ۲۱۰

لاجپور ضلع سورت

① حضرت شاہ صوفی سلیمانؒ لاجپوری ہندوستان کے ایک مشہور ولی اللہ گزرے ہیں ان کے نواسے حضرت مولانا محمد یوسف لاجپوری ایک بلند پایہ عالم تھے۔ ان کے پاس بھی رنگون سے وہ استفتاء آیا۔ اس روحانی مرکز سے علماء دیوبند کے بارے میں یہ تاثر موصول ہوا۔

یہ حضرات اپنے زمانہ کے محدث، فقیہ، شیخ، ولی، کامل صوفی، پابند مذہب حنفی اور امام ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے۔ چنانچہ ان کے فتاوے اور انکی تصنیفات اس پر شاہد عادل ہیں۔ حدیث و فقہ اور تفسیر وغیرہ علوم میں انکی تالیفات عربی، فارسی اور اردو زبان میں موجود ہیں۔ جو ان حضرات کو کافر کہتا ہے (جیسے حشمت علی) اس کو ابھی تک کفر و ایمان کی صحیح تعریف ہی نہیں معلوم نیز اس کے نزدیک پھر کوئی مسلمان ہی نہیں ہے[1]

② مولانا مرغوبؒ احمد لاجپوری

حضرات علماء دیوبند اور ان کے تلامذہ کثر اللہ امثالہم سچے سنی اور پکے حنفی ہیں۔ اور حضرات علماء مسئولین فی السوال علمائے حقانی اور فضلاء ربانی تھے۔ ان حضرات نے دین اسلام اور علوم اسلامیہ تفسیر حدیث اور فقہ کی جو خدمت کی ہے اس کی مثال دوسرے علماء میں نہیں ملتی ہے[2]

پھر حضرت مولانا ابراہیمؒ اسماعیل صاحب نے بھی اس فیصلے پر دستخط کیے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

③ مولانا سید عبدالحیؒ لاجپوری

حضرات علماء دیوبند کثر اللہ امثالہم احیاء سنت میں سعی کرنے والے اور

[1] براءت الابرار ص ۲۴۹ [2] ایضاً ص ۲۵۱

بدعت اور بدعت کی بیخ کنی میں مستعد رہتے ہیں۔ یہ مقدس حضرات اور ان کی پوری جماعت مسائل فرعیہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں[1]

حضرت کے اس فیصلے پر پھر حضرت مولانا عبدالحفیظ نے بھی دستخط ثبت فرمائے

علماء جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت

حضرت مولانا عتیق الرحمٰنؒ عثمانی نے مندرجہ ذیل فیصلہ لکھا اور پھر دیگر علماء کرام نے اس پر دستخط فرمائے۔

یہ حضرات سچے اور پکے مسلمان اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلک ائمہ ہدیٰ اور سلف صالح کے حقیقی پیرو اور طریقہ اہلسنت والجماعت کے چشم و چراغ اور مذہب اسلام کی صحیح تعلیم کے برگزیدہ ترین داعی ہیں۔ ان پیکران سنت ہدیٰ کو جس سیاہ باطن نے کافر کہا اس نے عاقبت کی دائمی روسیاہی مول لی ہے[2]

اس پر دستخط کرنے والے علماء میں مولانا محمد ادریس[2] صاحب۔ مولانا احمد[3] مہتمم مدرسہ۔ مولانا عبد[4] الجبار۔ مولانا عبد العزیز[5]۔ مولانا محمد اسماعیل[6] کالا کاچھوی۔ مولانا محمد ابراہیم[7] ڈابھیلی۔ مولانا سراج احمد[8] رشیدی۔ مولانا غلام[9] اللہ خان۔ مولانا محمد یاسین[10]۔ مولانا محمد یحییٰ[11] صدیقی۔ مولانا حبیب[12] اللہ سلطان پوری۔ مولانا عبد[13] السلام لاجپوری۔ مولانا محمد[14] ابراہیم۔ مولانا مفتی محمد ریاست[15] خاں حیدر آبادی۔ علامہ غلام مصطفیٰ[16] کشمیری۔ مولانا[17] عرفان علی سلہٹی۔ مولانا منظر حسین[18] مرشد آبادی۔ مولانا محمد الحق[19] ہزاروی۔ مولانا محمد خلیل شاہ[20] پوری۔ مولانا میاں گل پشاور[21]ی۔ مولانا اکبر شاہ[22] پشاوری۔ مولانا عبد[23] الوارث پشاوری۔ مولانا عبد السلام[24] اکیابی۔ مولانا فضل حسین[25] گجراتی۔ مولانا میر حسن[26] پشاوری۔ مولانا محمد نعمت[27] اللہ میمن سنگی۔ مولانا نور محمد[28] فیض آبادی۔ حافظ محمد حسن کیمبلپوری[29]۔ مولانا فیض اللہ ہزوری[30]۔ مولانا محمد حسن اعظمی[31]

[1] براءت الابرار ص [2] ایضاً ص ۲۸۲

مولانا ولی محمد پانیپوری. مولانا عبدالحق سندھی. مولانا عبداللہ گجراتی. مولانا امیر الدین میمن سنگی. نواکھلی کے مولانا فضل اکبر. مولانا محمد موسیٰ نوشاروی. مولانا عبدالرحمٰن کمرلائی. مولانا عبدالحکیم شاہجہانپوری. مولانا محی الدین احمد میمن سنگی. مولانا ابوالہاشم چاٹگامی. مولانا محمد قامت اللہ کمرلائی. نواکھلی کے مولانا عبدالرزاق. بہار کے مولانا ابوسلمہ محمد شفیع. مولانا نذیر احمد چاٹگامی. مولانا عبدالرحیم بریسالی. اور سرگودھا کے فاضل جلیل مولانا عبدالعزیز شاہ صاحب. ڈیرہ اسماعیل خان کے مولانا اسماعیل فریدی. مولانا عبدالعزیز سندھی. مولانا بہاؤ الدین کابلی. مولانا محمد حنیف ہزاروی. اور حضرت مولانا عبداللہ شاہ پنجابی گجراتی کے دستخط ثبت ہیں.

ان باون سے زائد علماء نے بالاتفاق مولانا احمد رضا خاں اور مولانا حشمت علی لکھنوی کے موقف کو غلط قرار دیا اور علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا.

○ حضرت مولانا علی محمد صاحب تاجوی (ضلع سورت)

ان برگزیدہ حضرات کو کافر کہنا (نعوذ باللہ من ذلک) یا ان کے اسلام میں شک کرنا ایسا ہی ہے جیسا آفتاب کا انکار کرنا ہے حشمت علی رضاخوانی اور ان جیسے لوگوں کے نزدیک جب ان بڑے بڑے علماء و اتقیاء کے اسلام کی کچھ حقیقت نہیں اور یہ حضرات اسلام سے خارج ہیں تو پھر خدا جانے یہ ان عام مسلمانوں کو کیا کہتے ہوں گے..... امت مرحومہ پر رضاخانیوں کا اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا کہ علماء دیوبند کے پردہ میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو کفر میں لپیٹ لیتے ہیں. کہتے ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے العیاذ باللہ. یہ انہی کا جگر اور کلیجہ ہے کہ اتنا بڑا کلمہ کہہ کر خوش ہوتے ہیں..... آج دنیا میں سینکڑوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمان ہیں جو علماء دیوبند کو پکے مسلمان بلکہ بزرگان دین میں شمار کرتے ہیں تو کیا یہ سب کے سب اسلام سے خارج ہوگئے.[1]

[1] براءت الابرار صـ۲۵۳

اس پر مولانا نصر اللہ صاحب نے بھی دستخط ثبت فرمائے.

○ مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا (علاقہ گجرات)

علاقہ دیوبند سہارنپور تھانہ بھون اور ان کے متبعین خالص اہل السنۃ والجماعۃ ہیں. محض سنی سنائی باتوں سے بدگمان ہو کر ایسے جلیل القدر اور حق پرست علماء کے فیض سے محروم رہنا انتہا درجہ کی بدقسمتی ہے. خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان علماء سے عقیدت رکھتے ہیں اور ان کے اقوال و فتاویٰ پر عمل کر کے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں.

اس فیصلے پر ان حضرات کے دستخط ہیں:-

۱. مولانا حمید الدین ہزاروی مدرس اول مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا.
۲. مولانا غلام نبی تارا پوری مہتمم مدرسہ. ۳. حضرت مولانا غلام محمد صاحب
۴. اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب تارا پوری.

○ مسجد شیر پور بندرا گجرات کاٹھیاواڑ کے امام مولانا محمد احسن کا فیصلہ بھی ملاحظہ کیجئے:

علماء دیوبند وغیرہ جملہ حضرات مذکورین اور ان کے متعلقین سب کے سب موحد ہیں اور امور شرعیہ فرائض اور واجبات حتیٰ کہ مستحبات و نوافل پر بھی التزام کرنے والے ہیں..... تو ان کی تکفیر یقیناً ناجائز اور حرام ہوگی. بلکہ مکفر کو خود ہی حسب تصریح سابق کافر بنا دے گی جب کہ ان علماء کے کفر کا اعتقاد بھی ہو— ایسے شخص پر تجدید اسلام و نکاح اور آئندہ اس قسم کے امور و اقوال سے احتراز ضروری ہے.[1]

اس فیصلے پر پھر مولانا عبدالرحمٰن صاحب اور مولانا عبداللطیف صاحب نے بھی تصدیقی دستخط فرمائے.

[1] براءت الابرار صـ۲۴۰

○ حضرت مولانا احمد علی مہتمم مدرسہ انوار الاسلام نگرواڑہ ریاست بڑودہ کا فیصلہ

"علماء دیوبند اور ان کے اکابر سب سنی حنفی اور دیندار مسلمان، تابع سنت و شریعت ہیں ان کے عقائد جو ان کی تالیفات و تصنیفات میں مذکور ہیں ان میں کوئی امر موجب کفر نہیں۔ جس قسم کے باطل عقائد ان کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں اور ان کی تصنیفات سے بطور اشارات نکال کر ان پر الزام لگائے جاتے ہیں وہ حضرات نہایت تصریح و وضاحت سے ان عقائد باطلہ کا انکار کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کی طرف کفر منسوب کرنا خود تکفیر مسلم کی وعید شدید میں داخل ہونا ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہنے کے لیے فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شدید الفاظ میں منع فرمایا ہے اور حضرات فقہا رحمہم اللہ تعالیٰ نے انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے۔"[1]

اب آیئے ذرا پشاور چلیں

① ان دنوں جمعیۃ العلماء سرحد کا دفتر نوشہرہ ضلع پشاور میں تھا اور مولانا محمد شاکر اللہ نوشہروی جمعیت کے ناظم تھے۔ انہوں نے علماء دیوبند کے بارے میں یہ فیصلہ دیا:-

علماء دیوبند صحیح الاعتقاد و حنفی المذہب مسلمان ہیں۔ عقائد میں اہل السنۃ و الجماعۃ ہیں۔[2]

پھر اس پر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نائب ناظم جمعیت علماء ہند صوبہ سرحد، حضرت مولانا لطف اللہ مرحوم۔ حضرت مولانا سید ذکریا اور مولانا سید فضل صمدانی مہتمم مدرسہ رفیع الاسلام پشاور نے دستخط فرمائے۔

ریاست سوات کے قصبہ تیند میں حضرت مولانا عبدالغنی ایک بڑے محقق عالم تھے

[1] براءت الابرار ص۲۶۲ [2] ایضاً ص۱۰۱

ان کے سامنے بھی مولانا حشمت علی خاں کا یہ قضیہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے علماء دیوبند کے حق میں یہ فیصلہ صادر فرمایا:-

حضرات علماء دیوبند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث ہیں۔ آج کل جیسی ان حضرات نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی کما حقہ تدریساً و تصنیفاً خدمات کی ہیں دنیا بھر میں کسی نے ایسی خدمت ابھی تک نہ کی ہوگی..... جب یہ حضرات دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں تو دنیا میں کون سا مسلمان رہ سکتا ہے۔[1]

③ حضرت مولانا عبدالحکیم صدر خلافت کمیٹی و نائب صدر جمعیت علماء صوبہ سرحد جب آپ کے پاس رنگون سے استفتاء آیا تو آپ نے لکھا:-

اگر واقعی مولوی حشمت علی رضا خانی نے یہ الفاظ مذکورہ علماء برگزیدہ زمانہ (علماء دیوبند) کے حق میں کہے ہیں تو یہ الفاظ خود اسی پر عائد ہوئے یعنی وہ خود کافر ہو گیا علماء فضلاء جن کے حق میں اس دریدہ دہن نے ہرزہ گوئی کی ہے وہ پاک بندگان خدا تھے۔[2]

علماء ڈابھیل میں آپ مولانا اکبر شاہ پشاوری، مولانا میاں گل پشاوری، مولانا عبدالوارث پشاوری اور مولانا امیر حسن پشاوری کے نام پڑھ آئے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خاں کے مولانا غلام فرید کا نام بھی آپ نے اس فہرست میں دیکھا ہے۔ صوبہ سرحد کی یہ مجموعی صورت حال بتا رہی ہے کہ وہاں علماء دیوبند کس عزت کے ساتھ دیکھے جاتے تھے اور لوگ کس قدر ان کے گرویدہ تھے اور دوسری طرف حالت یہ تھی کہ وہاں کوئی شریف آدمی مولانا احمد رضا خاں یا مولوی حشمت علی خاں کا نام تک نہ جانتا تھا نہ طبقہ علماء میں ان کی کوئی خاص شہرت تھی۔

[1] براءت الابرار ص۲۷۵ [2] ایضاً ص۲۴۲

مولانا منظور اللہ دہلوی کے صاحبزادہ مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

علمی حلقوں میں اب تک (۱۹۸۰ء تک) مولانا احمد رضا خاں کا صحیح تعارف نہ کرایا جا سکا۔ جدید طبقہ تو بڑی حد تک بالکل نابلد ہے۔[1]

المیزان بمبئی کے احمد رضا نمبر میں ہے:۔

جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو احمد رضا کو جانتا بھی نہیں۔[2]

چلیے اب آپ کو صوبہ یو۔پی میں لے چلیں۔ اس صوبے کے کئی شہروں کا ہم پہلے بھی ذکر کر آئے ہیں۔ یہ وہ صوبہ ہے جس کے دونوں کناروں پہ دیوبند اور بریلی آباد ہیں۔ موجودہ بریلویت تمام اہل بریلی کا مذہب نہیں ہے۔ مولانا احمد رضا خاں کی بریلی میں بھی کوئی ایسی شہرت نہ تھی کہ آپ اس شہر کا دینی مرکز سمجھے جاتے ہوں۔

بریلی میں جو شہرۂ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب کا تھا وہ نہ مولانا احمد رضا خاں کے والد کا تھا نہ خود مولانا احمد رضا خاں کا۔ یہ مولانا محمد یٰسین صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ بانی خیر المدارس ملتان کے اساتذہ حدیث میں سے ہیں۔

یُوپی صُوبہ جات متّحدہ ہند

① بریلی

بریلی میں اہل سنت کی مرکزی درسگاہ مدرسہ اشاعت العلوم محلہ سرائے خام بریلی میں واقع تھی۔ اس کے مہتمم اور صدر مدرس حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب کے پاس بھی رنگون سے یہ استفتاء آیا۔ آپ نے بھی علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا۔ آپ کے ساتھ اور جن علماء بریلی نے دستخط کیے۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

۲۔ مولانا محمد عبد العزیز نائب مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلوی ۳۔ مولانا منظور احمد بہاری

[1] فاضل بریلوی اور ترک موالات صہ [2] المیزان صہ۲۸

۴۔ مولانا قاضی محمد۔ ۵۔ مولانا محمد عبد الرحمٰن۔ ۶۔ مولانا آغا محمد۔ ۷۔ مولانا عبد الباری بریلوی۔ یہ سات علماء مدرسہ اشاعت العلوم بریلی کے کبار اساتذہ تھے۔

ان کے ساتھ مدرسہ مصباح العلوم بریلی کے ان علماء کبار نے دستخط کیے ۱۔ مولانا عبد الحمید بجنوری۔ ۲۔ مولانا بدر الحسن صدیقی۔ ۳۔ مولانا ابو القاسم۔ ۴۔ مولانا محمد غلام۔ ۵۔ مولانا حبیب الرحمٰن میمن سنگی۔ ۶۔ مولانا محمد الطاف علی۔ ۷۔ مولانا عبد الباری میمن سنگی۔ ۸۔ مولانا عبد المجید سوہاگ پوری یہ آٹھوں بریلی کے مقتدر علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ بریلی کے مولانا محمد عبد الصبور۹ اور جامع معقولات و منقولات حضرت مولانا محمد رسول خاں۱۰ اور حضرت مولانا نبیہ حسن۱۱ مولانا نعمت اللہ۱۲ غازی پوری۔ اور مولانا حبیب الدین۱۳ شاہجہانپوری نے بھی حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب کے اس فیصلے کی تصدیق کی:۔

علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ وایدہم وکثر سوادہم علماء ربانیین میں سے پکے مسلمان اور صحیح معنی میں اہل حق سُنی حنفی ہیں ان کے اسلام کا استفتاء بھی اس چودھویں صدی کی بو العجبی ہے۔ دُنیا واقف ہے کہ اگر اس دورِ فتن میں یہ بزرگ اور بابرکت ہستیاں نہ ہوتیں تو کم از کم ہندوستان میں اللہ اور اس کے رسول کے حقیقی نام لیوا اور سنت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور مسلک حنفیہ کا وجود تک نہ مل سکتا حشمت علی رضوی بریلوی اور ان کے اسلاف و اذناب کا یہ محض ناپاک اتہام اور صریح بہتان بلکہ کھلا ہوا دھوکہ ہے سبحانک ھٰذا بہتانٌ عظیم[1]

بریلی کے ان تیرہ علماء کبار کا یہ فیصلہ کہ علماء دیوبند حق پہ ہیں اور مولانا احمد رضا خان اور ان کے پیرو محض ضد پہ ہیں حق پہ نہیں۔ تاریخ کا وہ بے مثال فیصلہ ہے جس سے پورے ہندوستان میں بریلی کی علمی عظمت اب بھی قائم ہے۔ بریلی کے ان علما نے حق کا ساتھ دے کر خود اپنی بھی

[1] براءۃ الابرار صہ۱۰

آبرو رکھ لی ہے۔

پاکستان کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا خیر محمد جالندھری بانی خیر المدارس ملتان اسی مدرسہ اشاعت العلوم بریلی کے پڑھے ہوئے تھے۔ آپ کی وہاں مولانا احمد رضا خاں سے ملاقات بھی رہی ہے مگر مولانا احمد رضا خاں انہیں قطعاً متاثر نہ کر سکے۔

② میرٹھ

شہر میرٹھ کے مدرسہ امداد الاسلام میں بھی رنگون کا یہ استفتاء پہنچا۔ وہاں کے جن علماء نے مولانا احمد رضا خاں کے خلاف علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

۱۔ مولانا طاہر حسین ۲۔ مولانا عبدالرحمٰن ۳۔ مولانا فیض الدین

۴۔ مولانا اختر شاہ امروہی مدرس مدرسہ امداد الاسلام۔

مولانا طاہر حسین کا پانچ صفحات پر مشتمل مفصل فتویٰ برأت الابرار ص۱۵۶ پر موجود ہے۔

③ بلند شہر

ضلع بلند شہر کے قصبہ گلاؤٹھی میں مدرسہ منبع الاسلام ملکی شہرت کی بڑی درسگاہ تھی اس کی طرف سے مولانا سید حمید الدین مہتمم مدرسہ نے یہ جواب لکھا:۔

علماء دیوبند اور بالخصوص جن کے اسماء گرامی سوال میں مذکور ہیں علماء حقانی ہیں اور ان کو کافر کہنا جہالت اور نادانی اور از راہ تعصب ہے۔ ان حضرات نے دین مصطفوی کی جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کے لحاظ سے تو یوں کہنا صحیح ہو گا کہ ان کے علاوہ دین الٰہی کا کوئی سچا خادم دوسرا کوئی گروہ ہندوستان میں نہیں لکھنوی (مولانا حشمت علی) یا بریلوی (مولانا احمد رضا خاں) جو شخص بھی ایسے علماء حقانی کو برا کہے وہ خود برا ہے۔[1]

---

[1] برأت الابرار ص۳۰

پھر اس تحریر پر حضرت مولانا بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ منبع العلوم نے بھی دستخط کیے۔

④ آگرہ

جامع مسجد آگرہ پورے ہندوستان کی مرکزی جامع مساجد کی شہرت رکھتی تھی۔ وہاں کا دار الافتاء مغلیہ عہد سے بطور ایک اسلامی مرکز چلا آرہا تھا۔ علماء رنگون نے اس قضیہ میں اس کی طرف بھی رجوع کیا۔ ان دنوں جامع مسجد آگرہ کے صدر مفتی حضرت مولانا سید محمد اعظم شاہ تھے۔ جو مولانا احمد رضا خاں کے دوست تھے۔ مگر انہوں نے بھی ان کی موافقت نہ کی اور کھل کر علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا اور اس پر دار الافتاء جامع مسجد آگرہ کی مہر ثبت کی۔ اس میں حضرت شاہ صاحب نے لکھا:۔

فرقہ رضویہ بریلویہ کا اصول یہ ہے کہ علماء دیندار کی تکفیر کا اشتہار دے کر خود کو اشتہاری مشہور کریں۔ استفتاء میں جس مناظر اور مکفر کا نام لکھا ہے (مولانا حشمت علی خان) یہ ان لوگوں (علماء دیوبند) کے ادنیٰ خادم اور طالب علم کی لیاقت نہیں رکھتے زبان سے عوج بن عنق ہونے کا دعویٰ ہے— سارے ہندوستان کو ان ناپاک خیالات سے گندہ کر رکھا ہے نہ تو ان میں بزرگانہ روش ہے اور نہ بزرگوں کی طرح علم و کمال۔ ان کے نزدیک تمام دنیا کے علماء کافر ہیں اور قبر پرست، تعزیہ پرست، بدعت پرست لوگ مومن کامل ہیں..... الحمد للہ کہ ان میں ایک بھی عالم کامل نہیں۔ ایک مسئلہ کو بھی تحقیق سے بیان کرنے پر قادر نہیں۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب مرحوم جو اس فرقے کے قائد اعظم گزرے ہیں ان کی خاکسار سے بہت ملاقات تھی اور وہ بے شک عالمانہ شان رکھتے تھے۔ خود دشنام نہیں کرتے تھے مگر دوسروں کو اس کی تسلیم فرماتے

تھے اور تحریر میں نہایت سخت الفاظ استعمال کرتے تھے۔ مگر علم کی فضیلت نے
ان کے اس عیب کو چھپا رکھا تھا۔ مگر افسوس کہ امتِ احمدیہ رضویہ نے ان کے
عیب کو لے لیا اور ان کا ہنر چھوڑ دیا۔ ان سے وہی برتاؤ جو مولوی سید
مرتضیٰ حسن صاحب نے کیا تھا کیا جائے تو یہ فرقہ چند دن خاموش ہو جاتا ہے۔[1]

اب آیئے آپ کو کانپور لے چلیں۔ وہاں کے مدرسہ جامع العلوم میں حکیم الامت حضرت
مولانا محمد اشرف علی تھانوی کچھ عرصہ استاذ رہے تھے اور وہاں کے لوگ حضرات علماء دیوبند
کو بہت قریب سے جانتے تھے۔ مکن پور ضلع کانپور کے مفتی مولانا ابو العرفان نے علماء رنگون
کے اس استفتاء کا جواب لکھا۔

⑤ ضلع کانپور

علماء دیوبند اور علماء مذکورہ کو نعوذ باللہ من ذلک کافر وہی کہے گا جس کی
آنکھوں اور قلوب پر من جانب اللہ پردہ پڑ گیا ہے اور باوجود آنکھیں
موجود ہونے کے وہ دیکھتا نہیں اور باوجود کان ہونے کے اُسے کچھ
سُنائی نہیں دیتا۔ یہ حضرات (علماء دیوبند) نمونہ صحابہؓ و تابعین تھے جب
انہیں کافر کہا جائے گا تو کیا مسلمان یہ آج کل کے رافضی اور پادری ہوں
گے؟ ایسا کہنے والوں کو اپنے سوء خاتمہ اور سلب ایمان سے ڈرنا چاہیئے۔[2]

⑥ شہر سہارنپور

علماء رنگون کا استفتاء مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور میں بھی پہنچا۔ یہ ہندوستان کی
ایک مرکزی درسگاہ ہے۔ اس کی طرف سے حضرت مولانا ضیاء احمد صاحب نے اس کا جواب

[1] برأۃ الابرار ص ۹۹ [2] ایضاً ص ۹۶

لکھا اور حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مہتمم مدرسہ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ مولانا ضیاء احمد لکھتے ہیں:

ان کو کافر کہنا اور کافر سمجھ لینا حسب تصریح عباراتِ سابقہ، کہنے والے کو
کافر بناتا ہے۔ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی نسبت بھی کافر ہونے کا عقیدہ
رکھنا موجب کفر ہے چہ جائیکہ علماء کو کافر کہنا — یہ یقیناً قائل کو کافر بنا
دے گا۔ اس پر تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے۔ حق تعالیٰ مسلمانوں کو
اس سے محفوظ رکھے۔[1]

⑦ رائے پور ضلع صوبہ سی پی

اکابر علماء دیوبند ہرگز کافر نہیں۔ ان کا ادنیٰ خادم بھی نہایت پکا اور سچا
مسلمان ہے۔ علماء دیوبند نہایت پکے اور سچے سنی حنفی مسلمان ہیں وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پیرو اور صحابہ کرامؓ کی روش کے نہایت
پختگی سے پابند ہیں خلق خدا کو اسی کی ہدایت اور تلقین کرتے ہیں وہ نہایت
دیندار اور متقی اور پرہیزگار ہیں ان کا گروہ جماعت ابرار میں شامل ہے۔

ان بزرگوں کے شاگرد اور مرید عرب و عجم میں پھیلے ہوئے بڑی بڑی دینی
وعلمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں حشمت علی بالکل جھوٹا ہے اور علماء
دیوبند کو کافر کہنے والا سخت گناہگار اور اس کا خاتمہ بے خیر ہونے کا سخت
اندیشہ ہے اور وہ مولانا روم قدس سرہ کے اس شعر کا مصداق ہے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنہ پاکاں برد

یہ فیصلہ حضرت مولانا محمد یٰسین صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ رائے پور نے تحریر فرمایا اور
اس پر دستخط کیے۔ پھر اس پر مولانا محمد حسین صاحب مدرس دوم نے بھی تصدیقی دستخط فرمائے

[1] برأۃ الابرار ص

⑧ امروہہ ضلع

مولانا حافظ سید زاہد حسن صاحب امروہی کی معرفت علماء رنگون نے حضرت مولانا محمد شعیب صدر مدرس مدرسہ عربیہ سہن پور سے رابطہ قائم کیا اور وہ استفتاء ان کے سامنے بھی رکھا۔ آپ نے بھی مولانا احمد رضا خاں کی تائید نہ کی اور کھلم کھلا علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا:۔

علماء دیوبند کی تکفیر کرنا بڑی گمراہی اور بد دینی ہے۔ کیونکہ ایسے اکابر علماء اور دیندار دیندار فضلاء کو نفسانی خواہش سے کافر کہنا بڑا ظلم ہے۔۔۔۔۔ ہندوستان میں اگر جماعت علماء میں کوئی جماعت دیندار و متبع شریعت ہے تو وہ دیوبندی جماعت ہے اگر خدانخواستہ وہ کافر ہوگئے تو پھر کون مسلمان باقی رہے گا۔ دیوبندی علماء کی مساعی جمیلہ کی وجہ سے ہندوستان میں کیا بلکہ ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی دین کی تعلیم و تبلیغ ہو رہی ہے اور انہی کا فیض کابل و قندھار اور بخارا سے متجاوز ہوکر روس و چین تک پہنچ رہا ہے۔ پھر ایسی جماعت کو کافر کہنا اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ [1]

⑨ رائے پور

اب آئیے ہندوستان کے مشہور روحانی مرکز رائے پور ضلع سہارنپور چلیں اس جگہ کو حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری اور حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری اور حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری (مقیم ساہیوال) کی نسبت کا شرف حاصل ہے۔ یہاں بھی رنگون کا یہ استفتاء پہنچا یہاں کے مدرسہ منصف ہدایت کے مولانا محمد اشفاق نے اس قضیہ پر بطور منصف یہ فیصلہ لکھا:۔

[1] براءت الابرار صہ ۴۲۹

مولانا اسماعیل شہیدؒ اور دیوبندی جماعت کے عقائد جو ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے خود ان کی تصنیفات و تالیفات میں دیکھے وہ تمام اہل حق کے عقائد ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور نصوص قرآنیہ کے مطابق ہیں۔ اس سے قبل بھی بعض حضرات نے (مولانا حشمت علی خاں سے پہلے مولانا احمد رضا خان) اس جماعت پر بہتان و افتراء کیا تھا۔ اس وقت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنیؒ نے نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب مہند میں اپنے اور اپنے مشائخ کے عقائد کو صاف صاف لکھا اور نصوص شرعیہ سے مدلل فرمایا اور علماء حرمین شریفین سے اس کی تصدیق و تصویب کرائی اور فی الواقع وہ تمام عقائد اہل السنۃ والجماعت کے ہیں۔ ان عقائد کو جو شخص غلط کہتا ہے یا اس کے عقائد اس کے خلاف ہیں اور بلا دلیل و تاویل معتبر ان عقائد کے خلاف دعویٰ کرتا ہے وہ یقیناً اہل السنۃ سے نہیں حق سے بہت دور ہے۔ [1]

آئیے اب ذرا صوبہ اودھ چلیں ہندوستان میں اس کے مراکز کو بھی بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اس کے تقریباً سولہ علماء کبار کا فیصلہ ہم پہلے دے آئے ہیں۔ اب مدرسہ عربیہ اسلامیہ گوپامئو ضلع ہردوئی مدرسہ عربیہ شہر ہردوئی اور قصبہ پہانی ضلع ہردوئی کے علمی مراکز سے بھی فیضیاب ہوں:۔

ہردوئی صوبہ اودھ

① مولانا محمد یعقوب صاحب قصبہ پہانی محلہ لوہانی ضلع ہردوئی رنگون کے اس استفتاء کے جواب میں مولانا حشمت علی کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

[1] براءۃ الابرار صہ ۱۵۰

خداوند عالم مسلمانوں کو ان بناوٹی مولویوں اور پیروں کے جال سے محفوظ رکھے اور علماء حقانی کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

(۲) مولانا انوار احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ ہردوئی مولانا حشمت علی خاں کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

مولوی حشمت علی جیسے ہر زمانہ میں ہوئے ہیں اور خادمانِ دین جیسے حضرت مجدد الف ثانی و شیخ اکبر و امام ابو حنیفہ وغیرہ حضرات کی بدگوییاں کرتے رہے ہیں اور عوام کو ورغلانے کے لیے دین کے خادموں پر کفر کے فتوے لگاتے رہے ہیں۔ سچ جانئے اور یقین کیجئے کہ جماعت دیوبند میں جتنے اکابر دین کے خدمت گزار گزرے ہیں اس زمانہ میں ایسے لوگ کمیاب بلکہ نایاب حضرت نانوتوی، حضرت گنگوہی، حضرت تھانوی وغیرہم یہ حضرات اس زمانہ میں دین کے ستون ہیں۔ ان کی تصنیف کردہ کتابیں مسلمانوں کے لیے شاہراہِ شریعت ہیں۔[2]

(۳) مدرسہ اسلامیہ گوپامئو ضلع ہردوئی کے مولانا تقی الدین نقشبندی صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوپامئو نے چھ صفحات میں رنگون کے استفتاء کا مفصل جواب لکھا۔ اس میں آپ مولانا حشمت علی خاں کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

میرے خیال میں مولوی موصوف نے فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ ان کو ایسے مسائل سے خبر نہ ہوگی ورنہ ایسے الفاظ زبان سے نہ نکالتے علماء اسلام کو بلاوجہ سب و شتم کرنا کہاں جائز ہے چہ جائیکہ کفر تک نسبت کرنا...... علماء دیوبند کو کافر کہنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ علماء دیوبند کی طرف نسبت بھی کفر کی کرنا گناہ سے خالی نہیں اور

[1] برأۃ الابرار ص۱۵۴ [2] ایضاً

ایسے شخص کے لیے زوالِ ایمان کا خطرہ ہے العیاذ باللہ۔ اس کو ایسے فعل ناشائستہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔[1]

(۴) ہردوئی کی مشہور خانقاہ کرسی شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت زیب شریعت مولانا شاہ سراج الیقین قادری چشتی تھے۔ آپ ۱۳۲۲ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری کے رفیقِ سفر رہے تھے۔ آپ حضرت مولانا خلیل احمدؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

فقیر سراپا تقصیر کے قلم میں یہ قدرت نہیں کہ آپ کے کمالات برگزیدہ و اوصافِ حمیدہ کو احاطہ تحریر میں لا سکے۔[2]

پھر آپ اپنی دوسری کتاب شمس العارفین میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

آپ حضرت مولانا محمد یعقوبؒ مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ دیوبند کے ارشد تلامذہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے اجل اور اعظم خلفاء میں سے ہیں...... آپ کی ذات بھی فیض و برکت کا سرچشمہ ہے۔ سفرِ حج میں فقیر کی اور آپ کی معیت رہی۔ آپ مکارم اخلاق کے جامع اور معدن ہیں۔ مدینہ منورہ کے سفر میں آپ قافلہ میں نماز پنجگانہ اول وقت جماعتِ کثیرہ کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ قافلہ میں کبھی ایک وقت کی جماعت آپ کی فوت نہیں ہوئی۔ مدینہ منورہ میں فقیر نے دیکھا کہ اہل عرب بے حد آپ کا احترام اور اعزاز کرتے تھے اور اس قلیل زمانہ قیام میں طلبہ حدیث پڑھنے کے لیے آپ کی قیام گاہ پر حاضر ہوتے تھے۔ آپ تصنیفات عالی رکھتے ہیں۔[3]

اس تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ آج سے پوری صدی پہلے دُنیائے علم علماء دیوبند کو ہی جانتی

[1] برأت الابرار ص۱۶۰ ص۱۶۴ [2] زیارت نامہ زیارت اولیاء کاملین ص۲۳ مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۱۴ء
[3] شمس العارفین ص۸۳ مطبوعہ مقبول المطابع ہردوئی

بھی اور مولانا احمد رضا خاں اور ان کے اذناب مولانا حشمت علی خاں وغیرہ ان دنوں کسی شمار و قطار میں نہ تھے۔

آیئے اب آپ کو شاہجہانپور لے چلیں۔

شاہجہان پور ہندوستان کا ایک بڑا علمی مرکز رہا ہے۔ یہاں کے مدرسہ عین العلم کی پورے ملک میں شہرت تھی۔ محقق جلیل محدث کبیر مولانا محمد عبدالغنی یہاں کے مرکزی عالم تھے۔ جامع مسجد کے مدرسہ سعیدیہ میں شیخ الحدیث وصدر مدرس حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ بھی کچھ عرصہ یہاں پڑھاتے رہے۔ مدرسہ تیموریہ شاہجہانپور کے مولانا ابو الوفا النعمانی جیسے عبقری علماء اس سرزمین سے نسبت رکھتے ہیں ان حضرات نے اس معرکہ میں کھل کر علماء دیوبند کا ساتھ دیا۔

شاہجہانپور کے ایک خطیب اور مفتی مولانا محمد سراج الدین تھے۔ ان کے مولانا احمد رضا خاں سے بھی کچھ تعلقات تھے اور خان صاحب اپنی بعض کتابیں بھی انہیں بھیجتے رہے۔ جب رنگون کا استفتاء شاہجہانپور پہنچا تو وہ مولانا سراج کو بھی بھیج دیا گیا۔ آپ نے پورے محاکمہ کے بعد اپنا فیصلہ یہ دیا۔

میں بتوفیق تعالیٰ عرصے سے حق پسندی اپنا شعار رکھتا ہوں بعض تصنیف فاضل بریلوی کی بھی غایت مرغوب ومحبوب ہیں بنا علیہ واضح کہ علمائے دیوبند کی تصنیفات تحذیر الناس و براہین قاطعہ وحفظ الایمان وغیرہ کی بعض عبارتوں سے ہر چند کہ مورد اعتراض وقابل رد وقدح تجویز وقابل قدح ہوئیں کہ ان کا نتیجہ اور ان کا حاصل ہی آیا چاہتا تھا کہ علماء دیوبند پر کفر کا فتوی جاری ہے مگر علماء دیوبند نے ان عبارتوں کے رخ سے شہادت واقع ہونے کا ایسا پردہ اٹھایا کہ کسی معترض منصف کو بجز تسلیم کے کچھ بھی نہ بن پڑا۔

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ کے مفصل لکھنے پر مولانا عبدالحمید، مولانا حمید بہالدی اور مولانا محمد رمضان الحق کے بھی دستخط ہیں۔ مولانا ابو الوفاء کے فتوی پر مولانا عبدالغفور، مولانا حبیب الدین، مولانا نعمت علی، مولانا سلطان حسن، مولانا محمد امین نرکھاری اور مولانا سلطان احمد

کے بھی دستخط ہیں۔[1]

بجنور

یوپی کا ضلع بجنور بھی ہندوستان کا ایک علمی مرکز رہا ہے اس کو بھی اس تاریخی دستاویز میں لے آئیں تو نامناسب نہ ہوگا۔ یہاں کے مدرسہ عربیہ نہٹور کے مدرس مولوی حامد حسن علماء دیوبند کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

(۱) یہ سب حضرات امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں اور چشتیہ، قادریہ اور نقشبندیہ خاندانوں میں خود مرید تھے اور اپنے خلفاء کو ان خاندانوں میں مرید کرنے کی اجازت دے گئے..... البتہ قبور کو سجدہ کرنے اور عرس میلے کرنے والے نہ تھے۔ بس ان کو کافر کہنا اپنے اوپر کفر کو لینا ہے اور اپنے آپ کو کافر بنانا ہے۔[2]

مدرسہ قاسمیہ نگینہ (ضلع بجنور) کی طرف سے مولانا محمد حیات سنبھلی صدر مدرس نے چار صفحوں میں رنگون کے اس استفتاء کا جواب دیا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

(۲) حضرات علماء دیوبند کثر اللہ متبعیہم پکے اور سچے مسلمان ہیں جن کے اندر بہت سے ولایت کے بلند مقامات پر بھی پہنچے ہوئے ہیں..... حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی نے صاف صاف نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ بلا کم وکاست اپنے اور تمام علماء دیوبند کے اعتقادات علماء عصر کے سامنے پیش کیے ہیں جن کی تصدیق وتصویب نہ صرف علماء ہندوستان نے کی بلکہ اشرف البلاد مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نیز افغانستان، دمشق، شام، مصر وغیرہ کے جید اور چیدہ علماء نے بھی ان کی تصدیق وتائید ایسے کلمات کے ساتھ کی جو کسی مضمون کی تصدیق کے لیے ہو سکتے ہیں۔ المہند کے نام سے وہ کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔[3]

۱؎ دیکھئے براءۃ الابرار صفحہ ۳۱ ۲؎ ایضاً صفحہ ۵ ۳؎ ایضاً صفحہ ۲۱

③ مدرسہ عربیہ سہنپور ضلع بجنور کے مولانا محمد شعیبؒ مولانا احمد رضا خاں اور مولانا حشمت علی خاں کے ان الزامات کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> کذب گر جیسا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دشمن تھے اور ان کی تبلیغ میں مخل رہتے تھے۔ اسی طرح علماء چونکہ انبیاء کے وارث ہیں اور ان کے قائم مقام ہیں شیاطین جن و انس ان کے بھی دشمن ٹھہرتے ہیں جو خلل ڈالتے ہیں ان کی سعی اور کوششوں میں...... علماء دیوبند پکے مسلمان اور سچے سنی حنفی ہیں اور کفر و وہابیت کی جو اُن کی جانب نسبت کی جاتی ہے وہ محض افتراء ہے۔[1]

④ ضلع بجنور میں قصبہ سیوہارہ ایک بڑا مردم خیز خطہ ہے۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ یہیں کے رہنے والے تھے۔ یہاں کے مدرسہ اسلامیہ کے ایک مدرس مولانا عبدالرشید ہوئے ہیں انہوں نے بھی علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا اور پھر اس پر افضل گڑھ ضلع بجنور کے مدرسہ مظہر الاسلام کے مفتی اور مدرس مولانا نسیم الدین صاحب نے بھی دستخط کیے۔

الٰہ آباد

اب ذرا علماء الٰہ آباد کا فیصلہ بھی دیکھ لیں۔ یہ حضرات مولانا احمد رضا خاں کے بہت قریب تھے لیکن یہ حضرات خان صاحب کے فتویٰ تکفیر کا ساتھ نہ دے سکے۔ الٰہ آباد مدرسہ عالیہ مصباح العلوم ایک غیر جانبدارانہ انداز کا علمی مرکز تھا۔ علماء رنگون نے اس مدرسہ کے مفتی عبدالقدوس کے پاس بھی وہ استفتاء بھیجا۔ آپ نے علماء دیوبند کے بارے میں لکھا:

> سوال میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ اہل علم کی جماعت سے ہیں جب تک ان کے متعلق موجبات کفر صراحۃً معلوم نہ ہوں اس وقت تک ان کی تکفیر کیوں کر صحیح ہو سکتی ہے۔[2]

---

[1] براءۃ الابرار ص ۱۲۸ [2] ایضاً ص ۱۱۹

اس پر پھر مولانا محمد عمرؒ مدرس مدرسہ عالیہ مصباح العلوم نے بھی دستخط فرمائے — مولانا فخر الدینؒ جعفری نے بھی مولانا احمد رضا خاں کا ساتھ نہ دیا۔ علماء دیوبند کو بڑی صراحت سے اہل السنۃ والجماعۃ تسلیم کیا۔ آپ مولانا عبدالقدوس صاحب کے جواب کی تصویب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> بے شک جواب صحیح ہے۔ اہل دیوبند ہوں یا جماعت رضوی یہ سب اہل سنت والجماعت احناف سے ہیں۔ مابین اہل دیوبند و دیگر احناف جو کچھ اختلافات ہیں فقہی فرعی جزئی ہیں عقائد میں ان کو نہ لے جانا چاہیے۔ علماء احناف سب حق پر ہیں جب تک صریح مخالف کسی نص صریح کے نہ ہو جائیں جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو افراط و تفریط کے جھگڑے کوئی ایسے جھگڑے نہیں ہیں۔ یہ علماء کی بحثیں ہیں عوام کو اس میں پڑنا ہرگز روا نہیں۔ علماء جو کچھ ایک دوسرے کو کہتے ہیں وہ الزاما کہا کرتے ہیں قطعی نہیں۔ عوام کا صرف اتنا فرض ہے جس عالم کو مانے ان کی باتوں پر عمل کرے اور ایسی باتوں کا خیال نہ کرے۔ آیات متشابہات ...... سمجھ کر دل سے نکال ڈالے جن علماء کا اس کے اندر ذکر ہے وہ علماء صالحین متقین سے ہیں۔ جو لوگ اس عالم سے گزر گئے ان کی خوبیاں صرف تذکرے میں آنا چاہئیں۔ مولانا محمد قاسمؒ صاحب تو ایک بہت بڑے شخص گزرے ہیں۔ اختلافات تو قدماء سے چلے آئے ہیں اور چلے جائیں گے۔ حقیقت کی طرف نظر کرنا چاہیئے۔[1]

یہ فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں یا مولانا حشمت علی خاں جب اس قسم کے اختلافات پر آتے ہیں تو وہ محض انہیں الزامات سمجھتے ہیں یا وہ انہیں علماء دیوبند کے قطعی عقائد قرار دیتے ہیں۔ جب وہ کہتے ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو اس سے بڑھ کر کیا قطعیت کا کوئی اور درجہ بھی ہو سکتا ہے۔ ہم اس وقت مولانا فخر الدین کی اس

---

[1] براءۃ الابرار ص ۱۱۹

بات پر کچھ اور کہنا نہیں چاہتے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ان اختلافات میں فیصلہ علماء دیوبند کے حق میں دیا ہے اور حضرت مولانا عبد القدوس کے بیان کی پوری پوری تائید فرمائی ہے۔

صوبہ مدراس

آیئے اب صوبہ مدراس چلیں اور وہاں کے علماء کی بھی آواز سنیں۔ وہاں کے اہل علم نے ان الواب میں کن کے حق میں فیصلہ دیا ہے؛

(۱) مدراس کے ضلع نارتھ ارکاٹ میں دار السلام عمر آباد میں جامعہ عربیہ مدراس کا ایک مشہور علمی مرکز ہے۔ عمر آباد آمبور کے متصل واقع ہے۔ ناظم جامعہ مولانا فضل اللہ لکھتے ہیں:-

اکابر علماء دیوبند موجودہ زمانہ کے بہترین مسلمان ہیں اور وہ سلف صالحین کا اچھا نمونہ ہیں۔ یہ حضرات اہل السنۃ والجماعۃ کا سرگروہ ہیں۔ شرک و بدعت کے اصول و فروع کی بیخ کنی میں بے مثل بہادر ہیں۔ جس کی وجہ سے اہل بدعت نام نہاد علماء مشائخ ان کو وہابی کے نام سے پکارتے ہیں۔ علماء اہل حق اپنی نسبت سلف سے کرتے ہیں...... سنی حنفی کی تعریف میرے اعتقاد کے مطابق یہی ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع حسب اصول قائم کردہ امام ابو حنیفہؒ کیا کرے اور بدعت کی تعریف حسب کتب اصول یہ ہے کہ قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر کے خلاف کوئی ایسی بات نکالی جائے جس کا استنباط ان قرون مبارکہ سے نہ ہو اور اسی ہی قسم کے کام کرنے والے کو بدعتی کہا جائے گا جس کی بابت وعید وارد ہے۔ اھل البدع کلاب النار۔[1]

[1] براءت الابرار صد ۲۲۸ (ترجمہ) اہل بدعت جہنم میں بھونکنے والے ہوں گے۔

(۲) مدراس کے شہر ویلور میں مدرسہ باقیات صالحات ایک مشہور دینی درسگاہ تھی اس کے دار الافتاء کی طرف سے اس موضوع پر یہ فیصلہ دیا گیا:-

مدرسہ دیوبند دینی مدارس میں مشہور و معروف مدرسہ ہے جس سے ایک عالم فیضیاب ہوا اور ہو رہا ہے اور اس کے علماء مذکورین اہل السنۃ والجماعۃ اور احناف سے ہیں جن کا فیض لسانی اور قلمی اظہر من الشمس ہے ان کے مکفر پر بفحوائے حدیث خوفِ کفر ہے۔[1]

مدرسہ کے مفتی مولانا ضیاء الدینؒ احمد نے اس پہ دستخط فرمائے اور حضرت شیخ آدمؒ نے اس کی الجواب صحیح لکھ کر تائید کی۔

پھر مولانا عبد الرحیمؒ صاحب مدرس مدرسہ باقیات صالحات نے اس پہ ایک مستقل تحریر لکھی جس پر مولانا محمد عبد الصمدؒ علی۔ مولانا محمد عبد العلیؒ صاحب۔ مولانا ضیاء الدینؒ احمد۔ مولانا محمد سعیدؒ۔ مولانا محمدؒ احمد۔ مولانا قادر محی الدینؒ۔ مولانا محمد حسنؒ بادشاہ۔ مولانا سید عربؒ نے دستخط کیے۔ مولانا عبد الرحیم علماء دیوبند کے بارے میں لکھتے ہیں:-

ان سے دنیا کا ہر ہر گوشہ فیضیاب ہوا۔ تصانیف سے بھی تقاریر سے بھی پھر ان کے فیض سے عجم چھوٹا ہے نہ عرب — علوم ظاہری میں جہاں ان کے لاکھوں تلامیذ ہیں وہاں علوم باطنیہ میں بے حساب معتقدین و مستفیدین ہیں — غرضیکہ شریعت و طریقت میں خلقِ خدا ان کے ارشاد و ہدایت کی ممنون ہے۔ ایسے علماء ربانیین کو کافر کہنے والا بحکم حدیث شریف مرجع کفر اور کافر ہے اور مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والا ہے۔[2]

علماء حیدر آباد کی تصدیقات میں مولانا محمد مصطفیٰ مدراسی کے دستخط آ چکے ہیں اور مولانا ابو المعالی محمد رحمۃ اللہ المدراسی کی تصدیق بھی ثبت ہے اس لیے ہم یہاں انہیں دوبارہ ذکر نہیں کر رہے۔

[1] براءۃ الابرار صد ۲۸۴ [2] ایضاً صد ۲۸۵

آیئے اب آپ کو پھر یوپی لے چلیں۔ ہندوستان کا مشہور علمی مرکز علی گڑھ جس طرح مسلم یونیورسٹی کے باعث مشہور ہے۔ دینی علوم میں بھی وہاں کے علماء کچھ کم معروف نہیں رہے۔ ان کی غیر جانبدارانہ روش سے ایک جہاں متاثر ہے۔ مولانا لطف اللہ[1] علی گڑھی سے کون واقف نہیں۔ جس زمانے میں علماء علی گڑھ کے پاس رنگون کا یہ استفتاء آیا۔ ان دنوں وہاں حضرت مولانا محمد عزیز۔ مولانا حبیب احمد کیرانوی اور مولانا ابوالحسن محمد حسنؒ کا فتوے چلتا تھا — مولانا محمد عزیز صاحب مولانا حشمت علی خان کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

میں اس استفتاء کے دیکھنے سے پہلے یہ خیال رکھتا تھا کہ مولوی حشمت علی کو علم سے کچھ مس ہو گی۔ مگر آج ..... مجھے اس کے نام کے ساتھ لفظ مولوی لکھتے ہوئے حیا آتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کتاب کو کبھی ہاتھ سے بھی نہیں چھوا ہے۔ بلکہ میں ضرور کہوں گا کہ وہ احمد رضا خاں صاحب کا ناخلف فرزند ہے — ہمارے لیے براہین قاطعہ جیسی برہان اور دلیل کافی ہے اگر مولوی حشمت علی میں اتنی طاقت ہے تو اس کا جواب لکھ دے ورنہ آئندہ سے اپنا منہ مسلمانوں کو نہ دکھاوے۔[1]

مولانا احمد رضا خاں کا ناخلف فرزند

مولانا احمد رضا خاں نے جب حسام الحرمین میں علمائے دیوبند کی عبارات کو غلط پیرایہ میں پیش کر کے علمائے حرمین سے ان پر کفر کے فتوے حاصل کیے تو مولانا خلیل احمد صاحبؒ محدث سہارنپوریؒ نے ان عبارات کی تفصیل و تشریح سے ان پر سے شبہات کے سارے بادل اُڑا دیتے تھے اور علماء دیوبند کے عقائد کھل کر عوام کے سامنے آ گئے تھے۔ بات صاف ہونے کے بعد مولانا احمد رضا خاں نے ان عبارات کی بحثیں چھوڑ دی تھیں۔ ہماری نظر سے کوئی ایسا حوالہ

[1] براءۃ الابرار صفحہ ۳۲۱

نہیں گزرا کہ مولانا احمد رضا خاں نے المہند کے شائع ہونے کے بعد بھی اپنی یہ مہم باقی رکھی ہو۔ بلکہ ایک دفعہ ان کے پیروؤں میں سے مولانا خلیل الرحمٰن نے اپنے تمام ابنائے جنس بریلوی علماء کو چیلنج دیا کہ المہند کی وضاحت کے بعد اعلیٰ حضرت کی کوئی تحریر بتاؤ کہ انہوں نے ان جوابات کو غلط ناکافی قرار دیا ہو۔ مولانا خلیل الرحمٰن اس پر خود بھی علماء دیوبند کی تکفیر سے رُک گئے تھے۔ اور پھر دوسرے بریلوی علماء کو بھی وہ اسی انصاف کی دعوت دیتے رہے۔

مولانا محمد عزیز نے اسی اصل کی بناء پر مولانا حشمت علی خاں کو ان کا ناخلف فرزند لکھا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ ان دنوں آج سے ستر سال پہلے بھی یہ بات مشہور تھی کہ مولانا احمد رضا خاں اب علماء دیوبند کی تکفیر کے موقف پر نہیں رہے اور وہ المہند کی وضاحت کے بعد اس تکفیر سے رُک گئے ہیں ورنہ حشمت علی کو ان کا ناخلف فرزند نہ کہا جاتا۔

حضرت مولانا محمد عزیز کی اس تحریر پر مولانا محمد زبیر علی گڑھی اور مولانا مجیب الرحمٰن علی گڑھی کے بھی دستخط ہیں۔[1]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رائے کہ مولانا حشمت علی مولانا احمد رضا خاں کے ناخلف فرزند ہیں۔ صرف مولانا محمد عزیز کی ہی بات نہ تھی بلکہ اور کئی علماء بھی یہی گمان رکھتے تھے۔

ضلع علی گڑھ میں ایک ریاست مینڈھی تھی جہاں مدرسہ یوسفیہ تھا۔ اُس کے صدر مدرس لکھتے ہیں:۔

مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھویؒ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ مدظلہم اور دیگر بزرگانِ دیوبند مقبولانِ بارگاہِ الٰہی ہیں ان کو کافر کہنے والا ایسا ہے جیسے کوئی آفتاب کو سیاہ بتلائے۔ خدا ایسے ہوا پرست اشخاص کے شر سے محفوظ رکھے۔[2]

[1] براءۃ الابرار صفحہ ۳۲۱ [2] ایضاً صفحہ ۳۶۶

اسی مدرسہ کے مدرس دوم مولانا محمد حسنؒ رقمطراز ہیں :-

مکفرین علماء دیوبند کی یہ مثال ہے :-

نُور مے تابد سگش عوعو کند ـــ روشنی چمکتی ہے اور سگ در بار بھونکتا ہے ـــ
اور سنت بھی کچھ یوں جاری ہوئی ہے کہ سچے مبلغ توحید کی، ہر متبع سنت کی
تکفیر ہوتی رہی ہے۔ اسے طرح طرح کی اذیتیں پہنچتی رہیں اور اس کا مقاطعہ
ہوتا رہا..... میرے نزدیک فرقہ ناجیہ اس شر القرون میں ..... صرف علماء
دیوبند کا طبقہ ہے ـــ اس کا مخالف امام المضلین حامی بدعت ہے۔[1]

ایک ہی جگہ پھرتے آپ اُکتا نہ جائیں۔ اب آیئے آپ کو کچھ دیر کے لیے پنجاب لے چلیں
پنجاب کے علماء میں سے ہم آپ کے سامنے لاہور۔ فیصل آباد۔ گوجرانوالہ۔ لدھیانہ اور کرنال کے
پانچ فیصلے نقل کرتے ہیں۔

پنجاب

(۱) لاہور کے اورینٹل کالج کے پروفیسر مولانا نجم الدین صاحب ایک جانبدار شخصیت تھے
یہ مولانا حشمت علی کے نام تک سے واقف نہ تھے۔ انہوں نے بعض علماء دیوبند کو دیکھا اور اپنے اس
مختصر مشاہدہ اور استفادہ سے ان کے بارے میں یہ رائے قائم کی

مولوی حشمت علی کو جن کا نام نامی آپ نے استفتاء میں ذکر کیا میں نہیں جانتا کہ
وہ کون بزرگ ہیں نہ ان کے کارناموں سے آج تک کوئی اطلاع پہنچی اور نہ ان
کی شخصیت سے کوئی واقفیت ہے ..... اس قسم کے علماء جن کا مشغلہ سوائے
کفر و تکفیر کے اور کوئی نہیں قوم کے لیے سم قاتل کا حکم رکھتے ہیں ..... میں نے چند
علماء دیوبند کو دیکھا اور بعض سے استفادہ کا موقع بھی ملا۔ ان کے اعتقادات

[1] براءۃ الابرار ص ۴۷

اور اعمال اور اخلاق کو من حیث الجماعۃ کسی گروہ یا فرقہ اسلام میں میں نے
نہیں پایا۔ نہایت دیندار اور پکے مسلمان اور شریعت کے پابند پائے گئے
..... اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی
کرے تو اسے وہ مسلمان نہیں کہتے[1]

(۲) ضلع لائلپور کے مولانا جان محمدؒ حنفی مدن پوری لکھتے ہیں :-

حضرات علماء دیوبند اہل السنۃ والجماعۃ ہیں جس قدر دین کی خدمت ان حضرات
نے کی ہے کوئی اس کا نمونہ پیش نہیں کر سکتا ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ایسے علماء ربانی کو کافر کہنے والا خود کافر ہے ـــ علماء دیوبند کا کوئی مسئلہ
فقہ حنفی کے مخالف نہیں ہے اگر کوئی مدعی ہو تو کتب حنفیہ سے علماء دیوبند
کی مخالفت ثابت کرے۔ علماء دیوبند پکے حنفی مقلد امام اعظمؒ کے ہیں اگر ان
کو کوئی وہابی یا غیر مقلد کہے تو وہ کاذب ہے۔[2]

اس فیصلے پر پھر مولانا غلام محمد صاحب مدح پوری نے بھی دستخط ثبت فرمائے۔

(۳) گوجرانوالہ کے مشہور عالم دین محدث پنجاب حضرت مولانا عبد العزیزؒ سے کون واقف
نہیں۔ نبراس الساری علی اطراف البخاری کے مصنف آپ ہی ہیں۔ آپ سے بھی علماء رنگوں نے
رجوع فرمایا۔ آپ کے مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ کے خطیب عمدۃ المحققین مولانا عبد الواحدؒ تھے۔
آپ نے بھی حضرت محدث پنجاب کے اس فیصلہ پر دستخط فرمائے۔ حضرت مولانا مفتی محمدؒ خلیل
صاحب نے بھی اس پر دستخط فرمائے۔

حضرت مولانا عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں :-

میرے خیال میں جن علماء کو مولوی حشمت علی اپنی عاقبت خراب کرنے کے

[1] براءۃ الابرار ص ۲۹۳ [2] ایضاً ص ۱۱

لیے کافر کہتے ہیں. وہ علم ظاہری کے علاوہ علم تصوف اور علم الاحسان میں بھی وہ درجہ رکھتے ہیں کہ نہ اُن کے زمانہ میں کوئی ان کا ہمسر تھا نہ بعد کو ہے ...... اسلام کسی کی جائیداد نہیں کہ وہ کہہ سکے کہ میں مسلمان ہوں اور دوسرا کافر — اسلام قرآن کریم اور حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کا نام ہے. یہ لوگ جن کو کافر کہا جاتا ہے دنیا قرآن اور حدیث اور فقہ سمجھنے میں ان کے محتاج ہیں جیسا کہ ظاہر ہے اور ہر جگہ انہی حضرات کے فیض سے قرآن و حدیث کا درس جاری ہے.[1]

④ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب لدھیانوی لکھتے ہیں:۔

علماء دیو بند سُنی حنفی ہیں. ان کو کافر کہنے والا یا تو متعصب ہے یا جاہل مطلق ہے.[2]

۱۳۵۰ھ کے اس فیصلے پر تحریک آزادی ہند کے مشہور راہنما انیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے بھی دستخط ہیں.

⑤ پانی پت ضلع کرنال شروع سے اہل علم کا مرکز رہا ہے نقشبندی سلسلہ کے مشہور بزرگ مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مؤلف تفسیر مظہری عربی) یہیں کے رہنے والے تھے. رنگون سے یہ استفتاء پانی پت بھی آیا. ان دنوں وہاں مولانا عبد الحلیم انصاری کا فتویٰ چلتا تھا. آپ نے علماء دیو بند کے بارے میں یہ فیصلہ لکھا ہے:۔

سوال میں جن بزرگوں کی نسبت مولوی حشمت علی کا مقولہ نقل کیا گیا ہے یہ وہ اکابر ہیں جنہوں نے کفر و شرک کے مٹانے اور احیاء سنت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دیں اور مصائب برداشت کیے ہیں اور ان میں بزرگوں کی بدولت آج ہندوستان میں اسلام زندہ ہے.[3]

---

[1] براءۃ الابرار ص ۲۸۲ [2] ایضاً ص ۳۲۸ [3] ایضاً ص ۲۰۹

صوبہ سندھ

اب آیئے علماء سندھ سے بھی بات پوچھ لیں کہ مولانا حشمت علی خاں کے ان تکفیری فتوؤں میں کچھ جان ہے کہ نہیں؟

① کراچی

دار العلوم کھڈہ کراچی کے جلیل القدر عالم مولانا محمد صادق نے رنگون کے اس استفتاء کے جواب میں یہ فیصلہ دیا:۔

اکابر علماء دیو بند کافر نہیں اور نہ وہابی ہیں. بلکہ سُنی حنفی متدین متقی اور صلحاء ہیں جو لوگ ان کو کافر کہتے ہیں (جیسے مولانا حشمت علی خاں) وہ بہتان اور افتراء سے کام لیتے ہیں اور ناجائز کذب بکتے ہیں. ان کی طرف کسی مسلمان کو التفات بھی نہ کرنا چاہیئے. خدا ان کو دُنیا و آخرت میں عذاب و خزی عطا فرمائے گا.[1]

برما

آیئے اب آپ کو ہم برما لے چلیں:

برما ایک آزاد ملک ہے جس کی بڑی آبادی بدھ مت کا عقیدہ رکھتی ہے. وہاں کا دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے. عام لوگ بہت سادہ مزاج ہیں. مولانا حشمت علی کو تلاش تھی کہ مولانا احمد رضا خاں کی تکفیری مہم کو آگے بڑھانے کے لیے کہاں سے اس کا آغاز کیا جائے.

کسی نے اسے کہہ دیا کہ تمہیں زیادہ بدھو برما میں ملیں گے اس کی مراد تھی بدھ مت کے

---

[1] براءۃ الابرار ص ۳۳۷

ماننے والے والے. مولانا حشمت علی نے اسے دوسرے معنوں میں سمجھا اور رنگون آوارد ہوئے ان کا رنگون آنا پورے ہندوستان کے لیے ایک بڑی رحمتِ خداوندی ثابت ہوا ــــ یہ اس طرح ہوا کہ علماء رنگون نے اس پیش آمدہ موضوع پہ پورے ہندوستان کے علماء سے رابطہ قائم کیا اور اس پر کل علماء ہند کا اجماع ہو گیا کہ علماء دیوبند کے ہرگز وہ عقائد نہیں جو مولانا حشمت علی خاں اُن کے ذمہ لگا رہے ہیں.

برما کے ان علاقوں کے علماء کی رائے ملاحظہ فرمائیں:۔

حضرت مولانا غلام علی شاہ صاحب مدرسہ محمدیہ شہر مانڈلے (برما)

اکابر علماء دیوبند مسئول عنہم پورے پورے مسلمان مومن سنت جماعت حنفی ہیں. کیونکہ ان کے عقائد و اعمال شمس نصف النہار کی طرح سنت جماعت احناف کے ہیں جو کہ حنفی کتب فقہ و عقائد کے ساتھ پورا پورا تطابق رکھتے ہیں اور ان کے مسلمان سنی حنفی ہونے پر چاروں مذہبوں کے علماء حرمین شریفین اور ہند و سندھ اور شام و مصر وغیرہ کے فتوے مزین بمواہیر موجود و مطبوع ہیں بلکہ ان میں یہ بھی مرقوم ہے کہ اہل سنت جماعت حنفی دیوبند والے ہی ہیں. باقی رہا حشمت علی وغیرہ کا کافر کہنا تو ان کا قول تو گوز شتر کے موافق بھی وقعت نہیں رکھتا کیونکہ ان کے یہاں تو کفر کی منڈی ہے صرف مسلمانوں کو کافر بنانے پہ ہی کمر باندھی ہوئی ہے. یہود و نصاریٰ و مشرکین ہند کو ہرگز کچھ نہیں کہتے. صرف مسلمانوں کے ہی پیچھے پڑے ہوئے ہیں..... اس کفر کی منڈی سے حشمت علی کی دوکان کا کفر نہایت ہی ارزاں فروخت ہوا. بلکہ انعام کے طور پر کل رضائیوں پہ عام عنایت ہوئی اور کل رضائی و رضوی فیض یاب شقاوت کفر فی الدارین ہو گئے اور کل دیوبندی ان کے پیشوا احمد رضا خاں کی قلم شدید کفر ریز سے شرفیاب سعادت اسلام ہو گئے. اب حشمت علی کو اختیار ہے چاہے اپنے پیشوا کو اور خود اپنی جماعت کو کفر کے گڑھے میں مخمور رہنے دے یا بالکل دیوبندیوں کے اسلام کو توبہ کر کے مسلم اور منظور کرے.[1]

مولانا اسماعیل بن محمود کفلیتوی۔ امام سورتی جامع مسجد شہر مانڈلے برما

یہ جمیع حضرات اکابر مقتدائے اسلام و مسلمین ہیں. ان کے فیوض ظاہری و باطنی سے جملہ اہل اسلام مستفیض ہیں حتیٰ کہ عرب و عجم میں ان کے شاگرد علوم دینیہ کی ترویج میں مشغول ہیں اور یہ حضرات اکابر علماء حقانی میں شامل ہیں.

..... تیرہویں صدی میں ایک مفتی مفتری کذاب خان صاحب بریلوی اور ان کے پیرو خاص کر حشمت علی رضا خانی نے بوجہ ہوائے نفسانی ان اکابر کی طرف عقائد باطلہ کی غلط نسبت کی ہے حالانکہ وہ عقائد باطلہ نہ انکی کتابوں میں مذکور ہیں نہ وہ حضرات ان کے اقرار کرنے والے بلکہ قطعی طور پہ منکر ہیں. یہ حضرات اکابر خود ایسے عقائد والے کو خارج از اسلام جانتے ہیں بحمد اللہ یہ حضرات اکابر پکے اہل سنت والجماعت اور حنفی المذہب ہیں.[2]

مولانا سید حسین صاحب شو تیچین ضلع پیگو برما

حضرات (اکابر دیوبند) کو بقول حشمت علی رضا خانی کے کافر کہنا شرعاً حرام و ناجائز ہے. یہ حضرات مسلمانان عالم کے مقتداء اور رہبر کامل ہیں. ان حضرات کے دل میں اسلام کا درد تھا. حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محب اور تابعدار ہیں. سنتِ نبویہ کے خلاف نہ خود کوئی کام کرتے تھے اور نہ کسی کو کرتے

---

[1] براءۃ الابرار صـ ۲۳۱ [2] ایضاً صـ ۲۴۷

ہوئے دیکھ سکتے تھے..... [1]

اس پر مولانا نور احمد صاحب۔ رنگون کے مولانا مفتی محمود صاحب۔ شیخ الحدیث مولانا بشیر اللہ صاحب کے بھی دستخط ہیں۔

مظفر نگر

یو پی کا ایک مشہور علمی مرکز مظفر نگر ہے۔ مولانا ظفر احمد صاحب وہاں کے مشہور عالم اور فاضل تھے اور لوگ عام مسائل میں آپ کی طرف ہی رجوع کرتے تھے آپ سے مولانا حشمت علی خاں کے علماء دیوبند پر الزامات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اس کا یہ جواب دیا:۔

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ یہ حضرات عمائد اسلام مشائخ اسلام، رونق اسلام، زینت اسلام ہیں۔ ان کے دم سے شریعت و طریقت کو فروغ ہوا۔ توحید و اتباعِ سنت کو حیاتِ تازہ حاصل ہوئی جبکہ قبر پرستوں اور بدعتیوں کے غلبہ سے توحید و اتباع سنت کا چراغ ہی ہندوستان سے گل ہونے لگا تھا۔ یہ حضرات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ محدث دہلوی کے خاندان کے حدیث کے چمکتے ہوئے چراغ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سلسلہ کے گل صد برگ ہیں۔ کابل اور حیدر آباد اور مکہ و مدینہ وحدہ و شام وغیرہ بلادِ اسلام میں ان علماء دیوبند کے فیض پانے والے بڑے بڑے عہدوں پر فائز اور حکمران ہیں اور درس حدیث و فقہ و تفسیر میں مشغول ہیں— نعوذ باللہ۔ اگر یہ کافر ہیں تو دنیا میں مسلمان کون ہیں؟

مولانا ظفر احمد صاحب کے اس جواب پر غور کیجیے۔ کتنی وضاحت سے لکھتے ہیں۔ کہ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ کابل اور عرب ممالک میں بھی ان کا سکہ چلتا ہے اور ان حضرات کی دینی خدمات

[1] براءۃ الابرار صفحہ ۲۳۰ [2] ایضاً صفحہ ۲۶۱

سے ایک دنیا فیضیاب ہو رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور مجدد الف ثانیؒ کے سچے اور صحیح وارث کوئی ہیں تو مولانا ظفر احمد صاحب کے بقول یہ ہی حضرات ہیں۔ دیوبندی بریلوی تنازع میں مولانا ظفر احمد صاحب کا یہ فیصلہ نہایت اہم ہے۔ کہ علماء دیوبند علم حدیث کے خادم تھے اور ان پر مولانا حشمت علی خاں کے الزامات سراسر جھوٹ ہیں۔

پھر مولانا عمر احمد مظفر نگری کا یہ فیصلہ بھی کوئی کم اہمیت کا حامل نہیں۔

اکابر ملت حنفیہ حضرات دیوبند کو کافر کہنا یقیناً فسق ہے اور اس کا فاعل گنہگار ہے..... ایسے لوگوں سے بحمیت ملت قطع تعلقات کر دینا چاہیے۔ [1]

اس فیصلے پر مولانا محمد احمد مظفر نگری کے بھی دستخط ہیں۔

جونپور

ہندوستان کے شہر جونپور سے کون ناواقف ہوگا۔ مدرسہ تبلیغ الاسلام سے یہاں کی علمی عظمت قائم تھی۔ یہاں بھی رنگون سے استفتاء پہنچا۔ اس مدرسہ کے مولانا محمد بن سلطان نے اس کا درج ذیل جواب لکھا اور اس پر اسی مدرسہ کے مولانا محمد شریف صاحب نے تصدیقی دستخط ثبت کیے:۔

علماء دیوبند کے سنی حنفی ہونے میں کوئی شبہ نہیں..... ان حضرات کے سنی حنفی اہل حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ [2]

رائے بریلی

جلال پور ضلع رائے بریلی کے مشہور عالم حضرت مولانا مولوی عبد التواب صاحب سے علمی حلقہ ناواقف نہیں۔ آپ عربی کے ادیب مولوی فاضل اور چشتیہ سلسلہ کے صاحب نسبت تھے۔ بشیر الحبیب تحیۃ الاسلام۔ حیات بعد الموت اور برکات رمضان آپ کی تالیفات ہیں۔ رنگون سے آئے ہوئے

[1] براءۃ الابرار صفحہ ۲۳۲ [2] ایضاً صفحہ ۲۹۷

استفتاء کے جواب میں آپ نے لکھا کہ :-

علماء دیوبند بڑے پکے حنفی اور سُنی مسلمان ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو خوب سمجھ بُوجھ کر دل و جان سے مانتے ہیں۔ جناب رسالت مآب روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت رکھتے ہیں اور آپ کی کسی امر اور کسی حالت میں بے ادبی اور گستاخی نہیں کرتے۔ بلکہ ہر حالت میں اتباع سنّت نبوی دن رات ان کا کام ہے۔ ان کی ذات سے اسلام کی اشاعت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان بوجہ اتم جاری ہے۔ دیوبند کا مدرسہ عربی علوم کا بہت بڑا دار العلوم ہے اس میں عرصہ دراز سے قرآن حدیث کے متعلق جملہ علوم و فنون کی تعلیم ہوتی ہے..... ان نیک اور مقدس بزرگوں یعنی علماء کرام کو کافر بتلانا سراسر غلط اور محض اتہام ہے۔ سبحانك هذا بهتان عظيم..... جو لوگ ان کو کافر بتلاتے ہیں وہ اپنی عاقبت بگاڑتے ہیں۔[1]

ضلع رائے بریلی کے قصبہ جائس میں ایک خانقاہ تھی جس کے سجادہ نشین سید شاہ علی نقی تھے۔ آپ نے بھی مولانا احمد رضا خاں کی اس واردات تکفیر کی مخالفت کی اور کھل کر علماء دیوبند کا ساتھ دیا۔

اٹاوہ

اٹاوہ شہر کے محلہ ثابت گنج کے بلند پایہ عالم مولانا ظہور الحق تھے۔ آپ کی خدمت میں بھی رنگون سے استفتاء پہنچا۔ آپ نے علماء دیوبند کے فضل و کمالات کی کھلے طور پر شہادت دی اور یہاں تک لکھا کہ۔

یہی نفوس قدسیہ اسلام کے نمونے اور اس کی صحیح صورتیں ہیں۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

[1] براءۃ الابرار ص ۲۹۸ [2] دیکھیے ایضاً ص ۱۰۱

کو دیکھ لیجیے کہ شریعت و طریقت کی جامعیت میں حضرت امام غزالیؒ سے کسی طرح کم نہیں۔ بڑے بڑے سیاحین و محققین کی یہ تحقیق ہے کہ مولانا جیسا جامع شیخ روئے زمین پر نہیں۔ مگر ہنر بچشم عداوت بزرگ عیب است ان حضرات کے یہ فضل و کمالات ہی تو رضا خانی پارٹی کے آتش حسد کے اشتعال کے باعث ہوئے.....[1]

ضلع گونڈہ

اترولہ ضلع گونڈہ اس اعتبار سے بڑی شہرت کا حامل تھا کہ یہاں ایک اسکول تھا جس میں عربی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کے پرنسپل مولانا ابو النصر محمد فاضل صاحب تھے۔ آپ نے رنگون سے پہنچنے والے فتوے کے جواب میں علماء دیوبند کی پوری پوری تائید کی۔ اور مولانا احمد رضا خاں اور مولوی حشمت علی وغیرہ کے بارے میں لکھا کہ اُن کی جھُوٹے الزامات کی یہ واردات ایک کمینہ حرکت ہے۔ آپ لکھتے ہیں :-

ان اکابر علماء کو کافر کہنا اپنی کم علمی، نادانی اور کمینگی کا بیّن ثبوت پیش کرنا ہے اگر یہی حضرات کافر ہیں تو پھر دُنیا بھر میں اہل ایمان مفقود ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے نالائقوں نا اہلوں کو لوگ اپنی مجالس میں کیسے وعظ گوئی کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ ابن الوقت ضرورت پرست حسب موقع تقریر کرتے ہیں..... ان کم بختوں نے صرف تعصب کی ایسی زبردست پٹی اپنی چشم پہ باندھ رکھی ہے... علما دیوبند کو کافر بتلانے والا اپنے ایمان کی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔[2]

[1] براءۃ الابرار ص ۱۵۵ [2] ایضاً ص ۱۱۳

شملہ ضلع پٹیالہ

شملہ ضلع پٹیالہ کی جامع مسجد صرف مسجد ہی نہیں تھی بلکہ علاقے کا ایک بہت بڑا علمی مرکز بھی جس کا ایک اپنا دارالافتاء تھا. لوگ مسائل دینیہ میں اس دارالافتاء پر اعتماد کرتے تھے اس مسجد کے خطیب اور دارالافتاء کے مفتی مولانا مفتی احمد حسن انصاری نے لکھا۔

علماء دیوبند مسلمان ہیں اور ایسے مسلمان ہیں کہ ان کی وجہ سے لاکھوں انسانوں نے اسلام قبول کیا اور ان کے مبارک ہاتھوں سے لاکھوں بنی نوع انسان مسلمان ہوئے۔ . . . شریعت و طریقت کے جامع یہی حضرات ہیں ان کے علمی فیوض سے دنیا کا گوشہ گوشہ سیراب ہے اور موجودہ لامذہبی کے زمانہ میں ان حضرات سے تعلق باعث نجات ہے. حشمت علی نے جو کچھ بیان کیا ہے اپنی عاقبت خراب کی ہے[1]

جہاں گنج ضلع فرخ آباد — مولانا مودودی کا فیصلہ

جہاں گنج ضلع فرخ آباد کے عارف باللہ حضرت مولانا صوفی عبدالواحد شاہ مودودی چشتی بلند پایہ علمی شہرت اور روحانی شخصیت کے مالک تھے. آپ رنگون سے آئے ہوئے استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں ۔

اکابرین علماء (دیوبند) کی شان علم بڑی ہے ان کو ایک معمولی مولوی کا کافر بنانا اس کے علم کی کمی کی دلیل ہے.[2]

ہمارے خیال میں اس کے پیچھے علم کی کمی نہیں بدنیتی شامل حال تھی اور انگریز اپنی حکومت کے استحکام کے لیے علماء دیوبند کے خلاف اپنے ساتھ کچھ علماء کو ملانے کے لیے مجبور تھے. مرزا غلام احمد ت

[1] براءۃ الابرار ص ۱۱۸

ہرگز کام نہ دے سکتا تھا. فرنگی نبوت کے نیچے منصب مجدد بھی توڑ کرنا تھا.

حق بات پالینے والوں کا فکری نکتہ

رنگون سے آنے والے استفتاء اور پورے ہندوستان سے جاری ہونے والے افتاء کی یہ تاریخی دستاویز ۱۹۳۴ء کی چھپی ہے. اس میں ہندوستان کے کسی ایک شہر سے شرعی رائے نہیں پوچھی گئی. پورے ہندوستان کے اطراف و اکناف اور اس کے تمام بلاد وسطیٰ اور بلاد اقصیٰ کے علمی حلقوں سے استفتاء کیا گیا تھا اور ان سب کا یہ متفقہ موقف ہے کہ مولانا احمد رضا خاں اور مولانا حشمت علی کی یہ واردات تکفیر علم و دیانت پر مبنی نہ تھی. علماء دیوبند اس باب میں بہت مظلوم ہیں.

اتنے کثیر تعداد علماء کا یہ متفقہ فیصلہ پڑھنے کے بعد ذہن اس کے مقابل کسی دوسری ایسی دستاویز کی تلاش کرتا ہے جو دوسری جانب سے لکھی گئی ہو. اور بریلویوں نے انہی دنوں مولانا حشمت علی خاں کے دفاع میں کہیں تیار کی ہو — ہم اس کی تلاش کرتے کرتے تھک گئے مگر اس دور کی (صدی یا پون صدی پہلے کی) ہمیں کوئی ایسی بریلوی تالیف نہیں ملی جس میں مولانا حشمت علی کی حمایت میں کوئی دس علماء کا بیان بھی آیا ہو. بلکہ ہندوستان کے چار اطراف سے کوئی ایک فتویٰ بھی مولانا احمد رضا خاں کے حق میں صادر ہوا ہو. ہندوستان میں علماء جہاں بھی دیکھے گئے سب مولانا احمد رضا خاں کو قصور وار ٹھہراتے دیکھے گئے ہیں.

جب بریلویوں کے پاس اس عہد کی ایک ایسی دستاویز بھی نہیں ملتی جس میں ہندوستان کے دوسرے معروف مدارس کے علماء نے کہیں مولانا احمد رضا خاں یا مولانا حشمت علی خاں کا ساتھ دیا ہو تو بریلوی مولوی وزن بیت کے لیے پرانی فرسودہ کتاب حسام الحرمین کو لے آتے ہیں. حالانکہ اس کتاب میں مولانا احمد رضا خاں نے جن عرب حضرات سے علماء دیوبند کی اردو عبارات پر فتویٰ حاصل کیے تھے انہوں نے بعد تحقیق حال اپنے ان فتوؤں سے رجوع کر لیا تھا اور اس کے جواب

میں جب المہند علی المفند سامنے آئی تو اس سے پورے ہندوستان میں مولانا احمد رضا خاں کی تکفیر کی واردات رُک گئی ـــــ اور مولانا احمد رضا خاں بھی اس کی اشاعت پر ایسے دم بخود ہوئے کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں ـــــ تاریخ گواہ ہے کہ اس کے بعد انہوں نے ایک لفظ بھی المہند کے خلاف نہیں لکھا اور نہ ان کی زندگی میں حسام الحرمین پھر کہیں دوبارہ چھپی۔

اجمیر (راجستھان)

اب ہم آخر میں اجمیر شریف کے حضرت مولانا علامہ معین الدین اجمیری کا فیصلہ پیش کیے دیتے ہیں۔ حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا یہ فیصلہ اس پہلو سے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ حضرت مولانا معین الدین خیرآبادی سلسلہ کے عالم تھے۔ براہ راست ان کی دیوبند سے کوئی نسبت نہ تھی۔ بریلوی حضرات اپنی تاریخ پیچھے لے جانے کے لیے خواہ مخواہ اپنے آپ کو حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی سے جوڑتے ہیں۔ حالانکہ خیرآبادی حضرات مولانا احمد رضا خاں کے ردِ وہابیہ کے شغل کو ایک خبط سے زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے۔ حضرت مولانا عبدالحق خیرآبادی نے جب مولانا احمد رضا خاں سے پوچھا کہ کس فن میں تصنیف کرتے ہو تو آپ نے کہا جس مسئلہ دینیہ میں ضرورت دیکھی اور ردِ وہابیہ میں ـــ اس پر حضرت علامہ نے فرمایا تھا۔

ایک وہ ہمارا بدایونی خبطی ہے کہ ہر وقت اس خبط میں (ردِ وہابیہ میں) مبتلا رہتا ہے..... اعلیٰحضرت آزردہ ہوئے۔[1]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ خیرآبادی حضرات مولانا احمد رضا خاں کے اس ردِ وہابیہ کے کاروبار سے ہرگز خوش نہ تھے ـــ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صرف علماء دیوبند کے مقابل میں گستاخ نہ تھے خیرآبادی سلسلہ کے اکابر سے بھی ان کا نہایت گستاخانہ ردعمل تھا۔

کچھوچھوی برادران مدنی میاں اور ہاشمی میاں نے المیزان بمبئی کا ایک خاص نمبر احمد رضا نمبر

[1] المیزان نمبر ص ۲۳۲

نکالا۔ اس میں انہوں نے اپنے علماء کی جو طویل فہرست دی ہے اس میں وہ حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا اسم گرامی بھی لکھتے ہیں۔[1]

ہاشمی میاں نے آپ کو آفتابِ علم لکھا ہے۔ آپ خواجہ قمرالدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کے بھی اُستاد تھے۔ ہاشمی میاں آپ کو شمس العلماء کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

اس پس منظر میں حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دینا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آپ علماء دیوبند کے بارے میں لکھتے ہیں:-

یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔[2]

پھر اس پر حضرت مولانا منتخب الحق اور مولانا عبدالغفور صاحب نے بھی تصدیق ثبت فرمائی ہے۔

مہر { حضرت مولانا معین الدین اجمیری ۱۳۳۵ھ }

حضرت اجمیری نے مولانا احمد رضا خاں کے شوقِ تکفیر کی ان الفاظ میں بھی مذمت فرمائی:-

دنیا میں شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہو گا جس قدر اعلیٰحضرت نے مسلمانوں کو کافر بنایا۔ یہ وہ فضیلت ہے جو سوائے اعلیٰحضرت کے کسی کے حصے میں نہیں آئی۔[3]

شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی خلیفہ ارشد جناب پیر مہر علی شاہ گولڑوی" کا یہ بیان پہلے دیا جا چکا ہے:

یہ اکابر علماء دین ہرگز کافر نہیں ہیں بلکہ بڑے اولیاء اللہ ہیں۔[4]

بہاولپور میں انگریزی عہد میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین فسخ نکاح کا ایک مقدمہ چلا تھا جس میں دیوبند سے اکابر علماء بیان دینے کے لیے تشریف لائے تھے انہیں حضرت مولانا گھوٹوی نے ہی منگوایا تھا:

[1] المیزان احمد رضا نمبر ص [2] براۃ الابرار ص ۲۰۹ [3] تجلیات (؟) [4] الابرار ص ۹۸

اب بستی حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کے حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ کا پُرنور بیان ملاحظہ فرمائیں۔ آپ نے علماء رنگوں کے استفتاء کے جواب میں یہ سطور سپردِ قلم فرمائیں۔

دیوبندی حضرات کا سلسلہ اوپر سے اس آسمان یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان سے نسبت رکھتا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نور اللہ قلوبہم و قبورہم اس آسمان کے آفتاب و ماہتاب ہیں دیوبند کے روح رواں یہی دونوں حضرات ہیں ..... اس وقت ہندوستان میں جو کچھ بھی دینداری اور خیر و برکت ہے وہ سب انہی کی یادگار ہے — ان لوگوں کے کمالات ان کے خدام میں دیکھو۔ ان کے کمالات ان کی تصانیف میں دیکھو۔ اس خاندان کے افراد میں کبھی کبھی کوئی نہ کوئی ہجرت مکہ و مدینہ کی کرتے چلے آئے ہیں۔ جس زمانہ میں جو کوئی مکہ و مدینہ چلا گیا وہ اپنے علم میں اپنے زہد میں اپنے تقویٰ میں وہاں کے رہنے والوں میں وہاں کے جانے آنے والوں میں مبارک و ممتاز رہا ہے۔ سب سے اخیر ہجرت کرنے والوں میں مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارک کے پاس جگہ دے کر حق تعالیٰ شانہ نے اظہار مرتبت فرمایا ہے۔ اللہ ہمیں بھی نصیب کرے آمین۔ اس خاندان کے کمالات پر خود ان کی تصانیف شاہد ہیں۔ ان کی سوانح موجود ہیں۔ علم حدیث اور تصوف کو جس قدر اس خاندان سے فروغ ہوا ہے کتابیں بھی لکھ کر — اور آدمی بھی بنا کر — اس مقدار کے ساتھ چھوڑا ہے کہ اس ہزار برس کے اندر اندر کوئی دکھلا دے تو سہی — محال ہے انشاء اللہ کوئی قابو نہ پائے گا۔ یہ وہ خاندان ہے جس میں اولیاء تو عام جماعت ہے۔ ورنہ اس جماعت کے اعلیٰ فرد میں اقطاب و مجدد ہونا اللہ نے اس خاندان کا حصہ کر رکھا ہے یہ یہ صفات ان لوگوں کی ہیں اگر انہی کو کافر کہتے ہیں تو وہ اور

کوئی چیز لغوی ہوگی۔ میری عقل باور نہیں کر سکی کہ ان حضرات کو کوئی کافر کہے بجز ان دو شخصوں کے جو کفر و اسلام کو نہ جانتے ہوں یا ہٹ دھرم ہو کر حق کو نہ مانتے ہوں۔[1]

یہ اس مردِ حق کی رائے ہے جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو اللہ کی راہ پر ڈالنے میں وقت کا داعیِ کبیر تھا۔ اس کے فیصلے میں تعصب کی کوئی جھلک اور خفیف سی بُو بھی نہیں ہو سکتی۔ ہم اس کے اس بیان پر ان شہادات کو ختم کرتے ہیں۔

ان تمام بیانات کا حاصل یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے جب اپنی تکفیر امت کی تحریک شروع کی اور اہل السنۃ والجماعۃ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا بیڑا اٹھایا تو اس وقت تمام ہندوستان کے علماء اور مشائخ یہی رائے رکھتے تھے کہ خان صاحب اور ان کے اذناب جو عقائد علماء دیوبند کے ذمے لگا رہے ہیں وہ ہرگز ان کے عقائد نہیں۔ عبارات کی کھینچا تانی سے کوئی بات کسی کے ذمہ کرنا یہ صرف بچوں کا ایک کھیل ہے۔ اہل دانش کبھی التزامات سے کسی کا عقیدہ ثابت نہیں کرتے۔ لزوم اور التزام کا فرق اہل علم سے چھپا نہیں۔

ہندوستان کے علماء و مشائخ کا ایک بڑا گروپ المہند میں بھی علماء دیوبند کے حق میں بیان دے چکا ہے۔ المہند کے بعد یہ دوسری بڑی دستاویز ہے جو براءۃ الابرار کے نام سے ان دنوں لکھی گئی ہم نے یہاں اس کی مفید تلخیص ہدیۂ ناظرین کر دی ہے۔

نامناسب نہ ہوگا کہ ہم یہاں ان علماء ہند کے نام بھی لکھ دیں جنہوں نے المہند کی تصدیق کی اور مولانا احمد رضا خاں کو جارح قرار دیا۔

المہند کی تصدیق کرنے والے ایشیا کے علماء و مشائخ

آپ پہلے پڑھ آئے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں نے امت مسلمہ کی تقسیم کی جو خطرناک سازش

[1] براءۃ الابرار صد ۲۷

کی تھی اور علماء عرب کو فریب دے کر ان سے اردو عبارات پر فتاوے حاصل کیے تھے اس کا پردہ فخر المحدثین مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنیؒ نے پوری طرح چاک کر دیا تھا۔ علماء عرب کی طرف سے آئے ہوئے سوالات کے جوابات میں آپ نے اپنے عقائد کا برملا اعلان کیا۔ اور بتلایا کہ مولانا احمد رضا خاں نے اپنے ان الزامات میں علماء دیوبند پر کھلا جھوٹ باندھا ہے اور افترا کیا ہے۔ مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی کا یہ بیان آپ المہند کی اس عبارت میں ملاحظہ فرمائیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

> (احمد رضا خاں کو) جھوٹ اور جعل (بنانے) آسان ہیں۔ کیونکہ وہ اس میں اُستادوں کا اُستاد ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اس کو عادت ہے۔ اکثر مہریں بنالیتا ہے۔ مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں۔ اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے علماء امت کو کافر کہتا رہتا ہے۔[1]

آپ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خان نے:-

> ہم پر جھوٹ بہتان باندھے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔[2]

یہ بات کہ مولانا احمد رضا خاں اپنے ان خود تراشیدہ الزامات میں جھوٹے ہیں صرف مولانا خلیل احمد صاحب ہی نہیں کہہ رہے بلکہ برصغیر کے اکابر علماء اور برگزیدہ مشائخ نے بیک زبان اسی وقت اس کا اعلان کر دیا تھا جن علماء و مشائخ نے علماء دیوبند کے موقف کی تائید اور مولانا احمد رضا خاں کے الزامات کی تردید کی۔ ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:-

① شیخ الہند مولانا محمود الحسن ② مولانا میر احمد حسن امروہی ③ مولانا مفتی عزیز الرحمن
④ مولانا اشرف علی تھانوی ⑤ مولانا حکیم محمد حسن ⑥ مولانا شاہ عبد الرحیم رائپوری
⑦ مولانا قدرت اللہ مراد آبادی ⑧ مولانا حبیب الرحمن عثمانی ⑨ مولانا غلام رسول

---

[1] المہند ص۲۵۷ مع ترجمہ [2] ایضاً ص۱۲۷

⑩ مولانا حافظ احمد صاحب ⑪ مولانا محمد سہول ⑫ مولانا عبد الصمد بجنوری
⑬ مولانا محمد اسحٰق بہنتوری ⑭ مولانا محمد ریاض الدین ⑮ مولانا محمد کفایت اللہ
⑯ مولانا محمد قاسم دہلوی ⑰ مولانا ضیاء الحق دہلوی ⑱ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی
⑲ مولانا سراج احمد ⑳ مولانا قاری محمد اسحٰق میرٹھی ㉑ مولانا حکیم مصطفیٰ بجنوری
㉒ مولانا حکیم محمد مسعود ㉓ مولانا محمد یحییٰ سہسرامی ㉔ مولانا کفایت اللہ گنگوہی

یہ علماء کرام اور جہابذۂ اسلام سب کسی ایک جگہ کے رہنے والے نہ تھے۔ دہلی، میرٹھ، بجنور، رائے پور، سہسرام، شاہجہانپور، مراد آباد، امروہہ اور سہارنپور وغیرہ مختلف اضلاع و اکناف کے تھے۔ ان کے آپس میں کچھ ہلکے پھلکے اختلافات بھی تھے۔ جو حضرات چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنے موقف پر اڑنے والے ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کفر و اسلام جیسے قطعی مسائل میں وہ کسی ایک دوسرے کی غلطی برداشت کریں؟ ان سب کا متفقہ طور پر کہنا کہ مولانا احمد رضا خاں اپنے خود تراشیدہ الزامات میں یقیناً حق پر نہیں اور اکابر علماء دیوبند اس بات میں بلاشبہ مظلوم ہیں۔ حقیقت حال کا پوری طرح پتہ دیتا ہے۔ ہم اس موقعہ پر مولانا احمد رضا خاں کی تمام ذریت سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ یا قوم ألیس منکم رجل رشید

علماء حرمین شریفین کا قول آخر

مولانا احمد رضا خاں کی فریب کاری اور علماء دیوبند کی عبارات میں کتر و بیونت اور تحریف کھل جانے کے بعد علماء حرمین نے جس حق گوئی کا حق ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے المہند پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جن اکابر علماء نے دستخط فرمائے ان میں چاروں مذاہب کے علماء شامل تھے، اور یہ گویا مرکزِ اسلام میں پوری امت کا اجماع تھا۔

مکۃ المکرمہ

۱. مولانا شیخ حب اللہ مکی شافعی ۲. مولانا شیخ شعیب مالکی ۳. مولانا شیخ احمد

۴. مولانا شیخ عبدالجلیل آفندی ۵. مولانا شیخ احمد رشید مکی ۶. مولانا شیخ محب الدین حنفی

۷. مولانا شیخ محمد صدیق افغانی.

مکہ مکرمہ کے یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے مولانا احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کتاب کو مولانا احمد رضا خاں کی بدنیتی قرار دیا تھا. وہ اکابر علماء جنہوں نے المہند میں لکھے گئے عقائد سے اتفاق کیا ان میں مسجد حرام مکہ مکرمہ کے امام وخطیب شیخ محمد سعید بابصیل شافعی. فضیلۃ الشیخ محمد عابدؒ مالکی (مفتی مالکیہ) اور مسجد مکی شریف کے امام و مدرس شیخ محمد علی بن حسینؒ مالکی بھی ہیں.

مدینۃ المنورہ

۱. فضیلۃ الشیخ مولانا شیخ محمد یٰسین مصری ۲. مولانا شیخ عبداللہ النابلسی ۳. مولانا شیخ عبدالحکیم بخاری

۴. مولانا سید ملا استنقر بخاری ۵. مولانا شیخ سید محمد امین رضوان شافعی ۶. مولانا شیخ آفندی مامون ببی

۷. مولانا شیخ فاتح طاہری مالکی ۸. چیف جسٹس مدینہ منورہ ۹. مولانا سید عبداللہ اسعد

۱۰. شیخ عیسیٰ آفندی بوسنوی ۱۱. شیخ محمد مہدی ۱۲. شیخ حماد آفندی

۱۳. شیخ ابوبکر آفندی ۱۴. مفتی عمر آفندی ۱۵. شیخ موسیٰ ازہری

۱۶. شیخ احمد آفندی ۱۷. شیخ احمد گمخیلی ۱۸. شیخ ملا خان محمد بخاری

۱۹. شیخ ملا عبدالرحمٰن بخاری ۲۰. شیخ عبدالوہاب آفندی ۲۱. شیخ احمد نساری مالکی

یہ وہ حضرات ہیں جو حق کی شہادت دے کر اپنے خیمے جنت میں لگا گئے. مدینہ منورہ کے ان حضرات اکابر او رشیوخ نے مولانا احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین پر دستخط کرنے سے انکار

کر دیا تھا. انہیں کسی طرح اس شخص کی فریب کاریوں کا علم ہو گیا تھا.

المہند میں مندرجہ ذیل اکابر اور شیوخ بھی آپ کو مولانا خلیل احمد صاحب کی تائید کرتے ہوتے ملیں گے.

مولانا مفتی سید احمد[22] برزنجی شافعی. شیخ رسوحی[23] عمر مدنی. شیخ خلیل[24] بن ابراہیم. شیخ محمد[25] العزیز الوزیر التونسی. شیخ محمد السوسی[26] الخیاری. شیخ السید[27] احمد الجزائری. شیخ عمر بن حمدان[28] المحرسی. شیخ محمد[29] زکی البرزنجی. شیخ احمد[30] بن میمون البلغیش. شیخ الاستاذ توسنی[31] بن محمد. شیخ السید[32] احمد معصوم. الاستاذ شیخ احمد[33] بن محمد خیر العباسی. شیخ عبدالقادر[34] بن محمد العرسی. شیخ محمد منصور[35] بن نعمان. شیخ محمود عبد[36] الجواد. الاستاذ شیخ احمد[37] لسباطی. الاستاذ شیخ محمد حسن[38] سندی. شیخ محمد[39] بن عمر الغلانی. شیخ احمد بن[40] احمد اسعد. شیخ یٰسین[41] الدمشقی اور استاذ الاساتذہ شیخ احمد[42] بن محمد الشنقیطی المالکی.

حرمین شریفین میں ان علماء کی تعداد ہے اور ان کے بالمقابل مولانا احمد رضا خاں کے ساتھ کھڑا آپ کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا ایک عالم بھی نظر نہ آئے گا. گویا علماء دیوبند کے ساتھ حرمین شریفین کے یہ صرف علماء ہی نہ تھے دوسرے سب علماء حرمین بھی ان کے ساتھ تھے. یوں سمجھئے کہ یہ علماء دیوبند کے حق پر ہونے اور مولانا احمد رضا خاں کے منتری اور الزام تراش ہونے پر کل علماء حرمین کا اجماع ہو گیا تھا جن علماء نے ابتداءً احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین پر بات نہ سمجھے دستخط کر دیئے تھے انہوں نے بھی اس سے رجوع کر لیا تھا. جمیع علماء رنگون کے استفتاء کے جواب میں علماء حرمین کے اسی موقف پر کل ہندوستان کے اہل اسلام کا اجماع ہوا.

اب آیئے ذرا دوسرے بلادِ عربیہ میں بھی چلیں کہ وہاں کے اکابر علماء نے بھی علماء دیوبند کا ہی ساتھ دیا اور مولانا احمد رضا خاں کا چراغ کہیں نہ جل سکا. جامع ازہر (مصر) مسلمانوں کی سب سے قدیم۔ ایک ہزار سالہ دینی درسگاہ ہے اس کے ان علماء نے بھی علماء دیوبند کے حق میں فیصلہ دیا

علماء جامعہ ازہر مصر

جامعہ ازہر مصر کے شیخ العلماء سید سلیم بشری. شیخ محمد ابراہیم قایاتی. شیخ سلیمان عبد.

علماء دمشق شام

(۱) علامہ ابن عابدین کے نواسہ فضیلۃ الشیخ علامہ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین دمشقی کے صاحبزادہ مولانا سید محمد ابوالخیر المعروف بہ ابن عابدین الدمشقی.

(۲) محقق شہیر شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی دمشقی

(۳) شام کے مشہور محدث اور جامع مسجد سروجی کے خطیب شیخ محمد توفیق.

(۴) شیخ محمد یٰسین الشہیر بالفراء الدمشقی

(۵) شیخ بدرالدین محدث شام کے شاگرد رشید شیخ محمود بن رشید عطار

(۶) شیخ علامہ محمد البوشی الحموشی الشامی

(۷) شیخ علامہ محمد سعید الحموی

(۸) شیخ علامہ علی بن محمد الدال الحموی

(۹) شیخ علامہ محمد ادیب الحورانی

(۱۰) شیخ علامہ عبد القادر الحموی

(۱۱) شیخ علامہ محمد سعید الشامی

(۱۲) شیخ محمد لطفی حنفی

(۱۳) شیخ فارس بن محمد حموی

(۱۴) شیخ مصطفی الحداد حموی

پھر علماء عرب میں سے شیخ عبد اللہ القادر بن محمد سودہ العرسی ملیہ نے بھی اس پر دستخط کیے

ساؤتھ افریقہ میں بھی کثیر تعداد ہندوستان کے لوگ آباد ہیں. مولانا شاہ احمد نورانی کے والد مولانا عبد العلیم صدیقی جو مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ تھے ان کے ذریعہ یہ اختلافات وہاں بھی پہنچ گئے. پھر ٹرانسوال میں اس بات کا جائزہ لینے کے لیے علماء کی ایک بڑی مجلس بٹھائی گئی جس میں ملایا کے بھی بہت سے علماء شامل ہوئے اور پورے ہاؤس نے بالاتفاق فیصلہ دیا کہ علماء دیوبند کے عقائد ہرگز وہ نہیں جو مولانا احمد رضا خاں نے ان کے ذمہ لگائے ہیں اور مولانا احمد رضا خاں کے مقابلہ میں پنجاب کے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی اور مولانا معین الدین اجمیری کے فتاوے درست ہیں.

اب آیئے اس حلقے سے بھی استفادہ کریں. رنگون کے مولانا عبد الرؤف صاحب نے ایک استفتاء جنوبی افریقہ بھی بھیجا تھا. ٹرانسوال کے مولانا محمد اسماعیل نانا صاحب (جوہانسبرگ) نے اس کے جواب میں لکھا:-

> علماء دیوبند کو کافر کہنا سراسر غلط ہے اور عوام کو دھوکہ دے کر مذہب اسلام کو حقیقت میں بدنام کرنا ہے اور آپس میں مسلمانوں کو ایک متفقہ جماعت نہ بننے دینا اور اپنے آپ کو اسلام کا حقیقی جانثار کہہ کر اسلام کو درپردہ بدنام کرنے اور اس سے دوسری قوم کے مقاصد کو تکمیل کرنے کا یہ ذریعہ بنایا ہے...... اس علماء حقہ کی جماعت نے ہندوستان میں وہ اسلام کی خدمت انجام دی ہے کہ آج اس کے اوپر جماعت مسلمین جس قدر فخر کرے کم ہے۔[1]

مولانا محمد اسماعیل نانا کے اس فیصلے کو پورے ساؤتھ افریقہ میں پھیلانے میں جن علمائے ربانیین نے محنت کی ان میں یہ بیشتر علماء بہت ممتاز درجہ کے اصحاب علم تھے. رحمہم اللہ اجمعین.

---

[1] براءۃ الابرار ص ۲۶۵

پھر نصف صدی بعد انگلستان میں یہ فتنہ اختلاف اپنے جوبن پر آیا جب مولانا ارشد القادری (بہاری) یہاں آئے۔ ان کے آتے ہی یہ اختلافات بہت پھوٹ پڑے یہاں تک کہ برمنگھم میں اس کے استیصال کے لیے انجمن اتحاد المسلمین بنی۔ جس میں علماء، وکلاء، دانشور اور بیرون ملک تعلیم کے لیے آنے والے ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی اور قانون کے طلبہ بھی ایک بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ برمنگھم کے ماؤنٹ پلیزنٹ ہال میں ایک اجتماع کیا گیا جس میں اس بات جائزہ لینے کے لیے کہ مولانا احمد رضا خاں جو علماء دیوبند پر الزامات لگانے میں بریلویوں کے ہاں اعلیحضرت شمار ہوتے ہیں وہ خود کیا تھے اور ان کے ان الزامات کی حقیقت کیا ہے؟ ساٹھ افراد کی ایک جیوری بٹھائی گئی جس میں چالیس علماء تھے۔ یہ اجتماع ۱۹۷۳ء کو ہوا اور چھ گھنٹے جاری رہا۔

جیوری نے بالاتفاق یہ فیصلہ دیا کہ علماء دیوبند کے ہرگز وہ عقائد نہیں جو مولانا احمد رضا خاں اور ان کے اذناب ان کے ذمہ لگاتے ہیں۔ اگر علماء دیوبند کے عقائد کفر کی سرحدوں کو چھو رہے تھے تو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ اور شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ۔ حضرت مولانا معین الدین اجمیری اور حضرت مولانا خواجہ ضیاء الدین سیالوی اس پر کیسے خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ مولانا احمد رضا خاں کا تکفیر امت کی اس مہم میں کیوں ساتھ نہ دیتے۔

خالد محمود

باسمہ تعالیٰ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

فرقہ رضائی کے امام الطائفہ بریلوی خان خوان نے عداوت اسلام و ایمان میں اکابر ملت حامیان سنت علماء دیوبند و نیز ان کے تبعین و متوسلین بلکہ (معاذاللہ) ان کے کفر میں شک و تردد کرنیوالے کی بھی تکفیر کی اور اطاعت شیطان و عصیان رحمان میں مبتلا ہو کر اپنی دنیا و آخرت کو برباد کیا تھا۔ الحمد للہ کہ دار الافتاء اسلامی ریاست ٹونک و بہاولپور و بھوپال اور ہندوستان کے تمام علماء کرام و مشائخ عظام و مفتیان ائمہ کرام ایک سو چالیس فتاوی اور چھ سو سولہ (۶۱۶) حافظان شریعت غرا کے دستخطوں سے ثابت ہو گیا کہ حضرات علمائے دیوبند سچے اور پکے سنی حنفی مسلمان اور شریعت و طریقت کی رو سے صحیح معنوں میں اہل علم و عرفان ہیں۔

اس ضروری امر کے اثبات کیلئے کتاب مجموعہ فتاوی مسمّٰی بہ

براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار

ملقب بہ

قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی

مرتبہ

حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی حافظ قاری محمد عبد الرؤف خاں صاحب جگن پوری متع اللہ المسلمین بطول بقاءہ شائع کیجاتی ہے جسکے مطالعہ سے ظاہر ہوگا کہ مجدد البدعات کی تمام سعی لاحاصل ہے وہ خود ہی نوارہ لعنت و کفر ہو گئے اور علماء دیوبند کا کچھ بھی نہ بگڑا۔ اب انشاء اللہ رضائیوں کے مکائد کے تمام دروازے بند ہونگے اور انکو قیامت تک کسی مسلمان کے گمراہ کرنیکا موقع نہ ملیگا اور مسلمانوں کے لئے یہ کتاب آفتاب ہدایت ثابت ہوگی۔

اللّٰھُمَّ اھدِ قومی فانھم لا یعلمون۔ آمین ثم آمین

مدینہ برقی پریس بجنور میں باہتمام مولوی محمد مجید حسن صاحب پرنٹر طبع ہوئی

بار اول — دسمبر ۱۹۳۳ء — تعداد ۱۰۰۰

مضمون کتاب	صفحہ

مضمون کتاب	صفحہ

مضمون کتاب

مضمون کتاب

مضمون کتاب

مضمون کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وکفٰی۔ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ خصوصًا علٰی اشرف الانبیاء محمدٍ سید العالمین۔ وعلٰی آلہ واصحابہ الطاہرین وعلٰی ازواجہ امہات المؤمنین۔ وعلٰی ائمۃ المجتہدین واتباعہ اجمعین۔

امابعد احقر الزماں محمد عبدالرؤف خاں ابن حفیظ اللہ خاں غفر اللہ لہما جگن پوری۔ برادران اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے ایک ایسی چیز ملی ہے جو ہفت اقلیم کی بادشاہت اور تمام دُنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور اُس کے مقابلہ میں کوئی شے نہیں ہے وہ کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ہے اسلام کی ابتدا، اسی کلمۂ طیبہ سے ہوئی ہے یہ وہ پاک کلمہ ہے کہ انسان کیسا ہی کفر اور گمراہی کے اندھیرے غار میں گناہوں کا بوجھ سر پر رکھے ہوئے پڑا ہو۔ اور وہ ایک مرتبہ اسی کلمۂ طیبہ کو پڑھکر اور اس کے معنی سمجھکر سچے دل سے یقین کرلے تو وہ کفر اور گمراہی کے اندھیرے غار سے نکلکر اسلام کے چمکتے ہوئے میدان میں گناہوں سے ہلکا پھُلکا ہوکر آتا ہے۔ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہوجاتا ہے کہ گویا وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔ حدیث اَلتَّائِبُ

مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّا ذَنۡبَ لَہٗ کے مصداق ہوجاتا ہے اور اسی کلمہ طیبہ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ۙ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا ؕ

(ترجمہ) کیا تونے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمۂ پاک کی مثال بیان کی کہ گویا وہ ایک پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ قائم اور اس کی شاخ آسمان میں ہو۔ رب کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا رہتا ہے۔ اس درخت کے پھل کو جس نے کھایا وہ ایمان کی لذّت سے ایسا محظوظ ہوا کہ اس پر اپنا جان ومال نثار کردیا اور اسی کی بدولت غوث وقطب ابدال کے مراتب پر پہنچکر اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ کی بشارت میں داخل ہوا۔ اس اسلامی شجر کی حفاظت اور پرورش میں ہمارے آقا ومولا تاجدار مدینہ سرکار دوعالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کیسی تکلیفیں اُٹھائیں اور خلفاء راشدین اور تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کی حفاظت کرنے میں جان توڑ کوششیں کیں اور اپنے خون کو پانی کی طرح بہایا۔ اور ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علمی قابلیت اور حکمت عملی سے اس اسلامی شجر کو مخالفین کے تھپیڑے اور اُن کے نیست ونابود کرنے سے بچایا اور نگہبانی کرتے رہے اور اُن کے متبعین انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت قیامت تک کرتے رہیں گے۔

آئمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم کی خداداد حُسن لیاقت سے نشو ونما پاکر یہ اسلامی شجر ایسا سرسبز وشاداب ہوا کہ عرب وعجم۔ شام ومصر۔ روم وچین۔ ایران وخراسان۔ ہندوستان وانگلستان بلکہ سارے عالم کے جن وانس نہایت آرام وراحت کے ساتھ اس کے سایہ میں اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ آہ۔ افسوس صد افسوس۔

مسلمان بھائیوں سے روئے سخن

شجر اسلام
ایشیا یورپ افریقہ امریکہ
فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا
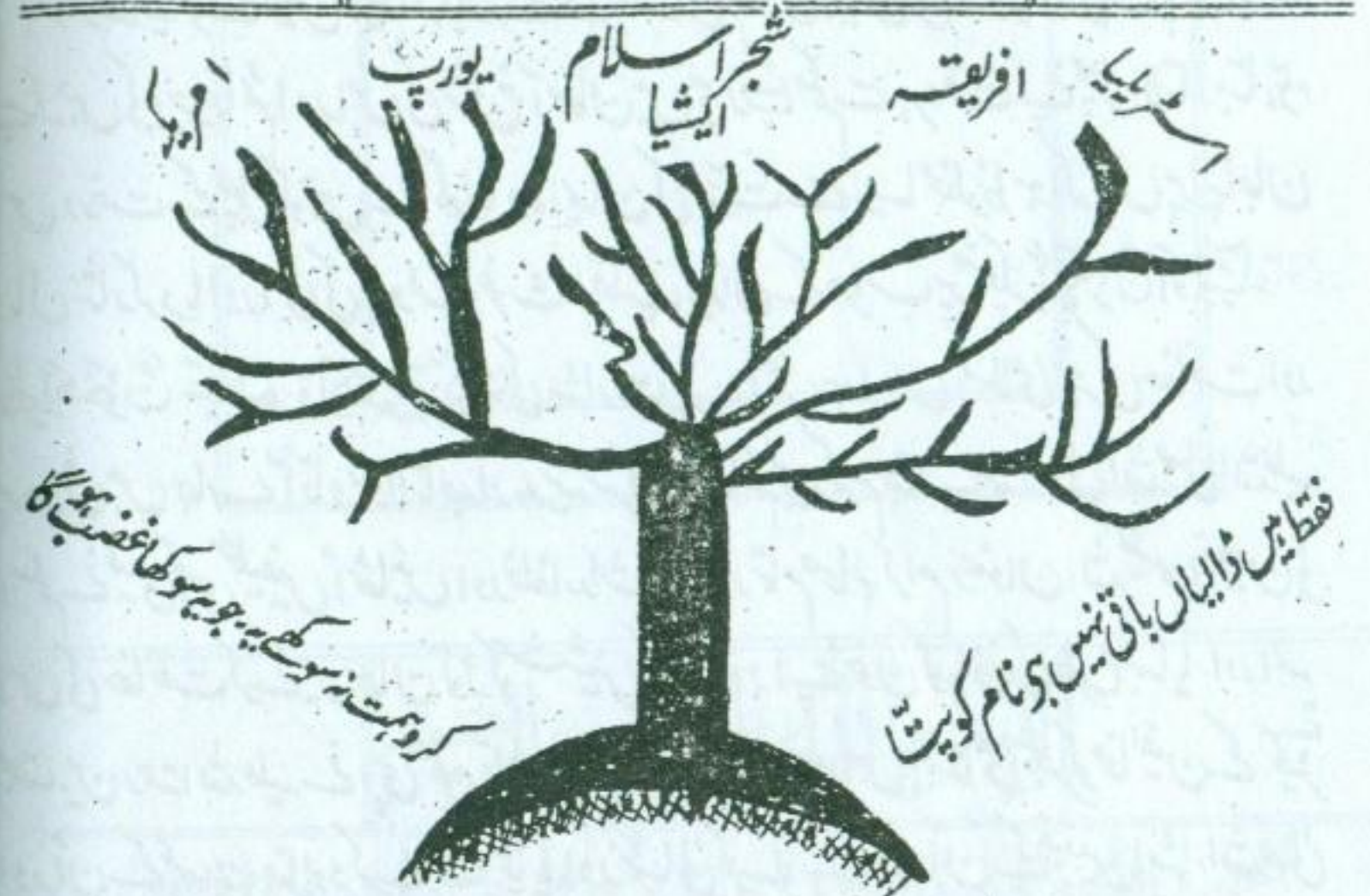
کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ

وہ اسلامی شجر جس کو پیمبر نے لگایا تھا / وہ اسلامی شجر جس کو صحابہ نے بڑھایا تھا
وہ اسلامی شجر سارے جہاں پر جس کا سایا تھا / رہا باقی نہ جس کے فیض سے اپنا پرایا تھا

اب اس کی ڈالیوں میں ایک بھی باقی نہیں پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ۔ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اس کی بیخ ملکہ میں ہیں شاخیں تا بلوچستان / جزائر اور ہند و چین و جاوا اور ترکستان
بملک روس اور ایران و شام و مصر انگلستان / بچا ہو کوئی ملک اس سے بتائے تو کوئی انسان

وہی تو ہے یہ اک عالم نے جس سے فیض پایا تھا
قریب المرگ ہے۔ جس نے کہ مُردوں کو جلایا تھا

رہ طائف میں حضرت تھک گئے چلنے سے تھی عاری / اُحد میں دانت ٹوٹے اور دہن سے خون تھا جاری
کبھی فاقہ میں پتھر پیٹ پر باندھے بہ ناچاری / لگایا اُسکو حضرت نے اٹھا کر سختیاں بھاری

سکھائے دیتی ہے اب اُمت خیر الامم دیکھو

اسی کے وارثوں سے اس پہ یہ کیسا ستم دیکھو

نہیں یہ وہ شجر جس نے کہ پانی سے غذا پائی / صحابہ نے پلایا خون اس نے پرورش پائی
بنے مالی آئمہ اس لئے اس پر بہار آئی / ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اس کی شکل مرجھائی

نہ وہ زینت رہی اس کی نہ اس کا وہ رہا سایا
ہماری غفلتوں سے اس کی پلٹی اس قدر کایا

ہے اس نخل مقدس کو نموں سے پڑا پالا / اور اُن کی غفلتوں سے ہی خزاں نے ناس کر ڈالا
کرو ہمت کہ ہو سر سبز پھر ہو پھول پھل والا / جو ہوگی متفق کوشش کھلے گا پھر گل لالہ

ہزاروں ایسی دُنیا میں بہاریں پھر کے آئی ہیں
کھلی ہیں اور کھل کر پھر گھٹائیں گھر کے آئی ہیں

لگائیں باغ با غیچے الم اس کا نہیں کچھ بھی / اڑائیں خوب گلچھرے الم اس کا نہیں کچھ بھی
ہوں لاکھ اسلام پر حملے الم اس کا نہیں کچھ بھی / کہاں تک یہ شتر غمزے الم اس کا نہیں کچھ بھی

نہ لینگے ہم خبر اس کی رہینگے کب تلک غافل
پشیمانی ہو آخر میں چرا کارے کند عاقل

بتاؤ تو سہی للہ اس کا کون والی ہے / نظر جس سمت کرتے ہیں اُدھر میدان خالی ہے
تو جو اس طرف سے ہمنے اب بالکل اُٹھا لی ہے / گئے ہم بھول چال اپنی وہ اور دل نئی ڈالی ہے

ہمیں تو اب فقط باہم جدال و جنگ آتی ہے
ہمارے نام سے مذہب کو عار و ننگ آتی ہے

کہیں فرمان باری بھی کسی صورت سے ٹلتے ہیں / نہ جبتک قوم خود بدلے نہیں وہ بھی بدلتے ہیں
بھلا ان ٹچھنوں سے کام کب اچھے نکلتے ہیں / نہیں چھوٹا بڑا کہنے میں اپنی راہ چلتے ہیں

نہیں ہے نیک و بد پر کچھ نظر ہم کو یہ غفلت ہے
سمجھتے ہی نہیں سمجھانے سے کیسی بُری مت ہے

نہ اخلاق پیمبر ہم میں نے شرم و حیا باقی / نہ آداب شریعت ہے نہ زہد و اتقا باقی
بتائیں کیا کہ ہم میں کیا گیا اور کیا رہا باقی / چھنیں سب نعمتیں اک ایک اک جھگڑا رہا باقی

جدھر دیکھو عناد و بغض کی تلوار چلتی ہے
ذرا سی بات پر دن بھر میں سو سو بار چلتی ہے

ہے اپنوں سے عداوت اور غیروں سے محبت ہے
جو اپنی بات بھی کہدے قیامت پر قیامت ہے

جو صدمہ غیر سے پہنچے نہیں اس کی شکایت ہے
بھلا وہ قوم کیا سنبھلے کہ جسکی ایسی حالت ہے

ہم اپنی آبرو اپنے ہی ہاتھوں کھوتے جاتے ہیں
اسی باعث سے سب اپنے پرائے ہوتے جاتے ہیں

کیا محسوس کچھ تم نے بھی کیوں یہ اپنی حالت ہے
میں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ جہالت کی بدولت ہے

خصوصاً بھائی کو بھائی سے اپنے کیوں عداوت ہے
یقیں جانو مسلمانو کہ ایماں بڑھتی دولت ہے

یہ دولت ہاتھ آجائے تو سب کچھ ہاتھ آجائے
جسے تم کھو کے بیٹھے ہو وہ سب اک ساتھ آجائے

یہ منت ملتجی ہے اے بزرگو قوم کا خادم
رہے دنیا میں بھی عزت اور عقبیٰ بھی رہے قائم

کرو مل کر جتن ایسے کہ محشر میں نہوں نادم
کرو وہ کوششیں جنکے نتیجے نیک ہوں دائم

شجر اسلام کا پھولے پھلے شاداب ہوجائے
یہ سب ادبار قومی اک خیال و خواب ہوجائے

جب مسلمانوں نے اس اسلامی شجر کی وقعت اپنے دل سے نکال دی اور توحید سے نفرت اور شرک کی رغبت اور سنت سے وحشت اور بدعت کی محبت اُن کے دل میں سماگئی اور شرع محمدی کی قلادہ کو اپنی گردن سے نکال کر شتر بے مہار ہوگئے اور طرح طرح کی نافرمانیوں میں مشغول ہوگئے تو ہر طرح کی آفات و بلیات ارضی و سماوی میں مبتلا کئے گئے کہیں قحط سالی کی مصیبت میں گرفتار ہوکر مرے تو کسی مقام میں موسلا دھار بارش اور دریائی طغیانی کے سیلاب سے بہ کر جان کھوئی کسی مقام میں طاعون کا زور شور ہے تو کسی جگہ ہیضہ یعنی وبا کا شور و غل ہے۔ یہانتک کہ اسی بداعمالی کی بدولت ہندوستان جنت نشان میں غدر ۱۸۵۷ء میں جب اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوچکا اور اس اسلامی شجر کے محافظ تباہ و برباد ہوگئے تو ایسی حالت میں جناب مولنا مولوی محمد قاسم صاحب محدث نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمت کا پٹکا کمر میں باندھا اور اللہ عزوجل کا نام

پاک لے کر مدرسہ دارالعلوم دیوبند کا سنگ بنیاد رکھا الحمدللہ اس عرصہ میں دارالعلوم دیوبند نے باعتبار تعلیم اور عمارت کے ایسی شہرت حاصل کی ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ سے دور دراز ملکوں سے لوگ سفر کر کے مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی زیارت کو آتے ہیں اور واقعی امر یہ ہے کہ دنیا میں سوائے جامع ازہر مصر کے اس سے بڑھکر بڑا مدرسہ کوئی نہ ممالک غیر میں ہے نہ ہندوستان کے کسی شہر میں ہے۔ بنگالی، ہندوستانی۔ پنجابی۔ مدراسی بخاری طلبہ سات سو ایسے ہیں جو مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں دینی تعلیم پاتے ہیں جن کا تمام خرچ مدرسہ کے ذمے ہے یہ سچے مہمان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں وقت ایک دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں ان کو دیکھکر اصحاب صفہ کا منظر دیکھنے میں آتا ہے درسگاہوں میں ایک طرف قال اللہ کی صدا ہے تو دوسری طرف قال الرسول کی پکار ہے۔ صدہا طالب علم بلکہ ہزارہا فارغ التحصیل عالم سندیافتہ اسی دارالعلوم دیوبند سے ہندوستان کے ہر ہر گوشہ میں بلکہ ممالک غیر عرب و شام، ایران و افغانستان، سمرقند و بخارا تک پہنچے ہوئے ہیں اور اسلامی شجر کی حفاظت اور سچی توحید کی تعلیم اور احیائے سنت اور شرک و بدعت کے مٹانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ یہ مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کی خلوص نیت اور للہیت کا ثمرہ ہے دارالعلوم دیوبند کی خدمت کرنے کو ہندوستان کے ہر امیر و غریب اپنا فخر سمجھتے ہیں۔

الغرض جب اس جماعت حقہ کے دینی کارنامے اُن حاسدوں اور بدعتیوں کی نظروں میں کھٹکے جنکی زندگی کا دارومدار صرف قبروں اور تعزیوں کے چڑھاوے اور طرح طرح کی بدعتوں کی آمدنی پر منحصر تھا۔ کہیں ایسا نہو کہ یہ جماعت حقہ بدعت کے مٹانے اور اُسکے نیست و نابود کرنے میں کامیاب ہوجائے اور روئے زمین سے بدعت کی بیخ کنی ہوجائے تو فوراً اہل بدعت اپنی روزی کے بچانے کے واسطے اس جماعت حقہ کے مقابل میں آئے اور وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ اور وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا کے وعدے کو بھول گئے اگر اس جماعت حقہ کے ساتھ ملکر شرک و بدعت کے مٹانے میں کوشش کرتے تو بھی انشاء اللہ تعالیٰ امید یہ تھی کہ وہ بھوکے نہیں رہتے۔ مگر نافرمانی بُری شے ہے نافرمان کو جب سوجھتی ہے تو اُلٹی ہی سوجھتی ہے چنانچہ شیطان علیہ اللعن نے جب سجدہ کرنے سے انکار کیا اور خدا کی نافرمانی کی اگر وہ

عاجزی کے ساتھ توبہ کرتا تو امید یہ تھی کہ اس کی توبہ مقبول ہو جاتی لیکن اس مردود نے جو کچھ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے طلب کیا وہ بجائے بھلائی کے برائی ہی طلب کی۔ الغرض اہل بدعت کے سردار مجدد البدعات احمد رضا خانصاحب بریلوی تعزیہ کے چبوترہ پر چڑھاوے کے شربت پی کر ایسے مدہوش ہو گئے کہ انھوں نے آگا پیچھا کچھ نہیں سوچا فوراً علماء حقانی پر طرح طرح کے اتہام لگائے اور انکی تصانیف سے اُن کی عبارتوں کو کتر بیونت کر کے کفر ثابت کیا اور پھر اپنی کتاب تمہید بے ایمانی صفحہ ۳۶ پر لکھا کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اسی میں استقامت ہے پھر اسی کتاب تمہید بے ایمانی صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ اور ایک استفتا میں علمائے حقانی پر اتہامات کے پہاڑ قایم کئے اور بارادہ حج مکہ معظمہ (زاداللہ شرفاً وتعظیماً) گیا اور علمائے حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً) کے سامنے پیش کیا۔ جواب چونکہ سوال کے تابع ہوا کرتا ہے اس لئے انھوں نے جواب لکھکر مہر ودستخط کر دئے۔ اور اس کو لے کر یہاں پر آکر اُس کا نام حسام الحرمین رکھکر شائع کیا اور یہ لکھا کہ علماء دیوبندیہ وہابیہ کافر ہیں جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ ناظرین غور کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں خانصاحب بریلوی اسی اپنے فتویٰ سے خود ہی کافر ہوئے جاتے ہیں اس لئے کہ دوسرے کے حق میں فرماتے ہیں۔ کہ علمائے دیوبندیہ وہابیہ کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور خود شک تو درکنار بلکہ علمائے دیوبند کو اور مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کو مسلمان سمجھتے ہیں جائے تعجب ہے کہ دوسرا شخص علمائے دیوبند کے کفر میں شک کرے تو وہ کافر ہو جائے اور خانصاحب علماء دیوبند کو مسلمان سمجھیں تو کافر نہوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ خانصاحب بریلوی اسی اپنے فتویٰ سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان بھی ثابت ہوئے جاتے ہیں اس لئے کہ خانصاحب لکھتے ہیں کہ امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ خانصاحب کو شاہ اسمٰعیل صاحبؒ شہید دہلوی کا اہل لا الٰہ الا اللہ ہونا تسلیم ہے۔ اور الحمدللہ تمام علمائے دیوبند اور ان کے متبعین اہل لا الٰہ الا اللہ ہیں اب خانصاحب بریلوی شاہ اسمٰعیل صاحبؒ شہید دہلوی وعلماء دیوبند کو جو اہل لا الٰہ الا اللہ ہیں کفر کا فتویٰ دیکر ہمارے آقا ومولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان ہوئے پس اپنے فتویٰ سے شاہدین علیٰ انفسھم بالکفر کے مصداق ہو کر اپنے قول سے پکے کافر ہوئے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا جب علمائے حقانی دیوبند والوں کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس نے ہمارے اوپر اتہامات کے پہاڑ قایم کئے ہیں اور علمائے حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً) کو دھوکا دیکر ہماری تکفیر پر فتویٰ لیا ہے فوراً اپنے سارے عقائد لکھکر علماء حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً) کے سامنے پیش کئے انھوں نے اُن عقائد کو موافق اہلسنت والجماعت کے بتلا کر مہر ودستخط کر دئے اور لکھدیا کہ ہم کو دھوکا دیا گیا تھا اور بہت افسوس کا اظہار کیا۔ الغرض ہمارے سارے عقیدے رسالہ المہند میں مع تصدیقات علمائے حرمین شریفین وعلمائے شام ومصر مع مواہیر ودستخط کے شائع ہوئے ہیں۔ اور اس دھوکے بازی کی قلعی مستقل کتاب رجوم المذنبین میں محترم مکرم جناب مولانا مولوی حسین احمد صاحب فیض آبادی مہاجر مدنی مدظلہ العالی نے کھولدی ہے اور اس جماعت حقہ علمائے دیوبند میں محترم مکرم جناب مولٰنا مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہ العالی ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند قابل تعریف ہیں۔ انھوں نے بریلی جا کر مجدد البدعات احمد رضا خانصاحب کے دروازے کو کھٹکھٹا کر آواز دی کہ خانصاحب اگر آپ کو خدا و رسولؐ کا خوف ہے اور اُمت مرحومہ کی گمراہی کا ڈر ہے تو مکان سے باہر آئیے اور اپنی سچائی کا ثبوت دیکر ہم کو گمراہی سے بچایئے یا ہمارے بیانات کو سُنکر توبہ کیجئے لیکن خانصاحب کو نہ خدا و رسولؐ کا خوف ہوا نہ امت مرحومہ پر رحم۔ اپنی ضد پر اڑے ہوئے مکان کے اندر بیٹھے رہے اور باہر آنے کی جراءت نہوئی۔ آخر میں محترم مکرم جناب مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہ العالی نے کتاب کفر وایمان کی کسوٹی۔ الختم علی لسان الخصم وغیرہ لکھکر مخلوق عامہ کو تسلی کر دی اور اُنکی

ذریات سے بالمشافہ مناظرہ کرکے اُن کو لاجواب کر دیا۔ اور علمائے حقانی دیوبند نے ہر جگہ پر تحریری و تقریری مناظرہ کرکے واضح کر دیا کہ رضا خانی جماعت بالکل سرتا پا جھوٹی ہے اور ان کے عقائد و اعمال نہایت گندے شرک و بدعت سے لبریز اور مخالف قرآن شریف و احادیث شریف اور مذہب حنفیہ کے بالکل خلاف ہیں۔ اور ان کے عقائد خبیثہ کے بیان میں ایک مستقل کتاب سیف یمانی جناب مولانا مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی مدظلہ العالی نے تصنیف فرمائی ہے جو قابل دید ہے۔ غرضیکہ ہندوستان میں سوائے چند مقامات کے (کہ جہاں پر بزرگوں کا عرس ہوتا ہے اور کاٹھیاواڑ اور بمبئی میں جہاں پیر پرستی کی دھوم ہے۔ بیچارے جاہل ان پڑھ شرک و بدعت میں تمیز نہیں کر سکتے اور شریعت محمدی سے بالکل بیخبر ہیں وہاں پیران کی قدر ہوتی ہے) انہیں بیچاروں سے اپنی روزی حاصل کرتے اور اُن کے ایمان کو خراب کرکے اپنے نامۂ اعمال سیاہ کرتے پھرتے ہیں الحمد للہ کہ بمبئی میں عارف باللہ خادم سنت رسول اللہ قاطع الشرک و والبدعت محی السنت ناصر الاسلام والمسلمین اعلیحضرت جناب مولانا مولوی مفتی پیر خواجہ حسن صاحب حنفی مجددی سرہندی دامت برکاتہم کا قیام ہے اُنکی سر توڑ کوششوں سے اب انکے پیر اُکھڑنے لگے اور کاٹھیاواڑ میں جناب مولوی عبدالشکور صاحب سلمہ ساکن ونتھلی کاٹھیاواڑی مدرسہ دار العلوم ڈابھیل ضلع سورت سے فارغ التحصیل سند یافتہ عالم ہو کر آگئے ہیں انشاء اللہ امید ہے کہ وہ اپنی قوم میمن کو ان مکاروں کے مکر و فریب سے بچالینگے) کسی اور جگہ کوئی عزت و نعت نہیں ہے بلکہ ان کے پاگل پنے کی ضرب المثل مشہور ہوگئی ہے۔ جہاں کسی سے کوئی بیوقوفی کا کام واقع ہوا اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم بریلی سے آئے ہو۔ اسپر اگر کچھ بڑبڑایا تو کہا جاتا ہے کہ بھائی اس کو بریلی کے پاگل خانے میں بھیجدو جب رضا خانیوں نے ہندوستان میں اپنی ایسی بے عزتی دیکھی اور آمدنی کے دروازے بند ہوتے نظر آنے لگے تو انہیں دوسری جگہ کی تلاش ہوئی اور اہل رنگون سے کوشش کرکے اپنی جماعت سے شیر بیشہ حشمت علی کو رنگون بھیجا اور وہ رنگون آیا۔ واقعی امر یہ ہے کہ جنگل کے شیر سے اس شیر کا ایک نمبر بڑھا ہوا ہے۔ جنگل کا شیر حیوانات کو چیر پھاڑ کر اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ اور یہ شیر بصورت انسان اہلسنت والجماعت کے مسلمانوں کے ایمان کو خراب کرکے مال و زر سے اپنا پیٹ بھر کر روانہ ہوتا ہے اور بیچارے جاہل مفت میں

شکار ہوئے۔ اس لئے میں نے اپنے مسلمان بھائیوں کی ہمدردی اور اخوۃ اسلامی کی وجہ سے مجبور ہو کر اللہ عزوجل کا نام پاک لیکر یہ رسالہ لکھنا شروع کیا اور اس کو چار باب اور ایک خاتمہ پر ختم کیا۔

پہلا باب جناب مولانا مولوی انور شاہ صاحب محدث کشمیری و جناب مولانا مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی محدث دیوبندی مدظلہما العالی کی تشریف آوری کے بیان میں۔

دوسرا باب حشمت علی کے آنے اور اس کی فتنہ انگیزی کے بیان میں۔

تیسرا باب حشمت علی کے اعتراضات اور اس کے جوابات کے بیان میں۔

چوتھا باب۔ علمائے دیوبند کے سنی حنفی ہونے پر ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء کے فتاوؤں کے بیان میں۔

خاتمہ!

اور اس رسالہ کو دفع اختلاف مشہور عوام از افتائے علمائے عظام فاضل انام الملقب بہ صمصام اسلام برقطع ادیان گمراہ کنندۂ عوام سے موسوم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ اس ناچیز رسالہ سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے گمراہوں کو راہ راست پر لائے اور ہر خاص و عام میں مقبولیت کا جامہ پہنائے اور اس رسالہ کی سعی کو قبول فرمائے۔ اور ہم کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اور ناظرین رسالہ ہذا کو اسلام پر اور عقائد اسلام اہلسنت والجماعت پر قائم رکھے اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اُٹھائے اور دنیا و آخرت کے ہر فتنہ سے بچائے آمین ثم آمین۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

پہلا باب جناب مولٰنا مولوی انور شاہ صاحب محدث کشمیری صدر مدرس مدرسہ ڈابھیل ضلع سورت و جناب مولٰنا مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی مفسر دیوبندی مدرس مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت مدظلہما العالی کی تشریف آوری کے بیان میں

برادران اسلام۔ ہمارے حضرات اساتذہ اکابر علمائے سنی حنفی ہمیشہ سے اپنے مدارس اسلامیہ

عربیہ میں عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطالبان علوم دینیہ کو قال اللہ وقال الرسول ؐ کی تعلیم دیتے رہنے اور عامۂ مسلمین کو اپنے وعظ ونصیحت سے فیض پہنچاتے رہے۔ جب ہم علوم دینیہ سے فارغ ہو کر اپنے مکان پر پہنچے اور اپنی بدقسمتی سے طلب معاش کی وجہ سے اتنے دور دراز کے فاصلہ پر پڑے کہ اُن کی دوبارہ زیارت کی خیر وبرکت اور فیض صحبت سے شرف حاصل کرنا دشوار ہو گیا تو ہم نے اور ہمارے ہمخیالوں نے جناب اُستاذی ومولائی حضرت مولنٰا مولوی انور شاہ صاحبؒ محدث کشمیری وجناب اُستاذی ومولائی حضرت مولنٰا مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی محدث دیوبندی مدظلہما العالی کو رنگون بلانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ جب یہ خبر رضا خانیو کو معلوم ہوئی تو ایک اشتہار جس کی سُرخی شَاهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ہے۔ اسمٰعیل نور اللہ احمل نظامی کے نام سے شائع ہوا۔ نقل اشتہار یہ ہے ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شَاهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ

اپنی جانوں پر خود کفر کی گواہی دینے والے

دیوبندی وہابی فرقہ سے ہندوستان والے فتویٰ طلب کرتے ہیں تو اُن کو جواب دیا جاتا ہے کہ (۱) چار مصلے (یعنی حنفیؒ۔ شافعیؒ۔ مالکیؒ۔ حنبلیؒ) مذموم یعنی بُرے ہیں صفہ ۳۲ سبیل الرشاد مؤلفہ رشید احمد گنگوہی (۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم عام آدمیوں بلکہ بچوں اور پاگلوں بلکہ جانوروں اور درندوں کے برابر ہے۔ حفظ الایمان صفہ ۸ مولفہ اشرف علی تھانوی (۳) شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ براہین قاطعہ مولفہ خلیل احمد انبیٹھوی (۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے وسیلہ لینا ناجائز ہے۔ شرک ہے حرام ہے تقویۃ الایمان صفہ ۸-۶ مولفہ اسمٰعیل دہلوی (۵) ولی نبی سب مرکر مٹی میں ملکر مٹی ہو جاتے ہیں (تقویۃ الایمان صفہ ۶۹ (۶) ذکر میلاد شریف کی محفل بدعت ہے حرام ہے اور کنھیا کے جنم کے مشابہ (براہین قاطعہ صفہ ۲۲۸) (۷) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر سلام پڑھنا کفر ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد ۴) مؤلفہ اشرف علی تھانوی صفہ ۱۶-۱۷-۵۳-۵۵ میں ہے (۸) حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے۔ شرک ہے (تقویۃ الایمان صفہ ۴۹ و ۱۰) لیکن علمائے مصر نے ان باتوں کو سُنکر عربی زبان میں دیوبند ایک استفتا بھیجا تو فتویٰ دیا کہ جو شخص ایسا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے۔ مردود ہے اور اُس پر خدا کی لعنت ہے ہم اُنکی تحریرات مذکورہ بالا کا حوالہ ساتھ ساتھ دیتے ہیں جس کا جی چاہے اُن کی کتابوں میں نکال کر دیکھ لے اور ذیل میں ان کا وہ فتویٰ نقل کرتے ہیں جو مصر والوں کے جواب میں بھیجا گیا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دیوبندی خود اپنے اس فتوے کے مطابق کافر ہو چکے اور اپنے کفر کی گواہی خود دے رہے ہیں اور اپنے اوپر لعنت مول رہے ہیں۔ لیکن اس کفر سے توبہ نہیں کرتے اور توبہ کریں بھی تو مقبول نہیں ہو سکتی اس لئے کہ تمام علمار اہلسنت کا فتویٰ ہے کہ جو شخص کسی نبی کی توہین کرے وہ ایسا مرتد ہو جاتا ہے کہ اس کا نکاح دنیا میں کسی عورت سے جائز نہیں۔ حتیٰ کہ مرتدہ کے ساتھ بھی۔ نہ ان کے پیچھے نماز جائز اور نہ ان کے ساتھ کھانا پینا۔ اُٹھنا بیٹھنا محبت رکھنا جائز ہے اور ان کا ذبیحہ حرام ہے اور ان کی توبہ ہرگز مقبول نہ ہوگی۔ اب ان کے ماننے والے اور معتقدین اُن کی دونوں قسم کی تحریرات کو دیکھکر خود فیصلہ کریں وہ صراط مستقیم (سیدھی راہ) پر چل رہے ہیں یا ضلال مبین (کھلی گمراہی) میں پڑے ہوئے ہیں وہ فتویٰ یہ ہے۔ دیکھئے امداد الفتاویٰ تتمہ جلد رابع صفہ ۳۲

سوال

ماقولکم اطال اللہ حیاتکم فی من یقول	اے علمار اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اس شخص کے بارہ میں آپکا کیا فرمان ہے جو کہتا ہے کہ
(۱) ان تقلیدًا من الائمۃ الاربعۃ حرام بل شرك ۔	(۱) چاروں اماموں میں سے ایک کی تقلید حرام ہے بلکہ شرک۔
(۲) وان علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلم الصبی والمجنون سواء	(۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اور بچہ اور پاگل کا علم برابر ہے۔
(۳) وان ابلیس اللعین اعلم من محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم	(۳) اور ابلیس لعین محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

(۴) وان التوسل به او باحد من الاولياء الكرام ممنوع

(۵) وليس للاولياء كرامة

(۶) والاحتفال بقراءة القصة المولد الشريف بدعة محرمة

(۷) والقيام عند الذكر ولادته عليه السلام كفر

(۸) والسفر لزيارة قبره الشريف معصية فما حكم هذا القائل عندكم بينوا توجروا۔

(۴) اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کا وسیلہ لینا منع ہے

(۵) اور اولیاء کے لئے کرامت نہیں ہے۔

(۶) اور مولد شریف کے ذکر کیلئے محفل بنانا بدعت محرمہ ہے۔

(۷) اور ذکر ولادت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت قیام کرنا کفر ہے۔

(۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ ہے پس آپ کے نزدیک اس قائل کا کیا حکم ہے۔ آپ ظاہر فرمائیے اور اللہ سے اجر پایئے۔

الجواب

الذی نعتقده فی دین الله ویعتقده جمیع مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ۔

(۱) هوان تقليد احد من الائمة الاربعة واجب على كل واحد من المسلمين فى هذا الزمان تاركه فاسق لاعب فى الدين

(۲) وان سيدنا وشفيعنا محمدا صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق وافضلهم جميعا۔

(۳) فمن سوّى بين علمه صلى الله عليه وسلم وعلم الصبي والمجنون او علم احد من الخلائق او تفوه بان ابليس اللعين

اللہ تعالیٰ کے دین کے بارہ میں ہم اور ہماری مشائخ جو اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ

(۱) اس زمانہ میں ہر مسلمان پر چاروں اماموں میں سے ایک کی تقلید واجب ہے اور تقلید کو چھوڑنے والا فاسق ہے اور دین میں کھیل کرنے والا ہے۔

(۲) اور یہ کہ ہمارے سردار اور ہمارے شفیع محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلقت میں سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بزرگی والے ہیں۔

(۳) پس جس شخص نے بچہ اور پاگل یا مخلوق میں سے کسی کے علم کے ساتھ ان کے علم کو برابر کہا یا کہتا ہے

اعلم منه صلى الله عليه وسلم فهو كافر ملعون لعنة الله عليه

(۴) وان التوسل بالنبی وباحد من الاولياء العظام جائز بان يكون السوال من الله تعالیٰ ويتوسل بوليه ونبيه صلى الله عليه وسلم۔

(۵) وكرامات الاولياء حق ومنكرها خارج من اهل السنة والجماعة

(۶) والاحتفال بذكر ولادته الشريفة ان كان خاليا من البدعات المروجة فهو جائز بل مندوب كسائر اذكاره صلى الله عليه وسلم۔

(۷) القيام عند ذكر ولادته الشريفة حاشا لله ان يكون كفرا۔

(۸) السفر لزيارة روضة المنيفة و قبره الشريف من افضل القربات المندوبة بل قريب من الواجب فقط والله تعالیٰ اعلم وعلمه احكم۔

كتبه الاحقر عزيز الرحمن عفى عنه
مفتى مدرسه عاليه ديوبند

کہ ابلیس لعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھتا ہے پس وہ کافر ہے ملعون ہے اس پر خدا کی پھٹکار ہو۔

(۴) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا وسیلہ لینا جائز ہے اس طرح کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اسکے کسی نبی یا ولی کے وسیلہ سے۔

(۵) اور اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں اور اس کا منکر اہل السنت والجماعت سے خارج ہے۔

(۶) اور ذکر ولادت شریف کی محفلیں منعقد کرنا اگر مروجہ بدعتوں سے خالی ہیں تو جائز ہے بلکہ مستحب جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تمام بیانات کی محفلیں (یعنی معراج شریف وغیرہ)

(۷) اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت شریف کے وقت قیام کرنا حاشا اللہ کفر نہیں۔

(۸) اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ اور قبر شریف کی زیارت کے لئے سفر کرنا اللہ سے قریب کرنیوالے کاموں میں سے اور تمام مستحبات سے افضل بلکہ واجب کے نزدیک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اور اسکا علم زیادہ مضبوط ہے لکھا اس کو احقر عزیز الرحمن نے معاف کرے اللہ اس سے اس کے گناہ جو کہ مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند ہے۔

الجواب صحیح بندہ محمود عفاعنہ مدرس اوّل مدرسہ عربیہ دیوبند۔

اصاب المجیب بندہ محمد حسن عفاعنہ طبیب مدرسہ عربیہ اسلامیہ دیوبند۔

الجواب صحیح محمد احمد مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح محمد انور عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح محمد مرتضیٰ حسن عفاعنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح گل محمد خاں مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

ہذا ہوالحق حبیب الرحمٰن عفی عنہ بقلم خود نائب مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند

الاجوبۃ کلہا صواب بلاارتیاب محمد اشرف علی عفی عنہ

۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ

الجواب صحیح عبدالرحیم ممبر مدرسہ عالیہ دیوبند

جواب صحیح ہے۔ بندہ محمود عفاعنہ مدرس اوّل مدرسہ عربیہ دیوبند۔

جواب ... ینے والے نے ٹھیک لکھا بندہ محمد حسن عفاعنہ طبیب مدرسہ عربیہ اسلامیہ دیوبند۔

جواب صحیح ہے۔ محمد احمد مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند

جواب صحیح ہے۔ غلام رسول عفی عنہٗ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

جواب صحیح ہے۔ محمد انور عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

جواب صحیح ہے۔ بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفاعنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

جواب صحیح ہے۔ گل محمد خاں مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

یہ ہے وہ جو حق ہے حبیب الرحمٰن عفی عنہ بقلم خود نائب مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تمام جواب بلاشک درست ہیں۔ محمد اشرف علی عفی عنہ

۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ

جواب صحیح ہے۔ عبدالرحیم ممبر مدرسہ عالیہ دیوبند۔

مسلمانو! اپنے ایمان کو سنبھالو یہ لوگ جو اپنی زبان اور قلم سے خود مردود ملعون اور کافر بن چکے ہیں آج اسلامی لباس پہنکر پیری، مریدی کا جال بچھا کر تم کو دھوکا دیکر تمہارا ایمان لوٹنے کے واسطے جگہ جگہ پھر رہے ہیں۔ اپنے ایمان کو ان چوروں سے بچاؤ۔ اسی ساڑھے تیرہ سو سال والے دین پر قایم رہو۔ جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا گئے ہیں۔

المشتہر۔ اسمٰعیل نور اللہ اِحدل۔ نظامی

(شیر پرنٹنگ پریس نمبر ۲۵/۷۔ اسپارک اسٹریٹ رنگون)

جب یہ اشتہار مذکورہ بالا مشتہر صاحب کی جانب سے چھپکر عام طور سے تقسیم ہوا اور ایک پرچہ میرے پاس پہنچا تو میں نے اس کو غور سے دیکھا دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ مشتہر صاحب محض جاہل اَن پڑھ ہیں اُن کا مطلب سوائے فتنہ فساد اور مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے اور کچھ نہیں ہے مثل مشہور ہے کہ اندھے کے آگے رونا اپنے نین کھونا ہے۔ سعدیؒ نے فرمایا ہے

آنکس بہ قرآن و خبر زو نہ رہی		آنست جوابش کہ جوابش ندہی

خیال کیا گیا کہ مشتہر صاحب نہ تو کوئی ذی علم آدمی ہیں اور نہ شہر میں اُن کی کوئی شہرت ہے بلکہ اپنی جہالت سے بڑبڑاتے ہیں بڑبڑانے دو اپنے وقت کو کیوں ضائع کرو۔ چنانچہ ہم لوگ جناب مولانا مولوی انور شاہ صاحب و جناب مولانا مولوی شبیر احمد صاحب مدظلہما العالی کی تشریف آوری کے انتظام میں مشغول رہے اور اُس طرف مطلق توجہ نہ کی۔ یہانتک کہ مولانا ممدوحین ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ یوم یکشنبہ کو کلکتہ سے روانہ ہوگئے۔ اور رنگون میں عام طور سے یہ خبر مشہور ہوئی۔ مشتہر صاحب نے دیکھا کہ اشتہار مذکورہ بالا کا کچھ اثر نہیں ہوا تو فوراً دوسرا اشتہار جس کی سرخی "دیوبندی مولویوں کی تشریف آوری برمایں" ہے چھپوا کر عام طور سے تقسیم کرکے اپنی جہالت اور کفار مکہ اور شیطان لعین کی رفاقت کا ثبوت دیا۔ نقل اشتہار یہ ہے،

ملاحظہ ہو۔ رضاخانیوں کا دوسرا اشتہار

دیوبندی مولویوں کی تشریف آوری برمایں

برادران اسلام اہلسنت والجماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ عقائد باطلہ دیوبندیہ کو ہم نے اُن کی کتابوں سے اخذ کرکے بذریعہ اشتہار مشتہر کردیا ہے۔ جس کا جواب دیوبندی مولویوں سے آجتک نہ بنا اور نہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک بن سکے گا۔

اسی لئے مجبور ہوکر انہیں عقائد باطلہ کی حمایت و تبلیغ کے لئے دیوبندی مولویوں کو بلایا گیا ہے کہ سُنّی مسلمانوں کو اپنے دام میں پھنسائیں۔ مگر اب اُن کی کون سنے جب تک کہ تقسیم شدہ اشتہار کا تحریری جواب نہ دیں۔ ایسی صورت میں عوام کو لازم ہے کہ ان کا وعظ نہ سنیں۔ اُن کی محفلوں میں شریک نہ ہوں اور اپنے سنّی مسلمان بھائیوں کو ان کے دام سے بچنے بچانے کی کوشش کریں تاکہ ایمان

میں خلل نہ آئے۔ شعر۔

پسر نوح بابدان بنشست	خاندانِ نبوتش گم شد
بیٹا نوح علیہ السلام کا ساتھ بدوں کے بیٹھا	گھرانا پیغمبری اُن کی کا گم ہوا

المشتہر اسمٰعیل نور اللہ۔ احدل۔ نظامی

مسلمانو! مشتہر صاحب لکھتے ہیں کہ عقائد باطلہ دیوبندیہ کو ہم نے اُنکی کتابوں سے اخذ کرکے بذریعہ اشتہار مشتہر کر دیا ہے۔ جس کا جواب دیوبندی مولویوں سے آجتک نہ بنا اور نہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک بن سکے گا۔ مشتہر صاحب تمہارے رضا خانی فرقہ میں داخل ہونے سے پہلے تمہاری اعلیحضرت مجدد البدعات احمد رضا خاں صاحب بریلوی کو ہمارے محترم مکرم جناب مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہ العالی نے ہر طرح سے جواب دیکر لاجواب کیا اور رسالہ کفر و ایمان کی کسوٹی ایسا لکھا ہے کہ اگر ایک ادنیٰ عقل کا آدمی فرقہ رضا خانی کے عقائد و اعمال و علمائے دیوبند کے عقائد و اعمال کو اُس کسوٹی پر کس کر دیکھے تو اس پر کھرا کھوٹا ہونا فوراً کھل جائیگا رضا خانیوں کا جھوٹا ہونا اور علمائے دیوبند کا حق پر ہونا آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے اور رسالہ الختم علی لسان الخصم ایسا اسم بامسمّٰی ہے کہ جس نے دشمنونکی زبانوں پر مُہریں لگادی ہیں خصوصاً اعلیحضرت مجدد البدعات کے منہ پر ایسی مُہر لگادی کہ وہ اپنے عقائد باطلہ اور عقائد خبیثہ کے ساتھ دُنیا سے تشریف لے گئے توبہ کرنے کے لئے مہلت نہ دی۔ اس پر یہ کہنا کہ ہمارے سوالوں کا جواب اب تک علمائے دیوبند نے نہ دیا ہے نہ قیامت تک دے سکتے ہیں سراسر جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ الغرض اشتہار مذکورہ بالا نمبر ۲ کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ اور جناب مولانا مولوی محمد انور شاہ صاحب محدث کشمیری و جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی مدظلہما العالی ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ یوم شنبہ کو مع الخیر رنگون پہنچے۔ رنگون جٹی پر بیشمار آدمیوں نے آپ کا استقبال کیا اور فلک تک نعرہ اللہ اکبر کی گونجتی ہوئی آواز کے ساتھ قیام گاہ تک پہنچایا۔ دوسرے روز سے آپ کا بیان شروع ہوا۔

سبحان اللہ! آپ کی مجلس وعظ میں اس قدر مخلوق جمع ہوئی کہ آواز نہ پہنچنے کی وجہ سے کئی جگہ الہ مکبر الصوت لگایا گیا جب آپ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو انہیں مشتہر صاحب کے نام سے ایک اور اشتہار جس کی سرخی (مولانا محمد انور شاہ مولانا شبیر احمد صاحبان کو کھلا چیلنج) ہے شائع ہوا۔

نقل اشتہار نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

رضا خانیوں کا تیسرا اشتہار

مولانا محمد انور شاہ و مولانا شبیر احمد صاحبان کو کھلا چیلنج

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مؤلفہ حفظ الایمان پرانی صفہ امداد الفتاویٰ تقویۃ الایمان مؤلفہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب و سبیل الرشاد مؤلفہ مولانا رشید احمد صاحبؒ و براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد صاحبؒ انبیٹھوی۔ یہ حضرات علمائے دیوبند کے مسلمہ علماء میں سے ہیں آپ کے مصدقہ مصری فتویٰ امداد الفتاویٰ تتمہ جلد رابع صفہ ۳۲ پر درج ہے اس سے ملعون کافر ہونا ان حضرات کا معلوم ہوتا ہے۔ مصری فتویٰ کی تصدیق اگر علمائے دیوبند کے عقائد فاسدہ کے چھپانے کی غرض سے کی ہے تو آپ نے مسلمانوں کو دھوکا دیا لہذا ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ایسے عقائد والے لوگوں کا آپ مسلمان ہونا ثابت کردیں تو ہم مبلغ پانچسو روپیہ انعام ثابت کرنے والے کو دینگے۔ ہمارے مولینا مفتی محمد حشمت علی صاحب لکھنوی ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۰ء کے میل سے رنگون میں بغرض مناظرہ تشریف لا رہے ہیں آپ لوگوں کو بالکل تیار رہنا چاہئے آپ حضرات کی حقانیت کا تقاضا یہ ہونا چاہئے کہ بغیر مناظرہ و تصفیہ کئے ہوئے یہاں سے تشریف نہ لیجائیں مجھے راندیر کے ہمدرد گجراتی اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ آپ صوبہ برما میں ڈیڑھ ماہ تک قیام پذیر رہیں گے اسوجہ سے میں نے مولانا حشمت علی صاحب کو بغرض مناظرہ بلایا ہے اور آپ حضرات کو یہ چیلنج دے رہا ہوں۔ لہذا اس سے پہلے ہرگز نہ جایئے ورنہ پبلک میں بدنام ہونگے فقط۔

المشتہر:۔ اسمٰعیل نور اللہ احدل نظامی۔

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء عیسوی

مطبوعہ شیر پرنٹنگ پریس نمبر ۲۵۷۔ اسپارک اسٹریٹ رنگون

جب یہ اشتہار جناب مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پاس پہنچا۔ تو آپ نے اپنے آخری وعظ میں جو مغل اسٹریٹ میں ہوا تھا صاف صاف بیان کیا اور کہا کہ میں رنگون کو میدان جنگ بنانے نہیں آیا ہوں کہ مسلمان آپس میں لڑ مریں اور اُن کے آپس کے تعلقات ہمیشہ کے لئے

منقطع ہوجائیں بلکہ میں امر بالمعروف نہی عن المنکر کیلئے آیا ہوں۔ آپ نے نہ کوئی پہلے اختلافی
مسائل بیان کئے تھے اور نہ اب بیان کئے بلکہ اتباع سنت نبوی کا مضمون بیان کیا جس سے
لوگوں کو بیحد نفع حاصل ہوا چونکہ مولانا ممدوحین (مدرسہ دارالعلوم ڈابھیل ضلع سورت) سے پندرہ
یوم کی رخصت لے کر تشریف لائے تھے۔ اور اہل رنگون سے پیشتر ہی پندرہ یوم کے ٹھہرنے کا
وعدہ فرمایا تھا۔ اسلئے اپنے وعدے کے موافق پندرہ یوم کی رخصت پوری کرکے دوسرے روز
یہاں سے تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا۔ مانڈلے سے چند مخلصین آئے اور مانڈلے لے جانے کے
لئے درخواست کی لیکن بوجہ اسی قلیل رخصت کے مولانا ممدوحین نے عذر فرما دیا اور وہاں نہ جاسکے
جس کا افسوس رہا۔ تشریف لے جاتے وقت ایک اچھا خاصا مجمع مولانا ممدوحین کے ساتھ جیٹی پر
گیا اور مصافحہ ومعانقہ کے بعد جہاز پر سوار کیا اور آخری سلام کرکے وہاں سے دعا کرتے ہوئے
رخصت ہوا کہ اللہ تعالیٰ شانہ، مع الخیر مدرسہ دارالعلوم ڈابھیل ضلع سورت پہنچائے۔ آمین۔

دوسرا باب حشمت علی کے آنے اور اُسکی فتنہ انگیزی کے بیان میں

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۴۹ھ یوم جمعہ کو حشمت علی رضاخانی لکھنوی
آئے اور ہاشم بھڑوچہ صاحب کے مکان پر قیام کیا۔ اور انہیں کے مہمان ہوئے۔ اب اُن کا وعظ
شروع ہوا۔ رفتہ رفتہ اُس نے اپنی عادت کے موافق اکابر علمائے دیوبند کو وہابی کافر کہنا شروع
کیا۔ جب ہم لوگوں کو اس کی خبر ہوئی تو یہ خیال کیا گیا کہ ابھی جناب مولانا انورشاہ صاحب و جناب
مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہما کی تقریریں لوگ سن چکے ہیں اور کافی اثر بھی ہو چکا ہے۔ اب ایسے نازک
وقت میں جبکہ ہر جگہ مسلمان پریشانی کی حالت میں پڑے ہیں ایسے آدمی کے منہ لگنا جنکی عادت
ہمیشہ ہر ایک کو وہابی کافر کہنے کی ہے خواہ مخواہ مسلمانوں کو فساد میں ڈالنا ہے۔ اس جھگڑے و
فساد کے فتنے سے مسلمانوں کو بچانا ضروری ہے۔ یہ دروغ گو دو چار روز بکواس کرکے اپنا پیٹ بھر کر
چلا جائیگا۔ ہم نے محض مسلمانوں کی خیرخواہی کی وجہ سے اس کی سخت سے سخت گالیاں برداشت
کیں اور صبر کرکے خاموشی اختیار کی اس نے ہماری اس خاموشی سے ناجائز فائدہ اُٹھایا۔ اور عام
جاہل بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو اس قدر بھڑکایا کہ وہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہوگئے چنانچہ

اس کی اس نامعقول حرکت سے انجمن شبان المسلمین کے ارکین متاثر ہوئے اور انہوں نے
حسب ذیل اشتہار شائع کئے۔ نقل اشتہار یہ ہے ملاحظہ ہو۔

نوجوانان رنگون
کا
مولوی حشمت علی صاحب سے التماس

ہم نوجوانان رنگون آپ کی تقریروں اور لکچروں کے اعلانات کو سنکر یہ سمجھے تھے کہ غالباً آپ بھی
علماء اسلام کی طرح ملک برہما میں تبلیغ اسلام کا فرض انجام دینے اور مسلمانوں میں تنظیم واتفاق واتحاد
پیدا کرنے آئے ہیں۔ اسلئے ہم بہت شوق سے آپ کے لکچروں میں شریک ہوئے مگر آپ کی تقریریں
سنکر ہمکو نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ بجائے تنظیم اور اتفاق واتحاد کے مسلمانان
رنگون میں اختلاف وفساد اور لڑائی جھگڑا پیدا کررہے ہیں۔ آپ کی تقریروں میں اس کے سوا کچھ
نہیں ہوتا کہ آپ مسلمانوں کو کافر بناتے اور علماء اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت کی توہین وتحقیر
کرتے رہتے ہیں ہم نے اُن علماء کے مواعظ بھی بہت سُنے ہیں جن کی طرف آپ نے کفری باتیں
منسوب کررکھی ہیں مگر وہ اپنے وعظوں اور عام یا خاص جلسوں میں کبھی ان خرافات کو بیان نہیں
کرتے۔ رنگون میں اُن حضرات کے شاگرد وخدام بکثرت موجود ہیں اور زمانہ دراز سے مقیم ہیں ہمنے
کبھی اُن کی زبان سے یہ باتیں نہیں سُنیں جو آپ اُن کے سر لگاتے ہیں اگر ان حضرات کے یہ عقیدے
ہوتے جو آپ بتلاتے ہیں تو کبھی تو اُن کی زبان پر یہ باتیں آتیں کیونکہ جس شخص کا جو عقیدہ ہوتا ہے
وہ ضرور اس کی زبان پر آتا ہے۔ اسلئے ہم ہرگز یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوسکتے کہ ان حضرات کے
عقیدے قرآن وحدیث یا فقہ حنفی کے کچھ بھی خلاف ہیں ہم نے ان کی وہ کتابیں بھی دیکھی ہیں
جن کا حوالہ آپ عوام کے سامنے دیا کرتے ہیں اور اُن کا مطلب بھی اُن علماء سے دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ اُن کا مطلب وہ نہیں ہے جو آپ غلط سلط اپنی طرف سے گھڑ کر عوام کے سامنے
بیان کرتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو اس وقت منظم اور متحد
ومتفق ہونے کی ضرورت ہے ہم اس ناپاک نااتفاقی کی وجہ سے بہت کچھ کمزور اور دیگر اقوام

کے سامنے ذلیل ہو چکے ہیں ہم آپ کے اس طرز عمل کو جس نے ان مسلمانوں میں جو چار دن پہلے باہم شیر و شکر تھے فساد عظیم برپا کر دیا ہے زیادہ عرصہ تک نہیں دیکھ سکتے۔ اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لئے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق نہ پیدا کیجئے بلکہ اُن کو متفق و متحد بنانے کی کوشش کیجئے جیسا کہ ابتک تمام علما کرتے آئے ہیں اور غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اُن کو اسلام کی طرف لا کر مسلمانوں کی قوت و طاقت کو بڑھایئے اور مسلمانوں کو کافر بنا کر کفار کی مردم شماری میں اضافہ نہ کیجئے۔ والسّلام

المشتہر (نوجوانان) ارکان جمعیۃ شبان المسلمین رنگون۔

مطبوعہ شیر پریس ۲۵۷ اسپارک اسٹریٹ رنگون

۲۷ر نومبر ۱۹۳۰ء یوم جمعرات تک اسی طرح علماء دیوبند پر کفر کی بارش ہوتی رہی دوسرے روز ۲۸ر نومبر ۱۹۳۰ء یوم جمعہ کو جب یہ اشتہار مذکورہ بالا انجمن شبان المسلمین کے اراکین کی جانب سے چھپکر عام طور سے تقسیم کیا گیا اور حشمت علی زیر بادی مسجد میں وعظ بیان کر رہے تھے اُن کو ایک پرچہ پہنچایا گیا تو فوراً انجمن شبان المسلمین کے اراکین و شیر پریس کے اڈیٹر کو فوراً کفر کے گھاٹ اُتار دیا اور کہا کہ یہ بھی وہابی کافر ہیں۔ انجمن شبان المسلمین کے اراکین اس جرم میں وہابی کافر ہوئے کہ اُن کی جانب سے اشتہار مذکورہ بالا چھپا اور شیر پریس کے ایڈیٹر اس وجہ سے وہابی کافر ہوئے کہ انھوں نے اپنے پریس میں اشتہار مذکورہ بالا کو چھاپا۔ جب یہاں تک کفر کی گرم بازاری ہوئی اور ذرا ذرا سی بات پر کفر کا خطاب ملنے لگا اور اکثر لوگ اُسکے دام مکر میں آ گئے۔ اور ہم کو بہت تنگ کیا گیا اور ہم پر بہت لعن طعن ہونے لگا اور عام لوگوں کی زبان پر یہ لفظ آ گیا کہ یہ لوگ واقعی جھوٹے ہیں اگر سچے ہوتے تو ضرور مقابلہ کرتے۔ اور ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا پانی سر سے اُتر گیا اللہ اکبر ہماری خاموشی محض مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے تھی یہ خاموشی تو بجائے خیر خواہی کی بدخواہی کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ شعر۔

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است — وگر خاموش بنشینم گناہ است۔

تو ہماری جماعت کی جانب سے امام المناظرین رئیس المتکلمین جامع المعقول والمنقول۔ حامی سُنّت قاطع بدعت حضرت مولانا مولوی عبد الشکور صاحب مدیر رسالہ النجم دامت برکاتہم

کو لکھنؤ سے بلایا گیا اور ہماری جماعت کی جانب سے جناب ماسٹر بدر عالم خاں صاحب کے نام سے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا گیا کہ مولوی حشمت علی کا چیلنج قبول۔ نقل اشتہار یہ ہے ملاحظہ ہو

باسمہ وسبحانہ

مولوی حشمت علی صاحب کا چیلنج قبول

اگر چہ ہماری اور تمامی مصلحانِ قوم کی دلی خواہش یہ تھی کہ زمانہ کی نزاکت کا لحاظ رکھتے ہوئے آپس میں رواداری کا برتاؤ رکھا جاتا اور باہمی چھیڑ چھاڑ سے قطعی احتراز کیا جاتا۔ لیکن چونکہ آپ نے یہاں اپنی اشتعال انگیز تقریروں میں بزرگان ملت حضرات علماء اہلسنت والجماعت دامت برکاتہم کو وہابیت اور کفر کا بیجا خطاب دیکر ایک فتنۂ عظیم برپا کر دیا ہے اور مغالطہ کے ساتھ کتابیں دکھلا دکھلا کر مسلمانوں میں باہمی فساد کی بنیاد ڈالدی ہے اور رنگون کی تمام فضا کو بالکل مکدر بنا دیا ہے اور بار بار مناظرہ کا چیلنج خود بھی دیتے رہے ہیں اور اسمٰعیل نور اللہ احد آن کے نام سے مطبوعہ اشتہار میں بھی چیلنج دیا گیا ہے اس لئے آپ کے چیلنج کو منظور کیا جاتا ہے اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جناب مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی ۹ر دسمبر ۱۹۳۰ء منگل کے دن ولایتی میل جہاز سے رنگون تشریف لا رہے ہیں۔ پس اگر آپ واقعی مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالنا نہیں چاہتے اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں تو مہذب طریقہ پر باقاعدہ مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

المعلن احقر بدر عالم خاں۔ ایم۔ ایم۔ مدرسہ راندیریہ مغل اسٹریٹ رنگون۔

۹ر دسمبر ۱۹۳۰ء یوم سہ شنبہ کو ولایتی میل جہاز سے رنگون میں امام المناظرین رئیس المتکلمین جامع المعقول والمنقول حامی سنت قاطع بدعت حضرت مولانا مولوی عبد الشکور صاحب مدیر رسالہ النجم دامت برکاتہم و جناب مولانا مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی مدظلہ مع الخیر تشریف لائے رنگون جٹی پر بیشمار آدمیوں نے آپ کا استقبال کیا اور فلک تک نعرۂ اللہ اکبر کی گونجتی ہوئی آواز کے ساتھ آپ کو قیام گاہ تک پہنچایا۔

بعد ازاں ہماری جماعت کی جانب سے ہر طرح سے کوشش کی گئی کہ مناظرہ ہو جائے تاکہ عام مسلمانوں پر جھوٹ سچ کی قلعی کھل جائے لیکن افسوس صد افسوس کہ مولوی حشمت علی مقابلہ پر نہ آئے

بلکہ آخری رجسٹری کارڈ جو اتمام حجت کیلئے ہماری جانب سے روانہ کیا گیا اس کو واپس کر دیا اُسکی نقل یہ ہے ملاحظہ ہو۔

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلیاً

مولوی حشمت علی صاحب

اشتہار بازی کے پردہ میں مناظرہ سے فرار نہ کیجئے اگر آپ اپنے چیلنج مناظرہ میں سچے ہیں جسکو ہم منظور کر چکے ہیں تو حسب ذیل امور جو تمام دنیا کے مناظروں میں ہوا کرتے ہیں جلد از جلد عمل میں لائیے

(۱) آپ اپنے اشتہار موسومہ ایک غلط اشتہار کے جواب کی تحریر کے مطابق اپنے چند معززین کے نام ہم کو دیجئے۔ اور ہمارے چند معززین کے نام ہم سے لیجئے۔ اور یہ دونوں طرف کے اصحاب مقامی حکام سے اجازت اور انتظام حفظ امن کی منظوری حاصل کریں۔

(۲) اس کے بعد فوراً ایک کمیٹی طرفین کے معزز اہل الرائے کی بنا دی جائے جو مقام و موضوع مناظرہ و دیگر امور ضروریہ کو طے کر دے۔

(۳) اس کے بعد کمیٹی مذکور کے طے کئے ہوئے امور کے مطابق جلد سے جلد مناظرہ شروع ہو جائے۔

نوٹ:۔ یہ ہمارا آخری فیصلہ کن اعلان ہے اشتہار بازی کو طول دینا ہم بدتر از فرار سمجھتے ہیں اس کا جواب زائد از زائد بروز جمعہ چار بجے شام تک ہم کو ملجانا چاہیئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ خداوند عزیز ذی انتقام نے غیب سے کچھ ایسی صورتیں پیدا کر دی ہیں کہ رضا خانی صاحبان کو اب انشاء اللہ تعالیٰ مناظرہ سے نجات نہیں مل سکتی۔ وہ ہماری نہیں منتقم حقیقی کی زبردست گرفت میں ہیں۔

المشتہر۔ احقر الزمان محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ سُنّی حنفی چشتی صابری جگن پوری۔ فیض آبادی۔ روز پنجشنبہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۰ء

تین روز کے انتظار کے بعد چوتھے روز مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۰ء یوم دوشنبہ کو رجسٹری کارڈ واپس آیا۔ اور مناظرہ کی اُمید منقطع ہو گئی اور حشمت علی کا گلا پھاڑ پھاڑ کر کہنا کہ میں مناظرہ کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ رجسٹری واپس کر دینے اور جواب نہ دینے سے بالکل ثابت ہو گیا کہ وہ اپنے قول

میں جھوٹا ہے اور مناظرہ سے اپنی جان بچا کر بھاگتا ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے عوام کے اطمینان کیلئے دوسرا اشتہار شائع کر دیا گیا۔ نقل اشتہار یہ ہے ملاحظہ ہو۔

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلیاً و مسلماً

رنگون میں اہلسنت کی فتح عظیم اور رضا خانیوں کی شکست فاش باطل حق کے سامنے سرنگوں ہو گیا

برادران اہلسنت والجماعت کو خوشخبری ہو کہ فرقہ رضا خانی کے مولوی اور مفتی اور قبلہ و کعبہ اور جنگل کا شیر وغیرہ وغیرہ حشمت علی صاحب نے جو شور و غل برپا کر رکھا تھا اور رنگون کی مسلمانوں میں باہم اس قدر نفرت و عداوت پیدا کر دی تھی کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا نظر آتا تھا مولوی مذکور اپنے لکچروں میں اہلسنت و علمائے اہلسنت کو کافر و وہابی خود بھی کہتا تھا اور حاضرین محفل سے بھی کہلواتا تھا۔ اور جھوٹے حوالے کتابوں کے دیکر اکابرین پر افترا کرتا تھا۔ اور حسب عادت بازاری لب و لہجہ میں پے درپے علمائے اہلسنت کو مناظرہ کے چیلنج للکار للکار کر دے رہا تھا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ جب اہلسنت کی طرف سے ایک مدت تک صبر و سکون کے بعد یہ اعلان شائع ہوا کہ تاریخ ۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو سلطان المناظرین حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی مدیر النجم دامت فیوضہم وارد رنگون ہوں گے۔ اور حضرت ممدوح کے ساتھ رئیس المناظرین مولانا محمد منظور صاحب نعمانی سنبھلی بھی ہونگے جو تم کو اور تمہارے استاذ کو ابھی حال ہی میں شرمناک شکست دے چکے ہیں لہذا تمہارا چیلنج مناظرہ ہم قبول کرتے ہیں آپ رنگون سے چلے نہ جانا اس اعلان کا شائع ہونا تھا کہ ہوش باختہ ہو گئے اور بھاگنے کے حیلے تجویز ہونے لگے۔ ایک بڑا پُر لطف اشتہار رضا خانیوں کی طرف سے شائع ہوا۔ کہ اگر مولوی عبد الشکور صاحب کسی وجہ سے وقت پر (۹ دسمبر) نہ آئے یا کسی وجہ سے مناظرہ نہیں کیا تو ان سب صورتوں میں مولوی عبد الشکور صاحب کا فرار ہوگا۔ اس اشتہار کا جواب بھی ہماری طرف سے شائع ہو گیا جس میں اشتہار نویس کی حماقت و جہالت پر پوری طرح سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور خدا کے فضل و کرم سے جب حضرت مدیر النجم ٹھیک تاریخ مذکور پر تشریف لے آئے اسی وقت فوراً مطبوعہ اعلان کے ذریعہ سے تمام شہر کو اطلاع دیدی گئی اور خصوصیت کے ساتھ رضا خانیوں کو وہ اشتہار پہنچایا گیا۔ مگر اب رضا خانیوں پر ایسا سکوت

طاری ہوا کہ گویا وہ شہر میں موجود ہی نہیں ہیں اتمام حجت کے لئے آخر میں ہماری طرف سے ایک فیصلہ کن اعلان ۱۱ ردسمبر کو شائع کیا گیا جس میں اُن کو لکھا گیا کہ اگر تم میں کچھ بھی سچائی ہے تو حسب ذیل امور پر عمل درآمد کرو۔

(۱) تم نے اپنے ایک اشتہار میں لکھا ہے کہ حفظ امن کے لئے فریقین کے چند معزز اشخاص کی طرف سے مقامی حکام سے درخواست کی جائے (ملخصًا) ہم اسکو منظور کرتے ہیں اپنے چند معززین کے نام ہم کو دیجئے اور ہمارے چند معززین کے نام ہم سے لیجئے۔

(۲) اس کے بعد فی الفور ایک کمیٹی طرفین کے معزز اہل الرائے حضرات کی بنا دی جائے جو مقام و موضوع مناظرہ و دیگر امور ضروریہ کو طے کردے۔

(۳) اس کے بعد کمیٹی مذکور کے طے کئے ہوئے امور کے مطابق جلد سے جلد مناظرہ شروع ہو جائے نوٹ کے طور پر ہم نے یہ بھی لکھدیا تھا کہ اس کا جواب ۱۲ ردسمبر چار بجے دن تک ہمارے پاس آجانا چاہیئے۔ اعلان ہزاروں کی تعداد میں شائع کرنیکے علاوہ احتیاطًا دستی طور پر رضاخانیوں کے اس جنگل کے شیر کو بھیجا گیا جس کے لینے سے انھوں نے انکار کیا۔ لہٰذا اس اشتہار کا مضمون کارڈ پر لکھکر بذریعہ ڈاک رجسٹری کرا کر بھیجا گیا لیکن کل یعنی ۱۵ ردسمبر کو وہ کارڈ یہ لکھکر ہمارے پاس واپس آگیا کہ لینے سے انکار ہے۔

برادران اہلسنت تم نے دیکھا کہ سچ کے سامنے جھوٹ اس طرح ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اب خدا کا شکر بجا لاؤ اور فتنہ و فساد کو جس طرح تم نے ابتک بچایا آئندہ بھی اس سے محترز رہو اور تفریق بین المسلمین کو گناہ عظیم سمجھو۔

نوٹ:۔ رنگون میں تو رضاخانیوں کا یہ حشر ہو چکا لیکن مانڈلے کے مسلمانوں نے ان کا بھی تک پیچھا نہیں چھوڑا ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان انشاء اللہ ان تمام واقعات کی مفصل روئداد بصورت کتاب بہت جلد شائع ہوگی جس کو دیکھکر بہت سے سربستہ راز اور بہت سی دینی ہدایات کا آپ کو علم ہوگا۔ فقط والسلام علی اہل الاسلام۔

المشتہر:۔ (مولٰنا قاری) محمد عبدالرؤف خاں مدرس مدرسہ تعلیم الدین معلیہ ۳۳ رنگون

۱۶ ردسمبر ۱۹۳۰ء

حشمت علی کا مانڈلے جانا اور خائب و خاسر واپس آنا

۲۸ نومبر ۱۹۳۰ء یوم جمعہ کو حشمت علی یہاں سے شہر مانڈلے گیا اور وہاں پہنچکر یہ چاہا کہ رنگون کی طرح یہاں بھی مسلمانوں میں تفریق پیدا کرے لیکن جناب مولانا مولوی اسمٰعیل محمود کاسوجی سورتی خطیب جامع مسجد مانڈلے و جناب مولانا مولوی غلام علی شاہ صاحب پنجابی مدرس اوّل مدرسہ عربیہ محمدیہ مدظلہما العالی نے فورًا اعلان کیا کہ ہم دونوں آدمی مناظرہ کیلئے تیار ہیں جبتک مناظرہ نہ ہولے اور مناظرہ میں کوئی بات طے نہ ہو اُس وقت تک آپ کچھ بیان نہیں کرسکتے جب اس نے دیکھا کہ یہاں پر ہماری دال گلتی نظر نہیں آتی تو فورًا وہاں سے بھاگ نکلا اور ۴ ردسمبر ۱۹۳۰ء کو پھر رنگون میں آموجود ہوا۔ اس کا تعاقب کرتے ہوئے جناب مولانا مولوی غلام علی شاہ صاحب پنجابی و جناب احمد مطالعہ صاحب مدظلہما العالی بھی رنگون تشریف لائے جناب احمد مطالعہ صاحب نے بیان کیا کہ جب حشمت علی مانڈلے آیا تو اُسی وقت ہماری جانب سے اعلان کیا گیا کہ ہم مناظرہ کیلئے تیار ہیں جب تک مناظرہ نہولے اور اُس میں کوئی بات طے نہ ہو اُس وقت تک آپ کچھ بیان نہیں کرسکتے۔ جب حشمت علی نے یہ اعلان دیکھا تو جس کے یہاں قیام کیا تھا اُس سے کہدیا کہ جب کوئی آدمی باہر کا ہمکو پوچھنے آئے تو اُس سے کہدینا کہ یہاں پر نہیں ہیں چنانچہ ہماری جانب سے اسی اعلان کا مضمون خط میں لکھکر ایک آدمی کی معرفت بھیجا گیا صاحب خانہ نے فورًا انکار کردیا کہ حشمت علی کا قیام ہمارے یہاں نہیں ہے۔ وہ کسی اور جگہ ٹھہرے ہیں۔ چنانچہ ہر طرح کوشش کی گئی کہ اُن کو کسی طرح سے خط پہنچ جائے لیکن اُس نے اپنے آپ کو ایسا چھپایا کہ پتا نہ چل سکا۔ احیانًا دوسرے روز آٹھ بجے صبح کے وقت ایک بڑا مجمع اپنے ساتھ لیکر سورتی مسجد میں آگیا جب ہم لوگوں کو خبر ہوئی تو ہم بھی سورتی مسجد میں پہنچے۔ مولانا مولوی اسمٰعیل محمود کاسوجی صاحب خطیب نے کہا کہ آپ شرائط مناظرہ طے کریں اور اسی وقت مناظرہ شروع ہو جائے اس کے جواب میں کہا کہ شرائط کی کیا ضرورت ہے ہم ہر وقت مناظرہ کرسکتے ہیں۔ اس پر مولانا غلام علی شاہ صاحب آگے بڑھے اور کہا کہ اچھا آؤ مناظرہ کرو ہم بغیر شرائط کے مناظرہ کرینگے جب یہ سُنا فورًا اُٹھکر مسجد سے باہر گیا اور اعلان کیا کہ سنّیوں کی

فتح ہوگئی اور وہابیوں کی شکست ہوئی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

بعد اس کے بیان کیا کہ ہم مانڈلے والوں نے اس پر بھی مقدمہ قائم کیا ہے سمن تعمیل ہوگیا ہے ضمانت پر چھوٹا ہے۔ تاریخ پیشی ۱۹ دسمبر ۱۹۳۰ء مقرر ہے۔ اور ہم نے اپنے رنگون آنے کی اطلاع بذریعہ اشتہار کردی ہے۔ نقل اشتہار یہ ہے ملاحظہ ہو۔

باسمہ تعالیٰ حامداً ومصلیاً

رضاخانیوں کے مولوی اور مفتی حشمت علی

سنو! مانڈلے میں مجرمانہ طریق پر سورتی مسجد میں جب تم ایک بڑا مجمع لیکر آگئے تھے اور حضرت اُستاذ محترم علامۂ اجل وفہامہ اکمل حاج الحرمین الشریفین مولانا سید غلام علی شاہ صاحب چشتی صابری مدرس اوّل مدرسہ عربیہ محمدیہ مانڈلے تم سے مباحثہ کے لئے تیار ہوگئے تو تم نہ ٹھہرے پھر حضرت موصوف نے تمکو باقاعدہ چیلنج دیا اور پانچ معتبر و معزز اصحاب کے ہاتھ تم کو چٹھی بھیجی مگر تم نے اس کے لینے کی بھی جرأت نہ کی اور چٹھی لیجانے والوں کو گالیاں دیکر اپنی شرافت کا ثبوت دیا۔ اور اسی دن سراسیمہ ہوکر راہی رنگون ہوئے تعاقب کے لئے حضرت استاذ محترم بھی یہاں پہونچ گئے ہیں یہ سُنکر ہم کو خوشی ہوئی کہ یہاں کے اہلسنت وجماعت نے بھی ایک باقاعدہ عالمانہ ومحققانہ مناظرہ کا تہیہ کرکے تم کو رجسٹری خط بھیجدیا ہے اور بعونہ تعالیٰ فرار کے تمام راستے بند کردیئے ہیں لہذا اب کوئی حیلہ نہ نکالو اور بار بار عام وخاص ہر قسم کے مجمعوں میں جو تم نے سب وشتم کئے ہیں علمائے اسلام کی شان میں گستاخیاں اور افتراپردازیاں کرکر اپنے بڑے بھائیوں کو بھی شرمندہ کیا ہے اور اہلسنت وجماعت کو پے درپے مناظرہ کے چیلنج دیئے ہیں ان کا ثبوت دو مسلمانوں کو گمراہ کرکے اور باہم لڑاکر انشاء اللہ دنیا کا بھی فائدہ نہ ہوگا حضرت موصوف بھی اسی مناظرہ کے انتظار میں یہاں اقامت فرما ہیں اور مانڈلے میں انشاء اللہ ثم انشاء اللہ تمام دروغ گوئیوں کا ثبوت تم سے لیا ہی جائے گا۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

الراقم احقر الوریٰ محمد شفیع امرتسری تلمیذ حضرت ابن اسد اللہ حیدر کرار جناب مولانا سید غلام علی شاہ صاحب چشتی۔ صابری۔ نقشبندی۔ سہروردی مقیم مانڈلے (برما) ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء بروز جمعہ

الغرض سننے میں آیا کہ مولوی حشمت علی رضوی پولیس کی نگرانی میں ۱۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کو پھر دوبارہ رنگون سے مانڈلے گیا۔ اور ۷ دسمبر ۱۹۳۰ء کو جناب مولانا مولوی عبد الشکور صاحب و جناب مولانا مولوی احمد اشرف صاحب مدظلہما العالی وغیرہ سب کے سب مانڈلے گئے ہیں وہاں پر مناظرہ کے لئے ہر چند کوشش کی گئی لیکن وہ مقابلہ پر نہ آئے اور ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ریل گاڑی سے بھاگ گئے جس کی اطلاع عام بذریعہ اشتہار کردیگئی نقل اشتہار یہ ہے ملاحظہ ہو

کیا اب پھر کبھی کوئی رضاخانی مولوی مناظرہ کا نام لیگا

شکر ہے اے خالقِ خشک وتری — پردہ دروں کی ہوگئی پردہ دری

اے مانڈلے کی سرزمین! تجھکو مبارک ہو کہ ایک دجّال فتنہ جس نے اسلام اور سنت جماعت کے لباس میں سچے مسلمانوں کو کافر و وہابی بناکر اور مسلمانوں کو باہم لڑاکر دین اسلام کے برباد کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے تیری بستی میں آکر ایسا ذلیل وخوار بنکر فرار ہوا کہ آیندہ کبھی انشاء اللہ تعالیٰ یہ بلا تیرے قریب نہ آیگی!

اے شہر مانڈلے! اس عنایت ربّانی کو فراموش نہ کرنا کہ رضاخانی بریلویوں کو یا بقول ان کے رضاخاں مولوی کے چھوٹے غلاموں کو تیری سرزمین پر ایسی ذلت کے ساتھ شکست پر شکست ہوئی کہ دوسری شکست کے بعد باوجودیکہ ان میں حیا بالکل نہیں مگر پھر بھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے اور خود ان کے ہی دام افتادہ ان کی صورت سے بیزار ہوگئے۔ اور بیک بینی دو گوش چھپکر آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء ۹ بجے رات کی ریل گاڑی سے بھاگ گئے۔

مختصر واقعہ رضاخانی مولویوں کے فرار اور اہلِ سنت وجماعت کی فتح عالم آشکار کا یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے دو جماعتیں رضاخانی مولویوں اور اہلسنت وجماعت کے عالموں میں مناظرہ کرانے کے درپے ہوئیں پہلے عوام کی جماعت اس کے بعد خواص کی جن میں شہر کے بڑے بڑے عزت والے تھے یعنی چونسٹھ مساجد کے متولیان یہ دونوں جماعتیں کوشش کرکے تھک گئیں لیکن رضاخاں کے چھوٹے غلام مناظرہ کرنے کی ہمت نہ کرسکے یہ دونوں جماعتیں جس وقت عالم اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم لکھنؤ دامت برکاتہ، کے پاس آئیں تو یہاں نہ کوئی دربان

تھا اور نہ کوئی پہرہ بے تکلف آپ سے ملیں اور آمادگی مناظرہ کی جیسی تحریر دونوں جماعتوں نے چاہی ممدوح سے دستخط کرا کر لے گئیں اسکے بعد یہ دونوں جماعتیں رضاخاں کے غلاموں کے پاس پہنچیں معززین شہر کی جماعت تو ان غلاموں سے بلا واسطہ گفتگو بھی نہ کرنے پائی ان کی صورت بھی نہ دیکھ سکی غرضیکہ دونوں جماعتوں میں سے کوئی بھی ان کے دستخط آمادگی مناظرہ پر نہ لے سکی اور نتیجہ یہ ہوا کہ رضاخانی مولویوں کو مانڈلے سے بھاگنا پڑا وہ بھاگ گئے مگر خدا کا قہر ان کے تعاقب میں ہے!

اے مانڈلے کی سرزمین تجھکو کچھ معلوم ہے کہ یہ عنایت ربانی تجھ پر کیوں نازل ہوئی سُن اور یاد رکھ تیرے کسی مہمان نے کسی عالم میں بارگاہ نبوت میں فریاد کی اے خدا کے نبیؐ! اب آپ کی اُمت اس حالت پر پہنچگئی ہے کہ کچھ دیو سیرت انہیں کی صورت میں سُنی حنفی بنکر ان کو گمراہ کر رہے ہیں اور لوگ ان کے جال میں پھنستے جارہے ہیں خدا کے لئے کچھ تو توجہ کیجیئے ؎

الیٰ بابہ العالی مددت ید الرجاء　　ومن جاء ھذا الباب لاتختشی الردا

نوٹ: مختصر حال تو یہ تھا اور مفصل حال انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مکمل رُوئداد جس کا سچّا نام۔ دفع شجون از مانڈلے رنگون اور جس کا پیارا لقب عنایات ربّانی بہ استیصال فتنہ رضاخانی ہے۔ وھو حسبنا اللہ ونعم الوکیل

المشتہر (عالم) اہلسنت وجماعت ومبلغ اسلام برما جناب مولانا مولوی محمد حسین عرف مولوی اوبابو۔ مانڈلے۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ء

(رشید پرنٹنگ پریس ۳۵۷ اسپارک اسٹریٹ رنگون)

الغرض ۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ء کو مولوی حشمت علی مانڈلے سے بھاگ کر رنگون آئے اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۰ء کو یہاں سے اپنے وطن واپس گئے۔ افسوس صد افسوس حشمت علی کی حالت پر کہ اُنھوں نے اُمّت محمدیہ کے اندر ایک بڑی جماعت علماء حنفیہ کو کافر بنا کر ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بیچین و بیقرار کر دیا۔ اور کیوں آپ رنجیدہ و بے قرار نہوں اسلئے کہ آپ کو قیامت کے دن اپنی اُمّت کی کثرت پر فخر ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم نکاح کرو اور اُس سے اولاد پیدا ہو

تاکہ ہماری امت بڑھے یاد رکھو قیامت میں اپنی اُمّت کی کثرت پر فخر کرونگا۔ نقل ہے کہ ملا حسین کاشفیؒ ایک روز اپنے وعظ میں عذاب دوزخ کا حال بیان کر رہے تھے سامعین میں سے ایک شخص پر ایسا اثر غالب ہوا کہ روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئیں اور اُسی حالت میں اُس کا انتقال ہو گیا رات کو ملا حسین صاحب کاشفیؒ نے خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مایوسی کی حالت میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے ملّا تو نے ہماری امت سے ایک آدمی کیوں کم کر دیا صبح کو جب اُٹھے تو انھوں نے عہد کر لیا جب تک زندہ رہونگا عذاب دوزخ کا حال بیان نہ کرونگا۔ کہتے ہیں کہ جب تک وہ زندہ رہے دوزخ کا حال بیان نہیں کیا۔ مقام غور ہے۔ کہ وہاں تو ایک آدمی کا انتقال ہوا تھا اور یہاں تو ایک بڑی جماعت کو اُمّت محمدیہ سے خارج کر دیا جس قدر صدمہ ہو کم ہے۔

کاش۔ اگر حشمت علی نے اپنے سفر میں جتنے آدمیوں کو کافر بنایا تھا اُس کے مقابلہ میں پانچ ہی غیر مسلم قوم (برما) کو مسلمان بنا کر جاتے تو ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خوش اور راضی ہوتی اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتی۔

رضاخانی بریلوی اور علماء دیوبندی سنی حنفی کے اعمال پر ایک سرسری نظر

(۱) شردھانند آریہ نے فتنہ ارتداد میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی اور بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کیا جناب قاضی عبدالرشید صاحب شہید (نور اللہ مرقدہم) نے اپنے جوش ایمانی میں آکر اُس کو قتل کر دیا اور گرفتار ہوئے اُن کے بچانے کے لئے وہی علماء دیوبند جن کو رضاخانی کافر وہابی کہتے ہیں۔ ہر جگہ پر جلسہ کر کے چندہ کیا۔ اور جہانتک ممکن تھا اُن کے بچانے کیلئے کوشش کی۔ اور رضاخانی لوگ جن کا دعویٰ عشق رسول اللہؐ ہے۔ نہ معلوم اُن کا عشق کہاں غائب ہوا۔ قاضی صاحب ممدوح کی کسی طرح سے ہمدردی نہ کی۔

(۲) راجپال آریہ نے ایک رسالہ بنام رنگیلا رسول لکھا اور اس میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز الفاظ لکھے جس سے تمام مسلمانوں میں بےچینی پھیل گئی وہی علماء دیوبند

جن کو رضاخانی لوگ وہابی کافر کہتے ہیں ہر جگہ پر اظہار نفرت کے جلسے کئے اور اخباروں میں مضمون لکھے۔ رضاخانی جماعت عشق رسولؐ اللہ کا دم بھرتی ہوئی کونے میں بیٹھی رہی۔

(۳) سارداایکٹ کے قانون نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو پریشان کردیا وہی علمائے دیوبند... جن کو رضاخانی وہابی کافر کہتے ہیں نہایت جانبازی کے ساتھ سرتوڑ کوشش کی جلسے کئے رسالے لکھے اور جیل میں رہے۔ کسی رضاخانی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ اپنا علیحدہ ہی جلسہ کرتا اور اخبار میں کوئی مضمون مسلمانوں کے فائدے کے لئے لکھتا۔ اُن کو کافر بنانے ہی سے کب فرصت ہے جو دوسری طرف توجہ کریں اُن کی نجات کے لئے یہی عمل کافی ہے۔

(۴) گذشتہ رمضان المبارک میں رات کے وقت مغل اسٹریٹ رنگون میں مسجد کے سامنے باجہ بجانے کی وجہ سے چینی قوم اور مسلمانوں کے درمیان جھگڑا واقع ہوا دوسرے چند مسلمان ضلع بارہ بنکی کے رہنے والے جو رضاخانی خیالات کے تھے پکڑ لئے گئے اور ان پر مقدمہ قایم کیا گیا اُن بیچاروں کی کسی رضاخانی مالدار نے ہمدردی اور چھڑانے کی کوشش نہ کی۔ آخر کار وہی علماء دیوبند کے متعلقین جن کو رضاخانی کافر کہتے ہیں۔ اُن میں سے جناب احمد نانا باوا سورتی نے چندہ کرکے نہایت کوشش کے ساتھ ان بیچاروں کو چھڑا کر اپنی دریا دلی کا ثبوت دیا۔

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الی من اساء

رضاخانی وہی اپنے پرانے مشغلے یا کافر کے وظیفے میں لگے رہے۔

(۵) ضلع شوئے بو (ملک اپر برہما) میں ایک ہندو نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے اور شوئے بو کے مسلمانوں نے اس پر مقدمہ قایم کیا وہی علمائے دیوبند جن کو رضاخانی وہابی کافر کہتے ہیں انہیں کی جمعیۃ العلماء کی جانب سے شوئے بو کے مسلمانوں کی ہمدردی کی گئی ہے اور اُن کی جانب سے ہر طرح کی کوشش ہو رہی ہے۔ اخبار شیر میں ہمیشہ مضمون چھپتا رہتا ہے۔ رضاخانی اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن وہ یا کافر کے وظیفہ سے مجبور ہیں اُن کو اتنی فرصت کہاں جو یہ اعلیٰ کام چھوڑ کر ادنیٰ کام کی طرف توجہ کریں ان کا دعویٰ عشق رسول اللہ صرف زبانی ہے ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہوتے ہیں۔

برادران اسلام۔ اب آپ انصاف کی نظر سے دیکھیں کہ رضاخانیوں کو سچی محبت جناب

خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا علمائے دیوبند کو۔ کون دینی خدمت کرتا ہے اور کون باتیں بناتا ہے!

رضاخانی لوگ اپنے عقائد پر کسقدر پکّے ہیں مُلاحظہ ہو!

حشمت علی نے رضاخانیوں کو تین باتوں پر اصرار کے ساتھ عمل کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۱) دیوبندی وہابی کافر ہیں اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ چنانچہ اس پر عمل درآمد ہو چکا عیدین کے موقع پر رضاخانیوں نے عیدگاہ سے جدا ہو کر علیحدہ میدان میں عید کی نماز پڑھی۔

(۲) دیوبندی وہابی کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ان سے سلام و کلام نہ کرو۔ اس مسئلہ پر رضاخانیوں کا تھوڑے دنوں تک عمل رہا بعد اسکے سلام و کلام تو درکنار بلکہ اُن سے اچھی طرح ملنے جلنے لگے ابھی چار روز کی بات ہے کہ علماء دیوبند نے مرکزی جمعیۃ العلماء دہلی کے لئے چندہ کرنا شروع کیا اور ہر جگہ سے چندہ حاصل کیا اور کامیاب ہوئے منجملہ اُن تمام جگہوں کے حسن جیوا میمن جو پکا بدعتی رضاخانی بلکہ رضاخانیوں کا سردار اعظم ہے اُسکی دُکان پر جناب مولانا مولوی مفتی اسمٰعیل بسم اللہ صاحب سورتی و جناب مولانا مولوی حافظ اسمٰعیل صاحب امام سورتی جامع مسجد و جناب محمد ہاشم پٹیل صاحب مدفیوضہم گئے۔ وہ ان تمام حضرات کو دیکھکر کھڑا ہو گیا اور نہایت ادب کے ساتھ بٹھایا اور عاجزی کے ساتھ چائے و پان پیش کیا۔ اور کہنے لگا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان میں جن مسائل میں اختلاف ہے وہ اختلاف ابتک باقی ہے اور باقی رہیگا لیکن حشمت علی کے طرز بیان اور گالی گلوج سے میں ہرگز خوش نہیں۔ آپ لوگ نائب رسولؐ اللہ ہیں اللہ تعالیٰ آپ ہی لوگوں کے ساتھ حشر میں اُٹھائے۔ مچھلی والوں نے گلی نمبر ۴۳ میں جناب مولانا مولوی احمد اشرف صاحب راندیری مدظلہ کو بلا کر وعظ کرایا۔

برادران اسلام خدا کے لئے آپ انصاف کریں کہ حشمت علی علماء دیوبند کو کافر کہیں تو سب نئے پرانے رضاخانی کہیں کہ آپ سچ کہتے ہیں بیشک وہ کافر ہیں اور حشمت علی کے قول کے موافق سب نئے پرانے رضاخانی کافر ہوں تو اپنے کفر کا یقین نہ کریں۔ تعجب کی بات ہے۔

کہ حشمت علی نے کہا تھا کہ جو علمائے دیوبند کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ان سے سلام وکلام کرنا حرام قطعی اور کفر یقینی ہے۔ اکثر رضاخانی بھائی، علماء دیوبند کو سلام کرکے اور انکا وعظ سنکر کافر ہوکر جماعت رضاخانی سے خارج ہوئے۔ اب۔ وہ رضاخانی بھائی جو علماء دیوبند کو سلام کرکے اور ان کا وعظ سنکر کافر ہوئے اگر فرقہ رضاخانی میں رہنا چاہتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ وہ حشمت علی کے ہاتھ پر از سر نو توبہ کریں اور اپنی بیویوں سے جدید نکاح کریں ورنہ ہمیشہ کفر کی حالت میں رہکر ہمیشہ اپنی بیویوں سے زنا کرتے رہیں گے۔ اور اگر وہ رضاخانی بھائی علماء اہلسنت کی پاکیزہ جماعت میں رہنا چاہتے ہیں تو نور علیٰ نور ان کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہوا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ حشمت علی کو جھوٹا فسادی بدعتی جانیں اور اُس سے پرہیز کریں۔

(۳)، اہلسنت وہابی کافر ہیں اُن کو مقابر مسلمین میں مُردے دفن کرنے سے منع کرو۔

اب تک ہم نے بہت غور کیا کہ تانبو میں جو قبرستان ہے اُس میں رنگون کے ہر خاص و عام مسلمانوں کے مُردے دفن ہوتے ہیں۔ آیا یہ قبرستان سُنّی حنفیوں کا ہے یا رضاخانی بریلویوں کا ہے اگر وہ قبرستان رضاخانی بریلویوں کا ہوتا تو ضرور اپنے عقیدے کے موافق سنی حنفی مسلمانوں کے مُردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے۔ اب تک رضاخانیوں کی جانب سے کوئی دربان مقرر نہیں ہوا جو سنی حنفی مسلمانوں کے مُردوں کو دفن کرنے سے منع کرتا۔

اگر وہ قبرستان سُنّی حنفی مسلمانوں کا ہوتا۔ تو یقیناً رضاخانی بھائی اپنے عقیدے کے موافق اپنے مُردوں کو ہرگز وہاں دفن نہ کرتے جیسا کہ عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنے سے پرہیز کیا ہے اس سے بھی پرہیز کرتے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ قبرستان تو سنی حنفی مسلمانوں کا ہے۔ اب تعجب کی بات ہے کہ رضاخانی لوگ اپنے مُردوں کو اپنے عقائد کے خلاف سنی حنفی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ اب تک کوئی جنازہ ان کا واپس ہوتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا فہذا شئ عجیب!

پس اے نئے رضاخانی بھائیو ہم بحمداللہ پکے مسلمان سچے سُنّی حنفی ہیں اور تمہیں کافر نہیں کہتے تمہارا پیشوا حشمت علی جھوٹا فسادی بدعتی ہے اپنے قول سے خود بھی کافر ہوا اور تمہیں بھی کافر بنایا۔ پس اس کو چھوڑو اور جس طرح تم اپنے مُردوں کو ہمارے قبرستان میں دفن کرتے ہو اسی طرح

سے تمہارے لئے سورتی مسجد کا دروازہ کھلا ہے۔ آؤ اور ہمارے ساتھ نماز پڑھو ہم تم ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ہمارا تمہارا خدا ایک ہے رسولؐ ایک ہے قبلہ ایک ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ جو ہم تم سے جدا رہیں یا تم ہم سے جدا رہو!

۳۰ ردسمبر ۱۹۳۱ء کو امام المناظرین رئیس المتکلمین جامع المعقول والمنقول حامی سنت قاطع بدعت جناب مولٰنا مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدیر رسالہ النجم دامت برکاتہم مانڈلے سے تشریف لائے۔ چار یوم قیام کرکے یہاں سے ۳ر جنوری ۱۹۳۱ء کو اپنے وطن لکھنو تشریف لیگئے الحمدللہ کہ مولانا ممدوح کا رنگون اور مانڈلے کا سفر ایسا مبارک ہوا اور اُن کی فتنہ رضاخانی کی مدافعانہ کوشش اللہ ورسولؐ کے نزدیک ایسی مقبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنی پاک زمین مکہ معظمہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) کی زیارت سے انہیں مشرف فرمایا اور ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دوعالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ایسی خوش اور راضی ہوئی کہ مولٰنا ممدوح کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ مولانا ممدوح یہاں سے جانیکے بعد ہی فوراً سامان سفر حج کے اہتمام میں لگ گئے اور ماہ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ میں لکھنؤ سے روانہ ہوگئے اور مکہ معظمہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں پہنچکر فریضہ حج ادا کرکے مدینہ طیبہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں پہنچکر مسجد نبوی اور ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دوعالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت سے مشرف ہوکر مَنْ زارَ قبرِی وجبت لہٗ شفاعتی کی بشارت میں داخل ہوئے اور نہایت خیر و برکت سے مالامال ہوکر اپنے وطن مع الخیر پہنچ۔ اللہ تعالیٰ شانہ تمام مسلمان بھائیوں کو اور ہم کو حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے آمین۔

اِلٰہِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ	بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ
وَھَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِہٖ قَرَارًا	بِاِیْمَانٍ وَّدَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ

تیسرا باب حشمت علی کے اعتراضات اور اسکے جوابات کے بیان میں

ناظرین کرام! گالی گلوج سب و شتم لعن طعن ایک دوسرے پر کرنا ہر ذی عقل کے نزدیک

بُرا ہے۔ اور مذہب کے اعتبار سے تمام مذہبوں میں اس کی بُرائی تسلیم کی گئی ہے۔ ہر مذہب نے اپنے ماننے والوں کو اس سے روکا ہے سوائے فرقہ رضاخانی بریلویہ کے کہ اس فرقہ کی بنیاد ہی گالی گلوج سب وشتم لعن وطعن پر قایم ہے۔ احقر کے نزدیک تمام گالیوں میں سب سے بڑھ چڑھکر کفر کی گالی ہے گذشتہ سال مورخہ، نومبر ۱۹۳۰ء کو حشمت علی رنگون میں آئے اور چھبیس یوم تک برابر اکابر علمائے سُنّی حنفی پر لعن طعن اور کفر کی بارش برساتے رہے۔ حق یہ ہے کہ ایسے وقت پر ضبط کرنا یا تو کسی بڑے حلیم بردبار کا کام ہے یا اس شخص کا کام ہے کہ جس میں خداوند عالم نے حمیت اور غیرت کا کوئی شمہ باقی نہ رکھا ہو۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اگر ہم اس گالی گلوج کا جواب دیتے تو ہم کسی طرح سے نہ گنہگار تھے نہ قابل ملامت بموجب ارشاد باری تعالیٰ کے قولہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ط یعنی اگر عذاب کے بدلے عذاب کیا چاہو تم کسی پر تو عذاب کرو اُسپر جتنا اُس نے عذاب کیا ہی تمپر۔ لیکن ہم اس کو فضول اور مذموم سمجھتے ہیں ناظرین کی تسلی اور اطمینان خاطر کے لئے ہم اُن کے اعتراضات کے جوابات نہایت سنجیدگی اور متانت سے لکھنا چاہتے ہیں۔ اور لعن طعن گالی گلوج سے اپنے رسالہ کو پاکیزہ رکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم اگر کوئی سخت لفظ قلم سے نکل جائے تو ناظرین معاف فرمائیں۔ کیونکہ ابتدا اُن کی جانب سے ہوئی ہے۔ ع

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

حضرات حشمت علی نے رنگون میں اکابر علمائے سُنی حنفی پر جو اعتراضات کئے ہیں وہ اعتراضات کوئی نئے نہیں ہیں بلکہ وہ اعتراضات اُن کے پیرو مرشد مجدد البدعات احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانیٔ فرقہ رضاخانی کے کئے ہوئے ہیں جن کے جوابات حضرات اکابر علمائے سنی حنفی تقریری مناظرہ اور متعدد رسالے میں دے چکے ہیں بلکہ حشمت علی کے آنے سے پہلے اسمٰعیل نوراللہ احدل نظامی نے اپنے اشتہار جن کی سُرخی شاہدین علیٰ انفسہم الکفر ہے جس میں انہوں نے احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے اعتراضات اور اکابر علمائے دیوبند کے جوابات شائع کئے ہیں جو اسی رسالہ کے پہلے باب میں مرقوم ہے۔ مشتہر اشتہار نے چونکہ اعتراضات اور جوابات دونوں شائع کئے اسلئے ہماری جماعت کی جانب سے اس اشتہار کا جواب بھی نہیں دیا گیا کہ ناظرین اشتہار کے اعتراضات اور جوابات دیکھکر حق و ناحق کا فیصلہ خود کرلیں گے۔ الغرض حشمت علی کہ فرقہ

رضاخانی کا ہر شخص اُنہی پُرانے اعتراضوں کو جن کا متعدد بار دنداں شکن جواب دیا گیا ہے۔ ہر جگہ رٹتا پھرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے اپنی روزی حاصل کرتا ہے ورنہ اس کے اندر کوئی علمی کمال نہیں ہے جیسا کہ اس کے لکچروں کے سننے والے بارہا تجربے کر چکے ہیں۔ چونکہ یہاں پر حشمت علی نے انہیں پُرانے اعتراضوں کو دُہرا کر عوام الناس کو گمراہ کیا ہے اسلئے عوام الناس کی اطمینان خاطر کے لئے ہر ہر اعتراضات اور اُس کے جوابات بہ تفصیل نمبروار لکھتے ہیں ملاحظہ ہو!

اعتراض نمبر(۱) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے۔

جواب نمبر(۱) اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا۔ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ یہ محض غلط اور افترا ہے۔ ہم اور ہمارے حضرات اساتذہ اکابر علماء دیوبند ایسے شخص کو کافر وملعون جانتے ہیں خود مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں قولہ ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک اور منزہ ہے اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جائے معاذاللہ تعالیٰ اُس کے کلام میں ہرگز شائبہ کذب کا نہیں قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعًا کافر وملعون ہے اور مخالف قرآن وحدیث کا اور اجماع اُمّت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں تَعَالَی اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ط

البتہ یہ عقیدہ اہل ایمان کا سب کا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مثلاً فرعون وہامان وابی لہب کو قرآن میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز نہ کریگا۔ مگر وہ حق تعالےٰ قادر ہے اس بات پر کہ اُن کو جنت دیدے عاجز نہیں ہو گیا ہے قادر ہے۔ اگرچہ اپنے اختیار سے ایسا نہ کرے گا۔ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ هُدٰهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ اس آیت سے واضح ہو گیا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا سب کو مومن کر دیتا مگر جو فرما چکا ہے اس کے خلاف نہ کریگا اور سب اختیار سے ہے اضطرار سے نہیں وہ فاعل مختار ہے فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہے یہ عقیدہ تمام علماء امت کا ہے چنانچہ بیضاوی تحت تفسیر قولہ تعالیٰ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الخ لکھتا ہے کہ عدم غفران شرک کا مقتضی وعید کا ہے ورنہ کوئی امتناع ذاتی نہیں اور یہ ہے عبارت اس کی وعدم غفران الشرك مقتضی

الوعید فلا امتناع فیہ لذا انہ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

خلاصہ یہ کہ علماء دیوبند کا بلکہ تمام علماء امت کا سوائے فرقہ رضاخانی بریلویہ کے یہ عقیدہ ہے کہ فرعون وہامان وابی لہب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے اور وہ قطعی لوگ جہنمی ہونگے اور اُس کے خلاف ہرگز نہ کریگا مگر وہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اُن کو یعنی فرعون وہامان وابی لہب کو جنت دیدے عاجز نہیں ہوگیا ہے قادر ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

فرقہ رضاخانی بریلویہ کا یہ عقیدہ ہے کہ فرعون وہامان وابی لہب کو اللہ تعالیٰ نے جہنمی ہونیکا ارشاد فرمایا ہے تو جہنم ہی دیگا اب جنت دینے پر قادر نہیں ہے بلکہ عاجز ومجبور ہے۔ رضاخانی کہتے ہیں کہ اگر فرعون وہامان وابی لہب کو اگر جنت دیدے تو (نعوذ باللہ) اللہ جھوٹا ہوگیا۔ اس قاعدہ پر انھوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تمام انبیاء واولیاء وصلحاء کی شفاعت کا انکار کیا ہے مثلاً زناکار اور سود خوار اور بے نمازی بلکہ ہر گنہگار کے لئے سزائے دوزخ ہے اب اگر وہ بلا سزا کی یا کسی کی شفاعت کے ان گنہگاروں کو بخشدے تو فرقہ رضاخانی کے نزدیک (نعوذ باللہ) خدا جھوٹا ہوتا ہے۔ اسلئے وہ ہرگز نہ بخشنے گا جب تک کہ ہر گناہ کے بدلہ میں سزا نہ دے۔ یہ ہے اُن کا عقیدہ جو وہ چھپاتے ہیں اور علماء سنی حنفی کا عقیدہ بحمداللہ تعالیٰ پاکیزہ اور تمام اہلسنت وجماعت کے موافق ہے۔ فرقہ رضاخانی کے بانی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے عوام الناس کو گمراہ کیا اُن کو اس سے بحث نہیں کہ مُردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں۔ بات تو اتنی تھی کہ خداوند تعالیٰ کی وہ شان اور قدرت ہے کہ اگر چاہے تو فرعون وہامان وابولہب کو جنت دے تو کسی کی طاقت وقدرت نہیں جو چون وچرا کر سکے۔ لیکن وہ ہرگز ہرگز ان کو یعنی فرعون وہامان وابولہب کو نہ بخشیگا جو قرآن پاک میں وعدہ فرمایا ہے اُسی کے موافق وعدہ پورا کرے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے زید نے کہا کہ سور کا گوشت حرام ہے اور بکر نے زید کو بدنام کرنے کے لئے مشہور کر دیا کہ زید کہتا ہے کہ گوشت حرام ہے۔

اسی طرح علمائے سُنی حنفی نے خداوند تعالیٰ کی عظمت ورفعت وشان وقدرت بیان کی اور

فرقہ رضاخانی نے اپنے حلوا مانڈے کے لئے اُن کو بدنام کرنے کے لئے مشہور کر دیا کہ علماء سنی حنفی کا یہ عقیدہ ہے کہ نعوذ باللہ خدا جھوٹ بولتا ہے۔ استغفر اللہ۔ اس بیحیا کو شرم نہیں آتی کہ علمائے سنی حنفی کی جماعت سے ایک عالم کو ہدایت ہوئی اُن کا یہ ناپاک ملعون عقیدہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جائے تعجب ہے کہ سننے والے اس بے حیا کے جھوٹے اتہام کو یقین کر لیتے ہیں حالانکہ یہ ناپاک عقیدہ علمائے سنی حنفی تو درکنار کسی غیر مسلم قوم کا بھی ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ مسلمان پھر بھی وہ عالم اور ایسا عالم کہ جس کے فیض وبرکات سے دنیا فائدہ اُٹھا رہی ہو۔ یہ معاملہ خداوند تعالیٰ کے سپرد ہے کل قیامت کے روز خداوند تعالیٰ کے سامنے رضاخانیوں کو ثبوت دینا ہوگا۔

اعتراض نمبر (۲) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ میں لکھتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

جواب نمبر (۲) اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّ الْبَاطِلَ بَاطِلًا اہل علم کے نزدیک تو اعتراض مذکورہ کی عبارت سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں بلکہ اس عبارت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا ایسا مضبوط اور مستحکم ہے کہ آپ بڑھ چڑھ کر فرماتے ہیں کہ اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نبی پیدا ہو تو بھی آپ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ آپ خاتم النبیین جیسے پہلے تھے ویسے ہی اب بھی رہیں گے۔ افسوس ہے کہ فرقہ رضاخانی پر کہ وہ خدا سے نہیں ڈرتے اور بے خوف ہو کر ایسے اتہامات ان بزرگوں پر تھوپتے ہیں کہ جن کا نہ سر ہے نہ پیر۔ ہمارے نزدیک اور ہمارے حضرات اساتذہ اکابر علماء سنی حنفی کے نزدیک آپ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین ہیں خود جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مناظرہ عجیبہ صفحہ ۱۴۴ پر ارشاد فرماتے ہیں قولہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔ ناظرین اللہ انصاف فرمائیں کہ اب بھی کوئی شک وشبہ باقی رہتا ہے مولانا مرحوم

جناب خاتم الانبیا ء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیا ہونے کو ثابت کر رہے ہیں یا انکار کرتے ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ معترض کا اعتراض اگر بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا اس کو مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کو لکھنے کی کیا ضرورت پیش آئی اس کا جواب یہ ہے غور کے ساتھ ملاحظہ ہو۔

مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب کا نام جس کو معترض حوالہ میں پیش کر رہا ہے تحذیر الناس ہے جس کے معنی لوگوں کو بچانا۔ ہے۔ مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک سوال آیا تھا جس کا جواب مع اسی سوال کے اسی کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہے کتاب کے شروع میں سوال ہے اس کے بعد جواب ہے۔ جواب ہی کے ختم ہونے پر کتاب بھی ختم ہوئی ہے نقل سوال یہ ہے ملاحظہ ہو۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی دربارہ قول ابن عباسؓ جو درمنثور وغیرہ میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِیْنَ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ اٰدَمُ کَاٰدَمِکُمْ وَنُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَاِبْرَاھِیْمُ کَاِبْرَاھِیْمِکُمْ وَعِیْسٰی کَعِیْسَاکُمْ وَنَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقے میں مخلوق الٰہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقے میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے مگر اس کا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں اور نہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں اسلئے کہ اولاد آدمؑ جس کا ذکر وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ میں ہے اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقے کے آدمؑ کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب اولاد آدمؑ سے افضل ہیں تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں آپ کے مماثل کسی طرح نہیں ہو سکتے انتہی۔ اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لونگا میرا اصرار اس تحریر پر نہیں پس علماء شرع سے استفسار یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو محتمل ہیں یا نہیں اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر فاسق یا خارج اہلسنت وجماعت

سے ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا!

اسی سوال مذکورہ بالا کے جواب میں پوری تحذیر الناس ہے سوال مذکورہ بالا میں جو حدیث مذکور ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں اور ہر زمین پر حضرت آدم و نوح و ابراہیم و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسّلام کے دوسرے حضرت آدم و نوح و ابراہیم و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسّلام اور تمہارے نبی کے جیسے دوسرے نبی بھی ہیں۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس زمین میں جیسے حضرت آدم و نوح و ابراہیم و عیسیٰ اور جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ہیں اسی طرح سے ہر ہر طبقات زمین میں دوسرے حضرت آدم و نوح و ابراہیم و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام گذرے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہر طبقات زمین میں ایک ایک خاتم الانبیاء اور گذرے ہیں اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا اس زمین کے پیغمبروں کی پیغمبری ختم کرنے والے اور ان کے سردار ہیں یا دوسرے طبقات زمین کے پیغمبروں کی پیغمبری بھی ختم کرنے والے اور ان کے سردار بھی ہیں۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ دوسرے طبقات زمین میں بھی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام تشریف لائے ہیں اور ان کے خاتم الانبیا بھی ہیں تو یقینی بات ہے کہ دوسرے طبقات زمین کے خاتم الانبیاء یا تو ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہونگے یا برابر ہوئے ہونگے یا بعد میں ہوئے ہونگے لیکن بموجب حدیث (لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) کے آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔

جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ سوال مذکورہ بالا میں جو حدیث مذکور ہے وہ محدثین کے نزدیک صحیح ہے اور اس زمین کے علاوہ دوسرے طبقات زمین میں جتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام گذرے ہیں خواہ وہ پہلے گذرے ہوں یا ہمعصر ہوں سب سے افضل ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ہیں اور اس زمین کے تمام پیغمبروں اور دوسرے طبقات زمین کے تمام پیغمبروں کے آپ ہی خاتم ہیں اور آپ ہی پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ یعنی تم میں سے کسی کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور لفظ خاتم النبیین تعریف کے مقام میں واقع ہوا ہے اسلئے تفصیل ختم نبوت کی اجمالاً ملاحظہ ہو۔

ختم نبوت کے دو معنی ہیں۔ اوّل ختم زمانی کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ خاتم کا زمانہ سب نبیوں کے آخر میں ہو اسکے زمانہ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہو اُس کو ختم زمانی کہتے ہیں پس جو شخص سب کے بعد میں ہو زمانہ میں اس کو خاتم اس معنیٰ کے اعتبار سے کہہ سکیں گے چاہے وہ اپنے سے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا ہو یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے ادنیٰ ہو رجوم المذنبین صفحہ ۹۵

اس تعریف مذکورہ بالا کے اعتبار سے ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ سب نبیوں کے بعد آخر زمانہ میں تشریف لائے ہیں آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہو گا۔ لیکن اس تعریف کے اعتبار سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ آپ تمام نبیوں سے اعلیٰ اور افضل ہیں حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے اعلیٰ اور افضل بلکہ آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ یہ کمی دوسرے معنی سے پوری ہو سکتی ہے اس لئے دوسرے معنیٰ ملاحظہ ہوں۔

دوم رتبی اور ذاتی اور وہ اس سے عبارت ہے کہ مراتب نبوت کا اُس پر خاتمہ ہوتا ہو اُس سلسلہ میں کوئی اُس سے بڑھکر نہ ہو جتنے مرتبے اس سلسلے کے ہوں سب اُسکے نیچے اور اُس کے محکوم ہوں مثلاً سلسلہ انوار میں عالم اسباب میں آفتاب خاتم مراتب نور ہے کہ جتنی روشنیاں دنیا میں موجود ہیں ماہتاب (چاند) میں ہوں یا کواکب سیارہ (پھرنے والے تارے) یا دوسرے تاروں میں ہو یا زمین و زماں آئینہ وغیرہ میں سب کی سب آفتاب پر جاکر ختم ہو جاتی ہیں۔ یا مرتبہ حکام مملکت سلطانی میں (بادشاہی ملکوں کے حاکموں کا رتبہ) خاتم مراتب حکومت وزیر اعظم ہوتا ہے۔ وہاں پہنچکر جملہ مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں اس کو حاکم الحکام (حاکموں کا حاکم) خاتم الحکام (حاکموں کا ختم کرنیوالا) کہا جاتا ہے جتنے ملازمین حکومت ہوں پیادہ سے لیکر وزیر ادنیٰ تک سب اسکے ماتحت شمار ہوتے ہیں جو جو احکام نیچے کے حاکموں پر آتے ہیں بذریعہ وزیر اعظم آتے ہیں۔ جیسے کہ جو کچھ روشنی چاند اور دوسرے تاروں میں آتی ہے بذریعہ آفتاب ہی آتی ہے اسی قیاس پر زمین و در و دیوار وغیرہ ہیں سے مستفید ہوتے ہیں۔ کشتی کو حرکت اولاً عارض ہوتی ہے اور اسکے ذریعہ سے بیٹھنے والوں کو حصہ پہنچتا ہے۔ پس سلسلہ حرکت کشتی پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کشتی کو موصوف بالحرکت اولاً بالذات کہیں گے اور بیٹھنے والے کشتی کو ثانیاً و بالعرض کہیں گے جبکہ آپ یہ معنی خیال کر چکے تو یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ چونکہ یہ مرتبہ نبوت نہایت بڑا ہے اس لئے خاتم سلسلہ کو تمام سلسلہ سے افضل اور اُس وصف میں اعلیٰ ہونا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے وزیر اعظم کا نیچے کے تمام حاکموں سے اعلیٰ تر ہونا اور آفتاب کا سب روشنیوں سے قوی تر ہونا ضروری ہے۔ جیسے کہ کشتی میں بھی یہ امر ہے۔ پس جو شخص خاتم نبوت ہو گا اُس کو نبی الانبیاء اور سید الرسل ہونا ضروری ہے اور جتنے کمالات نبوت ہونگے وہ سب اُس میں اولاً بالذات کامل درجہ کے ہونگے اور دوسروں میں اس کا فیض ہو گا۔ جہاں کہیں کے نبی ہوں اور جس زمانہ کے رسول ہوں سب کا وہ سردار اور رئیس اعظم ہو گا سب اسکے خوشہ چیں ہوں گے اور وہ کسی کا ان میں سے محتاج نہ ہو گا۔ مگر ایسا شخص اس تمام مرتبہ کا خاتم ہو سکتا ہے چاہے کسی زمانہ میں پایا جائے بہ نظر اُسکے عالی مرتبہ ہونے اور اُس کی ذات والاصفات کیلئے نہ زمانہ اول ضروری ہے نہ اوسط نہ آخر اگرچہ اور دوسرے وجوہ سے اس کا آخر زمانہ میں ہونا ضروری ہو۔ رجوم المذنبین علیٰ رؤس الشیاطین صفحہ ۹۵۔

پس اوّل معنی کے اعتبار سے ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں اس لئے کہ آپ سب نبیوں اور رسولوں کے بعد آخری زمانہ میں تشریف لائے آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا اور دوسرے معنی کے اعتبار سے ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور اُنکے سردار ہیں

برادران اسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسا مستحکم اور مضبوط امر ہے کہ بڑھ چڑھکر فرماتے ہیں کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا یہ عبارت اسی سے ماخوذ ہے کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو بغیر میری اتباع کیئے چارہ نہ تھا یعنی میری اتباع کرنا ان کو ضروری تھا۔ کیونکہ آپ کی نبوت ذاتی اور اصلی ہے اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت میں آپ کا فیض ہے۔ جتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے خواہ اس زمین کے کسی خطہ میں ہوں یا دوسرے طبقات زمین میں ہوں غرض یہ کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے چشمہ سے سیراب اور فیضیاب ہوئے ہیں ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خواہ اس زمین کے ہوں یا دوسرے طبقات زمین کے ہوں سب کے آپ ہی خاتم ہیں آپ ہی خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد نہ کوئی سچا نبی پیدا ہوا ہے نہ ہوگا ہاں آپ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد قریب تیس جھوٹے دنیا میں آئینگے جو نبوت کا دعویٰ کرینگے آپ کے فرمانے کے مطابق مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور ہمارے زمانہ میں غلام احمد قادیانی جھوٹا آیا اور دعویٰ نبوت کا کیا اسی طرح قیامت تک جھوٹے نبی آتے رہیں گے اور آنجناب کی پیشینگوئی تلثون کذابون پوری ہوکر رہیگی لیکن اُس کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔ اور آپ کی پیشینگوئی کے مطابق حضرت عیسیٰؑ قرب قیامت میں دجال لعین کو قتل کرنے کے واسطے جب آسمان سے نازل ہونگے تو آپ مخلوق الٰہی کو اپنی شریعت کی طرف نہیں بلائینگے اسلیئے کہ آپ کو نبوت کا مرتبہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ملا تھا اور اُسی وقت مخلوق الٰہی کو اپنی شریعت کی طرف بلانے کا حکم تھا۔ اب آسمان سے اُترنے کے بعد

آپ امت محمدی میں داخل ہوکر شریعت محمدی کی اتباع کرینگے اور اپنی گمراہ امت کو بھی شریعت محمدیؐ کی طرف بلائینگے۔

اسی سوال مذکورہ بالا کے جواب میں مجموعہ فتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۸ میں جناب مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی لکھتے ہیں نقل عبارت یہ ہے ملاحظہ ہو۔

اور بحر العلوم مولانا عبدالعلی اپنے رسالہ فتح الرحمٰن میں لکھتے ہیں مقتضی ختم رسالت دو چیز است یکے آنکہ بعد وے رسول نباشد و دیگر آنکہ شرع وے عام باشد و ہر کسیکہ موجود باشد وقت نزول شرع وے اتباع بر و واجب و فرض است سرش آنکہ ہمہ رسل در آخذ شرع مستمد از خاتم الرسالت اند و چونکہ شرع او عام باشد پس دیگرے صاحب شرع نباشد انتہیٰ۔

ترجمہ۔ ختم رسالت کا مقتضیٰ دو چیز پر ہے اول یہ ہے کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی رسول نہو۔ دوسرے یہ کہ شرع اسی خاتم النبیین کی عام ہو۔ پس جو شخص اس خاتم النبیین کی شریعت کے نازل ہونے کے وقت موجود ہو اس پر اتباع کرنا اسی خاتم النبیین کی شریعت پر واجب و فرض ہے۔ اس میں بھید یہ ہے کہ تمام پیغمبروں نے خاتم النبیین کی شریعت سے شریعت کے فیض لینے میں فائدہ حاصل کیئے ہیں اس سبب سے کہ خاتم النبیین کی شریعت عام ہے۔ پس دوسرا صاحب شریعت نہیں ہے۔ (بلکہ اسی خاتم النبیین کی شریعت کا اتباع کرنے والا ہے)

برادران اسلام جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب بالکل جناب مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی کے جواب کے موافق ہے۔ پس اسی جواب کی بناء پر اگر مولانا ممدوح کو آپ کافر کہتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مولوی عبدالحی صاحب رحؒ کو آپ کافر نہ کہیں جبکہ دونوں بزرگوں کا جواب بالکل برابر ہے۔ اور اگر مولوی عبدالحی صاحب رحؒ کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مولانا ممدوح کو آپ مسلمان نہ سمجھیں۔ آخر مولانا ممدوح رحؒ نے آپ کی کونسی دولت و سلطنت چھینی ہے جس کی وجہ سے یہ بغض و عناد ہے جو آپ کے نزدیک مولانا ممدوح کفر کے مستحق ہوئے ہیں سچ پوچھو تو جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے اور وہ احسان یہ ہے کہ اسی سوال مذکورہ بالا میں جو حدیث مذکور

ہے. اگر اسکے ظاہری معنی کو تسلیم کریں تو ہر طبقات زمین پر انبیا کا ہونا اور خاتم انبیار کا ہونا تسلیم کر کے ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم الانبیار ہونیسے انکار کرنا پڑتا تھا اور اگر ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار نبی مکرم جناب خاتم الانبیار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیار تسلیم کریں تو حدیث مذکور کا انکار کر کے تمام طبقات زمین کے انبیاء اور خاتم الانبیار کا انکار کرنا پڑتا تھا. اللہ تعالیٰ شانہ مولانا ممدوح کو جزائے خیر دے اور انکی قبر کو نور سے منور کرے۔ آمین

انھوں نے حدیث مذکورہ کے معنیٰ ایسی وضاحت کے ساتھ بیان کئے کہ ہر طبقات پر انبیاء کا اور خاتم انبیاء کا ہونا ثابت ہوگیا اور پھر ہر طبقات انبیاء، اور خاتم انبیاء پر ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور آپ کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہوگیا۔ اس ہیچیدگی سے مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو بچایا اور اس کتاب کا نام تحذیر الناس رکھا واقعی وہ کتاب اسم بامسمیٰ ہے اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے ؎

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

برادران اسلام | احقر کے اسی جواب اعتراض نمبر (۲) مذکورہ بالا سے آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ کتاب تحذیر الناس ایک سوال کا مفصل جواب ہے جس کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور خانصاحب بریلوی نے اسی جرم میں حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر کا خطاب دیا اور مسلمانوں کو گمراہ کیا اور یہ نہو سکا کہ خود ہی اس سوال کا جواب مستقل مدلل و مفصل عام فہم لکھتے اور مولانا ممدوح کی غلطیوں کی اصلاح کر کے مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے۔ جیسا کہ حضرت مولانا تھانوی مدظلہ، نے ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی کے مترجم قرآن شریف کی غلطیوں کا ایک رسالہ بنام اصلاح ترجمہ دہلویہ لکھا ہے لیکن خانصاحب بریلوی ایسا کیوں کرتے اُن کو تو مسلمانوں کو گمراہ کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنا تھا۔

مسلمانو! | اعتراض نمبر (۲) کا جواب جو احقر نے نہایت وضاحت کے ساتھ مفصل و مدلل عام فہم لکھا ہے اگر اس سے آپ لوگوں کی تسلی و تشفی ہوگئی اور رضاخانیوں کو آپ نے جھوٹا کاذب تسلیم کرلیا تو فبہا ورنہ مکفر المسلمین حشمت علی رضاخانی سے آپ لوگ کہئے کہ وہ اس سوال کا جواب

مفصل و مدلل عام فہم لکھکر شائع کرے۔ اور حدیث اِنَّ اللہَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِیْنَ الخ کے خصوصاً مفصل معنی بیان کرے یا صاف کھلم کھلا انکار کر کے شائع کرے!

بیں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ جب خانصاحب بریلوی مر گئے اُن کو اپنی زندگی میں اسکی توفیق نہ ہوئی تو ان کے متبعین میں سے خواہ حشمت علی ہوں یا اور کوئی صاحب انشاءاللہ قیامت قائم ہوجائیگی نہ اس سوال کا جواب جو تحذیر الناس کے شروع صفحہ پر ہے لکھ سکیں گے۔ اور نہ حدیث مذکور کا معنی بیان کرسکیں گے۔

اعتراض نمبر (۳) مولوی خلیل احمد صاحب شیطان ملعون کے علم کو صراحۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہتے ہیں اصل عبارت یہ ہے۔

شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

جواب نمبر (۳) اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا۔ مجدد البدعات احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقۂ رضاخانی نے وارث علوم انبیاء والمرسلین زبدۃ العلماء الکاملین امام الفقہا والمحدثین رئیس الاصفیاء والمفسرین محی السنۃ البیضاء رافع البدع الظلماء حضرت مولانا خلیل احمد صاحب الحنفی الانصاری الایوبی الچشتی القادری النقشبندی السہروردی السہارنپوری نور اللہ مرقدہٗ پر یہ تہمت لگائی کہ معاذ اللہ وہ شیطان ملعون کے علم کو صراحۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہتے ہیں یہ بھی محض جھوٹ اور افترا ہے براہین قاطعہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی رہا چھپ چکی ہے اور ہزاروں نسخے اس کے دنیا میں موجود ہیں کہیں سے یہ رضاخانی لوگ اس کی تصریح کیوں نہیں دکھلاتے!

برادران اسلام | دیکھئے ذرا غور کیجئے کہ اس جھوٹے نے تو دعویٰ کیا ہے کہ وہ تصریح کر رہے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے اور اس عبارت کا کہیں تمام براہین قاطعہ میں پتہ بھی نہیں اور پھر اپنے مدعا کے ثابت کرنے کے واسطے وہاں کی عبارت جو نقل کی ہے وہ ہرگز صریح اس معنی پر نہیں دیکھئے عبارت جو نقل کی ہے وہ یہ ہے "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی

نص قطعی ہے"۔ اب اس میں کہاں وہ الفاظ مذکور ہیں جن پر رضاخانی لوگ فتویٰ کفر کا لگا رہے ہیں۔ یہ قول کہ معاذ اللہ شیطان لعین کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے۔ کہاں ہے اور کس صفحہ پر ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر تمام براہین قاطعہ میں اوّل سے لیکر اخیر تک تمام رضاخانی ایڑی سے چوٹی تک زور لگا کر کوشش کریں تو بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ نکال سکیں گے۔ نکال تو جب سکیں کہ جب اس میں موجود ہو۔ یہ تو محض جھوٹ اور افترا ہے۔ اور تکفیر اس شخص پر ہو سکے گی کہ وہ معاذ اللہ کسی کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ بتائے۔ اور جبکہ یہ بات براہین قاطعہ میں موجود نہیں تو تکفیر ہرگز عائد نہ ہوگی بلکہ لوٹ پھیر کر مجدد البدعات احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور اُن کے تمام متعلقین رضاخانی کافر کہنے والوں کی گردن پر حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جائیگی!

برادرانِ اسلام | جاننا چاہیئے کہ براہین قاطعہ مجموعہ دو کتابوں کا ہے۔ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری نے ایک استفتاء کے جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی۔ اس جواب استفتا کا نام مولوی عبد السمیع رامپوری نے فتویٰ انکاری رکھا اور اس کے رد میں ایک رسالہ لکھکر اس کا نام انوار الساطعہ در بیان مولود فاتحہ رکھا اس رسالہ میں مولوی عبد السمیع رامپوری نے اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے تمام بدعتوں کو جائز کر کے عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔

جب حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حالت دیکھی تو اس کے رد میں ایک رسالہ لکھا اور اس کا نام البراہین القاطعہ علی ظلام انوار الساطعہ الملقب بالدلائل الواضحہ علی کراہیۃ المروج من المولود والفاتحہ رکھا مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں یہ رعایت رکھی ہے کہ ہر صفحے کے دو حصے قایم کئے اوپر کے پہلے حصے میں انوار الساطعہ کی پوری عبارت لکھی اور درمیان میں دو لکیر کھینچکر نیچے کے دوسرے حصے میں انوار الساطعہ کا رد لکھا جس کا نام براہین قاطعہ ہے تاکہ ناظرین کو دیکھنے میں سہولت ہو اور آسانی کے ساتھ دونوں عبارتوں کو سامنے رکھکر فیصلہ کر سکیں۔ جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ براہین قاطعہ دو کتابوں کا مجموعہ ہے تو اب ہم انوار الساطعہ کی اس عبارت کو لکھتے ہیں جو براہین قاطعہ کے صفحہ ۹ ۴ پر مرقوم ہے ملاحظہ ہو!

قولہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی۔ یہ عبارت مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کی ہے اسکے رد میں مولوی عبد السمیع رامپوری لکھتے ہیں۔

اقول عقیدہ اہلسنت والجماعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اسی طرح اور اسی حقیقت سے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے دوسرے میں نہیں ہوتی اور خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ اور روئے زمین پر کل جگہ موجود ہو جانا تو کچھ خاص مخصوص خدا کے ساتھ نہیں تفسیر معالم التنزیل اور رسالہ برزخ جلال الدین سیوطی اور شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے کہ ملک الموت قابض ہے جمیع ارواح جن وانس وبہائم اور جمیع مخلوقات کا اور اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے دنیا کو اسکے آگے مثل چھوٹے خوان کے اور ایک روایت میں آیا ہے مثل طشت کی فیقبض من ھھنا وھھنا یعنی ادھر سے لے لیتا ہے جان کو اور اُدھر سے۔ اب خیال کرو کہ ایک آن میں مشرق سے مغرب تک کس قدر چیونٹی مچھر کیڑے مکوڑے اور چرند پرند درند اور آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک الموت موجود ہو جاتا ہے اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت میت کے سرہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے۔ ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ سے اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جس کی طرف مجھ کو توجہ نہورات دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ خود بھی اپنے کو اسقدر نہیں پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت تو ایک فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے در مختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا بعد اسکے لکھا ہے واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذلک یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے انتہیٰ کلامہ

اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سمجھئے کوئی آدمی مشرق سے مغرب تک اگر آبادی دنیا کی سیر کریگا جہاں جائیگا چاند کو موجود پائیگا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور

ایک سورج سب جگہ موجود ہے تو تمہارے قاعدے سے چاہیئے کہ وہ کافر ہو جائے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر خاصہ مسلمان ہے۔ انوار الساطعہ کی عبارت جو براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۳ پر موجود ہے ملاحظہ ہو۔

اہل حق پر واضح ہو کہ ہمارا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ ہر محفل میلاد میں روح مبارک آتی ہے ہاں یہ دعویٰ ضرور ہے کہ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہو تو وہ مشرک نہیں!

برادران اسلام!۔ واضح ہو کہ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کسی دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی، بالکل صحیح ہے اس میں ذرّہ برابر شک وشبہ نہیں۔ اور مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری اسکے رد میں لکھتے ہیں کہ ملک الموت اور شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اگر ہر جگہ حاضر و ناظر ہونیکی صفت اللہ تعالیٰ شانہ، کیلئے مخصوص ہوتی تو ملک الموت اور شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر نہ ہوتا۔ دیکھئے۔

حضرات! ذرا غور سے کہ یہ شخص خداوند تعالیٰ کی مخصوص صفت کا انکار کر رہا ہے اور ملک الموت اور شیطان کو اللہ تعالیٰ شانہ، کے مقابلہ میں لاکر اللہ تعالیٰ شانہ، کی توہین کر رہا ہے جائے تعجب ہے کہ اسپر کوئی لعن طعن نہیں کرتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ شانہ، کی وہ عالی شان ہے هو الاول والآخر و الظاهر والباطن یعنی وہی اول ہے وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔!

وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے لیس کمثلہ شئ یعنی اس کی مثل کوئی شے دنیا میں نہیں ہے۔ وہ خالق و مالک ہے۔ ملک الموت اور شیطان لعین وغیرہ کو اللہ تعالیٰ شانہ، نے پیدا کیا ہے، نعوذ باللہ ملک الموت اور شیطان علیہ اللعن اللہ تعالیٰ شانہ، کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ شانہ، کی مخصوص صفت ان میں کیسے ہو سکتی ہے۔ ع چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے زید کہتا ہے کہ تاج شاہی پادشاہ کیلئے مخصوص ہے۔ عمر اُسکے مقابلہ میں کہتا ہے کہ نہیں صاحب تاج شاہی بادشاہ کیلئے مخصوص نہیں ہے اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ پادشاہ نے ایک شخص کو ٹوپی عنایت فرمائی ہے اگر اُسکے لئے تاج شاہی مخصوص ہوتا تو وہ ٹوپی دوسرے کو کیوں دیتا وہ ٹوپی بھی تو تاج ہے وہ بھی تو سر پر رکھی جاتی ہے۔

زید کہتا ہے کہ بیوقوف وہ ٹوپی جو بادشاہ نے دوسرے کو عنایت فرمائی ہے وہ اصلی تاج نہیں

ہے بلکہ وہ ادنیٰ درجہ کی ٹوپی ہے اُسکے دینے سے تاج شاہی کے مخصوص ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا۔ قول زید صحیح ہے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی اصلی مخصوص صفتوں کے ظل (یعنی سایہ) میں سے تھوڑی سی ظل اگر کسی کو عنایت فرمائیں تو اُسکی صفات مخصوصہ اصلی میں کوئی فرق نہیں آتا۔

خلاصہ یہ کہ باریتعالیٰ کی صفات مخصوصہ اصلی اور ذاتی ہیں اور دوسروں کی عارضی صفت ہے!

برادران اسلام۔ واضح ہو کہ مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری نے پہلے اللہ تعالیٰ شانہ، کی مخصوص صفت کا انکار کیا اور وہی صفت ملک الموت اور شیطان لعین کیلئے ثابت کر کے اللہ تعالیٰ شانہ، کی توہین کی اور اللہ تعالیٰ شانہ، اور ملک الموت اور شیطان لعین کے اندر کوئی فرق باقی نہیں رکھا برابر کر دیا۔ پھر یہاں تک بڑھے کہ ملک الموت اور شیطان کے ہر جگہ حاضر ہونے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محفل میلاد میں تشریف لانیکا قیاس کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین کی۔ سود اللہ وجوھھم۔

پھر کہتا ہے کہ اہل حق پر واضح ہو کہ ہمارا دعویٰ نہیں ہے کہ ہر محفل میلاد میں روح مبارک آتی ہے ہاں یہ دعویٰ ہے کہ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہو تو وہ مشرک نہیں!

حضرات! دیکھئے قتل کرنا پھر اسپر فاتحہ پڑھنا اسی کا نام ہے۔ ملک الموت اور شیطان کے ہر جگہ حاضر ہونے پر قیاس کر کے ثابت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کو اس کا اعتقاد کرا کر اُن کو مشرک بنایا اور جب یہ سمجھا کہ حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محفل میلاد میں تشریف لانے کا ثبوت شرعی نہیں ہے بلکہ اس کا اعتقاد کرنا واقعی شرک ہے تو اپنے آپ کو بچا کر باتیں بنا کر کہتا ہے کہ اہل حق پر واضح ہو کہ ہمارا دعویٰ نہیں کہ ہر محفل میلاد میں روح مبارک آتی ہے ہاں یہ دعویٰ ہے کہ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہو تو وہ مشرک نہیں!

حضرات! نہ معلوم دعویٰ کس چڑیا کا نام ہے ملک الموت اور شیطان لعین پر قیاس کر کے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں اب نہ معلوم کس خوف سے یہ کہتا ہے کہ ہمارا دعویٰ نہیں کہ ہر محفل میلاد میں روح مبارک آتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس نے اللہ و رسول ﷺ کی سخت توہین کی اور اپنے اس عیب کے چھپانے کیلئے عوام میں اپنے آپ کو عاشق رسول ظاہر کر کے محفل میلاد مع قیام کرنے لگا۔

بنتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر | آخر تو کھل ہی جاتی ہے رنگت خضاب کی

برادران اسلام ذرا غور سے سنیں اور سمجھیں اسی انگریزی حکومت کے ادنیٰ پولیس کے پیادے اور کچہری کے ادنیٰ سپاہی ہر جگہ پھرتے رہتے ہیں۔ پولیس کے پیادے مجرموں کو پکڑ کر کوتوالی میں لاتے ہیں اور کچہری کے سپاہی مدعی اور مدعا علیہ کے پاس عدالت کے کاغذات سمن وغیرہ پہنچاتے ہیں۔ ان دونوں کو اپنے اپنے کام پر دوڑتے ہوئے دیکھکر یہ سمجھنا کہ یہ دونوں ادنیٰ درجے کے سپاہی ہیں پھر باوجود ادنیٰ درجہ ہونے کے اسقدر دوڑ دھوپ کرتے ہیں تو بادشاہ انگلستان لندن میں زیادہ دوڑتے ہونگے کیونکہ وہ بادشاہ ہیں ان کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ یہ سمجھنا پرلے درجے کی بیوقوفی اور جہالت ہوگی ادنیٰ درجے کا عقلمند آدمی بھی اُسکو ہرگز قبول نہ کریگا چہ جائیکہ عالم۔ وہ عالم کہے گا کہ بیوقوف بادشاہ لندن میں تخت شاہی پر رونق افروز ہیں اور پیادے چپراسی اسکے حکم کے موافق اس کی حکومت میں کام کر رہے ہیں۔ پس بادشاہ کے مرتبے کو پیادے اور چپراسی پر قیاس کرنا کھلی ہوئی توہین بادشاہ کی ہے۔ مقام غور ہے کہ ملک الموت علیہ السّلام اللہ تعالیٰ شانہ، کے پیدا کئے ہوئے فرشتوں میں سے ایک مقرب فرشتہ ہے اللہ تعالیٰ شانہ، کے فرمانبردار ہیں اُن کو جس جگہ جانیکا حکم ہوتا ہے وہاں جاتے ہیں اس سے آگے بڑھنے کی ان کو ہرگز طاقت نہیں۔ اور شیطان علیہ اللعن اللہ تعالیٰ شانہ، کی ایک مخلوق نافرمان مردود اولاد آدمؑ کی دشمن ہے اس مردود کیلئے یہی عذاب ہے کہ وہ دنیا بھر میں مارا مارا دھکّے کھاتا پھرے۔ اللہ اکبر مولوی عبدالسمیع رامپوری کا قیاس کرنا اور یہ کہنا کہ جب شیطان علیہ اللعن تمام جگہ حاضر وموجود ہو جاتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محفل میلاد میں تشریف لانا کیا محال ہے۔ (نعوذ باللہ) ایسی عقل اور عقیدے پر تف ہے تف۔ تھو۔ تھو۔ تھو!

اسی پر رضا خانیوں کو فخر و ناز ہے یہ کھلی ہوئی توہین کو عشق رسولؐ کے دعوی سے چھپانا یہ منہ اور مسور کی دال!

برادران اسلام غور سے سنئے کہاں شیطان مردود اور کہاں رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) زمین وآسمان کا فرق ہے۔ شیطان مردود پر قیاس کرنا کونسی عقلمندی ہے۔ ہاں تعریف کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا ہے تو اسکے مقابلہ سے تعریف کرتا ہے یہاں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاءؑ خاتم الانبیاء تمام رسولوں سے افضل بلکہ تمام مخلوقات سے افضل ہیں!

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ	مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ کے مقابلہ میں کون ہو سکتا ہے شیطان سے آپ کو افضل کہنا کھلی ہوئی توہین نہیں تو کیا ہے۔ یقیناً توہین ہے۔ یاد رکھئے خوب یاد رکھئے کہ جب کسی علم وفن کو چند آدمی جانتے ہوں تو آپ ان میں کسی ایک کو آپ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں سے اس علم میں زیادہ بڑھا ہوا ہے مثلاً زید اور خالد دونوں کو کپڑے سینے کا علم آتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ زید خالد سے عمدہ کپڑا سیتا ہے اور استاد ہے اپنے فن کا ماہر ہے۔ اسی طرح زید اور خالد دونوں نے قرآن شریف حفظ کیا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ خالد زید سے قرآن شریف اچھا اور صحیح پڑھتا ہے!

مسلمانو! ذرا غور کرو اور سوچو کہ شیطان مردود اللہ تعالیٰ شانہ، کا نافرمان اور اولاد آدم کا دشمن ہے ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہے کہ انسان کو کسی طرح سے گناہ میں مبتلا کرے اس فن میں وہ ماہر ہے۔ اسکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسا ہی علم عطا ہوا ہے جس سے وہ انسان کو گمراہ کر سکے۔ اور یہ گمراہی کا علم شیطان کیلئے خاص ہے۔ جب حضور علیہ السلام کا اس میں (نعوذ باللہ) شریک ہونا تو درکنار آپ اُس علم سے بالکل پاک وصاف ہیں تو یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا علم شیطان مردود کے علم سے زیادہ ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر رضا خانیوں کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور علیہ السلام نعوذ باللہ شیطان مردود کے متعلق جو علم گمراہی کا ہے اس میں شریک ہیں اور حضور علیہ السّلام کا علم شیطان مردود کے علم سے زیادہ ہے تو اُن کو مبارک رہے یہ ناپاک ملعون عقیدہ کا اعتقاد رکھتے ہوئے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائیں اُن کو اختیار ہے فللہ الحمد۔

جاننا چاہیئے کہ علم دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو انسان کے لئے باعث کمال ہے جیسے کہ خدا کا علم اس کی صفات کمالیہ کا علم، اُسکے نبیوں کا علم۔ اُس کی کتابوں کا علم۔ احکام شریعت کا علم وغیرہ وغیرہ ہمارا اہلسنت والجماعت (سنی حنفی) کا عقیدہ یہ ہے کہ اس قسم کے علوم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا علم ساری مخلوق سے زیادہ ہے۔ کوئی ولی۔ کوئی نبی۔ کوئی فرشتہ ان علوم میں آپ کے برابر نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ بڑھ کر ہو! براہین قاطعہ صفحہ ۵۲ سطر ۱۱ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

پس کوئی ادنیٰ مسلمان فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف وکمالات میں کسی کو مماثل آپکا نہیں جانتا!

دوسری قسم علم کی وہ ہے جو مخلوق کے لئے باعث کمال نہیں مثلاً شراب بنانے کا علم۔ جوا کھیلنے کا علم۔ زمین کے کیڑوں مکوڑوں کا علم۔ دریا کی مچھلیوں کا علم۔ بھنڈ کوں کے حالات۔ پیشاب پاخانے وغیرہ کا علم۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم شریف ان ناپاک باتوں کو محیط نہیں اور نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ فیض گنجینہ میں ان خرافات کی گنجائش ہے اور ان خرافات کا علم نہ ہونے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مرتبہ میں کوئی کمی بھی نہیں آتی اور نہ آپ کی شان نبوت کے لائق یہ علوم مذکورہ بالا ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ یعنی نہیں سکھایا ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کہنے کا علم اور نہیں لائق ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ شعر کہیں (تفسیر موضح القرآن)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا قلب مبارک شیشے کی مانند ہے جس میں پھول ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ مکھی اور مکڑی اسکے اندر اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام اللہ کے پیارے اللہ کے محبوب رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اللہ تعالیٰ شانہٗ نے وہ پاکیزہ علوم آپ کو عطا فرمائے جو آپ کی شان نبوت کے لائق تھے جن کا شمار کرنا ہماری قوت وطاقت سے باہر ہے!

شیطان علیہ اللعن کا علم نبوت میں شریک ہونا تو درکنار بلکہ اس سے کوسوں دور ہے اُس کو اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔ جب وہ مردود علم نبوت میں شریک ہی نہیں تو (نعوذ باللہ) یہ کہنا کہ شیطان مردود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے زیادہ علم ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے! ہاں اگر رضا خانیوں کا یہ ملعون عقیدہ ہو کہ شیطان علیہ اللعن علم نبوت میں شریک ہے اور شیطان مردود کو (نعوذ باللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم زیادہ ہے تو یہ ملعون عقیدہ اُن کو مبارک ہو!

ہمارا اور ہمارے تمام حضرات اساتذہ کا عقیدہ ہے کہ جو خاص علوم ہمارے آقا ومولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے ہیں اس میں کوئی شریک نہیں۔ شیطان مردود تو کیا۔ کوئی ولی۔ کوئی نبی۔ کوئی فرشتہ بھی شریک نہیں جب کوئی شریک ہی نہیں تو آپ کے برابر یا آپ سے بڑھکر کیسے ہو سکتا ہے!

برادران اسلام ہمارے اور آپ کے آقا ومولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے بادشاہ ہیں واقعہ معراج

یاد کیجئے اور دیکھئے کہ جب جناب باری تعالیٰ نے معراج کی رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا تو حضرت جبریل علیہ السلام براق لے کر آئے اور اس پر سوار کیا اور نہایت شان و شوکت کے ساتھ آپ کی سواری نکلی مکہ معظمہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً) سے بیت المقدس تک ایک بڑی جماعت فرشتوں کی شریک جلوس تھی اور بیت المقدس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا ایک شاندار استقبال کر کے آپ کو امام بنایا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور وہاں سے نہایت کروفر کے ساتھ براق پر سوار ہو کر آسمان کی طرف روانہ ہوئے اور ہر ہر آسمان پر آپ کا ایک شاندار استقبال کیا گیا اور اللہ تعالیٰ شانہٗ کو جہانتک منظور تھا آپؐ کو سیر کرائی گئی۔ غرض یہ کہ جس طرح بادشاہوں کے جلوس نکلا کرتے ہیں اس سے کڑوروں درجہ بہتر جلوس نکلا جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے یہ آپ کی حیات طیبات کا پاکیزہ قصہ ہے۔ اور وفات کے بعد آپ اپنے مزار مبارک میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور اکثر فرشتے آنجنابؐ کے خادم روئے زمین میں پھرتے رہتے ہیں پس جس مقام پر کسی نے درود شریف پڑھا وہ فرشتے اس درود شریف کا تحفہ آپؐ کو پہنچاتے ہیں یہ مضمون احادیث سے ثابت ہے۔ پس آپؐ کو کسی جگہ جانے آنے کی حاجت نہیں ہے۔

اور اسی مضمون احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ آپ کو عالم الغیب بھی نہ کہنا چاہیئے کیونکہ اگر آپ عالم الغیب ہوتے تو فرشتوں کے درود شریف کا تحفہ پہنچانے کے کیا معنیٰ آپ خود ہی سُن لیتے اور اگر آپ کا محفل میلاد میں تشریف لانا ثابت ہوتا تو فرشتوں کو کیوں تکلیف دیجاتی۔ غرض یہ بھی رضا خانیوں کا خاص اتہام ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر کہ جو بات آپ کے لئے ثابت نہیں ہے وہ اپنی طرف سے گھڑ کر ثابت کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے آقا ومولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں قرآن پاک میں بکثرت آیتیں اور احادیث شریف میں بیشمار حدیثیں موجود ہیں ہمارے لئے وہی کافی ہیں۔

آپؐ کے مقابلہ میں چاند وسورج کی کیا ہستی ہے یہ وہی چاند ہے جس کو آپ نے ایک انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دیا شق القمر کا معجزہ یاد رکھئے رخسار مبارک کی تعریف میں اسکو بیان کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

نعت رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کیا کہوں وصفِ مہ عارضِ پُر نور جناب — کہ اُسے ماہ بھی کہنا ہے خلاف آداب
آگے خورشید کے کیا مشعل مہتاب کو تاب — ہو جو اک جنبش انگشت میں شق مثلِ سحاب
گل بھی کیا کہئے کہ ہے اُسکے پسینے سے گلاب — ہاں یہ کہئے کہ ملے کہنے سے قرآں کا ثواب
یعنی ہے صورتِ شاہِ عربی حق کی کتاب — دونوں رخسار ہیں نصفین مساوی بحساب
زیر رخسار مبارک وہ خطِ ریش لطیف — رحل ہے جس پہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف
مصحفِ روئے محمد پہ ذرا کیجو نگاہ — بینی اس کی ہے الف لام وہ گیسوئے سیاہ
ہے دہن میم محمد سخن صدق کی راہ — لام اور میم پہ مدّین ہیں دو ابروئے سیاہ
یہ مقطع ہیں حروف اس کی رسالت کے گواہ — معنی اس کے ہیں انا اعلم اعلم ہے اللہ
کوہ پر ہوتا یہ نازل تو وہ ہوجاتا کاہ — ہو جو منظور تلاوت تو ابھی بسم اللہ
ہیں کھلے احمد مختار کے رخسارے دو — ہے وہ قرآن اُسی کے ہیں یہ سیپارہ دو

برادران اسلام واضح ہو کہ مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کسی دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی بالکل صحیح ہے اسمیں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں۔ مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری اس کے رد میں لکھتے ہیں کہ یہ غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت دوسرے کو بھی عنایت فرمائی ہے چنانچہ ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کی صفت مخصوصہ خداوند تعالیٰ کی ملک الموت علیہ السلام اور شیطان لعین کے لئے ثابت کرتے ہیں اور ان کا یہ ثابت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں بیان فرماتا ہے قولہ تعالیٰ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ ترجمہ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے نہیں دیکھا اس شخص کی طرف جو جھگڑنے لگا تھا ابراہیم علیہ السلام سے اسکے رب کی صفتوں میں اس سبب سے جو اس جھگڑنے والے کو خداوند تعالیٰ نے ملک دنیا کا اور بادشاہت دی یاد کر کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اس جھگڑنیوالے

سے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے خلقت کو اُس نے کہا کہ ہم بھی جلاتے اور مارتے ہیں تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیشک میرا رب سورج کو روز صبح کے وقت پورب سے لاتا ہے۔ پس تو سورج کو صبح کے وقت پچھم سے لا پھر اس بات کو سنکر وہ حیران رہ گیا!

فائدہ۔ بادشاہ نمرود مردود اپنے تئیں سجدہ کرواتا تھا کہ میں بھی خدا ہوں جب حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور نمرود کے سامنے آئے تو سجدہ نہ کیا نمرود نے کہا کہ تو نے سجدہ کیوں نہ کیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ میں اپنے رب کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتا اُس نے کہا کہ تیرا رب کون ہے انھوں نے جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے نمرود نے دو قیدی بلا کر جو لائق مار ڈالنے کے تھے ایک کو چھوڑ دیا اور دوسرے کو مار ڈالا اور کہا کہ دیکھا میں ہوں رب جسے چاہتا ہوں مارتا ہوں جسے چاہتا ہوں نہیں مارتا۔ تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیشک میرا رب سورج کو روز فجر کے وقت پورب سے لاتا ہے اور تو سورج کو فجر کے وقت پچھم سے لا پھر یہ بات سنکر وہ حیران رہ گیا اور اُس کی عقل جاتی رہی۔ (تفسیر موضح القرآن)

اسی قصہ کے مطابق جب اہل بدعت سے مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محفل میلاد میں تشریف لانے کا اعتقاد کرنا شرک ہے اس لئے کہ ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کی صفت خداوند تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنی خاص صفت کسی دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری نے کہا کہ یہ حاضر وناظر ہونے کی صفت خداوند تعالیٰ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دوسروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ملک الموت اور شیطان ہر جگہ حاضر وناظر ہے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں ہے اس بات کو سنکر تمام اہل بدعت مثل نمرود مردود کے حیران رہ گئے اور اُن کی عقل جاتی رہی بعد ایک مدت کے جب اہل بدعت کو ہوش آیا تو ان میں سے بانی فرقہ رضاخانی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے مخلوق خدا کو دھوکا دیا اور یہ مشہور کیا کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شیطان کے علم کو صراحۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہتے ہیں (براہین قاطعہ صفحہ ۱۵)

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی ایمانداری پر ایک سرسری نظر

(۱) مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری نے اللہ تعالیٰ شانہ، کی مخصوص صفت ہر جگہ حاضر و ناظر ہونیکا انکار کیا اور وہی صفت ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی ملک الموت اور شیطان مردود کے لئے ثابت کر کے اللہ تعالیٰ شانہ، کے برابر کر دیا یہ کھلی ہوئی بے ادبی اور گستاخی اور توہین اللہ تعالیٰ شانہ کی کی ہے!

(۲) ملک الموت اور شیطان کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے پر جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محفل میلاد میں تشریف لانے کا قیاس کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کھلی ہوئی توہین اور گستاخی اور بے ادبی کی ہے۔! سود اللہ وجوھھم

اس پر خانصاحب بہادر کو نہ غصہ آتا ہے نہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں بلکہ اس سے راضی اور انوار الساطعہ کی جس میں تمام خرافات ولغویات بھری ہوئی ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں تمام فقہار کا متفقہ مسئلہ ہو کہ رضیٰ بالکفر کفر ہے۔ اس کھلی ہوئی توہین پر راضی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ شانہ، نے اُن کے دل کو سیاہ کر دیا ہے۔ اسوجہ سے ان کو کفر ہی کفر نظر آتا ہے یہاں تک کہ جناب مولانا مولوی عبدالباری صاحب رح سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی پر ایک سو ایک کفر کا فتویٰ دیا ہے خانصاحب ہی کی کتاب۔ کتاب الطاری الباری بهفوات عبدالباری مطبوعہ بریلی۔ بریلوی کتبخانہ میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور تمام علمار سنی حنفی بحمداللہ تعالیٰ ان تمام خرافات سے پاک وصاف ہیں انھوں نے ہمیشہ مخلوق خدا کو خالص توحید کی تعلیم دی اور شرک و بدعت سے بچایا اور خدا و رسول کے درمیان فرق بتایا خدا کے لئے جو مراتب قرآن شریف اور احادیث شریف سے ثابت ہیں اس کو اسی مرتبہ پر ثابت رکھا اُس میں کمی زیادتی نہیں کی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جو مراتب قرآن شریف اور احادیث شریف سے ثابت ہیں اس کو بھی اسی مراتب پر قائم رکھا اس میں کمی زیادتی خلط ملط کر کے ایک کر کے نہیں دکھلایا بلکہ ہر ایک کو اپنے اپنے مرتبے پر قائم رکھا۔ اسپر خانصاحب بریلوی کو بڑا غصہ آیا اور طرح طرح کے اتہام قائم کر کے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اور تمام علمار سنی حنفی پر کفر کا فتویٰ دیا یہ اُنکی ایمانداری کا خلاصہ حال ہے!

ناظرین کرام | پر واضح ہو کہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جو الزام لگایا ہو کہ ابلیس لعین

کے علم کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہدیا یہ ایسی بات ہے کہ ادنیٰ مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا ہے چہ جائیکہ ایک علامۂ زماں عارف باللہ عالم باعمل محدث دوراں شیخ وقت متبع سنت مگر بات یہ ہو کہ کسی نے ساون میں آنکھیں بنوائی تھیں تو اُس کو سب سبز ہی سبز نظر آتا تھا کفر کے ہائیکورٹ میں کیسا ہی صاف مضمون ہو سب کفر ہی کفر نظر آتا ہے۔ خانصاحب کے معتقدین اور جملہ اہل اسلام خاصکر اہل رنگون اطمینان خاطر سے ملاحظہ فرمائیں براہین قاطعہ صفحہ (۳ سطر (۱۱)

پس کوئی ادنیٰ مسلمان فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و کمالات میں کسی کو مماثل آپکا نہیں جانتا۔ یہ مضمون کس قدر صاف ہے اس کے بعد بھی گنجائش ہو سکتی ہے کہ یہ کہدیا جائے کہ براہین میں تصریح کی کہ ابلیس لعین کا علم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے (نعوذ باللہ) مولانا رحمۃ اللہ علیہ تو یہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقرب و شرف کمالات میں کوئی بھی آپ کا مماثل نہیں چاہے وہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی کیوں نہ ہوں شیطان خبیث مردود کو کون پوچھتا ہے اس صریح مضمون کے بعد وہ مضمون براہین کے ذمہ لگا دینا خانصاحب ہی کا کام ہے۔ اور ملاحظہ ہو براہین قاطعہ صفحہ (۴۹) سطر (۲۱)۔

تمام امت کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سب مخلوقات کو جس قدر علم حق تعالیٰ نے عنایت کر دیا اور بتلا دیا ہے اُس سے ایک ذرہ بھی زیادہ علم ثابت کرنا شرک ہے سب کتب شرعیہ سے یہی مستفاد ہے الخ

فرمائیے کوئی مسلمان ہے جو اس کے خلاف کہہ سکے کیا یہی اعتقاد نہیں اس میں کونسا کفر ہے اس کے بعد ایمان کہاں ہے جس قدر علم اللہ تعالیٰ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اُس سے زیادہ ایک ذرہ کا نہیں اگر ذرہ کا علم بھی کوئی اس سے زیادہ ثابت کریگا تو کیا مشرک نہ ہوگا۔ یا خانصاحب کا یہ مطلب ہے کہ جس قدر علم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے برتر نے نہیں دیا ہے اس کو بھی ثابت کر دو۔ تب بھی شرک نہ ہوگا گو دل میں ہو مگر زبان سے ایسا نہیں فرما سکتے اس عبارت سے وہ مضمون ثابت ہو گئے ایک تو یہ کہ صاحب براہین کا عقیدہ یہ ہے کہ جسقدر علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے زیادہ.... آپ کو نہیں ہو سکتا اور جسقدر علم شیطان و ملک الموت وغیرہ جملہ مخلوقات کو دیا ہے اُس سے زیادہ اُن سب کو

نہیں ہو سکتا اب اگر خانصاحب کے نزدیک خدائے برتر نے معاذ اللہ تعالیٰ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے کم علم دیا ہے تو اس کا اعتقاد رکھیں۔ صاحب براہین تو یہ فرماتے ہیں کہ ہم کو تفصیل معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی جملہ مخلوقات کو جس جس قدر علم عنایت فرمایا ہے اس کو وہی جانتا ہے ہاں فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد ہے کہ جملہ مخلوقات چاہے انبیاء علیہم السلام ہوں یا ملائکہ کرام انسان ہوں یا جن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقرب و شرف کمال میں کوئی مماثل اور برابر نہیں چہ جائیکہ اعلیٰ و افضل ہوں۔ اب ہر عقلمند پر ظاہر ہے کہ اگلی عبارت میں جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی نفی کی اور شرک فرمایا ہے اور وہ ضرور وہی علم ہے کہ جو بے اعطائے الٰہی ہو تو حاصل یہ ہوا کہ شیطان کو جس قدر علم باعطائے الٰہی حاصل ہے وہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم ذاتی کس نص قطعی سے ثابت ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار صفحہ ۳۴)

برادران اسلام | آپ کے اطمینان کے لئے وہ استفتا نقل کرتے ہیں جو جناب مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہٗ نے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالی میں ارسال کیا تھا اور مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب مفصل لکھا تھا نقل استفتا یہ ہے ملاحظہ ہو!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بخدمت شریف مخدوم مکرم جناب مولانا خلیل احمد صاحب مدرس اول مظاہر العلوم سہارنپور ساکن انبیٹھہ دامت برکاتہم۔ بعد عرض تحیۂ ماثورہ عرض یہ ہے۔ مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی۔ حسام الحرمین میں آپ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی کہ ابلیس لعین کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور امور ذیل دریافت طلب ہیں!

(۱) کیا اس مضمون کی آپ نے براہین قاطعہ یا کسی دوسری کتاب میں تصریح فرمائی ہے؟

(۲) اگر تصریح نہیں تو بطریق لزوم کے اشارۃً یا کنایۃً بھی مضمون آپ کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے یا نہیں؟

(۳) اگر یہ مضمون صراحۃً مفہوم نہیں ہوتا اور لزوماً مفہوم ہوتا ہے تو یہ معنیٰ آپ نے مراد لئے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر یہ مضمون آپ نے نہ صراحۃً بیان فرمایا نہ اشارۃً نہ کنایۃً آپ کے کلام کو لازم نہ آپ کی مراد تو جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا کہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ابلیس کا علم زیادہ ہے۔ اُس کو آپ مسلمان جانتے ہیں یا کافر؟

(۵) جس عبارت کو خانصاحب براہین قاطعہ سے نقل کرتے ہیں اور اس مضمون مذکورہ کو اُس کا مفاد صریحی بیان کرتے ہیں اس عبارت کا صحیح مطلب کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

بندہ۔ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہٗ

الجواب ومنہ الوصول الی الصواب

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جو بندہ پر یہ الزام لگایا ہے بالکل بے اصل اور لغو ہے میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر و مرتد و ملعون جانتے ہیں جو شیطان علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے چنانچہ براہین کے صفحہ ۴ میں یہ عبارت موجود ہے۔ پس کوئی ادنیٰ مسلم بھی فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے تقرب و شرف کمالات میں کسی کو مماثل آپ کا نہیں جانتا۔ انتہیٰ۔ خانصاحب بریلوی نے یہ مجھ پر محض اتہام لگایا ہے اسکا حساب روز جزا ہوگا۔ یہ کفری مضمون کہ شیطان علیہ اللعن کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے براہین کی کسی عبارت میں نہ صراحۃً ہے نہ کنایۃً اور جس عبارت کو خانصاحب براہین سے نقل کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ براہین صفحہ ۴۷۔ اس بحث میں یہ عبارت بھی براہین کی ملاحظہ ہو۔ تمام امت کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب فخر عالم علیہ السلام کو اور سب مخلوقات کو جس قدر علم حق تعالیٰ نے عنایت کر دیا اور بتلا دیا اس سے ایک ذرہ بھی زیادہ کا علم ثابت کرنا شرک ہے۔ براہین صفحہ (۴۴)۔ پھر جس کو جس قدر کوئی علم و قدرت وغیرہ عطا فرما دیا ہے اس سے زیادہ ہرگز ذرّہ بھر بھی نہیں بڑھ سکتا۔ شیطان کو جسقدر وسعت دی

اور ملک الموت کو اور آفتاب و ماہتاب کو جس وضع پر بنایا ہے اس سے زیادہ کی ان کو کچھ قدرت نہیں (براہین صفحہ ۴۶) ان عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ عبارات مذکورہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نعوذ باللہ شیطان کا علم آپ کے علم کے مساوی بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ بلکہ عبارات مذکورہ کا یہ مطلب ہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (یعنی جسقدر علم ان کو باعطائے الٰہی ملا ہے) نص سے ثابت ہو فخر عالم کی وسعت علم (وسعت علم ذاتی) کی کونسی نص قطعی ہے (جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم علم ذاتی بغیر اعطائے الٰہی حاصل ہے) جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ یہ عبارت ایسی صاف ہے کہ اس میں آپ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توہین نہ شیطان کو فضیلت ہاں شاید مولوی احمد رضا خاں صاحب اور اُن کے ہواہ خواہ یہ فرمائیں کہ یہ مطلب کہاں سے نکال لیا کہ مراد علم ذاتی کی نفی ہے جواب یہ ہے کہ یہ بات بھی براہین کے اسی قول میں مذکور ہو ملاحظہ ہو صفحہ ۴۸

اور یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا جہلاء کا یہ عقیدہ ہے۔ اگر یہ جانے کہ حق تعالیٰ اطلاع دیکر حاضر کر دیتا ہے تو شرک تو نہیں مگر بدون ثبوت شرعی کے یہ عقیدہ درست بھی نہیں اور بدون حجت ایسی بات کا عقیدہ کرنا موجب معصیت کا ہے۔ انتہی۔

اس صاف اور صریح عبارت کے بعد بھی کیا کسی شخص کو کوئی شبہ رہ سکتا ہے۔

غرض خاں صاحب بریلوی نے محض اتہام اور کذب خالص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ مجھکو تو مدت العمر کبھی وسوسہ بھی اس کا نہیں ہوا کہ شیطان کیا کوئی ولی فرشتہ بھی آپ کے علوم کی ہمسری کر سکے چہ جائیکہ علم میں زیادہ ہو۔ یہ عقیدہ جو خانصاحب نے بندہ کی طرف منسوب کیا ہے کفر خالص ہے اس کا مطالبہ خانصاحب سے روز جزا ہو گا۔ میں اس سے بالکل بری ہوں اور پاک وکفی باللہ شہیدا اہل اسلام عبارات براہین بغور ملاحظہ فرمائیں مطلب صاف اور واضح ہے!

حررہٗ خلیل احمد وفقہ اللہ للتزود لغد۔ مہر (خلیل احمد)

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ اب بھی لب کشائی کی گنجائش باقی ہے اور اب بھی کوئی صاحب فرما سکتے ہیں کہ براہین قاطعہ میں تصریح کی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابلیس لعین کا علم زیادہ ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ منہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ (السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار صفحہ ۴۹)

برادران اسلام یہ بات تحقیق کرنے کے قابل ہے اور اسی پر فیصلہ ہے کہ پہلے براہین قاطعہ لکھی گئی ہے یا انوار الساطعہ۔ ملک الموتؑ اور شیطان علیہ اللعن کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محفل میلاد شریف میں تشریف لانیکا قیاس کس نے کیا ہے۔ جب تحقیق کرنے سے یہ بات معلوم ہو جائے کہ دونوں کتابوں میں سے فلاں کتاب پہلے لکھی گئی ہے تو آپ اس میں یہ دیکھیں کہ ملک الموتؑ اور شیطان علیہ اللعن کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محفل میلاد میں تشریف لانے کا قیاس کیا ہے یا نہیں۔ اگر اُس کتاب میں قیاس کیا گیا ہے تو وہ صاحب کتاب یعنی کتاب کا بنانیوالا پکا مجرم بے ادب گستاخ اور توہین کرنے والا اللہ تعالیٰ شانہٗ کا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ سچ پوچھو تو اگر حکومت اسلامی ہوتی اور عالمگیر جیسا بادشاہ ہوتا تو وہ واجب القتل تھا اس کی گردن تلوار سے اڑائی جاتی لیکن مجبوری ہے کہ حکومت اسلامی نہیں ہے پس آپ اس کمبخت بدنصیب پر جتنی لعنت ملامت کریں ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں سوّد اللہ وجوھھم۔

اعتراض نمبر (۴) مولوی اشرف علی کھلے طور پر لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید و عمرو بکر اور چوپایوں کے برابر ہے!

جواب نمبر (۴) اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا یہ بھی خانصاحب بریلوی کا مولانا تھانوی مدظلہٗ پر محض اتہام ہے مولانا تھانوی مدظلہٗ سے سوال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کو عالم الغیب کہنا کیسا ہے مولانا تھانوی مدظلہٗ اس کا جواب دے رہے ہیں کہ عالم الغیب کہنا ناجائز ہے۔ کیونکہ عالم الغیب کے دو ہی معنیٰ ہیں۔ اول کل غیبوں کا جاننے والا اس معنی کے لحاظ سے حضور علیہ السّلام کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے کیونکہ کل غیبوں کا جاننے والا اللہ تعالیٰ شانہٗ ہے اور کل غیبوں کے جاننے کی نفی حضور علیہ السلام سے قرآن پاک اور احادیث شریف سے ثابت ہے۔ دوسرے بعض غیبوں کا جاننے والا اس معنی کے لحاظ سے بھی حضور علیہ السلام کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے کیونکہ بعض غیبوں کے جاننے کی صفت بہائم وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضور علیہ السّلام کو عالم الغیب کہنا ناجائز ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا تھانوی اس بات سے منع کر رہے ہیں جس سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشبیہ ان رذیل اشیاء سے لازم آتی ہے نہ یہ کہ تشبیہ دے رہے ہیں مگر بات یہ ہے کہ ع

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است!

حضرات! قبل اسکے کہ ہم اصل عبارت کی طرف متوجہ ہوں یہ عرض کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ پر یہ واضح کردیں کہ کسی چیز کا واقع میں ثابت ہونا دوسری بات ہے اور اسپر کسی لفظ کا بولا جانا دوسری بات ہے۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز ثابت ہوتی ہے مگر اسکے اسم کا بولنا اس پر منع ہوتا ہے۔ دیکھئے تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا خداوند کریم ہے لیکن اس کو خَالِقُ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِیْر۔ یعنی پیدا کرنے والا سور اور بندروں کا کہنا منع ہے بسبب توہین کے علیٰ ہذا القیاس خود باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ یعنی کیا تم کھیتی بوتے ہو یا ہم بونے والے ہیں مگر لفظ زارع یعنی اللہ تعالیٰ کو کھیتی کرنے والا کہنا منع ہے بسبب وہم اہانت کے اس قسم کے بہت سے الفاظ ایسے ہیں کہ باعتبار معنی کے صحیح ہوتے ہیں مگر ان الفاظ کا بولنا ذات اللہ عزوجل یا ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے منع ہے بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے بولنے میں کوئی شرط درکار ہوتی ہے مثلاً عالم کا لفظ ہر اس شخص پر بولنا عرفاً جائز نہیں ہے جو ایک مسئلہ کا جاننے والا ہو بلکہ اگر کسی نے دس پندرہ مسئلے بھی یاد کرلئے تو بھی اس کو عالم نہیں کہہ سکتے۔ اگرچہ باعتبار لغت کے وہ عالم ہوگیا ہے اسی قیاس پر ہر مالدار کو سیٹھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ دیکھئے لغت میں "تنخواہ دینے اور کھانا کھلانے کو رزق کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں مشہور کتب لغت میں ہے، رَزَقَ الْاَمِیْرُ الْجُنْدَ یعنی امیر نے لشکر کو رزق دیا مگر لفظ رزّاق اور رازق کا بولنا اسپر درست نہیں ہے اس کی بہت سی مثالیں شرع و لغت و عرف میں موجود ہیں۔

پس جناب مولانا تھانوی مدظلہ العالی اس بحث میں فقط اس امر پر بحث فرمارہے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لفظ عالم الغیب بولنا آیا جائز ہے یا نہیں۔ اس میں کلام نہیں کررہے ہیں کہ مغیبات میں سے کس چیز کا علم آپ کو آیا حاصل ہے یا نہیں۔ کیونکہ ظاہری طور پر معلوم ہے اور خود مولانا تھانوی مدظلہ بھی بعد کو تصریح کررہے ہیں کہ جتنی غیب کی باتیں نبوت کے لئے لازم اور ضروری ہیں وہ سب آپ کو معلوم کرادی گئیں علاوہ اسکے اور بھی بہت سی آئندہ پیش آنے والی باتیں آپ کو بتلائی گئی ہیں جن کے ذکر سے احادیث بھری ہوئی ہیں لیکن ہم کو اُن کی مقدار معلوم نہیں ہے۔ پس خلاصہ مولانا مدظلہ کی بحث کا یہ ہے کہ لفظ عالم الغیب کہنا آپ کی ذات مقدسہ کے واسطے جائز نہیں اور اسکے لئے دو دلیلیں ذکر فرمائیں!

اوّل۔ یہ کہ حسب قول زید سائل حضور علیہ السّلام کا علم غیب ذاتی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ شانہ کی تعلیم سے ہے اور چونکہ عالم الغیب اُس کو کہتے ہیں جس کا علم ذاتی اور اصلی بغیر تعلیم کے ہو۔ اور اسی وجہ سے خداوند کریم اپنے آپ کو عالم الغیب فرماتا ہے اسلئے حضور علیہ السلام کو یہ لفظ کہنا منع ہے جیسے رازق و خالق و خدا و معبود وغیرہ کہنا منع ہے۔ اگرچہ دوسرے معانی کے اعتبار سے صحیح ہوں مگر ایہام یعنی شبہ پیدا ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

اور دوسری دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم الغیب جس کا اطلاق ذات مقدسہ نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تم کرتے ہو کس معنی کے اعتبار سے کرتے ہو یعنی اگر عالم الغیب کے یہ معنی ہیں کہ تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہو تو یہ معنی حضور علیہ السّلام میں موجود نہیں تمام غیب کی باتوں کا علم سوائے خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے۔ اور اگر سائل کے نزدیک عالم الغیب کے یہ معنی ہیں کہ بعض غیب کی باتوں کا جاننے والا ہو تو بعض کا علم تو سب کو ہے کیونکہ کروڑ دو کروڑ بھی بعض ہے اور ایک بھی بعض ہے جیسے ایک قطرہ پانی کو بھی پانی کہتے ہیں اسی طرح دریا۔ تالاب اور سمندر کو بھی پانی کہتے ہیں۔ غرض کہ لفظ عالم الغیب کے معنی میں دو شقیں فرمائی ہیں اور ایک شق کو سب میں موجود مانتے ہیں یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو علم غیب رسول علیہ السّلام کو حاصل تھا وہ سب میں موجود ہے بلکہ اس معنی کو سب میں موجود مانتے ہیں دیکھئے اگر کوئی کہے کہ زید مالدار کو سیٹھ نہیں کہنا چاہئے کیونکہ سیٹھ کے یہ معنی ہیں کہ تمام قسم کے اموال اسکے پاس موجود ہوں تو زید کے پاس سب قسم کے اموال موجود نہیں اسلئے زید کو سیٹھ نہیں کہنا چاہئے! اگر سیٹھ کے یہ معنی ہیں کہ بعض مال اُسکے پاس ہو تو ایسا بعض مال تو ہر شخص فقیر مفلس محتاج کے پاس بھی ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے پاس کوئی نہ کوئی مال موجود ہوتا ہے۔ تو آپ انصاف سے فرمائیں کہ کوئی بھی اس سے یہ سمجھیگا کہ زید کو ہر فقیر و مفلس کے برابر کردیا علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی کہے کہ زید مولوی کو عالم نہ کہو اگر عالم سے یہ مراد ہے کہ تمام مسائل کا جاننے والا ہو تو بداہۃً ہمکو معلوم ہے کہ زید ایسا نہیں ہے کہ جو تمام مسائل جانتا ہو اسلئے زید کو عالم نہ کہیں گے اور اگر عالم سے یہ مراد ہے کہ بعض مسائل حتیٰ کہ الف۔ با۔ تا کا بھی جاننے والا عالم ہے تو یہ تو ہر ہر بچے اور ہر شخص میں موجود ہے۔ پس ہر ایک کو عالم کہنا چاہئے۔ تو آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ کوئی شخص بھی اس عبارت سے یہ کہے گا کہ زید کو ہر ہر بچے کے برابر کردیا!

برادران اسلام۔ اب ہم حضرت مولانا تھانوی مدظلہ کی عبارت کو نقل کرکے اُسکے اوپر لکیر کھینچکر

بعد میں بتلادینگے کہ مولانا مدظلہٗ زید سائل کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنے سے منع کر رہے ہیں نہ یہ کہ اپنا عقیدہ ظاہر کر رہے ہیں کہ زید و عمر و بکر وغیرہ کا علم (نعوذ باللہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر ہے۔ مولانا تھانوی مدظلہٗ کی عبارت یہ ہے ملاحظہ ہو۔

اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے یعنی اگر زید کا کہنا عالم الغیب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صحیح ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مُراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ یعنی مولانا تھانوی مدظلہٗ زید سائل سے دریافت کر رہے ہیں کہ اس علم غیب سے جس کو تم مانتے ہو تمہاری مراد بعض غیب ہے یا کل؟ اگر بعض علوم غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حضورؐ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بکر بلکہ ہر عبی و مجنون بلکہ جمیع بہایم کے لئے بھی حاصل ہے۔ یعنی اگر زید جواب دے کہ ہماری مراد علم غیب سے بعض علم غیب ہے تو اس بعض علم غیب میں جسکو زید سائل مان رہا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا بعض علم غیب جس کو زید سائل مان رہا ہے وہ زید و عمر و بکر بلکہ صبی و مجنوں بلکہ جمیع بہایم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی چیز کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہوتا ہے پھر اگر اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہوسکتا ہے۔ یعنی اگر زید سائل یہ کہے کہ میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو اسپر یہ کہا جائیگا کہ پھر علم غیب کو کمالات نبوت میں کیوں شمار کرتے ہو جبکہ اس علم غیب میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہیں وہ علم غیب کمالات نبوت سے کب ہوسکتا ہے۔ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے۔ یعنی اگر زید سائل کہے کہ میں ہر ایک کو عالم الغیب نہ کہونگا تو اس کو چاہیئے کہ وجہ فرق بیان کرے کہ میں ہر ایک کو اس وجہ سے عالم الغیب نہیں کہتا۔ اور یہ بھی بیان کرے کہ بعض علم غیب نبی کے اندر پایا جاتا ہے تو میں نبی کو اس وجہ سے عالم الغیب کہتا ہوں اور غیر نبی کے اندر بھی بعض علم غیب پایا جاتا ہے تو میں غیر نبی کو اس وجہ سے عالم الغیب نہیں کہتا۔ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی اور عقلی سے ثابت ہے یعنی اگر زید سائل یہ کہے کہ علم غیب سے میری مُراد تمام علوم غیبیہ ہیں اس طرح پر کہ ایک ادنیٰ چیز بھی خارج نہ رہے تو اس کا باطل ہونا

دلیل نقلی اور عقلی دونوں سے ثابت ہے۔ ان تمام عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا تھانوی مدظلہٗ زید کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب کہنے سے منع کر رہے ہیں! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم الغیب کہنا ہی حضور علیہ السّلام کی توہین ہے جس سے مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہیئے!

برادران اسلام ۔اب ہم آپ کی تسلی وتشفی کے لئے ملخص عبارت حضرت مولانا تھانوی مدظلہٗ کی نقل کرتے ہیں جو بجواب استفتا جناب مولانا مولوی سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری مدظلہٗ کو عنایت فرمایا تھا نقل عبارت یہ ہے ملاحظہ ہو!

مشفق مکرم سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ۔ آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں۔

(۱) میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا!

(۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون بھی نہیں آیا چنانچہ میں عرض کرونگا!

(۳) جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور دل میں کبھی اس کا خطرہ نہیں گذرا جیسا اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہوسکتا ہے!

(۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ اور قول ہمیشہ سے آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیۃ والعملیۃ ہونے کے باب میں یہ ہے۔ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہٗ (کفر و ایمان کی کسوٹی صفحہ ۱۶)

اگر اس سے بھی پوری تسلی نہ ہو تو بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مولانا تھانوی مدظلہٗ بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں وہاں پر جا کر جو کچھ شک وشبہ ہو مقابلہ میں دریافت کرکے اپنی تسلی کرسکتے ہیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کم سے کم ڈھائی آنے پیسے خرچ کیجیے اور ایک کاغذ پر اپنے تمام شبہات لکھئے اور ایک لفافہ پر اپنا نام و پتہ لکھکر اور سوا آنے کے ٹکٹ لگا کر دوسرے لفافہ کے اندر دونوں کو رکھکر ڈاک میں ڈالدیں۔

انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر جواب آجائیگا اُس سے تمام شبہات رفع ہوجائینگے اور اگر آپ اپنی اصلاح نہیں چاہتے اور علماء سُنی حنفی کو کافر ہی بنانا چاہتے ہیں اور اسی میں آپ کو مزہ آتا ہے تو آپ کو اختیار ہے آپ اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر کے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائیں مبارک ہو فللہ الحمد!

اعتراض نمبر (۵) ایک آدمی نے خواب میں مولوی اشرف علی کا کلمہ پڑھا اور جاگنے کے بعد بھی بے اختیاری کی حالت میں بھی پڑھتا رہا ان کے نام کا درود بھی پڑھتا رہا اور اس خواب کی خبر مولوی اشرف علی کو لکھ بھیجی مولوی صاحب نے جواب میں اُس آدمی کو بُرا نہیں لکھا اور نہ ذرا بھی اس پر غصہ کا اظہار کیا بلکہ اِن کلمات سے راضی ہو کر اس کے لئے تسلی لکھی اس وجہ سے کافر ہوئے؟

جواب نمبر (۵) اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا۔ خلاصہ کیفیت یہ ہے کہ مولانا تھانوی مدظلہ کے یہاں خطوط کے متعلق ایک ضابطۂ خاص پر عمل ہوتا ہے۔ خواہ جمع کرنے والے صاحب کوئی بزرگ ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جسقدر خطوط مسائل فقہیہ کے متعلق مقامات مختلفہ سے موصول ہوتے ہیں اُن کے جوابات کے دو حصّے کر دیئے جاتے ہیں!

(۱) وہ مسائل جن کی صورتیں کتب فقہ میں پہلے سے موجود ہیں اُن کو امداد الفتاوی کے حصّے میں لکھا جاتا ہے!

(۲) وہ مسائل جو بالکل نئی شکل کے ہیں ان کا جواب اصول فقہ پر غور کرنے کے بعد دیا جاتا ہے اُنکو حوادث الفتاوی میں درج کیا جاتا ہے!

اس تقسیم حصص میں مریدین و غیر مریدین کی کوئی تخصیص نہیں ہے باقی اقسام کے خطوط اگر مریدین کی جانب سے ہوتے ہیں تو حصہ تربیت السالک میں درج ہوتے ہیں ورنہ مکتوبات مُجبرّث میں درج ہوتے ہیں ان چاروں حصوں کی اشاعت کا علیحدہ علیحدہ اوراق پر (جو بعد کو کتابی صورت میں جمع ہو سکتے ہیں) رسالہ الامداد میں التزام ہو رہا ہے! جس خط میں خواب کا مضمون تھا اس کی نقل الامداد مطبوعہ ماہ صفر ۱۳۳۶ھ میں بذیل مکتوبات مُجبرّث شائع ہوئی تھی۔ اس کا جو حصہ خواب سے تعلق رکھتا ہے ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ ناظرین خط کھینچی ہوئی سطروں کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دفعہ ریاست رامپور جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہوگیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے

بیعت ہیں اسلئے اُن سے اور بھی محبت ہوگئی تو اثناء گفتگو میں معلوم ہوا کہ اُن کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالے الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری آتے ہیں۔ بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم نے چند رسالے مجھکو دیکھنے کے واسطے دیئے الحمد للہ جو لطف اُنسے اُٹھایا بیان سے باہر ہے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سوجانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی۔ اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اُٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا۔ اور کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ۔ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے اختیار زبان سے آپ کا نام نکل جاتا ہے۔ دو تین بار یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اسکے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بیحسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اسواسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہوجائے۔ بایں خیال بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ پر لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کا نام لیتا ہوں حالانکہ اب بیدار ہوں خواب میں نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز کچھ ایسا ہی خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا!

جواب۔ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالی متبع سنت ہے

۲۴۔ شوال ۱۳۳۵ھ

اوّل تو مضمون خواب کی سطروں پر خط کھینچا گیا ہے ان کو دیکھنے سے کسی تشریح و توضیح کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی تاہم حجت تمام کرنے کے لئے چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔

اوّل۔ وہ شخص جس نے خواب زیر بحث دیکھا تھا ایک پنجابی ہے۔ اور اُس کا خط الامداد کے حصہ تربیت السالک میں درج نہیں ہے جو مریدین کے لئے خاص ہے بلکہ مکتوبات خبرت کے ذیل میں اس کا اندراج ہوا ہے۔ ایسی صورت میں خواب دیکھنے والا نہ تھانہ بھون کا باشندہ ہے۔ اور نہ حضرت مولانا کا مرید ہے۔ لہٰذا اسکے خواب کو حضرت مولانا کے ایک مرید کا خواب سمجھنا غلط فہمی ہے!

دوم۔ قانون شریعت کے علاوہ حکام وقت نے بھی بعض حالتوں میں کسی فعل کے سرزد ہونے کو جرم قرار نہیں دیا۔ حالانکہ وہی فعل دوسری حالتوں میں سرزد ہو جانے سے جرم اور مستوجب سزا ہوتا ہے۔ پھر قانون شریعت میں جو تمام قوانین کی اصل الاصول ہے کیوں یہ رعایت نہ ہوگی۔ ہمارے ہادی برحق سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ (مشکوٰۃ شریف) صفحہ ۲۸۴ باب الخلع والطلاق۔

یعنی تین آدمیوں سے قلم اُٹھایا گیا ہے۔ سونیوالے سے جب تک جاگے۔ اور بچہ سے جبتک کہ بالغ ہو۔ اور بےعقل سے جب تک کہ ہوش میں آئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نابالغ بچہ کی طرح نائم (سونیوالا) اور معتوہ (بےعقل و بےحس) شخص بھی مرفوع القلم ہے۔ اگر ایسے اشخاص سے کوئی فعل سرزد ہو جو بحالت بیداری و درستی ہوش و حواس سرزد ہونے پر جرم ہوتا تو انہیں ہرگز مجرم نہیں کہا جائیگا نہ اُن کو کوئی سزا دیجائے گی۔ پس جس شخص کا نیند اور بےعقلی کی حالت میں ہونا مضمون خواب ہی سے ظاہر ہے اس کو لائق سرزنش اور قابل سزا قرار دینا کسی طرح جائز و درست نہیں ہو سکتا۔

سوم۔ یہ کہ جبکہ خواب اور بےحسی اور زبان پر قابو نہ ہونے کی حالت کی باتیں ہیں اور شخص نائم و معتوہ (مجبور و معذور) جیسے بیداری اور درستی ہوش و حواس و موجودگی طاقت میں زبان کی لغزش کو غلط سمجھتا ہے ایسے ہی حالت خواب و بےحسی و بےطاقتی میں سمجھتا ہے اور اپنی بےبسی ظاہر کرتا ہے تو یہ کہنا کہ اس نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو (نعوذ باللہ) رسالت سے معزول کر کے بجائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی بزرگ کو مقرر کر دیا اس شخص پر صریحاً تہمت ہے۔

اس لئے کہ معزول و مقرر کرنا اسی موقعہ پر استعمال ہو سکتا ہے جہاں ارادہ اور نیت ثابت ہو یہاں یہ بات ہرگز نہیں۔ اگر وہ شخص ایسا ارادہ کرتا یا اس کی نیت ایسی ہوتی تو زبان کی غلطی کو غلط سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی اب رہا وہ مقدس بزرگ جس کو اس خواب دیکھنے والے کا پیر و مرشد سمجھ لیا گیا ہے اس کا کوئی بھی قصور نہیں۔ لہٰذا ان کو مدعی نبوت یا بالفاظ دیگر کافر و مرتد کہنے والا شخص خود اپنی فکر کرے کہ وہ الزام حسب فرمودہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اسی پر لوٹ رہا ہے۔ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ اِلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيْ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ (مشکوٰۃ شریف) یعنی اگر کوئی شخص دوسرے شخص پر فسق یا کفر کی تہمت رکھے اور وہ ایسا نہ ہو تو وہ الفاظ کہنے والے کی طرف لوٹتے ہیں!

چہارم۔ یہ کہ فن تعبیر خواب کے اصول سے معلوم ہوتا ہے کہ تعبیر دینے والے کو اُن الفاظ کے ظاہری مفہوم کا پابند ہونا ضروری نہیں جو خواب دیکھنے والے کی زبان سے نکلیں بلکہ وہ ان کے مرادی معنوں پر لحاظ رکھکر مناسب تعبیر دے سکتا ہے۔ چنانچہ ایک رسالہ میں جو امام محمد بن سیرینؒ کی طرف منسوب ہے حضرت امام الائمہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت درج ہے۔ انہ رأی فی منامہ انہ اتی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنبشہ فاخبرہ استاذہ رضی اللہ عنہ وکان ابوحنیفۃ صبیا بالمکتب فقال لہ استاذہ رضی اللہ عنہ ان صدقت رؤیاک یا ولد فانک تقتفی اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وینبش عن شریعتہ فکان کما عبر الاستاذ رحمۃ اللہ وظہر لابی حنیفۃ من الکرامات (رسالہ تعبیر الرؤیا مطبوعہ نولکشور پریس ص ۳۲)

ترجمہ۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن کے زمانہ میں جبکہ آپ مکتب میں پڑھتے تھے یہ خواب دیکھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آئے اور قبر سے کفن نکالا۔ یہ خواب استاذ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ پس اُستاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لڑکے اگر تیرا خواب سچا ہے تو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریگا اور آپ کی شریعت سے عجیب و غریب باتیں نکالیگا۔ پس ایسا ہی ہوا جیسا کہ استاذ رحمۃ اللہ علیہ نے تعبیر دی تھی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو فضیلت کرامات حاصل ہوئی۔ دیکھئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خواب کے الفاظ بظاہر ایسے وحشت انگیز تھے کہ کوئی مسلمان اس کو ٹھنڈے دل سے سننا بھی پسند نہیں کر سکتا لیکن اُستاذ نے تعبیر کس قدر

تسلی دہ بتائی۔ اسی طرح حدیث شریف میں ام فضل رضی اللہ عنہا کا یہ خواب مذکور ہے۔ وعن ام الفضل بنت الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رأیت حلماً منکرا اللیلۃ قال وما ھو قالت انہ شدید قال وما ھو قالت رأیت کان قطعۃ من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت خیراً تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاماً یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اخر الحدیث (باب مناقب اہل البیت مشکوۃ) صفحہ ۵۷۲

ترجمہ۔ ام فضل بنت حارث (زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج کی رات میں نے بہت اُوپرا خواب دیکھا ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا۔ ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ خواب تو سخت ہے۔ فرمایا کہ کہو تو کیا ہے۔ ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا آپ کے جسم سے ٹکڑا کٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے پس یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اچھا خواب دیکھا (اور تعبیر اسکی یہ ہے) کہ فاطمہؓ کے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں رہیگا۔ پس (ایسا ہی ہوا) کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حضرت امام حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں رہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا کٹنا بظاہر یہ خواب کیسا سخت تھا اور اسی لئے ام فضل رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے بے ادبی معلوم ہوتی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا اور کیسی اچھی تعبیر بیان فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ!

اسی طرح اور بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ پس اگر خواب زیر بحث کی تعبیر یہ دیگئی کہ جس شخص کا نام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی جگہ نیند اور بے عقلی کی حالت میں تمہاری زبان پر جاری ہوا اور جس کی طرف تم رجوع کرنا چاہتے ہو اس واقعہ میں تسلی تھی کہ وہ متبع سنت ہے تو اس میں کون امر قابل اعتراض ہو سکتا ہے بلکہ متبع کہنے میں تو اس امر کی طرف صاف ہدایت پائی جاتی ہے کہ شخص مذکور نبی یا پیغمبر نہیں ہے۔ اسلئے کہ پیغمبر امر تبلیغ میں خود مستقل ہوتا ہے کسی اور کی سنت کا تابع نہیں ہوتا اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کیلئے نبوت کا

دروازہ بند کر دیا ہے۔ پس ایسے متبع سنت عالم پر جو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئ نبوت کو کفر اور مدعی نبوت کو قطعاً کافر کہتے ہوں محض ضد اور نفسانیت سے یہ الزام لگانا ایسا سنگین ظلم ہے جو بلا رضامندی مظلوم توبہ سے بھی معاف نہ ہو سکے گا (افسانہ عبرت) صفحہ ۲۰

برادران اسلام | حضرت مولانا تھانوی مدظلہ کے اس خواب کی تعبیر بتانے پر خانصاحب بریلوی اور اُن کے چیلے چانٹوں نے حضرت تھانوی مدظلہ پر جھوٹا الزام لگایا کہ وہ نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اپنے مریدوں کو اپنا کلمہ پڑھواتے ہیں (نعوذ باللہ)

مسلمانو! ؎ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ اگر آپ حق کے طالب ہیں تو تمہیں خدا کی قسم تم ضرور تھانہ بھون جاکر اور چھپکر اپنی آنکھوں سے دیکھو اور کانوں سے سنو کہ حضرت مولانا تھانوی مدظلہ کی کیا تعلیم ہے۔ انشاء اللہ آپ پر روز روشن کی طرح یہ بات ظاہر ہو جائیگی کہ بانی فرقہ رضاخانی کا گرو اور اسکے چیلے چانٹے مکار سرتاپا جھوٹے ہیں اور مولانا تھانوی مدظلہ کا دامن تقدس ان تمام خرافات سے پاک و صاف ہے۔ خانصاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی اپنے نامۂ اعمال سیاہ کر کے اس مقام پر جس کے وہ مستحق تھے پہنچ گئے ہیں۔ فللہ الحمد۔

اعتراض نمبر (۶) مولوی رشید احمد صاحبؒ گنگوہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے جانے کو منع کرتے ہیں!

جواب نمبر (۶) اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا۔ یہ بھی محض اتہام اور سفید جھوٹ ہے الحمد للہ علی احسانہ۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فریضہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر اپنے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت سے مشرف ہو کر اور تمام خیر و برکات سے مالامال ہو کر حدیث مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ کی بشارت میں داخل ہوئے۔ اور دوسروں کے لئے اپنی کتاب زبدۃ المناسک: مطبوعہ بلالی پریس صفحہ ۱۴۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔

قولہ۔ اب جان لے کہ زیارت روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب کے لکھا ہے الخ غرض جب عزم مدینہ منورہ کا ہو تو بہتر یوں ہے کہ نیت زیارت قبر مطہر کی کر کے جائے تاکہ مصداق اس حدیث کے ہو جائے کہ جو کوئی محض میری

زیارت کو آئے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہوگئی۔ انتہیٰ! اے اللہ اپنے فضل و کرم سے مجھ سراپا گنہگار کو اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت سے مشرف فرما اور ہمیشہ کے لئے مدینہ منورہ میں ایک قبر کی جگہ عنایت فرما آمین ثم آمین۔

برادران اسلام انصاف سے فرمائیں کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کی زیارت کرنے سے منع کر رہے ہیں یا حکم کرتے ہیں؟ اگر مولانا ممدوح حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے روضہ مبارک کی زیارت کرنے سے منع کرتے تو اپنی کتاب زبدۃ المناسک میں کیوں لکھتے اور لوگوں کو کیوں رغبت دلاتے۔ یہ محض اتہام اور سفید جھوٹ نہیں تو کیا ہے؟ سبحانك هذا بهتان عظيم!

اعتراض نمبر (۷) دیوبندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں حقیقتاً زندہ نہیں مانتے۔

جواب نمبر (۷) اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا۔ یہ بھی محض اتہام اور سفید جھوٹ ہے۔ خود جناب مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے متعلق ایک بڑا رسالہ لکھا ہے جس کا نام آبحیات ہے بڑے بڑے دلائل قویہ اور براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں! آپ کی حیات دنیا کی سی بلا مکلف ہونے کے ہے۔ اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء کے ساتھ۔ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے۔ تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیوٰۃ الانبیاء میں تصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکیؒ نے فرمایا ہے کہ انبیاءؑ اور شہداءؓ کی قبر میں ایسی حیات ہے جیسی دنیا میں تھی۔ اور حضرت موسیٰؑ کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے۔ اور اس معنیٰ کر برزخی ہے کہ عالم برزخ میں ہے انتہیٰ۔ (افسانۂ عبرت صفحہ ۵)

اعتراض نمبر (۸) دیوبندی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر اور اپنے بڑے بھائی کے رتبے کے برابر سمجھتے ہیں؟

جواب نمبر (۸) اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا۔ یہ بھی محض اتہام اور سفید جھوٹ ہے

کوئی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے برابر یا اپنے جیسا بشر اور رتبے میں بڑے بھائی کے برابر نہیں سمجھتا ہے۔ چہ جائیکہ علماء دیوبند کہ جن کے علمی فیوض و برکات سے ہندوستان کا ہر خطہ روشن و منور ہے۔ ہم اور ہمارے حضرات اساتذہ ایسے شخص کو ملعون اور کافر جانتے ہیں جو محبوب رب العالمین کو اپنے جیسا بشر یا بھائی کے برابر سمجھے ہاں البتہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر ضرور سمجھتے ہیں۔ لیکن شرف و کمالات میں کوئی نبی اور کوئی فرشتہ اور کوئی ولی آپ کے برابر نہیں ہو سکتا رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بشر ہونا تو وہ قرآن مجید فرقان حمید میں صراحۃً موجود ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اس آیت سے نفس بشریت میں مماثلت ثابت ہے۔ لیکن آپ کیسے بشر تھے؟ يُوْحٰٓى اِلَيَّ یعنی میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے۔ اس سے آپ کا افضل المخلوقات ہونا ثابت ہے۔ شرف و کمالات میں آپ کے مثل کوئی بشر نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ اور آپ کا بھائی ہونا بھی بوجہ اولاد آدم (علیہ السلام) ہونے اور ایک دین ہونے کے ہے اسلئے بھائی کہنے میں شرعاً کوئی بے ادبی نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں صراحۃً موجود ہے!

آیات قرآنی ملاحظہ ہوں

(۱) قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا (سورۃ النمل۔ ع ۴)

ترجمہ۔ اور ہمنے قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح (علیہ السّلام) کو بھیجا۔

واضح ہو کہ قوم ثمود کافر تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اُن کا بھائی بنایا۔

(۲) قولہ تعالیٰ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا (سورۃ الاعراف۔ ع ۱۱)

ترجمہ۔ اور ہم نے مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا!

واضح ہو کہ مدین والی قوم مشرک تھی حضرت شعیبؑ کو اللہ تعالیٰ نے اُن کا بھائی بنایا!

(۳) قولہ تعالیٰ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا (سورۃ الاعراف ع ۹)

ترجمہ:۔ ہم نے قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو بھیجا!

واضح ہو کہ قوم عاد بھی کافر تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو اُن کا بھائی بنایا غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر پیغمبروں کو بھائی کہنے میں بے ادبی ہوتی تو اللہ تعالیٰ شانہٗ ان انبیاء علیہم الصلوٰۃ

والسلام کو کافروں اور مشرکوں کے بھائی کیوں بناتے۔ جب کافروں اور مشرکوں کے بھائی بننے میں انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی نہیں ہوتی تو مومن کے بھائی بننے میں کیسے بے ادبی ہوگی! مومنین کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (سورۃ الحجرات ع ۱) ترجمہ مومن سب آپس میں بھائی ہیں۔

حقیقی بھائی کا انکار اور دینی بھائی کا ثبوت احادیث شریف سے ملاحظہ ہو

ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں آپ کا بھائی ہوں یعنی اخوت مانع نکاح ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَنْتَ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَکِتَابِہٖ وَھِیَ لِیْ حَلَالٌ" یعنی اے ابوبکر تم میرے دینی اور اسلامی بھائی ہو بحکم کتاب اللہ کے اور اخوت اسلامی مانع نکاح نہیں ہے۔ تمہاری لڑکی عائشہ کا نکاح ہم سے جائز اور درست ہے۔ ہاں نسبی بھائی اور دودھ شریکی بھائی ہونا مانع نکاح ہے۔ اور وہ یہاں پر نہیں پایا جاتا۔ چنانچہ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا جیسا ظاہر ہے (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۶) باب تزویج الصغار من الکبار

مقام غور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بھائی بنایا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو کچھ تنبیہ نہ کی اور نہ اُن کو بے ادب ٹھہرایا بلکہ تسلیم کر لیا کہ بیشک تم میرے بھائی ہو!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد میں آنیوالے امتیوں کو بھائی کے لفظ کے ساتھ دیکھنے کی آرزو ظاہر فرمائی ہے۔

حدیث وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبَرَۃَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا

اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَھْرَیْ خَیْلٍ دُھْمٍ بُھْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَہٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۴)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ یعنی جنت البقیع (قبرستان) میں دعائے مغفرت کیلئے آئے اور کہا کہ تم پر سلام ہے اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اور میں آرزو رکھتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں فرمایا تم تو میرے اصحابی ہو اور میری بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔ پس صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ قیامت میں اُن کو کس طرح سے پہچانینگے جو آپ کی اُمت میں سے ابھی نہیں آئے۔ پس فرمایا کہ مجھکو بتلاؤ اگر ایک آدمی کا گھوڑا سفید پیشانی والا اور سفید ہاتھ پاؤں والا سیاہ گھوڑوں کے درمیان میں ہو کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانیگا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور پہچانے گا۔ آپ نے فرمایا کہ تحقیق وہ قیامت میں آئینگے اس حال میں کہ اُنکی پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے سفید اور چمکتے ہوں گے پس اس علامت سے میں اُنکو پہچان لونگا اور میں اُن کا حوض کوثر پر میر سامان ہونگا!

نوٹ:۔ یہی حدیث مسلم شریف صفحہ ۱۲۷ میں بھی موجود ہے!

ف۔ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے کہ ہمارے آقا مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد میں آنیوالی اُمت کو پیارے لفظ بھائی کے ساتھ دیکھنے کی آرزو ظاہر فرمائی ہے۔ افسوس صد افسوس مسلمانوں کی بدنصیبی اور جہالت پر کہ وہ حضرت کے بھائی بننا نہیں چاہتے اور اس لفظ بھائی اور اُخوت اسلامی کی برکات سے متنفر ہوتے ہیں جب سرکار دوجہاں نے ہم کو دینی بھائی بنایا تو یقیناً آپ بھی ہمارے دینی بھائی ہیں! مسلمان اپنی جہالت اور لاعلمی سے اسوقت چونکہ اپنے حقیقی بڑے بھائی کے مرتبے کو نہیں جانتے اور اُن سے ہر موقع پر گالی گلوج کے ساتھ پیش آتے ہیں اور اُن کی بے ادبی کرتے ہیں۔ اس لئے جب کبھی حضرتؐ کی نسبت

کسی سے لفظ بڑے بھائی دینی کہتے سنتے ہیں تو اُن کو اوپرا سا معلوم ہوتا ہے اور غصے ہوتے ہیں اور تعجب کے ساتھ کہتے ہیں کہ کیا حضرتؐ ہمارے بڑے بھائی کے برابر مرتبہ رکھتے ہیں۔ بڑے بھائی کا مرتبہ کیا ہے۔ جب موقع ہوتا ہے تو ہم اُن سے لڑتے ہیں اور گالی بھی دیتے ہیں۔

مسلمانو! اوّل تو کسی نے حضرتؐ کو اپنا بڑا بھائی حقیقی نہیں کہا اور نہ کہتا ہے اور نہ عقیدہ رکھتا ہے ہاں اگر کسی روایت میں اِخْوَۃٌ کا لفظ آیا جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا میں گذرا تو ترجمہ کے وقت دینی بھائی لکھدیا یا کہدیا تو شرعاً حضرتؐ کی نہ کوئی توہین ہوتی ہے نہ بے ادبی بڑے بھائی کی نسبت ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِہٖ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۱) ترجمہ۔ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر مانند باپ کے ہے اوپر بیٹے کے! اور باپ کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف جلد چہارم صفحہ ۴۲۳)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی نیکی کرنیوالا لڑکا کہ اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو محبت اور شفقت کے ساتھ دیکھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر دیکھنے کے بدلے میں ثواب حج مقبول یعنی ثواب حج نفل کا لکھتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اگر سو بار دیکھے فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے یعنی اس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہے۔ کہ کیونکر ہر نظر کے عوض میں حج مقبول لکھا جائیگا!

پس مسلمانو! یاد رکھو کہ حضرتؐ کو دینی بھائی کہنے میں نہ حضرتؐ کی کوئی توہین ہوتی ہے نہ بے ادبی اگر بے ادبی ہوتی تو حضرت خود ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منع فرما دیتے۔ جیسا کہ پہلے فرمایا تھا کہ میری کنیت کے ساتھ تم اپنی کنیت نہ رکھو۔ یا اللہ تعالیٰ شانہٗ قرآن پاک میں کوئی آیت نازل فرما دیتا جیسا کہ فرمایا "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا

لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ۔ (سورہ الحجرات ع ۱)

ترجمہ۔ اے ایمان والو! پیغمبر کی آواز سے اپنی آوازوں کو اونچا نہ ہونے دو۔ اور پیغمبر سے اس طرح پکار کر بات نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے پکار کر کرتے ہو!

مسلمانو! میرے بھائیو! میرے عزیزو! تم اُسی ادب کے ساتھ چلو جیسا کہ آیت مذکورہ بالا میں حکم ہے۔

قولہ تعالیٰ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر ع ۱)

ترجمہ:۔ اور (مسلمانو) جو مال (یا حکم) پیغمبر تم کو دے تو اسکو لے لو اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو! تم اللہ اور رسول کے فرمانبردار بنجاؤ اور کسی کے دھوکہ میں نہ آؤ!

اعتراض نمبر (۹) دیوبندی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا دیا ہوا علم غیب بھی ماننا شرک ہے!

جواب نمبر (۹) اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا یہ بھی محض سفید جھوٹ اور اتہام ہے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو اس قدر علم عطا فرمایا ہے کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام اور ملائکہ عظام کا علم اس کی برابری نہیں کر سکتا اور جسقدر علم اعلیٰ درجہ کی نبوت کو لازم ہے۔ وہ من اوّلہ الیٰ آخرہ سب آپ کو عطا فرمایا گیا آپ کا علم تمام مخلوق سے زیادہ ہے!

رضاخانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام چیزوں کا خواہ چھوٹی ہو یا بڑی آسمان میں ہو یا زمین میں اور جو ہو چکا اور جو ہونیوالا ہے سب کا آپ کو علم ہے اسلئے آپکو عالم الغیب کہنا چاہیئے!

برادران اسلام اس عقائد باطلہ کا نہ قرآن پاک اور نہ احادیث شریف سے ثبوت ہے نہ عقائد اہلسنت والجماعت میں کہیں اس کا پتہ ہے اور نہ فقہ حنفی میں کہیں اس کا ذکر ہے بلکہ تمام اہلسنت والجماعت اور تمام سلف صالحین کا متفق عقیدہ یہ ہے کہ علم غیب حق تعالیٰ شانہٗ کی خاص صفت مخصوصہ ہے اسی کو لائق ہے کہ عالم الغیب کہا جائے۔ اب تک مسلمانوں کی زبان پر جاری ہے کہ غیب کا حال خدا جانے۔ الغیب عند اللہ۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے بطور معجزہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غیب کی جن باتوں پر اطلاع دی وہ ان کو معلوم ہوئیں۔ مگر چند روز سے اعدائے سنت نے اس متفق علیہ عقیدہ

کے خلاف جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننا ضروری قرار دیا ہے اور طرفہ تماشا یہ ہے کہ جو شخص ان کے اس خانہ ساز عقیدے کو نہ مانے اس کو وہابی کہتے ہیں۔ چوری اور سینہ زوری اسی کا نام ہے آیات قرآنی ملاحظہ ہو جس میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ شانہ نے حکم دیا کہ آپ اعلان کر دیجئے کہ میں غیب کی باتوں کا جاننے والا نہیں ہوں۔

آیات قرآنی ملاحظہ ہوں

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (پارہ ساتواں سورۃ الانعام۔ رکوع ۱۱)

ترجمہ:۔ تو کہہ میں نہیں کہتا کہ مجھ پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ میں جانوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں اسی پر چلتا ہوں جو مجھکو حکم آتا ہے (تفسیر موضح القرآن)

تفسیر معالم التنزیل میں لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ کے تحت میں لکھا ہے فاخبرکم بما غاب مامضی ومما سیکون یعنی غیب کا جاننے والا نہیں ہوں کہ تم کو جو ہو چکا ہے اور جو ہونیوالا ہے اُسکی خبریں بتایا کروں!

ف: کس صراحت کے ساتھ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداتعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آپ اعلان کر دیجئے کہ میں غیب کا جاننے والا نہیں ہوں (اور یہ شبہ ہوتا تھا کہ پھر آپ میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کیا رہا تو اُس کو یوں دفع فرمایا کہ مجھپر وحی الٰہی اُترتی ہے یعنی میں بینائی والا ہوں تم نابینا ہو۔ یہ فرق کچھ کم ہے اسکے ساتھ سورہ ہود کی وہ آیت کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ (یعنی میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کو جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں) تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس بارے میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حال یکساں ہے کہ غیب کی باتوں کا جاننا تو خاصہ خداوندی ہے اسی لئے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے گلستاں میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما کر یہ تعلیم دی کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غیب کی باتوں کا جاننے والا نہ سمجھو۔

اشعار فارسی مع ترجمہ اردو

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند	کہ اے روشن گہر پیر خردمند
ایک نے پوچھا اس گم کئے ہوئے فرزند سے	کہ اے روشن ذات بڈھے عقلمند
ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی	چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی
مصر سے اسکے پیراہن کی خوشبو سونگھی تو نے	کیوں کنعاں کے کنوئیں میں اُسکو نہ دیکھا تو نے
بگفت احوال ما برق جہان ست	دمے پیدا و دیگر دم نہان ست
کہا احوال ہمارا بجلی چمکنے والی کا ہے	ایک دم ظاہر ہوا اور دوسرے دم چھپا ہے
گہے بر طارم اعلیٰ نشینم	گہے بر پشت پائے خود نہ بینم
کبھی اعلیٰ بنگلے پر بیٹھتا ہوں میں	کبھی اپنے پاؤں کی پیٹھ پر نہیں دیکھتا ہوں میں

(۲) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (پارہ اکیسواں سورۃ لقمان رکوع ۴)

ترجمہ:۔ اللہ جو ہے اسکے پاس قیامت کی خبر اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو ہے ماں کے پیٹ میں اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ سب جانتا خبردار ہے۔ (تفسیر موضح القرآن)

(۳) قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ (پارہ ۲۶ سورۃ احقاف ع ۱)

ترجمہ:۔ تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور مجھکو معلوم نہیں کیا ہونا ہے مجھسے اور تم سے۔

(تفسیر موضح القرآن)

(۴) وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ (پارہ ۱۲۔ سورہ ہود)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے پاس ہے چھپی بات آسمانوں اور زمین کی اور اس کی طرف رجوع ہے سارا کام (تفسیر موضح القرآن)

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں

(۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَآ اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد چہارم صفہ ۱۱)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک میں نہیں جانتا کہ تمہارے درمیان میری زندگی کتنی باقی ہے پس اقتدا کرو تم اُن دو شخصوں کی جو میرے بعد ہونگے یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما!

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کو اپنی عمر گرامی کی مقدار معلوم نہ تھی لہٰذا تمام علم غیب یعنی جو ہو چکا اُس کا علم اور جو ہونے والا ہے اُس کا علم کیسے ہو!

(۲) خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتْ رُبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ (بخاری شریف جلد دوم۔ پارہ اکیسواں باب ضرب الدف والولیمۃ)

ترجمہ:۔ خالد ابن ذکوان نے کہا کہ ربیع جو معوذ بن عفراء کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی کہ جب میری رخصتی ہوئی (اس کے دوسرے روز صبح کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو اے خالد اسوقت بیٹھا ہے اور ہماری چند چھوکریاں اُسوقت دف بجا رہی تھیں اور ہمارے بزرگوں کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں مارے گئے تھے اتنے میں ایک چھوکری یہ مصرعہ گانے لگی۔ ایک پیمبر ہم میں ہیں جو جانتے ہیں کل کی بات۔ (یعنی کل کی ہونے والی بات) آپؐ نے فرمایا یہ مت گا جو تو پہلے گا رہی تھی وہی گا!

ف:۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ غیب کی باتوں کا جاننے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں اس لئے جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم غیب کو اپنی طرف نسبت کرنے سے لڑکی کو منع فرمایا!

(۳) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ اُعْلِمْتُهٗ (الدرۃ المضیۃ فی الزیارۃ المصطفویہ مؤلفہ علامہ ملا علی قاری حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ:۔ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اُس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے پڑھتا ہے اس کی اطلاع مجھے دیجاتی ہے! (یعنی فرشتے پہنچاتے ہیں)

ف۔ اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوا کہ اگر غیب کی تمام باتوں کا علم ہوتا تو فرشتوں کے پہنچانے کی کیا حاجت تھی دور و نزدیک سب کا درود و سلام یکساں خود سنتے۔

(۴) ق۔ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ لَيُرْفَعَنَّ اِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى اِذَا اَهْوَيْتُ اِلَيْهِمْ لِاُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔ (مشارق الانوار حدیث ۱۹۹۹ صفحہ ۳۵۲)

ترجمہ:۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جائینگے تم میں سے چند لوگ یہانتک کہ جب میں اُنکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اُن کو دوں تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹادئے جائینگے تو میں کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں!

ف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوا کہ اگر جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی تمام باتوں کا علم ہوتا تو آپ کو یہ حکم نہ ہوتا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو مرض الموت میں تمام علوم غیب دئے گئے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث مذکورہ بالا میں واقعہ قیامت کا ذکر ہے!

عبارات فقہ حنفیہ کی ملاحظہ ہو

(۱) علامہ محقق ابن ہمام (جن کو علامہ شامی کہتے ہیں کہ بَلَغَ رتبۃ الاجتہاد) اپنی کتاب مسائرہ میں لکھتے ہیں۔

وکذا علم المغیبات ای کعدم علم بعض المسائل عدم علم المغیبات فلا یعلم النبی منھا

الا انما اعلمه الله به احیانا وذکر الحنفیة فی فروعهم تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا الله۔

ترجمہ:۔ اور ایسا ہے غیب کی باتوں کا علم یعنی جس طرح بعض مسائل کا علم نہیں اسی طرح غیب کی باتوں کا بھی علم نہیں ہے بنیؐ غیب کی باتیں صرف اسی قدر جانتے ہیں جو کبھی کبھی اللہ نے انکو بتلائیں اور حنفیہ نے اپنی فقہ کی کتابوں میں اُس شخص کو کافر لکھا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبیؐ غیب جانتے تھے کیونکہ یہ عقیدہ آیۂ قرآنی قل لا یعلم من فی الایۃ کے معارض ہے۔

(۲) علامہ ملا علی قاری حنفی مکی شرح فقہ اکبر میں جو حضرت امامنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ہے لکھتے ہیں۔ ثم اعلم ان الانبیاء علیهم السلام لم یعلموا المغیبات الا ما اعلمهم الله تعالیٰ احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیه السلام یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله۔

ترجمہ:۔ پھر جاننا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام غیب کی باتیں نہیں جانتے مگر جسقدر کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کبھی اُن کو بتایا اور حنفیہ نے اس شخص کو کافر لکھا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی علیہ السلام غیب جانتے تھے کیونکہ یہ عقیدہ آیۂ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کے خلاف ہے۔

(۳) درمختار میں ہے تزوج بشهادة الله ورسوله لم یجز بل قیل یکفر والله اعلم!

ترجمہ:۔ اللہ و رسول کو گواہ قرار دیکر نکاح کرلے تو جائز نہ ہوگا بلکہ کہا گیا ہے کہ وہ شخص کافر ہو جائیگا!

(۴) فتاویٰ بزازیہ میں ہے تَزَوَّجَ بِلَا شُهُوْدٍ وَقَالَ خدائے و رسول خدائے و فرشتگان را گواہ کردہ ام یُکْفَرُ لِاَنَّهٗ اِعْتَقَدَ اَنَّ الرَّسُوْلَ وَالْمَلَكَ یَعْلَمَانِ الْغَیْبَ!

(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۴۳ مولوی عبدالحیٔ صاحب مرحوم و مغفور سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی)

ترجمہ:۔ جو شخص بلا گواہ کے نکاح کرے اور کہے میں نے اللہ اور رسول اور فرشتوں کو گواہ کیا کافر ہو جائیگا اس واسطے کہ اس نے اعتقاد کیا کہ تحقیق رسول اور فرشتے دونوں غیب کو جانتے ہیں!

برادران اسلام | باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ

(ترجمہ) اور جب تم لوگوں کے درمیان حکم کرو تو انصاف کے ساتھ حکم کرو۔ کو سامنے رکھکر سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بلا کسی کی طرفداری کے آپ آیات قرآنی اور احادیث جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عبارات فقہ حنفی مذکورہ بالا کو ملاحظہ کر کے انصاف سے فرمائیں کہ رضا خانیوں کے عقائد قرآن پاک اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبارات فقہ حنفی کے خلاف ہیں یا ہمارے حضرات اساتذہ علماء دیوبند (کثرھم اللہ تعالیٰ سوادھم) کے عقائد۔ رضا خانیوں کے کفر کا ثبوت ہوتا ہے یا علماء دیوبند (کثرھم اللہ تعالیٰ سوادھم) کا ہم اور ہمارے حضرات اساتذہ بحمد اللہ پکے مسلمان سچے سنی حنفی ہیں ؎

بندۂ پروردگارم امت احمد نبی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیلؑ

دوستدار چار یارم تابع اولاد علی
خاکپائے غوث اعظمؒ زیر سایہ ہر ولی

اعتراض نمبر (۱۰) مولوی رشید احمد صاحبؒ گنگوہی مولود شریف کو کنھیا کے جنم سے بدتر سمجھتے ہیں؟

جواب نمبر (۱۰) اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا یہ بھی محض افترا اور سفید جھوٹ ہے ہم اور ہمارے حضرات اساتذہ ایسے شخص کو جو ذکر ولادت شریفہ کو کنھیا کے جنم سے تشبیہ دے قطعی کافر کہتے ہیں۔ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنیوالا اور عیب لگانیوالا ملحد کافر ہے۔ ہاں البتہ اگر کوئی مولود شریف میں ذکر ولادت شریف کے وقت یہ اعتقاد کرے کہ نعوذ باللہ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب اس وقت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہر مرتبہ از سر نو ولادت ہوتی ہے تو یہ اعتقاد اور خیال ہنود کے اعتقاد اور خیال کے مشابہ ہے اور منع ہے حدیث شریف میں ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جس کسی نے معاذ اللہ دوسری قوم کی مشابہت کی اس کا اسی قوم میں شمار ہوگا۔ پس میلاد شریف میں ایسے غلط اعتقاد رکھنے کو منع کرتے ہیں۔ اگر میلاد شریف میں آپ کی ولادت اور رضاعت معجزات اور معراج وغیرہ کی صحیح صحیح روایات اور فضائل درود شریف کے ساتھ جو خالی بدعات اور قیودات سے ہوں بطور وعظ کے بیان ہوں تو ہم اور ہمارے حضرات اساتذہ نہایت ہی افضل اور احسن سمجھتے ہیں کیونکہ آپ کی حیات طیبات کے ہر ہر واقعات سے اُمت کی تعلیم وابستہ ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ المہند صفحہ ۷۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔ **قولہ** وہ جملہ حالات جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذرا سا بھی علاقہ ہے۔ ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریف ہو یا آپ کے بول و براز اور نشست برخاست اور بیداری اور خواب کا تذکرہ ہو الخ حاشا للہ ہم تو کیا کوئی ادنیٰ مسلمان بھی

ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا ذکر بھی قبیح اور بدعت سیئہ یا حرام کہے ہاں مسئلہ قیام میں ایک استفتا جناب مولانا مولوی عبدالحیٔ صاحب مرحوم سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی کا ہم نقل کرتے ہیں اسی کے موافق ہمارا اور ہمارے حضرات اساتذہ کا عقیدہ اور عمل ہے!

نقل سوال مع جواب یہ ہے ملاحظہ ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ محفل میلاد شریف جو مستنبط بعض صوفیہ صافیہ وبعض محدثین ہے۔ اور اس میں علما مختلف ہیں۔ کما ہو مصرح فی موضعہ۔ اکثر عوام وخواص اس کو کرتے ہیں۔ یعنی وقت ذکر ولادت باسعادت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور اس کھڑے ہوجانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے افراد تعظیمہ میں داخل کرتے ہیں آیا اس قیام کا کوئی ثبوت اور استنباط اصول شرعیہ معتمدہ سے ہے یا نہ بر تقدیر اول کے جو علما رفرماتے ہیں ھٰذَا الْقِیَامُ بِدْعَۃٌ لَا اَصْلَ لَھَا (ترجمہ۔ یہ قیام بدعت ہے اس کی کوئی اصل نہیں) چنانچہ سیرت شامیہ وسیرت حلبی وغیرہما میں مندرج ہے اور کسی نے اسکی تردید نہیں کی ہے یہ کیسا ہے؟ اور بر تقدیر آخر مباح ہے یا بدعت حسنہ یا بدعت سیئہ اور بعض لوگ یہ زعم کرتے ہیں کہ روح وقت ذکر ولادت شریف روح پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لاتی ہے تو یہ زعم زاعمین (یعنی گمان کرنا گمان کرنیوالوں کا) صحیح ہے یا نہیں اور جو لوگ کہ متبع سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو فرض عین مثل دیگر فرائض جانتے ہیں وہ بنظر اس امر کے کہ جناب سید الانام نے خود حیات صوریہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو ایسے قیام سے منع فرمایا ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے کبھی نہیں کیا کما ہو مصرح فی الاحادیث (جیسا کہ وہ احادیث میں تصریح کیا گیا) اور موافق قول مسطور یعنی ھٰذَا الْقِیَامُ بِدْعَۃٌ لَا اَصْلَ لَھَا (ترجمہ:۔ یہ قیام بدعت ہے اسکے لئے کچھ اصل نہیں ہے) کے اس قیام کو نہیں کرتے۔ ان کو اکثر لوگ بخصوص ایسے قیام کے تارک کو تارک تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور ان پر طعن وتشنیع کرتے ہیں۔ پس اس طعن میں وہ لوگ مصیب ہیں یا مخطی۔ بینوا بسند الکتاب توجروا من اللہ الوہاب

ہوالمصوب

قیام جو بوقت ولادت نبویہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کیا جاتا ہے۔ اس کی کوئی اصل معتدبہ شرعاً نہیں ہے اور یہ گمان کہ قیام تعظیم نبویہ ہے فاسد ہے اس وجہ سے کہ تین حال سے خالی نہیں۔ یا یہ کہ یہ قیام واسطے تعظیم نام پاک محمدی کے ہے۔ یا واسطے تعظیم ہیئت ولادت وتصور وواقعہ ولادت کے ہے یا واسطے ذات محمدی جسداً اور روحاً اور روحاً فقط۔ شق اوّل باطل ہے اوّلاً اس وجہ کر نام پاک کی تعظیم قیام یا انحنا (جھکنا) وغیرہ کے ساتھ نہیں وارد ہے بلکہ بدعت ہے تعظیم کا نام یہی ہے کہ وقت نام لینے یا سننے کے درود شریف پڑھا جائے وثانیاً اس وجہ سے کہ اگر نام لینے کی تعظیم قیام کے ساتھ ہو تو لازم ہے کہ تمام بیان مولد کھڑے ہو کے کہا جائے اور جب نام پاک آپ کا لیا جائے غیر بیان مولد میں اس وقت قیام کیا جائے۔ وَلَا قَائِلَ بِہٖ (یعنی اس کا قائل کوئی نہیں) اور شق دوم بھی باطل ہے۔ اس وجہ سے کہ مجرد تصور ہیئت کی تعظیم اس طرح سے نہیں وارد ہے۔ باقی رہی شق ثالث وہ موقوف ہے اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت بیان ولادت میں جسداً اور روحاً یا روحاً تشریف لاتے ہیں اور یہ امر شرع میں ثابت نہیں ہے وَمَنِ ادَّعٰی فَعَلَیْہِ الْبَیَانُ بِاَدِلَّۃِ الشَّرْعِیَّۃِ لَا بِمَا قِیْلَ اَوْ یُقَالُ (یعنی جو شخص دعوی کرے پس اس پر شرعی دلیل کے ساتھ بیان کرنا لازم ہے نہ یہ کہ کہا گیا یا کہا جاتا ہے) اور اگر بالفرض والتقدیر آپ کا تشریف لانا ثابت بھی ہو تو یہ ثابت ہونا محال ہے کہ بوقت بیان ولادت فقط تشریف لاتے ہیں نہ ابتدائے بیان سے بلکہ بر تقدیر ثابت ہونے تشریف لانے کے ظاہر ہے کہ ابتدائے مجلس سے تشریف لاتے ہونگے۔ پس لازم ہے کہ از ابتدا تا انتہا قیام کیا جائے۔ وَلَا یَقُوْلُ بِہٖ اَحَدٌ (یعنی اور اسکو کوئی نہیں کہتا ہے) علاوہ ازیں کتب احادیث میں یہ امر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم حیات میں اپنے واسطے صحابہ کے کھڑے ہونے کو منع کرتے تھے اور صحابہؓ آپ کے واسطے قیام نہیں کرتے تھے۔ پس جو امر کہ آپ اپنے حق میں بحالت حیات پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ صحابہؓ کو اس سے منع کرتے تھے وہ بعد وفات کے آپ کے تشریف لانیکے وقت کیونکر جائز ہوگا۔ اور اگر بالفرض والتقدیر قیام بوقت مولد شروع بھی ہو تو غایۃ الامر یہ ہے کہ مستحب ہوگا نہ واجب نہ فرض اور علما نے تصریح اس امر کی کی ہے کہ جس امر مندوب پر اصرار مثل فرائض وواجبات کے کیا جائے اور اسکے تارک پر ملامت

کی جائے تو وہ مکروہ ہوجاتا ہے جیسا ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ وغیرہ میں لکھا ہے۔ پس اصرار کرنا اس فعل پر اور اسکے تارک پر ملامت کرنا اور اس کو بدنام کرنا اور اس کی تذلیل کی فکر میں رہنا درجہ کراہیت تک پہنچاتا ہے۔ الحاصل یہ قیام افراد تعظیم نبویؐ سے جو ہر مسلمان پر فرض ہے نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی اصل معتد بہ شرعاً پائی جاتی ہے۔ بلکہ بدعت ہے اور تارکین قیام پر ملامت کرنیوالے مرتکب گناہ کے ہیں۔ واللہ اعلم مہر محمد عبدالحی ابوالحسنات

حررہ الراجی عفوربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۳۲۹)

اعتراض نمبر(۱۱) دیوبندیوں کے نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال آنا گاؤ خر کے خیال سے بدتر ہے!

جواب نمبر(۱۱) اللّٰھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا۔ جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی نوراللہ مرقدہٗ کے زمانہ میں پیر پرستوں کا یہ عقیدہ تھا کہ اپنے پیر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں ایسا خیال لانا چاہیئے کہ نماز کے ہر رکن میں حضور علیہ السلام یا پیر بھی مقصود بالتعظیم اور معبود بن جائیں کہ سجدہ کرتے ہیں تو اپنے پیر کو سجدہ ہو۔ رکوع کرے تو اپنے پیر کو۔ یہی عقیدہ ان موجودہ رضاخانیوں کا ہے اس کی شہادت ان کی کتاب مسمیٰ مرشد کو سجدہ (جس کے نام ہی سے شرک و کفر ٹپکتا ہے) ظاہر ہے جس کا جی چاہے ملاحظہ کرے!

جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی (نوراللہ مرقدھم) نے ایک کتاب علم تصوف میں ایسی بیش بہا لکھی جس کا نام صراط مستقیم ہے وہ کتاب اسم با مسمیٰ ہے واقعی وہ صراط مستقیم ہی ہے جس نے اس پر عمل کیا اس نے ولایت کا مرتبہ حاصل کر کے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون کی بشارت میں داخل ہوا۔ مولانا شہید نے اس کتاب میں خاندان چشتیہ و نقشبندیہ کے وظائف و ذکر اشغال و مراقبہ کے طریقے بتائے اور ساتھ ہی اسکے ان پیر پرستوں کے عقائد باطلہ کو رد کر کے خالص توحید کی تعلیم دے کر العلماء ورثۃ الانبیاء کے مصداق ہوئے۔ حضرات غور سے سنیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ترجمہ۔ نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انس کو مگر یہ کہ میری عبادت کریں۔ اور اسی کا پہلے ہی اقرار لیا سورہ فاتحہ میں ایاک نعبد و ایاک نستعین

ترجمہ:۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

پیر پرستوں کا عقیدہ اسکے خلاف تھا جو اوپر ذکر ہوا اُسی کو مولانا شہیدؒ نے رد کیا ہے خط کھنچی ہوئی عبارت مولانا شہیدؒ کی ملاحظہ ہو۔ ظلمات بعضھا فوق بعض (اندھیرے ہیں جو درجہ میں بعض سے بعض اُوپر ہوتے ہیں۔ آگے جو کچھ فرمائینگے وہ ہوگا اندھیرا یعنی شرعاً ناجائز مگر ان میں بعض زیادہ نقصان دہ اور بعض کم مگر نقصان دہ ضرور ہونگے) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ (دیکھئے نماز میں زنا کا وسوسہ لانا بھی بُرا بی بی کی مجامعت کا خیال لانا بھی بُرا مگر فرماتے ہیں بی بی کی مجامعت کا خیال زنا کے وسوسہ سے اچھا ہے کیونکہ وسوسہ زنا حرام کی طرف توجہ دلاتا ہے اور مجامعت بی بی حلال کی طرف اگرچہ بُرے اس مقام میں دونوں ہیں) اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے (اب آگے وجہ بیان کرنے لگے) کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ دل میں چمٹ جاتا ہے۔ اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچکر لیجاتی ہے۔ مولانا شہیدؒ کی دلیل کے بعد تو خدا کے فضل سے کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں مگر شاید رضاخانی جیسے کوڑ مغزوں کے اب بھی سمجھ میں نہ آئے تو تھوڑی سی تفصیل بیان کئے دیتا ہوں۔ کیا حضرات یہ ٹھیک نہیں کہ نماز میں تو صرف اللہ کی تعظیم مقصود ہوتی ہے۔ جب نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کریگا تو کیا نعوذباللہ بے عزتی سے خیال کریگا۔ ہرگز نہیں بلکہ نہایت وقعت اور عزت کے ساتھ تو تعظیم صرف خدا کی ہی رہی یا اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی۔ اور حالانکہ مقصود تھا صرف خدا کی تعظیم لہٰذا شرک ہوا۔ بخلاف گدھے کے کہ اس کی تعظیم کوئی گدھا ہی کریگا۔ مگر ہے یہ بھی بُرا کیونکہ اس نے توجہ منتقل کی دوسری جانب مگر تعظیم صرف خدا کی ہی رہی لہٰذا شرک نہ ہوئی مگر خلل ضرور واقع ہوا۔ اب تو حضرات اچھی طرح سے سمجھ میں آگیا ہوگا۔ اگرچہ اتنی تفصیل کی بھی ضرورت نہ تھی مگر خیال تھا کہ شاید رضاخانی لوگ نہ سمجھے ہوں مگر رضاخانیوں کو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ دونوں خیالوں میں سے اچھا کسی کو نہیں کہتے جیسا کہ شروع میں بیان کر چکا ہوں کہ بعض امور زیادہ نقصان دہ اور بعض کم۔ یہ جو کچھ مولانا شہیدؒ نے لکھا ہے وہ محض ان پیر پرستوں کے عقائد باطلہ کو رد کیا ہے ورنہ جناب خاتم الانبیاء حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور التحیات میں ضروری ہے کیونکہ آپ کو مخاطب بنایا جاتا ہے۔

اعتراض نمبر (۱۲) علماء دیوبند بزرگان دین کی فاتحہ کو ناجائز کہتے ہیں

جواب نمبر (۱۲) اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا یہ بھی محض اتہام اور سفید جھوٹ ہے۔ ہمارے نزدیک ایصال ثواب جائز ہے یعنی خواہ کھانے کا ثواب پہنچایا جائے یا کپڑے کا یا کلام اللہ کا یا اور کسی چیز کا برابر پہنچے گا۔ اس میں کسی چیز یا کسی دن کی تخصیص نہیں ہے۔ ہم صرف ایسی تخصیص کو کہ کسی دن کو یہ سمجھکر کہ آج ہی ثواب پہنچیگا۔ پھر نہیں پہنچیگا یا بہ نسبت دوسرے دنوں کے آج زیادہ ثواب ہے۔ اپنی طرف سے تعین کر لینا ضرور منع کرتے ہیں بغیر اس خیال کے پھر جس دن چاہو ثواب پہنچاؤ۔ خواہ وہی دن ہو یا اور دن ہو جائز ہے بشرطیکہ امور ناجائز سے خالی ہو اور مثل فرض و واجب کے قرار نہ دیا جائے۔ مستحب کو مستحب کے درجہ میں رکھا جائے۔ ورنہ نعوذ باللہ ثواب کا کوئی منکر نہیں خود حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۷۰ پر لکھتے ہیں **قولہٗ** روز ولادت اور وفات بھی درست ہے۔ پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل ایام دیگر کے جانے ایصال ثواب ہیں۔ اور کسی عوام کو بھی اس طرح کے ایصال ثواب میں ضرر نہو تو کچھ حرج نہیں سب کے نزدیک جائز ہے!

آج کل ہمارے اطراف و جوانب میں جو یہ رائج ہے کہ کھانا یا شیرینی وغیرہ آگے رکھکر قرآن مجید کی سورتیں پڑھتے ہیں اور اس کو ایک ضروری امر خیال کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بغیر کھانا رکھے ہوئے صرف قرآن مجید کی سورتیں پڑھکر ثواب پہنچائے یا کھانا بغیر کچھ پڑھے فقیر کو دیکر ثواب پہنچائے تو لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں اسلئے ہم ایک استفتا جناب مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم و مغفور سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی کا نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

استفتا۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فاتحہ جو مروج ہے بمشائخ صوفیہ میں اور بعض کتب مثل آداب الطالبین وغیرہ میں مذکور ہے کہ شیرینی یا طعام وغیرہ رکھکر سورۂ فاتحہ اور سورہ اخلاص وغیرہ پڑھ کے میت کو ثواب بخشتے ہیں اور اس کا نام عرف میں فاتحہ ہے جائز ہے یا نہیں اور یہ ثواب بمذہب اہلسنت میت کو پہنچتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا!

ہو المصوب

ثواب اموات کو بمذہب اہلسنت پہنچتا ہے اور پڑھنا فاتحہ اخلاص وغیرہ کا اور اس کا ثواب بخشنا مردوں کو موجب رفعت درجات کا ہے۔ لیکن جو طریقہ فاتحہ کا مروج ہے کہ شیرینی وغیرہ سامنے رکھکر کھڑے ہو کر فاتحہ دیتے ہیں۔ اس کی اصل شرع میں نہیں[۱] ہے۔ حررہ محمد عبدالحی عفا عنہ القوی۔

(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۰)

برادران اسلام۔ رضاخانیوں پر تعجب کے ساتھ افسوس کرتا ہوں کہ باوجود ان تمام جوابات کے جو علماء دیوبند کی جانب سے دیئے گئے ہیں پھر بھی ان کے کفریہ مشین سے کفر ہی کا فتویٰ نکلتا ہے۔ مگر یہ رضاخانیوں کا فرض منصبی ہے۔ بقول بعض جس کا وہ مشاہرہ پاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو دوزخ کے داروغہ کیسے بنینگے۔ خیر یہ تو ان کا فعل ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال جو کیا ہے وہ آپ ہی بھگتیں گے

ضروری اطلاع

معزز ناظرین! بعض حضرات کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم لوگ تقیہ کر لیتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ تقیہ حضرات شیعہ کا طریقہ ہے۔ ہم لوگ بفضلہ تعالیٰ فقہاً و اعتقاداً اہلسنت والجماعت سنی حنفی ہیں۔ چنانچہ اپنے اعتقاد حقہ کو بالا علان کتب اور اشتہارات کے ذریعہ سے شائع کر چکے اور کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی تسلی چاہتا ہے تو ہم اسکے لئے تیار ہیں۔ اس پر بھی کوئی نہ مانے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ بہت سے بدنصیبوں نے اللہ و رسول پر اتہام لگایا اور ان کو برحق نہیں مانا تو انکا کیا بگاڑا خود ہی اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر کے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنایا۔ ؎

قِيْلَ اِنَّ الْاِلٰهَ ذُوْ وَلَدٍ کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ صاحب اولاد ہے مَا نَجَى اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا نہیں نجے اللہ اور اللہ کے رسول دونوں اکٹھے	قِيْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ كَهَنَا کہا گیا کہ جناب خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاہن ہیں مِنْ لِسَانِ الْوَرٰى فَكَيْفَ اَنَا مخلوق کی زبان سے پس ہم کیونکر بچ سکتے ہیں

برادران اسلام۔ اگر ان تمام جوابات سے تسلی نہ ہو جو ہمنے لکھا ہے تو ہم آپ کی تسلی کے لئے

[۱] سوائے ہندوستان کے کسی اقلیم میں مروج نہیں ہے!

محض دینی خیرخواہی کی وجہ سے ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء سے منگائے ہوئے فتوے نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

نقل سوال جو علماء کرام ومشائخ عظام کی خدمت میں روانہ کیے گئے

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں رنگون میں مولوی حشمت علی رضاخانی لکھنوی تشریف لائے اور ہر گلی کوچہ میں عام جلسہ کرکے مجمع عام میں حضرات اکابر علماء دیوبند کو خصوصاً اور ان سے تعلق رکھنے والوں کو عموماً کافر کہا اور یہ بھی کہا کہ علمائے دیوبندیہ وہابیہ خاصکر جناب مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی وجناب مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی وجناب مولانا خلیل احمد صاحبؒ انبیٹھوی وجناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہٗ اور دیوبندیوں کے پیشوا امام الوہابیہ جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحبؒ شہید دہلوی (نعوذ باللہ) سب کے سب کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ان سے میل جول رکھنا سلام وکلام کرنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی اور ان کے جنازے میں شریک ہونا اور مقابر مسلمین میں دفن ہونے دینا حرام قطعی اور کفر یقینی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) کیا واقعی بقول حشمت علی رضاخانی کے حضرات اکابر علماء دیوبند (نعوذ باللہ) کافر ہیں؟

(۲) وہابی کی کیا تعریف ہے اور ان سے کون لوگ منسوب ہیں؟

(۳) سنی حنفی کی کیا تعریف ہے اور بدعت کی کیا تعریف ہے اور اسپر کیا وعید ہے؟

براہ کرم اس کا جواب مفصل ومدلل عام فہم مع حوالہ کتب ومہر ودستخط کے تحریر فرماکر بندہ کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

السائل احقر الزماں محمد عبدالرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ مدرس مدرسہ تعلیم الدین عطیہ نمبر (۳۲۸) مغل اسٹریٹ رنگون

چوتھا باب علمائے دیوبند کے سنی حنفی ہونے پر ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء کے فتاوؤں کے بیان میں

جواب استفتا نمبر (۱)

از جانب عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

الجواب واللہ الموفق للسداد والصواب

از عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

(۱) جس نام کے مولوی حشمت علی نے جو کہ اس کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص نہایت متعصب جاہل ہے۔ جو علماء اہلسنت والجماعت کو کافر کہتا ہے۔ اس کا قول بلا دلیل لغو ہے ہرگز وہ علماء کافر نہیں ہیں!

(۲) وہابی عرف میں ہم مذہب عبدالوہاب نجدی غیر مقلدین کو کہتے ہیں مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری ان میں سے ہیں!

(۳) سنی حنفی وہ لوگ ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی اتباع کرتے ہیں اور ائمہ میں سے امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں۔ اور بدعت دین میں نئی بات نکالنے کو کہتے ہیں جو نہ صراحۃً نہ دلالۃً نہ اشارۃً قرآن شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہو۔ اور ایسی بدعت پر یہ وعید ہے کہ وہ گمراہی ہے اور اس کا عامل سزائے نار کا مستحق ہے

مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ

مواہیر ودستخط مفتیان کرام عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک۔

مہر: ابوالحسن — ابوالحسن عفی عنہ

مہر: طالب عفران محمد حسین — محمد حسین عفی عنہ

قاضی محمد عرفان عفی عنہ

مہر: باعث تکوین احمد مجتبیٰ — خادم شرع احمد مجتبیٰ عفی عنہ

عبدالرحیم عفی عنہ

مہر: ٹونک سنہ ۱۳۰۰ھ دار الاسلام محمدی محکمۂ شرع شریف

جواب استفتا نمبر (۲)

از جانب مولانا مولوی محمد عبد الہادی صاحب رکن مجلس العلما ریاست اسلامی بھوپال

الجواب

نامبردہ علمار کرام کو جس شخص نے کافر کہا ہے اُس کو توبہ کرنا چاہیئے اور آئندہ اس قسم کے الفاظ سے احتراز کرنا چاہیئے۔ ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء

محمد عبد الہادی عفی عنہ رکن مجلس العلمار۔ محمد عبد اللہ عفی عنہ رکن مجلس العلمار۔ سید محمد عفی عنہ رکن مجلس العلما

جواب استفتا نمبر (۳)

از جانب مولانا مولوی محمد عبد الرحمن صاحب رکن مجلس العلمار ریاست اسلامی بھوپال

الجواب

یہ فرقہ جو علمار و اولیار امت و متبعین سنت نبویہ اساطین ملت حنفیہ کی تکفیر کرتا ہے ضال و مضل ہے۔ اس فرقہ کے نزدیک تکفیر و تفسیق اہل حق کی تسبیح و تقدیس باری تعالیٰ سے زیادہ موجب ثواب ہے۔ ان کا ورد وظیفہ سوائے سب وشتم ولعن طعن کے اور کچھ نہیں۔ ان کے نامۂ اعمال میں سوائے تکفیر اہل حق دوسرا عمل بہت قلیل ہے۔ عوام کو ادعائے محبت رسول سے فریفتہ کرتے ہیں۔ اور مجالس و محافل مولود۔ اور چہلم وغیرہ کی رسوم کو فرائض سے زیادہ مہتم بالشان سمجھتے ہیں اور میت کے ترکہ میں سے رسم سوم چہلم کو ضروری و واجب جانتے ہیں اگرچہ حقوق ورثہ و یتامیٰ ضائع ہو جائیں۔ اور یہانتک کہ ادعائے اختراعی محبت کا وہ زور شور ہے کہ آیہ شریفہ (قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ) میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ تم کفار مکہ سے کہدو کہ میں تم جیسا بشر ہوں آگے وحی سے فرق بتایا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایسی آیتوں کو نماز میں نہ پڑھنا چاہیئے نماز نہ ہوگی۔ اس آیت سے حضورؐ کی مثلیت کفار سے نکلتی ہے!

پہلے تو ادعائے محبت میں حدیث کو چھوڑا تھا۔ اب قرآن کریم کو بھی چھوڑنے لگے۔ یہ فرقہ جو اہل حق کی تکفیر کرتا ہے اس آیت شریفہ کا مصداق ہے اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ؕ علما دیو بند حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے پیرو ہیں اور یہ گروہ اعلام ہدیٰ و نجوم اہتدا ہیں۔ متبعین سنت نبویہ ہیں۔ بدعات مخترعہ اور رسومات مروجہ سے مجتنب ہیں۔ ان حضرات کی جو تکفیر کریگا یہ تکفیر انہیں مکفرین کی طرف رجوع کریگی۔ بدعت کی تعریف اور اُس کی تفصیل کتب بزرگان دین میں خوب شرح و بسط کے ساتھ لکھی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دین میں ایسا امر احداث کرے کہ قرون ثلثہ مشہود بالخیر یہ میں وہ اور اس کی نظیر پائی جائے وہ بدعت ہے۔ اُسکی تفصیل کا موقع نہیں۔ مسلمانوں کو ایسے واعظین ضالین مضلین کی صحبت سے اجتناب لازم ہے اُن کے دام تزویر میں نہ آئیں ؎

دشنام بمذہبی کہ طاعت باشد	مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

فقط۔ وما علینا الا البلاغ۔ محمد عبد الرحمن عفی عنہ رکن مجلس العلمار ریاست اسلامی بھوپال

جواب استفتا نمبر (۴)

از جانب دار الافتا ریاست اسلام بھوپال

الجواب

نمبر موصولہ (۲۶۰) دار الافتا ریاست بھوپال۔ یکم اپریل ۱۹۳۱ء

جو شخص ایسے علمار و اولیار اللہ کو نعوذ باللہ منہ کافر کہے وہ قطعًا کافر و مرتد ہے یہ وہ علما تھے کہ جن سے تمام ہندوستان میں علم و ہدایت پھیلی ہے کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں ان علمار کے انوار و برکات نہوں۔ لاکھوں آدمیوں کو ان بزرگوں سے ہدایت ہوئی اور کثرت سے بے راہ ان کی ہدایت سے صراط مستقیم پر آئے۔ اکابر متقدمین کسی کو کافر کہنے میں غایت درجہ احتیاط فرماتے تھے حتی الوسع اُس کے کلام کی تاویل فرما کر کفر کا فتویٰ نہیں دیتے تھے اشباہ والنظائر میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کا قصہ لکھا ہے۔

سئل الامام رحمه الله تعالىٰ عمن قال لا ارجو الجنة ولا اخاف النار ولا اخاف الله تعالىٰ واكل الميتة واصلى بلا قراءة وبلا ركوع وسجود واشهد بما لم اره وابغض الحق واحب الفتنة فقال اصحابه امر هذا الرجل مشكل فقال الامام هذا الرجل يرجو الله لا الجنة ويخاف الله لا النار ولا يخاف الظلم من الله تعالىٰ في عذابه وياكل

السمك والجراد ويصلى الجنازة ويشهد بالتوحيد ويبغض الموت وهو حق ويحب المال والولد وهما فتنة فقام السائل وقبل راسه وقال اشهد انك للعلم وعاء

دیکھو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے کیسے کلمات جو باعتبار ظاہر کفر کے تھے ان کی سب کی تاویل حسن کر کے اس شخص کی تحسین فرمادی۔

یہ لوگ جیسے مولوی حشمت علی ہیں بزرگوں کی تحریر کو نہ سمجھتے ہیں نہ کلیات فقہ سے واقف ہیں بیدھڑک اکابر پر زبان دراز کر کے کافر کہدیتے ہیں۔ واقعی یہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں پس منجملہ دجاجلہ کے ایک دجال ہیں۔ یکم اپریل ۱۹۳۱ء

محمد حسن عفی عنہ مفتی ریاست بھوپال

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کہتا ہے کہ میں جنت کی امید نہیں رکھتا اور نہ آگ دوزخ سے ڈرتا ہوں۔ نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ اور مردار کو کھاتا ہوں اور بلا قرأۃ اور بلا رکوع وسجود کے نماز پڑھتا ہوں اور جس چیز کو میں نے نہیں دیکھا ہے۔ اس کی گواہی دیتا ہوں اور حق کو ناپسند کرتا ہوں اور فتنہ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس آپ کے اصحاب نے کہا کہ اس آدمی کی حالت مشکل ہے۔ پس امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آدمی کا کہنا کہ میں جنت کی امید نہیں رکھتا یہ مراد ہے کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں نہ جنت کی اور نہ دوزخ سے ڈرتا ہوں مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں نہ آگ دوزخ سے۔ اور نہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ مراد یہ ہے کہ میں ظلم سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب کرنے میں یعنی وہ ظلماً مجھ پر عذاب نہ کریگا۔ اور مردار کھاتا ہوں۔ مراد یہ ہے کہ وہ مچھلی اور ٹڈی کھاتا ہے اور یہ دونوں میتہ کا کھانا شرعاً جائز اور حلال ہے۔ اور بلا قرأۃ اور بلا رکوع سجود کے نماز پڑھتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھتا ہے جس میں رکوع وسجود نہیں ہے۔ اور جس چیز کو میں نے نہیں دیکھا ہے اُس کی گواہی دیتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے ایک ہونے کی گواہی بغیر دیکھے ہوئے دیتا ہے۔ اور حق کو ناپسند کرتا ہوں اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت کا آنا حق ہے۔ اور فتنہ کو دوست رکھتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال واولاد کو دوست رکھتا ہے حالانکہ وہ دونوں فتنے ہیں۔ پس یہ جواب سنکر سائل کھڑا ہو گیا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے سر کو چوم لیا۔

اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ بیشک آپ علم کے محافظ ہیں۔

برادران اسلام دیکھئے ہمارے اور آپ کے امام ابو حنیفہؒ نے باوجود ظاہری کفر کے پھر بھی اس کی تمام باتوں کی اچھی تاویل کر کے عمدہ معنی بیان کر دئیے اور اسکو کافر نہ کہا۔

افسوس صد افسوس کہ آپ ہمکو اور ہمارے اکابر کو بلا تحقیق کافر کہتے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ ہم اور ہمارے تمام اکابر کی تحریر وتقریر کلمات کفر سے بالکل پاک وصاف ہیں۔ اور جن عبارات سے لوگوں کو دھوکا دیا گیا ہے اُس کا بارہا جواب تحریر وتقریر کے ذریعہ سے دیدیا گیا ہے۔ ہم اور ہمارے جملہ حضرات اساتذہ اللہ ورسولؐ کی توہین کرنے والوں کو ملعون ومردود کافر کہتے ہیں اور اس کا دنیا میں رہنا باعث نحوست ہے اور نہ وہ اس لائق ہے کہ اُسے زندہ چھوڑ دیا جائے بلکہ وہ واجب القتل ہے۔

مسلمانو! ہم بارہا اس بات کا اعلان کر چکے ہیں کہ ہم پکے مسلمان سچے سنی حنفی ہیں ہم اور ہمارے جملہ حضرات اساتذہ بحمد اللہ نہ وہابی ہیں نہ کافر۔ بلکہ ہمارے اکابر نے ہمیشہ تحریر وتقریر کے ذریعہ سے مخالفین اسلام ومخالفین مذہب اہلسنت والجماعت کا مقابلہ کیا ہے۔ اسی کتاب کے خاتمہ میں ایک فہرست نقشہ کتب کی جو مخالفین اسلام ومخالفین مذہب اہلسنت والجماعت کے اعتراضات کے جوابات میں ہمارے حضرات اکابر اساتذہ نے لکھے ہیں پیش کریں گے۔ ناظرین کرام اُس سے اپنی تسلی کر سکتے ہیں!

ناظرین کرام زبان ہی پر دار ومدار اسلام کا ہے۔ اب اگر ہماری تحریر وتقریر پر آپ کو اعتبار نہیں ہے تو ہم مجبور ہیں اس بات سے کہ ہم آپ کے سامنے اپنے دل کو چیر کر اصلی حقیقت کو دکھلائیں یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو آپ سے بحمد اللہ تعالیٰ نہ تو کسی قسم کا لالچ ہے نہ ہم آپ سے کچھ انعام واکرام لینا چاہتے ہیں۔ ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ آپ لوگوں کی خوشامد وچاپلوسی کی غرض سے نہیں لکھتے بلکہ آپ کی گمراہی پر ہم کو درد ہے اس وجہ سے آپ کی خیر خواہی وبھلائی کی غرض سے ایک گمراہی سے بچا کر سیدھے راستہ پر لانے کے لئے لکھتے ہیں۔ اگر آپ یا تمام جہان ہم کو مومن کہے اور حقیقت میں ہم خدا پاک کے نزدیک مومن نہیں ہیں تو آپ کا مومن کہنا ہمارے لئے کچھ نفع نہ دیگا۔ اور اگر حقیقت میں ہم مومن ہیں خدا پاک کے دفتر میں ہمارا نام مومنوں میں لکھا ہے۔ آپ کافر کہیں تو آپ کا کافر کہنا ہم کو کچھ نقصان نہ پہنچا یگا۔ جو کچھ ہمنے لکھا ہے اگر اسپر اعتبار نہیں ہے تو ہم اسکو اللہ پاک کے حوالہ کرتے ہیں وہی حقیقی

انصاف کرنیوالا ہے اسکے سامنے معلوم ہوگا کہ کون حق پر ہے کون ناحق۔ کون مسلمان ہے کون کافر
وما علینا الا البلاغ

جواب استفتا نمبر (۵)

از جانب دار الافتا ریاست اسلامیہ بھاولپور (پنجاب)

الجواب

(۱) اکابر علمائے دین ہرگز کافر نہیں بلکہ بڑے اولیاء اللہ ہیں!

(۲) وہابی کی تعریف میرے خیال میں یہ ہے کہ وہابی خارجی کو کہتے ہیں جو اہلسنت والجماعت کے خلاف اعتقاد رکھتا ہو!

(۳) سنی وہ ہے کہ جو اہلسنت والجماعت ہو۔ حنفی وہ ہے کہ جو امام ابو حنیفہ کا مقلد ہو۔ بدعت سنت کے خلاف کو کہتے ہیں مبتدع کو شفاعت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی کا احتمال ہو سکتا ہے مدلل اور مفصل لکھنے کے لئے وقت نہیں ہے!

غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ العباسیہ!

جواب استفتا نمبر (۶)

از جانب دار الافتا جامع مسجد آگرہ

الجواب

فرقہ رضویہ بریلویہ کا اصول یہ ہے کہ علمائے دیندار کی تکفیر کا اشتہار دیکر خود کو اشتہاری مشہور کریں اور حطام دنیا اور نام مناظرین میں درج کریں لاحول ولاقوۃ۔ جن صاحب مناظر و مکفر کا نام لکھا ہے یہ ان لوگوں کے ادنیٰ خادم اور طالب علم کی لیاقت نہیں رکھتے زبان سے عوج بن عنق کا دعویٰ ہے سارے ہندوستان کو ان ناپاک خیالات سے گندہ کر رکھا ہے نہ تو ان میں بزرگانہ روش ہے اور نہ بزرگوں کی طرح علم و کمال ان کے نزدیک تمام دنیا کے علما کافر ہیں اور قبر پرست تعزیہ پرست، بدعت پرست یہ لوگ مؤمن کامل ہیں کیونکہ ان میں انکے اقوال خبیثہ اور احوال خبیثہ کے قبول

کرنے کا مادہ موجود ہے جو ذریعہ جلب[1] منفعت اور ازدیاد شہرت کا ہے۔ مگر الحمد للہ کہ ان میں ایک بھی عالم کامل نہیں اور نقصان کی وجہ سے ہر دم طوفان و طغیان میں مبتلا ہیں ایک مسئلہ کو بھی تحقیق سے بیان کرنے پر قادر نہیں مولوی احمد رضا خاں صاحب مرحوم جو اس فرقہ کے قائد اعظم گذرے ہیں خاکسار سے بہت ملاقات تھی اور وہ بیشک عالمانہ شان رکھتے تھے مگر خود سب و شتم نہیں کرتے تھے الا دوسروں کو تعلیم فرماتے تھے اور تحریر میں نہایت سخت الفاظ استعمال کرتے تھے مگر علم کی فضیلت نے اُن کے اس عیب کو چھپا رکھا تھا مگر امت احمدیہ رضویہ نے اُن کے عیب کو لے لیا اور اُن کا ہنر چھوڑ دیا ہے ان سے وہی برتاؤ جو مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب نے کیا تھا کیا جائے تو یہ فرقہ چند روز خاموش ہو جاتا ہے۔ جب غفلت ہو جاتی ہے تو یہ حملہ کرتا ہے۔ یا تو علما دنداں شکن گالی کا گالی سے اور ہاتھ کا ہاتھ سے اور قلم کا قلم سے جواب دیں ورنہ ان کے شر پر صبر کریں۔ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جس میں غور و خوض کتب میں کریں و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

المفتی السید محمد اعظم شاہ عفی عنہ
مفتی جامع مسجد آگرہ

مُہر (دار الافتا جامع مسجد آگرہ)

جواب استفتا نمبر (۷)

از جانب دار الافتا مدرسہ عین العلم شاہجہانپور

الجواب

(۱) یہ سب حضرات علماء باللہ اور متبع شریعت غراء اور رشید ار سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اگر یہی حضرات کافر ہیں تو پھر مسلمان کون ہو سکتا ہے۔ ہاں مشرک اور اہل بدعت جس کا شرک جلی وخفی اور بدعت پر ہی ایمان ہے اور شرک کو توحید اور بدعت کو سنت جانتا ہے وہی ان کے ایمان اور اتباع سنت کو کفر سمجھ سکتا ہے اور یہی کفر ہیں کا فرگر لا تقربوا الصلوٰۃ کی طرح ان کی عبارات بے غبار کو مقدم و مؤخر سے کتر بیونت کر کے خلاف منشاء قائل مراد دیگران پر کفر تھوپ سکتا ہے ورنہ کسی مؤمن کامل سے یہ فعل سرزد نہیں ہو سکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والے پر خود

[1] جلب منفعت۔ نفع حاصل کرنا۔

کفر لوٹ آتا ہے۔ (بخاری شریف)

(۲) وہابی کے لغوی معنی اللہ والے کے ہیں کیونکہ وہاب اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور یائے نسبت ہے لیکن عرف عام میں محمد بن عبدالوہاب حنبلی نجدی کے منتسبین کو وہابی کہتے ہیں نجد کے تمام مسلمان حنبلی وہابی کہلاتے ہیں کیونکہ وہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں اور وہ انکا شیخ ہے مگر علمائے احناف دیوبندیہ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی سے کوئی بھی نسبت نہیں نہ تلمذاً نہ نسبتاً نہ مذہباً نہ مشرباً نہ وطناً

(۳) اہلسنت وجماعۃ وہ شخص ہے جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعۃ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتدا کرے (ہکذا قال مولانا الشاہ عبدالعزیز المحدث الدہلوی فی میزان العقائد نقلاً عن والدہ مولانا الشاہ ولی اللہ) اور حضور علیہ السلام نے بھی ایک حدیث میں فرقہ ناجیہ یعنی سنیۃ کی یہ پہچان بتلائی ہے ما انا علیہ واصحابی یعنی جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔ اور اسکے خلاف بدعتی ہیں۔ حنفی وہ سنی ہے جو امور اجتہادیہ میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مقلد ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد علیہ (مشکوٰۃ) یعنی جس شخص نے ہمارے اس دین میں بغیر ثبوت شرع اور سند کے نئی بات ایجاد کی۔۔۔ وہ اسپر مردود ہے اور یہی بدعت کی تعریف ہے اور دوسری حدیث میں ہے ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (مشکوٰۃ)

غرض جس کو بغیر ثبوت شرع اور سند کے دین میں احداث اور اختراع کر لیا ہو وہ بدعت شرعیہ ہے۔ اسی کو بدعت سیئہ کہتے ہیں بدعت شرعیہ حسنہ نہیں ہوتی بدعت سیئہ ہی کا نام (بدعت) ہے اور جس امر کا وجود خارجی بعد کو ہوا لیکن اس کا ثبوت شرعی شرع میں صراحۃً یا دلالۃً یا اشارۃً پایا گیا وہ سنت میں داخل ہے موجب اجر ہے۔ بدعت شرعیہ ہرگز نہیں۔ باعتبار لغوی معنیٰ کے بدعت حسنہ کہتے ہیں اسی کی پانچ قسمیں کرتے ہیں۔ ان البدعۃ علی قسمین بدعۃ لغویۃ وبدعۃ شرعیۃ فالاول ھو المحدث مطلقاً عادۃ کانت او عبادۃ وھی التی یقسمونھا الی الاقسام الخمسۃ والثانی وھو ما زید علی ما شرع من حیث الطاعۃ بعد انقراض الازمنۃ الثلاثۃ بغیر اذن من الشارع لا قولاً ولا فعلاً لا صریحاً ولا اشارۃ وھی المرادۃ بالبدعۃ المحکوم علیھا بالضلالۃ (ترویح الجنان) المراد بھا ما احدث ولیس لہ اصل فی الشرع یسمی فی عرف الشرع بدعۃ وما کان لہ اصل یدل علیہ الشرع فلیس ببدعۃ

البدعۃ فی عرف الشرع مذمومۃ بخلاف اللغۃ الخ (فتح الباری)

اور یہ بھی یاد رہے کہ حکم مطلق کو مقید اور مقید کو مطلق کرنا یا مباح کو سنت واجب جیسا جاننا تارک کو قابل ملامت سمجھنا غرض جس سے تغییر حکم شرع کا لازم آئے اور حدود اللہ سے تعدی ہو سب احداث ما لیس منہ اور من یتعد حدود اللہ فاولٓئک ھم الظالمون میں داخل ہے کما لا یخفی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے کسی بدعتی کی توقیر کی اُس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی۔ (مشکوٰۃ) اور جس قوم نے کوئی بدعت ایجاد کی مثل اسکے اللہ تعالیٰ ان میں سے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیتا ہے۔ ہزار بدعت سے ایک سنت پر عمل کرنا بہتر ہے (مشکوٰۃ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو وصیت فرمائی کہ اے مسلمانوں بدعت سے بچو یہ سخت گمراہی ہے اور ہر گمراہی موجب نار ہے (مشکوٰۃ) اور ایک حدیث میں ہے کہ بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ (انیس الابرار) واللہ اعلم بالصواب۔

الفقیر محمد عبدالغنی غفرلہٗ مدرس مدرسہ عربیہ عین العلم شاہجہانپور۔ الجواب صحیح محمد رفیع عفی عنہ، مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔ الجواب صحیح محمد عظیم عفرلہ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپور

مہر (دار الافتاء مدرسہ عین العلم شاہجہانپور)

نوٹ:۔ واضح ہو کہ مقولہ الحق مر یعنی حق بات کڑوی ہوتی ہے جب دار الافتاء مدرسہ عین العلم کی جانب سے جواب استفتا نمبر (۷) مذکورہ بالا تحریر کیا گیا تو رضاخانیوں نے ان پر بھی وہابی کا حکم لگایا اور یہاں تک بڑھے کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو جناب مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ سعیدیہ نے ایک استفتا جناب مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب حنفی واعظ شاہجہانپوری جو اہل شہر کے نزدیک معزز اور قابل اعتماد ہیں اُن کی خدمت میں بھیجا مولانا موصوف نے جو جواب عنایت فرمایا ہے وہ مع سوال وجواب نقل ہے ملاحظہ ہو۔

سوال۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مدرسہ عین العلم کے مدرسین اور طلباء کے پیچھے نماز نہیں ہوتی آیا یہ امر صحیح ہے یا غلط اور وہ حنفی مذہب اور اہلسنت ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

السائل محمد کفایت اللہ

ہوالمصوب

جواب۔ رشتۂ تحریر میں پیچیدہ کردینے سے پیشتر اظہار اس کا مجھکو ضروری ہے کہ میں بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ عرصے سے حق پسندی اپنا شعار رکھتا ہوں بعض تصنیف فاضل بریلوی کی بھی غایت مرغوب ومحبوب ہے۔ بناءً علیہ واضح رہے کہ علمائے دیوبند کی تصنیف تحذیر الناس وبراہین قاطعہ وحفظ الایمان وغیرہ بعض عبارتوں کی وساطت سے ہرچند کہ مورد اعتراض وقابل رد وقدح تجویز ہوئیں کہ جس کا نتیجہ وثمرہ ظہور میں یہ ہی آیا چاہتا تھا کہ علمائے دیوبند پر تکفیر کا فتویٰ جاری رہے مگر علمائے دیوبند نے ان عبارتوں کے رُخ سے شبہات واقع ہونے کا ایسا پردہ اٹھادیا کہ کسی معترض منصف کو بجز تسلیم کے کچھ بھی موقع نہ بن پڑا۔ چنانچہ انصاف البری وقطع الوتین وبسط البنان وغیرہ مشہور ومعروف ہیں پس اعتقادات اُن کے اور عین العلم کے مدرسین وطلبہ کے موافق کتاب وسنت وحق صحیح ہیں اور اتباع سنت واقتدا مذہب حنفی اُن کی ملت ہے اور حاشا وکلا وہابی نہیں ہیں۔ کیونکہ عبدالوہاب نجدی کی اشاعت تو کوئی مذہب کی نہ تھی البتہ محمد بن عبدالوہاب کوشش بلیغ ترک تقلید وغیرہ کی تھی جیسا کہ ہدایت المسائل کے مطالعہ سے ہویدا ہے۔ پس ان کی اقتدا نماز میں لاریب صحیح ہے علما، باعمل فضلائے بے بدل کو باہمی اختلاف حتی الوسع دفع ورفع فرمانا لامحالہ ضرور ہے خصوصًا تکفیر کہ فاضل بریلوی تمہید میں تحریر فرماتے ہیں۔

میں امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لآ الٰہ اِلَّا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل باقی نہ رہے۔ فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ وما علینا الا البلاغ۔ واللہ تعالیٰ وسبحانہ اعلم وعلمہ اکمل واتم۔

منورہے سراج دین احمد

جواب استفتا نمبر (۸)

از جانب علمائے مدرسہ عبدالرب صاحب حوم دھلی

الجواب

(۱) یہ علما اور اکابر جن کو یہ گستاخ کافر کہتا ہے بہت بڑے عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور خلق کو ہدایت کرنے والے اور قرآن حدیث پر عمل کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ اَوْلِیَآءُ ہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ہ خداوند کریم کا ولی کوئی نہیں سوائے متقیوں کے اور حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ تو شہید ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے۔ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ سو جو حضرات ایسے ہوں متقیوں کے ساتھ رہے ہیں اور پھر ان میں سے بعض شہید بھی ہوں وہ قطعی جنتی ہیں اور مخلص ولی ہیں ایسے حضرات کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے (یعنی حدیث شریف میں ہے) مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔ یعنی جس نے عداوت کی میرے ولی سے اس کو میری طرف سے اعلان جنگ ہے تو گویا وہ خدا تعالیٰ سے مقابل ہوا۔ بہرحال ایسے علماء مقبولین کو مردود کہنے والا بالضرور سخت فاسق ہے تمام ائمہ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک... قریب کفر کے ہے۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ جس کو کافر کہا جائے اگر وہ کافر نہیں ہے تو کہنے والا کافر ہوگا اصلیت تو یہ ہے کہ ان حضرات سے اہل بدعت کو اس واسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو خوب ظاہر کرکے قلع قمع کیا ہے۔ اس واسطے ان حضرات سے یہ بدعتی لوگ ناخوش ہوگئے اور سب وشتم کرنے لگے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمادیا ہے کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔ تو جس کا یا اس کی کسی نظیر کا وجود ان قرون ثلثہ میں نہیں پایا گیا وہ بدعت ہے بدعت کا معیار یہی ہے کہ وہ یا اس کی نظیر قرون ثلثہ میں نہ پائی گئی ہو جو حضرات بدعت کے اکھاڑنے والے ہیں بدعتی جماعت ان کو عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب کرکے وہابی کہتی ہے کیونکہ عبدالوہاب نجدی بھی قامع بدعت تھے اگرچہ وہ متشدد تھے اور فی الجملہ حد سے

بڑھ گئے تھے اور مذہباً حنبلی تھے تو یہ بدعتی جماعت جن حضرات کی تکفیر کرتی ہے ان کا مسلک ہی ہے جو قرون ثلثہ کا تھا اور کل بدعۃ ضلالۃ سے اجتناب کرنیوالے تھے ان حضرات کی شان تو یہ تھی کہ رات دن اسلام کے احکام پر ان کا عمل تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کہنے والا ہو وہ بھی جنت میں داخل ہو گا بھلا یہ حضرات کیسے کافر ہو سکتے ہیں جن کی عمر اتباع قرآن وحدیث میں گذری ہو۔

(۳) بدعت اور اہل بدعت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا يقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين بدعتی کی کوئی عبادت مقبول نہیں اور اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے بدعت کے بارہ میں اور بہت سی وعیدیں ہیں۔

کتبہ عبدالوہاب[16] عفی عنہٗ، مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

۲۲۔ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ ہجری

الجواب حق۔ محمد شفیع[17] عفی عنہ مدرس و مہتمم مدرسہ عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صحیح۔ عزیز[18] احمد غفرلہٗ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب حق۔ محبوب[19] علی غفرلہٗ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صواب۔ محمد[20] رفیع عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صحیح۔ رفیق[21] احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صحیح۔ محمد[22] مظہر اللہ عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب حق۔ عزیز[23] الرحمٰن مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صواب۔ محمد[24] اسمٰعیل عفی عنہٗ

الجواب حق۔ دوست[25] محمد عفی عنہٗ

الجواب حق۔ عجائب[26] علی عفی عنہٗ

جواب استفتا نمبر (۹)

از جانب مولوی حامد حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ نہٹور ضلع بجنور

الجواب

عرف میں وہابی اُسے کہتے ہیں جس کے عقائد عبدالوہاب نجدی کے جیسے ہوں جو کئی سو برس ہوئے نجد میں پیدا ہوا تھا عبدالوہاب نجدی کے عقائد بعض لوگوں نے یہ بیان کئے کہ وہ لامذہب تھا یعنی نہ حنفی نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور توسل کا منکر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کو ڈھانے کی فکر میں تھا اور چاروں خاندان اولیاء اللہ چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ کے طریقوں کو بدعت اور لغو خیال کرتا تھا اگر وہ اس عقیدہ کا شخص تھا تو اس کو سب مسلمان اچھا نہ کہیں گے اور نہ اس عقیدہ کو مسلمانوں کا عقیدہ بتلائینگے اور اگر اُسکے ذمے یہ عقائد زبردستی ڈالے گئے ہیں اور وہ ایسا نہ تھا تو اسکو کافر خارج اسلام کہنا غلطی ہو گا۔

بہر حال وہ اس وقت موجود نہیں جو اُس سے پوچھا جائے کہ تیرا ان امور میں کیا عقیدہ ہے لہٰذا اس میں بحث فضول ہے اور حدیث شریف میں ہے مُردوں کی بُرائی سے بچو اور انکو بھلائی سے یاد کرو اب دیوبندی گنگوہی و نانوتوی و تھانوی حضرات کے ذمے بھی بریلویوں نے زبردستی بعض جھوٹی باتیں لگا کر اُن کو بُرا کہنا اور اپنا اقتدار اور رسوخ پھیلانا شروع کر رکھا ہے اور نعوذ باللہ کفر تک کے فتوے شائع کر رہے ہیں اور اپنے کفر سے نہیں ڈرتے حالانکہ یہ سب حضرات امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اور چشتیہ قادریہ، نقشبندیہ خاندانوں میں خود مرید تھے اور اپنے خلفاء کو ان خاندانوں میں مرید کرنے کی اجازت دے گئے اور شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور توسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل تھے۔ اور زیارت قبور اولیاء اللہ کی اور زیارت حرمین شریفین کرنے والے اور دوسروں کو کرانے والے تھے ہاں البتہ قبور کو سجدہ کرنے اور عرس میلے والے نہ تھے۔ بس اُنکو کافر کہنا اپنے اوپر کفر کو لینا ہے اور اپنے آپ کو کافر بنانا ہے اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے تو کفر لوٹ کر کہنے والے پر آتا ہے مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی و مولانا

محمد قاسم صاحب نانوتوی و مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی و مولانا محمود حسن صاحب
شیخ الہند دیوبندی و مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہم یہ سب اور مولنا
اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم العالی تمام سنی حنفی مسلمان دیندار تھے اور اگر ان کے عقیدہ میں
کسی کو شک ہو تو حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم اُن میں سے اس وقت تھانہ بھون ضلع مظفر نگر
میں موجود ہیں جن کے ہزاروں مرید و خلفاء ہیں اُن سے اُن کے عقیدہ کو پوچھکر اپنی تسلی کر سکتا
ہے اور دوسروں کو کافر کہنے سے اور خود کافر بننے سے بچ سکتا ہے۔ بدعت کی تعریف یہی ہے جو حدیث
شریف کے کھلے کھلے لفظوں میں موجود ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ما
لیس منہ فھو رد یعنی جس نے کوئی نئی بات ہمارے دین میں نکالی . . . .
اور وہ ہمارے دین کی بات نہیں تو وہ مردود ہے۔ پس کسی بات کو نئی ایجاد کر کے دین میں سے
شمار کرنا یعنی فرض یا واجب یا سنت یا مستحب جاننا یہی بدعت ہے اگر عقیدہ کے ساتھ ہو تو سخت
بدعت اور اگر بغیر عقیدہ کے عمل کرتا ہے تو دوسرے درجہ کی بدعت ہے اول اعتقادی دوسری
عملی۔ اول میں کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور دوسری فسق سے خالی نہیں کیونکہ بدعتی اپنے
آپ کو ہم مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گویا سمجھتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس بات کو چھوڑ دیا اور دین نہ سمجھا یہ بدعتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطی کو گویا ظاہر
کرتا ہے اور اس کمی کو جو دین میں باقی رہ گئی تھی پورا کرتا ہے اور آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم
کی گویا تکذیب کرتا ہے اور جھٹلاتا ہے اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے من وقر صاحب
بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام ۔ اور ۔ اھل البدعۃ کلاب النار یعنی جس نے بدعتی کی
تعظیم کی اُس نے دین کے ڈھادینے اور گرادینے میں مدد کی۔ اور اہل بدعت دوزخ کے کتے
ہیں اللھم احفظنا ہاں دین کے علاوہ دنیا کی ایجادیں بدعت نہیں ہیں اگر کسی شرعی قاعدہ
کے خلاف نہوں کیونکہ وہ دین میں ایجاد نہیں۔ فقط

کتبہ الاحقر حامد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ
نہٹور۔ ضلع بجنور (یوپی)

جواب استفتا نمبر (۱۰)

از جانب جناب سید شاہ علی نقی صاحب سجادہ نشین قصبہ جائس محلہ غوریانہ ضلع رائے بریلی

الجواب

(۱) اسامی مذکورین پر کفر کا فتویٰ عائد کرنا خلاف مصداق من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ
ہے اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہئے زیادہ سے زیادہ اگر کوئی شخص توحید و رسالت کا قائل ہوتے ہوئے
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے خلاف کرے تو فاسق و فاجر کہا جاسکتا ہے کافر نہیں ہوسکتا۔

(۲) وہابی میں نہیں جانتا کہ کس کو کہتے ہیں اور کونسا مذہب ہے۔!

(۳) سنی حنفی مقلد امام اعظم یعنی امام صاحب کے بتلائے ہوئے رستہ پر چلنا۔

(۴) بدعت احداث فی الدین یعنی احکام خدا اور رسول کے علاوہ کسی قسم کی اختراع اپنی طرف سے
شریعت میں کرنا اور اس کو ثواب سمجھنا بدعت ہے وعید اسکی یہ ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل
ضلالۃ فی النار۔ واللہ علم اعلم وعلمہ اتم۔

خادم الطلباء فقیر سید شاہ علی نقی عفی عنہ محلہ غوریانہ۔ قصبہ جائس ضلع رائے بریلی

(نوٹ) اس فتوے میں مسائل ہی کیا ہیں جن کا جواب مدلل دیا جائے یا حوالہ کتب کی ضرورت ہو

جواب استفتا نمبر (۱۱)

از جانب ناظم جمعیۃ العلماء نوشہرہ ضلع پشاور (صوبہ سرحد)

الجواب واللہ الھادی الی الصواب

علماء دیوبند صحیح الاعتقاد حنفی المذہب مسلمان ہیں عقائد میں اہل سنت والجماعت ہیں اور
اہلسنت میں ماتریدیہ ہیں اور فروعی مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کوفی کے مقلد ہیں ان پر ناحق وہابیت
وغیرہ کے جو اتہامات لگائے جاتے ہیں محض جاہلانہ تعصب ہے ان کا قصور یہی ہے کہ ہندوستان میں
امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کو یہ ثابت کر کے دکھلایا کہ حدیث سے بالکل موافق ہے اور فقہ حنفی کو دنیا
کے سامنے محدثانہ رنگ میں پیش کیا اگر کسی کو خدائے تعالیٰ نے بصیرت کا کچھ حصہ بھی عطا کیا ہوا و

اُن کی تصانیف جو اس بارہ میں بکثرت موجود ہیں اگر مطالعہ کرے تو اس پر یہ ثابت ہو جائیگا کہ صحیح عامل بالحدیث ہو کر حنفی المذہب یہی ہیں طائفہ وہابیہ جو علمی اصطلاح میں غیر مقلد کہلاتے ہیں ان کی رد میں علماء دیوبند نے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں سے چند حسب ذیل مندرج ہیں۔

توثیق الکلام للمولی القاسم۔ الحق الصریح فی اثبات التراویح۔ المصابیح فی التراویح الدلیل المحکم فی قراءۃ الموتم۔ ایات اللہ الکاملہ۔ یہ سب کتابیں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی ہیں۔

سبیل الرشاد۔ اسکات المعتدی فی قراءۃ المقتدی۔ قطوف دانیہ۔ اوثق العری فی بیان الجمعۃ فی القری۔ یہ مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی کی ہیں۔

ادلہ کاملہ۔ ایضاح الادلہ۔ احسن القری۔ یہ مولانا شیخ الہند محمود الحسن صاحبؒ کی ہیں

فصل الخطاب خاتمۃ الخطاب۔ کشف الستر عن مسئلۃ الوتر۔ یہ مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اور بہت سی کتابیں ہیں جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔ طائفہ وہابیہ عبدالوہاب نجدی ایک شخص نجد میں گذرا ہے جو فروع میں غیر مقلد تھا اور عقائد میں اسلاف سے کچھ مخالف تھا۔ بارھویں صدی میں گذرا۔ زینی وحلان وغیرہ نے اس کی کسی قدر قلعی کھولدی ہے لیکن آج کل عوام الناس کے اصطلاح میں غیر مقلدین کو وہابیہ کہتے ہیں۔ یہ تو وہابیت کی حقیقت ہے۔ حنفی اس کو کہتے ہیں جو امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت زوطی کوفی (رحمۃ اللہ علیہ) کے مقلد ہوں آج جغرافی حیثیت سے مسلمانوں کے دو ثلث حنفی مذہب ہیں اور باقی ⅓ تین مذہبوں پر ہیں یعنی شافعی الکیؒ۔ احمد رحمہم اللہ اجمعین۔ باقی رہا سنی تو یہ مقابل ہے شیعی۔ رافضی خارجی کا سنی وہ ہے جو اہلسنت والجماعت کے عقیدہ میں چاروں خلفاء اربعہ۔ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ سب کو خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں کسی کی توہین نہیں کرتے شیعی رافضی صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مستحق خلافت کے سمجھتے ہیں اور ان میں پھر کئی فرقے ہیں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

باقی رہا بدعتی۔ سو بدعت۔ اس امر کو کہتے ہیں جو زمانہ رسول اللہؐ میں یا صحابہؓ میں قولاً یا عملاً اس کا وجود نہو۔ بلکہ اسکے لئے عہد نبویؐ میں اور عہد صحابہؓ میں کوئی اصل موجود نہو اور بعد کے زمانوں

میں دین میں کوئی نیا کام ایسا پیدا ہو جائے جس کو لوگ بغرض ثواب کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے۔ صحیح بخاری میں ہے من احدث فی امرنا ما لیس منہ فھو رد یعنی اگر ہمارے دین میں کوئی ایسا امر پیدا کرے جو دین سے نہو تو وہ مردود ہے قابل عمل نہیں نیز فرمایا ہے دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہوگی۔ آجکل جو بدعتی موجود ہیں وہ اپنے آپ کو پکے حنفی المذہب کہتے ہیں مگر بعضے ایسے کام کرتے ہیں کہ مذہب حنفی میں اسکے لئے کوئی اصل نہیں ملتی ہے۔ اسوقت میرے خیال میں آپ کے سوالات کے لئے یہی مختصر جوابات کافی سمجھتا ہوں چونکہ یہ مسائل جو میں نے لکھے ہیں بالکل واضح اور متفقہ ہیں حوالوں کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور ان مسائل سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ہے۔ جیسے ایک شخص کو کہا جائے کہ دو دو۔ ملا کر کتنے ہوئے وہ جواب دے کہ چار۔ تو اب اس کے لئے کوئی دلیل کی ضرورت نہیں ایسے ہی جو باتیں میں نے نقل کی ہیں وہ بدیہی ہیں۔ کوئی ذی علم ان سے انکار نہیں کر سکتا ہے اور متعصب جاہل کا تو کوئی علاج نہیں۔ صرف ایک مسلمان کو بھی کافر کہنا جائز نہیں بلکہ حدیث میں آیا ہے اگر کسی نے کسی کو کافر کہا اگر وہ نہ ہوا تو خود کافر ہوا۔ یہ تو مسلمان کے حق میں حکم ہے۔ عالم دین تو درکنار علماء دیوبند تو دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح خادم ہیں۔ حق تعالی سب مسلمانوں کو ہدایت کرے اور حق کے پہچاننے کی آنکھ عطا فرمائے۔

المجیب محمد شاکر اللہ نوشہری ناظم جمعیت علماء نوشہرہ

۲۴ رجادی الاخری ۱۳۵۰ھ

جو کچھ جواب میں لکھا گیا ہے بالکل صحیح اور کافی شافی ہے حق تعالیٰ مجیب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الراقم۔ محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ نائب ناظم جمعیت علماء صوبہ سرحد

لقد اجاد فیما افاد۔ مولوی لطف اللہ (مولوی فاضل)

اصاب المجیب۔ سید محمد زکریا۔

الجواب ہو الحق فالحق احق بالاتباع۔ سید فضل صمدانی مہتمم مدرسہ رفیع الاسلام پشاور۔

جواب استفتا نمبر (۱۲)

از جانب مولوی جان محمد صاحب مدح پوری ضلع لائلپور (پنجاب)

الجواب

(۱) اس کا مذکورہ بالا قول اس کی جہالت پر مبنی ہے حضرات علماء دیو بند اہلسنت والجماعت ہیں جس قدر دین کی خدمت ان حضرات نے کی ہے کوئی اس کا نمونہ پیش نہیں کر سکتا۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔۔۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(۲) عبدالوہاب نجدی کے پیرو و اصحاب کو عام طور پر وہابی کہا جاتا ہے اور وہ حنبلی مذہب کے تھے ہاں ان میں قدرے تشدد تھا۔ مگر آج کل جو بریلوی گروہ اور دیگر مبتدعین کے مخالف عمل کرے اس کو وہابی کہتے ہیں۔

(۳) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد کو سنی حنفی کہتے ہیں۔ اور بدعت من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (بخاری و مسلم) جو دین میں نئی بات ہو اور اس کی اصل نہ ہو اور لوگ اس کو دین سمجھکر اس پر عمل کریں وہ بدعت ہے۔ اور بدعتی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز حوض کوثر سے بھی فرمائیں گے کہ ان کو لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو (مسلم شریف) ایسے علماء ربانی کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ حدیث شریف میں ہے من کفر مومنا فقد کفر علماء دیو بند کا کوئی مسئلہ فقہ حنفی کے مخالف دکھائے۔ اگر کوئی مدعی ہو تو کتب حنفیہ سے علماء دیو بند کی مخالفت ثابت کرے۔ علمائے دیو بند پکے حنفی مقلد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اگر ان کو کوئی وہابی یا غیر مقلد کہے تو وہ کاذب ہے۔ ویل یومئذ للمکذبین

کتبہ جان محمد عفی عنہ حنفی۔ مدح پوری۔ ضلع لائل پور (پنجاب)

الجواب صحیح

احقر غلام محمد عفا عنہ۔ مدح پوری

جواب استفتا نمبر (۱۳)

از جانب دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ (صوبہ بہار)

الجواب

(۱) علماء دیو بند اور اُن کے متبعین مسلمان اور امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے پیرو ہیں اور مذکورہ فی السوال کا شمار متورع علماء میں ہے ان کو کافر کہنا معصیت کبیرہ ہے

(۲) وہابی عام طور سے ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو کسی امام کے پیرو نہیں ہیں اور انکو غیر مقلد یا اہلحدیث بھی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے کو وہابی کہے جانے کے منکر ہیں!

(۳) سنی وہ ہے جو اشعری ماتریدی عقائد کا پیرو ہو اور اُن ہی کو اہلسنت والجماعت بھی کہتے ہیں حنفی وہ ہے جو امام ابو حنیفہ رح کے مسلک کا پیرو ہو۔

(۴) بدعت کی تعریف میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئیں ہیں ان کو دیکھنا چاہئے خلاصہ یہ کہ جو باتیں مذہب میں داخل نہ ہوں ان کو مذہب کا جزء سمجھکر کرنا بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔ اور گمراہی کی سزا جہنم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد عثمان غنی غفرلہ دفتر امارت شرعیہ
پھلواری شریف۔ ضلع پٹنہ (صوبہ بہار)
۶ رجمادی الآخر ۱۳۵۰ھ

دار الافتاء فی بلاد البھار و الاڑیسہ سنہ ۱۳۳۹ ھجری فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

جواب استفتا نمبر (۱۴)

از جانب مہتمم مدرسہ روضۃ العلوم پھولپور و بیت العلوم واقع عیدگاہ سرائے میر ضلع اعظمگڈھ

الجواب

حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و نیز علماء دیو بند متبع سنت سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جماعت اہل حق کے سرتاج و پیشوا ہیں ان کا کافر کہنے والا گمراہ و بددین ہے۔ لفظ وہابی اہل بدعت کا مخترع لفظ ہے نہ اس کا پتہ قرآن و حدیث میں ہے نہ اجماع امت

وقیاس میں۔ سنی حنفی درحقیقت وہ ہے جو مقلد امام اعظم قدس سرہ العزیز کا ہو اور بدعتی نہ ہو۔ غیر دین کو جزو دین قرار دینے کا نام بدعت ہے اور اہل بدعت گمراہ ہیں حدیث شریف میں ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ ابن ماجہ صفحہ ۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی میں یہ حدیث دیکھئے وہ یہ ہے لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین (ترجمہ) دربار الٰہی میں بدعتی کا نہ تو روزہ مقبول نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل اور نہ فرض خمیر کئے ہوئے آٹے سے جس طرح بال نکل آتا ہے کہ اس میں ذرہ بھر آٹے کا اثر باقی نہیں رہ جاتا ہے اسی طرح بدعتی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عبرت کے لئے اسی قدر کافی ہے بدفہم کے لئے دفاتر بھی غیر کافی ہیں۔

کتبہ احقر عبدالغنی عفا اللہ عنہ، خادم مدرسہ روضۃ العلوم پھولپور
وبیت العلوم واقع عیدگاہ۔ سرائے میر۔ ضلع اعظم گڈھ

جواب استفتا نمبر (۱۵)

ازجانب دار المصنفین شبلی منزل اعظم گڈھ

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) جن بزرگوں کے نام اوپر لکھے ہیں وہ صلحائے اُمت میں ہیں۔ اُن کی تکفیر و تفسیق درست نہیں اور وہ لوگ اہلسنت اور حنفی ہیں۔

(۲) عام شہرت میں وہابی غیر مقلد کو کہتے ہیں مگر حقیقت میں وہابی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروؤں کو کہتے ہیں۔ جو فقہ میں مذہب حنبلی کے پابند ہیں۔

(۳) سنی اسکو کہتے ہیں جو سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قائم ہو اور بدعات سے پرہیز کرے۔ اور حنفی امام ابو حنیفہؒ کے پیرو کو کہتے ہیں۔ بدعت وہ دینی امر ہے جس کا خود حکم و اجازت یا اسکے مثل و مانند کا حکم و اجازت قرآن اور احادیث سے ثابت نہ ہو۔

کتبہ سید سلیمان ندوی (از دار المصنفین اعظم گڈھ)

جواب استفتا نمبر (۱۶)

ازجانب عربی منیجر کنگ جارج انگلش اسکول اترولہ ضلع گونڈہ

الجواب

(۱) جواب جاہلاں باشد خموشی ؎ مہ فشاند نور سگ عو عو کند ۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ ان اکابر علماء کو کافر کہنا اپنی کم علمی نادانی اور کمینگی کا بین ثبوت پیش کرنا ہے اگر یہی حضرات کافر ہیں تو پھر دنیا بھر میں اہل ایمان مفقود سمجھنا چاہیئے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے نالائقوں نااہلوں کو لوگ اپنی مجالس میں کیسے وعظ گوئی کی اجازت دیتے ہیں یہ ابن الوقت ضرورت پرست حسب موقع تقریر کرتے ہیں۔ ان کی باتوں پر ہرگز دھیان نہ دینا چاہیئے۔ وعظ محمود و پسندیدہ وہ ہوتا ہے جو بے غرض حسبۃً للہ بیان کیا جائے۔ انہیں تو اپنے حلوے مانڈے سے کام رہتا ہے تحقیق مسئلہ یہ ہے کہ حضرت اماماالاعظم نعمان ابن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص میں ۹۹ علامتیں کفر کی موجود ہوں اور ایک علامت اسلام کی ہو تو اُسے کافر نہ کہنا چاہئیے مگر ان کمبختوں نے صرف تعصب کی ایسی زبردست پٹی اپنی چشم بصیرت پر باندھ رکھی ہے کہ اپنے پیشواؤں کے اقوال و افعال بھی نہیں دیکھتے سچ تو یہ ہے بدوز د طمع دیدۂ ہوشمند۔ مگر یہ نالائق تو آٹھوں گانٹھ کمیت ہیں۔ زمرۂ ہوشمنداں میں شمار کرنا ہی عبث ہے۔ آپ نے تین باتیں دریافت فرمائی ہیں۔ نمبروار جواب عرض ہے۔

(۱) حضرات علماء مذکورۂ فتویٰ سب کے سب ہرگز کافر نہیں بلکہ سچے مسلمان پیرو دین نبویؐ مقلد امام اعظم ہیں۔ انہیں کافر بتلانے والا اپنے ایمان کی کمزوری ظاہر کرتا ہے نیز ان کے متعلقین بھی پکے حنفی اور رشیدائے اسلام ہیں۔!

(۲) وہابی۔ چونکہ یہ لفظ یار لوگوں کا طبع زاد ہے کسی معتبر کتاب سے منقول نہیں ۔اسلئے مختلف دیار میں مختلف معنوں میں لیا جاتا ہے۔ کہیں تو وہابی ایسے شخص یا گروہ کو کہا جاتا ہے جو تعزیہ داری قبر پرستی مروجہ عرس و فاتحہ سے مانع ہوتا ہے۔ کہیں۔ گول ٹوپی نصف ساق کے پائجامہ پہننے والے کو کہا جاتا ہے۔ کہیں۔ سر منڈانے والے ڈاڑھی بڑھانے والے اور کثرت سجدہ سے پیشانی پر اثر سجدہ

نمایاں ہو اسکو کہتے ہیں۔ یہ سب جہلا طبقہ کے ایجادات ہیں جس کی سند کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ عبدالوہاب نجدی کے پوتے محمدؒ کے ساتھ ملکر انہدام مقابر بمکۂ معظمہ میں منہمک تھے ان کو کہنا فی الجملہ اسکے دائرہ کو کچھ محدود کرسکتا ہے!

(۳) امام اعظمؒ کا بے کم وکاست مقلد سنی حنفی ہے۔ مقلد کا فرض ہے کہ اپنے امام کا قول بلا دلیل مانے اور جب ضرورت مذہبی پیش آئے تو انہیں کے اقوال کی طرف رجوع کرے۔

(۴) تعریف بدعت۔ مذہب اسلام میں نئی بات ایجاد کرکے بہ نیت ثواب اُس پر عمل کرنا بدعت ہے۔ اس کے عامل پر وعید دوزخ ہے۔ مزید تفصیل کی ضرورت ہو تو دیوبند سے کتابیں منگا کر لوگوں کو سنائی جائیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ احقر افقر ابو النصر محمد فاضل عفراللہ لہ ولوالدیہ
عربی مینجر کنگ جارج انگلش اسکول۔ اترولہ ضلع گونڈہ

جواب استفتا نمبر (۱۷)
از جانب علمائے قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد

هو المصوب

(۱) یہ سب حضرات مسلمان سنی حنفی صالح متقی کہ ان کی ہستیاں اسلامی دنیا کیلئے نعمت خداوندی تھیں رحمہم اللہ تعالیٰ بجز حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب بارک اللہ فی حیاتہ سب واصل بحق ہو گئے قدس اللہ اسرارہم۔ حضرت حکیم الامت کا وجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر احسان عظیم ہے آپ بلا شبہ فاضل اجل مسلمانوں کے رکن عظیم ہیں مقلد علماء احناف اور مستند ارباب درس وافتا وارشاد میں سے ہیں۔ نعوذ باللہ ان کو کافر کہنے والا سخت گنہگار ہے اس کے ایمان کی خیر نہیں جس طرح روافض حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ وغیرہم کو العیاذ باللہ بُرے لقب سے تبرا کہتے ہیں ویسے ہی بتدعین ان حضرات کو!

(۲) محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اُنکا حنبلی تھا البتہ اُن کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے

[بڑھ] گئے ہیں ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ [حنب]ل کا ہے رد المحتار میں لکھا ہے عبدالوہاب حنبلی مذہب تھا اور مولوی احمد رضا خانصاحب اپنی کتاب [تقر]یرات الوہابیہ میں لکھتے ہیں کہ عبدالوہاب اپنے کو حنبلی مذہب کا مقلد کہتا تھا۔ ۱۲۔ وہابی کی اصلی [اور] اصلی تعریف یہی ہے جو مذکور ہوئی باقی آجکل مبتدعین ہر دیندار متبع سنت مخالف رسوم بدعت کو [ذلیل کر]نے کے لئے وہابی کہتے ہیں اور دیوبندی وہابیوں پر بہت سے بہتان جھوٹ افترا باندھتے ہیں۔ [انما] یفتری الکذب الذین لا یؤمنون اور افترا اور بہتان وہی لوگ کیاتے ہیں جن کو خدا [پر] ایمان نہیں ہوتا۔

(۳) سنی کہتے ہیں اہلسنت والجماعت کو۔ اہل کے معنی پیرو۔ اتباع۔ سنت کے معنی طریق عمل [نبو]ی۔ جماعت سے گروہ صحابہ مراد ہے۔ اضافی معنی ظاہر ہیں کہ اس فرقہ کا اطلاق ان اشخاص پر ہوتا ہے جو دینی مسائل میں وحی الہٰی (قرآن وحدیث) کو سند سمجھے جس روش پر صحابہ کرام چل گئے۔ اس پر چلنے والے اہلسنت ہیں شرح عقائد میں ہے۔ اثبات ما ورد بہ السنت ومضی علیہ الجماعۃ [فس]موا اہل السنۃ والجماعۃ سنت جماعت فرقہ دس شرائط سے مشروط ہے۔

(۱) ابوبکر عمرؓ کو افضل جانے (۲) عثمان علیؓ کی توقیر کرے (۳) بیت المقدس اور کعبہ کی تعظیم کرے۔ (۴) فاسق صالح کی نماز جنازہ پڑھے۔ (۵) ہر فاسق صالح کے پیچھے نماز پڑھ لے (۶) ترک خروج اوپر جائز سلطان عادل کے (۷) خفین پر مسح سفر حضر میں کرے (۸) خیر شر من اللہ سمجھے۔ (۹) سوائے عشرہ بشرہ قطعی جنتی دوزخی کا کسی پر شہادت نہ دے (۱۰) نماز اور زکوٰۃ کو ادا کرے!

حنفی کہتے ہیں مقلد امام اعظم ابوحنیفہؒ کو جیسے حضرات دیوبند کثر اللہ سوادہم مد فیوضہم ہیں نہ کہ [احمد ر]ضا خاں بدعتی پارٹی جو آجکل مولود۔ گیارھویں۔ عرس۔ برسی۔ نذر و نیاز غیر اللہ کرتی ہے۔ اور [حضو]ر کو مختار کل عالم الغیب سمجھتی ہے۔ نعوذ باللہ منہم۔ بدعت سنت کا مقابل لفظ ہے۔ بدعت کے لغوی معنی نئی بات کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں اسکے یہ معنی ہیں کہ مذہب کے عقائد یا اعمال میں کوئی ایسی بات داخل ہو جس کی تلقین صاحب مذہب نے نہ فرمائی ہو اور نہ ان کے کسی حکم یا فعل سے اس کا منشا ظاہر ہوتا ہو۔ احادیث میں وارد ہے کہ بدعتی کے فرائض ونوافل وصوم وحج وعمرہ وجہاد وغیرہ مقبول نہیں۔ جو اہل بدعت سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے اعمال ضائع کر دیتا ہے

اہل بدعت تمامی خلقت سے بدتر ہیں اہل بدعت جہنم کے کتے ہیں بہت سی وعید شدید احادیث میں آئی ہیں۔ مراد بدعت فی العقائد ہے اور جو اعمال میں ہیں اُس کو بھی بعض کتب مجالس الابرار میں کبیرہ لکھا ہے۔ غرض بدعت سے بچنا ضروری ہے اور بدعت حسنہ جس کو کہتے ہیں وہ سنت ہی ہے اصطلاح کا فرق ہے ورنہ بدعت کوئی حسنہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

رقمہ فخر الحسن عفا عنہ ٹانڈوی۔ ۱۴؍ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ

اصاب من اجاب خادم العلماء رحیم اللہ عفی عنہ

الجواب صحیح۔ خادم الطلباء بشیر احمد خاں غفرلہٗ مدرس مدرسہ عین العلوم۔ قصبہ ٹانڈہ

الجواب حق۔ بندہ عبد الوہاب عفی عنہٗ مدرس مدرسہ عین العلوم۔ قصبہ ٹانڈہ۔

جواب استفتا نمبر (۱۸)

از جانب علمائے مدرسہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا علاقہ گجرات

الجواب

(۱) ان بزرگان دین کے متعلق بدعتی حضرات اپنی ناقص عقل کی رو سے ہمیشہ نئے نئے فتوے گھڑتے رہتے ہیں لیکن خداوند تعالیٰ کے نزدیک یہ پاک ہستیاں بلند مرتبے رکھتی ہیں اور اس آیت کے پورے پورے مصداق ہیں۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ ان پاک بزرگان دین کی طرف کفر منسوب کرنا خود کفر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے اور درحقیقت وہ کافر نہ ہو تو ایسی صورت میں کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے (ابوداؤد شریف) اور چونکہ علماء دیوبند کامل مسلمان ہیں لہٰذا اس حدیث کی رو سے مولوی حشمت علی صاحب خود کافر ہو گئے۔ مولوی حشمت علی اور اسکے پیروں مریدوں کو مسلمانوں کی تکفیر کرنے میں ہی دلچسپی ہوتی ہے۔ خاصکر ایسے بزرگوں کو کافر کہنا تو ان کی ورد زبان ہو چکا ہے مگر کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ بکن　　　تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

بات تو معقول ہے اسلئے کہ دوزخ میں گئے اور وہاں جا کر بھی جوتیوں میں بیٹھنا پڑا تو کیا کمال

ہوا نہیں وہاں بھی سب سے ممتاز جگہ پر متمکن ہونے ہی میں لطف ہے۔

(۲) فرقہ وہابیہ کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص محمد بن عبدالوہاب نجدی شہر نجد کا رہنے والا تھا ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا تھا حنبلی مذہب رکھتا تھا۔ اس کا استاد۔ باپ۔ بھائی۔ بوجہ بعض نامناسب حرکات اور ناپسندیدہ افعال کے اس سے ناراض رہا کرتے تھے۔ اور بعض خیالات فاسدہ کی بناء پر کہتے تھے کہ دیکھئے یہ اپنے زمانہ میں کیا رنگ لائے اور کیا فتنہ و فساد برپا کرے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی ان کی پوری ہوئی۔ یہ شخص نہایت سخت اور متشدد تھا بعض عقائد اسکے اہلسنت والجماعت کے خلاف تھے اس نے بہت سے مزارات اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے۔ عابر منہدم کروا ڈالے تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مقدس کے ساتھ بھی یہی معاملہ کرنا چاہا مگر کچھ سوچ سمجھ کر اپنے ارادے سے باز رہا ہزاروں مسلمان جو فرقہ وہابیہ کے عقیدہ کے خلاف تھے قتل کروا ڈالا ان کے اموال لوٹ لئے تھے ان کی عورتوں کو اپنے لئے جائز کر لیا تھا۔ انتہیٰ۔

(۳) بدعت اس کام کو کہتے ہیں کہ جس کی نظیر قرون ثلثہ میں نہ پائی جائے اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہو جس طرح قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ سراسر شریعت محمدیہ علیہ التحیۃ والسّلام کے خلاف ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سوائے خداوند تعالیٰ کے اور کسی کی طرف سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورتوں کو میں حکم کرتا کہ اپنے خاوندوں کی طرف سجدہ کریں (مشکوٰۃ شریف) معلوم ہوا کہ قبر پرستی وغیرہ سے خداوند تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ میرے بعد میری قبر پر میلہ نہ بنایا جائے۔ سینکڑوں حدیثوں میں ایسے عقیدوں کی مذمت آئی ہوئی ہے کہاں تک لکھوں!

(۴) حنفی وہ حضرات ہیں جو کہ اجتہادی مسائل میں جہاں پر منصوص حکم نہ ہو امام ابوحنیفہ رح کی تقلید کرتے ہیں جیسا کہ کتب اصول فقہ میں مصرح مسطور ہے۔

امید ہے کہ ناظرین اس فتویٰ کے مطالعہ سے معلوم کرینگے کہ علماء دیوبند۔ سہارنپور۔ تھانہ بھون اور ان کے متبعین خالص اہلسنت والجماعت ہیں محض سُنی سنائی باتوں سے بدگمان ہو کر ایسے جلیل القدر اور حق پرست علماء کے فیض سے محروم رہنا انتہا درجہ کی بدقسمتی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان علماء سے عقیدت رکھتے ہیں اور ان کے اقوال و فتویٰ پر عمل کر کے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں

الراقم بندہ۔ حمید الدین ہزروی عفا عنہٗ مدرس اول مدرسہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا۔

الجواب صحیح بندہ غلام نبی عفی عنہ غفرلہٗ تاراپوری مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا۔
الجواب صحیح احقر غلام محمد عفی عنہٗ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا۔
الجواب۔ بندہ عبد الرحیم تاراپوری عفی عنہ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام آنند کھیڑا۔

جواب استفتا نمبر (۱۹)

از جانب دار الافتا جامع مسجد شملہ

الجواب

(۱) علماء دیوبند کافر نہیں ہیں بلکہ مسلمان ہیں اور ایسے مسلمان ہیں کہ اُن کی وجہ سے لاکھوں انسانوں نے اسلام قبول کیا اور اُن کے مبارک ہاتھوں سے لاکھوں بنی نوع انسان مسلمان ہوئے جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحبؒ شہید دہلوی اور مولانا خلیل احمد صاحبؒ۔ اور مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور مولانا رشید احمد صاحبؒ مرحومین اور مولانا اشرف علی صاحب مدظلہٗ کے علمائے حقانی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے شریعت و طریقت کے جامع یہی حضرات ہیں ان کے علمی فیوض سے دُنیا کا گوشہ گوشہ سیراب ہے۔ اور موجودہ لامذہبی کے زمانہ میں ان حضرات سے تعلق باعث نجات ہے۔ حشمت علی نے جو کچھ بیان کیا اپنی عاقبت خراب کی اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت عطا فرمائے!

(۲) وہابی عبد الوہاب نجدی کے معتقدین کو کہا جاتا ہے۔ جو لوگ اپنے خیالات میں عبد الوہاب نجدی کے تابع ہیں وہی وہابی ہیں علمائے دیوبند وہابی نہیں ہیں۔ علماء دیوبند کا وہابیوں سے اختلاف ہے۔

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتا ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ بھی سنت کی پیروی کرنیوالے تھے اور انکے مقلدین اور تابعین میں بعض تو بدعات کا ارتکاب کر کے بدعتی ہیں اور بعض سنت کے پیرو ہیں بدعتی نہیں ہیں وہی سنی حنفی ہیں بدعت کے معنی ہیں کسی ایسے نئے کام کے جو شارع علیہ السلام کے طریقہ مرضیہ کے خلاف ہو یعنی اُسکے جواز کی شریعت میں دلیل موجود نہیں اور اسکو ثواب سمجھکر کیا جائے۔ (الکتبہ احمد حسن انصاری خطیب و مفتی جامع مسجد شملہ)

جواب استفتا نمبر (۲۰)

از جانب علمائے مدرسہ عالیہ مصباح العلوم شہر الٰہ آباد

الجواب

(۱) سوال میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ اہل علم کی جماعت سے ہیں۔ جب تک اُن کے متعلق وجوہات کفر صراحۃً معلوم نہ ہوں اسوقت تک اُن کی تکفیر کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔

(۲) وہابی اُس جماعت کا نام ہے جو خیالات و عقائد میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کی پیرو ہے

(۳) جو شخص اس طریقہ پر چلے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ تھا، وہ سنی ہے۔ سنیوں میں سے جو لوگ مسائل فرعیہ فقہیہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو ہیں وہ سنی حنفی کہلاتے ہیں۔ شریعت کے خلاف کسی نئے عقیدہ کا نکالنا بدعت ضلالہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد بدعت کے بارہ میں حدیث شریف میں یہ وعید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من احدث حدثا او اویٰ محدثا علیہ لعنۃ اللہ و الملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدلا ولا صرفا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ۔ عبد القدوس عفی عنہٗ مدرس مدرسہ عالیہ مصباح العلوم۔ الٰہ آباد

الجواب صحیح۔ محمد عمر عفی عنہٗ مدرس مدرسہ عالیہ مصباح العلوم۔ الٰہ آباد

ہو المصوب

بیشک جواب صحیح ہے اہل دیوبند ہوں یا جماعت رضوی یہ سب اہل سنت و جماعت احناف ہیں۔ مابین اہل دیوبند و دیگر احناف جو کچھ اختلافات ہیں فقہی فرعی جزئی ہیں۔ عقائد میں ان کو نہ لیجانا چاہیئے علمائے احناف سب حق پر ہیں۔ جب تک صریح مخالف کسی نص صریح کے نہ ہو جائیں جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو۔ افراط و تفریط کے جھگڑے کوئی ایسے جھگڑے نہیں ہیں جو علماء کی بحثیں ہیں عوام کو اس میں پڑنا ہرگز سزاوار نہیں۔ علماء جو کچھ ایک دوسرے کو کہتے ہیں وہ الزاماً کہا کرتے ہیں قطعی نہیں۔ عوام کا صرف اتنا فرض ہے کہ جس عالم کو مانے اُن کی باتوں پر عمل کرے اور ایسی باتوں کا خیال نہ کرے آیات متشابہات .... سمجھکر دل سے نکال ڈالے جن

علما کا اسکے اندر ذکر ہے وہ علمائے صالحین متقین سے ہیں، جو لوگ اس عالم سے گذر گئے ان کی خوبیاں صرف تذکرے میں آنا چاہئیں مولانا محمد قاسم صاحبؒ تو ایک بہت بڑے شخص گذرے ہیں اختلافات تو قدماسے چلے آئے ہیں اور چلے جائینگے حقیقت کی طرف نظر کرنا چاہیئے۔ فقط۔

احقر فخر الدین جعفری عفراللہ لہٗ

جواب استفتا نمبر (۲۱)

ازجانب علمائے مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور

الجواب

(۱) حضرات علمائے دیوبند اکثر اللہ تبعیہم اپکے اور سچے مسلمان ہیں جن کے اندر بہت سے ولایت کے بلند مقامات پر بھی پہنچے ہوئے ہیں اور وہ خدائے تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا اور حقیقی عشق رکھنے والے ہیں اُن کو جو کافر کہتا ہے وہ خود گمراہ اور دوسروں کیلئے گمراہ کن ہے۔ علماء سلف کا یہ طرز رہا ہے کہ وہ کسی کلمہ گو کی تکفیر پر تاوقتیکہ کفر کی دلیل واضح نہ پالیں دلیری نہیں کرتے تھے بلکہ اس امر میں نہایت درجہ احتیاط سے کام لیتے تھے امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تو یہاں تک منقول ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے لم نکفر احدا من اہل القبلۃ وعلیہ اکثر الفقہاء (شرح فقہ اکبر ناقلا عن المنتقی) اور اس کی وجہ سیدنا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تھا کہ جب کوئی شخص دوسرے کو کافر کہتا ہے تو اگر وہ اس کا مستحق نہ ہو تو خود یہی شخص کافر ہو جاتا ہے قال صلی اللہ علیہ وسلم ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ (بخاری شریف) وایضاً فیہ وفی مسلم قال صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما (بخاری ومسلم)

حضرات موصوفین کے عقائد بالکل کتاب وسنت کے مطابق ہیں اور جو باطیل ان کی جانب نسبت کئے جاتے ہیں وہ محض افترا اور بہتان ہے یہ حضرات اُن سے بالکل پاک اور صاف ہیں۔ چنانچہ محدث وفقیہ شیخ کامل حضرت مولانا الحاج خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف صاف نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ بلا کم وکاست اپنے اور تمام علماء دیوبند کے اعتقادات علماء عصر کے سامنے پیش کئے جن کی تصدیق وتصویب نہ صرف علماء ہندوستان نے کی بلکہ اشرف البلاد

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نیز افغانستان، دمشق، شام، مصر وغیرہ کے جید اور چیدہ علماء نے بھی اُن کی تصدیق وتائید ایسے کلمات کے ساتھ کی ہے جو کسی مضمون کی تصدیق کے لئے ہو سکتے ہیں المہند کے نام سے وہ کتابی صورت میں شائع بھی ہو چکے ہیں، قطب وقت حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ اور امیر المؤمنین حضرت سید احمد صاحبؒ بریلوی مجاہد اسلام سچے اور مخلص مؤمن تھے ان کی تصانیف تقویۃ الایمان ونصیحت المسلمین وغیرہ جن کے اندر توحید کامل کی تعلیم اور بدعات وشرک کا کامل رد ہے خود اُن کی مقبولیت کی دلیل ہیں علماء دہلی وپنجاب کی تصادیق ان کتابوں کے بارہ میں چھپکر شائع ہو چکی ہیں پھر ان کا اشاعت اسلام جہاد فی سبیل اللہ میں جان دینا ان کے ایمان کامل پر قوی دلیل ہے ایسے کامل مومنوں کو کفر کا مورد بنانا دین کے اندر پرلے درجہ کی بیباکی ہے (اعاذنا اللہ منہا)

(۲) وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو ائمہ اربعہ کی تقلید کو ناجائز بلکہ شرک جانتے ہیں اور یہ لوگ دراصل محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں یہ ایک ظالم فاسق باغی خونخوار آدمی تھا جو نجد عرب سے تیرھویں صدی کے ابتداء میں ظاہر ہوا اور خیالات باطلہ وعقائد فاسدہ کی وجہ سے اُس نے اہلسنت والجماعت سے کشت وخون کیا اور انکے قتل کو باعث اجر وثواب جانا اور انکے مال کو مال غنیمت کی مانند حلال سمجھا اسکے عقائد بالکل باطل تھے، حضرات موصوفین ایسے عقائد والے کو گمراہ جانتے ہیں ان کی تردید وتکذیب میں متعدد رسائل اور مضامین لکھ چکے ہیں دیکھو الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب مؤلفہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور فرقہ وہابیہ کے بعض رسائل کا ترجمہ نواب صدیق حسن خانصاحب نے کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے عقائد کیا ہیں مثلاً (۱) تمام دنیا کے مسلمانوں کو مشرک و کافر بتلانا۔ (۲) انبیاء علیہم السّلام کی حیات کا انکار (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی قبر زیارت کو شرک وبدعت بتلانا (۴) تصوف واذکار واشغال صوفیہ کو بدعت وضلالت کہنا وغیرہ وغیرہ جن کا انکار دران حضرات موصوفین کی جانب سے روز روشن کی طرح واضح ہے اب اس زمانہ میں اس کے برعکس ہر پابند شریعت متبع سنت قامع بدعت کے لئے وہابی کا لفظ استعمال کیا جانے لگا والیہ المشتکی۔

(۳) سنی حنفی مسلمانوں کی اُس جماعت کا نام ہے جو فروعی مسائل میں قدوۃ انام ذروۂ اسلام

امام ہمام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پیرو ہیں اور عقائد و اصول اسلام میں امام ہمام ابوالحسن اشعری رضی اللہ عنہ اور امام ہمام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہ کے پیرو ہیں انہی کو اہلسنت والجماعت علم کلام میں بتلایا ہے (شرح عقائد اور تطہیر الجنان لابن حجر) اور اس جماعت کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحد فی الجنۃ وھی الجماعۃ (ابوداؤد) پھر چونکہ اشیا اپنی ضد سے خوب پہچانی جاتی ہیں اس لئے اس حدیث کے آخر میں آپ نے یہ بھی فرمادیا کہ سیخرج فی امتی اقوام تجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب لصاحبہ لایبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ یعنی میری امت میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہونگے جن کے اندر بدعات اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح کلب جو ایک بیماری ہے بدن کے ہر جز میں سرایت کرتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہ ہوگا جس میں بدعات نے اپنا اثر نہ دوڑایا ہو یعنی رگ و ریشہ میں بدعات سما جائینگی اس سے سمجھا گیا کہ اہل سنت والجماعت کی ضد بدعتی لوگ ہیں۔ اور بدعت لغت میں تو ہر نئی چیز کو کہتے ہیں جس کی کوئی مثال نہ گذری ہو اس معنی کے اعتبار سے بدعت اچھی اور بری دونوں ہو سکتی ہیں اور شریعت میں بدعت ہر اس نئی چیز کا نام ہے جس کی شرع میں اصل موجود نہ ہو اس معنی کے اعتبار سے بدعت ہمیشہ بری ہی ہوتی ہے اچھی کبھی نہیں ہوتی ارشاد نبوی کل بدعۃ ضلالۃ ہر بدعت گمراہی ہے (بخاری) اس کے لئے مؤید ہے اور یہی معنی علامہ حافظ ابن حجرؒ نے شرح بخاری شریف میں بدعت کے بیان کئے ہیں۔ المحدث ما احدث ولیس لہ اصل فی الشرع ویسمی فی عرف الشرع بدعۃ وما کان لہ اصل یدل علیہ الشرع فلیس ببدعۃ فالبدعۃ فی عرف الشرع مذمومۃ بخلاف اللغۃ فان کل شیء احدث علی غیر مثال یسمی بدعۃ سواء کان محمودا او مذموما۔ پس جن حضرات نے کہ بدعت کی تقسیم مباح واجب مکروہ مندوب کی طرف کی ہے اور اس کی مثالیں مدارس اور سرائیں بنانا اور نحو و اصول فقہ و علم کلام کی تدوین اور تراویح با جماعت پڑھنا مساجد کو مزخرف کرنا وغیرہ بیان کی ہیں جیسا کہ امام نووی اور ابن حجر نے علامہ عز الدین ابن عبد السلام کا قول شرح مسلم اور شرح بخاری میں نقل کیا ہے اس سے لغوی بدعت مراد ہے نہ شرعی کیونکہ شرعی بدعت ہمیشہ مذموم ہی ہوتی ہے ورنہ بلا وجہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے کل بدعۃ ضلالۃ کے عموم کا ابطال لازم آتا ہے پس خلاصہ یہ ہوا کہ جس نئی بات

کا ثبوت اصول شریعت سے نکلتا ہوگا وہ سنت میں شمار کی جائیگی اور جس کا ثبوت شرعی نہ ہوگا وہ بدعت ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے تابعین اور تبع تابعین نے رد بدعات بڑے اہتمام سے کیا ہے آثار کے دیکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں اسکے بہت سے واقعات میں سے ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جس کو سند جید کے ساتھ امام احمدؒ نے بیان کیا عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں خطبہ پڑھنے میں خطیب واعظوں کی مانند ہاتھ پھینکنے لگے اور فجر اور عصر کی نماز کے بعد وعظ کو لازم کر لیا تو حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے دونوں کاموں کو بدعت بتلایا اور یہ حدیث سنائی کہ۔ ما احدث قوم بدعۃ الا رفع من السنۃ مثلھا فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ (فتح الباری) یعنی جب کوئی گروہ کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے تو اس کے برابر کی سنت ان سے اٹھالی جاتی ہے اسی لئے ایک چھوٹی سی سنت کو پکڑے رہنا ہر بڑی سے بڑی مفید بدعت کی ایجاد سے بہتر ہے۔ وعظ اگرچہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتا تھا مگر فجر اور عصر کا وقت معین کرنے اور اس کو اس وقت لازم کر لینے کو بدعت قرار دیا کیونکہ آپ کے زمانہ میں حسب ضرورت بلا قید وقت ہوتا تھا۔ بدعت کے مرتکب کے لئے بہت سی وعیدیں حدیث شریف میں موجود ہیں ان میں سے کچھ بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) قال صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی (مشکوۃ) یعنی جس نے بدعتی کی توقیر و تعظیم کی اس نے اسلام کو ڈھا دیا۔ پس خود بدعتی کا اندازہ کرو کیا حال ہونا چاہیئے۔

(۲) قال صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یتوب من بدعتہ یعنی خدا تعالیٰ نے بدعتی کا عمل قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے جب تک وہ توبہ نہ کرے (بیہقی)

(۳) ان اللہ تعالیٰ احتجز التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا تعالیٰ کسی بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں دیتا بلکہ توبہ کو اس سے دور رکھتا ہے (طبرانی)

(۴) وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا تعالیٰ کسی بدعتی کی نماز روزہ صدقہ خیرات حج عمرہ جہاد فرض اور نفل قبول نہیں فرماتا بلکہ وہ اسلام سے اس طرح صاف علٰحدہ ہو جاتا ہے جس طرح

آنے سے بال کہ اُس میں آ لے کا نشان تک نہیں ہوتا۔ صواعق محرقہ لابن حجر ہیتمی مخرجا عن البیہقی)
حق تعالیٰ مسلمانوں کو ہر وقت بدعات سے محفوظ رکھے اور اہل بدعات کو توبہ کی جلد سے جلد توفیق مرحمت فرمائے آمین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۵

حررہ۔ محمد حیات عفرلہٗ سنبھلی مدرس اوّل مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور۔ ۹ رجادی الاخریٰ ۱۳۵۰ھ

الجواب صحیح۔ محمد سعید عفرلہٗ ناظم مدرسہ قاسمیہ نگینہ۔ ضلع بجنور ۱۱ ج ۲ ۵۰ھ

ہٰذا ہو الحق والحق احق ان تیبع العبد محمد عبداللہ عفرلہٗ مدرس دوم مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور ۹ ج ۲ ۵۰ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد احمد عفرلہٗ مدرس مدرسہ قاسمیہ نگینہ ضلع بجنور مہر (مدرسہ عربی نگینہ ۱۲۹۲ھ)
۱۱ رجادی الثانی ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر (۲۲)

ازجانب مولوی محمد شعیب صاحب مدرس مدرسہ عربیہ سیفپور ضلع بجنور

الجواب

(۱) علمائے دیوبند پکے مسلمان ہیں وہ خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہیں اور جناب آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء ورسل صلوٰۃ اللہ علیہم وسلم اور قرآن پاک کو برحق سمجھتے ہیں بلکہ مولوی احمد رضا خانصاحب نے بھی علمائے دیوبند کو مسلمان کہا ہے جیسا الکوکب الشہابیہ صفحہ ۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اِکفار (یعنی کافر کہنے) سے کف لسان مختار و مرضی ہے انتہیٰ۔ (یعنی روکنا زبان کا کافر کہنے سے ہمارے نزدیک بہتر ہے۔ کیوں جناب اب تو بقول مولوی حشمت علی صاحب کے مولوی احمد رضا خانصاحب بھی کافر ہوگئے اس واسطے کہ وہ کف لسان مختار و بہتر سمجھتے ہیں تو اب مولوی احمد رضا خاں صاحب یا شک میں ہیں یا توقف کرتے ہیں ہر دو شق میں بقول حشمت علی کے یہ بھی کافر ہوئے۔ اس بنا پر جو تبع کافر کا ہوتا ہے وہ بھی کافر۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ مولوی حشمت علی اور احمد رضا خاں صاحب کے جمیع اتباع (یعنی اتباع کرنے والے) بھی کافر ہوئے۔ یہ تو الزامی جواب ہے جو کہ اُن کے قول سے اُن کی ہی تکفیر اُن پر عائد ہوتی ہے۔ دیگر یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من قال لا الٰہ الا اللہ عصم منی

ماله ودمائهم اور دوسری روایت میں ہے دخل الجنۃ اور تیسری روایت میں ہے کہ جس میں ننانوے "۹۹" شق کفر کے ہوں اور ایک شق اسلام کا ہو وہ مسلمان ہے اسی واسطے علماء دیوبند اور اتباع اُن کے مسلمان ہیں۔

جناب من اصل بات یہ ہے کہ اس زمانہ پر فتن میں جہاں اہل اسلام پر مصائب اور آلام کا ورود ہوتا ہے منجملہ ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ اہل باطن یا بدیگر الفاظ اہل بطن اپنی دنیا طلبی کے نشہ میں عوام اہل اسلام کو اہل حق سے متنفر کرتے رہتے ہیں تاکہ نوالہ چرب منہ میں سے نہ نکلے چنانچہ بدعت کا سلسلہ شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ کے زمانہ سے شائع اور ممتد ہوگیا ہے اور ان کے خاندان سے جو بغض اہل بدعت کو ہوا تھا وہ آج تک بڑھتا چلا جاتا ہے وہ صرف یہی کہ شاہ صاحب یہ چاہتے تھے کہ امت نبوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سنت سنیہ کی پابند ہو اور اہل بدعت یہ چاہتے تھے کہ ہمیں کھانے پینے کو ملے چاہے ساری دنیا گمراہ ہوجائے۔ مگر اہل بطن واہل بدعت کا کوئی اثر علمائے دیوبند کے مساعی پر ان اختلافات سے نہیں پڑتا ہے جیسا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین منصورین لا یضرہم من خالفہم حتّٰی یاتی امر اللہ عزوجل رواہ بخاری ومسلم وابن ماجۃ القزوینی۔ (ترجمہ) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک طائفہ میری امت میں سے حق پر غالب اور مدد پانے والا رہیگا (یعنی حق کا تبلیغ اور پھیلانے والا ہوگا) نہیں ضرر دیگا ان کو خلاف کرنے والا کوئی یہاں تک کہ قیامت آجائے ان ایذا رسانیوں کے اور مخالفات کثیرہ کے ساتھ سعی بلیغ اور کافی کوششوں کے ساتھ بدعت کی رگ مٹاتے رہتے ہیں اور احیائے سنت کی اشاعت میں پوری جانبازی اور جاں نثاری سے کام لیتے ہیں اسی واسطے اہل بدعت علمائے دیوبند کے دشمن ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ (ترجمہ) اور اسی طرح رکھے ہیں ہم نے واسطے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو ملمع کی باتیں فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے سو چھوڑ دے وہ جانیں اور انکا جھوٹ۔ کذب گو جیسا انبیاء علیہم الصلوٰۃ

والسلام کے دشمن تھے اوران کی تبلیغ میں مخل رہتے تھے اسی طرح علما چونکہ انبیاء کے وارث ہیں۔ اوران کے قائم مقام ہیں شیاطین جن اور انس ان کے بھی دشمن ٹھہرائے گئے ہیں جو خلل ڈالتے ہیں ان کی سعی اور کوششوں میں۔

(۲) وہابی اصل میں منسوب ہے بسوئے عبدالوہاب نجدی کے۔ یہ شخص یہ کہتا تھا کہ میں مقلد ہوں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا لیکن مشہور یہ ہے کہ مقلد نہیں تھا واللہ اعلم۔ اسی واسطے وہابی کا اطلاق غیر مقلد پر آتا ہے جو کسی امام کا آئمہ اربعہ میں سے مقلد نہ ہو مگر لفظ وہابی نے اب ایسی وسعت پکڑی ہے کہ جو متبع سنت ہو اور آثار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا ہو اور رسوم قبیحہ اور بدعات سیئہ کو چھوڑنے والا ہو اسکو بھی جاہل لوگ وہابی کہتے ہیں بلکہ احمد رضا خانصاحب کہتے ہیں کہ جو اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنے سے منع کرتا ہے اور مزاروں کے طواف کرنے کو ناجائز کہتا ہے وہ بھی وہابی ہے بلکہ اطراف بمبئی و سورت میں یہاں تک ہے کہ کوئی مولوی سود کو حرام کہے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی پکا مسلمان کیوں نہ ہو۔ مگر آج کل وہابی ایک قسم کی گالی کا لفظ ہو گیا ہے۔ اس بنا پر اہل دیوبند وہابی نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے کہ وہ مقلد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں

(۳) سنی منسوب سنت کی طرف ہے بسنت شریعت غراء میں پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں جیسا کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیر الکلام کلام اللہ واحسن الھدیٰ ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا۔ (ترجمہ) بہترین کلام کا کلام اللہ ہے بہترین طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور سب سے برے کاموں میں کام بدعت ہیں سنت کا حکم حضور فرماتے ہیں فداہ ابی وامی علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ...... (ترجمہ) لازم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین کو جو ہدایت پر قائم ہیں مضبوط اور محکم پکڑو سنت کو دانتوں سے۔ حضور نے صد درجہ مضبوطی میں ارشاد فرمایا اس واسطے کہ ہاتھ کی پکڑی ہوئی چیز چھوٹ سکتی ہے۔ مگر داڑھ کے دانتوں کی پکڑی ہوئی چیز چھوٹ نہیں سکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو سنت کے خلاف ہوگا وہ حق پر نہیں ہو سکتا اور سنت بدرجہا بہتر ہے بدعت سے چاہے حسنہ اور عظیمہ کیوں نہ ہو جیسا ارشاد فرمایا عن عفیف بن الحارث الشمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث

بدعۃ رواہ احمد (ترجمہ) روایت ہے عفیف بن حارث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت یعنی بدعت کہ جو مزاحم ہو سنت کی مگر اٹھائی جاتی ہے مانند اسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت سے۔ چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہے بدعت سے اگرچہ حسنہ اور بہت بڑی ہو اسلئے کہ سنت کی اتباع سے نور پیدا ہوتا ہے اور بدعت کے عمل کرنے سے دل میں تاریکی اور قساوت پیدا ہوتی ہے مثلاً پائخانہ جانا بموجب آداب شرع کے بہتر ہے سرائے اور مدرسہ کے بنانے سے سنت کی پیروی اور اتباع نہیں پائی جاتی ہے سوائے علماء دیوبند اور ان کے متعلقین کے تو اس معنی کے ساتھ علماء دیوبند سنی ہیں اور حنفی بھی ہیں۔ اس لئے کہ حنیف کے معنی مائل ہونا حق کی طرف ہے اور یہی لوگ حق کی طرف مائل ہیں۔

(۴) بدعت کی تعریف شرع میں ایک ایسی بات پیدا کرنی ہے جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ ہو۔ بدیگر الفاظ نیا راستہ دین میں پیدا کرنا۔

(۵) بدعت پر یہ وعید ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں (۱) من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ)۔ ترجمہ جس نے کوئی نئی بات ہمارے دین میں نکالی اور وہ ہمارے دین کی بات نہیں تو وہ مردود ہے۔ (۲) کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (بخاری۔ مسلم) ترجمہ۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہے یعنی صاحب بدعت نار اور جہنم میں ہے (۳) لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃً ولا جھاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین (ابن ماجہ) ترجمہ۔ دربار الٰہی میں بدعتی کا نہ تو روزہ مقبول نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض خمیر کئے ہوئے آٹے سے جس طرح بال صاف نکل آتا ہے کہ اس میں ذرہ بھر آٹے کا اثر باقی نہیں رہ جاتا ہے اسی طرح بدعتی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ (۴) من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام یعنی جس نے کسی بدعتی کی توقیر اور تعظیم کی اس نے اسلام کو ڈھا دیا۔ خلاصہ سارے داستان کا یہ ہے کہ ہر چیز کے واسطے معیار اور مقیاس اور ترازو ہوا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے دو چیزوں میں فرق معلوم ہوتا ہے اور جھوٹے سچے کی پہچان ہوتی ہے اب میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ نماز فرض ہو خواہ نفل جائز ہے اور اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص طلوع اور غروب کے وقت پڑھیگا تو یقیناً ناجائز ہے حالانکہ

نماز کا اعلیٰ درجے کی عبادت ہونا متفق علیہ ہے۔ اسی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک میلاد شریف جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ اس میں کوئی امر خلاف شرع نہ ہو جیسے قیام اور موضوع روایات کا بیان کرنا۔ اب ان تمام عبارت مذکورہ بالا سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ علمائے دیوبند پکے مسلمان سچے سنی حنفی ہیں۔ اور کفر اور وہابیت کی جو ان کی جانب نسبت کی جاتی ہے وہ محض افترا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

الجیب محمد شعیب عفی عنہ، مدرس مدرسہ عربیہ
سہنسپور۔ ضلع بجنور

مُہر: محمد شعیب غفرلہٗ ساکن کانو خاں ضلع پشاور ۱۳۴۲ھ ۲۸۶

جواب استفتا نمبر (۲۳)

علمائے مدرسہ عربیہ دار العلوم شہر بارہ بنکی (صوبہ اودھ)

الجواب

ھو الحق المبین۔ اللہ پاک جل ذکرہٗ کا ہزار ہزار شکر و احسان کہ جس نے کفرستان ہندوستان میں ایسی ہستیاں پیدا فرمائیں جو حضور پر نور سید الانبیا خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین کے لوا دوش بر ہمیشہ ہر زمانہ میں افراد علما و اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃً رہے اور اسی طریق سے ان کے معاندین و مخالفین دشمن دین مبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک رہے ہیں اور حق کے مقابلہ میں ناحق لعین دن قیامت تک رہینگے چنانچہ ہندوستان میں سب سے بڑا و سب سے زبردست اہل حق والدین کا ایک گروہ گذرا ہے جس کے اسماء گرامی یہ ہیں حضرت سید المحدثین شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ محدث دہلوی۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ دہلوی۔ حضرت شاہ عبد القادر صاحبؒ دہلوی۔ حضرت شاہ عبد الغنی صاحبؒ دہلوی۔ حضرت شاہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحبؒ شہید دہلوی مجاہد فی سبیل اللہ و حضرت سید احمد صاحبؒ رائے بریلوی شہید و حضرات علماء کرام دیوبند یعنی حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی و حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی و حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ سہارنپوری و حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحبؒ دیوبندی و حضرت مولانا حکیم الامۃ مجدد وقت صاحب الطریقۃ مولانا شاہ

اشرف علی صاحب تھانوی یہ کل حضرات علماء حق اور العلماء ورثۃ الانبیاء کے درجہ میں داخل ہیں ان علماء کی شان میں سوء ادبی کرنا سخت گناہ ہے اور فسق و فجور کا طوق گلے میں لٹکانا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے سباب المومن فسوق وقتالہٗ کفر۔

(۱) اہل قبلہ اور علماء حقانیین اور عام مسلمانوں کو جو دین اسلام کے نام سے موسوم ہیں اور روزہ نماز اور حج و زکوٰۃ کے پابند ہیں اور کلام اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء مرسلین علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو واحد جانتے ہیں اور تمام فرشتوں پر اور اللہ کی تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ایسے شخص کو عام طور پر یا علماء کرام موسوم الذکر کو خاص طور پر گالی دینا اور کھلم کھلا کافر کہنا فسق و فجور ہی نہیں ہے بلکہ کفر ہے کما ثبت فی الفقہ۔ تکفیر المومن کفر۔ یہ لفظ جب کسی کی زبان سے نکلا اور جس کے لئے نکالا گیا اور وہ اس کا مستحق نہیں ہے تو وہی لفظ لوٹ کر اس کہنے والے کے سر پڑا اب بجائے دوسرے کے یہ خود اسی کا مستحق ہوگیا (والعیاذ باللہ) اور شخص مذکور کا فر کہنے والا قابل تعزیر ہے یعنی اگر وقت اسلام کا ہوتا یعنی بادشاہ مسلمان ہوتا اور حاکم قاضی شرعی ہوتا تو ایسے شخص کو کوڑوں سے پٹواتا یا سزائے قید دیتا۔ کما ذکر فی الفتاوے الھندیۃ من قذف مسلماً فاسق وھو لیس بفاسق یا ابن فاسق یا کافر یا یھودی یا نصرانی الخ پھر لکھا ہے عزر۔ اور اس عبارت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ کسی مسلمان کو فاسق کہنا یا کافر یا نصرانی یا یہودی یا فاسق کا لڑکا کہنا سب منع ہے اور کہنے والا سزا کا مستحق ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے

ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ ولا یکفرہ لایذنب لا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابوداؤد۔ یعنی تین چیز اصل ایمان ہے باز رہنا اس کی بدگوئی سے کہ جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ۔ چاہیے کہ اس کو کافر کہا جائے اور نہ گنہگار کہا جائے اور نہ خارج کرتو اسکو اسلام سے کسی عمل کی وجہ سے الحدیث اس حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ موصوف الذکر حضرات طیبین والطاہرین ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ و بس۔ اور دین حق پر اور صراط مستقیم پر قائم ہیں اور ان کی شان مبارک میں گستاخی کرنا اور برا کہنا سخت گناہ و گمراہی ہے۔ خواہ گمنام حشمت علی ہو یا اسکے ساتھی وغیرہ ہوں ھدٰھم اللہ الی صراط المستقیم۔

(۲) وہابی۔ وہاب نام پاک اللہ کا ہے اگر اس میں یائے نسبتی کہی جائے جیسے محمدی و حنفی

وشافعی تو یہ مطلب ہوگا کہ اللہ والا۔ حذا والا یعنی جو وہابی ہے وہ اللہ کے راستہ پر چلنے والا ہے اور اگر یائے نسبتی کہی جائے عبدالوہاب نجدی کی طرف تو یہ مطلب ہوگا کہ عبدالوہاب نجدی کے طریقہ پر چلنے والا اور اب جاننا چاہئے کہ عبدالوہاب[1] نجدی کون ہے۔ او[2] ... ب ہوا۔ اور کہاں[3] ہوا اور کیا طریقہ تھا۔

(۱) عبدالوہاب نجد کا رہنے والا ہے جو یمن کی طرف ہے اور وہاں اس نے بڑی ترقی کی ہے اپنے طریقہ کی اور دنیاوی ترقی بھی بہت کی۔ (۲) ۱۲۳۳ھ میں ہوا ہے (۳) نجد میں ہوا ہے (۴) اور اپنے کو حنبلیوں میں شمار کرتا تھا اور مذہب حنبلی بتلاتا تھا بلکہ حنبلی کا حیلہ کرتا تھا تاکہ کوئی برا نہ کہے اور حقیقت میں حنبلی بھی نہ تھا اور اسکے طریقہ پر جو رہتا اسکو اپنے گروہ کا کہتا تھا اور جو اسکے طریقہ کو نہ مانتا اس کو مشرک کہتا اور اپنے کو مسلمان کہتا تھا اس لئے مسلمانوں اور علماء کے قتل کو تیار ہو گیا اور حرمین شریفین میں چڑھ آیا اور بہت بے ادبی کی بالآخر اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کو فتح دی اور اس کی شان و شوکت ٹوٹ گئی اور شکست کھائی اور وطن وغیرہ سب خراب و برباد ہو گیا۔ هكذا في رد المحتار كما وقع في زماننا اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله تعالى شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث وثلاثين ومائتين والف ج ۳ صفحہ ۳۳۹۔ یہ حقیقت ہے عبدالوہاب کے مذہب کی جو فتاویٰ الشامی سے نقل کی گئی۔

اب سنئے وہابی جو ہندوستان میں بولے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ملک ہندوستان جنت نشان میں وہابی کے لفظ کا استعمال اس شخص کے لئے تھا جو ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تقلید چھوڑ بیٹھے۔ پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعت سیئہ و رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت کو ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے۔ گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔ اسکے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا۔ سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔

... پر عمل کرتا ہے۔ اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سنت کے احیاء میں سعی کرتے ہیں اور بدعت کی آگ بجھانے ... رہتے ہیں اسلئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی انپر بہتان ... طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات ... یہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اولیاء اللہ میں ہمیشہ جاری رہی۔ کما قال اللہ تعالیٰ وکذلک ... لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غروراً ... ربك ما فعلوه فذرهم وما یفترون وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن معاشر ... اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل لیتوفر حظهم ویکمل لهم اجرهم

ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دئے ہیں جن وانس سے شیاطین کہ ایک دوسرے ... جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکہ کے لئے (اے محمد) اگر تمہارا خدا چاہتا تو یہ لوگ ایسا کام ... سو چھوڑ دو ان کو اور ان کے افترا کو۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم انبیاء کا ... سب سے زیادہ مورد بلا ہے پھر کامل اشبہ۔ پھر کامل اشبہ تاکہ ان کا حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے پس بتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک ہیں اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنھوں ... نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڈھے میں ڈال دیا ہے۔ ہم پر اور ہمارے ... لوگوں پر جھوٹے بہتان باندھتے ہیں اور ہمارے بزرگوں کی نسبت گمراہی کا خیال قائم کرتے ہیں ... کبس آپ لوگوں کی خدمت میں ہمارے بزرگوں کی جانب منسوب کر کے کوئی مذہب مخالف ... بیان کیا جایا کرے۔ تو آپ لوگ اس کی طرف التفات نہ فرمایا کریں۔ اور بڑے بڑے علمائے ... کی طرف حسن ظن کام میں لایا کریں فقط۔

(۳) سنی۔ جو امور دینیہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ... عمل کر کے دکھلایا۔ اور صحابیوں کو اسپر لگایا اور بعد وفات حضور انور علیہ السلام وہ امور دینیہ صحابہ کرام ... میں متفق ہوئے اور اسپر اجماع ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کار عمل بن گیا سو یہ طریقہ اہلسنت ... کا ہے اور اسکے خلاف پر وعید ہے اور اسی طریقہ پر ائمہ مجتہدین اجتہاد کرتے رہے ہیں۔ ... کے لئے مسائل قرآن و حدیث سے ثابت کرتے رہے ہیں اور وہ مذہب حضرت امام ہمام امام اعظم

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوا پس طریقہ اول کا نام سنی اور طریقہ ثانی کا نام حنفی ہوا۔ اب ان دونوں طریقوں پر چلنے والا اہلسنت والجماعت اور حنفی المذہب ہوا اور یہ علما کرام موصوف الذکر سنی حنفی المذہب تھے اور حضرت امام الائمہ امام ہمام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہم اللہ کے مقلد تھے اور عقائد میں حضرت امام منصور ماتریدی اور حضرت امام ابو موسیٰ اشعری کے پیرو کار تھے آج عرب اور عجم میں انہیں علماء کرام موصوف الذکر کے شاگرد مسند درس وفتویٰ پر ہیں اور حرمین میں یعنی المکہ مکرمہ شرفہا اللہ تعظیماً ومدینۃ الرسول حرسہا اللہ تکریماً ان کے شاگرد بڑے بڑے مرتبوں پر مسند نشین ہیں۔ ایسے علماء کو وہابیت کی طرف خیال کرنا ہی سخت گناہ ہے اور کہنا لکھنا بدتر از گناہ وفسق ہے، اور حشمت علی رضا خانی اور اس کے گروہ کا کوئی فتویٰ یا وعظ قابل اعتبار نہیں ہے ہمارے یہاں ان کو کوئی جانتا بھی نہیں ہے کہ یہ کون بوزنہ ہیں۔ پس جب ایسے لوگ وہاں جائیں اور علماء حقانیین مشہورین کی شان میں گستاخانہ کلمہ نکالیں فوراً ان سے ملاقات سلام وکلام وداد ودہش سب بند کر دیا جائے۔ اور علماء اسلام کی طرف رجوع کر کے حق بات کو جان لو۔ بدعت۔ اہل ہوا وہوس امور دین میں ایسے ایسے امور پیدا کرتے ہیں جو کبھی نہ صدر اول یعنی صحابہ کے زمانہ میں تھے اور نہ تابعین رضی اللہ عنہم اور نہ تبع تابعین وائمہ مجتہدین کے زمانہ میں تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور پھر ان امور کو دین کے مسئلوں میں سے شمار کرتے ہیں تو ایسے امور بدعت کہلاتے ہیں اور اس پر عمل کرنے والے بدعتی کہلاتے ہیں۔

اب مثال کے طور پر چند امور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں مثلاً سجدہ کرنا سوائے اللہ پاک کے اور کسی کو جائز نہیں ہے نہ کسی نبیؑ کو اور نہ ولی کو نہ کسی عالم کو نہ کسی کی قبر ومزار کو اور ایسے ہی اللہ پاک کے اولیاء اللہ سے یہ کہنا کہ ہم کو بیٹا بیٹی دو۔ کھانا پانی دو۔ روزی روزگار دو بدعت ہے اور پھر اس کو امور دین اسلام سے شمار کرے۔ اور ایسے ہی قبر پر منت ماننا شیرینی چڑھانا اور پھر اس سے یہ خیال کرنا کہ اس کو یہ قبر والا کھا کر بزرگ بنا دیگا اعتقاد رکھنا بدعت ہے۔ حدیث شریف میں اس پر عمل کرنیوالے کو سخت وعید آئی ہے۔ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجائیگی (والعیاذ باللہ) اور ایسے ہی عاشورہ کے دن تمام کام مثل شیعوں کے کرنا۔ رونا۔ پیٹنا۔ کھانا نہ کھانا ننگے سر ننگے پیر رہنا۔ اور روزہ نماز کو ترک کرنا اور تعزیوں کے اوپر جان دینا یہ سب امور بدعت سئیہ ہیں دین اسلام سے یہ امور خارج ہیں ان پر عمل کرنیوالا بدعتی ہے۔ اور ایسے ہی بعضے پیروں سے مرید ہونا اور مرید ہونے کے بعد نماز اور روزہ ترک کرنا اور مریدی کو باعث نجات جاننا یہ بھی بدعت ہے۔ اور ایسے ہی جو شعائر اسلام سے نہیں ہے اس پر عمل کرنا اور پھر ثواب کا امیدوار ہونا یہ بھی بدعت ہے۔ اور ایسے ہی عید کے دن عیدگاہ میں اذان دینا اور بلا اذان نماز نہ ہونا اعتقاد رکھنا یہ بھی بدعت ہے۔ کما ورد فی الحدیث صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا اذان واقامۃ اور ایسے ہی کسب حلال کے مقابلہ میں ناچنا گانا اور اس پر اجرت لینا اور فسق وفجور کی واہی تواہی باتیں کرنا اور پھر اس پر اعتقاد رکھنا کہ یہ سب کام دین کے ہیں بدعت ہے اور اس کا مرتکب گنہگار ہے اور جوتشیوں اور کاہنوں سے ساعت پوچھنا اور نیک وبد پر اعتقاد رکھنا اور پنڈتوں سے نکاح بیاہ میں تاریخ مقرر کرانا اور اسکے خلاف کو برا سمجھنا یہ بھی بدعت ہے۔ اور ایسے ہی تمام اعمال حسنہ کو ترک کرنا مثل نماز وغیرہ کے اور صرف مولود شریف کو پڑھا دینا اور پھر مولود شریف کو سب گناہوں کے عوض میں رکھنا اور یہ کہنا کہ مولود کے بعد اب کوئی عمل کی ضرورت نہیں ہے بدعت ہے۔ اور اگرچہ ذکر میلاد مبارکہ مستحسن ہے اور باعث ثواب وترقی ایمان ہے۔ گو کوئی ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہو مثلاً حضورؐ کی نماز روزہ وغیرہ جہاد وفتوحات کا ذکر، پاخانہ پیشاب مبارکہ کا ذکر، لباس وخلق ومروت کا ذکر، ولادت ووفات کا ذکر یہ سب مسلمانوں کے لئے باعث ترقی دین ایمان وفلاح دارین ہے۔ اور ایسے ہی جو بعض جگہ رواج ہو گیا ہے کہ مردہ کو نہلا دھلا اور کفنا کر تیار کرتے ہیں تو مولود شریف پڑھتے ہیں یہ بھی بدعت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلوا موتاکم قبل الحدث یعنی جلدی کرو موتاکے دفن کرنے میں تاکہ کوئی واقعہ پیش نہ آجائے اور ایسے ہی جمعہ میں تین اذانیں مشروع ہیں اگر کوئی دو ہی رکھے یا بجائے تین کے چار کر دیوے تو اس مشروعیت سے گھٹانا وبڑھانا دونوں بدعت ہیں وبس اللہ پاک تمام مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے اور ایمان پر خاتمہ کرے آمین فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مُہر

محمد اسمٰعیل خاں ۱۳۴۷ھ

کتبہ الاحقر العاصی بانواع المعاصی محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم بارہ بنکی (صوبہ اودھ) ۳ جمادی الآخر ۱۳۵۰ھ

اصاب من اجاب احقر عبد القیوم عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم شہر بارہ بنکی۔

جواب استفتا نمبر (۲۴)

ازجانب مولوی عبدالغنی صاحب رسولوی مدرس مدرسہ امداد العلوم زید پور ضلع بارہ بنکی

هوالمصوب

(۱) اکابر علمائے دیوبند اور اُن کے متبعین پکے سنی حنفی ہیں۔ کثرہم اللہ تعالیٰ۔ ان کو کافر او خطا کار کہنے والا یقیناً کامل جاہل اور خاطی ہے۔ جسے اصول احناف سے مطلق خبر نہیں اہل قبلہ کی تکفیر جملہ مجرہ ہی کا کام ہے۔ اکابر علماء دیوبند صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اولیاء اللہ تھے اور ہیں اُن کے فیوض و برکات اگر کسی شپرہ چشم کو نہ نظر آئیں تو اُن کی کور چشموں ہی کا قصور ہے۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　　چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

اگر مولوی حشمت علی رضوی اپنے دعوے میں سچا ہے۔ تو میدان مناظرہ میں کیوں نہیں آتا ابھی دو ہی تین مہینے ہوئے کہ جب ہندوستان سے مناظرہ ہی کے لئے حضرت مولانا عبدالشکور صاحب مدیر النجم اطراف رنگون میں تشریف لے گئے تو کیوں دُم دبا کر فرار ہوا۔ اور ان کے گرو گھنٹال نثار احمد کانپوری نے کیوں پچاس روپیہ امروہہ میں دئے۔ اگر ان مسائل پر تفصیلی مباحث دیکھنے ہوں تو حسب ذیل کتب ملاحظہ ہوں۔

رجوم المذنبین علی رُوس الشیاطین۔ سیف النقی۔ اسکات المعتدی وغیرہ

(۲) وہابی کی مشہور تعریف یہ ہے کہ من لم یقلد اماماً من الائمۃ الاربعۃ یعنی جو کسی امام خاص کی ائمہ اربعہ میں سے تقلید نہ کرے وہ وہابی ہے جیسے عبدالوہاب نجدی اور اُس کے متبعین مگر علماء دین (دیوبند) کل مسائل میں امام اعظمؒ کے مقلد ہیں اور غیر مقلدین پر ہمیشہ رد و قدح کرتے رہے بلکہ جسقدر تردید اہل دیوبند نے کی ہے کسی نے نہیں کی چنانچہ ان کی کتب مطبوعہ شاہد عدل ہیں۔

(۳) سنی حنفی کی فاضل مجیب نے کافی تحقیق کی ہے بدعت اور اہل بدعت پر جو وعیدین قرآن و حدیث میں وارد ہیں اُن سے کتب حدیث مملو ہیں۔ مشکوٰۃ شریف اور مظاہر حق وغیرہ ملاحظہ ہوں۔ واللہ اعلم۔　　　کتبہ عبدالغنی رسولوی مدرس مدرسہ عربیہ امداد العلوم

زید پور۔ ضلع بارہ بنکی

جواب استفتا نمبر (۲۵)

ازجانب مولوی محمد عبدالباقی صاحب افسر مدرس مدرسہ اسلامیہ درگاہ کچھوچھہ ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین والعاقبۃ للمتقین

اہل حق کی تضلیل و تفسیق اور ان کو بدنام کرنے کی ناپاک کوششیں ہمیشہ پرستاران بدعت و ضلالت کی طرف سے ہوتی رہی ہیں۔ اور جو سرگرمیاں ہر زمانہ کے باطل پرستوں نے اس بارے میں دکھلائی ہیں تاریخ بیں حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر افترا کئے گئے اسی حق پرستی کے جرم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نذر آتش کئے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واجب القتل قرار دیا گیا۔ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر اور مجنون کہا گیا۔ علماء امت چونکہ صحیح معنوں میں وارث انبیاء ہیں اس لئے ہر زمانہ کے علماء کے ساتھ ایسے ہی سلوک کئے گئے امام حسن بصریؒ کو قدریہ امام ابو حنیفہؒ کو گمراہ کہا گیا۔ امام شافعیؒ کو اخیر ہیں ابلیس کا خطاب دیا گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ حضرت شبلی اہلسنت کے امام حضرت ابوالحسن اشعریؒ و امام غزالیؒ۔ امام رازیؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ وغیرہ اکابر علمائے امت پر کفر کے فتوے دیے گئے۔ امام مالکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام بخاری کو اسی حق پرستی کے جرم میں سزائیں دی گئیں۔ جن کی تفاصیل تشنۂ تحریر نہیں۔ تاریخ بتلا رہی ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی نے دین حنیف کی کوئی نمایاں خدمت کی ہو اور ابنائے باطل نے اسے کفر کے لمبے چوڑے فتوؤں سے نہ نوازا ہو۔ اسی سلسلہ کفر نوازی کی ایک کڑی بدعت کی نوزائیدہ جماعت رضا خانی ہے جو ہر وقت سرگرم تکفیر رہتی ہے ان کی تکفیر سے ہندوستان کا کوئی عالم عامل بالحدیث متبع سنت نہ بچ سکا ان کی کافر گری کی مشین گن کا نشانہ اس قدر غلط اندازی سے ہوتا ہے کہ بعض اوقات یہ خود اسکی زد میں آجاتے ہیں۔ حشمت علی رضا خانی اسی جماعت رضا خانیہ کے ایک رکن ہیں اس وقت ہم ناظرین کے سامنے ایک مثال پیش کرتے ہیں تاکہ انکی کافر گری اور کفر نوازی کا اندازہ ہو سکے۔ جماعت رضا خانیہ کے مورث اعلیٰ احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنی کتاب الکوکبۃ الشہابیہ میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ پر تبرا بھیجتے ہوئے اپنا نامۂ اعمال یوں سیاہ کرتے ہیں۔ مسلمانو! مسلمانو! ان ناپاک شیطانی ملعون

کلموں کو غور کرو پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو ان میں بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے۔ یہ تو خدا خوب جانتا ہے کہ حضرت شہید کا دامن ان گندگیوں سے پاک ہے لیکن ہمیں یہاں اتنا دکھلانا ہے کہ خانصاحب کی کرشمہ سازیوں سے خانصاحب کے نزدیک شہید مرحوم کو ان سنگین جرموں کا مرتکب اور توہین رسول کا مجرم قرار دیا ہے آگے ملاحظہ ہو خانصاحب بالقابہم تمہید ایمان صفحہ ۲۷ پر رقمطراز ہیں۔ شفا شریف۔ بزازیہ وفتاوی خیریہ وغیرہ میں ہے تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے پھر صفحہ ۲۸ پر ہے۔ مجمع الانہار۔ ودرمختار میں ہے جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہو اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ صفحہ ۳۵ پر ہے نہ کہ ایک تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہم السلام والثناء میں صاف صریح تاویل ناقابل توجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہوا بتو اسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا۔ انتہیٰ۔ بہرکیف خانصاحب نے جو عبارت حضرت شہید مرحوم کی نقل کی ہے۔ اسی میں توہین ہے رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور توہین رسول علیہ السلام کا مرتکب کافر ہے اور جو اس توہین کرنیوالے کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے جیسا کہ خانصاحب نے ثابت کر دکھایا۔ اب ضروری ہوا کہ خانصاحب اپنی مفروضہ توہین ثابت کرنیکی وجہ سے حضرت شہید مرحوم کو کافر کہیں ورنہ خود کافر ہو جاوینگے لیکن گھبرائیے نہیں خانصاحب کا ایسا فتویٰ پیش کرینگے جس سے ناظرین بھی تعجب کریں۔ ملاحظہ ہو تمہید ایمان صفحہ ۴۳ پر گل افشاں ہیں اور امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لاالٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے صفحہ ۴۴ پر ہے علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وہو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتویٰ وہو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد پہلی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ خانصاحب کے نزدیک حضرت شہید مرحوم کافر ہیں اور جو انہیں کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے اب چونکہ خانصاحب کے نزدیک احتیاط اور مفتی بقول یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہیں اسلئے خانصاحب خود اپنے قول سے کافر ہوئے اور جو خانصاحب کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ چونکہ خانصاحب کے اذناب واتباع خانصاحب کو کافر نہیں کہتے اسلئے وہ سب کے سب کافر ہیں واہ جی بڑے حضرت آپ کے فتویٰ کا کیا کہنا آپ بھی خوب ہیں کس صفائی سے اپنے متبعین کو درک اسفل میں پہنچا دیا۔

ناظرین آپ نے ان کی کافرگری کے کرشمے دیکھ لئے کیا ایسے ہی کافرگروں کفر نوازوں کے متعلق آپ کے سوالات ہیں۔

جوابات سوالات مندرجۂ استفتا

(۱) علمائے دیوبند پکے راسخ العقیدہ مسلمان سنی حنفی اور صحیح معنوں میں وارث الانبیاء ہیں اور ظاہری اسباب میں انہیں کے فیض سے ہندوستان میں شعائر اسلامیہ کا وجود ہے اور تمام عالم اسلام ان کے انوار علم وقدس سے معمور ہو رہا ہے۔ ہمیشہ سے انکا شیوہ حق پرستی اور احیاء سنت رہا ہے ان کو کافر کہنا عدم ایمان اور کفر پروری کی دلیل ہے۔ مشہور مسئلہ ہے کہ تکفیر المسلم کفر کہ مسلمان کو کافر بنانا کفر ہے حدیث رسول اس کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہے۔

(۲) عبدالوہاب ایک شخص گذرا ہے وہ اور اسکے اتباع نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی کہتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقائد کے مخالف ہو وہ کافر ہے اس لئے انھوں نے اہل سنت اور سنی علماء کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا کذا فی الشامی وہابی اسی عبدالوہاب کی طرف منسوب ہیں ہندوستان میں پہلے اسکا اطلاق اس پر ہوتا تھا جو کسی امام کا مقلد نہ ہو۔ پھر مبتدعین ہر اس شخص کو وہابی کہنے لگے جو سنت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ کا عامل بدعات سئیہ سے مجتنب رسوم قبیحہ سے متنفر ہو یہاں تک کہ اس زمانہ میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں پر سجدہ کرنے اور طواف کرنے سے منع کرے وہ بس وہابی ہے اب اس لفظ میں ایسی وسعت ہوئی کہ ہر صوم وصلوٰۃ کا پابند مسکرات سے متنفر (۵) بدعات سے محترز وہابی کہا جاتا ہے۔ عبدالوہاب کے پیرو حقیقی معنوں میں یہ اہل بدعت ہیں جو تمام مسلمانوں کو کافر بنانا فرض جانتے ہیں کسی کافر کو مسلمان بنانا تو کہاں نصیب ہوتا۔ سنی حنفی۔ (حنفی) وہ جو مسائل اجتہادیہ میں امام ابوحنیفہؒ کا مقلد ہو۔ سنی وہ ہے جو عقائد میں اشاعرہ وماتریدیہ کا پیرو ہو بدعت لغت میں ہر امر جدید کو کہتے ہیں۔ غیاث اللغات میں ہے بدع۔ نو پیدا شدن الخ اور اصطلاح علماء شریعت میں اس کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے۔ اول ہر وہ فعل جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ کے بعد وجود پذیر ہوا۔ دوم ہر وہ چیز جس کا ثبوت ادلہ شرعیہ یعنی کتاب اللہ حدیث رسول اللہ اجماع امت وقیاس مجتہد سے نہ ہو اور لوگ اس کو دینی امر سمجھیں یعنی ہر وہ چیز جو امور دین

میں سے نہ ہو اور دین میں داخل کر لیا جائے۔ یہ بدعت ہمیشہ مذموم ہوتی ہے علماء شریعت اسی بدعت کی مذمت کرتے ہیں احادیث کے اندر اسی بدعت پر وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ (رواہ مسلم)

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ رواہ البخاری ومسلم وغیرھما من اصحاب الصحاح

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا او اوی محدثا علیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا۔ رواہ الطبرانی

(۴) ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ۔ رواہ احمد ابوداؤد

(۵) قال علیہ السلام شر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم۔ ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعۃ رواہ ابن ماجہ۔

(۶) قال علیہ السلام لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلاۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین۔ رواہ ابن ماجہ

حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی تحفۃ الاخیار میں فرماتے ہیں۔ والقول الثانی وھو الاصح بالنظر الدقیق ان حدیث کل بدعۃ ضلالۃ باق علی عمومہ وان المراد بہ البدعۃ الشرعیۃ وھی مالم یوجد فی القرون المشہود لہا بالخیر ولم یوجد لہ اصل من الاصول الشرعیۃ ومن المعلوم ان کل ما کان علی ھذہ الصفۃ فھو ضلالۃ قطعا الخ (تحفۃ الاخیار)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

گفتہ اند کہ بدعت بر دو نوع است حسنہ و سیئہ۔ حسنہ آں عمل نیک را گویند کہ بعد از زمان آں سرور و خلفاء راشدین علیہ وعلیہم من الصلوۃ اتمہا ومن التحیات اکملہا پیدا شدہ باشد ورفع سنت نہ نماید و سیئہ آنکہ رافع سنت باشد۔ این فقیر در ہیچ بدعتے ازیں بدعتہا حسن و نورانیت مشاہدہ نمی کند وغیر ظلمت و کدورت احساس نمی نماید۔ آگے فرماتے ہیں۔ سید البشر می فرماید علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد چیزے کہ مردود باشد حسن از کجا پیدا می کند۔ آگے ملاحظہ ہو۔ ہرگاہ ہر محدث بدعت باشد وہر بدعت ضلالت پس معنی حسن در بدعت چہ بود۔

آنچہ از احادیث مفہوم می گردد آں است کہ ہر بدعت رافع سنت است تخصیص بہ بعض ندارد ولیس ہر بدعت سیئہ بود۔ مکتوبات دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۷۳

مکتوبات قدسیہ کے دفتر دوم حصہ ششم میں ایک بڑا مکتوب ہے جس کا موضوع ہی یہی ہے لیکن ہم اپنی اس تحریر کو طویل نہیں کرنا چاہتے اہل نظر کے لئے اس قدر کافی ہے آخر میں ہم ایک آیت قرآنی پیش کر کے جوابات کو ختم کرتے ہیں۔ ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ محمد عبدالباقی افسر مدرس مدرسہ اسلامیہ درگاہ کچھوچھہ ضلع فیض آباد

جواب استفتا نمبر (۲۶)

ازجانب علماء موضع ہنسور جوار کچھوچھہ ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للہ وکفیٰ: وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امابعد میرے اوپر ایک وقت گذرا ہے جبکہ ان افسوسناک اختلافات کی حقیقت معلوم کرنے کا شوق دامنگیر تھا معاً میری نگاہیں حقانیت کی اس عروس دلنواز کو جلوہ افروز دیکھنے کے لئے بیتاب تھیں جسے اختلافات کی ہولناک تاریکیوں نے اپنے سیاہ پردوں میں پوشیدہ کر دیا تھا۔ مجھے اُس زمانہ میں علماء دیوبند کی تقریروں اور تحریروں میں غور کرنے کا بیش از بیش موقع ملا۔ کافی غور و خوض کے بعد میری تمام تر کوششیں اس مبارک نتیجہ پر ختم ہوئیں کہ حضرات دیوبند کی تمام جد و جہد اتباع کتاب و سنت کے لئے وقف ہے و بس۔ علمائے دیوبند نہایت ہی پکے حنفی ہیں۔ وہ کوئی مسئلہ اور کوئی عقیدہ حنفی مسلک کے خلاف دیکھنا گوارا نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ غیر مقلد بھی اُن کے مخالف ہیں اور رسم و رواج کو دین میں داخل کرنے والے بھی ان کے شدید ترین دشمن ہیں غرض یہ ہے کہ حضرات دیوبند کا پختہ حنفی ہونا بھی ایک اتنا بڑا جرم ہے کہ آج ساری دنیا ان کی مخالفت میں سرگرم ہے۔ شعر

تعد ذنوبی عند قوم کثیرۃ ولا ذنب لی الا العلیٰ والفضائل

اور یہ کوئی تعجب خیز چیز نہیں ہے اسلئے کہ حق کی مخالفت ہمیشہ اسی طرح کی گئی ہے (قولہ تعالیٰ) وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا۔ حضرات دیوبند کی مخالفت کرنا اپنی عاقبت برباد کرنے کے مرادف ہے، یہ بھی واضح رہے کہ حقانیت کے اس روشن چراغ کو بجھانے میں کوئی طاقت کامیاب نہیں ہوسکتی يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ۔ اکابر دیوبند کے خلاف کفر وغیرہ کے جو ناپاک الزامات لگائے جارہے ہیں ان کے کافی سے زیادہ جوابات ہوچکے ہیں اب جواب کے لئے قلم اٹھاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے لیکن افسوس کہ لوگوں کو ان پٹے ہوئے اعتراضات دھرانے میں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔

آپ جناب مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی کی الشہاب الثاقب ملاحظہ فرمالیں۔ تمام اتہامات کی حقیقت واضح ہوجائیگی اور حسام الحرمین کا پردہ بھی فاش ہوجائیگا۔ مزید توضیح کی ضرورت ہو تو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کی السحاب المدرار و تزکیۃ الخواطر اور جناب مولانا خلیل احمد صاحبؒ کی التصدیقات وغیرہا پر ایک نظر ڈالئے۔ یہ اور رد بدعات کی دوسری کتابیں مطبع قاسمی دیوبند ضلع سہارنپور سے بھی مل سکتی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ حضرات دیوبند کو کافر یا بددین کہنا خود اپنے آپ کو کفر اور بددینی میں مبتلا کرنا ہے۔

جواب (۲)۔ الف۔ وہابی محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب ہیں جو اپنے آپ کو حنبلی المذہب کہتے تھے لیکن بہت متشدد تھے جیسا کہ اُن کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے ایک رسالہ میں انہیں تنبیہ کیا ہے اُن کے متبعین نے اور بھی زیادہ تشدد سے کام لیا اور بیشک وشبہ اُنکے خیالات اہلسنت والجماعت کی حد سے بہت زیادہ متجاوز ہوگئے اُن کے عقائد اہلسنت کے عقائد سے کوسوں دور ہوگئے جس کی بنا پر آج جسے بدنام کرنا ہوتا ہے اسکو وہابی کہنا شروع کردیتے ہیں حتیٰ کہ دشمنان حق و بندگان سیم و زر نے حضرات دیوبند کو وہابی کہنا شروع کردیا۔ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ خدا جانتا ہے کہ علمائے دیوبند جس طرح بدعت کو گمراہی سمجھتے ہیں اُسی طرح وہابیت کو ایک عظیم الشان ہلاکت تصور فرماتے ہیں وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سچے پیرو اور حقیقی مقلد ہیں اسی حقانیت اور صداقت کی برکت ہے کہ آج بھی اُن کی مقدس جماعت میں

بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ راس المحققین حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند اور شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی ادام اللہ ظلالہم جیسی قابل صد عزوناز ہستیاں موجود ہیں جن کی نظیر پیش کرنے سے دوسری افراط و تفریط کرنے والی تمام جماعتیں عاجز ہیں۔ شعر

أُولَٰئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ　　إِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعُ

وہابیوں کے کچھ عقائد الشہاب الثاقب میں موجود ہیں وہاں ملاحظہ فرمالیجئے۔ ہم نے بغرض اختصار اعراض کیا۔

(ب) سنی حنفی وہ شخص ہے جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو اور اس کا کوئی مسئلہ اور کوئی عقیدہ مسلک حنفی کی معتبر روایات کے خلاف نہ ہو۔ حضرات دیوبند بحول اللہ وقوتہ اس معیار پر نہایت ہی کھرے اور دیگر مدعیان حنفیت سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(ج) بدعت لغت میں نئی چیز پیدا کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ایک قید زائد ہوگئی ہے یعنی دین میں نئی چیز پیدا کرنا چونکہ دین اسلام مکمل ہوچکا ہے اسلئے اس دین میں جو نئی چیز داخل کی جائیگی باطل اور مردود ہوگی۔ نئی چیز سے ہماری مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کی دلیل کتابؐ۔ سنتؐ اجماعؐ اور قیاسؐ صحیح میں نہ پائی جائے کیونکہ جو چیزیں ان دلائل اربعہ سے ثابت ہیں ان کو درحقیقت نئی چیز کہنا ہی غلط ہے۔ علماء اسلام نے بدعت کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں لیکن سب کی جڑ اور اصل اصول وہی تعریف ہے جو یہاں عرض کی گئی۔ تمام تعریفوں میں غور کیجئے نتیجہ وہی نکلیگا بخاری و مسلم وغیرہما کی صحیح حدیث مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ بھی اسی تعریف کی تصریح کررہی ہے اور تمام بدعات کو مردود ثابت کرتی ہے۔ باقی جن بزرگوں نے بعض بدعت کو حسنہ کہا ہے انھوں نے بدعت لغوی کی دو قسمیں کی ہیں ایک حسنہ دوسری سیئہ۔ اور یہاں بدعت شرعیہ سے بحث ہے۔ وَالْقَوْلُ الثَّانِي وَهُوَ الْأَصَحُّ بِالنَّظَرِ الدَّقِيقِ إِنَّ حَدِيثَ "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" بَاقٍ عَلَىٰ عُمُومِهِ وَأَنَّ الْمُرَادَ بِهِ الْبِدْعَةُ الشَّرْعِيَّةُ وَهِيَ مَا لَمْ يُوجَدْ فِي الْقُرُونِ الْمَشْهُودِ لَهَا بِالْخَيْرِ وَلَمْ يُوجَدْ لَهُ أَصْلٌ مِنَ الْأُصُولِ الشَّرْعِيَّةِ وَمِنَ الْمَعْلُومِ أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ عَلَىٰ هَٰذِهِ الصِّفَةِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ قَطْعًا

وَاِلٰی ھٰذَا الْقَوْلِ مَالَ السَّیِّدُ فِیْ شَرْحِ الْمِشْکٰوۃِ وَالْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِی الْھَدْیِ السَّارِیْ مُقَدِّمَۃِ فَتْحِ الْبَارِیْ وَفِیْ فَتْحِ الْبَارِیْ وَابْنُ حَجَرٍ الْھَیْتَمِیُّ الْمَکِّیُّ فِی الْفَتْحِ الْمُبِیْنِ شَرْحِ الْاَرْبَعِیْنَ کَذَا فِیْ تُحْفَۃِ الْاَحْیَاءِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْحَیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (لکھنوی)

بدعت کی تعریف پر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے براہین قاطعہ میں اچھی بحث کی ہے ملاحظہ فرمالیجئے!

(د) تمام بدعت مردود ہیں۔ گمراہی ہیں۔ شر الامور ہیں۔ خدا کی لعنت کا سبب ہیں۔ رسول کی لعنت کا سبب ہیں۔ ملائکہ کی لعنت کا سبب ہیں۔ تمام انسانوں کی لعنت کا سبب ہیں، بدعتی کو ٹھکانا دینے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے۔ تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ بدعتی کا روزہ مقبول نہیں۔ نماز مقبول نہیں۔ حج مقبول نہیں۔ عمرہ مقبول نہیں۔ توبہ اور فدیہ مقبول نہیں۔ جہاد مقبول نہیں۔ بدعتی رفتہ رفتہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے گوندے ہوئے آٹے سے بال۔ بدعات ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔ توبہ سے محروم کرنے والی ہیں۔ ڈر کی چیزیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت سے خارج کردینوالی ہیں۔ بدعت ایجاد کرنے والے پر تمام متبعین کے گناہوں کے برابر مزید بوجھ لادا جائیگا۔ بدعات قیامت میں انسان کو بائیں طرف کردینے والی ہیں جو اہل جہنم کا مقام ہے۔ غرض یہ ہے کہ بدعت کی برائیاں بہت ہیں میں نے تھوڑی سی آپ کے سامنے ظاہر کردی ہیں ذیل میں اُن مستند احادیث کو بھی نقل کردیتا ہوں جن میں بدعت کی یہ برائیاں بتائی گئی ہیں۔

(۱) مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ رواہ البخاری ومسلم وغیرہما ایک طویل حدیث میں ہے۔

(۲) وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رواہ مسلم وغیرہ

(۳) سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَکُلُّ نَبِیٍّ مُجَابٌ اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلٰی اَنْ قَالَ التَّارِکُ السُّنَّۃَ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن حبان فی صحیح والحاکم وقال صحیح الاسناد۔

ظاہر ہے کہ بدعت سے کتاب اللہ پر زیادتی اور ترک سنت دونوں لازم آتے ہیں۔

(۴) مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

رواہ ارباب الصحاح۔

(۵) لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوۃً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَۃً وَلَا جِھَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ رواہ ابن ماجہ۔

(۶) وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَشُحٌّ مُطَاعٌ وَھَوًی مُتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ رواہ البزاز والبیہقی وغیرہما۔ ظاہر ہے کہ بدعت اتباع ہواہی کے سبب وجود میں آتی ہے۔

(۷) اِنَّ اللّٰہَ حَجَبَ التَّوْبَۃَ عَنْ کُلِّ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَ بِدْعَتَہٗ رواہ الطبرانی واسنادہ حسن قالہ الامام زکی الدین المنذری۔

(۸) اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ ضَلَالَۃٌ رواہ ابوداؤد والترمذی وغیرہما وقال الترمذی حدیث حسن صحیح

(۹) مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ رواہ مسلم۔ ظاہر ہے کہ بدعت کے لئے سنت سے منہ پھیرنا لازم ہے۔

(۱۰) وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَیْئًا رواہ ابن ماجہ وترمذی وحسنہ۔

(۱۱) اَلَا وَاِنَّہٗ سَیُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِھِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ رواہ البخاری ومسلم۔ ہذا واللہ اعلم

کتبہ الاحقر الافقر محمد حمید الدین غفرلہ المتوطن ہنسور فی جوار کچھوچھہ من مضافات فیض آباد۔ لاربعۃ بقیت من جمادی الاخری ۱۳۵۰ھ ہجری۔

جواب بغور دیکھا بہت صحیح ہے۔ حررہ عبد الرحمٰن خاں۔ متوطن سمور ماپنور

قد اصاب من اجاب۔ عبد الرؤف غفرلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم ہنسور۔ ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۰ھ

بندہ نے اس جواب کو شروع سے آخر تک بنظر عمیق مطالعہ کیا نہایت صحیح پایا بندہ حرف بحرف اسکی تصدیق کرتا ہے فقط۔ العبد عبد الحی متوطن ہنسور۔

خاکسار نے مذکورہ بالا فتویٰ کو از اول تا آخر نظر غور سے دیکھا ماشاء اللہ نہایت ہی صحیح پایا فقط حررہ بندہ ناچیز عبد العزیز غفرلہ متوطن ہنسور۔ ضلع فیض آباد۔

جواب استفتا نمبر (۲۷)

از جانب مولانا مولوی محمد ایوب صاحب از موضع ... سور ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس پرآشوب دور حاضر میں مسلمانان ہند کو ایسی ابتلاء و مصیبت کی زندگی سے دوچار ہونا پڑا ہے کہ جس کا اقتضا یہ ہرگز نہیں ہے کہ اس قسم کے مسائل (یعنی تکفیر مسلمین وغیرہ) کو موضوع بحث قرار دیا جائے۔ مجھے سخت افسوس ہے ان ذہنیتوں پر جو ایسے ہی امور کو اپنا مقصد زندگی تصور کئے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کی موجودہ حالت زار کی جانب سے ان کی آنکھیں کور ہیں۔ دشمنان دین کا ہر چہار طرف سے نرغہ ہو رہا ہے اور ہم ہیں کہ آپس ہی میں دست بگریباں ہیں۔

برادران ملت! اس افتراق وانشقاق باہمی کو جو ہماری تباہی و بربادی کی بنیاد ہے۔ دور کر کے متحدہ طاقت سے اعداء کے مقابل ہو جانا چاہئے کیونکہ ان کی ہر منتشر طاقت اکٹھا ہو چکی ہے اس کفر بازی کے انہماک سے دستبردار ہو جانا چاہئے کیونکہ اپنے پاس کی تمام اشیاء ضائع کر دینے کے بعد بھی ہمارا تعاقب ہی ہو رہا ہے اور مذہب کی سنگین دیوار پر بھی منجنیق زنی کی ٹھان لی گئی ہے، سارد ا ایکٹ کا لعنتی طوق تمہاری گردنوں میں ڈالا جا چکا ہے۔ آریہ میرج بل، کینیل بل وغیرہ مسودے بھی پیش ہو چکے ہیں۔ بعض مواقع پر اذان بندی۔ نماز بندی کی بھی سعی کی جا چکی ہے کیا ان حملوں کا دفعیہ بغیر متحدہ طاقت و آواز کے ممکن ہے۔ ہرگز نہیں۔ عزت، حشمت، دولت، حکومت، ناموس سب کچھ ضائع کر چکے ہو کیا تم اپنے مذہب سے بھی بیزار ہو گئے جس کو کھونے کے لئے تیار بیٹھے ہو کیا اس بیش قیمت جوہر کو بھی اپنے ہاتھوں برباد ہونا دیکھنا چاہتے ہو یاد رکھو کہ دشمن تمہارے عقب میں تاک میں لگا ہے۔ اپنی رہی سہی چیز کو بچاؤ اور نفاق باہمی کو چھوڑ کر متحد ہو کر اپنی گئی ہوئی چیزوں کو واپس لو۔

علماء کرام! وہابی۔ بدعتی۔ مقلد، غیر مقلد، شیعہ سنی حنفی شافعی کے جھگڑوں کو بھول جاؤ

یہ وقت ان مسائل میں پڑنے کا نہیں۔ تکفیر مسلمین آپ کا منصب نہیں ہے کیا شیخ اکبرؒ کا قول بابت فرعون اور علماء متقدمین کا اسلام ابوطالب میں اختلاف پیش نظر نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کشتی منجدھار میں ہے اسے ساحل پر لانا آپ حضرات کا کام ہے تمام غفلتوں کی ذمہ داری اس فرقہ پر ہے۔ اگر خود نہیں سمجھ سکتے تو غیر اقوام کی رفتار زندگی طریقہ عمل سے کیوں نہیں عبرت حاصل کی جاتی ہے۔ بہر نوع میں اس قسم کے مسائل کو مسلمانوں کی تباہی کا اولین سبب تصور کرتا ہوں اور ایسے اختلافات اور ان کے برپا کرنے والوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں بقدر ضرورت جیاناً ہر سوال کا جواب ذیل میں درج ہے۔

(۱) میرے مطالعہ اور علم کا جہاں تک تعلق ہے حضرات مذکورہ سوال ونیز دیگر مستند ومعتمد علماء دیوبند کی کوئی تقریر یا تحریر یا ان کا کوئی عقیدہ ایسا نہیں ہے جو وجہ تکفیر قرار دی جا سکے بلکہ ان کا طریق کار و طرز زندگی صریح طور پر مشعر ہے کہ یہ لوگ اسلام کے خادم متبع سنت عقیدتاً سنی ومشرباً حنفی ہیں تحریر و تقریر ومناظرہ بمقابلہ حضرات شیعہ وغیر مقلدین اس امر پر کافی دلیل ہے!

(۲) سنی حنفی دو لفظ سے مرکب ہے۔ سنی مقابل شیعہ کو کہتے ہیں اور حنفی، شافعی وحنبلی وغیرہ کا مقابل ہے سنی عام ہے جو دیگر فرق ثلثہ (شافعی مالکی حنبلی) کو شامل ہے اور حنفی مخصص ہے دونوں فرقوں میں اس میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ حنفی وہ ہے جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مقلد ہو

(ب) وہابی لغوی اعتبار سے ایسے معنی کا حامل ہے جس سے ہر فرزند اسلام ملقب ہے۔ مگر متعارف معنی میں ایک فرقہ کو موسوم کیا جاتا ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا متبع ہے جو حنبلی مذہب رکھتا تھا مگر سخت متشدد تھا۔ علماء دیوبند کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ بعض مسائل میں سخت اختلاف ہے جو بصورت کتاب شائع ہو چکا ہے۔

(۳) بدعت لغوی حیثیت سے وسیع معنیٰ کا محتمل ہے اور یہیں سے بدعت حسنہ اور سئیہ کی تفریع شروع ہو جاتی ہے۔ مگر خاص معنی میں ہر وہ نئی بات جو دین کی نہ ہو اور دین میں نکالی جائے۔ گویا سنت کا مقابل ہے اسی طرف حدیث کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار مشعر ہے۔ جس میں کسی تخصیص اور تاویل کی حاجت نہیں۔ مرتکب بدعت کے لئے وعید مذکورہ حدیث سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے جو بتلا رہی ہے کہ بدعتی کا مقر و مستقر جہنم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد ایوب صدیقی فیض آبادی ۲۸ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۵۰ھ

الجواب صحیح۔ محمد عبدالکریم قادری فیض آبادی۔ ۲۸ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر (۲۸)

از جانب مولوی الطاف الرحمٰن صاحب حنفی النعمانی رئیس اعظم ردولی ضلع بارہ بنکی

ھوالجواب

نحمدہ ونستعینہٗ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وسیدُ المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ اجمعین۔

امابعد۔ جواباً نگارش ہے کہ حشمت علی رضاخانی گمراہ و بدعقیدہ اور شاید در پردہ رافضی ہے جو ایسے گستاخانہ کلمات ان حضرات اکابرین ملت کی شان میں نکالتا ہے۔

یہ حضرات آفتاب ملت ہیں اور ان کی اتباع موجب نجات و فلاح اور ان کی شان میں گستاخی کرنیوالا مردود و جہنمی ہے۔ دیوبند کے حضرات علما شمع ملت ہیں و مقدس ہیں۔ علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل انہیں حضرات کی شان ہے۔

وہابی فرقہ شیخ عبدالوہاب نجدی کا پیرو ہے جس کا طریقہ مخالف علمائے حنفیہ ہے اس کے اتباع سے پرہیز لازم ہے حنفی وہ لوگ ہیں جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متبع ہیں اور صحیح راستہ پر ہیں۔ کیونکہ یہ متبع سنت ہیں اور صحیح راستہ پر ہیں!

بدعت دو قسم کی ہے ایک حسنہ یعنی اچھی مثلاً تراویح رمضان و میلاد شریف جس میں صحیح روایات و فضائل حضور سرور کائنات بیان ہوں، فاتحہ بزرگان دین و ایصال ثواب!

دوسری قسم کی بدعت سیئہ ہے یعنی خلاف شرع۔ جیسے عرس بزرگان دین۔ روشنی و چادر و مزارات و گاگر و قوالی با مزامیر و سجدہ و طواف مزارات بزرگان دین۔ نعوذ باللہ منہا۔

حشمت علی رضاخانی اس لائق ہے کہ وہ رنگون سے نکال دیا جائے اور وعظ کہنے سے منع کر دیا جائے اور اگر جھک مارے تو کوئی مسلمان اس کے پاس کھڑا ہو اور نہ اس کے وعظ میں شرکت کرے یا کسی قسم کی اس کی اعانت کرے وہ مردود ہے اور لامذہب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ۔ الطاف الرحمٰن حنفی النعمانی غفرلہ اللہ ذنوبہ۔ ردولی ضلع بارہ بنکی۔ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء

جواب استفتا نمبر (۲۹)

از جانب مولانا مولوی حافظ قاری حاجی محمد یٰسین صاحب مدرس اوّل مدرسہ عربیہ اسلامیہ رائپور ممالک متوسط

الجواب

(۱) اکابر علمائے دیوبند ہرگز کافر نہیں۔ ان کا ادنیٰ خادم بھی نہایت پکا اور سچا مسلمان ہے علمائے دیوبند نہایت پکے اور سچے سنی حنفی مسلمان ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پیرو اور صحابہ کرام کی روش کے نہایت پختگی سے پابند ہیں۔ خلق خدا کو اسی کی ہدایت و تلقین کرتے ہیں وہ نہایت دیندار اور متقی و پرہیزگار ہیں ان کا گروہ جماعت ابرار میں شامل ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی رغبت اور بدعت سے نفرت دلانے والے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہیں۔ انہی کی سعی و کوشش اور خدمات کی وجہ سے ہندوستان کی اسلامی حیثیت دیگر ممالک میں مشہور ہے۔ اور نہایت امتیازی شان رکھتی ہے۔ ان بزرگوں کے شاگرد و مرید عرب و عجم میں پھیلے ہوئے بڑی بڑی دینی و علمی خدمات انجام دے رہے ہیں خلاصہ یہ کہ اکابر علمائے دیوبند اولیاء مقبولین میں سے ہیں۔ ان کے علم و فضل اور بزرگی و پرہیزگاری کی مثال نہایت کمیاب ہے۔ اسلئے حشمت علی بالکل جھوٹا ہے۔ اور علمائے دیوبند کو کافر کہنے والا سخت گنہگار ہے اور اسکا خاتمہ بخیر ہونیکا سخت اندیشہ ہے اور وہ مولانا رومی قدس سرہٗ کے اس شعر کا مصداق ہے

شعر
چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔۔۔ میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

لہذا اس پر توبہ لازم آتا ہے۔

(۲) وہابی کے لفظ کی ابتداء یہ ہے کہ نجد میں محمد بن عبدالوہاب ایک شخص گذرا ہے وہ مذہب میں بہت سخت تھا شرک و بدعت کے بارے میں نہایت تشدد سے کام لیتا تھا۔ اس وجہ سے بہت سے مسلمانوں کو اس سے بہت تکلیفیں پہنچیں اور لوگ اسکے دشمن ہوگئے۔ اور اس سے نفرت کرنے لگے اور اسکے متبعین کا وہابی نام رکھا۔ اسکے بعد غیر مقلدین کی جماعت کا وہابی نام رکھا گیا پھر اس لفظ نے اتنی ترقی کی کہ ہر متبع سنت متنفر عن البدعت کو وہابی کہنا شروع کر دیا۔ یہانتک

کہ اب یہ حالت ہے کہ ہر صوم وصلوٰۃ کے پابند متقی و پرہیزگار باجے گاجے اور شادی غمی کی بیہودہ
کی رسموں سے بچنے والے کو وہابی کہنے لگے۔ اور پکے بدعتی غیر متشرع آدمی کا نام سنی رکھا گیا۔ نعوذ
باللہ من ذلک۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اور نیک توفیق دے۔

(۳) عقائد میں اہلسنت کے دو مسلم امام ہیں۔ ایک امام ابوالحسن اشعری۔ دوسرے امام
ابو منصور ماتریدی جو ان کی تحقیقات کا پابند ہو اُسے سنی کہتے ہیں اور جو حضرت امام ابوحنیفہ کا
مقلد ہو اسے حنفی کہتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص عقائد و مسائل میں ان تینوں بزرگوں کے مذہب
کا پابند ہو اُسے سنی حنفی کہتے ہیں اور جو امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین
اور ائمہ محدثین کے طریقے کے خلاف مذہبی صورت میں جاری ہوں اور بنیت ثواب کئے جائیں وہ
بدعت ہیں ان سے پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ بدعت ایسی بُری چیز ہے کہ بدعتی کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت بھی نصیب نہ ہوگی۔ نحوی بدعت کا یہ ادنیٰ نمونہ ہے۔ الامان والحفیظ۔ واللہ اعلم
بالصواب۔

کتبہ۔ محمد یٰسین عفا اللہ عنہ مدرس اوّل مدرسہ عربیہ اسلامیہ رائپور (سی پی)

قد اصاب من اجاب محمد حسین عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ رائپور (سی پی)

جواب استفتا نمبر (۳۰)

از جانب مولانا مولوی ولایت حسین صاحب از موریا گھاٹ شہر گیا (صوبہ بہار)

الجواب

ایسے کور باطن سیاہ بختوں کو جہاں تک ناقابل التفات سمجھا جائے وہی بہتر ہے اور عام مسلمانوں
کو ان کی موانست و مجالست سے بچنا اور بچانا لازم۔ اور ان عباد البطون کے شور و غوغا سے ؎
مہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند۔ کا مصداق سمجھنا چاہیئے اہل اللہ کی عداوت موجب سوء خاتمہ
و خسران ابدی ہے۔ اعاذنا اللہ من ذلک وجمیع المسلمین۔ سوال میں کوئی وجہ تکفیر مذکور نہیں کہ
کہ اس پر بحث کی جاوے اور بریلوی دار التکفیر کی خرافات کا تفصیلی جواب جس کو دیکھنا ہو وہ مولانا
سید مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی سلمہ اللہ تعالیٰ کی تصانیف کو دیکھے ہم یہاں پر عام مسلمانوں کے

اطمینان قلب اور وساوس شیطانی سے بچنے کے لئے ضیاء القلوب مصنفہ حضرت امام الاتقیا مقدام الاولیاء
شیخ العرب والعجم سیدنا و مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ سے ایک
وصیت نقل کر دیتے ہیں اہل بصیرت اس سے نفع اٹھائیں اور اشقیاء ازلی کو ان کے حال پر چھوڑیں
ہم کالانعام بل ہم اضل و نیز ہر کس کہ ازیں فقیر محبت و عقیدت و ارادت دارد مولوی رشید احمد صاحب
سلمہ و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ را کہ جامع جمیع کمالات علوم ظاہری و باطنی اند بجائے من راقم اوراق
بلکہ بمدارج فوق از من شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ او شان بجائے من و من بمقام او شان
شدم و صحبت او شان را غنیمت دانند کہ ایں چنیں کسان دریں زماں نایاب اند و از خدمت بابرکت
ایشاں فیضیاب بودہ باشند و طریق سلوک کہ دریں رسالہ نوشتہ در نظر شان تحصیل نمایند انشاء اللہ
تعالیٰ بے بہرہ نخواہند ماند اللہ تعالیٰ در عمر شان برکت دہاد و از تمامی نعماء عرفانی و از کمالات قربیت
خود مشرف گرداند و بمراتبات عالیات رساند و از نور ہدایت شان عالم را منور گرداند و تا قیامت فیض
او شان جاری دارد بحرمۃ النبی وآلہ امجاد۔ حضرت شیخ الکل قدس اللہ سرہٗ کے فضل و کمال کے غالباً
اکثر دار التکفیر والے بھی قائل ہیں تو آپ کی شہادات سے بہتر اور کونسی شہادت ہو سکتی ہے اور والا
ہو بھی نہیں سکتی۔ ورنہ ان بزرگوں کی طرف سے ان بدبختوں کی خرافات کا یہی ایک جواب ہے ؎

وانی شقی باللئام ولا تری　　شقیا بھم الا کریم الشمائل

اسکے بعد اور سوالوں کا جواب غیر ضروری ہے۔ دیوبندی حنفی یا نقی حنفی ہو جانے کے بعد حنفی اور
وہابی سنت و بدعت سب کی تمیز خود بخود ہو جائیگی اور علمی تحقیقات کیلئے براہین قاطعہ کا مطالعہ کیا جائے
واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔　　حررہ ولایت حسین عفرلہٗ از گیا۔　　۵ر شعبان ۱۳۵۰ھ

الجیب مصیبٌ۔ محمد خیر الدین عفا عنہ مدرس اوّل مدرسہ اسلامیہ گیا۔

جواب استفتا نمبر (۳۱)

از جانب مولانا مولوی محمد اشفاق صاحب رائپور ضلع سہارنپور

الجواب

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن

قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان
عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء
بہا احدہما متفق علیہ ۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل
رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک۔

(رواہ البخاری مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱)

یہ احادیث ہیں جن سے صاف ظاہر ہے اور نیز وعید بھی سخت ہے کہ قائل لا الٰہ الا اللہ کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو جیسا کہ مذہب خارجیوں کا ہے خارجی کہتے ہیں کہ مومن گناہ کرنے سے اگر صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہے اور نکال تو اس کو اسلام سے جیسا کہ مذہب ہے معتزلہ کا ۔معتزلہ کہتے ہیں کہ بندہ گناہ کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکل جاتا ہے۔ جبکہ روایات ہیں سخت وعید اور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس کو اسلام سے خارج مت کرو۔ امام صاحبؒ کی کس درجہ احتیاط۔ اور مولوی حشمت علی کی یہ جرات کہ تمام احادیث اور مذہب حنفی کو چھوڑ کر علماء حقانیین کہ جن کی وجہ سے ایک عالم منور ہوا اور ہزارہا مخلوق نے ہدایت پائی اور ضلالت و گمراہی سے بچی۔ ان پر ایک دم فتویٰ لگا دینا کس درجہ ظلم عظیم ہے۔ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور دیوبندی جماعت کے عقائد جو ہم تک پہونچے اور ہم نے خود ان کی تصنیفات و تالیفات میں دیکھے وہ تمام اہل حق کے عقائد ہیں صحابہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور نصوص قرآنیہ کے مطابق ہیں۔ اس سے قبل بھی بعض حضرات نے اس جماعت پر بہتان و افترا کیا تھا اسوقت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب مہنّد میں اپنے و اپنے مشائخ کے عقائد کو صاف صاف لکھا اور نصوص شرعیہ سے مدلل فرمایا اور علماء حرمین شریفین سے اس کی تصدیق و تصویب کرائی اور فی الواقع وہ عقائد تمام اہلسنت والجماعت کے ہیں ان عقائد کو جو شخص غلط کہتا ہے یا اسکے عقائد اسکے خلاف ہیں اور بلا دلیل و تاویل معتبر ان عقائد کے خلاف دعویٰ کرتا ہے وہ یقیناً اہلسنت والجماعت سے نہیں حق سے بہت دور ہے۔ آج ہندوستان و دیگر ممالک میں جو کچھ نشر و اشاعت علوم شرعیہ کی ہو رہی ہے اس میں بڑا حصہ اسی جماعت کا ہے جو شخص اس جماعت ربانی کی تکفیر کرتا ہے یا تو اس کو اس جماعت کے عقائد غلط پہونچے یا اس کا مقصد

تخریب دین و تفریق مسلمین ہے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے کہ غلط فتویٰ دے اور تخریب دین و تفریق مسلمین کرے وہ اس کو بھی خوب سمجھ لے کہ حضورؐ کے ارشاد کے خلاف کرنا کیسا ہے اور وہ کس وعید کا مستحق ہے ہم زیادہ طول دینا نہیں چاہتے۔

(۲) وہابی اصل میں نسبت عبدالوہاب نجدی کی طرف ہے اور شروع شروع میں جو اسکے عقائد معلوم ہوئے وہ عقائد چونکہ اہل حق کے خلاف تھے اسوجہ سے لوگ ان کو بددین سمجھتے تھے، لیکن اب ان کی تصنیفات و تالیفات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ عقائد نہیں رکھتے تھے جو عام طور پر ان کی طرف منسوب ہیں وہ ان سب سے برارت کرتے ہیں۔ اسکے بعد ہندوستان میں غیر مقلدوں اور ایسے لوگوں پر اس کا اطلاق کیا جاتا تھا جو ائمہ کی تقلید نہ کرتے تھے۔ اس کے بعد اتنی وسعت ہوئی کہ جو شخص سنت نبویہ پر عمل کرے اور بدعات کی مذمت کرے اس کو عوام وہابی کہنے لگے۔ اسلئے آجکل ہندوستان میں وہابی ایسے لوگوں کو بھی کہا جاتا ہے کہ جو سنی حنفی اور متبع سنت نبویہ اور اسلاف کے قدم بقدم چلنے والے ہیں۔

(۳) سنی حنفی۔ جو شخص حضرات شیخین سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تفضیل کو تمام صحابہ سے افضل مانتا ہو اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محبت رکھتا اور اصول و عقائد میں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی کا اتباع کرتا ہو اور فروع میں امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتا ہو وہ سنی حنفی ہے۔ وفی المنتقی سئل ابوحنیفۃ عن مذہب اہل السنۃ والجماعۃ فقال ان تفضل الشیخین ای ابابکر و عمرؓ وتحب الختنین ای عثمان و علیؓ وان تری المسح علی الخفین ویصلی خلف کل بر و فاجر۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری۔ وفی خبر عبداللہ بن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کان علی السنۃ من الجماعۃ استجاب اللہ دعاءہ و کتب لہ بکل خطوۃ یخطوہا عشر حسنات ورفع لہ عشر درجات فقیل لہ یا رسول اللہ متٰی یعلم انہ من اہل السنۃ فقال اذا وجد فی نفسہ عشرۃ اشیاء فہو علی السنۃ والجماعۃ ان یصلی الصلوات الخمس بالجماعۃ ولا یذکر احدا من الصحابۃ بسوء و ینقصہ ولا یخرج علی السلطان بالسیف ولا یشک فی ایمانہ ویومن بالقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ ولا یجادل فی دین اللہ تعالیٰ ولا یکفر احدا من اہل التوحید بذنب ولا یدع الصلوات

علی من مات من اهل القبلة ویری المسح علی الخفین جائزا فی السفر والحضر ویصلی خلف کل امام بر و فاجر تکملة البحر صفحہ ۱۰۲

(۴) بدعت کی تعریف۔ جو چیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ یا صحابہ یا تابعین کے زمانہ میں نہ پائی گئی ہو اور نصوص شرعیہ سے بھی اس کا ثبوت نہ ہو اور اس کو دین کی بات سمجھکر کیا جائے اس کو بدعت کہتے ہیں۔ در مختار میں ہے۔

وهی اعتقاد خلاف المعروف لا بمعاندة بل بنوع شبهة۔ البدعة لها معنیان احدهما لغوی وهو المحدث مطلقا سواء کان فی العادات او العبادات۔ والثانی شرعی الخاص وهو الزیادة فی الدین والنقصان منه بعد الصحابة بغیر اذن من الشارع لا قولا ولا فعلا ولا صریحا ولا اشارة مجالس الابرار صفحہ ۱۱

اور بدعات کی برائی میں بہت سی احادیث آئی ہیں ایک دو نقل کی جاتی ہیں۔

شر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة رواه مسلم۔ من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد مشکوٰة صفحہ ۲۷ واللہ اعلم۔

کتبہ۔ محمد اشفاق عفی عنہ۔ رائپور مدرسہ منصف ہدایت۔ ضلع سہارنپور۔

جواب استفتا نمبر (۳۲)

از جانب مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب ندوی شبلی ہوسٹل بادشاہ باغ لکھنؤ

الجواب

(۱) اکابر علمائے دیوبند جن کے اسمار گرامی لکھے گئے ہیں۔ کوئی بھی کافر نہیں ہیں بلکہ سب کے سب سنی حنفی مسلمان ہیں۔

(۲) مذہب اہلسنت والجماعت میں کوئی فرقہ وہابی نہیں ہے جس کی کوئی تعریف کی جائے البتہ بعض لوگ ان مسلمانوں کو وہابی کہتے ہیں جو مذہب کے پابند اور ناجائز رسم و رواج سے پرہیز کرتے ہیں ان لوگوں کو عبد الوہاب نجدی کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر اس نسبت سے یہ لوگ انکار اور اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں بعض لوگ ان لوگوں کو بھی وہابی کہتے ہیں جو امام شافعیؒ کے ماننے

والے ہیں لیکن ان دونوں صورتوں کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو کتاب اللہ (قرآن شریف) اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (احادیث صحیحہ) کی پابندی کے ساتھ ساتھ فروعی مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کو اپنا امام مانتا ہو اور ان کے بتلائے ہوئے مسائل کو دیگر ائمہ ثلاثہ (امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ اور امام احمد بن حنبلؒ) پر ترجیح دیتا ہو۔ بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدعت حسنہ۔ اور دوسری بدعت سیئہ۔ بدعت حسنہ وہ فعل کہلاتا ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عمل نہ ہوا ہو بلکہ اس کے بعد اس پر عمل شروع ہوا ہو مگر علماء امت کا اس پر اجماع ہو جیسے تراویح باجماعت یا اس کے مثل دوسرے کام اور بدعت سیئہ وہ ہے جو نہ حضورؐ کے سامنے ہوا ہو نہ صحابہ کرامؓ نے رواج دیا ہو اور نہ اجماع ہوا ہو اور وہ فعل شریعت کے احکام کے منافی ہو۔ اور اسی بدعت کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔ واللہ اعلم

المجیب۔ محمد عبد الحمید الندوی عفی عنہ

جواب صحیح ہے۔ بدعت حسنہ وہ ہے جس کی اصل کتاب وسنت واجماع امت میں ہو اور بدعت سیئہ اس کے خلاف ہو۔ شبلی مدرس دار العلوم ندوہ لکھنؤ

لقد اصاب من اجاب۔ محمد سعید الندوی لکھنوی

جواب استفتا نمبر (۳۳)

از جانب مولوی انوار احمد صاحب مدرس مدرسہ عربیہ ہردوئی

الجواب

(۱) ما نجی اللہ والرسول معا۔ من لسان الوری فکیف ھو۔ یعنی ھم سے مراد وہ حضرات ہیں جن کی نسبت حشمت علی جیسے لوگ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ مولوی حشمت علی جیسے ہر زمانہ میں ہوئے ہیں اور خادمان دین جیسے حضرت مجدد الف ثانی و شیخ اکبر و امام ابو حنیفہؒ وغیرہ حضرات کی بدگوئیاں کرتے رہے ہیں اور عوام کو ورغلانے کے لئے دین کے خادموں پر کفر کے فتوے لگاتے رہے ہیں۔ مانئے اور یقین کیجئے کہ جماعت دیوبند میں جتنے اکابر دین کے خدمت گذار ہوئے ہیں اس زمانہ میں

ایسے لوگ کمیاب بلکہ نایاب ہیں حضرت نانوتوی۔ حضرت گنگوہی۔ حضرت تھانوی وغیرہم یہ حضرات اس زمانہ میں دین کے ستون ہیں اُن کی تصنیف کردہ کتابیں مسلمانوں کیلئے شاہ راہ شریعت ہیں!

(۲) ہندوستان کی اصطلاح میں وہابی ایسے بے قید آزاد گستاخ بے ادب کو کہتے ہیں جو اپنے کو مسلمان کہے اور اکابر دین وانبیائے کرام کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے۔ مولوی حشمت علی جیسے لوگ حضرات دیوبند کو اسی لئے وہابی کہتے ہیں تاکہ عام مسلمان اُن سے بدگمان ہوں اور وہ جو دین کی خدمت کر رہے ہیں اس میں رخنہ پڑ جائے!

(۳) کتب اصول کی ہر کتاب میں سنی اُسے کہتے ہیں جو سنت آخر الانبیاءؐ پر عمل کرنیکی کوشش کرے اور حنفی وہ ہے جو فقہائے حنفیہ کے فتاویٰ پر عمل کرے آخر الانبیاءؐ کی سنت کتب حدیث میں اور فقہائے حنفیہ کے فتاویٰ کتب فقہ میں مدون ہیں۔ علمائے دیوبند کتب حدیث اور کتب فقہ حنفیہ سے فتویٰ دیتے اور اس کا درس دیتے اور عمل کرتے ہیں۔ کتب اصول میں یہ مسئلہ طے ہو چکا ہے کہ بدعت ایسے فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ خیر القرون میں نہ ہوا ہو اور اب اسکو بہ اُمید ثواب کیا جائے۔ ایسے فعل کرنیوالے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہ اور جہنمی فرمایا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

انوار احمد عفی صدر مدرس مدرسہ عربیہ ہردوئی (صوبہ اودھ)

جواب استفتا نمبر (۴۳)

ازجانب مولانا مولوی ظہور الحق صاحب محلہ ثابت گنج شہر اناؤ

الجواب

(۱) اگر ان اکابر و پیشوایان اسلام کو آپ مومن و مسلمان سمجھتے ہیں جیسا کہ آپ کی عبارت سے ظاہر ہے تو پھر یہ کریہ اور گندے الفاظ کو نقلاً ہی اُن کی طرف منسوب کرنا سخت بے ادبی ہے اور اگر حشمت کی بدزبانی سے کچھ شک و شبہ پیدا ہو گیا تو پھر واضح رہے کہ عرب و عجم زمین و آسمان میں بھی کوئی مسلمان نہیں بلکہ یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ اسلام کبھی بھی نہیں ہوا کیونکہ یہی نفوس قدسیہ اسلام کے نمونے اور اس کی صحیح صورتیں ہیں مولانا تھانوی مدظلہ کو دیکھیے کہ شریعت وطریقت کی جامعیت میں حضرت غزالیؒ سے کسی طرح کم نہیں بڑے بڑے سیاحین و محققین کی

تحقیق ہے کہ مولانا جیسا کہ جامع شیخ اسوقت روئے زمین پر نہیں۔ مگر ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبے است ان حضرات کے یہ فضل و کمالات ہی تو رضا خانی پارٹی کی آتش حسد کے اشتعال کے باعث ہوئے پھر آپ نے وجوہات کفر نہیں لکھے کہ وہ اسوجہ سے کہتے ہیں اور بلا وجہ وجیہ اور دلیل قوی منہ اُٹھا کر جو چاہے سو لکھ دینا جہنم میں گھر بنانا ہے کہ کلمات کفریہ جس کی بابت کہے جائیں اگر وہ عنداللہ ایسا نہ ہو تو خود قائل ہی پر عائد ہوتے ہیں علاوہ ازیں فردائے قیامت کو خود اپنے ایمان و اسلام سے سوال ہوگا نہ یہ کہ تم نے فلاں فلاں اشخاص کے ایمان کے متعلق کیا تحقیق کیا۔

(۲) وہاب خدا کا نام ہے یائے نسبتی ہے جس کا مفہوم خوب و مقبول ہے لیکن مرور زمانہ سے بُرے معنی پر استعمال کرنے لگے جیسے مُلّا کہ اگلے وقتوں میں بڑے متبحر عالم کو کہتے تھے اب موقع استعمال ظاہر ہے۔ دوم یہ کہ عبد الوہاب نجدی ایک شخص ڈیڑھ صدی قبل گذرا ہے۔ وہ بدتمیزی سے سنت کا اتباع کرتا تھا جیسے رسوا ہو گیا اور اس میں کچھ انگریزوں کا بھی ہاتھ تھا غرضیکہ خوب بدنام ہوا اسکے بعد سے ہر اُس شخص کو جو شریعت کی پابندی کرے اور کرائے اہل ہواؤ بدعت وہابی کہنے لگے ان حضرات مذکورین کا بھی یہی طریق تھا اور ہے کہ مسلمانوں کو شریعت کا پابند اور سنت مصطفویہ کا متبع بنایا جائے جن سے اہل ہوا کے نفسانی مقاصد اور حلوے مانڈے پر زد پڑتی تھی لہذا ان کو بھی وہابی کہنے لگے یہی وجہ ہے کہ ہزار فسق و فجور کرنے والے کو کچھ نہ کہیں گے اور ایک دفعہ ڈھولکی یا حلوا مانڈے کو بُرا کہدے بس وہی وہابی بھی ہے اور خارج از اسلام بھی ہے۔

(۳) سنی کے معنی جو اہلسنت والجماعت سے ہو حنفی کے معنی جو امام ابو حنیفہؒ کی تحقیق اور مسلک پر چلتا ہو۔ لیکن اہل ہواؤ بدعات کے نزدیک برعکس ہے۔ جو عُرسوں میں جانا اور طواف قبور اور سجدہ کرتا ہو انگوٹھے چومتا ہو رقص و سرود کا پابند ہو نیاز و فاتحہ علم غیب و استمداد غیر اللہ و تعزیہ داری اور طرح طرح کی خرافات کا قائل ہو وہ سنی اور حنفی ہے حالانکہ ان لغویات کا سنت اور حنفیت دونوں میں انکار ہے پھر ستم ظریفی یہ کہ یہی شخص حنفی اور سنی بھی۔ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ قرآن و حدیث و فقہ سے جس امر کا ثبوت نہ ہو یا اُسی کے برعکس ہو یا جس درجہ اور نوعیت کا ثبوت ہو اُس سے زائد بڑھا کر کہا جائے وہی بدعت ہے مثلاً تقبیل ابہامین قیام میلاد تعظیم رسول بدرجہ الوہیت مروجہ فاتحہ و نیاز وغیرہ وغیرہ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ۔ ظہور الحق عفی عنہ از اناؤ ثابت گنج۔

جواب استفتا نمبر (۳۵)

ازجانب علمائے مدرسہ امداد الاسلام شہر میرٹھ

الجواب

(۱) کوئی مسلمان یقینی وقطعی طور پر کسی شخص کے متعلق نہیں کہہ سکتا کہ یہ کافر ہے یا مومن ہے ایمان اور کفر کا تعلق دل سے ہے اور دل کا رازداں خداوند عالم ہے۔ ان اللہ عالم غیب السموٰت والارض انہ علیم بذات الصدور الآیہ کسی کو کیا معلوم ہے اس شخص کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے یا کفر پر دارمدار آخری زندگی پر ہے انما الاعمال بالخواتیم اگر کوئی شخص کفر وشرک معصیت وغیرہ سے اپنے مرنے سے پیشتر توبہ کرکے مرا ہے تو خدا ہی کو اس کا علم ہے کہ مسلمان مرا یا کافر تمام دل کی باتیں ہیں اس کا کوئی خبردار نہیں ہو سکتا بجز خداوند عالم کے ہاں اگر کوئی شخص رات دن کفر وشرک کے کام کرتا رہا تو محض اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہ شخص بلا توبہ کئے کفر وغیرہ سے مرا ہے تو کافر مرا ہوگا یقینی طور پر کبھی حکم نہیں لگایا جا سکتا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے ایک شخص کو قتل کر دیا آپ نے دریافت کیا کہ کیوں قتل کیا تو جواب دیا کہ اس نے جان بچانے کے لئے کلمۂ توحید کہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل کیوں نہیں چیر کر دیکھ لیا تھا کہ ڈر سے ایمان لایا ہے یا سچے دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خفا ہوئے پس اس تحقیق سے معلوم ہوگیا کہ صراحۃً کسی کو کافر وغیرہ نہیں کہا جا سکتا۔ اگر مولوی حشمت علی صاحب کو علم غیب ہے تو وہ کفر کا حکم لگائیں ہم تو کسی بدعتی کو بھی یقینی طور پر کافر نہیں کہہ سکتا!

(۲) وہابی وہ کہلاتے ہیں کہ جو عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب ہیں اور اس کے پیرو ہیں انکا عقیدہ نجد وغیرہ کی طرف مروج ہے اُن کے عقیدہ کی تحقیق اس مذہب والے سے کیجئے ہندوستان میں الحمد للہ مروج نہیں۔

(۳) سنت حنفی۔ دین اسلام کا وہ طریقہ ہے کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی اور خلفاء راشدین اور جمیع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین اور ائمہ مجتہدین وغیرہم عمل کرتے چلے آئے ہیں جس کے متعلق حدیث شریف میں ہے کہ اس ہی طریقہ پر عمل کرنے والے جنت میں

جائینگے اور جس قدر طریقہ دین اسلام میں نکلیں گے سب دوزخ میں ہونگے۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔ ترمذی ومشکوٰۃ صفحہ ۳۰۔

بدعت سیئہ وہ نیا طریقہ دین میں نکالنا کہ جس کی کوئی سند سلف یعنی قرآن وحدیث وآثار صحابہ سے صحیح نہ ملے۔ جیسے خدا کی ذات میں یا اُسکے علم میں یا اُس کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا وغیرہ وغیرہ۔

برائی بدعت۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے دین اسلام میں ایسی بات نکالی کہ جو دین میں سے نہیں وہ مردود ہے اور اس کا نکالنے والا دوزخی۔ عن عائشۃ انھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا (فی دین الاسلام) ما لیس منہ فھو رد۔ بخاری ومسلم ومشکوٰۃ صفحہ ۲۷

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوّأ مقعدہٗ من النار۔ مشکوٰۃ شریف

عن العرباض بن ساریۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبداً حبشیاً فانہ من یعش منکم بعدی فسیریٰ اختلافاً کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ ابوداؤد والترمذی ومشکوٰۃ صفحہ ۳۰

اس زمانہ میں جو نئی نئی باتیں دین میں نکالی گئی ہیں شمار سے باہر ہیں چند بطور مثال کے پیش کرتا ہوں کہ ان کا عقیدہ رکھنے والا قرآن وحدیث کی رو سے یقیناً کافر ہے۔ مثال اول۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی غیب دانی ثابت کرے چہ جائیکہ کسی ولی یا قطب کے لئے قرآن وحدیث کی رو سے یقیناً کافر ہے۔ قرآن میں ہے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو الآیہ۔ غیب کی تالیاں خدا کے پاس ہیں سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا واللہ غیب السموٰت والارض الآیہ۔ پس اگر کوئی شخص خدا کے رسول کے لئے غیب دانی ثابت کریگا کافر ہوگا۔ قرآن شریف میں ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الآیہ۔ کہدے اے رسول

صلعم کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں دوسری جگہ قل ما کنت بدعا من الرسل ولا ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ کہدے اے رسولؐ کہ میں کوئی نیا رسول نہیں اور نہ مجھکو یہ معلوم ہے کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا تیسری جگہ ہے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (سورۂ اعراف رکوع ۲۳) اگر میں غیب دان ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھکو کوئی برائی نہ پہونچتی۔ اس کے علاوہ اور بھی قرآن میں آیتیں ہیں جن سے علم غیب کی نفی نکلتی ہے سوائے خدا کے کسی کے لئے نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب داں کہے وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یعلم الغیب الا اللہ۔ صحیح بخاری و مسلم شریف کی روایت ہے کہ جب سید ولد آدم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر تشریف فرما ہونگے تو کچھ لوگ حوض کوثر پر آئیں گے پھر آپ کے اور اُن کے درمیان آڑ ہو جائیگی تو آپ فرمائینگے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ خدا کی طرف سے جواب ملیگا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا کیا اور کیا کیا باتیں دین میں نکالیں اسوقت آپ بھی اُن کو دھتکار دیں گے اور فرمائینگے دور ہو اسلام کے بگاڑنے والے دور ہو حدیث کے یہ الفاظ انک لا تدری ما احدثوا بعدک صاف آپ کی عدم غیب دانی پر دلالت کر رہے ہیں۔ قرآن وحدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ علم غیب سوائے خدا کے کسی کو نہیں پس اگر اب بھی کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرے گا تو جو اس کا حال ہے وہ ظاہر ہے۔

مثال دوم۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی آدمی کو یا کسی بزرگ کی قبر کو سجدہ کرے تو قرآن وحدیث سے کافر ہے قرآن شریف میں ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون۔ نہ سجدہ کرو آفتاب کو اور نہ قمر کو اور سجدہ کرو اُس ہی خدا کو جس نے ان سب کو پیدا کیا اگر تم اللہ ہی کی عبادت کرنے والے ہو۔

حدیث شریف میں ہے جس کو ترمذی نے نکالا ہے روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں آئیگی قیامت یہانتک کہ ملجائیں کتنی قومیں میری اُمت میں سے مشرکین میں اور یہانتک کہ پوجنے لگیں گی کئی قومیں میری اُمت میں سے بتوں کو۔

لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من اُمتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان مشکوٰۃ کتاب الفتن۔ یاد رہے کہ شرک دو طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ کسی نام کی صورت بنا کر پوجا کی جائے جس کو عربی زبان میں صنم کہتے ہیں دوسرے یہ کہ کسی مکان یا درخت یا پتھر یا لکڑی یا کاغذ کو کسی کے نام ٹھہرا کر پوجے اس کو عربی زبان میں وثن کہتے ہیں اس میں بھی داخل ہے۔ قبر پرستی یا کسی کا چلّہ یا کسی کی چھڑی اور تعزیہ اور علم اور شدّا وغیرہم۔

مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اُس نے پیغمبر خدا کو سجدہ کیا صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جب جانور اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو ہمکو ضرور چاہیئے کہ آپ کو سجدہ کریں تو آپ نے فرمایا کہ سجدہ کرو اللہ تعالیٰ کو اور میری تعظیم کرو۔ اور مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں دوسری حدیث یہ ہے کہ قیس بن سعد صحابی کا گذر مقام حرہ میں ہوا دیکھا کہ وہاں کی رعایا اپنے راجہ کو سجدہ کرتی ہے تو قیس صحابی نے دل میں خیال کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یقیناً اسکے لائق ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے یہ واقعہ جناب رسالت مآبؐ کے سامنے بیان کیا تو آپ نے جواب دیا کہ بتلا اگر تو میری قبر پر گذرتا تو کیا سجدہ کرتا قیس صحابی نے جواب دیا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا تو مجھکو سجدہ نہ کرو!

بخاری شریف کی حدیث ہے لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد! خدا لعنت کرے یہودیوں اور عیسائیوں پر کہ جنھوں نے اپنے انبیاؤں کی قبروں پر سجدہ کرنا شروع کیا۔ قرآن وحدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا قطعاً حرام اور جو حلال سمجھے کافر مطلق ہے۔ پس جو شخص کہ دین میں قبروں پر سجدہ کرنے کو جائز کرے وہ کافر ہوگا۔

مثال سوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد سے زیادہ تعریف کرنی کہ نعوذ باللہ خدا کے مرتبہ میں پہنچ جائیں بدعت شنیعہ ہے۔ حدیث شریف کے صریح خلاف ہے، عن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ۔ بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۲

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری حد سے زیادہ

تعریف نہ کرو جیسے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی کی کہ اُن کو خدا کا بیٹا ہی بنا دیا میں تو خدا کا بندہ ہوں پس کہو تم اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ اگر کوئی عالم یہ مذکورہ بالا عقیدے رکھتا ہو تو کافر ہو جانیکا حقدار ہے اگر علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہے تو کافر ہونگے اور اگر اسکے برخلاف ہے تو پھر خود مولوی حشمت علی صاحب کافر ہونگے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی کسی کو کافر کہے اور وہ شخص کفر کے لائق نہیں تو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ۔ بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۱ مولوی حشمت علی کی شان سے بعید ہے کہ مُردوں کو کافر کہتے ہیں اور ان کی غیبت کرتے ہیں اور حدیث شریف میں یہ حکم ہے کہ اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور اُن کی برائیوں سے بچو۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم ابوداؤد صفحہ ۳۲۲۔ یہ مختصر جواب دیا جاتا ہے جو انشاء اللہ عقلمندوں کے لئے کافی ہے۔

کتبہ۔ طاہر حسین غفرلہٗ مدرس مدرسہ امداد الاسلام۔ صدر بازار۔ میرٹھ۔

الجواب حق بندہ۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ۔

الجواب صحیح فیض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ امداد الاسلام۔ صدر بازار میرٹھ

اصاب من اجاب بندہ۔ اختر شاہ امروہی عفی عنہ مدرس مدرسہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ

جواب استفتا نمبر (۳۶)

ازجانب علمائے مدرسہ عربیہ اسلامیہ گوپامئو ضلع ہردوئی

الجواب

(۱) باسمہ تعالیٰ والحمد للہ والصّلوٰۃ علی نبیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد۔ واضح ہو کہ سب سے پہلے یہ معلوم کر لینا ضروری ہے کہ حقیقت میں مومن یا مسلم کس کو کہتے ہیں لہٰذا خاکسار اثبات میں اس کے لئے صرف دو حدیثیں پیش کرتا ہے مع حوالہ کتب معتبرہ۔ اصل میں مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو اذیت اور دُکھ نہ پہنچا ہو جیسا کہ حدیث بخاری شریف شاہد ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المُسلمُ من سلم المسلمون من لسانہٖ

ویدہٖ۔ بخاری شریف باب من سلم المسلمون صفحہ ۶ جزاول۔ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اس حدیث شریف سے اتنا تو ضرور معلوم ہو گیا کہ حقیقت میں مسلمان کہلانیکا وہ مستحق ہو سکتا ہے کہ جس کی طرف سے کسی مسلمان تک کلمہ اذیت بھی نہ پہونچا ہو۔ نیز ایک دوسری روایت ہے کہ جس میں ایمان کے متعلق صراحۃً حکم فرمایا ہے عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ بخاری شریف باب من الایمان ان یحب لاخیہ صفحہ ۶ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مومن ہوگا کوئی تمہارا جبتک کہ نہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لئے جس کو خود دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لئے اسی حدیث کا ترجمہ ایک بزرگ فارسی الفاظ میں یوں فرماتے ہیں۔ ہرکہ بر خود مپسندی بدیگران مپسند۔ ان احادیث صحیحہ سے یہ تو ضرور ثابت ہو گیا کہ مومن اصل میں کون ہے اور مسلم کس کو کہتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ علماء اکابر کو سخت و نادرشت الفاظ سے یاد کرنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے کیا کوئی شخص اپنے لئے دشنام اور سب وشتم جائز رکھتا ہے اگر نہیں تو دوسروں کو کیوں ایسے ناسزا الفاظ سے یاد کرتا ہے گویا اپنے ایمان اور اسلام میں خلل ڈالتا ہے بلکہ اسکے لئے یہ بھی روا نہیں رکھنا چاہئے کہ اُس سے کلام کیا جائے میرے خیال میں مولوی موصوف نے فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ نہیں کیا ہے بلکہ اُنکو ایسے مسائل سے خبر نہ ہوگی ورنہ ایسے الفاظ زبان سے نہ نکالتے دیکھو فتاویٰ عالمگیری میں کیا لکھا ہے کہ علماء اسلام کو بلا وجہ سب وشتم کرنا کہاں جائز ہے چہ جائیکہ کفر تک نسبت کرنا (۱) من ابغض عالما من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر (۲) ویخاف علیہ الکفر اذا شتم عالما او فقیہا من غیر سبب فتاویٰ عالمگیری جلد (۳) باب ما یتعلق من العلم والعلماء صفحہ ۱۶۳۔

(۱) یعنی جس نے بغض رکھا کسی عالم سے بلا سبب ظاہر کے اُس پر اندیشہ کفر کا ہے

(۲) اور اندیشہ کیا جاتا ہے کفر کا اُس شخص پر جو کسی عالم یا فقیہ کو بُرا کہے بلا وجہ ان روایات

فقیہ سے یہ ظاہر ہو گیا کہ بلا وجہ کسی عالم یا فقیہ کو دشنام دینا اور الفاظ ناسزا کہنا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ خوف ہے سوء خاتمہ کا اب رہا یہ کہ علمائے عالم بلکہ خصوصاً علمائے دیوبند کے اسلام اور ایمان کی کیا دلیل ہے اس سے قبل کہ حدیث شریف اثبات حق میں پیش کروں پہلے دو روایتیں اسی عالمگیری سے نقل کردوں۔ وھو ھذا اذا صلی الکتابی او واحد من اھل الشرک فی جماعۃ حکم باسلامہ عندنا و روی داؤد بن رشید عن محمدؒ ان حج البیت علی وجہ الذی یفعلہ المسلمون بان تھیا للاحرام ولبی وشھد المناسک مع المسلمین یکون مسلماً (فتاویٰ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۲۳۔ باب الثانی فی الکیفیۃ القتال) ترجمہ جب نماز پڑھی کسی کتابی نے یا کسی مشرک نے جماعت میں حکم کیا جائیگا اسکے اسلام کا۔ ہمارے نزدیک۔ دوسری روایت میں ہے اور روایت کیا داؤد بن رشید نے وہ روایت کرتے ہیں امام محمدؒ سے اگر حج کیا بیت اللہ کا (یعنی کتابی یا مشرک نے) اس طریقہ پر جیسے کرتے ہیں مسلمان۔ اور اسکو دیکھا کہ احرام باندھے ہے اور تلبیہ کہتا ہے اور احکام حج میں مسلمانوں کے ساتھ رہا مسلمان ہو گا۔

ذرا غور کرنے کا مقام ہے کہ عبارت مندرجہ بالا سے کیا پتہ چلتا ہے کہ شریعت محمدیہ میں کس قدر لحاظ رکھا گیا ہے کہ اگر کافر مجاہد بھی وہ احکام بجالائے جو مسلمان ادا کرتے ہیں تو اس کو بھی اب کافر نہیں کہا جائیگا بلکہ حکم مسلمان ہونے کا دیا جاتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے پھر انکو کیوں برا کہا جائے علماء دیوبند خصوصاً اور حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایسی حالت میں افضل المسلمین کہنا بھی مناسب کیا بلکہ انسب و اعلیٰ ہو گا کیونکہ ان حضرات سے دین متین میں سے امر مستحب بھی نہ ترک ہوا۔ چنانچہ ان حضرات میں سلف سے اب تک یہ طریقہ جاری ہے کہ صاحب وسعت علاوہ صوم و صلوٰۃ کے حج بیت اللہ بھی ادا کر چکے ہیں چنانچہ بعض تو ایسے ہیں جنھوں نے متعدد حج ادا کئے اور اپنا مدفن بھی عرب میں بنایا جیسے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انبیٹھوی۔ جن حضرات کا سوال میں نام موجود ہے سب حج ادا کر چکے ہیں۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ آپنے ہمراہی جناب سیدنا مولانا سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے بریلوی سکھوں سے جہاد کیا چنانچہ شہید بھی ہوگئے اس سے زیادہ اُنکے ایمان کے لئے اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف کی روایت مؤید ہے۔

قال سمعت ابا ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتدب اللہ عز وجل لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا ایمان بی او تصدیق برسلی ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ او ادخلہ الجنۃ ولولا ان اشق علی امتی ما قعدت خلف سریۃ ولوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل بخاری شریف باب الجہاد من الایمان جز اول صفحہ ۱۰۔

ترجمہ راوی بیان کرتا ہے کہ سنا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ضامن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کا جو اُسکے راستہ میں (یعنی جہاد کے لئے) نکلتا ہے کہ نہیں نکالا اُسکو مگر وہ میرے ساتھ ایمان رکھتا ہے یا میرے رسولوں کی تصدیق کیوجہ سے یہ کہ واپس کروں میں ساتھ اُس کے کہ حاصل کیا اُس نے اجر سے یا غنیمت سے یا داخل کروں گا اُسکو جنت میں (پھر آپ فرماتے ہیں اگر نہ شاق ہوتا میری امت پر تو نہ بیٹھتا میں پیچھے کسی سریہ کے یعنی چھوٹے لشکر) اور البتہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو کہ قتل کیا جاؤں میں اللہ کے راستہ میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر قتل کیا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں میں۔ چونکہ جہاد فی سبیل اللہ بھی دلیل ایمان ہے پھر جس نبی ذی الشان کے حکم سے جہاد کیا ہو اسکی طرف نسبت کفر کرنا (العیاذ باللہ) کہاں تک زیبا اور درست ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ایک اور روایت مشکوٰۃ شریف کی پیش ہے ملاحظہ ہو۔ عن انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری کتاب الایمان صفحہ ۱۲ مشکوٰۃ شریف۔

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے ہماری نماز اور استقبال کرے ہمارے قبلہ کا اور کھائے ہمارا ذبح کیا ہوا پس وہ مسلمان اللہ کے ذمہ میں ہے اور اُسکے رسول کے ذمہ میں ہے پس نہ خیانت کرو تم اللہ کے ذمہ میں۔ اس سے بھی یہ امر صاف ظاہر ہو گیا صلوٰۃ اور استقبال قبلہ اور کھانا ذبیحہ مسلم کا یہ ایسی دلیل ہے کہ جسکی وجہ سے ایسا مسلمان اللہ اور اُسکے رسول کے ذمہ میں ہو جاتا ہے جو اس سے خصومت یا برا کہے گویا اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کیا پس جو شخص اللہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہو اُس سے زیادہ بہادر کون ہو سکتا ہے اور ایسی جنگ سے جو حال ہو گا وہ ہر شخص کو معلوم ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ ایسے فعل بد سے کاتب اور جملہ مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین۔ حتیٰ کہ کفر کا فتویٰ
اہل اسلام کے نزدیک کسی فرض کے ترک اور گناہ پر بھی دینا درست نہیں جیسے کوئی شخص نماز
نہیں پڑھتا تو اسکی طرف کفر کی نسبت نہیں کیجائے گی کیونکہ تارک ہے نہ منکر۔ جب ایسی صورت
شریعت مقدسہ میں ہے تو بلا وجہ کسی کو کافر کہنا بالکل جائز نہیں بلکہ ایسے الفاظ کا کہنے والا خود
گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ مجھے افسوس کیساتھ عرض کرنا پڑا کہ شریعت محمدیہ میں تو یہاں تک لحاظ
رکھا گیا ہے کہ کسی کافر مجاہر کو بھی (یا کافر) کہہ کر خطاب نہیں کرنا چاہیئے بلکہ قائل اسکا گنہگار ہوگا
جیسا عبارت مندرجہ ذیل سے معلوم ہو جائیگا۔ لو قال لیہودی او مجوسی یا کافر یاثم ان شق علیہ
فتاویٰ عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۲۳۲۔

ترجمہ اگر کسی نے یہودی یا مجوسی کے لئے کہا۔ یا کافر۔ گنہگار ہوگا اگر اسکو برا معلوم ہو شریعت
محمدیہ میں تو اسقدر خیال رکھا گیا کہ کسی کافر کو بھی یا کافر کہہ کر پکارنا نہیں چاہیئے کیونکہ ایسی صورت
میں گناہ کا مرتکب ہوتا ہے مگر افسوس ہمارے ہم جنس تو بعینہ قالوا سمعنا و عصینا (ترجمہ۔ کہا
انھوں نے کہ سنا ہم نے اور نافرمانی کریں گے ہم) کے حکم پر عامل ہیں اور شریعت کو پس پشت کر دیا
اور مذہب اہل سنت والجماعت کے بالکل خلاف ہو کر طعن و تشنیع اور سب و شتم اور تبرا بازی
کرنے لگتے ہیں جو مسلک روافض کا ہے اور اسکو قابل نجات سمجھتے ہیں ان کو اس سے
سبق حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے و باللہ التوفیق۔

ایک روایت مشکوٰۃ شریف میں جو ایسے امور ناشائستہ اور الفاظ نازیبا کو صراحۃً زبان
سے نکالنے کو روکتی ہے پیش ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث
من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام
بعمل رواہ ابو داؤد باب الکبائر مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ
تین چیزیں اصل ایمان سے ہیں ایک تو زبان کو روکنا ایسے شخص کی برائی سے جس نے
لا الٰہ الا اللہ کہا دوسرے اسکو کافر مت کہو کسی گناہ کے سبب سے تیسرے اسکو اسلام
سے خارج مت کرو کسی برے کام کے سبب سے۔ اب بخوبی واضح ہو گیا ہوگا ان روایات

فقہیہ اور احادیث نبویہ سے کہ حضرات دیوبند کو کافر کہنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے ہرگز ہرگز
علماء دیوبند کی طرف نسبت بھی کفر کی کرنا گناہ سے خالی نہیں اور ایسے شخص کے لئے زوال
ایمان کا خطرہ ہے العیاذ باللہ۔ اسکو ایسے فعل ناشائستہ سے توبہ کرنا چاہیئے۔

(۲) وہابی اسکو کہتے ہیں جو عبدالوہاب نجدی کا متبع ہو اور اس کا یہ عقیدہ ہو کہ اگر
ہم بھی ایسی عبادت کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے تو رسول کے برابر
ہو جائیں یہ عقیدہ ہرگز ہرگز اہل حق کا نہیں اور نہ ہو سکتا ہے بلکہ بالکل باطل ہے خصوصاً
علماء دیوبند تو ایسے عقائد سے بالکل بری ہیں کیونکہ یہ خاص عقیدہ ہے انکا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہ کوئی ہے اور نہ ہوگا کتنی ہی عبادت و ریاضت کیوں نہ کرے
کیونکہ یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ جسکو حضرت جامی علیہ الرحمہ نے طے کر دیا ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی
قصہ مختصر۔ اور اگر عقائد کا حال کافی طور سے معلوم کرنا ہے تو ایک کتاب کہ جسمیں ہر ملک کے
عالموں کے دستخط موجود ہیں طلب کر کے دیکھئے اور نام اسکا المہند ہے۔

(۳) سنی حنفی حقیقت میں وہ ہی ہے جو سنت رسول کا متبع اور فقہ حنفیہ پر عمل کرتا
ہو نہ تبرا بازی اور زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو بڑی بڑی کتابیں موجود ہیں ملاحظہ کیجائیں۔
اب رہا بدعت اصل میں بدعت اسکو کہتے ہیں جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ
کیا ہو۔ مگر حقیقت میں یہ ہے کہ بدعت دو قسم پر ہے ایک بدعت حسنہ وہ وہ ہے جو کتاب
اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع کے خلاف نہو جیسے تراویح بالجماعت العامہ اور مدارس
وغیرہ۔ دوسری بدعت سیئہ وہ وہ ہے کہ جو کتاب اور سنت اور اجماع کے خلاف ہو
جیسے چراغاں کرنا اولیاء اللہ کے مزاروں پر دیکھو حاشیہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷ نمبر ۱۰

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے یہ سبق کبھی نہیں دیا کہ تبرا بازی کیجائے اور کسی کو بلا وجہ
برا کہا جائے افسوس ان حضرات پر ہوتا ہے جو ایسے فعل بد کے مرتکب ہوتے ہیں اور
وہ کہاں سے استنباط کرتے ہیں اور ان بزرگان دین کو کس مذہب کی رو سے کفر منسوب
کرتے ہیں یہ بزرگان دین کبھی بھی کفر سے نسبت نہیں کئے جا سکتے ہیں بلکہ سچے اور حقیقی
معنوں میں مسلمان اور حنفی ہیں فقط۔ ھذا ما عندی و عندہ علم الکتاب و ھو اعلم بالصواب

کتبہ محمد تقی الدین [81] حنفی نقشبندی وقادری عفی عنہ مدرس اوّل مدرسہ عربیہ گوپامئو ضلع ہردوئی

الجواب صحیح۔ یاور حسین [82] بقلم خود

الجواب مطابق للسوال۔ احقر ابوالبرکات محمد شمس [83] الاسلام عفی عنہ

فللّٰہ در القائل۔ حافظ محب [84] اللہ مدرس مدرسہ عربیہ گوپامئو ضلع ہردوئی

عربی گوپامئو
مدرسہ اسلامیہ
۱۳۳۱ھ
مہر

جواب استفتا نمبر ۳۷

از جانب مولانا مولوی عبد القیوم صاحب مدرس مدرسہ نوریہ انڈال ضلع بردوان (بنگال)

الجواب

لاحول ولا قوۃ دور حاضرہ فتنہ وفساد سے مملو قرب قیامت کا عنوان ہے اللہ اللہ اتنے بڑے بڑے مشائخ علمائے حقانی صوفیائے کاملین کی شان میں چند گستاخ بدمذہب بدنام طالب دنیا کے بیہودیانہ پروپگنڈا کے بیچارے عوام دہوکے میں آگئے جسکی وجہ سے استفتاء کی حاجت ہوئی جن اکابر کا نام سوال میں لکھا گیا ہے انکے ساتھ محبت اور عقیدت کا رکھنا تمام اُمت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا شیوہ دینی ہے جسکو تمام علمائے حقانی عرب۔ مصر۔ شام بیروت۔ دمشق۔ ہند۔ سندھ۔ کابل۔ بخارا۔ ترکی۔ بیت المقدس نے احمد رضا خانی فتنہ کے جواب میں اپنے مختلف رسائل میں خوب خوب لکھا ہے جو آفتاب کی طرح عالم میں روشن ہے ملاحظہ ہو۔ المہند علی المفند المعروف بہ التصدیقات لدفع التلبیسات وسیف یمانی بر مکائد فرقہ رضا خانی وغیرہ وغیرہ بھلا احقر بھی ان اکابر کے سامنے قلم اُٹھا سکتا ہے پھر بھی حشمت علی رضا خانی اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں صحیح بخاری جلد (۲) صفحہ (۹۰۱)، صحیح مسلم جلد (۱) صفحہ ۵۷ عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت الیہ الخ

ترجمہ۔ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے۔ اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئیگا۔ بس اتنی وعید فتنہ پرور رضا خانی جماعت لعلہم کے فریب سے متاثر ہونیوالوں کے لئے ہدایت کے لئے کافی ہے۔ علماء دیوبند

اور مذکورہ بالا حضرات خصوصاً متبع شریعت اسلامیہ حنفی المذہب صوفی المشرب تھے اور ان حضرات کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے فقط

محمد عبد القیوم [85] عفی عنہ مدرس مدرسہ نوریہ انڈال ضلع بردوان۔ الجواب صحیح محمد شفیع [86] عفی عنہ مدرسہ نوریہ انڈال ضلع بردوان۔

جواب استفتا نمبر ۳۸

از جانب علمائے مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور شہر چاٹگام (بنگال)

الجواب

(۱) اکابر علماء دیوبند پکے سنی حنفی متبع سنت دیندار پرہیزگار علمائے ربانی ہیں ایسے عالمان باعمل اساطین شریعت کو کافر کہنا نعوذ باللہ خود کافر بننا ہے۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری

(۲) وہابی اصل میں متبعین عبد الوہاب نجدی کو کہتے ہیں جسکو علامہ شامی نے خارجیوں میں شمار کیا ہے وہ قتل کرنا اہل سنت کو حلال سمجھتے تھے مگر آجکل جو متبع سنت تارک بدعت تارک رسوم فاسدہ اہل زماں ہوں ان کو اہل بدعت وہابی لا مذہبی کہتے ہیں اگرچہ وہ پکے سنی متبع مذہب حنفی ہوں علمائے دیوبند چونکہ کامل سنی حنفی تارک شرک وبدعت ہیں اور اتباع رسوم فاسدہ میں موافقت اہل عصر نہیں کرتے اس لئے اہل بدعت انکو وہابی بولتے ہیں اصل میں وہ پکے سنی ہیں وہابی نہیں۔

(۳) جو چیز محدث فی الدین ہو وہ بدعت ہے چنانچہ حدیث من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد اسپر دلالت کرتی ہے بدعت کی مذمت میں حدیثیں بہت آئی ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ وایضاً قال من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام۔ وغیر ذالک من الاحادیث۔ واللہ اعلم۔

محمد اسمٰعیل غفرلہٗ ناظم مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام۔ جوابہ صحیح و خلافہ قبیح عافی الدین مدرس مدرسہ ہذا۔

ھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ عبد المجید عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا

الجواب موافق للاحادیث الصحیحۃ والشریعۃ المستقیمۃ عبد الجلیل عفی عنہ مدرس مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام انہ لقول فصل وما ھو بالھزل محمد علی احمد غفرلہ الصمد مدرس مدرسہ ہذا۔

البدعۃ ھی کل عمل من حیث الدین واعتقاد لم یوجد فی القرون الثلاثۃ المشہود لھا بالخیریۃ مع تحقیق الداعی وعدم المانع او وجد مع الانکار علیہ ممن یعتد بہ۔ کما ھو فی کتب اصول الحدیث والفقہ وبالحدیث ان کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار فمن یغیرھا ویمحوھا فلیس لھا بالذی مرقع یفہ فی جواب الفتوی بل ولی من اولیاء اللہ تعالیٰ یمتثل بامر النبی من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان۔ کذا فی المشکوٰۃ۔ وفی الحدیث من عادیٰ ولیا من اولیاء اللہ تعالیٰ فقد اذنتہ بالحرب۔ کما فی المشکوٰۃ۔ فما بال المبتدعین الذین عادوا اولیاء اللہ۔

فضل الرحمٰن غفرلہٗ مدرس مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام

جواب استفتا نمبر ۳۹

ازجانب مولانا مولوی عبد الغفور صاحب مدرس مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام

الجواب

چونکہ علماء دیوبندی اور ان کے مشائخ رضی اللہ عنہم احیائے سنت میں سعی کرنے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اسلئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اولیاء اللہ میں جاری ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربک ما فعلوہ

فذرھم وما یفترون۔ فلما کان ذالک فی الانبیاء وصلوات اللہ علیھم وسلامہ وجب ان یکون فی خلفائھم ومن یقوم مقامھم کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن معاشر الانبیاء اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل لیتوفرحظھم ویکمل لھم اجرھم فالذین ابتدعوا البدعات وما لوا الی الشھوات واتخذوا الٰھھم الھواء والقوا انفسھم فی ھاویۃ الردی یفترون علیھم الاکاذیب والاباطیل وینسبون الیھم الاضالیل کیف ولوا فقھم علماء الحرمین الشریفین وعلماء جامع الازھر فی مصر وعلماء حلب ودمشق وشام فی الاعتقاد فمن شاء التفصیل فلیراجع الی المھند علی المفند۔ عبد الغفور مدرس مدرسہ ناصر الاسلام فتحپور چاٹگام

جواب استفتا نمبر ۴۰

ازجانب مولانا مولوی مفتی علی حسن المعروف بہ خواجہ حسن صاحب سرہندی حنفی مجددی مقیم بمبئی

الجواب

اللھم ھدایۃ الصواب وھو الملھم للجواب الصواب۔ **قطعہ**

حشمت علی بریلی پڑھ مشتہر ہمارا	پابند دیوبندی ہو حق نگر ہمارا
رسم و رواج اب ہم خواجہؒ مٹا رہے ہیں	کیا بمبئی بریلی ہر جا نگر ہمارا

حشمت علی رضا خانی لکھنوی محرمی واعظ فی الواقع بیدین۔ دجال۔ بطال ہے حضرات علمائے دیوبندیہ حنفیہ (کثر ھم اللہ سبحانہ وایدھم بروح منہ) واللہ العظیم اقسم باللہ الرحمٰن الرحیم تبعین سلف صالحین۔ ائمہ مجتہدین۔ فقہائے مستنبطین صوفیائے اربعہ مشہورین حضرت محی الدینؒ حضرت بہاء الدینؒ حضرت شہاب الدینؒ حضرت معین الدینؒ المؤلفہ مرشدین اولین وآخرین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین البتہ بالیقین ہیں لا شک فی دین کا ملھم دعہ فان واصلوہ۔ فلھذا لا یبغضونھم الا المنافقون ولا یحبونھم الا المؤمنون۔ مولوی احمد رضا خانصاحب بریلی (مہدی بہتال انجہانی) کے والد ماجد مولوی نقی علی خانصاحبؒ رقمطراز ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ علمائے دین اور مومنین صادقین میں سے

ہیں (کتاب تحفۃ المقلدین مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۱۰ مقتطفاً) و نیز ہندی دجال مولوی احمد رضا خاں آنجہانی علیہ ما علیہ کے پیر بھائی مولانا حکیم حاجی ابو الحسن سید بدر الحسن صاحب سہسوانی مرحوم فرماتے ہیں قولہ فاضل مجد۔ عارف مستند مصدر خلق و تودد۔ مظہر علم و تفقد۔ مقبول بارگاہ صمد۔ حضرت مولانا حاجی محمد رشید احمد صاحب مدظلہم اللہ الاحد الیٰ یوم الابد کو حقیقتاً عالم باعمل کہنا بجا ہے اور فقیہ بے بدل لکھنا زیبا ہے جس نے نور توحید کو پھیلایا و غیر ذالک نثر نظم مشاہدہ فرمائیگا (گلزار شریعت مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۰۲۔ مقتطفاً کفا کم امر اذیل کم) مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلی (ہندی دجال خاں آنجہانی) کے باپ پیر بھائی کے حق میں دجالی چیلے چانٹے رضائی۔ برکاتی۔ قادری فی الحال ہم بھی تو دیکھیں کہ کیا کفر کے فتوے ٹھوکیں گے اور پھر کفریہ مشین گن کہاں کہاں سے لاکر دنیا بھر کے سچے پکے اہل سنت والجماعت حنفی مسلمانوں کو بھی ایک ہی فیر سے کتا کافر بنا ڈالیں گے ؎ بے ایمانی تیرا ہی آسرا۔ واقعی خان بہادری اسی کا نام ہے جس نے عبد اللہ ہی کی تعظیم نہ کی پھر وہ اللہ سبحانہ کی بھلا کیا خاک تعظیم کرے گا صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ الحدیث اخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری رض فی ابواب البر والصلۃ وقال ہذا حدیث حسن و ایضاً بلفظ من لا یشکر الناس وقال ھذا حدیث صحیح۔ فی الحال مولوی احمد رضا خاں بریلوی (ہندی دجال خاں آنجہانی علیہ ما علیہ) کے مرید رشید ابو المفتوح عبید الرضا طالب حشمت دنیوی محترمی و اعظ حشمت علی خاں لکھنوی ثم البریلوی الرضوی (ہندی دجال خاں آنجہانی علیہ ما علیہ) مذکورہ بالا کے حضر کے بارہ میں کیا احتمال کچھ شک بھی رکھ سکیں گے۔ بہت اچھا ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ۔۔۔ اب اس کے آگے چاہے مانو یا نہ مانو

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی حفظہ اللہ تعالیٰ وسلم کی نسبت جو آپ کے گرو گھنٹال بڑے خاں صاحب (ہندی دجال آنجہانی) نے اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا (حسام الحرمین صفحہ) اسکے جواب لاجواب میں آپ ہی کے اصلاح خیالات کاسدہ و عقائد فاسدہ کے واسطے (بڑے خاں صاحب مولوی احمد رضا خاں بریلوی ہندی دجال علیہ ما علیہ) کے پیر بھائی

حضرت مولانا حاجی حکیم سید بدر الحسن صاحب رحمہ سہسوانی۔ قادری حنفی مولانا تھانوی ممدوح الصدر کے مناقب میں اشعار فرما رہے ہیں نظم

مولوی اشرف علی بدر الحسن ۔۔۔ شد چو مقبول جناب ذو المنن
جانشین مسند خیر البشر ۔۔۔ حق نما و حق نیوش و حق نگر
افتخار سالکان راہ حق ۔۔۔ علم عرفاں شد بدانش مستحق

(الیٰ آخرہا قال مختصراً کتاب گلزار حقیقت صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ بمبئی) منو کی جوتی منو کا سر اب کس کی (اپنے بڑے خاں صاحب آنجہانی کی یا ان مقبول روحانی بھائی کی۔ بریلوی خاں صاحبوں کو اپنے گھر کی بھی تو اصلا خبر نہیں ہوئی چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں۔۔۔ ۔۔۔ بڑے میاں سبحان اللہ (ہندی دجال آنجہانی علیہ ما علیہ) کو بھی تو اپنے الٹے کی خبر نہیں لگی۔ فرد۔ اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی ؎ ہوتا ہی جو خراب وہ میرا ہی گھر نہ ہو۔ دیوبندی وہابی کہتے کہتے بڑے خاں صاحب تو چلد ہرے (ہندی دجال آنجہانی بھی ہوگئے مگر توبہ نصیب نہ ہوئی سخت افسوس ہے) المؤلفہ وہابی کے معنی ہیں وہاب والا سمجھتا ہے کچھ اور القاب لالہ۔ حضرات سادات علمائے دیوبندیہ حنفیہ اہل سنت والجماعت (کثرھم اللہ عز وجل) کے متعلمین و مسترشدین خدا پاک کی قسم اب سب جگہ پھیل گئے ہیں جابجا مدرسین و متصوفین و مبلغین و معلمین منصوب بھی ہو چکے ہیں ہند و سندھ۔ عرب عجم فی الجملہ جس خطہ کے بھی ضواحی البلد بنظر امعان آپ ملاحظہ فرمائینگے وہاں بالضرور حضرت دیوبندی (سلمہ ربہ) کی زیارت باکرامت سے انشاء اللہ تعالیٰ جھوٹے کا منہ کالا مستعد و مستفیض بھی ہو جائینگے (الا ما شاء اللہ و قلیل ما ھم) عاقبۃ الامر دیوبندی حنفی حضرات سادات علماء کے تلامذہ اب سب جگہ پہنچ گئے اور بھی پڑھ پڑھکر خریج مدرسہ دیوبندیہ (ابقاھا اللہ سبحانہ الیٰ یوم التناد بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمۃ آلہ الامجاد) پہونچتے بھی رہتے ہیں اور انشاء اللہ عز وجل الیٰ یوم القیامۃ پہونچتے رہیں گے وقطعہ حضرت مولانا سعدی رح بھی حسب تحریر و تقریر ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔۔۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

راست خواہی ہزار چشم چناں　　کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

اب تو بریلی والے سر پکڑ کر یا سر پھوڑ پھوڑ کر آٹھ آٹھ آنسو روئیں وایضاً بقول مولائے ممدوح الصدرؒ بیت حسود کہ یک جو خیابت ندید ؛ بکارش بنیاد چو گندم تپید ۔ اب کس کا گھر جل جلا کر خاکستر ہو گیا ۔ صدق اللہ تبارک وتعالیٰ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ہ واللہ العظیم یہ فقیر تو محمدی ہے یہ تحریر بالکل دیوبندی نہیں ہے ۔ محترمی واعظ حشمت علی خاں کچھ سمجھے بوجھے بھی آپ کی انہی غلط فہمی نے تو آپ کو تباہ وہلاک کر ڈالا نہ دیکھا نہ بھالا وہ تھا بیل والا بالفرض والتقدیر کوئی دیوبندی ہی ہی اس میں آپکا کیا حرج ہے فی الحال دیوبند شریف تو دارالحدیث ہو رہا ہے ولو سلّمہ اگر کوئی حنفی مسلمان بریلی (مولوی احمق رضا خاں کے باعث بریلی خبیث) تبع سنت ہو تو ہم اپنے ایمان سے مسطور کرتے ہیں کہ وہ ہمارا مرشد ہے جو بات حنفی مذہب کے مطابق وہ کچھ بھی فرمائیگا تو ہم بدل وجان بلکہ بایمان وایقان اُس حکم کو نیم شب اندھیری رات میں بھی تسلیم کر لینے کو ہم مستعد وحاضر ہیں جو اپنی غلطی کو نہ مانے خدا پاک کی قسم وہ تو مسلمان نہیں شیطان اور ایسے انسان میں ذرا بھی تفاوت نہیں ہے واگر آپ حشمت علی خاں محترمی واعظ اپنے عقائد فاسدہ ومقاصد کاسدہ سے توبہ نصوح فرمائیں تو پہلے پہل ہم آپ کی دست بوسی کے واسطے استباقاً لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جائیں ولیکن کیا کیا جائے یہ تو آپسے بھی غیر ممکن معلوم ہو چکا ہے کہ حنفی مذہب زنہار آپ قبول نہ کر سکیں گے اور جو کچھ بھی ہندی دجال (بڑے خانصاحب آنجہانی) اپنی باطلہ تصانیف میں مزبور کر گئے ہیں اُسی پر آپ بھی عامل متعامل رہیں گے صدق اللہ تبارک وتعالیٰ انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء وھو اعلم بالمھتدین ۔ خیر فصبر جمیل احنافی علماء سلف صالحین جسے آپ بُرا سمجھتے ہیں واللہ العظیم دیوبندی علماء بھی اُسے مذموم ہی سمجھتے ہیں (یہ بھی یاد رکھئے دیوبندی تمام حضرات علماء حنفی ہی ہیں) اگر ایک مسئلہ بھی حنفی مذہب کے آپ خلاف فرما دیں گے تو حق المحنت بھی آپ کو منہ مانگا انشاءاللہ سبحانہ انعام بھی دیا جائیگا یہ تو آپ کے بڑے خانصاحب (آنجہانی بریلی) کی عیاری ۔ غداری کہ

دیوبندی کل حنفی البتہ تبع سنت علماء ہیں کوئی بریلی ۔ دیوبندی جدا جدا نہیں البتہ اپنی غلط فہمی یا حب النفسی سے (بڑے خاں آنجہانی) نے دیوبندیوں کو وہابی مشہور کر دیا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ شعر لڑا مارا ہے یکسر کیا عرب اور کیا عجم سب کو ؛ خدا غارت کرے اس اختلاف دین مذہب کو اچھا اور بھی آپکی تشفی کئے دیتے ہیں آپ خود بدولت یا آپ کے بڑے سے بھی بڑے ۔ شرقی ۔ غربی ۔ جنوبی ۔ شمالی ۔ رضا خانی الزامات جو مولوی احمد رضا خاں صاحب (بریلوی آنجہانی نے) حضرات علمائے دیوبندیہ حنفیہ پر بالکل ناحق لگائے ہیں اور جھوٹے جھوٹے اعتراضات کئے ہیں وہ ہمیں بھی تو ذرا بتا دیجئے اگر سامنے کسی وجہ سے بھی آپ نہ آسکیں اور حق کے مقابل باطل کب مرد میدان بنا ہے اللہ صاحب کا فرمان واجب الاذعان بھی موجود ہے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وایضاً آیہ کریمہ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ہ اور ایک مفید مشورہ آپ کو ہم بتائے دیتے ہیں ۔ بریلی ۔ پنجاب ۔ دہلی بالجملہ دنیا بھر کے ہم عقائد آپ جمع کر لیں پھر حنفی دیوبندی علمائے کرام کی آپ غلطیاں نکالکر مع حوالجات اسمائے کتب وصفحات مہربانی کر کے بھیجیں بھی ۔ آپ مطلع کر دیجئے دیکھئے تو پھر آپ کی حضوری ہی میں ہم دیوبندیوں کی کیسی خبر لیتے ہیں اور اپنی غلطی کے عدم تسلیم میں انکا پھر کس طرح مقابلہ کرتے ہیں کہ آپ خود ہی ہماری تحسین وآفرین کرنے کو سب سے پہلے پیشقدمی بھی کریں گے اور ایک سیٹھ صاحب کو ہم نے آپ کی خدمت کے واسطے مستعد بھی کر لیا ہے کہ وہ حق المحنت آپکا فی غلطی نقد ایکسو اشرفیاں بحضوری علمائے کرام وکمشنر صاحب پولیس بہادر بمبئی آپ کو ادا کریگا اور آپ درخواست دیں تو ہم آپ کی صلاح سے کسی بینک میں بھی جمع کر دیں گے مع ذلک یہ بھی ملحوظ رہے کہ اگر وہ آپ ہی کی یا آپ کے کنبہ کے کسی مولوی صاحب کی ہی غلط فہمی سے صحیح کو بھی اُس نے غلط قرار دے لیا ہو گا تو پھر آپ کو اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنا توبہ نامہ بھی آپ کو شائع کرنا پڑے گا اور سیٹھ صاحب اپنا جرمانہ بھی آپ سے یقیناً طلب فرمائیں گے تو پھر وہ سیٹھ صاحب بہادر جانیں یا غلطی والے مولوی صاحب بہادر ۔ قصہ مختصر حنفی دیوبندی علمائے کرام

ان ناحق الزاموں جھوٹی تہمتوں سے خدا پاک کی قسم بالکل پاک ہیں میں اپنی
پوری بصارت وبصیرت سے کام لے رہا ہوں ان کی حمایت وحمیت بالکل نہیں کرتا
ہوں وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ۔ البتہ حمایت حق میں تازیست سعی مشکور کرتا رہونگا ؎
اب کیا رہا ہی جس پہ رقیبوں کا ڈر کریں ہم دشمنوں کی جان کو پہلے ہی رو چکے
اچھا اورطرح بھی آپ کی تشفی کئے دیتا ہوں ایک دم ہزار دم لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ
فَاِنَّہٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن۔ مناظرہ اگر آپ نہیں کرسکتے اور محب النفس سے ہے بھی غیر ممکن
متبع الطبیعۃ۔ متبع الشریعۃ میں غلام آقا کا سا۔ عابد معبود کا سا تفاوت امتیاز ہے تو مباہلہ
ہی سہی۔ مباہلہ کے لئے تو مستعد ہو جاؤ کیا یہ بات بھی صحیح ہے کہ اقدام سارقین تو متزلزل
ہی پیدا ہوئے ہیں روئے زمین کے اہل سنت والجماعت باہم متفقہ بجناب احدیث
مآب یہ بدعاء والتجا کریں کہ یا آلہ العالمین ویارب الارباب اگر دیوبندی علماء حنفی علی الحق
نہیں ہیں تو یا آلہ العالمین انہیں جلد از جلد تباہ وہلاک فرما آمین ثم آمین یارب العالمین
آمین واگر بریلوی علی الحق حنفی نہیں ہیں تو یا آلہ العالمین انھیں سمجھ دے کر حنفی علی الحق
فرما دے والا انھیں سمجھ ہی لے آمین ثم آمین۔
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ الْمُجِیْبُ الدَّعْوَات آمین بھائیو سب ملکر آمین تو کہو
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْن۔ صَدَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا وَمَا
اَحْسَنَ مَا قِیْلَ ع وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشِقُوْنَ مَذَاھِبُ ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد
دیوبندی وہابی کی نسبت اگر یوں ہی مرقوم کرتا چلا جاؤں گا تو یہ توضیح تلویح مطول
تو درکنار تلخیص۔ مختصر۔ موجز بھی مزبور نہیں کرسکتا ہوں حضرت مجدد المجددین رح
الف ثانی رقمطراز ہیں ع وقصۃ العشق لاانفصام لہا۔ قصۂ دوستی دانی چرا درازست
ازآنکہ دوست بے نیازست۔ شعر۔ آسودہ شبے باید وخوش مہتابے : تا باتو حکایت کنم
از ہر بابے۔ حضرت سعدیؒ فرد۔ نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایان :
بمیرد تشنہ مستقی ودریا ہمچناں باقی۔ لہذا خوفاً للاطناب وحزناً للطوالت الوالہزیمت
حشمت علی خاں محرمی واعظ سے روگردانی کرتے ہوئے آپکے فتوے کے ضروری اجوبہ

لیکن مختصراً۔ ملخصاً معروض کرتا ہوں جوابات (۱) حشمت علی لکھنوی ثم البریلوی بالیقین
کذاب۔ مفتری۔ نائب الدجال ہے (۲) فی زماننا ہر متبع السنۃ کو بتدعین نے وہابی
کہنا آغاز کردیا ہے اسکی اصل بھی اللہ تعالیٰ کا حکم محکم (قولہ تعالیٰ) وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ
اِلٰی اَوْلِیٰٓئِھِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ ہ کسی متبع سنت نے جہاں کہیں
کسی مبتدع کو بدعت سے منع فرمایا فوراً جھٹ سے ٹھوک دیا کہ یہ تو وہابی ہے وہابی کی بس
یہی تو ایک علامت ہے اور ان کے پاس ہے کیا دو چیزیں تو ہیں۔ یہی شرک۔ بدعت بھلا
مسلمان کوئی مشرک۔ بدعتی بھی ہوسکتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ مشرکوں۔ بدعتیوں کی آیتیں پڑھ
پڑھکر دنیا بھر کو دیوبندیوں نے مشرک بدعتی بنا دیا ہے کوئی جو اس دیوبندی کو مارے حضرت
غوث پاک کا لاڈلا۔ خواجہ کا پیارا بالضرور اسکو نکال چھوڑے گا ان دجالوں۔ کذابوں کا بس
اتنا ہی کہنا تھا کہ اسی دم ڈاڑھی منڈے۔ بے نمازی بیچارے خدا پاک کے پیارے سنی
حنفی کو دیوبندی وہابی کہکر لات و مکے مارنے شروع کرئے اور پھر سب چیخنے چلانے لگے۔
مارو مارو سالے وہابڑے لباڑے دیوبندی کو عاقبۃ الامران قبلۃ المشرکین وکعبۃ
الکافرین۔ ائمۃ الضالین۔ مشائخ المضلین۔ مرشدین المبتدعین ہی کے احراش احتجاج
استیقاد استمال۔ استہوا رسے اس دیندار۔ پرہیزگار متبع سنت پر سوا دالناس ٹوٹ
پڑتے ہیں پھر کیا تھا دے پڑا پڑ دے پڑا پڑ اور پھر طرفہ تماشا یہ کہ تمامی ابالیہ دجاجلہ شور
بھی تو مچاتے جائیں کہ آج سالے وہابڑے۔ لباڑے کو خوب ہی مارو بلکہ جان سے ہی
مار ڈالو ہزاروں کافروں کو نہ مارا اسقدر ثواب عظیم نہیں جتنا کہ ایک لباڑیکے مار ڈالنے
کا بغیر حساب ثواب ملنے والا ہے قصہ مختصر اتنا خنزیر کو نہ پیٹیں سارق وکلب کو نہ ماریں
جتنا کہ اس پابند شریعت متبع حنفی کو مارنے والے تو جاہل۔ اجہل بلکہ ابوجہل ابولہب
کی مثال اَعاَذ جد پہلے ہی سے وہ تو بدعت ہی کو سنت۔ شرک کو توحید سمجھے ہوئے ہیں
ہم ہٹائیں بدعت کو یہ ہمیں متہم کئے ہوئے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ
وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ
اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ ہ متبعین حنفیہ بخوبی جانتے ہوئے ہیں بیدین تو دیندار کو

مارینگے چور چوکیدار کو کب اچھا سمجھتے ہیں وہ حنفی اپنے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی مبارک حدیث سمجھے ہوئے ہیں۔ (الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر) اخرجہ
مسلم۔ وایضاً بتغییر الالفاظ الدنیا سجن المؤمن والسنۃ الحدیث رواہ الطبرانی۔
ابن المبارک) اور کیا ان بدعتیوں کو اپنی جواب دہی کا عظیم خطرہ نہیں ہے (واذا الموؤدۃ
سئلت بای ذنب قتلت) اور کیا ان گمراہوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ حدیثیں نہیں سنیں سچ ہے ع بدوزد طمع دیدہ ہوشمند ع طمع راسہ
حرف ست ہر سہ تہی ؛ گوشت روٹی سب باتیں کھوٹی۔ جورو نیچے دال روٹی دوہرہ نا
دیکھا کچھ رام بھجن میں نا دیکھا کچھ پوتھی میں ؛ کہیں کبیر سنو بھئی سادھو جو دیکھا سو روٹی میں
شعر: بتو آرام سے گذرتی ہے ؛ آخرت کی خبر خدا جانے۔ اعوذ باللہ سبحانہ سخن از کجا بو
کجا رفتہ ع کجا بود منزل کجا تاختم۔ سچ ہے جسنے آگ کھائی ہے وہ تو کوئلے ہی کا استنجا بھی
کرے گا موعودہ حدیثیں لایرحم اللہ من لایرحم الناس (بخاری رح مسلم رح) المسلم
من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (شیخین) لایؤمن عبد حتی یحب لاخیہ
ما یحب لنفسہ (متفق علیہ) او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیام
مقتطفاً۔ بقول کفار (نابکار) فجار (ناھنجار) (قولہ تعالیٰ ان ھذا الا سحر یؤثر)
بدعتیوں کے پاس ایک ہی تو بس چلتا جادو ہے جہاں لوگوں نے جھوٹ موٹ
بھی کسی کو وہابی سن پایا بس اُسے پیٹنے ہی کی فکر میں دنیا پڑ جائیگی سب کے سب بدھو
داس بیوقوف کوئی بھی پھر تحقیق نہیں کرسکتا کوئی پوچھے تو وہابی کسے کہتے ہیں بس
پوچھنا حرام کوئی پوچھے تو جواباً فوراً ہی کہنے لگتے ہیں کہ میاں کیا تم بھی وہابی ہو لاحول
ولا قوۃ الا باللہ چنانچہ حال ہی کا ذکر ہے کہ بریلی والوں کی بیہودہ بکواس کے جواب
باصواب میں صوفی حنفی۔ حاجی علیم الدین صاحب سلمہ ربہ نے ایک اشتہار
معیار جلی بمبئی میں شائع فرمایا تھا جب بہت آدمیوں نے حاجی صاحب مذکور پر یورش
کی تو ایک موچی جو اُن کی دوکان کے سامنے ہی جوتہ سیتا ہے تو ان ہجومیوں میں سے
کسی کو اُس بیچارے موچی نے کہا کہ حاجی صاحب تو بڑے اچھے ہیں دنیا جیسا ہی

کسی کو دیکھتی ویسا ہی کہتی ہے تو اُس نامعقول مفسد نے کہا کہ سالے تو بھی وہابی ہے۔ فاعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم ہ بھلا کافر بندو پھر کس طرح وہابی ہو سکتا ہے فیا ایھا البریلیون
الضالون المضلون التجالون البطالون انکم لتقولون منکرا من القول وزورا (ولا
تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا) (فیا ایھا البریلیون ومن معکم ومحبیکم) ذالکم
خیر لکم ان کنتم مومنین ہ
(فیا ایھا البریلیون الدجالون البطالون) قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تقعدوا
بکل صراط توعدون وتصدون عن سبیل اللہ من اٰمن بہ وتبغونھا عوجا (فیا
ایھا البریلیون ومن معکم ومحبیکم اٰمنوا اسمعوا واطیعوا) قال اللہ عز وجل ومن لم
یؤمن باللہ ورسولہ فانا اعتدنا للکفرین (ای للبریلیین المفترین الضالین المضلین
ولمن معھم ومحبیھم وللمریدین والمعتقدین البریلیین) سعیرا (فیا ایھا البریلیون
لا تکونوا) کما قال اللہ تعالیٰ مجدہ ولا الہ غیرہ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم
لا یسمعون ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون ہ ولو علم
اللہ فیھم (ای فی البریلیین) خیرا لا سمعھم ولو اسمعھم لتولوا وھم معرضون ہ
سمجھا ہے اے فلک تو مجھے اپنے دل میں کیا تیرے دھوئیں اڑاؤنگا میں ایک آہ میں
کفاکم اما بعد کم۔ حضرتنا مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ سنی حنفی نے
اپنی کتاب لاجواب التصدیقات لدفع التلبیسات میں شامی سے عبدالوہاب نجدی کے
بارہ میں یہ عبارت منقول فرمائی ہے وہی کافی وافی ہے (۳) اصل میں حضرت امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متبع مقلدین کا حنفی نام ہے اور جو اقوال ائمہ ثلثہ رحمہم اللہ یعنی حضرت
امام ابی یوسف رح امام محمد رح امام زفر رح کے ہیں وہ ہی تمام تر حضرت امام اعظم رح کے ہیں
(رد المحتار جلد اول صفحہ ۴۰ مطبوعہ مصری) ملخصاً جو کوئی بھی بریلوی۔ دیوبندی۔ عربی عجمی
احداث فی الدین لو ایجاد رسم و رواج کو دین محمدی کا جز قرار دے کر ہر ایک فرد اُمت مرحومہ
پر اسکا تعامل ضروری بھی سمجھے حالانکہ کوئی دلیل بھی ادلہ اربعہ سے جز دین محمدی کی
نہیں ہو اسکا نام احداث فی الدین رسم و رواج بدعت اور اس موجد کا نام مبتدع ہے

مختصر المؤلفہ سے امامون کے طریقہ سے غمی شادی مسلمانی ۂ مسلمانوں کو لازم ہے شہادت ہونیوالی ہے ۂ امامون کے طریقہ کے مخالف بدعتی سمجھو۔ قیامت میں انہیں باللہ خجالت ہونیوالی ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدعتیوں کو اپنے لبریز فیض خلوص سے پیاسے ہی ہٹا دینگے اسقدر حضور نبوت گنجور صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہوں گے فنعوذ باللہ من غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیحین)، یہی عبرت وعید بدعت اہل اسلام ذوی الاکرام والاحترام کو بس ہے اور زیادہ تو کیا اس سے عرض کروں وقت مضیق وفرصت قلیل ہے ز ہندی دجال خاں (آنجہانی) البتہ اپنی ننہال سے شیعی رشتہ رکھتے تھے بدینوجہ اپنے تقیہ سے علمائے ربانی کو انھوں نے دل کھول کر برا بھلا لکھا ہے فحسابہ علی اللہ سبحانہ۔ امت مرحومہ کو تحقیق لازم ہے فی الجملہ حضرات علمائے دیوبندیہ حنفیہ مرحومین اولیائے کرام سے ہیں۔ عوام کالانعام۔ الجہلاء العوام کا آپ بالکل خیال نہ فرمائیں انھیں اپنے دل کا اچھی طرح بھڑاس نکالنے دیجئے اور اللہ سبحانہ کے اس ارشاد ہدایت بنیاد سے اپنی تشفی فرماتے رہئے انشاء اللہ سبحانہ بالیقین آپکو بھی شرح صدر ہوجائے گا قولہ تعالیٰ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ وایضاً وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ۔ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ۔ او کما قال اللہ تعالیٰ واقعی حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ امام الاولیاء ہیں وعلیٰ ہذا حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محدث۔ کامل ولی ہیں۔

ع شکر للہ کہ حجاج بمنزل رسید۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ والحمد للہ اولاً و اٰخراً سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔
راقم الحروف قلیل الوقوف علی حسن المعروف بہ خواجہ حسن سرہندی مجددی حنفی قدسہ اللہ سبحانہ منہ نزیل بمبئی۔

جواب استفتا نمبر (۴۱)

ازجانب مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب رضوی ردولوی ضلع بارہ بنکی

الجواب

(۱) عموماً تمام علمائے دیوبند کو خصوصاً ایسے مقدس حضرات جن کا تذکرہ اس استفتاء میں کیا گیا ہے کافر کہنا حد درجہ کی گستاخی بلکہ دریدہ دہنی ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسی لغویتوں سے پرہیز کریں ازروئے مذہب حنفی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہا جاسکتا۔

عالی جناب مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعالی جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وعالی جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری کے بعد وہ علوم باطن میں بھی دستگاہ کامل رکھتے تھے عالی جناب مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ دور حاضرہ کے اکابرین علماء میں سے شمار کئے جاتے ہیں اگرچہ دوسرے فرقوں کو ان سے کچھ اختلاف ہے لیکن اختلاف کیوجہ سے کفر کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا

(۲) وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب کئے جاتے ہیں حقیقت میں یہ لوگ حنبلی ہیں۔

(۳) طریق اسلام پر چلنے والے سنی کہلاتے ہیں۔ حنفی سے مراد دین حنیف ہے جس کا قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے۔

(۴) بدعت۔ اصطلاح شرع میں نئی بات اور نیا طریقہ دین میں جاری کرنا اور جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوئی ہو۔ فقط کتبہ، سید مرتضیٰ حسین رضوی ردولوی ضلع بارہ بنکی ۴ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر (۴۲)

ازجانب مولانا مولوی حافظ محمد بن اسمٰعیل صاحب کفلیتوی ناظم مدرسہ محمدیہ سیاوضلع سورت

الجواب

(۱) الحمد للہ الذی اید شریعتہ سید المرسلین بالعلماء الراسخین صلی اللہ علیہ وآلہ

اصحابہ الی یوم الدین۔ حضرات علمائے کرام مذکورین فی السوال تبحر علم کے ساتھ تقویٰ و
طہارت میں اہل ہند کے لئے مایۂ ناز ہستی رہے ہیں جن کے شاہد ہزاروں شاگرد و طلباء
و مریدین ہندوستان و بیرون ہند کے گوشہ گوشہ میں منتشر ہو کر دین حق کی تعلیم و اشاعت
میں مشغول ہیں ملک برہما سے لے کر سرحد افغانستان تک تمام بلاد و قصبات کے دینی
مراکز پر رونق افروز ہیں دیکھو حضرت قاسم العلوم کے چشمۂ بے پایاں سے سیراب ہو کر مادر
ہند کے دامن میں کیسے گوہر بے بہا ودیعت رکھے ہیں حضرت شیخ الحدیث مولانا انور شاہ
صاحب مدظلہٗ۔ حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند۔ حضرت مولانا
حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب
عثمانی شیخ التفسیر جامعہ ڈابھیل۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مہاجران کے علاوہ
سیکڑوں کی تعداد میں آج صفحۂ ہستی پر موجود ہیں مگر بوجہ طوالت کے قلم انداز کرتا ہوں
اگر سنت نبویؐ و مذہب حنفی کے سچے پیرو کار ہند میں تھے یا ہیں تو یہی حضرات مذکورین
فی السوال تھے اور آج انکے منتسبین ہیں اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو اُن کی سوانح حیات
دیکھیں اُن کی تصانیف کا مطالعہ کریں جس سے انشاء اللہ تعالیٰ روز روشن کیطرح
ظاہر ہو جائے گا جنھوں نے ساری عمر خدمت قرآن و حدیث و فقہ میں بطریق اسلاف
احناف کے گذاری بطور نمونہ چند رسائل ذیل مؤلفہ حضرات مذکورین جو مذہب حنفیت
سے لبریز ہیں ذکر کئے دیتا ہوں حضرت مولانا قاسم العلومؒ کا رسالہ الدلیل المحکم علی قراءۃ
الفاتحۃ للمؤتم و رسالہ نافحہ در باب عدم جواز قرأۃ خلف الامام مسمّٰی بہ توثیق الکلام
فی الانصات خلف الامام جس میں حنفیہ کے ایسے مسکت دلائل پیش کئے ہیں کہ جن کا
جواب مخالفین مذہب حنفی آج تک نہ دے سکے۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب رح
گنگوہی کا رسالہ بست رکعات تراویح کے ثبوت میں الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح
و رسالہ سبیل الرشاد در بارۂ عدم جہر آمین و عدم فاتحہ خلف الامام و تقلید میں فتاویٰ
رشیدیہ سہ جلد جو حنفی المذہب ہونے پر دال ہے۔ سید المناظرین حضرت مولانا خلیل
صاحبؒ مہاجر مدنی جنھوں نے آخیر عمر تک خدمت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و ارشاد خلق اللہ میں رہ کر والذاکرین اللہ کثیراً کے مصداق ہوئے اور بوقت سفر
آخرت بذل المجہود فی حل ابوداؤد و سنن ابوداؤد کی شرح جوار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
میں کر کے رفیق اعلیٰ سے ملاقی ہوئے جس میں ہر پیچیدہ مسائل مختلفہ کو بطریق احسن حل
کر کے گروہ احناف کے لئے ایک گراں مایہ ذخیرہ جمع کر دیا جنکا احسان تا قیامت فراموش
نہ ہوگا جزاہ اللہ عنی و عن جمیع المسلمین۔ آمین حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ وادام اللہ فیوضہم و برکاتہم جن کے فیض عمیم سے آج ہندوستان کا گوشہ
گوشہ منور ہو چکا ہے انکا رسالہ الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد جس میں مذہب حنفی کی حقانیت کا
فیصلہ کر دیا ہے اور مستورات کے لئے بہشتی زیور و مردوں کے لئے بہشتی گوہر زبان اردو میں فقہ
حنفیہ کی ایک مفید ضخیم کتاب تالیف فرما کر عوام کو دیگر کتابوں سے بے نیاز کر دیا ہے و دیگر
کتب اہل علم کے لئے فتاویٰ امدادیہ و حوادث الفتاویٰ و تفسیر بیان القرآن کامل وغیرہ
و اہل باطن کے لئے التکشف فی معنی التصوف و کلید مثنوی کامل و کتب سلوک وغیرہ وغیرہ
غرض ہر فن میں علوم دینیہ کا ایک زبردست ذخیرۂ وافرہ مہیا کیا جن کی تعداد ہزاروں کو
تجاوز کر گئی علاوہ ان کے مولانا سلمہٗ کے فیض باطن سے سیراب ہو کر اطراف ہند میں آپ
کے خلفاء و مریدین اسقدر وسعت کے ساتھ منتشر ہوئے ہیں کہ جس سے کوئی شہر و قصبہ خالی
نہیں تا ہنوز فیض و برکات کا سلسلہ جاری و ساری ہے اطال اللہ عمرہٗ و ضاعف درجاتہٗ
عقل کے اندھوں کو دیکھنا ہو تو تھانہ بھون جا کر آنکھ کے دیدہ سے دیکھ لیں۔ ذالک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان
کے ایک معزز خاندان محدثین و مخزن علوم میں سے ہوئے ہیں جو مولانا شاہ عبد الغنی
صاحبؒ برادر مولانا شاہ عبد العزیزؒ صاحب کے صاحبزادے تھے جنھوں نے کچھ علم اپنے
والد ماجد شاہ عبد الغنی صاحبؒ سے پڑھا مابقیہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحبؒ اور انکے داماد
مولانا عبد الحی صاحبؒ سے پڑھا بعدہٗ قطب وقت حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے
بیعت ہو کر ساری عمر ان کی معیت میں اعلائے کلمۃ اللہ و جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے پنجاب
میں جام شہادت کفار نابکار کے ہاتھوں سے پیکر بمصداق آیۃ ولا تحسبن الذین قتلوا

فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون ہوکر حیات جاودانی سے مالا مال ہوئے
انکی وعظ ونصیحت کے پراثر تاثیر سے سیکڑوں کفار مشرف باسلام ہوئے سیکڑوں پکے بدعتی
ہوئے سیکڑوں رنڈیوں نے تائب ہوکر نکاح کرلیا حتی کہ مجلس واحد میں بیسیوں رنڈیوں
کا نکاح ہوا ہزاروں بیوائیں رسم ہنود میں مبتلا ہوکر اپنی جوانی پر افسوس کرتیں اور روتی ہوئی
اپنی جان کھوتی تھیں اس رسم بد کو مولانا شہید ہی نے مٹا کر احیائے سنت کر کے حسب ارشاد
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سو شہیدوں کا درجہ حاصل کیا۔ حدیث ترمذی شریف میں ہے فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احیٰی سنة من سنتی قد امیتت بعدی
فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم کے رو سے ہمیشہ
نکاح بیوہ پر ایک نیکی کے مستحق ہوئے۔ دیگر مولانا شہید کی نسبت کسی نے مولانا گنگوہی سے
سوال کیا تھا جس کے جواب میں فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ
مولانا شہید فرماتے تھے کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اس پر عامل ہوں ورنہ امام
ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ کا مقلد ہوں۔ اسی طرح کا مضمون تاریخ عجیبہ سے بھی معلوم ہوتا
ہے علاوہ اسکے مولانا شہید صوفیائے کرام کے ہر چہار سلسلہ۔ سہروردیہ۔ قادریہ، نقشبندیہ
وچشتیہ سے منسلک ہوکر طریقت وشریعت کے جامع بلکہ مجدد وقت ہوئے جس کی شاہد
صراط المستقیم انکی تصنیف ہے جس میں ہر چہار سلسلہ مذکور کا وضاحت سے بیان کر کے
تذکیر وتعلیم وتربیت واشغال وراہ سلوک کو واضح کردیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تبحر علم
کے ساتھ اعلیٰ درجے کے مشرب صوفیائے کرام کے اوصاف سے متصف تھے یہ ہے مختصر
سوانح حیات حضرات مذکورین علمائے کرام فی السوال کی جس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ
حضرات پکے اہل سنت والجماعت سچے حنفی المذہب علمائے ربانی تھے جن کو دیکھ کر اللہ
یاد آجاتا ان کی صحبت سے دنیا کی محبت سرد پڑ جاتی ان اولیاء ہٗ الا المتقون ان پر
صادق آتا ہے ایسے برگزیدگان بارگاہ الٰہی پر جو الزامات وہابیت وکفریات کے مفتریان
زمانہ نے تراشے ہیں ان کی ذات ان تہمتوں سے مبرا تھی ہرگز مسلمانوں کو ان کے دام
تزویر میں نہ آنا چاہئے واللہ المستعان علیٰ ما تصفون زمانہ ہذا میں اہل حدیث کے

...وسے دار باوجود تارک بالحدیث ہونے کے اپنی جبلی خصلت متشددانہ پہلو لیئے ہوئے
...کو شرک وصوفیائے کرام کو اوہام پرست کا لقب دے کر اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں
...طرح ان بدعت گرہ مفتریان زمانہ نے اہل حق پر طرح طرح کے الزامات واتہامات لگانے
...کسر نہ چھوڑی مگر واضح ہے کہ وعدہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال طائفة من امتی الخ
...کے لئے کافی ووافی ہے خدائے برتر وتوانا کا لاکھ لاکھ شکر کہ حضرات مذکورین فی السوال اور
...متبعین کو افراط وتفریط سے بچا کر بموجب فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامور
اوسطها کا مرتبہ عطا فرمایا جو نہ کسی گروہ کو بلا شاہدین عدلین قرآن وحدیث کفر کی نسبت
...نہ کسی پر جھوٹ الزام والقاب تراشتے ان حضرات مذکورین فی السوال کی سوانح حیات
کی ورق گردانی سے کہیں پتہ نہیں چلتا کہ انھوں نے ایسا دجل وفریب وتبرا بازی میں
...اوقات عزیز کو ضائع کیا ہو چونکہ وہ حضرات اپنے اوقات عزیز کے قدر دان تھے
...کی پاسبانی کرتے تھے خدمت دین وارشاد خلق وذکر اللہ سے انہیں فرصت
کہاں تھی کہ جو ایسے مہملات کے درپے ہوتے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ
النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ۔ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِوَسِیْلَةِ هٰٓؤُلَآءِ الْمَذْكُوْرِیْنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ
...ہذا سے جواب سوال نمبر (۱) کا شافی ووافی ہوگیا۔
(۲) لفظ وہابی عبدالوہاب نجدی اور انکے گروہ کی طرف منسوب ہے جنہوں نے
حرمین شریفین پر حملہ کر کے اہل حرمین پر قتل وقتال کا ظلم ڈھایا اور مال لوٹ لیا یہاں
تک کہ لشکر سلطانی نے ان پر فتح پائی اور ۱۲۳۳ھ میں انکا استیصال تام کردیا چنانچہ
مختصر حال اس فتنہ خروج وہابیہ کا علامہ شامی نے ردالمحتار حاشیہ درمختار مطبوعہ
مصری کی جلد سوم صفحہ ۳۰۹ باب البغاة میں اس طرح ذکر کیا ہے کما وقع فی زماننا
فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون
مذہب الحنابلة لکنهم اعتقدوا انهم المسلمون وان من خالف اعتقادهم

مشرکون فاستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وعلماءہم حتی کسرہم اللہ تعالیٰ شوکتہم وخرب بلادہم وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومأتین والف انتہی
حقیقی وہابی عبدالوہاب اور انکے پیرو ہیں جو نہایت متشدد اور گستاخ اور بدکلام عمل بالرائے کرنے والے ہوتے ہیں مقلدوں کو مشرک کہتے ہیں ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کی برائی کرتے ہیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بدعتی کہدیتے ہیں جیساکہ حدیث ترمذی میں وارد ہوا ہے وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن اٰخر ھٰذہ الامۃ اولہا یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دربارۂ علامات قیامت کے اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلوں کو بُرا کہیں گے۔ مدینہ منورہ کی زیارت کو منع کرتے ہیں اعاذنا اللہ تعالیٰ وھداھم اللہ تعالیٰ الی سواء الطریق

(۳) جو جماعت کہ قرآن کریم واحادیث شریف وفقہ احناف جو حقیقت میں قرآن عزیز واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستنبط ہوا ہے اسکا پیرو ہو کر سلف صالحین کے طریق پر مستقیم ہو اُسے سنی حنفی کہتے ہیں۔ جو امر شریعت میں مطلق ہو اس میں قید لگا کر مقید کرنا یا شریعت میں جس کا کوئی ثبوت نہ ہو اُسکو اپنی طرف سے نئی ایجاد کرکے اُسکو عبادت اور دینی بات سمجھکر کرنا جیساکہ حدیث بخاری ومسلم میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جس کا دین سے تعلق نہیں تو وہ مردود ہے۔ جن کے الفاظ یہ ہیں۔ من احدث فی امرنا ھٰذا ما لیس منہ فھو رد۔ امام نودیؒ شارح مسلم اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ھذا الحدیث قاعدۃ عظیمۃ من قواعد الاسلام وھو من جوامع کلمہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ صریح فی رد کل البدعۃ والمخترعات انتہیٰ دوسری حدیث ترمذی کی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیاً فانہ من یعش منکم بعدی فسیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ صاحب مجمع البحار اس حدیث کے

ذیل میں لفظ محدث کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ محدث بالفتح ما لم یکن معروفا فی کتاب ولا سنۃ ولا اجماع۔ انتہیٰ بس اب ان دونوں حدیثوں سے ہر نئی ایجاد کا مطرود ومردود وضلالت ہونا واضح ہوگیا اور جو امر عنداللہ وعندالرسول مردود وملعون ہو اسکا ٹھکانا دوزخ ہے جسکی تصدیق فرمان خداوندی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیرا کافی ہے۔ ھٰذا ما عندی واتممت علیٰ خیر مجیز الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فطوبیٰ لمن جدد احیاء سنۃ واخماد البدعۃ جعلنا اللہ تعالیٰ منہم بمنہ وکرمہ وبحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ راجی رحمۃ ربہ محمد بن محمد اسمٰعیل کفلیتوی غفر اللہ لہما حال مقیم وریاؤ ناظم مدرسہ محمدیہ ضلع سورت موخہ ۱۳۔ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ۔

جواب استفتا نمبر (۴۳)

ازجانب علمائے مدرسہ حمایت الاسلام کیگرام انوارہ۔ اسلام آباد

الجواب

(۱) حامداً مصلیاً ومسلماً۔ حضرات اکابر علماء دیوبندیہ حقانی ربانی اور ہندوستان کے لئے آفتاب ہدایت ہونے میں کچھ شک نہیں خلق اللہ کی ہدایت اور سنت نبویؐ کی اشاعت میں اپنی عمریں صرف کردی ہیں۔ بدعات کو اکھاڑنے پچھے دین اسلام کو خرافات رسومات سے علیحدہ کرنے میں بڑے حصے لئے ہیں انکے اقوال افعال اور عقائد سلف صالحین اور مشائخ متاخرین حنفیہ کے موافق ہیں انکے ایمان اسلام اور تقویٰ مذہب میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے چنانچہ ان کی تصانیف اور تالیفات کالشمس نصف النہار کی طرح اس بات پر شاہد عدل ہیں پس جو شخص ان حضرات کرام کی تکفیر کرتا ہے وہ فرمان باری تعالیٰ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا اور فلعنۃ اللہ علی الکاذبین کے موافق کذاب اور ملعون ہے ایسے پاک نفوس حضرات

کی تکفیر کرنا درحقیقت عداوت کرنی ہے اہل ایمان اور اولیاء اللہ کے ساتھ۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ (یعنی حدیث قدسی ہے کہ من عادیٰ اولیائی فقد اٰذنتہ بالحرب۔ یعنی جس نے عداوت کی میرے دوست سے تو میں اسکو اطلاع کرتا ہوں اپنی لڑائی کی۔ پس اس آیت کریمہ کے موافق وہ مکفر علماء دیوبند یہ خدا سے لڑنے والا ہوا۔ خدا سے لڑنے والا خدا کا دشمن ہے بہرحال ایسے حضرات علماء مقبولین کو کافر کہنا سب ائمہ کے نزدیک قریب کفر اور اپنا نامہ اعمال کو سیاہ کرنا ہے۔

(۲) محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ انکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا حنبلی تھا البتہ انکے مزاج میں شدت تھی۔ مگر وہ اور انکے مقتدی اچھے ہیں ہاں ہمارے اس اطراف (ہندوستان۔ بنگلہ۔ برہما۔) میں کوئی وہابی نہیں ہے۔ مبتدعین بدزبانوں نے جو حضرات سنی حنفی بدعت اور شرک کو منع کرنے والے ہیں انکے واسطے عوام لوگوں کو ان سے متنفر اور متوحش کرنے کے لئے اس لفظ کو تراش لیا ہے

(۳) جو لوگ اصولاً و فروعاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یا صاحبین کی تقلید کرتے ہیں عقائداً امام ماتریدی صاحبؒ کے تبع ہیں کوئی عمل جمہور مشائخ احناف کے مخالف نہیں بایں ہمہ کوئی رسومات فوات مثلاً میلاد مروجہ و فاتحہ و اجرت علی الطاعۃ وغیرہا اس کے ساتھ اضافہ نہیں کئے ہیں بلکہ انکے اقوال و افعال قولہ علیہ السلام ما انا علیہ واصحابی کے مطابق ہیں وہ لوگ سچے سنی اور حنفی ہیں اسکے برخلاف چلنے والے حنفی بدعتی ہیں بدعت باعتبار معنی لغوی حسنہ وسیئہ ہوتی ہے ومن ھھنا قال الجزری فی النھایۃ البدعۃ بدعتان بدعۃ ھدیٰ وبدعۃ ضلالۃ وقال ابن حجر المکی فی شرح الاربعین للنووی البدعۃ لغۃ ما کان مخترعاً علی غیر مثال سابق ومنہ بدیع السموات ای موجدھا واما البدعۃ الشرعیۃ فھی منحصرۃ فی الضلالۃ وکذا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کل بدعۃ ضلالۃ اذ النبی شارع فبیانہ خاص بالامر الشرعی اما مفہوم البدعۃ الشرعیۃ فما قال علیہ السلام من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد وقال ابن الحجر فی بیانھا شرعاً ما احدث علی خلاف امر الشارع وفی البحر البدعۃ

ما احدث علی خلاف الحق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او حال بنوع شبہۃ او استحسان وجعل دیناً قویماً وصراطاً مستقیماً وفی الدر المختار وھی (البدعۃ) اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہۃ اھ قلت وماخذ قولہ علیہ السلام من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد الحدیث کما یظھر بالتامل فیہ اور امام ابوالحسن نقشبندی رسالہ عجالہ نافعہ میں بدعت کی تعریف یوں فرماتے ہیں بدعت در لغت بمعنی نو پیدا است و در عرف شرعی معنیش اینکہ پیدا کردہ شود در اسلام و دین چیزیکہ یافتہ نشود سند و دلیل آن از کتاب و سنت اجماع امت و قیاس مجتہد وفی الاعتصام للعلامۃ ابراھیم بن موسیٰ شاطبی۔ البدعۃ طریقۃ فی الدین مخترعۃ تضاھی الشریعۃ یقصد بالسلوک علیھا ما یقصد بالطریقۃ الشرعیۃ۔

الحاصل بدعت شرعیہ کی تعریف کتب معتبرہ کی عبارت سے یوں نکلتی ہے کہ جو کام یا اعتقاد یا قول ہمارے پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہ کیا اور نہ کسی کو فرمایا اور نہ کسی کو کرتے دیکھا اور منع نہ کیا اور نہ حضرت کے بعد اصحابوں میں اور نہ اصحابوں کے بعد تابعین کے وقت میں یا بعد انکے تبع تابعین کے زمانہ میں بغیر انکار کے جاری اور رائج ہوا اور نہ ان چاروں زمانوں میں اسکی نظیر اور مثل پائی گئی اور نہ مجتہدوں نے اپنے اجتہاد سے ثابت کیا بلکہ ان چاروں زمانوں کے بعد لوگوں کے کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی اور اسکے کرنے میں ثواب جانا اور وہ کام اور عقیدہ یا بات بدعت ہے۔ بدعت اور صاحب بدعت کی مذمت اور اس پر وعید عقلاً و نقلاً کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ اور اقوال تابعین و تبع تابعین وغیرہم سے بکثرت موجود ہیں اطناب کے خوف اور بمقتضائے خیر الکلام ما قل ودل چند دلائل نقلیہ پر اکتفا کرتا ہوں جو کتب معتبرہ اور متداولہ میں مذکور ہیں اور مطابقۃ مذمت بدعت و بدعتی ثابت ہیں۔ من الآیات قولہ تعالیٰ (یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ) قال ابن عباس تبیض وجوہ اھل السنۃ وتسود وجوہ اھل البدعۃ کذا فی الاعتصام صفحہ ۸ جلد اول۔ وقولہ تعالیٰ (وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر ولو شاء اللہ لھداکم اجمعین) قال الشاطبی

قصد السبیل طریق السنة ومنها جائر یعنی فی النار۔ وذلك الملل والبدع وعن
مجاهد فی قوله تعالیٰ (ولا تتبعوا السبل) قال البدع والشبهات ومن الاحادیث
اخرج الشیخان عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احدث
فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (مشکوٰة باب الاعتصام بالسنة) اخرج مسلم عن جابر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب الله وخیر الهدی
هدی محمد صلی الله علیه وسلم وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة (مشکوٰة باب
الاعتصام) اخرج الشیخان عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه و
سلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابداً لیردن علی اقوام اعرفهم
ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینهم فاقول انهم منی فیقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك
فاقول سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی (مشکوٰة باب الحوض والشفاعة)

اخرج ابن ماجه عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقبل الله
لصاحب بدعة صوماً ولا صلوٰة ولا حجاً ولا عمرة ولا جهاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج
من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین۔ وروی ابن ماجه عن ابن مسعود ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وایاکم ومحدثات الامور فان شر الامور محدثاتها
وان کل محدثة بدعة وان کل بدعة ضلالة واخرج ابن ماجه عن ابی هریرة ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال سیکون فی امتی دجالون کذابون یأتونکم ببدع من
الحدیث لم تسمعوه انتم ولا اباءکم فایاکم وایاهم لا یفتنونکم (نقله صاحب الاعتصام
واخرج مسلم عنه کذالك (مشکوٰة باب الاعتصام بالسنة) وفی الترمذی انه
علیه السلام قال من احیی سنة من سنتی الی ان قال من ابتدع بدعة ضلالة
لا یرضی الله ورسوله کان علیه مثل وزر من عمل بها لا ینقص ذلك من اوزار
الناس شیئاً۔ (هذا حدیث حسن)

ولابن وضاح وغیره من حدیث عائشة رضی الله عنها من اتی صاحب بدعة
لیوقره فقد اعان علی هدم الاسلام نقله صاحب الاعتصام فی صفحہ ۸ جلد ا

وعن یحیی بن ابی کثیر قال اذا لقیت صاحب بدعة فی طریق فخذ فی طریق آخر (اعتصام
جلد اول) قال ابن الماجشون سمعت مالکاً یقول من ابتدع فی الاسلام بدعة
فقد زعم ان محمداً صلی الله علیه وسلم خان الرسالة لان الله یقول (الیوم
اکملت لکم دینکم اھ) فما لم یکن یومئذ دیناً فلا یکون الیوم دیناً (اعتصام جلد اول)
وروی الترمذی وصححه وابو داؤد وغیرهما عن العرباض بن ساریة قال صلی بنا رسول
الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا فوعظنا موعظة بلیغة ذرفت
منها العیون ووجلت منها القلوب فقال قائل یا رسول الله کان هذا موعظة
مودع فماذا تعهد الینا فقال اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان کان عبداً
حبشیاً فان من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء
الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات
الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وروی عن وجوه من طرق
(اعتصام صفحہ ۷۹ جلد اول) وعن الحسن لا تجالس صاحب بدعة فانه یمرض قلبك
وعن ایوب السختیانی انه کان یقول ما ازداد صاحب بدعة اجتهاداً الا ازداد من الله
بعداً (اعتصام جلد اول صفحہ ۹۷) وایضاً قال بعض المحققین ان المبتدع حقیقة معاند للشرع
ومشاق له لان الشارع قد بین لمطالب العبد طرقاً خاصة علی وجوه خاصة وقصر الخلق
علیها بالامر والنهی والوعد والوعید واخبر ان الخیر فیها وان الشر فی تعدیها الی غیر ذالك
لان الله یعلم ونحن لا نعلم وانه انما ارسل الرسول صلی الله علیه وسلم رحمة للعلمین
فالمبتدع راد لهذا کله فانه یزعم ان ثم طرقاً آخر لیس ما حصره الشارع بمحصور و
لا ما عینه بمتعین کان الشارع یعلم ونحن ایضاً نعلم بل ربما یفهم من استدراکه
الطرق علی الشارع انه علم ما لم یعلمه الشارع وهذا ان کان مقصوداً للمبتدع فهو
کفر بالشریعة والشارع وان کان غیر مقصود فهو ضلال مبین فقط والله اعلم وعلمه اتم۔
حررہ محمد یوسف عفی عنہ اسلام آبادی مدرسہ حمایت الاسلام کٹیگرام انوارہ ۹ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ
الجواب صحیح۔ ولی احمد عفرلہ۔ یکے از خادمان (مہتمم مدرسہ) مدرسہ مذکورہ الجواب صحیح العبد محمد احمد عفی عنہ

یکے از خادمان مدرسہ مذکور الجواب صحیح محمود[100] استاد اللہ عفی عنہ یکے از خادمان مدرسہ مذکورہ الجواب صحیح عبدالرحیم[101] غفرلہٗ یکے از خادمان مدرسہ مذکور الجواب صحیح محمد قاسم[102] عفرلہ کیگرام الجواب صحیح چونکہ جس بات پر علماء دیوبندی کو کافر کہا گیا وہ فعل امام ابوحنیفہ و صاحبین سے نہ قولاً صادر ہوا نہ فعلاً و نہ اشارۃً اور نہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کام کیا نہ مجدد الف ثانی اور نہ امام حسن حسین و حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگر اکابر علماء دیوبندی جو حقانی ربانی ہیں کو کافر کہا جاوے تو انہی حضرات پر بھی کفر لازم آتا ہے کیونکہ علمائے دیوبندی انہی حضرات کے تابع ہیں فقط خادم الطلبہ دلیل الرحمٰن عفرلہ المنان مدرسہ کیگرام حمایت الاسلام انوارہ اسلام آباد۔

جواب استفتا نمبر[44]

از جانب علماء مدرسہ دار العلوم شہر چاٹگام (بنگال)

الجواب

(۱) ہرگز نہیں۔ انما ھٰذا بھتان عظیم۔ وافترآء من الشیطان الرجیم۔ ہر ذی علم و فہم کو معلوم ہے کہ کتاب اللہ اور سنت سنیۂ مصطفویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تہ دل سے جو اعتقاد رکھنے اور بروفق اوامر و نواہی کتاب و سنت کے کاربند ہو وہ مومن کامل اور مسلم خالص ہے۔ خواہ وہ عربی ہو یا عجمی۔ اور یہ سب باتیں علمائے دیوبند کے اندر۔ علی الوجہ الاکمل موجود ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے جو یہ حضرات حنفیہ دیوبندیہ اہل ایمان سے بھی معدود نہوں؟ ثبوت ایمان کے لئے کیا یہ شرط ہے کہ دیوبندی نہو؟ یا یہ شرط ہے کہ بریلوی ہو؟ حاشا و کلا۔ ہاں اگر یہ بات قابل اعتبار ہو۔ کہ بریلویت و انتفائے دیوبندیت۔ ایمان کا رکن ہے یا شرط۔ تو اس صورت میں حضرات دیوبند اس خطاب کے مستحق نہیں ہو سکتے ولکن لم یقل بہ احد من اہل العلم۔ اگر عمل بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ۔ موجب کفر ہے تو نعوذ باللہ۔ تو صحابۂ کرام و جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس حملے سے نہیں بچتے۔ پھر دیوبندی کی خصوصیت کیوں فلا یتفوہ بھٰذہ الھفوات الا من

قلبہ لغض للّٰہ و کتابہ و لرسولہ و سنتہ۔ اولاً و لمن یعمل بھما ثانیاً و قد صرح اھل التحقیق من اھل السنۃ بان من وجد فیہ (۹۹) وجھاً للکفر و وجہ للایمان فلا یحکم علیہ بکفرہ ما لم یلتزم وجھاً للکفر کما ذکر نحو ھذہ الروایات الفاضل البریلوی فی تمہید صفحہ ۳۶۲ حسب تحریر علامہ شامی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ عبدالوہاب نجدی کے ہم عقیدہ ہیں وے لوگ وہابی کے خطاب سے پکارے جاتے ہیں کما قال فی شرحہ علی الدر المختار مصرحاً بعقیدتہ جلد سوم صفحہ ۴۲۷۔
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذالک قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللّٰہ شوکتھم و خرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلاثین ومائتین والف انتھیٰ۔ سنّی حنفی وہ ہے جو اعتقاداً اشعریہ یا ماتریدیہ کے طائفہ سے معدود ہو اور فرعاً و عملاً امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع سے شمار ہو کما لا یخفی علی من لہ علم باحکام السنۃ۔ وقد صرح العلامۃ ابن حجر المکی فی فتاواہ الحدیثیۃ بالاول فی مسائل من اصحاب البدع صفحہ ۲۰۵ (المراد باصحاب البدع من کان علی خلاف ما علیہ اھل السنۃ والجماعۃ والمراد بھم اتباع الشیخ ابی الحسن الاشعری وابی منصور الماتریدی امامی اھل السنۃ الخ والثانی امر بدیھی فلا حاجۃ الی بیانہ۔ وقد تقرر بما ذکر ابن حجر۔ معنی البدعۃ شرعاً واما لغۃ فما فعل علی غیر مثال سبق کما فی قولہ تعالیٰ قل ما کنت بدعاً من الرسل۔ کما صرح بھذا المعنی ابن حجر فی فتاواہ المذکورۃ۔ فمنھا حسنۃ ومنھا سیئۃ واما الاولی فھی سیئۃ لا غیر۔ والوعید علیہ وما فی غایۃ الشدۃ ویکفی فیہ ما رواہ الترمذی۔ شر الامور محدثاتھا۔ وما رواہ البخاری۔ من احدث فی امرنا ھٰذا ما لیس منہ فھو رد۔ کتبہ عبدربہ محمد ناظر[103] غفرلہٗ ۲۲۔ نومبر ۱۹۳۱ء

بندہ تقریباً پندرہ سال دار العلوم دیوبند میں رہا حضرات دیوبند یا جو ان حضرات کے متوسلین ہیں کبھی کسی کو خلاف عامل کتاب و سنت نہ پایا بلکہ ان حضرات کو امام

ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق سرتاپا ہمیشہ پایا گیا پھر ایسے حضرات کو جو کافر کے فقیر کے
نزدیک اندیشہ ہے کہ کفر عطائے تو بلقائے تو۔ کامحل بن کر انھیں کیطرف لوٹ جائے
اگر تشفی بخش تفصیل درکار ہو تو مولانا مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم
دیوبند کا رسالہ الختم علی لسان الخصم کو ملاحظہ کیا جائے اور مولانا موصوف کیطرف رجوع
کیا جائے فقط حررہ عبدہ المذہب بندہ نور محمد[105] غفرلہٗ والوالدیہ

ان مایقوله المولوی حشمت علی اللکنوی فی شان اولئك الامجاد مما لامریة فی
بطلانه ولا یجترء علیه احدًا الا من كان فی قلبه ظلمة البغض والتعصب
حرره الاحقر محمد امین[106] غفرله مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام مورخه ۲۴ ـ نومبر ۱۹۳۱ء

وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایرمی رجل رجلا
بالفسوق والكفر الا ارتدت علیه ان لم یكن صاحبه كذلك وفی روایة اخری من
من دعا رجلا بالكفر وقال عدو الله ولیس كذلك الا حار علیه متفق علیه۔
حرره العبد العاصی عبدالودود[107] غفرله المعبود مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام ۲۳ ـ نومبر ۳۱ء
اسفاً علی اولئك الذین تعلموا العلم لیماروا به اولئك الامجاد الذین صرفوا بقیة حیاتهم
فی اعلاء كلمة الله باللسان والسنان مظفر احمد[108] ـ ۲۸ ـ نومبر ۱۹۳۱ء
انا علی ما علیه الكبار فی عدم تكفیر اهل العلم مالم تخرج فی فیه كلمة الكفر صریحاً
امین الدین[109] عفی عنه ۲۳ ـ نومبر ۱۹۳۱ء الجواب حق والحق احق ان یتبع ـ میر مسعود علی[110] غفرله
مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام ـ ۲۳ ـ نومبر ۱۹۳۱ء لا اكفر احداً من اهل العلم مالم
یتكلم بكلمة الكفر ـ فقط ابوالحسن محمد عبدالحق[111] غفرله مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام ـ
۲۴ ـ نومبر ۱۹۳۱ء ـ لا نكفر احداً من اهل القبله هكذا حكم الكتاب میر احمد[112] مدرس دارالعلوم
و پریسیڈنٹ کشومپورہ یونین بورڈ ـ الجواب صحیح محمد عبدالاول[113] عفی عنه مدرس مدرسه
دارالعلوم چاٹگام ۲۳ ـ نومبر ۱۹۳۱ء ـ المجیب مصیب ـ بندہ فیض الكریم[114] غفرله ۲۴ نومبر ۱۹۳۱ء
الجواب صحیح وخلافه باطل فضل الرحمن[115] عفی عنه مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام ۲۳ نومبر ۱۹۳۱ء
جواب صحیح بلا ریب ـ محمد عبدالمنان[116] عفا الله عنه خادم مدرسه دارالعلوم چاٹگام ۲۳ نومبر

الجواب صحیح احقر محمد ابوالحسن[117] عفی عنه مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام ۲۴ ـ نومبر ۱۹۳۱ء
جاء الحق وزهق الباطل افاض الله[118] غفرله مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام ۲۲ ـ نومبر ۱۹۳۱ء
اللهم ارنا الحق حقا والباطل باطلا محمد نذیر احمد عفی عنه مدرس مدرسه چاٹگام ۱۲ ـ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ
من رای الحق باطلا والباطل حقا فقد كفر ولا نكفر اهل القبلة الا بانكار ماجاء به النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم ولو اشارة ـ سفیر الرحمن[120] خادم مدرسه دارالعلوم چاٹگام
۱۲ ـ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ ـ لاریب من المهرة الراسخة اذا كفروا الا ادری من ینسب
الی الایمان ـ حرره الاحقر محمد سلیمان[121] مدرس مدرسه دارالعلوم چاٹگام ۲۷ ـ نومبر ۱۹۳۱ء

جواب استفتا نمبر ۴۵

ازجانب مولوی عبدالمعبود صاحب امام جامع مسجد اندرقلعه چاٹگام

الجواب

اقول وبالله التوفیق اذا كفر الرجل اخاه فیلزم الكفر علی احدهما لان من كفر
غیره ان كان صادقا فظاهر وان كان كاذبا یكفر القائل ولا شك ان اعتقاد اولئك الا
مجاد بكتاب الله تعالی وسنة رسوله ویتبعون بشریعة النبی وطریقته ویقلدون لقدوة
الانام وزبدة الاسلام الامام الهمام الاعظم ابی حنیفة النعمان رضی الله عنه فی
الفروع ویعتقدون للامام الهمام ابی الحسن الاشعری والامام الهمام ابی المنصور
الماتریدی رضی الله عنهما فی الاصول ویتبعون من طرق الصوفیه الی الطریقة
القادریة والطریقة الچشتیة والطریقة النقشبندیة والطریقة السهروردیه ولا
یتكلمون بكلام ولا یقول قولا فی الدین الا وعلیه عندهم دلیل مستقل من الكتاب
او السنة او اجماع الامة او قول من ائمة المذهب ـ علی انهم الراسخون فی العلوم
الدینیة والماهرون فی الفهوم الدقیقة ـ فمن كان شانهم كذلك فكیف یستعمل لفظ
الكفر والعیاذ بالله علیهم ـ فنقول من قال انهم من الكافرین فلا مریة انه من
الكاذبین ونخاف ان یرجع الكفر الی القائل ـ افتی به الراسخون وجزم به المتقنون والله

اعلم وعلمہ اتم کتبہ عبدالمعبود [۱۳۱] غفرلہ الودود امام جامع مسجد اندر قلعہ چاٹگام۔ ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۱ء

یہ حضرات جو سوال میں مذکور ہیں انکے متبع سنت ہونے میں شک نہیں جو شخص انکو کافر کہے اسی کو کفر کا ڈر ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ۔ باقی رہا درمختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالوہاب اور اسکے اتباع کا یہ اعتقاد تھا کہ وہی لوگ مسلمان ہیں اور جو انکے اعتقاد کا مخالف ہو وہ مشرک اور کافر ہے اب جو حضرات کسی مسلمان کو دیندار متبع سنت کو اپنے اعتقاد کے مخالف دیکھ کر کافر کہدیں کیا وے خود وہابی نہ ہو جائیں بریں عقل و دانش بباید گریست۔ محمد خلیل الرحمٰن [۱۳۳] عفرلہ المنان بے شک یہ حضرات متبع سنت و شریعت غراء اور ملت حنفیہ بیضاء ہیں کسی متعصب اور خود غرض کے کہنے سے ہرگز انکی طرف کفر کی نسبت نہیں کیجا سکتی ہے۔ بلکہ قائل پر جرم تکفیر عائد ہوگا۔

محمد [۱۳۴] عفرلہ الصمد ۲۸۔ نومبر ۱۹۳۱ء

جواب استفتا نمبر ۴۶

از جانب مولانا مولوی محمد ظہور علی صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم قصبہ بچھرایوں ضلع مراد آباد

الجواب

مسمیاً حامداً و مصلیاً۔ اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔ سنت ما واظب علیہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین من بعدہ والسنۃ نوعان سنۃ الہدیٰ ترکہا توجب اساءۃ وکراھیۃ کالجماعۃ والاذان والاقامۃ ونحوھا وسنۃ الزوائد ترکہا لایوجب ذالک کذا فی رد المحتار۔ یعنی جس پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عمل کیا ہو اور آپ کے بعد خلفاء راشدین نے عمل کیا ہے سوائے فرائض کے اور سنت کی دو قسمیں ہیں ایک سنت الہدیٰ ہے جس کے ترک سے کراہت اور اسارت ہے جیسے جماعت اور اذان اور تکبیر صلوٰۃ وغیرہ اور دوسری قسم سنت زوائد ہے جس کے ترک سے نہ کراہت ہے اور نہ ملامت اور عمل موجب ثواب ہے۔ بدعت ما احدث

علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما یعنی بدعت وہ چیز ہے جو نئی بات خلاف اس حق کے جو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے خواہ وہ علم سے ہو یا عمل سے یا حال سے بوجہ کسی شبہ کے یا اچھا سمجھ کر اور اس نئی بات کو دین قویم اور راہ راست بنالیا ہو کذا فی رد المحتار غرض اس ایجاد بندہ کو جزو دین بنالیا ہو جسکو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اس طرح فرمایا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد او کما قال۔ یعنی جس شخص نے دین اسلام میں اپنی طرف سے کوئی بات بنائی جو کہ جزو دین نہ تھی وہ ہمارا نہیں۔ وہ مردود ہے۔ وہابی کی تحقیق۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا چونکہ خیالات فاسدہ اور عقائد باطلہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا اور جبراً اپنے خیالات فاسدہ کی انکو تکلیف دیتا رہا انکے اموال کو مال غنیمت اور حلال سمجھا اور انکے قتل کو باعث ثواب شمار کیا اہل حرمین خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً تکالیف پہونچائیں سلف صالحین کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ کہے بہت سے اسکی تکالیف شدیدہ سے مجبور ہو کر مدینۃ الرسول علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام اور مکہ معظمہ جیسے متبرک جگہوں کو چھوڑ گئے ہزاروں اسکے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے غرض وہ ایک ظالم و باغی و خونخوار فاسق شخص تھا اسوجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس سے اور اسکے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے لیکن یہاں ہندوستان میں اولاً وہابی کا لفظ اس شخص کے لئے تھا جو کہ ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقلد نہ ہو بعد میں ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے والوں اور بدعات سیئہ اور رسومات قبیحہ سے اجتناب کرنے والوں پر اطلاق ہونے لگا حتیٰ کہ بمبئی اور اسکے نواح میں تو یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت بیان کرے وہ بھی وہابی ہے گو وہ کتنا ہی بڑا مسلمان ہو اور وہابی ایک گالی کا لفظ بنگیا غرض اب وہابی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو بدعات سیئہ سے محترز ہو۔ حنفی۔ یعنی فروعات اسلام میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

کا مقلد ہو سنت پر عمل کرتا ہو ارتکاب معاصی سے خدا جبار قہار سے ڈرتا ہو چونکہ ہمارے
مشائخ عظام رضوان اللہ علیہم جن کی اُس جاہل اور واعظ الضلالت و شکم پرور نے نام
بنام تکفیر کی ہے بدعات کی قلع قمع میں تا حیات کمربستہ اور منہمک رہے اور احیائے سنت
سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مستعد و راسخ الاقدام اور اظہار حق میں لایخافون
لومۃ لائم پر بہ تمام و کمال عامل رہے اسلئے اس شیطانی لشکر کو ان پر غیظ و غضب پیدا
ہوا۔ حسداً من انفسہم جیسا کہ قوم یہود کو رحمۃ للعالمین علیہ التحیۃ والتسلیم سے ظاہر
ہوا تھا کیوں اس لئے سمجھے کہ اب یہ چرب لقمہ اور توشہ کے حلوے اور قبروں کی تبرک
مٹھائی ہاتھ سے چلی اور جو جال شیطانی سادہ لوح اور جاہل سلمانوں پر بغرض تحصیل
منافع پھیلا رکھا تھا ٹکڑے ٹکڑے ہوا اور وجاہت اور عزت ذلت اور رسوائی سے کرکری
ہوئی تب اخوان الشیاطین نے اُن بندگان خاص علماء ربانی جو کہ علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل کے پورے مصداق تھے اور اعتقاداً و عملاً ہر طرح سے پاک تھے انکے کلام میں
تحریف کی بہتان باندھے اور طرح طرح کی افترا پردازی کی جسکی تصدیق مہند رسالہ
سے واضح ہے (جو کہ مولانا خلیل احمد صاحب کا مؤلفہ ہے) تاکہ عوام جو کہ جال شیطانی میں
محبوس ہیں ان علماء ربانی اور مقتدیان دین سے متنفر رہیں اور اپنی شکم پروری اور
حرام خوری میں نقصان نہ آئے کیوں غیظ و غضب اس فرقہ دجالی کو نہ ہوتا یہ تو مجبور
اس زہر اُگلنے پر تھے حسب کلام ملک العلام لن تجد لسنت اللہ تبدیلا اسکے طریقہ کو
بدلا ہوا نہ پاویگا وہ یہ جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن ہمنے ہر نبی کیواسطے
دشمن بنا دئے ہیں شیطان انسانوں اور جنوں سے۔ نیابت رسول علیہم الف الف
صلوٰۃ و سلام ایسی تھی کہ دشمنان دین یہود کے بھائی تارکان سنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی آنکھوں میں نہ کھٹکتی جوں جوں بوجہ برکت عمل بالسنت یہ شیوخ اہل عالم
میں محبوب ہوئے اُسی قدر اس طائفہ دجالی کو غضب بڑھا دل کباب ہوئے مجبور سب
و شتم پر کمربستہ ہوئے بالآخر غیرت خداوندی جوش میں آئی اور ایک نہیں بلکہ دو عالم
و مقتدیان مسلمین کو جو کہ اُن اخیار کے فیوض علوم ظاہرہ و باطنہ سے مستفیض اور مالا

مال ہیں فرقہ باطلہ کی سرکوبی کے واسطے بقول مشہور لکل فرعون موسیٰ کھڑا کردیا تاکہ مسلمانان
عالم ورطہ ضلالت ہیں نہ گریں ایک مولانا مرشدنا خلیفہ برحق شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ
راس المسترشدین امام جلیل فاضل نبیل وحید الدہر ابی حنیفۃ الزمان بخاری الدوران
استاذ العرب والعجم المدرس بمسجد النبی المحترم صلی اللہ علیہ وسلم مولوی مدنی مولانا حسین احمد
صاحب لازالت برکات فیوضہم علی راس المسترشدین و علی عامۃ المسلمین نے الشہاب
الثاقب علی المسترق الکاذب تالیف فرماکر راس الشیاطین کے کید و عقائد باطلہ کا اظہار
فرمایا اور اُسکی بہتان بندی اور سرقہ کو آشکارہ فرمایا اور اُسکے اقوال ناپسندیدہ کا جواب
باصواب تحریر فرمایا جسکی خوبی رسالہ کے مطالعہ سے ہویدا ہے۔ دیکھو دوسرے ثانی اثنین
حضرت ماحی بدعت غیظ المبتدعین ابن تیر خدا جناب مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب
چاندپوری ادام اللہ فیوضہم نے اوّلاً مناظرہ کا اعلان کیا بریلی گھر پر دجال کے پہونچے
اور عام اعلان کے بعد بھی جب کوئی میدان میں نہ آیا تو چند رسالہ رد التکفیر علی فحاش
التنظیر۔ الطین الاذب علی اسود الکاذب۔ وغیرہ تالیف فرمائے جن میں مجدد المکفرین
و ضار الاسلام والمسلمین مفتی بریلوی علیہ ما علیہ کے ہفوات باطلہ و ہزلیات شیاطینیہ اور
افترآت و بہتان ہائے کاذبہ کا جواب دیا گیا ہے تالیف فرما کر شائع فرمادئے اور مناظرہ
کی دعوت عامہ دی کہ جو بھی معتقدین مجدد المضلین بریلوی ہیں سے اس کفر کو جو کہ خود اسکی
تحریر سے اُسپر اور اسکے معتقدین پر غیر متناہی طور سے عائد ہوتا ہے دور کردے اٹھے سچ ہے
آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے چاہ کنندہ را چاہ درپیش۔ اب کہاں تھے۔ سانپ سونگھ گیا
ہاں ادھر اُدھر سادہ لوح اور جاہل مسلمانوں کی گمراہی سے باز نہیں آتے شرم شرم اس بیحیائی
کی کہیں انتہا بھی ہے۔ اجی شرم کیسی اور حیا کہاں بفرمان نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم الحیاء شعبۃ
من الایمان جب ایمان کو ہی خیرباد کہہ چکے تو پھر حیا کہاں واللہ یضل من یشاء و یھدی
من یشاء بس یہی دعا منا سب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ وہ علی کل شئی قدیر
ہے۔ ان کے قلب مجنونہ کی مہر توڑ دے اور جملہ کلمہ گو کو گمراہی سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔
وما علینا الا البلاغ۔ راقم الحروف محمد ظہور علی عفی عنہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم قصبہ بھیرالوں ضلع مرادآباد

الجواب صحیح ۔ محمد عبید اللہ ۱۲۶ مہر (محمد عبید اللہ)

جواب استفتا نمبر (۴۷)

ازجانب علمائے مدرسۂ عالیہ اسلامیہ عربیہ کالج شہر ڈھاکہ

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) مولوی حشمت علی رضاخانی لکھنوی کوئی مشاہیر علماء سے نہیں ہے اور پھر لکھنؤ میں مشہور عالم ہے کون؟ غالباً کوئی شیعہ تبرائی ہوگا یا اگر شیعہ نہیں تو لکھنؤ میں اہل تشیع کی صحبت سے سب و شتم کی عادت سیکھی ہے اور ان کی عادت ہے کہ اکابر امت پر منہ آتے ہیں اور ان پر زبان درازی کو اپنے لئے ذخیرۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔ اگر یہ حضرات مذکورین جو نمونۂ سلف صالحین ہیں اور اکابر علماء دیوبند یقیناً مصداق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین (مشکوٰۃ شریف) ہیں اگر حشمت علی رضاخانی ان کو کافر کہتا ہے تو ہم اُسکے مقابلہ میں حشمت علی کو مسلمان کہتے ہیں۔ بقول شاعر؎

نظام بے نظام ار کافرم خواند مسلمانت بگویم در جوابش	چراغ کذب را نبود فروغی دروغی را جزا باشد دروغی

مخالفین ان حضرات کی شان میں جو کچھ کہتے ہیں اور یاوہ سرائی کرتے ہیں درحقیقت اپنی حالتوں کا اظہار اور کشف کرتے ہیں یہ حضرات بمثال آئینہ ہیں اور آئینہ کے سامنے جیسا چہرہ پیش ہوگا وہی منعکس ہوگا بلکہ بعض نابلد اس آئینہ ہی کو بدنما سمجھتا ہے جیسا کہ ایک حبشی نے راستہ میں ایک آئینہ پڑا پایا اٹھا کر جو دیکھا تو اپنے رُخ پری تمثال کا معائنہ کیا جھنجھلا کر آئینہ کو دے مارا اور کہا کہ تیرے بدشکل ہونے کی وجہ ہی سے تجھکو اسی طرح پھینکدیا ہے۔ رضوی یا رضائی کے امثال سب اسی منوال پر ہیں۔ کہ بزرگان دین اور اکابر ملت پر لعن طعن سب و شتم کرتے کرتے قلب انکا سیاہ ہوہی جاتا ہے صورت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم من لعن شیئا

لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ الترمذی کذا فی المشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳ وایضاً فیہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئاً صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تھبط الی الارض فتغلق ابوابہا دونہا ثم تأخذ یمیناً وشمالاً فاذا لم تجد مساغاً رجعت الی الذی لُعن فان کان لذلک اھلا والا رجعت الی قائلہا ابوداؤد کذا فی المشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک البخاری (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱)

اور اگر بالفرض یہ حضرات حسب زعم رضاخانی ایسے ہی ہوتے تب بھی تو ان پر سب و شتم از روئے اسلام ناجائز ہے۔ ایک بار یہودیوں نے حضرت کو السّام علیکم کہا یعنی تیرے موت آئے اسپر عائشہ صدیقہؓ نے ان یہودیوں پر لعنت فرمائی حضرت نے سختی سے ان کو منع فرمایا۔ عن عائشۃؓ ان یھوداً اتوا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقالوا السّام علیکم فقالت عائشۃ علیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم قال مھلاً یا عائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش الخ البخاری صفحہ ۹۰۹ مصطفائی۔ تو کیا یہ حضرات بزعم رضاخانی یہودیوں سے بھی بدتر ہیں؟ خاک بدہنش۔ خیر اللہ تعالیٰ کا ان حضرات کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ خدا ہی کو معلوم اور امید قوی ہے کہ یہ حضرات مع الذین انعم اللہ علیہم میں سے ہیں لیکن یہ رضاخانی بوجہ لعن وطعن کے دیکھئے کہ کہاں اسکا ٹھکانا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تبرائیوں کو زمرہ مسلمین سے خارج فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعاناً رواہ الترمذی وفی روایۃ لہ لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳۔ وفی البخاری صفحہ ۸۹۰۔ ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء فحشہ وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللعانین لا یکونون شھداء ولا شفعاء یوم القیامۃ رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۳۔

(۲) آجکل مکہ معظمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً میں جو لوگ حکومت کرتے ہیں ان کو ہم نے دیکھا کہ تبع سنت ہیں ان میں حافظ قرآن محدث بکثرت ہیں فروع میں امام احمد حنبل ؒ کے تابع ہیں اور اصول میں سلف صالحین کے پیرو ہیں۔ عام لوگوں میں وہ لوگ وہابی کہلاتے

ہیں جو ہندوستان میں غیر مقلد کے نام سے مشہور ہیں۔ رسمؔ و رواج کے پابند اور اہل بدعت
کے نزدیک وہ لوگ وہابی ہیں جو متبع سنت ہیں بدعات سے منع کرتے ہیں چہلم دہم وفاتحہ
مروجہ کے قائل نہیں اور دین میں ان کا قدم راسخ ہے حدیث اور فقہ حنفی کے سختی سے پابند
ہیں مجلس رقص و سرود و حال قال میں شریک ہوتے نہیں۔ مگر جو کچھ ہی سہی یہ کلمہ توہین
ہے اس سے احتراز لازم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق
بعد الایمان۔

(۳) سنی وہ لوگ ہیں جو حضرت سے اور صحابہ و تابعین۔ لہم باحسان سے جو امور ثابت
ہیں اور جو عقائد حقہ کہ سلف صالحین سے منقول ہیں ان کو حق اور صحیح سمجھکر اسکے پابند سختی
کے ساتھ ہیں فی شرح العقائد النسفیہ صفہ وترك الاشعری مذهبه واشتغل هو ومن تبعه
بابطال رای المعتزلة واثبات ماورد به السنة ومضی علیه الجماعة فسموا اهل السنة
والجماعة۔ اور حنفی وہ ہے جو فقہ کے مسائل میں متبع امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور ان کی
تقلید کرتے ہیں اور بدعت کی تعریف یہ ہے کہ دین اسلام میں جو امر معروف و مشہور ہے امر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے جو باتیں ثابت ہیں اس کے خلاف کا اعتقاد
کرنا بوجہ کسی شبہ کے نہ بطور انکار کے۔ اور اس کی تعریف تو خود حضرتؐ نے فرمادی ہے قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد۔ رواہ البخاری صفہ ۳۷۱۔
یعنی دین کے اندر کسی ایسی بات کا تراشا جس کی شہادت اصول دین سے نہیں ملتی اور فی امرنا
فرمایا لا مرنا نہیں فرمایا اس سے صرف و نحو اصول بلاغت وغیرہ کا بدعت ہونا لازم نہیں آیا
اسلئے کہ یہ احداث للدین ہے فی الدین نہیں یعنی دین کے اندر دین کی حیثیت سے کسی نئی
بات کو داخل کرنا۔ قال الشیخ عبد الحق المحدث الدهلوی فی مقدمته هو اعتقاد امر محدث
علی خلاف ما عرف فی الدین وما جاء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه بنوع
شبهة وتاویل لا بطریق جحود وانکار فان ذلك کفر اه اور اہل بدعت کے متعلق یہ وعید
ہیں بخاری شریف صفہ ۲۵۱ فضائل مدینہ علی صاحبہا الالف سلام وتحیۃ میں ہے من احدث
فیہا حدثا او اوی محدثا فعلیه لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف

ولا عدل الخ یعنی جو شخص مدینہ منورہ میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو جگہ دے اسپر
خدا کی اور اسکے فرشتے اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے اس کی کوئی عبادت نفل یا
فرض مقبول نہیں۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعة فقد
اعان علی هدم الاسلام یعنی جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی وہ درحقیقت اسلام کے ڈھانے
میں مدد کی خلاصۂ جواب یہ ہے کہ حضرات اکابر علماء دیوبند ربانیین سے ہیں ان کا مکفر
اپنا انجام خراب کر رہا ہے عموماً مسلمان کو برا کہنا فسق ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سباب المومن فسوق وقتاله کفر۔ چہ جائیکہ تکفیر اکابر ملت۔ نعوذ باللہ من شرور
انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ واللہ ولی الرشاد۔ کتبہ محمد اسحٰق ۱۲۷ عفی عنہ عربی مدرس اسلامیہ
انٹرمیڈیٹ کالج ڈھاکہ ۷۔ نومبر ۱۹۳۱ء مہر (محمد اسحاق عفی عنہ)

فاضل اجل حضرت مجیب نے مسئلہ مذکورہ کی تنقیح و تنقید جس عنوان پر کی ہے اس پر کچھ
اضافہ کرنا لاطائل ہے۔ مگر مسئلہ کی اہمیت کیوجہ سے اتنا کہنا پڑتا ہے کہ اصول الفقہ اور اصول
عقائد کا اصل اصول یہ ہے۔ ولا نکفر اهل القبلة۔ اسی پر ائمہ مجتہدین نے اس حدیث صحیح
کی تاویل من ترك الصلوٰة متعمداً فقد کفر (متعمداً) ای استخفافاً کے ساتھ کی ہے غرض کہ
اکابر علماء کو کافر کہنا درست نہیں کہنے والا مبتدع۔ فاسق اور فاجر ہے العبد محمد ارشاد اللہ ۱۲۸
عفی عنہ للہ در المجیب المحقق فقد احق الحق وابطل الباطل بما لا مزید علیہ مہر (محمد ارشاد اللہ عفی عنہ)

حضرات علمائے دیوبند تو یقیناً علمائے ربانی اور صلحائے امت میں ہیں ان کی تکفیر
تو بلاریب بلاشک موجب وعید شدید و عذاب الیم ہے ہمارا تو مذہب ہے کسی اہل قبلہ کی تکفیر
نہ کی جاوے۔ لا نکفر احداً من اهل القبلة۔ اعاذنا اللہ من تکفیر احد من المسلمین
سید عبد الباری ۱۲۹ عفی عنہ مدرس عربی اسلامیہ کالج ڈھاکہ۔

حضرات علماء دیوبند کی حقانیت اور بدعت پسند نہ ہونے کی وجہ ان پر ہمیشہ یہ الزام
عائد رہا افسوس ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں بھی علماء دوسرے علماء کی تکفیر کے درپے
ہیں حضرت مولانا کا جواب کافی اور شافی ہے اس پر اور قلم روانی کی کوئی ضرورت باقی
نہیں رہی واللہ اعلم۔ احقر شمس اللہ ۱۳۰ غفرلہ مدرس عربی مدرسہ ڈھاکہ۔

ما حققہ المحقق العلام فھو حق وخلافہ باطل۔ محمد حسن رضا سلہٹی غفرلہٗ حال مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ۔

جواب استفتا نمبر (۴۸)

ازجانب مولانا مولوی ابوالفضل صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

الجواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اقول وباللہ التوفیق۔ استفتا کے جواب میں مخدومنا العلام فاضل اجل شمس العلماء حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب دام مجدہم کی مدلل تحریر کافی وافی ہے علامۂ موصوف نے سوالات مذکورہ کے ہر ہر پہلو پر نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ پوری روشنی ڈالی ہے ان فی ذالك لذکریٰ لمن کان لہ قلبٌ او القی السمع وھو شھید۔ لیکن مسئلہ کی اہمیت کو خیال کرتے ہوئے مجھے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ حضرات اکابر دیوبند اور جن حضرات پر اس ناخداترس نے کفر کی تہمت اور افترا کیا ان حضرات کی ہستی اور ذات فرشتہ صفات اس ناجائز اتہام اور ناپاک افترا سے بالکل ہی منزہ اور پاک ہے بلکہ یہ اکابر ملت بلاشبہ کنتم خیر امۃ الآیۃ انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کے زمرہ میں داخل ہیں اور بالیقین ما انا علیہ واصحابی اور انما العلماء ورثۃ الانبیاء انہیں حضرات پر چسپاں ہے۔

حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کے وہ روشن چراغ ہیں کہ جنکی روشنی سے ہندوستان سے کفر اور شرک اور بدعات کی تاریکیاں اور ظلمات دور ہوئیں اور توحید اور اتباع سنت نبوی کی بنیاد پڑی اور آخیر الشھید فی الجنۃ ومن قاتل فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ ولا یفضلہ النبیون الا بدرجۃ النبوۃ سے مشرف وممتاز ہوئے اور حضرت مولانا گنگوہیؒ اور نانوتویؒ اور شیخ الہند دیوبندیؒ اور علامۂ انبیٹھوی اور لبقیۃ السلف حجۃ الخلف آیۃ من آیات اللہ حکیم الامۃ تھانوی مدظلہم العالی

اکابرین امت میں سے جس بلند پایہ کی ہستیاں تھیں اور دین ودنیا کو ہر طبقہ کو ہر ادنیٰ واعلیٰ بخوبی جانتے ہیں ان حضرات کا تقدس وتدین اور تفقہ فی الدین کالشمس فی نصف النہار درخشان وتابان ہیں۔ شعر

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
گر راست خواہی ہزار چشم چناں	کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

اللہ تعالیٰ اس دریدہ دہن ناخداترس دشمن اہل حق کو ہدایت کرے اسکو یاد رکھنا چاہئے کہ

چراغے راکہ ایزد برفروزد	ہر آنکو تف زند ریشش بسوزد
اگر گیتی سراسر باد گیرد	چراغ اہل حق ہرگز نمیرد

اگر اس خوف خدا سے معرا مکفر اہل حق کو علوم دینیہ سے مس بھی ہوتا تو ہرگز ان علمائے حقانی اور صلحائے امت کی تکفیر تو درکنار ایک ادنیٰ کلمہ گو کی تکفیر پر بھی جرأت نہ کرنا قال ابوحنیفۃ رحمہ لا نکفر احداً من اھل القبلۃ۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں فی الخلاصۃ وغیرھا اذا کان فی مسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم اب حضرات معززین خود انصاف فرمائیں کہ امام ہمام اور فقہائے کرام تکفیر مسلم سے کسقدر احتیاط فرماتے ہیں اور اس علم سے بے بہرہ نادان دوست محصل زر علمائے حقانی کی مقدس جماعت کو کہ جن کی تمام زندگی قال اللہ وقال الرسول کی تعلیم وتدریس میں گذری اُن پر کفر کا فتویٰ دیتا ہے اور اُن کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہے نعوذ باللہ من ذالك۔ سچ ہے والجاھلون لاھل العلماء اعداء قال رسول اللہ علیہ وسلم من عادیٰ لی ولیاً فقد اٰذنتہ للحرب۔ شعر

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد   میلش اندر طعنۂ پاکان برد

اس بیچارہ کو اتنی بھی خبر نہیں کہ تکفیر مسلم سے اُس پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذالك الاحار علیہ متفق علیہ فقط کتبہ ابوالفضل محمد عبدالحمید غفرلہٗ ناظم مدرسۃ الاسلامیۃ العربیہ بدکہ

مہر
ابوالفضل
محمد عبدالحمید ۱۳۴۱

جواب استفتا نمبر (۴۹)

ازجانب مولانا سید محمد اعلیٰ صاحب مدرس اوّل مدرسہ رحمانیہ ٹانڈہ باولی ضلع مرادآباد

الجواب

باسمہ تعالیٰ سبحانہ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ ان الباطل کان زھوقا

(جواب ۱) طریقہ یہ ہے کہ دلیل پیش کرنا مدعی کا فرض ہوتا ہے۔ مدعی حشمت علی صاحب ہیں مگر تعجب کی بات ہے کہ دلیل مدعیٰ علیہ سے طلب کی جارہی ہے۔ ہمارا مختصر جواب تو یہی ہے کہ قرآن پاک کی آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث امام ابوحنیفہؒ کا فقہ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تابعین تبع تابعین اسلاف اُمت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے عقائد۔ اقوال کو مطالعہ کرلو۔ اور پھر ان حضرات کے عقائد کو ان کی تصانیف سے انکے فاضل تلامذہ سے اور مریدین سے مقابلہ کرو اور ملاؤ اگر کچھ خلاف نکلے تو اختیار ہے جو چاہے لقب تجویز کرلو۔ ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی۔ شیخ عرب وعجم۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ مہاجر مکّی کے خلیفہ تھے اور یہ دونوں بزرگ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ العزیز کے ہمرکابی میں جہاد میں شریک ہوئے مصائب برداشت کیں وغیرہ وغیرہ۔ اور موصوف الصدر ہر دو اصحاب حضرت شاہ عبدالغنی صاحب قدس سرہ العزیز کے مایہ ناز شاگرد تھے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ارشادات پر کاربند اُن کی تصانیف کے مقدس اسباق ازنہ تعجب ہے کہ جس نے ہزاروں مصیبتیں اللہ کی راہ میں برداشت کیں خاندانی اعزاز کو۔ عزت وقار کو عیش و آرام کو حتیٰ کہ اپنی جان کو بھی خدا کی راہ میں فنا کردیا ہو یعنی حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ، اُنکے متعلق اس قسم کے الفاظ نکالے جاتے ہیں جس کے معنے دوسرے لفظوں میں یہ ہوتے ہیں کہ ع

رقص کردن خود نداند صحن را گوید کجست۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی کی مساعی جمیلہ نہ ہوتیں تو اس دور فتن وابتلا میں علم کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی

کا پتہ چلنا بھی مشکل تھا دارالعلوم دیوبند کی مستحکم بنیادیں انھیں مقدس بزرگوں نے قایم کی تھیں جنکے سلسلہ میں آج ہزاروں مدرسہ ہندوستان کے طول وعرض میں قایم ہیں اور تمام ہندوستان بوستان علم بنا ہوا ہے۔ عرب۔ بخارا۔ افغانستان۔ افریقہ۔ چین۔ جاوا۔ غرض دنیا کے ہر گوشہ کے طلبہ اس مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں آتے ہیں جنمیں سے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب حکیم الامت تھانوی مدظلہما العالی جیسے بزرگ بھی ہوتے ہیں جنمیں سے اول الذکر نے روضۂ اقدس سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں خاص مسجد نبویؐ میں دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعلیم دی۔ اور ثانی الذکر آج فضائے عالم میں حکیم الامت کا لقب پاکر لاکھوں مریضان روحانی کا مداوا کیا اور کررہے ہیں اسپر دلیل کی چنداں حاجت نہیں چونکہ آفتاب آمد دلیل آفتاب یہ جو کچھ تحریر ہوا اُن حضرات کی تعریف میں بلکہ اس قسم کے نامکمل اوصاف انکی متانت اور سنجیدگی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے انکے فضائل اس سے بہت زائد ہیں ایک سمجھدار اور انصاف پسند کی عقل یقیناً اس دیدہ دلیری سے حیران رہ جائے گی اور فطری طور پر بالاضطرار پکار اُٹھیگی کہ خدایا اگر یہ لوگ معاذ اللہ کافر ہیں تو مسلمان کون ہوگا یا دور حاضرہ میں پکے مسلمان ہی کا نام کافر او روہابی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کے تقدس پر اُنکی دعا کی قبولیت کافی دلیل ہے کہ بلدۂ مقدسہ یعنی مدینہ طیبہ میں اُن کی وفات ہوئی۔ ابوداؤد کی شرح تبحر علمی کی کافی حجت ہے مگر شاید محبوب عالم شہنشاہ دوجہاں کے قدموں میں وفات پانا ہادی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی بے نظیر شرح کرنا بھی بندگان ہوا و ہوس کے خیال میں دلیل کفر ہے یاد رکھو باطل کو بقا نہیں ہے۔ پائداری اور استقامت صداقت ہی کا حصہ ہے جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ہاں ایک مرض ان حضرات میں ضرور تھا وہ درد اسلام۔ فداکاری جان نثاری عقائد عامہ کی اصلاح۔ مسلمانوں کو افلاس اور ہلاکت سے بچانے کے لئے انسداد رسوم جاہلیہ کی جدوجہد اپنے منافع اور تمام اغراض کو صداقت پر قربان کردینا یہی چیز تھی جنے الحق مر (الحق مرٌّ) کڑوا ہے، کے بموجب بہت سے صاحب غرض لوگوں

جواب استفتا نمبر (۴۹)

از جانب مولانا سید محمد اعلیٰ صاحب مدرس اول مدرسہ رحمانیہ ناٹدہ باولی ضلع مرادآباد

الجواب

باسمہ تعالیٰ سبحانہ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ ان الباطل کان زھوقا

(جواب ۱) طریقہ یہ ہے کہ دلیل پیش کرنا مدعی کا فرض ہوتا ہے۔ مدعی حشمت علی صاحب ہیں مگر تعجب کی بات ہے کہ دلیل مدعیٰ علیہ سے طلب کی جارہی ہے۔ ہمارا مختصر جواب تو یہی ہے کہ قرآن پاک کی آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث امام ابوحنیفہ کا فقہ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تابعین تبع تابعین اسلاف اُمت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے عقائد۔ اقوال کو مطالعہ کرلو۔ اور پھر ان حضرات کے عقائد کو ان کی تصانیف سے انکے فاضل تلامذہ سے اور مریدین سے مقابلہ کرو اور ملاؤ اگر کچھ خلاف نکلے تو اختیار ہے جو چاہے لقب تجویز کرلو۔ ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی۔ شیخ عرب وعجم۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ مہاجر مکی کے خلیفہ تھے اور یہ دونوں بزرگ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ العزیز کے ہمرکابی میں جہاد میں شریک ہوئے مصائب برداشت کیں وغیرہ وغیرہ۔ اور موصوف الصدر ہر دو اصحاب حضرت شاہ عبدالغنی صاحب قدس سرہ العزیز کے مایہ ناز شاگرد تھے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ارشادات پر کاربند اُن کی تصانیف کے مقدس اسباق ازبر تعجب ہے کہ جس نے ہزاروں مصیبتیں اللہ کی راہ میں برداشت کیں خاندانی اعزاز کو۔ عزت وقار کو عیش و آرام کو حتیٰ کہ اپنی جان کو بھی خدا کی راہ میں فنا کردیا ہو یعنی حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ، اُنکے متعلق اس قسم کے الفاظ نکالے جاتے ہیں جس کے معنے دوسرے لفظوں میں یہ ہوتے ہیں کہ ع

رقص کردن خود نداند صحن را گوید کمیت۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی کی مساعی جمیلہ نہ ہوتیں تو اس دور فتن وابتلا میں علم کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی

کا پتہ چلنا بھی مشکل تھا دارالعلوم دیوبند کی مستحکم بنیادیں انھیں مقدس بزرگوں نے قایم کی تھیں جنکے سلسلہ میں آج ہزاروں مدرسہ ہندوستان کے طول وعرض میں قایم ہیں اور تمام ہندوستان بوستان علم بنا ہوا ہے۔ عرب۔ بخارا۔ افغانستان۔ افریقہ۔ چین۔ جاوا۔ غرض دنیا کے ہر گوشہ کے طلبہ اس مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں آتے ہیں جنمیں سے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب حکیم الامت تھانوی مدظلہما العالی جیسے بزرگ بھی ہوتے ہیں۔ جنمیں سے اول الذکر نے روضۂ اقدس سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں خاص مسجد نبویؐ میں دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعلیم دی۔ اور ثانی الذکر آج فضائے عالم میں حکیم الامت کا لقب پاکر لاکھوں مریضان روحانی کا مداوا کیا اور کررہے ہیں اسپر دلیل کی چنداں حاجت نہیں چونکہ آفتاب آمد دلیل آفتاب یہ جو کچھ تحریر ہوا اُن حضرات کی تعریف میں بلکہ اس قسم کے نامکمل اوصاف انکی متانت اور سنجیدگی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے انکے فضائل اس سے بہت زائد ہیں ایک سمجھدار اور انصاف پسند کی عقل یقیناً اس دیدہ دلیری سے حیران رہ جائے گی اور فطری طور پر بالاضطرار پکار اُٹھیگی کہ خدایا اگر یہ لوگ معاذ اللہ کافر ہیں تو مسلمان کون ہوگا یا دور حاضرہ میں پکے مسلمان ہی کا نام کافر او وہابی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کے تقدس پر انکی دعا کی قبولیت کافی دلیل ہے کہ بلدۂ مقدسہ یعنی مدینہ طیبہ میں اُن کی وفات ہوئی۔ ابوداؤد کی شرح تبحر علمی کی کافی حجت ہے مگر شاید محبوب عالم شہنشاہ دوجہاں کے قدموں میں وفات پانا ہادی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی بے نظیر شرح کرنا بھی بندگان ہوا و ہوس کے خیال میں دلیل کفر ہے یاد رکھو باطل کو بقا نہیں ہے۔ پائداری اور استقامت صداقت ہی کا حصہ ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ہاں ایک مرض ان حضرات میں ضرور تھا وہ درد اسلام۔ فداکاری جان نثاری عقائد عامہ کی اصلاح۔ مسلمانوں کو افلاس اور ہلاکت سے بچانے کے لئے انسداد رسوم جاہلیہ کی جدوجہد اپنے منافع اور تمام اغراض کو صداقت پر قربان کردینا یہی چیز تھی جنے الحق مر (حق کڑوا ہے) کے بموجب بہت سے صاحب غرض لوگوں

سے یہ خطاب دلوائے۔ اور بندگان ہوا نے انتہائی کوشش کی کہ ان حضرات کو بدنام کرکے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے پنجہ میں رکھکر اپنی مرادیں پوری کی جائیں۔ حلوے مانڈے کی خیر منائی جائے۔ لیکن صداقت کے رواج میں اگرچہ دیر ہوتی ہے مگر چھپ نہیں سکتی چنانچہ بُرا کہنے والے بُرا کہتے ہیں مگر عام مسلمانوں کے دلوں کے دروازے اُن کی صدائے حق کو دعوت دینے کے لئے کھلے جا رہے ہیں حق غالب ہو رہا ہے اور باطل جھنجلائی ہوئی آواز میں چیخ پکار کرتا ہوا منہ چھپاتا پھر رہا ہے مگر اللہ کی مرضی یہ ہے کہ الحق یعلو ولا یعلیٰ علیہ یعنی حق بلند ہوتا ہے اُس پر کوئی بلند نہیں ہوتا جسکی بہت سی شاخیں دور حاضرہ میں موجود ہیں اس سے زائد تحریر کرنے میں عبارت طول پکڑتی ہے اور چنداں حاجت نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(جواب ۲) بارہویں صدی کے اخیر میں نجد میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام عبدالوہاب تھا نجد کے کچھ آدمی اُسکے ہم خیال ہوگئے سلطان کے مقابلہ میں بغاوت بھی کی اور سنا جاتا ہے کہ روضۂ اقدس کی طرف بھی کچھ گستاخانہ ارادوں سے بڑھا مگر ناکام رہا۔ حضرات دیوبندیہ کو اُس سے کچھ تعلق نہیں۔ ممکن ہے کہ اُسکے وطن میں اُسکے ہم خیال کچھ لوگ ہوں۔ باقی جیسے حضرات دیوبندیہ کو (معاذ اللہ) کافر کہتے ہیں اُسی طریقے سے وہابی بھی کہدیتے ہیں اُنکے حق میں دونوں چیزوں کی نسبت افترا اور بہتان ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(جواب ۳) سنی سے مراد ہوتی ہے اہل سنت والجماعت لفظاً اہل سنت والجماعت کے دو حصہ یعنی دو جز ہیں سنت اور جماعت سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور آپکے صحابۂ کرام کے طریقے اور جماعت سے مراد جماعت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اہل سنت والجماعت سے مراد وہ جماعت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں اور صحابۂ کرام کی مقدس جماعت کے اصول کے مطابق عقائد رکھے۔ اور پھر حنفی سے مراد وہ جماعت یا شخص ہے جو مسائل فقہیہ اور مسائل فرعیہ میں امام ابو حنیفہ کے فتاوی پر عمل کرے بدعت وہ فعل ہے جو کسی شبہ یا کسی پسندیدگی کی وجہ سے اس حق کے برخلاف اختیار کر لیا گیا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے اور پھر اس فعل کو دین قیم اور صراط مستقیم مان لیا گیا ہو بدعت

کا گناہ بہت سخت ہے جو کہ قرآن کریم سے (لا تغلوا فی دینکم) کے تحت میں معلوم ہوتا ہے نیز چند احادیث نقل کرتا ہوں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ بدعت کتنا بڑا گناہ ہے اور اس سے زائد بہت سی احادیث موجود ہیں جن سے بدعت کی مذمت معلوم ہوتی ہے (۱) من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ یعنی جس شخص نے ہمارے دین میں نئی بات پیدا کی وہ ہم سے نہیں ہے یعنی مسلمان نہیں ہے اس مضمون کی چند حدیثیں موجود ہیں (۲) وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی نار میں یعنی دوزخ میں ہوگی۔ (۳) لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوٰۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین۔ ترجمہ نہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ صاحب بدعت کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ نفل اور نہ فرض نکل جاتا ہے اسلام سے جیسے کہ نکل جاتا ہے بال گندھے ہوئے آٹے سے۔ مطلب یہ کہ بدعتی کی کوئی چیز قبول نہیں کیجاتی اور اسلام سے قطعی خارج ہو جاتا ہے اب خود خیال فرما سکتے ہیں کہ بدعت کسقدر بڑا گناہ ہے کہ اسلام سے قطعی خارج ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس بلا سے محفوظ رکھے آمین فقط واللہ اعلم بالصواب۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ کتبہ احقر السید محمد اعلیٰ مدرس مدرسہ رحمانیہ ٹانڈہ بادلی ضلع مراد آباد

مہر (بادلی ٹانڈہ یتیم خانہ مدرسہ رحمانیہ)

جواب استفتا نمبر (۵۰)

از جانب دار الافتا مدرسہ امدادیہ لہریا سرائے دربھنگہ (صوبہ بہار)

الجواب

(۱) اکابر علماء دیوبند و متبعین علماء دیوبند اہل سنت والجماعت حنفی المذہب ہیں انکے مقتدا باخدا عالم باعمل اتباع سنت کے شیدا تھے اُنکو کافر کہنا اپنے نامۂ اعمال کو خراب و سیاہ کرنا ہے وہ حضرات پکے مسلمان ہیں۔

(۲) وہابی عرف میں غیر مقلد کو کہتے ہیں جو ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرے

علماء دیوبند حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہیں تو وہ وہابی نہیں کہلائیں گے بلکہ حنفی مقلد کہے جائیں گے۔

(۳) سنی حنفی اُسکو کہتے ہیں جو جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے تمام صحابہ اور ائمہ اربعہ میں سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو ہو۔

(۴) حشمت علی خانصاحب کا حضرات دیوبند کے متعلق جھوٹ اور فضول بات نسبت کرکے اُنکو کافر کہنا۔ اور مقابر مسلمین میں دفن نہ کرنے کا حکم دینا حشمت علی خانصاحب کی جہالت ہے اُنکو کوئی خبر نہیں ہے وہ محض کسی دنیاوی لالچ میں آکر اپنا خاتمہ خراب کرنا چاہتے ہیں۔ شبہ ہے کہ حشمت علی خانصاحب کا خاتمہ خراب ہو۔ اللہ تعالیٰ حشمت علی اور سید احمد صاحبؒ رائے بریلی اور مولانا خلیل احمد صاحبؒ اور مولانا محمد قاسم صاحبؒ اور مولانا اشرفعلی صاحب مدفیوضہٗ نے دین کی بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور دین کی بڑی خدمت کی ہے اشاعت اسلام میں مولانا شاہ اسمٰعیل صاحبؒ اور سید احمد صاحبؒ نے اپنی جان دے کر شہادت حاصل کی یہ حضرات سنی حنفی المذہب تھے۔

(۵) بدعت اُسکو کہتے ہیں جسکی اصلیت اصول اربعہ میں یعنی قرآن شریف واحادیث شریف واجماع امت اور قیاس میں نہ ہو اور اُسکو اُمور دین سے سمجھا جاتا ہو۔ بدعت کا مرتکب ناری ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ عبدالحفیظ[۱۳۴] عفی عنہ مفتی مدرسہ امدادیہ ہریا سرائے دربھنگہ۔ المجیب مصیب۔ احقر محمد طیب[۱۳۵] عفی عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔ الجواب صحیح محمد زکریا[۱۳۶] عفی عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔

من اجاب فقد اصاب۔ احقر عبدالولی[۱۳۷] مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔

الجواب حق عبدالباری[۱۳۸] غفرلہٗ نائب ناظم انجمن اسلامیہ دربھنگہ۔

جواب استفتا نمبر (۵۱)

ازجانب جناب مولانا مولوی محمد عبدالحلیم صاحب انصاری پانی پتی ضلع کرنال

الجواب

سوال میں جن بزرگوں کی نسبت مولوی حشمت علی رضاخانی کا مقولہ نقل کیا گیا ہے یہ وہ اکابر ہیں جنھوں نے کفر و شرک کے مٹانے اور احیاء سنت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بڑی بڑی قربانیاں اور مصائب برداشت کی ہیں۔ اور ان ہی بزرگوں کی بدولت آج ہندوستان میں اسلام زندہ ہے اگر مولوی حشمت علی رضاخانی کے بقول خاکم بدہن یہ سب کافر ہیں تو آج مولوی حشمت علی رضاخانی اور اُنکے چند ہمنواؤں کے سوا کوئی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ (۲) و (۳) کے متعلق اہل حق کی کتابیں موجود ہیں جن میں مدلل ومبسوط جوابات مل سکتے ہیں فقط

محمد عبدالحلیم[۱۳۹] انصاری پانی پتی۔ ۱۶ر صفر المظفر سنہ ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر (۵۲)

ازجانب مولوی معین الدین صاحب مدظلہٗ۔ شہر اجمیر شریف

الجواب

(۱) یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔

(۲) علم کلام اور سلف صالحین کی کتابوں میں وہابی کی کوئی تعریف مذکور نہیں اور نہ اس کا کوئی ذکر ہے اور اس زمانہ میں تو وہابی اُسکو کہتے ہیں جو شریعت کا پابند متبع سنت حق گو شرک وبدعت سے پرہیز کرنے والا ہو اور ایسے شخص کو ملامت کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں یہ ایک لغو اور مہمل حرکت ہے ہاں ایسے لوگ جو خواہ مخواہ تشدد کرتے ہوں دوسروں کو کافر کہتے ہوں (جیسے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو) یہ قابل ملامت ہیں

(۳) سنی وہ ہیں جو ما انا علیہ واصحابی کے ماتحت چلتے ہیں۔ اور حنفی وہ ہیں جو حضرت امام اعظم (امام ابوحنیفہؒ) کے مقلد ہوں۔ بدعت کی تعریف خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے ماليس في امرنا فهو رد (جو ہمارے طریقہ سے خارج ہے وہ قابل رد ہے) کسی چیز کو اپنی حد سے گھٹانا بڑھانا جیسے مستحب کو واجب سمجھنا یا واجب کو مستحب سمجھنا اسی طرح دین میں کسی نئی بات کا پیدا کرنا یہ سب ماليس في امرنا فهو رد کے تحت میں داخل ہیں اور یہ سب بدعت ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ العبد المسکین

معین الدین[۱۴۰] الاجمیری کان اللہ لہ

ولک کن لک وانا موثق لذلک

مہر (کان اللہ لہ ۔ فقیر معین الدین)

فقیر منتخب الحق[۱۴۱] عفی عنہ

الجواب صحیح
عبد الغفور[۱۴۲] غفرلہ

نوٹ۔ جناب مولانا مولوی معین الدین صاحب اجمیری۔ حضرت سلطان الاولیا تاج الاصفیا خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمنام سرزمین پاک اجمیر شریف کے رہنے والے اور جناب مولانا مولوی حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی کے خاص شاگرد رشید ہیں "

جواب استفتا نمبر (۵۳)

از جانب علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ منبع العلوم قصبہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر

الجواب بعون الملک الوھاب

حامداً ومصلیاً (۱) علمائے دیو بند اور بالخصوص جن کے اسمائے گرامی سوال میں مذکور ہیں۔ علمائے حقانی ہیں اور انکو کافر (نعوذ باللہ) کہنا جہالت اور نادانی اور از راہ تعصب ہے۔ ان حضرات نے دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمات انجام دی ہیں اسکے لحاظ سے تو یہ کہنا سچ ہوگا کہ انکے علاوہ دین الٰہی کا سچا خادم دوسرا کوئی گروہ ہندوستان میں نہیں لکھنوی یا بریلوی جو شخص بھی ایسے علمائے حقانی کو برا کہے وہ خود برا ہے۔

(۲) بتدعین کے خیال کے موافق وہابی نسبت ہے عبد الوہاب نجدی کی طرف جس کے متبعین اکثر مسائل میں اہل حدیث کی جماعت سے متفق ہیں نہ کہ علمائے دیو بند۔

(۳) جس شخص کے عقائد گروہ اہل سنت والجماعت کے موافق ہیں اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہے وہ سنی حنفی ہے۔ اور یہ مشہور لفظ ہے اس سے زیادہ اسکی تشریح بے سود ہے دین میں نئی بات پیدا کرنا غیر دین کو امور دین میں شامل کرنا بدعت ہے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کل محدث بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ اس مضمون کو زیادہ تفصیل سے لکھنے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ بہت سے رسائل اس موضوع پر شائع ہو چکے ہیں انکا مطالعہ کافی ہوگا۔

کتبہ سید حمید الدین[۱۴۳] غفرلہ مہتمم و مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر۔ ۲۲۔ صفر ۱۳۵۰ھ

مہر (مدرسہ عربیہ ۔ قصبہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر ۱۲۹۳ھ)

شہد دار المجیب احقر العبد بشیر احمد[۱۴۴] غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ منبع العلوم قصبہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر

جواب استفتا نمبر (۵۴)

از جانب علماء مدرسہ جامعہ رحمانی شہر مونگیر۔ (صوبہ بہار)

الجواب

(۱) علمائے دیو بند بے چون و چرا مسلمان حنفی المذہب متبع سنت ہیں جو شخص ان حضرات کی تکفیر کرتا ہے اور ایسے بہترین لوگوں کے متعلق زبان درازی کرتا ہے وہ آفتاب پر خاک ڈالتا ہے اور اپنی عاقبت خراب کرتا ہے ایسے شخص سے لوگوں کو اجتناب کرنا چاہئے

(۲) واقعۃً وہابی وہ لوگ ہیں جو عبد الوہاب نجدی کے متبع و پیرو ہیں مگر اس زمانہ میں گمراہ لوگ اپنے تعصب و جہالت سے ہر اس مسلمان کو وہابی کہتے ہیں جو شریعت کا صحیح طریقہ سے پابند ہوتا ہے۔

(۳) حنفی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرنیوالے کو کہتے ہیں۔

(۴) سنی وہ ہے جو عقائد اہل سنت والجماعت کیساتھ قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہو اور حضرات اہلبیت وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین واولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کا ادب کرتا ہو سلف صالحین کا پیرو بھی ہو۔

(۵) بدعت ہر اس امر کو کہتے ہیں جو شریعت سے ثابت نہ ہو اور قانون شریعت کے خلاف ہو اپنی طرف سے نئی بات بنا کر اسلام میں داخل کی جائے اسکے متعلق حدیث میں وارد ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجانیوالی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ نعیم الدین[۱۴۵] عفی عنہ مدرس مدرسہ جامعہ رحمانی مونگیر

اصاب ما اجاب

خادم العلماء ابو السیف[۱۴۶] رحمانی قائم مقام ناظم جامعہ رحمانی مونگیر

جواب استفتا نمبر (۵۵)

از جانب مولانا مولوی حافظ سید مہدی حسن صاحب مفتی راندیر ضلع سورت

الجواب

(۱) یہ حضرات محدث۔ فقیہ۔ ولی کامل تھے۔ ان حضرات کی عمریں دینی خدمت [illegible] فی سبیل اللہ تبلیغ دین۔ قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی درس و تدریس میں گذری ہیں [illegible] کے آثار آجتک موجود ہیں۔ کہ انکی جماعت میں سیکڑوں علماء وصلحا موجود ہیں جو دین کی خدمت کر رہے ہیں انہیں کی برکت سے آج دینی مدرسے خانقاہیں آباد ہیں مولانا محمد قاسم صاحب۔ مولانا رشید احمد صاحب مولانا خلیل احمد صاحب۔ مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید [illegible] علیہم اجمعین کی تصانیف آج بھی دنیا میں موجود ہیں جو انکے تبحر علمی اور تصلب فی الدین پر شاہد عادل ہیں۔ جو ان حضرات کو کافر کہے نعوذ باللہ منہ اس کا ایمان خود خطرہ میں [illegible] ایسے شخصوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم العالی جو دینی خدمت کر رہے ہیں وہ دنیا پر ظاہر ہے اُن کی تصنیفات دینی سیکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں جن سے مخلوق خدا فائدہ اُٹھا رہی ہے اس دور پُر فتن میں اس کی نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

ان حضرات سے بڑا تعجب ہے جو مسلمانوں کو اسلام سے نکالکر دائرہ کفر میں داخل کر [illegible] ہزاروں کی تعداد ہند میں اور بیرون ہند میں ایسے مسلمان موجود ہیں جو حضرات مذکورین کے معتقد۔ مرید۔ شاگرد۔ اور ان کو مسلمان۔ ولی کامل۔ متقی۔ پرہیزگار خدا رسیدہ [illegible] اور مانتے ہیں۔ اور ہزاروں ایسے ہیں جو ان کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور ہزاروں ایسے [illegible] ہیں جن کو حال نہ معلوم ہونے کی وجہ سے توقف ہے۔ تو کیا یہ سب مسلمان کافر ہیں۔ [illegible] منہ حدیث میں ہے۔ جو شخص کسی کو کافر کہے اور در حقیقت وہ کافر نہ ہو تو کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ کفار مکہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو صابی کہتے تھے اور ان سے لوگوں کو ملنے جلنے نہیں دیتے تھے اور آنے والوں

کو روکتے اور منع کرتے تھے۔ یہی حال مذکور فی السوال حضرات کا ہے اچھے لوگوں کی صحبت سے روکتے اور ان سے سلام وکلام کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو نیک توفیق دے تاکہ اپنے ایمان کو صحیح وسالم دنیا سے لے جائیں۔ یہ حضرات حنفی علماء ہیں چنانچہ ان کی تصانیف اس پر شاہد ہیں۔

(۲) آجکل جو دیندار ہو۔ صحیح عقائد رکھتا ہو۔ حدیث وقرآن اور فقہ حنفی پر عمل کرتا ہو اسکو بھی لوگ وہابی کہتے ہیں۔ کسی جگہ ایسا بھی ہے کہ جو شخص نیچا کرتا پہنتا ہو۔ ٹخنوں سے اونچا پائجامہ رکھتا ہو۔ ڈاڑھی رکھتا ہو اسکو وہابی کہتے ہیں۔ کسی جگہ ایسا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو دین کی بات بتلائے اور وہ اس شخص کے خیال اور طبیعت یا فاسد عقیدے کے خلاف ہو تو فوراً بتلانے والے کو وہابی کہدیتا ہے۔ اور وہابی ایک خاص فرقہ بھی ہے جو [illegible]وف میں عبد الوہاب نجدی کی طرف منسوب ہے عقائد واعمال میں وہ فرقہ عبد الوہاب کی ہی تابعداری اور اتباع کرتا ہے۔ چنانچہ علامہ شامی نے اسکی تصریح کی ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم الخ (رد المحتار صفحہ ۳۱۹) اصلی وہابی وہی ہے جو عبد الوہاب نجدی کی تقلید وپیروی کرتا ہو۔ جو لوگ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرتے ہیں وہ وہابی بمعنی مذکور نہیں ہیں۔

(۳) جو شخص قرآن وحدیث اور صحابہ کرام کے طریق پر ہو اور امام ابو منصور ماتریدی اور امام ابو الحسن الاشعری کے بیان کردہ عقائد کا معتقد ہو وہ اہل سنت والجماعت کہلاتا ہے اور جب اسکے ساتھ مسائل فرعیہ میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتا ہو اور انکے مذہب کا پکا پابند ہو تو سنی حنفی کہلائے گا۔ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بنی اسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق امتی على ثلاث وسبعين ملة كلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی يا رسول الله قال ما انا عليه واصحابی (ترمذی شریف) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

کی روایت میں ہے جسکو ابو داؤد۔ احمد۔ حاکم نے روایت کیا ہے کلہا فی النار الا واحدۃ (؟) الجماعۃ اور ابن عمر کی روایت میں ہے جو مستدرک حاکم میں ہے فقیل لہ ما الواحدۃ قال ما انا علیہ الیوم واصحابی اور عوف بن مالک کی روایت میں ہے فواحدۃ فی الجنۃ وثنتان وسبعون فی النار قیل یارسول اللہ فمن ھم قال الجماعۃ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور انس بن مالک کی روایت میں ہے قیل یارسول اللہ من تلک الفرقۃ قال الجماعۃ اسکو امام احمد نے اپنے مسند میں روایت کیا ہے۔

شرح عقائد نسفی میں ہے لما ورد بہ ظاہر السنۃ وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین فی باب العقائد (الی ان قال) وترک الاشعری مذہبہ فاشتغل ھو ومن تبعہ بابطال رای المعتزلۃ واثبات ما ورد بہ السنۃ ومضی علیہ الجماعۃ فسموا اھل السنۃ والجماعۃ انتہی وھم الاشاعرۃ وھذا ھو المشہور فی دیار خراسان والعراق والشام واماکن الاقطار وفی دیار ما وراء النہر اھل السنۃ والجماعۃ ھم الماتریدیۃ اصحاب ابی منصور الماتریدی وھو تلمیذ ابی نصر العیاس تلمیذ ابی بکر الجوزجانی تلمیذ الامام محمد بن الحسن الشیبانی (رومی حاشیہ شرح عقائد) جو چیز اصول شرعیہ سے ثابت نہو اُسکو ایجاد کرکے بطریق عبادت اور بہ نیت ثواب اس پر عمل کیا جائے اسکا نام بدعت شرعیہ ہے جس کو شارع علیہ السلام نے گمراہی اور دوزخ میں جانے کا ذریعہ اور احداث فی الدین فرمایا ہے جو ایجاد کرنے والے پر رد کر دی جاتی ہے اسی شخص کی توقیر پر اعانت ہدم دین کی وعید وارد ہوئی ہے اسی کو اپنے مکان میں جگہ دینے پر لعنت کی وعید کا مستحق ہوتا ہے۔

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد علیہ (متفق علیہ) ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ الحدیث (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ عن العرباض بن ساریۃ) عن ابراھیم بن میسرۃ یرفعہ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا (مشکوٰۃ) البدعۃ ھی اعتقاد خلاف المعروف

عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبھۃ (درمختار) وتعریف الشمنی لہا بانہا ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبھۃ واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما اھ (ردالمحتار) واللہ اعلم بالصواب

کتبہ السید مہدی حسن[۱۴۷] غفرلہ راندیر ضلع سورت

الجواب صحیح بندہ احمد نور[۱۴۸] غفرلہ مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ راندیر ضلع سورت۔

الجواب صحیح۔ سید شرف الدین[۱۴۹] غفرلہ مدرس مدرسہ محمدیہ راندیر ضلع سورت

الجواب صواب فقیر نور الدین[۱۵۰] عفی عنہ مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر سورت

لقد اصاب فیما اجاب۔ فقیر محمود حسن[۱۵۱] اجمیری مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ راندیر سورت

جواب استفتا نمبر (۵۶)

از جانب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر ضلع سورت

الجواب ۔

ہندوستان میں ایک فرقہ مبتدعہ ضالہ جدید پیدا ہوا ہے جو اپنے عقائد و اعمال میں روافض و خوارج سے کم نہیں ہے اکا مطمح نظر اور افضل اعمال اہل سنت والجماعۃ کے اکابر و اولیاء اللہ کی تکفیر ہے جو عوام المسلمین کو طرح طرح کے دہوکہ اور دغابازی سے طریقہ حقہ اہل السنت اور اُسکے اکابر سے بدظن کر کے فرقہ ضالہ رضائیہ کی ترغیب دیتا ہے اُس کے ایک فرد مولوی حشمت علی بھی ہیں فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

العبد محمد صدیق[۱۵۲] عفا عنہ مدرس مدرسہ اشرفیہ اسلامیہ راندیر ضلع سورت۔

الجواب صحیح۔ محمد حسین[۱۵۳] غفرلہ مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر ضلع سورت

جواب استفتا نمبر (۵۷)

از جانب مولانا مولوی اظہار الحق صاحب عباسی امروہوی مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر ضلع سورت

الجواب

حشمت علی صاحب کی تقریر پر سب سے پہلے یہ لازم آتا ہے کہ حضرات دیوبند اور انکے مشائخ (معاذ اللہ) کافر تھے تو مولوی احمد رضا خاں بریلوی بھی پکے کافر تھے کیونکہ انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ان حضرات کی یعنی مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید وغیرہم کی تکفیر نہ کی جائے۔ میں بھی کفِ لسان کرتا ہوں۔ اور دوسروں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کافر نہ کہا جائے۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا یہ فتویٰ اُن کی کتاب میں چھپا ہوا موجود ہے۔ لہذا حشمت علی کے فتوے کے مطابق مولوی احمد رضا خاں کافر بلکہ اکفر ٹھہرے کیونکہ جو شخص اہل سنت والجماعت کی تکفیر کرتا ہے وہ خود کافر ہوتا ہے۔ اور جو کافر ہو اُسکی تقریر و تحریر سب سے کفر مترشح ہوتا ہے۔ لہذا حشمت علی کے وعظ میں جانا اُن سے سلام و کلام یہ سب امور ممنوع ٹھہرے۔

کتبہ اظہار الحق عباسی امروہوی مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر ضلع سورت۔

جواب استفتا نمبر (۵۸)

از جانب علماء مدرسہ حسین بخش مرحوم شہر دہلی

الجواب

(۱) یہ حضرات جن کو سائل دریافت کرتا ہے کہ مسلمان تھے یا کافر۔ یہ بڑے پکے مسلمان حنفی المذہب موحد مقتدا اہل اسلام متبع سنت و شریعت قامع البدعت والشرک ودافع ظلمت المعصیت ومحی السنت وہادی طریقت ہیں اُن کی شان لایخافون لومۃ لائم تھی ومفتی بروایات صحیحۃ الفقہ وعامل الکتاب والسنت۔ جو شخص ان ہمصفت موصوفین کو کافر کہے گا بندہ کے عندیہ میں یہ ہے کہ اُسکے نزدیک دنیا میں کوئی بھی مسلمان

اس سب کافر و مرتد ہیں جس گروہ کے پیشوایان کافر ہیں و مقتدا مرتد ہیں و خواص ضال و مضل ہیں پھر اُسکے عوام کا اسلام کہاں رہا اور کس درجہ میں وہ مسلمان ماننے کے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ جو شخص بزرگان دین و اولیاء مخلصین و مقبولین بارگاہ رب العالمین کو کافر کہے گا بموجب حدیث شریف جو کتب صحاح میں مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو ملعون و کافر کہے گا اور مقول لہٗ لائق کفر و لعنت کا نہ ہو گا وہ لعنت و کفر قائل پر عائد ہو گا۔ یہ حضرات پکے حنفی و موحد و متبع سنت و شریعت و پیرو فقہ کے تھے ہرگز وہابی نہ تھے وہابی کے معنیٰ خود رائے کے ہیں یعنی جیسا حدیث و کتاب اللہ میں دیکھا عمل کر لیا یہ نہ سمجھا کہ اس پر عمل کرنیکا کیا محل و موقع فرمایا ہے مثلاً حدیث شریف میں برائے تعلیم احکام مناسک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے اونٹنی پر سوار ہو کر طواف بیت اللہ شریف کیا تھا اور آپ کے معجزہ سے آپ کی اونٹنی نے تا ختم طواف مسجد الحرام میں نہ جگال کیا اور نہ پیشاب۔ عبدالوہاب نجدی نے حدیث مذکور دیکھ کر اونٹنی پر سوار ہو کر طواف بیت اللہ شریف کیا اونٹنی پیشاب و مینگنی کرتی رہی اسکی پروا نہ کی علت پر نظر نہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برائے تعلیم امت احکام مناسک کیا تھا محض کلام اللہ کی آیت پر عمل کرنا جسکی تفسیر حدیث شریف میں موجود ہے اُسکو نظر انداز کرنا مثلاً قولہ تعالیٰ مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٖ تُوصُونَ بِهَآ أَوۡ دَيۡنٖ وصیت دین سے مقدم ہے مگر بالاتفاق اہلسنت والجماعۃ ترکہ میت میں بعد تجہیز و تکفین کے ادا دین وصیت سے مقدم ہے کوئی خود رائے وصیت کو ادائے مقدم کرے اور دین کو مؤخر۔ اِن افعال کا فاعل وہابی کہلاتا ہے اور بدعات کو دفع کرے اور سنت مردہ کو حیات زندگی بخشے و طریقہ رسمی کو مٹائے اور مسئلہ شرعی کو قائم کرے یہ ہر مسلمان کا کام ہے عام ہو یا خاص مگر ان افعال کے کرنے والے کو وہابی بتلائے وہ عقل سے بے بہرہ و والی ہے اندھا ہے شان اسلام یہ ہے قولہ تعالیٰ وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٞ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ وَيَأۡمُرُونَ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ فقیر کے عندیہ میں یہ ہے کہ اگر یہ حضرات موصوفین اسقدر جد و جہد درس و تدریس و قیام مدارس و مجاہدہ

وریاضات نہ فرماتے تو دین حاصل کرنا مشکل ہوجاتا امید کی جاتی ہے کہ انکے حق میں دعاء خیر جاری رکھیں و عبادات نفلیہ سے ایصال ثواب کرتے رہیں نور اللہ مرقدھم و ادخلھم فی دار النعیم۔

(۲) بدعت نیا امر دین میں قائم کرنا جسکا وجود خیر القرون میں موجود نہو وہ امر باینیت ثواب کیا جاوے۔ اور اگر وجود اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عادۃً ہوا ہو نہ عبادۃً اسکو لازم پکڑنا وہ بھی بوجہ لزوم کے بدعت ہوتا ہے اسکا خلاف کرنا (کرنے سے) اور ترک کرنا (کرنے سے) بدعت سے بچوگے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول عصب رجوع الی پر ثابت ہے لیکن امام بخاری رئیس المحدثین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال التحصیب لیس بسنۃ علےٰ ہذا بعد سلام نماز امام توجہات ثلثہ سے منحرف ہونا حدیث سے ثابت ہے ان میں سے ایک جہت کو لازم کرنا اور دوسری جہت پر انحراف نہ کرنا مکروہ و بدعت ہوگا۔

قال فی البحر الرائق البدعۃ ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعل دینا قویما وصراطاً مستقیما فی فتح المبین شرح الاربعین النوویۃ للشیخ ابن حجر المکی البدعۃ ما کان مخترعا علےٰ غیر مثال سابق ومنہ بدیع السمٰوات والارض ای موجدھما علی غیر مثال سابق وشرعا ما احدث علے خلاف امر الشارع ودلیلہ الخاص والعام فی شرح سنۃ البغوی البدعۃ ما احدث علے غیر قیاس اصل من اصول الدین ترجمہ انکا ظاہر ہے کتبہ احقر الزمن بندہ نور الحسن عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم دہلی۔

الجواب صواب۔ رؤف الحسن عفرلہٗ مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم دہلی۔

الجواب حق والحق احق ان یتبع۔ محمد میاں عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم دہلی

الجواب صحیح۔ شفاعت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم دہلی

جواب استفتا نمبر (۵۹)

از جانب دار الافتاء مدرسہ معین الاسلام ہاٹھزاری ضلع چاٹگام

الجواب

(۱) اکابر علمائے دیوبند سب پکے سنی حنفی پرہیزگار دیندار علمائے حقانی ہیں ان لوگوں کے عقائد و اعمال موافق کتاب و سنت و موافق عقائد و اعمال سلف صالحین ہیں ایسے بزرگان دین و علمائے ربانی کو کافر کہنا خود فاسق بلکہ کافر بننا ہے نعوذ باللہ من ذلک فی المشکوٰۃ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ۔

(۲) سنی وہ لوگ ہیں جو عقائد اہل سنت والجماعت کے رکھتے ہوں اور حنفی وہ ہیں جو متبع مذہب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہوں بدعت وہ چیزیں ہیں جن کی اصل شرع میں نہو بلکہ محدث فی الدین ہوں فی البحر والدر المختار البدعۃ ما احدث علے خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ وجعل دینا مستقیما انتہٰی چنانچہ اکثر امور رسمیہ اس زمانہ کے ہیں مثلاً فاتحہ مروجہ رسمیہ مولود شریف مروجہ و عرس مروجہ وغیرہ کہ بہیئت کذائیہ متعارفہ ہرگز اسکی اصل شرع شریف میں نہیں سلف صالحین کبھی ایسے امور کے مرتکب نہیں ہوئے اسلئے یہ سب امور بدعت سیئہ اور امور قبیحہ ہیں حدیث شریف میں بدعت پر بہت سی وعیدین وارد ہوئی ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتھا کل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم۔ ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومتبغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ الخ رواہ البخاری ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئا رواہ الترمذی

وابن ماجہ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام رواہ البیہقی ما
احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ
احمد انتہیٰ۔ بدعت شرک فی النبوت ہے یعنی مبتدعین غیر نبی کو منصب نبوت میں نبی کیساتھ
شریک کرتے ہیں اسلئے مجالس الابرار وغیرہ کتب میں لکھتے ہیں کہ بدعت کفر سے چھوٹا تمام
کبائر سے بڑا ہے بالجملہ بدعت بہت بڑا گناہ ہے مسلمانوں کو اس سے پورا احتراز لازم ہے

(۳) جو لوگ عبدالوہاب نجدی کے متبع اور اسکے عقائد پر ہیں اصل میں وہ لوگ وہابی ہیں لیکن آج کل متبعین سنت اور محترزین عن البدعت کو اہل بدعت وہابی کہتے ہیں علمائے دیوبند چونکہ پکے سنی حنفی ہیں اور متبع کتاب وسنت اور اتباع سلف صالحین کے کامل حریص ہیں اور امور مبتدعہ سے محترز اور رسوم قبیحہ سے مجتنب ہیں اور قلع قمع بدعت میں ساعی ہیں۔ مخالفین اور متبعین بدعت ان بزرگوں کو وہابی کہتے ہیں درحقیقت وہ لوگ پکے اہل سنت اور کامل حنفی ہیں فقط واللہ اعلم۔ راقم آثم فیض اللہ[۱۵۹] عفا اللہ عنہ مفتی مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹھزاری چاٹگام

جواب نہایت درست ہے حبیب اللہ[۱۶۰] مہتمم مدرسہ معین الاسلام۔

الجواب صحیح۔ احقر خلیل الرحمٰن[۱۶۱] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ بندہ اقاض الدین[۱۶۲] عفی عنہ

ولقد تبین الصواب الذی عینین عن ربہ۔ یعقوب[۱۶۳] عفی عنہ مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹھزاری

الجواب صحیح بندہ ضمیر الدین[۱۶۴] احمد عفی عنہ۔

الجواب حق وما بعد الحق الا الضلال الاحقر صدیق[۱۶۵] احمد عفا عنہ خادم الطلبہ مدرسہ معین الاسلام

المجیب مصیب احقر عبدالجبار غفرلہٗ مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹھزاری چاٹگام۔

جواب استفتا نمبر (۶۰)

ازجانب علمائے مدرسہ کنزالعلوم ٹانڈہ ضلع فیض آباد

الجواب

(۱) علمائے دیوبند کثر اللہ سوادھم، سنی حنفی ہیں۔ ان کے حنفی ہونے میں

کوئی شبہ نہیں کرتا۔ کیونکہ انکے عقائد واعمال اہل سنت والجماعت کے عقائد واعمال ہیں ان کے خلاف فرقہ رضاخانیہ جو درحقیقت احمد رضاخاں بریلوی کی طرف منسوب ہے۔ فرقہ ضالہ بدعیہ ہے اور مولوی حشمت علی رضاخانی جو کچھ کہہ رہا ہے وہ دراصل نقل کر رہا ہے اپنے مجدد کے اقوال کی۔ احمد رضاخاں وہ پہلا شخص ہے جس نے ہندوستان میں فتنہ بدعت کو رواج دینے کے لئے علمائے حقہ کی تکفیر پکر باندھی۔ اور صرف اسی غرض کے لئے مکہ معظمہ ومدینہ منورہ زادہما شرفاً وکرامۃً جاکر وہاں کے علماء کو دھوکا دے کر غلام احمد قادیانی کے عقائد لکھ کر اسی فرقہ میں حضرات علمائے دیوبند وغیرہ کو بھی شامل کرکے فتویٰ حاصل کیا۔ چنانچہ حسام الحرمین میں جو جھوٹے اتہامات ان پر گھڑے ہیں منجملہ ان کے لکھتا ہے۔

(۱) وانکروا ضروریات الدین وسبوا اللہ رب العلمین وسبوا رسولہ الکین الامین

دوسری جگہ کہتا ہے۔

(۲) فہولاء مع اشتراکہم فی تلک اللعینۃ الکبریٰ مفترقون فیما بینہم علی آراء

حالانکہ قیامت تک کوئی متنفس بھی ضروریات دین سے انکار اور اللہ ورسول کو برا کہنا علمائے دیوبند کی کسی تقریر یا تحریر سے ثابت نہیں کرسکتا اور نہ کبھی یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ حضرات علمائے دیوبند کے عقائد غلام احمد قادیانی کے عقائد ہیں بلکہ اسکے برعکس اسکی تردید میں علماء دیوبند نے متعدد رسالے شائع کرائے اور اس فرقے سے مناظرہ تک کی نوبت ہوگئی۔ علمائے دیوبند کی کثرت اور ان کی ترقی اس حاسد سے برداشت نہ ہوسکی اور جھٹ ایک استفتا تیار کرکے جس میں عقاید قادیانی و دہریہ جمع کرکے آخر میں ان حضرات کو بھی انہیں عقائد میں شریک کرکے عرب میں پہونچ گیا اور علمائے حرمین شریفین سے فتویٰ حاصل کرلیا۔ جواب چونکہ سوال کے تابع ہوتا ہے اسلئے ان علمائے کرام نے بلاتحقیق حال جواب دیا۔ مگر بعد کو جب ان حضرات علمائے کرام کو معلوم ہوا کہ احمد رضاخاں نے ہم کو دھوکہ دیا اور قادیانی کے علاوہ دیگر علماء جو شریک استفتا کئے گئے وہ علمائے حقہ اور پابند شرع ہیں تو انھوں نے خانصاحب کو جن الفاظ سے یاد کیا ہے وہ بھی قابل ملاحظہ ہیں۔ مولنا سید شریف احمد برزنجی جن کی تعریف مجدد بریلوی نے اپنے رسالہ حسام الحرمین میں بہت گرانقدر الفاظ سے کی ہے۔ انھوں نے

ایک رسالہ اپنے فتوٰی سے رجوع کے متعلق شائع کیا جسمیں لکھتے ہیں (۱) ثم بعد ذلک ورد الی المدینۃ المنورۃ رجل من علماء الھند یل علی احمد رضا خاں (۲) ثم بعد اطلعنی احمد رضا خاں المذکور علی رسالۃ لہ، (۳) ولما کان ھذا غلطا وجرءۃ علی تفسیر کتاب اللہ بغیر دلیل اجبت الآن اجم کلاما مختصرا۔ خلاصہ یہ کہ جب مجدد بریلوی کا کید ظاہر ہو گیا تو اُنہوں نے بھی سمجھا کہ ہم کو اس کذاب نے دھوکا دیا اسی لئے اس کے نام کے ساتھ کوئی لقب بھی نہیں ذکر کرتے۔ نیز اُسکے بعد حضرت مولٰنا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جو گفتگو علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے ہوئی اس سے ان کو اس دجال کے جھوٹے ہونے کا یقین ہو گیا۔ اور اس تمام گفتگو کا خلاصہ رسالہ کی صورت میں جس کا نام المہند علی المفند ہے۔ شائع بھی ہو چکا ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔ اس نام کے مجدد نے اوّلاً جا کر اپنے کید و مکر کا جال ڈالکر اپنے مقصد میں کسی قدر کامیاب ہو چلا تھا مگر آخر کو ع جاکے ہوتی ہے اصلیت آشکار۔ کی بنا پر کسی بزرگ نے اُسکے رسالہ کی ایک عبارت دکھلا کر شریف صاحب وغیرہ کو برگشتہ کر دیا اور اسکا مطلب دریافت کرنے پر صمٌ بکمٌ دیکھ کر فوراً وہاں سے نکلجانے کا حکم صادر فرمایا۔ آخر کار وہاں سے خائب و خاسر ہو کر جدہ پہونچکر اعلان کیا کہ شریف تو میرا مرید ہو گیا نعوذ باللہ من بھتانہ۔ کجا عیسٰی کجا دجال ناپاک۔ یہ منہ مسور کی دال۔ آخر کار حضرت مولٰنا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہم العالی نے اس سفر کے تمام واقعات صحیحہ کا پتہ چلا کر حقیقت کو روشن کر دیا اور اُسکے کذب و افترا کا پول کھول دیا اور تمام واقعات کو ایک رسالہ کی صورت میں جمع کر کے رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین کے نام سے شائع فرمایا جو قابل ملاحظہ ہے، چونکہ ان بدعتیوں کے مقتدا جھوٹ کے عادی رہے اور اُسی کو ذریعہ معاش ٹھہرایا اسلئے کہ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ اپنے آبائی رسم و رواج کے مطابق آج حشمت علی بھی ان علمائے حقہ کو کافر وغیرہ کے قبیح القاب سے ملقب کرتا ہے ورنہ جو عقائد علمائے دیوبند کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ ہرگز ان میں نہیں ہیں بلکہ ایسے عقائد رکھنے والے کو خود بھی کافر سمجھتے ہیں۔ پھر ایسے عقائد اپنے لئے کیسے پسند

کر سکتے ہیں۔ مگر یہ تبرائی گروہ جیسے شیعہ حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو بھی گالیاں دینے سے باز نہیں رہتے اسی طرح اپنا اُتو سیدھا کرنے کے لئے اکابر علماء کو کافر وہابی وغیرہ کے الفاظ سے یاد کرتا ہے اور اپنے دعوٰی کی توثیق کے لئے غلام احمد قادیانی اور دہریہ کے عقائد ذکر کے ان بزرگوں کی طرف منسوب کرتا ہے۔ بعض موقع پر تو اپنے دعوٰی کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ان بزرگوں کے کلام میں تحریف کر کے ان پر تہمت کا پہاڑ کھڑا کر دیتا ہے حالانکہ اصل کتاب کی عبارت سے کہیں اسکا شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ سگ زادہ برادر شغال۔ شیعہ کی طرح جھوٹ بولنے سے بڑھ کر بہتان۔ تبرا کے بجائے علماء کی تفسیق و تضلیل اور متعہ کی جگہ قبر پرستی سوم چہلم فاتحہ مروجہ وغیرہ میں اُن کی پوری نقل اُتار رہا ہے۔ مگر علمائے دیوبند اس کو گوذ خر سمجھ کر اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور خیال کرتے ہیں کہ ہم کو کافر کہہ کر خود کفر کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جب ہم کافر نہیں اور نہ ہمارے عقائد کفریہ ہیں تو ہماری تکفیر کرنے والا خود ہی گمراہ اور اس کا مورد ہوگا ہمارا اسمیں کوئی نقصان نہیں۔ مگر تا بہ کے رسد آخراب تو بعض حضرات نے اس کی طرف توجہ کی اور اپنے سچے عقائد اور مبتدعین کی مکاریاں صاف صاف تحریراً و تقریراً واضح کر رہے ہیں۔ منجملہ ان کے حضرت مولٰنا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ المہند علی المفند اور براہین قاطعہ تحریر فرمائی جو رد بدعات و عقائد اہل سنت و الجماعت کی مظہر ہے۔ اور دوسرے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہم العالی نے الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب تصنیف فرمائی اور حضرت سیدنا و مولٰنا مرتضٰی حسن صاحب سلمہٗ دیوبندی نے تو رد بدعات کا ٹھیکہ ہی لے رکھا ہے۔ ان حضرات کے رسالے بغور ملاحظہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ کون جھوٹا ہے کون سچا ہے کون اہل سنت ہے اور کون بدعتی ہے۔

(۲) محمد بن عبد الوہاب ابتداء تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اُس نے اہل سنت و الجماعۃ

سے قتل و قتال کیا انکو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اُسنے تکالیف شاقہ پہونچائیں۔ سلف صالحین اور ان کے اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اُسکی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اُسکے اور اُسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ الحاصل وہ ایک باغی ظالم اور خونخوار فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اُسکے اور اُسکے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ نہ اتنا قوم یہود سے ہے اور نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے غرضکہ مذکورہ بالا وجوہ سے عرب کو عبدالوہاب اور اسکے ہمراہیوں سے سخت نفرت ہے اور ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ ہر مسلمان یہی کہیگا کہ ان صفات کے لوگ بدترین دشمن اسلام ہیں چونکہ مجدد بریلوی اور اُسکے متبعین کو اہل عرب کے نزدیک اپنا مرتبہ بلند کرنا اور علمائے حقہ کی توہین و تذلیل مقصود ہوتی ہے اس لئے جہاں کوئی متبع شریعت تابع سنت ان کو نظر پڑا جھٹ فتویٰ دیدیا کہ یہ تو وہابی ہے۔ تاکہ اسکی عزت عرب کی نظروں میں کم ہو جائے اور ہندوستان کے لوگ بھی عرب کی پیروی کرکے اسکو گمراہ کہنے میں شریک ہو جائیں۔ اور تر لقمہ ہاتھ سے نہ جانے پاوے عزیزو شراب پیو۔ ڈاڑھی منڈاؤ۔ گور پرستی کرو۔ نذر لغیر اللہ مانو۔ زنا کاری کرو۔ اغلام بازی کرو۔ ترک جماعت و صوم و صلوٰۃ جو کچھ کرو یہ سب علامت سنت والجماعت ہونے کی ہے اور اتباع شریعت صورۃً و عملاً جسکو حاصل ہو وہ وہابی ہو جائیگا۔ کسی نواب صاحب نے اپنے ایک مصاحب سے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ تم وہابی ہو گئے تو اس نے کہا کہ میں تو ڈاڑھی منڈاتا ہوں وہابی کیسے ہو گیا۔ تو ڈاڑھی منڈانا سنت کی علامت بھی گئی۔ اس دجال نے اپنے رسالہ میں اسی لئے ان اکابر کو وہابی کہا تاکہ علمائے حرمین دیکھتے ہی غیظ و غضب میں آکر کفر کا فتویٰ دیدیں چنانچہ اولاً ایسا ہی ہوا اور اُس نے اپنی سمجھ سے اپنا کامیاب ہونا تصور کرکے ہندوستان میں آکر حسام الحرمین کی اشاعت

کرکے اپنے متبعین کو علمائے دیوبند کی تکفیر پر آمادہ کر دیا۔ گو یہ حضرات بالکل سلف صالحین کے عقائد پر ہیں (حضرت) امام اعظمؒ اور فقہائے حنفیہ کے طریق پر ہر طرح علماً و عملاً کاربند ہیں۔ سر مو تفاوت کرنا نہیں چاہتے۔ سلوک اکابر طریق اربعہ خصوصاً چشتیہ و صابریہ انکا معمول بہا ہے وہابیہ کا عقیدہ سنئے اور فیصلہ کیجئے کہ کون وہابی ہو سکتا ہے آیا علمائے دیوبند یا مجدد بریلوی اور اُسکے اتباع محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمان دیار شرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا۔ انکے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے خود اسکے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔ یہ دونوں باتیں بیشک بہت عظیم الشان ہیں۔ اب آپ خیال فرمائے کہ مجدد بریلوی نے جملہ اہل ندوہ کی تفسیق و تضلیل کی جمیں اسوقت سیکڑوں عالم شریک تھے۔ جملہ علمائے دیوبند کی تضلیل و تکفیر کی حالانکہ ان حضرات کا مجمع روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ علاوہ ہندوستان و افغانستان کے دیگر ممالک میں علمائے مدرسین و فضلاء متدینین یہی لوگ اور انکے تلامذہ و متبعین ہیں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں علماء ان میں سے ہیں اور ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ مگر یہ مردود بھی مثل اپنے شیخ نجدی کے ان جملہ اکابرین سے مناکحت و مجالست وغیرہ حرام جانتا ہے۔ ان کی ایذا دہی اور ہتک عزت کرنی اور تکالیف جانی و مالی پہونچانی واجب کہتا ہے۔

(۲) نجدی اور اسکے متبعین کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ اسکے بعد موت میں انبیاء اور دیگر مومنین برابر ہیں اکابر دیوبند میں سے جناب مولٰنا محمد قاسم صاحبؒ نے ایک بہت بڑی کتاب تحریر فرمائی جمیں حیات نبویؐ کا اثبات فرمایا ہے۔ مولٰنا گنگوہی قدس سرہٗ بھی ہدایۃ الشیعہ اور رسالہ حج میں اس کی تائید و توثیق فرما رہے ہیں۔ پھر کیسے علمائے دیوبند کو وہابی کہا جا سکتا ہے۔ (۳) نجدی کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ زیارت (جناب) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضۂ مطہرہ بدعت و

حرام ہے۔ اور بعض تو سفر زیارت کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ بخلاف اسکے علمائے دیوبند کہ ان میں سے جنکو بھی حج کی نوبت آئی وہ برابر زیارت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ اور وہاں کی حاضری کو افضل مستحبات بلکہ قریب بواجب جانتے ہیں۔

(۴) عقیدہ وہابیین کا یہ ہے کہ (جناب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مثل سمجھتے ہیں اور آپ کی شان میں بہت گستاخیاں کرتے ہیں اور آپ کے لئے اپنے اوپر صرف تھوڑی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی بداعتقادی کے باعث وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا کے لوگوں کو راہ ہدایت پر لارہے ہیں وغیر ذلک۔ اور علمائے دیوبند لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق اللہ من نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ احادیث پر سچے دل سے قائم ہیں۔ اور جو کچھ فیوض وبرکات ازل سے ابد تک دنیا میں ہوئے اور ہونگے سب کو آپ کی ذات کی برکت سمجھتے ہیں اسکے علاوہ وہابیہ کے بہت سے ایسے عقائد ہیں جو علمائے دیوبند کے نزدیک ہرگز قابل قبول نہیں اور نہ وہ اسکے قائل ہیں چہ جائیکہ اس فرقۂ باغیا کو اپنا پیشوا ماننا۔ یہ سب محض افترا اور بہتان ہے جس کی آڑ میں اپنا شکار مقصود ہے۔ غرضکہ وہابی وہ ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیرو ہو نہ کہ یہ علمائے دیوبند اور انکے متبعین جو سرتاپا سنت کے پیرو اور (حضرت) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متبع۔

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو (حضرت) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو ہو شریعت اسلامیہ مصطفویہ علی صاحبہا التحیۃ کا متبع اور مذاہب اربعہ کو حق جانتا ہو اور جس کو شریعت نے حرام کردیا ہے اسکو حرام اور جس کو حلال کیا ہے اُسکو حلال جانتا ہو۔ اور ہر چیز میں حسن وقبح شرعی کا قائل ہو اور جو فعل خلاف شرع ہو اسکو بُرا جانکر اس سے اجتناب کرتا ہو اور تمام علماء اول سے آخر تک اس بات پر متفق ہیں کہ بدعت لغت میں امر جدید کو کہتے ہیں اور کتب شرعیہ میں جب اسکا اطلاق ہوتا ہے تو کہیں تو اس سے مراد ہوتی ہے کہ جو امر بعد فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حادث ہوا ہو خواہ وہ مذموم ہو خواہ محمود یعنی اسکے جواز کی دلیل شرع میں موجود ہو یا نہو۔ پہلی قسم کو محمود کہتے ہیں دوسری کو مذموم

اور اوّل کو حسنہ کہتے ہیں اور ملحق بالسنۃ مانتے ہیں اور دوسری کو سیئہ اور ضلالہ۔ اور کہیں بدعت کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ جو امر حادث ہو خلاف طریقہ مرضیہ شارع علیہ السلام کے یعنی اسکے جواز کی دلیل شریعت میں نہ ہو اور یہی بدعت زیادہ تر کتب شرعیہ میں مبحوث عنہا ہوتی ہے یہ بدعت مذموم ہے۔ اور قسم محمود سنت میں داخل ہے پس اس طرح بدعت پر دونوں اطلاق درست ہیں۔ اسمیں کسی کا اختلاف نہیں ہے فقط بیان کا فرق ہے۔ البتہ بہت سے امور ایسے ہیں کہ جن پر اطلاق بدعت مذمومہ کا ہونا چاہئے مگر مبتدعین فی الدین انکو حسنہ کہہ کر جی خوش کرلیتا ہے جیسے سیوم چہلم۔ قیام مولود۔ وفاتحہ (مروجہ) وغیرہ رسوم قبیحہ اور ایسے ہی امور کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنی جو شخص ہمارے اس مذہب میں ایسی بات نکالے جو اسمیں سے نہو مردود ہے اور نیز کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار کی مصداق یہی بدعت مذمومہ ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ محمد نعیم اللہ غفرلہٗ الجواب صواب وکیل الدین غفرلہٗ مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ۔ قد صح الجواب۔ نصرت علی غفرالولی۔ حلیم اللہ ۱۱ ربیع الثانی

مہر | کنز العلوم ٹانڈہ فیض آباد

جواب استفتا نمبر ۶۱

ازجانب ناظم مدرسہ جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد متصل آمبور ضلع نارتھ آرکاٹ (مدراس)

الجواب بعونہ تعالیٰ شانہٗ وتوفیقہ وتوفیقہ

(۱) اکابر علماء دیوبند موجودہ زمانہ کے بہترین مسلمان اور سلف صالحین کے اچھے نمونے ہیں اور اہل سنت وجماعت کے سرگروہ ہیں۔ شرک وبدعت کی اصول وفروع کی بیخکنی میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں جسکی وجہ سے اہل بدعت نام نہاد علماء ومشائخ اُنکو وہابی کے نام سے پکارتے ہیں۔ علماء اہل حق اپنی نسبت سلف سے کرتے ہیں قرون اولیٰ کے بعد کے کاموں اور نسبتوں کو بدعت سمجھنے والے حضرات کب اپنے آپ کو ایک صدی کے قبل کے عالم نجد شیخ محمد بن عبدالوہاب حنبلی کیطرف منسوب کرینگے

درکوے نیکنامی ماراگذر نہ دادند || گر خو نمی پسندی تبدیل کن قضا را

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اس ہی میں آپ کے دوسرے سوال کا جواب آگیا ہے۔

(۲۔۳) سنّی حنفی کی تعریف میرے اعتقاد کے مطابق یہی ہے کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع حسب اصول قایم کردہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، کیا کرے۔ اور بدعت کی تعریف حسب کتب اصول یہ کہ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر کوئی ایسی بات نکالی جائے جسکا استنباط اُن قرون مبارکہ سے نہ ہو اور اس ہی قسم کے کام کرنے والے کو بدعتی کہا جائیگا جسکی بابت وعید وارد ہے اھل البدع کلاب النار
خاکسار محمد فضل اللہ عفی عنہ ناظم جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد متصل آمبور ضلع نارتھ آرکاٹ (صوبہ مدراس)

جواب استفتا نمبر (۶۲)

از جانب مولانا مولوی غلام علی شاہ صاحب مدرس اول مدرسہ محمدیہ شہر مانڈلی (ملک برہما)

الجواب

جواب سوال نمبر ۱۔ اکابر علمائے دیوبند مسئول عنہم پورے پورے مومن مسلمان سنّت جماعت حنفی ہیں کیونکہ ان کے عقائد و اعمال شمس نصف النہار کی طرح سنت جماعت احناف کے ہیں جو کہ حنفی کتب فقہ و عقائد کے ساتھ پورا پورا انطابق رکھتے ہیں اور انکے مسلمان سنی حنفی ہونے پر چاروں مذہبوں کے علمائے حرمین شریفین اور ہندو سندھ اور شام و مصر وغیرہ کے فتوے مزین بمواہیر موجود و مطبوع ہیں بلکہ ان میں یہ بھی مرقوم ہے کہ اصل سنت جماعت حنفی دیوبند والے ہی ہیں اسکی ساری تفصیل المہند علی المفند میں موجود ہے جسکا جی چاہے کتاب سے خود دیکھ لے۔ باقی رہا حشمت علی وغیرہ کا کافر کہنا تو انکا قول تو گوز شتر کے موافق بھی وقعت نہیں رکھتا کیونکہ ان کے یہاں تو کفر کی منڈی کھلی صرف مسلمانوں کو ہی کافر بنانے پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ یہود و نصاریٰ و مشرکین ہند

ہرگز کچھ نہیں کہتے صرف مسلمانوں کے ہی پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ یہانتک تکفیر کے مشاق ہو گئے ہیں کہ فنافی الکفر اور بقا بالکفر ہو کر زید علیہ کی طرح خود بھی کفر اور کافر ہو گئے ہیں کیونکہ اپنے پیشوا احمد رضا خانصاحب کی بھی تکفیر کرتے ہیں اور خود اپنے نفس کی بھی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ رضاخانیوں کا پیشوا مجدد البدعات فاضل بریلوی احمد رضا خانصاحب اپنی تصنیفات میں لکھتا ہے کہ رسولؐ کو گالیاں دینے والے۔ قرآن مجید کو غلط باطل بتانیوالے قرآن مجید میں جا بجا شرک کرکے کہنے والے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک ہوا۔ کر کے کہنے والے۔ خداوند تعالیٰ کے جہل کو ممکن ماننے والے۔ تمام اُمت کو کافر ماننے والے۔ علم الٰہی کو قدیم نہ کہنے والے۔ خدا کی بات کو جھوٹ کہنے والے۔ خداوند کریم کو کھانے پینے پیشاب پائخانہ کرنے وغیرہ صفات انسانی سے موصوف کرنے والے۔ انبیاء۔ ملائکہ۔ قیامت جنت۔ نار وغیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کرنے والے خدائے تعالیٰ کے لئے مکان۔ زمان۔ جہت ماہیت و ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے کر کے کہنے والے خدا تعالیٰ کی بات کا اعتبار نہیں کر کے کہنے والے خدا کی کتاب قابل استدلال نہیں اسکا دین قابل اعتماد نہیں۔ خدا کا بہکنا۔ ظالم ہونا۔ مرجانا۔ ناچنا۔ تھرکنا نٹ کی طرح کھیلنا۔ عورتوں سے جماع۔ لواطت جیسی بے حیائی کا مرتکب ہونا۔ حتی کہ خود مخنث کی طرح مفعول بننا ممکن ہے۔ خدا میں مرد عورت کی علامت ہے۔ خدا خنثیٰ مشکل ہے خدا کے ماں باپ جورو بیٹا ممکن ہے۔ خدا ماں باپ سے پیدا ہوا (کوکبۃ الشہابیہ مصنفہ احمد رضا خانصاحب) ایسے عقیدے والے کو احمد رضا خانصاحب اپنی کتاب تمہید ایمان کے صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں کہ علمائے محتاط انہیں کافر نہ کہیں یہی جواب ہے وھو الجواب و بہ یفتیٰ وعلیہ الفتویٰ وھو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور اسی پر اعتماد ہے۔ اور اسی میں سلامتی ہے۔ اور اسی میں استقامت ہے۔ یہ سب تہمتیں احمد رضا خانصاحب مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بطور افترا کے لگاتے ہیں (نعوذ باللہ منہا) وہ بزرگ ان عقائد سے بری ہیں مگر اس کی بحث نہیں صرف بحث اس سے ہے کہ خانصاحب ایسے عقیدے والے کو کافر نہیں کہتے۔

پھر تمہید ایمان کے صفحہ ۳۴ میں نام لے کر لکھتے ہیں کہ امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لآ الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ خانصاحب کی کل عبارتیں حاضر ہیں نتیجہ صاف ہے کہ خانصاحب کے نزدیک ایسے سنگین جرموں کا مرتکب بھی مسلمان ہے اسے کافر کہنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔ سخت بے احتیاط اور ہلاکت میں پڑنے والا ہے۔ حالانکہ یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ جو بدبخت ایسے مجرم کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے شفاء شریف وبزازیہ وفتاویٰ خیریہ میں ہے کہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اسکے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ تمہید ایمان صفحہ ۲۷ نیز اسی کے صفحہ ۲۸ پر ہے کہ مجمع الانہر اور درمختار میں ہے کہ جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اسکی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے خود کافر ہے پھر اسی کے صفحہ ۳۵ پر ہے نہ کہ ایک کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا میں صاف صریح ناقابل تاویل وتوجیہ اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ انتہیٰ اب غور کرو کہ خانصاحب کی عبارت سے ایک تو یہ نکلا کہ دیوبندیوں کے جو امام ہیں یعنی مولانا اسمٰعیل شہید دہلویؒ وہ کافر نہیں وہ مسلمان ہیں تو بس ان کے پیرو جن کے اسمائے گرامی سوال میں درج ہیں بدرجہ اولیٰ مسلمان ہوئے کیونکہ وہ رضا خانیوں کے نزدیک وہابیت میں ان سے کم ہیں اور دوسرا یہ کہ حشمت علی ان کے مسلمان کہنے والوں کو اور کافر نہ جاننے والوں کو کافر کہتا ہے۔ پس حشمت علی کے فتوے سے اسکا پیشوا احمد رضا خاں کافر ہوا اور احمد رضا خاں کے فتویٰ سے حشمت علی غیر محتاط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہوا کیونکہ اسکی عبارت کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لآ الٰہ الا اللہ کہنے والے کو (کافر کہنے سے) منع فرماتے ہیں۔ اور جبکہ احمد رضا خاں کے فتویٰ سے دیوبندی مسلمان ثابت ہوئے اور مسلمان کا کافر کہنے والا اتفاقاً کافر ہوتا ہے پس حشمت علی کافر گر نے اپنے پیر ومرشد کو بھی کافر بنا دیا تو دوسروں کو کافر بنانے میں کیا مشکل ہے بلکہ خود بھی

پیر کے فتوے سے کافر ہوگیا یہاں تک کہ خود اپنی تحریر سے بھی کافر ہوگیا کیونکہ سوال میں اسکی طرف سے لکھا گیا ہے کہ جو شخص دیوبندیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ان سے میل جول رکھنا سلام وکلام کرنا ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کے جنازہ میں شریک ہونا اور مقابر مسلمین میں دفن ہونے دینا حرام قطعی اور کفر یقینی ہے پس خانصاحب نے ان کے کفر میں شک کیا بلکہ عدم کفر کا یقین کیا اس لئے وہ کافر ہوگیا اور حشمت علی نے ایسے شخص یعنی احمد رضا خاں سے میل جول بلکہ اپنا پیشوا بنایا اپنی نسبت بھی اس سے کی اپنے آپکو رضاخانی کہلا اس سے کلام بھی کیا اسکے پیچھے نماز بھی پڑھی ہوگی اسکے جنازہ میں بھی شامل ہوا ہوگا یا شمول پر راضی ہوا ہوگا اور اُسکو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن بھی ہونے دیا ہوگا اسلئے حشمت علی خود بخود ان افعال کے ارتکاب سے اپنے فتوے سے مرتکب حرام قطعی اور کفر یقینی کا ہوا بلکہ اس فتوے سے تو سب رضاخانی بھی مرتکب حرام قطعی اور کفر یقینی کے ہوگئے کیونکہ ان امور میں سے بعض امور تو ضروری ہر فرد نے کئے ہونگے کم سے کم احمد رضا خاں کو پیشوا تو جانا ہی ہوگا اور ان امور پر راضی ہونگے اور رضا بکفر کفر ہے۔ پس اس کفر کی منڈی سے حشمت علی کی دوکان کا کفر نہایت ہی ارزاں فروخت ہوا بلکہ انعام کے طور پر کل رضائیوں پر عام عنایت ہوئی اور کل رضائی ورضوی فیضیاب شقاوت کفر فی الدارین ہوگئے اور کل دیوبندی ان کے پیشوا احمد رضا خاں کی قلم شبدیز کفر ریز سے شرفیاب سعادت اسلام ہوگئے۔ اب حشمت علی کو اختیار ہے چاہے اپنے پیشوا کو اور خود اپنی جماعت کو کفر کے گڑھے میں مغمور رہنے دے یا کل دیوبندیوں کے اسلام کو توبہ کر کے مسلم اور منظور کر لے جن صاحبوں کو زیادہ تفصیل کی خواہش ہو وہ جناب مولانا محمد منظور احمد صاحب نعمانی سنبھلی کا رسالہ سیف یمانی بر مکائد رضاخوانی حصہ دوم ملقب بہ آئینہ رضاخانیت کو ملاحظہ فرمالیں اب ثابت ہوگیا کہ دیوبندی مومن مسلمان ہیں۔ باقی رہا یہ کہ دیوبندی وہابی ہیں یا سنی حنفی۔ تو یہ اوپر کے عرب وغیرہ کے چاروں مذہب کے علماء کے فتاویٰ سے ثابت ہوگیا ہے کہ وہ سنی حنفی ہیں لیکن تاہم مزید تاکید کے لئے کچھ لکھا جاتا ہے۔ عقائد وہابیہ اور عقائد دیوبندیہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ دیوبندی سلف صالحین کے عقائد

پر ہیں اور امام اعظمؒ اور فقہا حنفیہ کے طریق پر ہر طرح علماً و عملاً کاربند ہیں سر مو تفاوت
کرنا پسند نہیں کرتے۔ سلوک اکابر طرق اربعہ خصوصاً چشتیہ صابریہ انکا معمول بہا رہے
اور وہابی محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب ہیں (۱) اسکا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام
مسلمان دیار شرک اور کافر ہیں یہی عقیدہ رضا خانیوں کا ہے۔ دیوبندیوں کا ہرگز ہرگز یہ عقیدہ
نہیں۔ کیونکہ رضا خانی سب اہل اسلام کو کافر بناتے ہیں۔ (۲) وہابی حیات النبیؐ کے
بعد وفات قائل نہیں۔ دیوبندی قائل ہیں۔ ان کی کتابیں اور رسائل شاہد ہیں
(۳) وہابی زیارت روضۂ طیبہ مبارکہ کو بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ اور دیوبندی اسکو سنت
اور ضروری کہتے ہیں جیسے کہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم وغیرہ کے رسائل میں مذکور ہے
(۴) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ گستاخی کے
کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور
تھوڑی فضیلت زمانۂ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اور دیوبندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اشرف المخلوقات ابداً مانتے ہیں اور بعد خدائے تعالیٰ کے درجہ رسول اکرمؐ کا ہمیشہ کیلئے
ہر چیز سے زیادہ اور لولاک لما خلقت الافلاک کے قائل ہیں اور مدینہ منورہ کی مٹی کو سرمہ
بنا کر آنکھوں میں ڈالتے ہیں (۵) وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ وغیرہ تصوف
کے منکر ہیں اور دیوبندیہ چاروں طرق کو حق جانتے ہیں اور چاروں طرق میں بیعت
کرتے ہیں اور اشغال اور اعمال صوفیہ میں خود بھی مشغول ہوتے ہیں اور مسترشدین
کو بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ (۶) وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے
ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے متبعین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں
اور دیوبندیہ ان عقائد کے مخالف ہیں۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ مسائل
اصولیہ و فرعیہ میں مقلد ہیں ائمہ اربعہ میں سے ایک کی تقلید کو واجب کہتے ہیں چنانچہ
حضرت مولٰنا نانوتویؒ نے لطائف قاسمیہ میں اور مولٰنا گنگوہیؒ نے سبیل الرشاد میں اس کو
مفصل طور سے لکھا ہے۔ بلکہ مولٰنا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ فقط وجوب تقلید شخصی
چھپا ہوا ہے حضرت مولٰنا گنگوہیؒ نے وہابیہ کے رد میں جبکہ ان لوگوں نے حضرت امام ابو

اور انکے اتباع پر چند مسائل میں زبان درازی کی تو چند رسائل تصنیف فرمائے۔
مثل ہدایۃ المعتدی فی الانصات للمقتدی جس میں قرأت خلف الامام کے مسئلہ پر محققانہ
گفتگو فرما کر مخالفین کے دلائل کے ضعف کو ظاہر و باہر فرمایا ہے اور جن جن دلائل و آثار
پر وہابیہ کو ناز تھا انکی حقیقت کو عیاں کر دیا ہے الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح اس
میں تراویح کا بیس رکعت ہونا ثابت کیا ہے۔ (۷) مثلاً الرحمٰن علی العرش استوٰی
وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استواء ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی
وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ لیکن یہ مقدس بزرگوار دیوبندی ان سب
آیات و احادیث میں مثل سلف بنفی لوازم حدوث و جسمیت توقف فرماتے ہیں یا مثل
خلف ان کی تاویلات جائزہ فرماتے ہیں علی ہذا القیاس مسئلہ ندا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں اور یہ حضرات نہایت تفصیل اور اس کے جواز
کی کئی صورتیں بیان کرتے ہیں کہ اس طریقہ سے یا رسول اللہ کہہ سکتے ہیں (۸) وہابیہ
کثرت صلوٰۃ و سلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرات دلائل الخیرات و قصیدہ
بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اوراد کے پڑھنے اور اُسکے استعمال کرنے اور ورد بنانے
کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض بعض اشعار قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی
طرف نسبت کرتے ہیں۔ حالانکہ دیوبندی مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل
الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرت درود و سلام و تحزیب قرأت
دلائل الخیرات وغیرہ امر فرماتے ہیں ہزاروں کو مولٰنا گنگوہیؒ و مولٰنا نانوتویؒ نے اجازت
عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے (۹) وہابیہ شفاعت میں اسقدر تنگی کرتے ہیں کہ
بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں اور دیوبندی ہر قسم کی شفاعت کو مانتے ہیں (۱۰) وہابیہ
سوائے علم احکام و شرائع جملہ علوم اسرار کائنات خاتم النبیین کو خالی جانتے ہیں اور
یہ دیوبندی بزرگ علوم اسرار وغیرہ وغیرہ سب کے قائل ہیں۔ (۱۱) وہابیہ نفس ذکر
ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں اور حضرات
دیوبندیہ مندوب و مستحسن جانتے ہیں۔ وہابیہ اذکار اولیائے کرام کو بھی برا جانتے ہیں

اور یہ بزرگ اچھا۔ ملاحظہ ہو براہین قاطعہ اور طریقۂ مولد اس سے زیادہ تفصیل درکار ہو تو الشہاب الثاقب کو مطالعہ فرمایئے۔

جواب سوال نمبر۲۔ وہابی کی تعریف تو اوپر سے معلوم ہوگئی ہے لیکن تاہم زیادہ تفصیل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سنت جماعت چاروں اماموں کو برحق جانتے ہیں اور اُن میں سے ایک کی تقلید ضروری جانتے ہیں اور دلائل اربعہ یعنی قرآن (شریف) وحدیث (شریف) واجماع وقیاس کو حق جانتے ہیں۔ اور فقہ کو اپنا معمول بناتے ہیں۔ اور وہابی چاروں اماموں میں سے کسی امام کی تقلید نہیں کرتے اور اجماع اور قیاس کے منکر ہیں اور فقہ کو ہرگز نہیں مانتے اور تقلید شخصی کو شرک فی النبوت جانتے ہیں۔ اور اپنی خواہش کے مطابق قرآن وحدیث کے معنی خود بخود کرتے ہیں اور جیسی ہی طبیعت چاہے ویسی ہی کر لیتے ہیں پہلے بزرگوں کے کئے ہوئے معانی پر ہرگز خیال نہیں کرتے۔ مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ میں ہے کسیکہ کنز الدقائق را ضلالت گوید یا سفر السعادت را سبب گمراہی داند حکم آن چیست بینوا توجروا۔ ہو المصوب۔ اگر کسے این ہر دو کتاب را موجب ضلالت بدین وجہ داند کہ درین ہر دو کتاب مسائل شرعیہ موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واجماع وقیاس اند۔ آنکس از احاطۂ اسلام بیرون خواہد شد لانہ اہان الدین ومن اہان الدین فقد کفر جملہ فقہا تصریح این امر میسازند الخ

پس یہی لوگ وہابی ہیں جو ایسی کتابوں کو سبب گمراہی کا کہتے ہیں بلکہ کل کتب فقہ کو برا کہتے ہیں۔ پھر اسی کے صفحہ ۲۰ میں ہے سوال ثالث کسے کہ انکار مذہب نماید و مذہب گرفتن را بد داند و اتباع کتب حدیث را دعویٰ کند حکمش چیست۔ ہو المصوب۔ اصحاب مذاہب چہ ابوحنیفہ وچہ شافعی وچہ مالک وچہ احمد وچہ غیر ایشاں ایشاں تدوین مذاہب واستخراج مسائل خلاف شرع نساختند ادلہ اربعہ مستند ہر یک ہستند وسبب اختلاف فی مابین شان وقوع اختلاف در فہم معنی آیات واحادیث نہ آنکہ احدے را تعصبے رہ دادہ باشد یا آنکہ قیاس را بر شرع مقدم کردہ باشد۔ حاشا وکلا۔ جملہ ائمہ ہداۃ از تقدیم قیاس متبرا ہستند۔ پھر آگے صفحہ ۲۱ میں ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی در انصاف فی بیان سبب الاختلاف می نویسند لما تمہد الفقہ لم تکن مسئلۃ من مسائل التی تکلم فیہا من قبلہم والتی وقع فی زمانہم الا وجد فیہا مرفوعا متصلا او مرسلا او موقوفا صحیحا او ضعیفا او حسنا او اثرا من آثار الشیخین

وسائر الخلفاء ویسر اللہ لہم العمل بالسنۃ علیٰ ہذا الوجہ انتہیٰ ہرگاہ این امر ممہد شد میگویم کہ منکر مذاہب اربعہ وبد دانندہ آنہا اگر بدین سبب بد داند کہ مذاہب اربعہ موافق شرع ہستند آن شخص کافر خواہد شد لانہ اہان الدین۔ واگر در اعتقاد خود می پندارد کہ مذاہب اربعہ خلاف شرع ونصوص ہستند پس آنکس مخطی است لما تمہد آنفا بنظر تامل باید فہمید اگر ائمہ مجتہدین تحقیق مسائل وتدوین آنہا چنانکہ ہست نمیکردند تمام عالم مظلم وگمراہ بودے وکسے را اطلاع بر حکم شرع حاصل نشدے چہ بسیارے از احکام این چنین ہستند کہ از ظاہر نصوص مستنبط نمی شوند پس بد دانستن این مذاہب احسان فراموشی است واما دعویٰ اتباع کتب حدیث پس اگر مدعی امتیاز صحیح از حسن وحسن از ضعیف وناسخ از منسوخ میسازد وبر طبق محدثین سابقین بر شرح معانی آثار واحادیث وآیات قدرت دارد وسوائے آن بر جملہ فنون ضروریہ متعلقہ کتب حدیث وغیرہ مہارتے دارد آنکس قابل مدح است وظاہر است کہ وجود این چنین کس فی زماننا ہذا مثل عنقا است انتہیٰ۔ پس اب خوب واضح ہوگیا کہ مذاہب اربعہ کے پیرو سنت جماعت ہیں اور ان مذاہب کو بُرا جاننے والے اور پیروی نہ کرنے والے وہابی ہیں۔ جن کو غیر مقلد کہتے ہیں کیونکہ کسی امام کی تقلید نہیں کرتے۔ اور اپنے آپ کو اہل حدیث اور محدث کہتے ہیں۔ پھر اسی کے صفحہ ۲۲ میں ہے کہ صاحب کشف الظنون از علامہ تاج الدین سبکی نقل می سازد اعلم ان قصاری نظر ابناء زماننا فی علم الحدیث النظر فی مشارق الانوار فان ترفعت الی مصابیح البغوی ظننت انہا تصل الی درجۃ المحدثین وما ذلک الا لجہلہم بالحدیث بل لو حفظہما احد علیٰ ظہر قلب وضم الیہما من المتون مثلیہما لم یکن محدثا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط وانما الذی یعدہ اہل الزمان بالغا الی النہایۃ ویتنادونہ محدث المحدثین وبخاری العصر من اشتغل بجامع الاصول لابن الاثیر مع حفظ علوم الحدیث لابن الصلاح او التقریب من نودی الا انہ لیس فی شیء من رتبۃ المحدثین وانما المحدث من عرف المسانید والعلل واسماء الرجال والعالی والنازل وحفظ مع ذلک جملۃ مستکثرۃ من المتون وسمع الکتب الستۃ ومسند احمد وسنن البیہقی ومعجم طبرانی فضم الی ہذا القدر الف جزء من اجزاء الحدیث

فھذا اقل درجاتہ انتھیٰ۔ مقام غور ہے کہ ہرگاہ ایں حال زمانہ وجود سبکی کہ قبل ماتہ عاشرہ شدہ است حال ایں زمانہ چہ تحریر شود محدثین زمانہ ہذا کہ خود را مجدد المذہب میدانند ومذاہب حقہ را باطل می شمارند گمراہ کنندہ ہستند انتہیٰ۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو لوگ مذاہب اربعہ کے مقلد ہیں ان کے سوا جو بھی محدث ہونے کا دعوی کرے اور مذاہب اربعہ کو باطل جانے وہ جاہل اور گمراہ کنندہ ہے بس یہی وہابی ہے۔ پھر اسی کے صفحہ ۴۳ میں ہے علامہ محلی شافعی در شرح جمع الجوامع می نویسد۔ یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتھاد التزام مذھب معین من مذاھب المجتھدین یعتقدہ ارجح من غیرہ او مساویا لہ وان کان فی نفس الامر مرجوحا علی المختار انتہیٰ۔ پس جو کسی امام کی تقلید نہیں کرتا وہی واجب کا تارک ہے پھر صفحہ ۲۴ میں ہے واگر ایشایان مجاز در اختیار مجاز مذہب وغیرہ می شوند ہر آئینہ فتنہا در دین واقع می سازند وزبان طعن و تشنیع بر ائمہ کبار خصوصاً اعظم الائمہ امام ابو حنیفہؒ وغیرہ کشادہ می گویند کہ مارا از مذہب کار نیست کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کافی ست ونمی فہمند کہ تقلید این مذاہب عین تقلید لنصوص است کلام حضرت جل وعلا فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون شاہد عادل آن است۔ پھر صفحہ ۲۵ میں ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی در حجۃ اللہ البالغہ می نویسند۔ ھٰذہ المذاھب الاربعۃ المدونۃ المحررۃ قد اجتمعت الامۃ علی جواز تقلیدھا الی یومنا ھذا وفی ذلک من المصالح ما لا یخفی لا سیما فی ھذہ الایام التی قصرت الھمم جدا واشربۃ النفوس الھوی واعجب کل ذی رای برایہ۔ پھر اس صفحہ میں ہے وبعد المأتین ظہر فیھم التمذھب وقل من کان لا یعتمد علی مذھب مجتھد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذلک الزمان۔ پھر جلد دوم صفحہ ۱۸۴ میں ہے کہ کچھ لوگ مذہب سے انکار کرتے ہیں اور تقلید سے منکر ہیں اور اپنے مکانوں میں اور جا بجا اظہار لا مذہبی کا کرتے ہیں مگر ہم لوگوں کی مسجدوں میں بخوف اہل مذہب کے رفع یدین نہیں کرتے۔ اور آمین بجہر نہیں کہتے مگر سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم لوگ اپنی مسجدوں میں آنے دیں یا نہیں اور انکے پیچھے اقتدا درست ہے یا نہیں کیونکہ وہ

لوگ امام بھی ہو جاتے ہیں۔ جواب میں عبارت عربی واُردو دونوں ارقام فرمائی جائیں بینوا توجروا۔

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب۔ وہ لوگ جو مقلد کسی امام مجتہد صاحب مذہب کے نہیں اور خود رتبہ اجتہاد نہیں رکھتے ہیں اور متبع اپنے اہوا غیر شرعیہ بنام نہاد عامل الحدیث ہیں لیکن بخوف مقلدین یا بوجہ آخر مساجد اہل سنت میں رفع یدین وغیرہ نہیں کرتے ہیں۔ ان کو ممانعت دخول مساجد اور حضور صلوٰۃ سے نہ کرنا چاہئے اسواسطے کہ اس فعل اور اعتقاد سے وہ لوگ کافر نہیں ہیں۔ البتہ تارک واجب ہیں اور جب اپنے اس فعل کو مخفی کرتے ہیں تو مسجد میں آنے سے اشاعت بھی اس فعل قبیح کی نہیں ہوا الخ پھر آگے لکھا کہ ایسے شخصوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے اب ان عبارتوں سے خوب واضح ہوگیا کہ وہابی کون ہیں اور سنی حنفی کون۔ پھر جلد ۳ صفحہ ۷ میں ہے۔ وحالا امر مردم را درین جزو زمان بغیر از تقلید مجتہد چارہ نیست واجماع منعقد شدہ است برین کہ عمل بر مذاہب مخالف مذاہب اربعہ نکردہ شود فی الاسباہ وما خالف الائمۃ الاربعۃ مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف لغیرھم فقد صرح التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب مخالف للاربعۃ لانضباط مذاھبھم وانتشارھا وکثرۃ اتباعھم۔ انتھیٰ۔ پس واضح ہوگیا کہ جو شخص چار مذہب میں سے کسی ایک مذہب کا مقلد ہے وہ سنی ہے اور جو ان مذاہب میں سے کسی کا مقلد نہیں وہ سنی نہیں۔ اگر امام اعظمؒ کے مذہب کا مقلد ہوگا تو وہ سنی حنفی ہوگا۔ باقی رہی یہ بات کہ حنفی اور شافعی نام رکھنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز ہے کیونکہ پہلے بھی جو لوگ حضرت عثمانؓ کے مقلد تھے وہ عثمانی کہلاتے تھے اور جو حضرت علیؓ کے مقلد تھے وہ علوی کہلاتے تھے۔ کتاب الکلینی للدولابی صفحہ ۵۷/۲۴ سمعت العباس بن محمد قال سمعت یحیٰ بن معین یقول حدثنی سنحاب بن الحارث قال رجل شہد بن عبد اللہ بن سنان یا ابا عبد اللہ قال یحیٰ وھو شریک بن عبد اللہ القاضی ابو عبد اللہ وابو عبد اللہ ضمرۃ بن ربیعۃ الرملی وابی عبد اللہ طلحۃ بن عبد اللہ وصاحبہ زبید الیامی کان طلحۃ عثمانیا وکان زبید علویا وکان جمیعا مختلفین ونقبھا واحد طلحۃ اکبرھما سنا۔

غایۃ الاوطار کے دیباچہ صفحہ ۳۲ میں ہے کہ اس تقریر سے نکلتا ہے کہ تقلید واجب ہے ایک امام کی بلاتعین۔ اور دو امام کی تقلید ساتھ ہی جائز نہیں۔ وہابیوں کا نام پہلی کتابوں میں اصحاب ظواہر ہے جیسے کہ انکی قیاس و انکار کے بارہ میں توضیح مطبوعہ نولکشور صفحہ ۳۷۵ میں ہے لا ان القیاس مثبت للحکم ابتداء لان مثبت الحکم واللہ تعالیٰ وھذا ما قالوا ان القیاس مظھر لا مثبت واصحاب الظواھر نفوہ فبعضھم علی ان لا عبرۃ للعقل اصلاً وبعضھم علی ان لا عبرۃ له فی الشرعیات لھم قوله تعالیٰ ونزلنا علیك الکتاب تبیاناً لکل شیئ۔ یہ رضوی وہابی بھی اس آیت کے یہی معنی کرتے ہیں۔ پھر اسی صفحہ پر تلویح میں ہے کہ والاوجه ما سبق من ان حکم الفرع یثبت بالنص والاجماع الواردین فی الاصل والقیاس بیان لعموم الحکم فی الفرع وعدم اختصاصه بالاصل وھذا اوضح۔ طلوع بدر الرشاد بر اہالی فیض آباد الملقب بہ صحیفہ آزاد بسوئے شمس فیض آباد میں مولنا مہدی حسن صاحب راندیری نے ان کی عبارتوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ غیر مقلد نہ تو اجماع مانتے ہیں اور نہ اقوال صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔ یہ رسالہ العلل گوجرانوالہ ۱۳۳۳ء میں چھپتا رہا ہے جس کا جی چاہے ملاحظ فرمالیوے۔ اور یہ بھی اسمیں درج رہتا ہے کہ کون کون اشخاص غیر مقلد ہیں اور کیا کیا عقیدہ رکھتے ہیں یہ اخبار بھی دیوبندیوں کا ہے۔ اگر دیوبندی وہابی ہوتے تو وہابیوں غیر مقلدوں کا رد کیوں کرتے۔ خاصکر یہ اخبار اکثر غیر مقلدوں کا ہی رد کرتا ہے۔ اور مولنا عبدالحی صاحب لکھنوی کی مجموعہ فتاوی کی اوپر والی عبارت سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ وہابی غیر مقلد وہی لوگ ہیں کہ کسی امام کی تقلید نہیں کرتے۔ اور رفع یدین کرتے ہیں۔ اور آمین بالجہر کہتے ہیں اور سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں اور اپنے آپ کو محدث کہتے ہیں۔ اور ائمہ کی تقلید کو برا جانتے ہیں۔ اور امام اعظم وغیرہ ائمہ دین رحمہم اللہ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور اجماع امت کے مخالف ہیں۔ اور اپنی جہالت کے سبب سے اپنے آپ کو محدث جانتے ہیں۔ اور انکا یہ عقیدہ قبیح ہے۔ اسی میں سوال نمبر۲ کا جواب بھی آگیا کہ سنی حنفی کون ہیں

جواب سوال نمبر۳۔ بدعت دین میں ایک ایسا مخترع ایجاد کردہ راستہ ہے جو شرعی راستوں کے مشابہ ہو اس پر چلنے سے وہی باتیں مقصود ہوں جو شرعی راستوں پر چلنے

سے ہوتی ہیں۔ اور بعض علماء نے اس شرعی بدعت کی یہ حقیقت منقح کی ہے کہ جس عمل پر کوئی دلیل نہیں ہے وہ بدعت ہے۔ بعض نے یوں تعریف کی ہے کہ دین میں کسی قسم کی اپنی رائے محض سے نہ کہ ادلہ شرعیہ سے زیادتی یا کمی کرنا خواہ وہ زیادتی و کمی مستقل ہو کہ دین میں کوئی طاعت مستقل بڑھادی جاوے یا گھٹادی جائے۔ یا زیادتی و کمی غیر مستقل ہو کہ کسی طاعت ماموریہ کی ہیئت کا بڑھا دینا۔ یا غیر ضروری کو علماً خواہ عملاً ضروری سمجھنا۔ یا ضروری جیسا عمل کرنا۔ اسکی کسی ہیئت کا کم کرنا۔ اور اس زیادتی اور کمی کی حضورؐ کی طرف سے اجازت نہو۔ نہ قولاً نہ فعلاً نہ صراحتاً نہ اشارۃً تو ایسی بدعت کو بدعت شرعیہ کہیں گے اور ایسی بدعت قبیح ہی ہوگی۔ خلاصہ سب کا یہ ہے کہ دین میں ایسی کمی زیادتی کرنا کہ جسکی کوئی اصل شرع میں نہو اصل شرع بنانیوالا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے (ہیں) جو کوئی اپنی طرف سے کمی زیادتی کریگا وہ شرع بنانے والا بن جاویگا جس سے کسی کسی قسم کا شرک لازم آئیگا۔ جیسا کہ سپارہ ۲۵ رکوع ۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین ما لم یاذن به اللہ ط ولا کلمۃ الفصل لقضی بینھم ط وان الظلمین لھم عذاب الیم ۔ یعنی کیا ان کے لئے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے دین میں ایسی شرع بنادی جسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے۔ اگر نہ ہوتا کلمہ فصل کا تو البتہ اُن کے درمیان فیصلہ کیا جاتا اور تحقیق ظالموں کے لئے عذاب دکھ دینے والا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بدعت کی پوری جامع مانع تعریف کردی ہے۔ اول ہی اول کلمہ استفہام کا لایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ شرع شریف کے بنانے میں میں نے ان کو کوئی اختیار نہیں دیا۔ کیونکہ مالک نے جن امور میں اپنے غلاموں کو اختیار دے رکھا ہے۔ اس کی بابت اُن سے سوال نہیں کیا جاتا۔ سوال اسی کام میں کیا جاتا ہے جس کے کرنے کا غلام کو اختیار نہیں ہوتا۔ صرف وہ مالک کا ہی حق ہوتا ہے۔ اور پھر وہ نہایت ہی ناراضگی سے دریافت کرتا ہے کہ یہ کام تمنے کیوں کیا۔ تم کو یا کسی کو اسمیں کیا حق تھا۔ پھر ہمزہ یا ھل سے استفہام نہیں کیا۔ اَم سے کیا اور ام دو قسم کا ہوتا ہے متصلہ و منقطعہ۔ منقطعہ کی تقدیر یہ ہوگی۔ بَلْ اَلَھُمْ شُرَکَآءُ اسکا مطلب

یہ ہوتا ہے کہ متکلم پہلے کسی چیز کو کوئی چیز خیال کرتا ہے۔ اور اس سے بل کہہ کے اضراب کرتا ہے۔ اور پھر ہمزہ سے استفہام کرتا ہے۔ کیونکہ یہ کفر اور بدعتیں ان لوگوں نے اپنی طرف سے بنائی تھیں تو اس لئے گویا کہ پہلے یہ کہا گیا کہ یہ بدعتیں انہوں نے ایجاد کی ہیں پھر اس سے اس لئے اضراب کیا گیا کہ شرع بنانا تو سوائے اللہ تعالیٰ اور اسکے نائب کے کسی کو ہرگز جائز نہیں۔ تو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ انسان کی شان کے لائق ہے کہ شرع بنانے کا حق رکھے۔ پس یا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ شرع بنا دی ہو یا اُن کے کسی اور معبود نے بنا دی ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تو ہرگز نہیں بنائی تو اب کسی اور معبود نے بنا دی ہوگی۔ حالانکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور تو کوئی معبود ہی نہین ہے۔ پس پھر یہ شرع کیسے بنی اس لئے اب اللہ تعالیٰ لطور توبیخ اور تقریع کے دریافت فرماتا ہے کہ کیا میرے سوا انکا کوئی اور معبود بھی ہے۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنی نہ کوئی اور سوائے اللہ کے معبود ہے اور نہ کسی کو شرع بنانے کا اختیار اور مجاز ہے۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے نائب کے کسی کو شرع بنانے کا حق نہیں۔ اور جو کوئی شرع بنا دے وہ مشرک ہے۔ یا ام متصلہ ہے تو وہ الف استفہام کا معادل ہوگا۔ اور اس کی تقدیر یوں ہوگی ایقبلون ماشرع اللہ من الدین ام لھم الٰھہ تو یہاں بھی ام لانے سے یہ فائدہ ہوا کہ بسبب ام کے اللہ تعالیٰ کی شرع کا مقدر کرنا پڑا۔ پس اس مقدر کرنے سے یہ فائدہ ہوا کہ انہوں نے خدا کی شرع کے مقابل میں شرع بنائی۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی شرع کے مقابل یا مخالف ہو وہ ضرور ہی حد سے زیادہ بُری چیز اور شرک کی چیز ہوتی ہے۔ پھر لھم میں لام تخصیص کا لایا۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایسا شرک کرنا اور شریک بنانا ان کافروں اور مشرکوں اور منافقوں اور بدکاروں کا ہی پیشہ ہے۔ جو مومن اور اچھے آدمی ہیں اُن سے ہرگز یہ اپنی مخترع شریعت اور بدعت مستلزم شرک ہو ہی نہیں سکتی۔ کبھی اللہ تعالیٰ شرکاء کی نسبت اپنی طرف بھی فرماتا ہے جیسے کہ فرماتا ہے شرکاء للہ۔ اور کبھی کفار کی طرف۔ جیسے کہ یہاں لھم شرکاء فرمایا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو شرکاء، بدعت اور غیر شرع قانون بنانیوالے ہیں ان کی اتنی

بڑی بُرائی ہے کہ ان کا لفظ کفار کی زبانی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے کے لائق نہیں۔ پھر ہم ضمیر غائب کا لایا۔ حالانکہ کئی جگہ کفار اور فساق کو خطاب کیا گیا ہے اسلئے کہ یہ نہایت ہی بدتر گناہ اور شرک تھا کیونکہ کفر اور شرک اور گناہ کرنے والے کے نفس تک منحصر رہتے ہیں اور یہ شرع اور قانون بنانا متعدی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت مخلوقات کو گمراہ کرتا ہے۔ اس لئے ان کی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی حقارت کرنی تھی تو انکو خطاب کرنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ پھر شریک کا لفظ واحد نہ لایا (شرکاء) جمع لایا۔ کیونکہ بدعت اور خداوند کریم کی شرع کے مقابلہ میں شرع بنانے والوں کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ جو آیا اس نے ایک شرع اور قانون اور بدعت بنا دی جس طرح عرب کے شیطانو نے کئی قسم کی شریعتیں اور بدعتیں بنائیں اور ایران کے لوگوں کی اور۔ اور شام کے لوگوں کی اور۔ اور روم کے لوگوں کی اور۔ خراسان کے لوگوں کی اور۔ ہندوستان بنگال۔ برہما کی اور اور۔ بلکہ شہر شہر کی بدعتیں جدا جدا۔ اور محلہ کی الگ الگ۔ بلکہ گھر گھر کی بدعات علیحدہ علیحدہ۔ بلکہ ایک ایک شخص کی بدعتیں بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتی ہیں۔ اسی رضوی فرقہ کی بدعتوں کا بھی ایک حال نہیں ہر ایک شہر اور ہر ایک مولوی کی بدعات کے جداگانہ اقسام ہیں اس سے یہ فائدہ ہوا کہ بدعت کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے پس باوجود اتنے اختلاف کے کوئی بھی سچی نہیں ہو سکتی پھر شرعوا کا لفظ فرمایا اور جعلوا وصنعوا اور وضعوا نہ فرمایا تاکہ ان بدعتوں کو بھی شامل ہو جنکو لوگوں نے شرع خدائی کے موافق بنا لیا ہے بلکہ اسکا نام بھی شرع ہی رکھ لیا ہے۔ اور خدائی مشروع کے موافق سمجھ لیا ہے۔ پھر دوبارہ لھم لایا اور یہ لھم شرعوا کے متعلق ہے اور اسمیں بھی لام تخصیص کا ہے۔ اس سے یہ سمجھا گیا کہ شیطانوں نے اُن کافروں اور منافقوں اور فاسقوں کے لئے ہی یہ شریعتیں اور بدعتیں بنائی ہیں۔ جو دانا اور دیندار اور خدا پرست اور حق پر چلنے والے ہیں ایسے لوگوں کیلئے یہ بدعتیں شیطانوں نے نہیں بنائی ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مخلصین ہمارے پنجے میں نہیں آتے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے کہ شیطان خود اقرار کرتا ہے کہ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ

اَقُوْلُ ۔ یعنی تیرے مخلص بندے مجھ سے گمراہ نہیں ہوسکتے جیسے دیوبندی مخلصین۔ پھر شرعوا کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کسی چیز کو شرع اور طریقہ بنا لینا ہی بُری ہے۔ اگر اتفاقاً کوئی موقع کسی قسم کا بن گیا تو پروا نہیں جیسے کہ ایک شخص بازار میں جانماز خریدنے گیا تو اُسکو صرف سبز ہی جانماز ملی اب وہ ہمیشہ اسی پر نماز پڑھتا ہے۔ لیکن اس نے شرع نہیں بنائی۔ اگر وہ گم ہوجائے تو جیسی میسر ہو اسی پر نماز پڑھیگا۔ پھر فرمایا من الدین۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ جو چیزیں دنیاوی معاملات میں نئی ایجاد کی جاویں وہ بدعت نہیں ہوسکتیں۔ جیسے کہ نئے نئے نمونے کے مکان بنانا۔ کپڑے بنانا۔ سواریاں وغیرہ بنانا۔ جنکو دین سے کسی قسم کی خصوصیت نہیں۔ یا قسم قسم کے کھانے کھانا یا بستری بنانا وغیرہ ان سے تقرب مقصود نہیں ہوتا۔ بخلاف تیجے۔ اور چوتھے اور چہلم اور شب برات کے چراغوں اور قبروں کے طواف اور غلافوں اور پھولوں وغیرہ کے۔ پھر فرمایا ما لم یاذن بہ اللہ اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع اور حکم بھی خدا کا حکم اور شرع ہوگئی کیونکہ اسکے اذن سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرماتا ہے وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا اور اجماع بھی خدائے تعالیٰ کی شرع میں داخل ہے کیونکہ اسکا اذن بھی خدا اور رسول ؐ نے دیا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین الآیہ۔ پس سبیل مومنین کا خدا سبیل ہوا۔ اور قیاس مجتہدین بھی شرع میں داخل ہوگیا۔ کیونکہ اسمیں بھی اللہ تعالیٰ کا اذن ہے جیسے کہ فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور پھر پانچویں سپارہ کے آٹھویں رکوع میں ہے واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہٖ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم اور اوپر توضیح تلویح کی عبارت گذر گئی ہے کہ قیاس مثبت نہیں ہوتا وہ خدا اور رسول ؐ کے حکم کا مظہر ہوتا ہے۔ یعنی اصل میں وہ خدا اور رسول ؐ کا حکم ہوتا ہے۔ جو عوام پر پوشیدہ ہوتا ہے مجتہد اُسکو ظاہر کردیتا ہے اگر کوئی کہے کہ خدا کے کلام میں اضراب اور استفہام کس طرح ہوسکتا ہے۔ تو اُس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید انسان کے محاورات کے موافق اتارا گیا ہے۔ کما صرح بہ المفسرین۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آیت کافروں کے حق میں ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ۔ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب دوسرا یہ کہ خدا کے مقابل میں شرع بنانا کفار کا کام ہے۔ پس اگر کسی مسلمان نے بھی اپنی طرف

سے کوئی شرع بنائی تو وہ کافروں کے موافق شرع بنانیوالا ہوا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ تلک حدود اللہ فلا تعتدوھا ومن یتعد حدود اللہ فاولٰئک ھم الظٰلمون ۔ یہ احکام مذکورہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ پس ان حدوں سے نہ گذرو اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے گذرتے ہیں وہ ظالم ہیں۔ اس سے خوب واضح ہوگیا کہ جو حدود اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہیں اُن سے ذرہ بھر تجاوز کرنے سے یعنی کم و بیش کرنے سے بدعت ہوجائیگی ۔ اور اسکا کرنیوالا ظالم ہوجائیگا اور ظالم کفر اور فسق دونوں کو شامل ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین۔ اے ایمان والو داخل ہوجاؤ دین اسلام میں پورے پورے اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی اس لئے کہ وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے۔ پورے پورے کے یہ معنیٰ ہیں کہ ہرگز شرع میں کمی بیشی نہیں کرنا۔ کمی بیشی کرنے سے شیطان کے پیرو ہوجاؤگے اس سے ثابت ہوا کہ بدعتی شیطان کے مرید ہیں۔ پھر اور جگہ فرماتا ہے یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم یعنی اے اہل کتاب دین میں زیادتی نہ کرو۔ وغیرہ وغیرہ بہت ہی آیات ہیں جن کے ذکر کرنے سے طول ہونے کا خوف ہے۔ اور حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مشکوٰۃ صفحہ ۲۷ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ یعنی کسی نے ہمارے اس دین میں جسکو ہمنے مقرر کیا ہے کوئی ایسی چیز پیدا کی جو کہ اس دین میں نہیں ہے پس وہ رد ہے بخاری ومسلم۔ پھر فرمایا صفحہ ۲۷۔ اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ۔ مسلم یعنی پیچھے اسکے پس بہترین باتوں کی کتاب خدا کی اور بہترین راہوں میں راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئی جو چیزیں ہیں اور جو بدعت ہے گمراہی ہے اور روایت کی یہ مسلم نے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ جو بدعت ہے سب گمراہی ہے کوئی بدعت حسنہ نہیں۔ اور جو کہ علماء نے بدعت حسنہ کہا ہے اس بدعت سے بدعت شرعی مراد نہیں۔ وہ لغوی بدعت ہے۔ ورنہ جو بدعت شرعی ہے وہ سب گمراہی ہی ہے۔ جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو نعم البدعت فرمایا۔ حالانکہ وہ بدعت شرعی نہ تھی خود رسول ؐ نے اُسکو شروع کیا تھا اور حضرت عمر ؓ نے جاری کیا اور وہ خلفاء راشدین سے تھے

جن کے حق میں رسولؐ اکرم فرماتے ہیں۔ فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص رہیگا میرے پیچھے پس وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا۔ پس تم لازم پکڑو میری سنّت کو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنّت کو پکڑو ساتھ اُسکے۔ اور مضبوط پکڑو اُسکو۔ ساتھ داڑھوں کے۔ اور بچو تم نئے کاموں سے۔ پس تحقیق کل نیا کام بدعت ہے اور کل بدعت گمراہی ہے۔ پس اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ خلفاء راشدین کی جو سنّت ہوتی ہے وہ رسولؐ کی سنت ہوتی ہے۔ پس تراویح ہر حال سنّت ہے کسی طرح سے بدعت نہیں ہوسکتی۔ اور حضرت عمر خطابؓ کا قول بدعت کہنا ضرور ہی بمعنی لغوی ہوگا۔ پس جو بدعت شرعی ہے وہ سب سیئہ ہے۔ ہرگز بدعت حسنہ نہیں ہے۔ اور جو حسنہ ہے وہ بدعت لغوی ہے شرعی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ کسی نہ کسی قانون شرعی سے بنی ہے۔ جیسے کہ خلفاء راشدین کی سنّت کا رسولؐ کی سنت ہونا ایک قانون ہوگیا۔ پس اس قانون سے جو بھی مسائل نکلیں گے وہ بدعت شرعی نہیں ہونگے۔ اور ایسے ہی فرمایا ما انا علیہ واصحابی۔ تو اصحاب لوگ جو کام کریں گے۔ وہ سب سنت ہی ہونگے۔ کیونکہ وہ لوگ سوائے قانون رسولؐ کے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ بلکہ تابعین اور تبع تابعین بھی جو کام کریں وہ بھی بدعت نہیں ہوسکتے کیونکہ ان کے لئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون فرمایا ہے۔ اسلئے کہ وہ لوگ بھی اپنی طرف سے کچھ اختراع کرنے والے نہیں تھے۔ جب تک کہ رسولؐ یا اصحاب کرامؓ سے ان کو کوئی نشان نہ ملے ہرگز وہ لوگ دین میں کوئی نیا کام اپنی طرف سے بڑھانے والے نہیں تھے۔ پس جو کام ان لوگوں نے کئے وہ پختہ ہوگئے۔ اور بعد والوں نے (سواد اعظم نے) مان لئے۔ اور جو کام ان کے بعد بے دینوں نے نکالے ان کو سوائے جہال یا بے دینوں کے کسی نے نہیں مانا۔ بلکہ ہر زمانہ کے دیندار علماء رد ہی کرتے رہے پھر حدیث ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ (طبرانی) یعنی بدعتی کی توبہ ہی قبول نہیں ہوتی جب

تک بدعت کو نہ چھوڑے۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ۔ یعنی بدعتی جب تک بدعت نہ چھوڑے اسکا کوئی عمل بھی قبول نہیں (ابن ماجہ) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب البدعۃ صوماً ولا صلوٰۃً ولا حجاً ولا عمرۃً ولا جھاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین (ابن ماجہ) یعنی اسکی عبادت بھی قبول نہیں ہوگی اور ایمان سے بھی ایسا نکل جائیگا جیسے کہ آٹے سے بال۔ عن ابراھیم میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب البدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام (بیہقی فی شعب الایمان) یعنی جس نے بدعتی کی عزّت کی تو اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی۔ مجموعہ فتاویٰ مولنا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی کے جلد دوم صفحہ ۱۰۴ میں شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری سے ہے من اصر علی امر مندوب وجعلہ عزماً ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطٰن من الاضلال فکیف من اصر علی بدعۃ ومنکر۔ یعنی جو شخص کسی امر مستحب پر بھی پکا ہو جائے اور ہمیشگی کرے تو اُسکے گمراہ کرنے میں بھی شیطان کامیاب ہوگیا۔ پھر جو کوئی کسی بدعت اور منکر پر اصرار کریگا تو اُسکا تو کیا کہنا ہے۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۷ میں ہے وعن عبد اللہ ابن مسعودؓ قال لا یجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلوتہ یری ان حقاً علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیراً ینصرف عن یسارہ متفق علیہ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا کہ نہ کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصّہ اپنی نماز میں کہ اعتقاد کرے کہ اس پر یہ بات لازم ہے کہ نہ پھرے مگر اپنی دہنی طرف تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنے سے روایت کیا بخاری اور مسلم نے۔ کہا طیبی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جس نے اصرار کیا امر مستحب پر اور کیا اُسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہنچا اُس پر شیطان گمراہ کرنے کو۔ پس کیا حال ہے اسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر۔ جیسے کہ شب ستائیسویں رمضان میں نفلوں کو جماعت سے ادا کرنے

کے بارہ میں غایۃ الاوطار جلد اول صفحہ ۳۲۷ میں مکروہ لکھا ہے اور مجالس الابرار مجلس ۴۲، صفحہ ۱۶۵ اور صفحہ ۱۶۶ سے بھی معلوم ہوسکتا ہے اور شامی جلد اول صفحہ ۵۰۶ میں ہے وقال وما روی من الصلوٰۃ فی ھذہ الاوقات یصلی فرادی غیر انہ روی قال فی البحر ومن ھنا یعلم کراھۃ الاجماع علی صلوٰۃ الرغائب التی تفعل فی رجب فی اول جمعۃ منہ وانھا بدعۃ ویحتال من اھل الروم من نذرھا لتخرج عن النقل والکراھیۃ فباطل اھ اسکا خلاصہ یہی ہے کہ نفل نماز بھی اپنی طرف سے مقرر کرکے پڑھنا بدعت ہوجاتا ہے مسلم کی روایت ہے۔ لا تخصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الحدیث۔ یعنی کسی رات کو نفل نماز کے لئے مقرر مت کرو اور کسی دن کو روزہ کے لئے بھی مقرر نہ کرو۔ یہ اپنی طرف سے مقرر کرنا ہی بدعت ہے ہدایہ میں ہے ویکرہ ان یوقت لشی من القرآن فی شئ من الصلوٰۃ یعنی کسی نماز میں کوئی سورۃ اپنی طرف سے مقرر کرنا مکروہ ہے اور بحر الرائق میں ہے بان ذکر اللہ اذا قصد بہ التخصیص بوقت دون وقت او بشی دون شی لم یکن مشروعا مالم یرد بہ الشرع اھ۔ کہ خدا کے ذکر میں کسی وقت یا کسی شے کی تخصیص کرنا مشروع نہیں ہوسکتا۔ جب تک وہ تخصیص شارع سے منقول نہ ہو واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب۔ کتبہ احقر عباد اللہ ابو الحسن غلام علیشاہ عفا اللہ ورعاہ مدرس مدرسہ محمدیہ مانڈلے برما (ملک اپر برہما)

جواب استفتا نمبر (۶۳)

از جانب خطیب سنی جامع مسجد شہر مانڈلے (ملک اپر برہما

الجواب

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اقول فی الجواب مستعیناً بملھم الصدق والصواب

جواب سوال نمبر ا۔ حامی سنت ماحی بدعت جناب حضرت مولانا مولوی شاہ اسمٰعیل صاحب شہید محدث دہلوی رحمۃ اللہ وجناب امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ وجناب شمس الاسلام والمسلمین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب

نانوتویؒ وجناب شمس العلماء العالمین حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ وجناب حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی سقی اللہ ثراھم وجعل الجنۃ مثواھم وجناب حضرت مولانا محی السنۃ الغراء وقامع البدعۃ الظلماء مولانا المولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم یہ جمیع حضرات اکابر مقتدائے اسلام ومسلمین ہیں انکے فیوض ظاہری وباطنی سے جملہ اہل اسلام مستفیض ہیں حتٰی عرب وعجم میں انکے شاگرد علوم دینیہ کی ترویج میں مشغول ہیں اور یہ حضرات اکابر علماء حقانی میں شمار ہیں حضرات علماء عظام حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً وفضلاً وتعظیماً) نے ان کے محامد ومحاسن بیان کئے ہیں اور انکے عقائد کو عقائد حقہ واہل سنت والجماعت تبلایا ہے چنانچہ کتاب المہند ملاحظہ ہو۔ البتہ تیرہویں صدی میں ایک مفتی مفتری کذاب خالضاحب بریلوی اور انکے پیرو وخاصکر حشمت علی رضاخانی نے بوجہ ہوائے نفسانی ان اکابر کی طرف عقائد باطلہ کی غلط نسبت کی ہے۔ حالانکہ وہ عقائد باطلہ نہ اُن کی کتابوں میں مذکور ہیں نہ وہ حضرات انکے اقرار کرنے والے بلکہ قطعی طور پر منکر ہیں۔ یہ حضرات اکابر خود ایسے عقائد والے کو خارج از اسلام جانتے ہیں۔ بحمد اللہ یہ حضرات اکابر پکے اہل سنت والجماعت اور حنفی المذہب ہیں

جواب سوال نمبر ۲۔ وہابی ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید نہیں کرتے اور قیاس کے بھی منکر ہیں اصل اس مذہب کا بانی محمد ابن عبد الوہاب نجدی ہے اور انکے عقائد باطلہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد حقہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ مثلاً محمد ابن عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمان دیار مشرک وکافر ہیں۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات بعد الممات کے منکر ہیں اور زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحضوری آستانۂ شریفہ وملاحظہ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ کہتے ہیں الی غیر ذالک اور ہمارے حضرات اکابر انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الممات کے قائل اور زیارۃ رسول مقبول صلی اللہ علیہ کو مستحب کہتے ہیں الی غیر ذالک۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔ اور محمد ابن عبد الوہاب کے پیرو اتباع کو وہابی کہتے ہیں۔

جواب سوال نمبر ۳ بدعت شرعی وہ ہے کہ قرون ثلثہ کے بعد صحابہ ورتابعین اور تبع تابعین شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قولی یا فعلی یا صریحی یا اشارۃ اجازت کے بغیر دین میں کچھ

گھٹانے بڑھانے کا نام بدعت شرعی ہے اور ایسی بدعت قبیح ہی ہوگی۔ ایسی بدعت قبیح کے متعلق (جناب) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعید فرمائی ہے خود آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد شاہد ہے۔ عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد رواه البخاری والمسلم ترجمہ (حضرت، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ہمارے دین میں نئی بات ایجاد کی جو دین میں سے نہیں ہے تو وہ اسی پر رد کردی جائیگی۔

عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقبل الله لصاحب البدعة صوماً ولا صلوٰة ولا حجاً ولا عمرة ولا جهاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرة من العجین رواه ابن ماجه۔ یعنی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ بدعتی کا روزہ حج عمرہ جہاد فرض ونفل (کوئی بھی ہو) قبول نہیں کرتا اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے (یعنی خدا کے انقیاد اور تسلیم سے نکل جاتا ہے) جیسا آٹے سے بال (کہ کچھ حصہ آٹے کا بال پر باقی نہیں رہتا) اسی طرح بدعتی دین سے نکل جاتا ہے۔ صاحبو۔ اس حدیث میں بدعت پر کس درجہ زجر و توبیخ فرمائی کہ بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اللّٰھم احفظنا منہ

جواب سوال نمبر۱۔ سنی حنفی وہ ہے کہ جملہ اصول و فروع میں امام المسلمین ابوحنیفۃ النعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو بحمد اللہ یہ حضرات اکابر علماء دیوبند بالکل سلف صالحین کے عقائد پر ہیں خصوصاً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور فقہائے حنفیہ کے طریق پر علماً و عملاً کاربند ہیں سرمو تفاوت نہیں کرنا چاہتے۔ اسی پر خدا کرے ہماری موت ہو۔ اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد ن النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کتبہ خادم الطلبہ احقر العباد اسمٰعیل[143] ابن محمود کفلیتوی کان اللہ لہ' ولوالدیہ وعن جمیع المسلمین والمسلمات امام سورتی سنی جامع مسجد شہر رانڈلے (ملک ابر برہما)

جواب استفتا نمبر[146]

از جانب علمائے مدرسہ مظاہر العلوم شہر سہارن پور (یوپی)

الجواب

حامداً ومصلیاً ومسلماً

(۱) درمختار میں ہے۔ وعزر الشاتم بیا کافر وهل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم والا لا یفتی شامی ای یکفر ان اعتقده کافراً لا بسبب مکفر قال فی النهر وفی الذخیرة المختار للفتوی انه ان اراد الشتم ولا یعتقده کفراً لا یکفر وان اعتقده کفراً مخاطبه بهذا بناءً علی اعتقاده انه کافر یکفر لانه لما اعتقد المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفر ۱۲۱

پس حضرات مندرجہ بالا کہ جو متبع شریعت اور مجتنب عن المناکیر والبدعت ہیں اور حقیقی اسلام کے پیرو کہلانے کے لائق ہیں اُنکو کافر کہنا اور کافر سمجھ لینا حسب تصریح عبارات سابقہ کہنے والے کو کافر بناتا ہے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی نسبت بھی کافر ہونے کا عقیدہ رکھنا موجب کفر ہے۔ چہ جائیکہ اُن علماء کو کہ جن کی شان میں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل صریح حدیث وارد ہے کافر کہنا یقیناً قائل کو کافر بنادے گا اُس پر تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے حق تعالےٰ تمام مسلمانوں کو اس معصیت سے محفوظ رکھے (۲) ایک شخص عبدالوہاب نجدی گزرا ہے وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتا تھا مگر ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کو شرک اور اُن کے متبعین کو کافر و مشرک گردانتا تھا بہت سے لوگوں نے اس بارے میں اُسکا اتباع کیا حتیٰ کہ اُس نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ پر قبضہ کرلیا اخیر میں حق تعالےٰ نے اُسکو ہلاک کیا اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی وہ شخص چونکہ اپنے مذہب پر اسقدر متشدد تھا کہ دوسرے کو اُسکی وجہ سے مشرک سمجھتا تھا تو آج جو لوگ بدعتی ہیں اور جنھوں نے بہت سی زائد باتیں دین میں داخل کرلی ہیں وہ اُن لوگوں کو جو محض اپنے مذہب اور شریعت مصطفویہ پر قائم ہیں اور جو امور کہ قرون ثلثہ میں نہیں تھے اور جہال نے اُنکو اختیار کر رکھا ہے اور اُنکو باعث ثواب و اجر سمجھتے ہیں اُن سے یہ لوگ احتراز کرتے ہیں اور اُنکو باطل گردانتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی جہال اُنکے اپنے مذہب پر سختی سے قائم ہونے کی وجہ سے وہابی (یعنی منسوب عبدالوہاب کیطرف) کہتے ہیں حالانکہ عبدالوہاب اور اہلسنت والجماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے عبدالوہاب تو اپنے

مذہب کے سوا تمام مذاہب کو باطل اور شرک سمجھتا تھا جیسا کہ شامی جلد ۳ باب البغاۃ میں مصرح ہے
اور اہلسنت والجماعت اپنے مذہب کو صحیح ماننے کے باوجود بھی دوسرے مذاہب کو باطل اور شرک نہیں
کہتے اسی واسطے اس زمانے میں لوگوں نے اسکی تکفیر کی کہ وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے اور اہل سنت
والجماعت دوسرے مسلمانوں کو جو شافعی یا حنبلی ہوں کافر نہیں سمجھتے بلکہ صرف اُن اُمور کو حرام
اور شرک بتلاتے ہیں جو ائمہ اربعہ میں نہ کسی کا مذہب اور نہ کسی حدیث قولی یا فعلی سے اُسکا ثبوت اور
نہ قرون ثلثہ میں اُس کا وجود پس ایسے امر کا انکار جو شرعاً کسی دلیل سے ثابت نہو یقیناً موجب اجر
وثواب نہ ہوگا اور اُس شخص کو جو اس قسم کے امور غیر مشروع کا منکر ہے پکا مسلمان اور مومن کہیں گے
اور جو امور غیر مشروعہ کا مرتکب اور معتقد ہوگا وہ بدعتی کہلائے گا۔ کمافی الدر المختار وغیرہ ۔عن الاشباہ
اذا سئلنا عن مذ ہبنا ومذ ہب مخالفنا قلنا وجوباً مذ ہبنا صواب یحتمل الخطاء ومذہب
مخالفنا خطأ یحتمل الصواب الخ فی الشامی تحتہ لانک لو قطعت القول لما صح قولنا ان المجتہد
یخطیٔ ویصیب ۔ اشباہ ای فلا یجزم بان مذ ہبنا صواب البتہ ولا بان مذ ہب مخالفنا خطأ
البتہ بناء علی المختار من ان حکم اللہ فی کل مسئلۃ واحد معین وجب طلبہ فمن اصابہ فھو المصیب ومن لا
فھو المخطی الخ جلد اول ص۳۳ وفی تعریف البدعۃ بانھا ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما الخ فافہم شامی جلد اول صفحہ ۳۹۳
(۳) عبارات مندرجہ بالا سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اہلسنت والجماعت اور حنفی آجکل اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو
جو امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو کار اور مقلد ہیں اور جو بدعات کے مرتکب ہیں (جسکی تعریف نمبر ۲ میں گذر چکی ہے)
وہ بدعتی ہیں اور مرتکب بدعات پر احادیث میں سخت ترین وعیدیں آئی ہیں چنانچہ ارشاد ہے
من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد دوسری حدیث میں ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار
وغیر ذلک اس لئے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ امور نامشروعہ اور بدعہ سے پرہیز کریں تاکہ حق تعالے اور
اُس کے رسول کے غضب سے محفوظ رہیں حق تعالے جملہ مسلمانوں کو استقامت فی الدین کی توفیق
عطا فرمادے آمین۔ واللہ اعلم بالصواب راقم ضیاء احمد عفی عنہ ۱۷۴ ۸۔ صفر المظفر ۵۰ھ

الجواب صحیح

عبداللطیف ۱۷۵ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۱۴۔ صفر المظفر ۵۰ھ

جواب استفتا نمبر ۶۵

از جانب دار الافتاء مدرسہ عزیزیہ دائرہ اسلام جامع مسجد ریاست جیند

الجواب

اللّٰھم ارنا الحق حقاً والباطل باطلا صورت مسئولہ کا جواب لکھنے سے پہلے چند مقدمے
ضروری سمجھ کر لکھتا ہوں تاکہ جواب سمجھنے میں سہولت ہو۔
(۱) آقائے نامدار جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمان گرامی کے موجب اُمت محمدی
کے تہتر ۷۳ فرقے ہیں جن میں سے ایک فرقہ سنی اور اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم ہے اور
باقی بہتر ۷۲ فرقے بدعتی اور اہل ہوا کہلاتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کی یہ علامت ہے وھذہٖ
خاصۃ اھل السنۃ المتبعین للرسول صلی اللہ علیہ وسلم فانھم یتبعون الحق ویرحمون من خالفھم
باجتھادہ حیث عذرہ اللہ ورسولہ واما اھل البدع فیبتدعون بدعۃ باطلۃ ویکفرون من خالفھم فیھا ۔یعنی
اہلسنت والجماعت کی خاصیت یہ ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنیوالے ہوتے ہیں
پس بیشک اتباع کرتے ہیں حق کی اور رحم کی دعا کرتے ہیں اپنے مخالفوں کے حق میں جو اجتہاد کی
رو سے اہل سنت کی مخالفت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول نے اُسکو معذور فرمایا ہے۔ اور
اہل بدعت واہل ہوا بدعت ہائے باطلہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور تکفیر کرتے ہیں اپنے مخالف کی
یعنی جو اہل بدعت کا مخالف ہو اسکو بجائے دعا دینے کے کافر اور گمراہ کہتے ہیں۔ لوائح انوار البہیہ مطبوعہ
مصر صفحہ ۷۰ء علم کلام وعقائد کی اس کتاب میں علامہ شیخ محمد ابن احمد السفارینی نے صاف لکھا
ہے کہ اہل سنت والجماعت کسی اپنے مخالف کو بُرا بھلا نہیں کہتے بلکہ بجائے بُرا کہنے کے اُن کے
لئے دعائے رحم کرتے ہیں اور یہ بھی بخوبی معلوم ہوگیا کہ بدعتی تمام فرقے اپنے مخالف (جو دینی مخالفت
باجتہاد کرتا ہو) کے لئے بجائے دعائے رحم کے اُسکو کافر اور گمراہ کہتے ہیں اور گالی گلوچ فحش
بکواس سے کام لیتے ہیں۔ پس علمائے اہل سنت تو کیا بلکہ اہل سنت کے عامی کو بھی بُرا کہنا انکو
گالی دینا اُن کی تکفیر کرنا کتب عقائد میں اہل بدعت واہوا کی علامت بتلائی ہے یہی سبب ہے کہ
حضرات علماء نامبردگان مندرجہ سوال نے اپنی تصنیفات میں کسی بڑے سے بڑے اپنے مخالف

کو گمراہ اور کافر نہیں لکھا ہے جس کا جی چاہے اُن کی تصنیفات کو مطالعہ کر کے دیکھ لے اور اہل بدعت کی کتابیں گالی گلوچ سوقیانہ بہتان وافترا پردازی فریب اور مکاری سے بھری پڑی ہیں کسی کو کافر کسی کو گمراہ ملحد کسی کو زندیق وغیرہ خطابات سے ورق کے ورق سیاہ کر رکھے ہیں۔

(۲) مقدمہ ثانیہ۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔ علامۂ جلیل حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر فرماتے ہیں ای لا یطعن بعضکم علی بعض اور ای لا تدعوا بالالقاب وھی التی یسوء الشخص سماعھا اور ای بئس الصفة والاسم الفسوق وھو التنابز بالالقاب خلاصہ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ کسی قسم کا طعن تم لوگ ایک دوسرے پر مت کرو اور کسی قسم کے بُرے القاب وخطاب سے تم ایک دوسرے کو مت پکارو جس کو وہ سُنکر برا مانے اور بُرے القاب سے کسی کو پکارنا جاہلیت کا شیوہ ہے اسمیں لا تلمزو ولا تنابزوا نہی کے صیغے ہیں پس ایسے القاب الفاظ کسی کے حق میں استعمال کرنا جن سے تحقیر وذلت ہو قطعاً حرام ہے اور اسی سبب سے تمام اہل سنت والجماعت اپنی قلم وزبان سے ایسے ناملائم وجاہلانہ الفاظ سے بچائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرات علماء دیوبند خصوصاً وہ اکابرین عظام جن پر اہل بدعت واہوا نے الزامات و اتہامات لگائے ہیں انکی تصانیف ایسے بازاری کلمات سے بالکل پاک ہیں۔

(۳) مقدمہ ثالثہ۔ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان میں بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ صاف سردار دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی دوسرے شخص کو کافر کہکر پکارے یا کافر کہے یا اسکو اللہ کا دشمن اور حال یہ ہو کہ وہ شخص کہا گیا ہے ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ رجوع کرتا ہے کفر یا عداوت خداوندی کہنے والے پر یعنی کہنے والا خود ہی کافر یا دشمن خدا بن جاتا ہے۔ اس حدیث پاک کے صاف اور صریح الفاظ سے معلوم ہوگیا کہ اگر وہ شخص کافر اور عدو اللہ نہیں ہے تو بفرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

(۴) مقدمہ رابعہ۔ ہر شخص اور ہر فرقہ والا یہی دعویٰ کرتا ہے کہ میں اہل حق و اہل سنت سے ہوں مگر یہ امر فقط دعوے سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ اپنے جملہ امور کو علی الخصوص جس امر

میں تنازع اور اختلاف واقع ہو اسکو صحاح احادیث سے مطابق کریں جس کا عمل و عقیدہ قرآن و احادیث کے مطابق ہو جائے وہی اہل سنت سے ہوگا۔ چنانچہ بریقۂ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ کی جلد اول صفحہ ۳۰۱ میں ہے فان قیل کل فرقة تدعی انھا اھل السنة والجماعة قلنا ذلك لا یکون بالدعوی بل بتطبیق القول والفعل وذلك بالنسبة الی زماننا انما یمکن بمطابقة صحاح الاحادیث ککتب الشیخین وغیرھا من الکتب التی اجمع علی ثقاتھا کذا فی المناوی شرح جامع الصغیر للسیوطی پس ان مقدمات مرقومہ کو سمجھ لینے کے بعد ہر ذی عقل ذرا تامل کرنے اور سوچنے سے بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ اہل سنت و الجماعت کے نزدیک ایسا شخص جو متبعین و مقلدین حضرت امامنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کو کافر کہے یا دوسرے لوگوں کو اسکی ترغیب دے تو وہ شخص اہلسنت والجماعت میں سے ہرگز نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی مخالف کو کافر کہتا ہے جو آداب طریقہ اہلسنت کے خلاف ہے چنانچہ پہلے مقدمہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور چونکہ وہ شخص اپنے آپکو سنی کہتا ہے تو دوسرے اور تیسرے مقدمہ کی رو سے وہ مخالف ہو کر ثابت ہوتا ہے کہ اس کا یہ عمل صحاح احادیث کے خلاف ہے لہذا چوتھے مقدمہ کی رو سے اس کا دعویٰ باطل اور کذب محض ہے اور مقدمہ ثانیہ کی رو سے وہ شخص فاسق ہے اور مقدمہ سوم کے رو سے وہ شخص خود کافر ثابت ہوتا ہے لہذا ایسے آدمی سے مسلمانوں کو بچنا چاہیئے اور کسی امر میں بھی اس کے ساتھ تعلق نہ رکھنا چاہیئے اور وعظ کہنے سے روک دینا لازم ہے اس کی کوئی بات سننے اور ماننے کے قابل نہیں ہے اہل ایمان خواص و عوام کو چاہیئے کہ ایسے کذاب مفتری واعظوں کی کسی آواز پر کان نہ رکھیں اور ان مقدس بزرگان دین کی شان میں کوئی خطرہ بھی دل میں نہ آنے دیں جو ناپاک باتیں ان حضرات کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان تمام حضرات کو بفضلہ تعالےٰ قیامت تک خطرہ بھی نہیں آسکتا علماء دیوبند سچے پکے حنفی ہیں سلاسل حضرات اولیاء اللہ نقشبندیہ چشتیہ کے حلقہ بگوش ہیں ہاں بزرگوں کو نبی نہیں سمجھتے انکو خدا یا خدائی کا مالک نہیں سمجھتے اُن کی قبروں کو سجدہ نہیں کرتے خانہ کعبہ کی طرح اُن کے مزارات کا طواف نہیں کرتے ہر قسم کی بدعات سے تنفر تام ہے۔ علماء اکابر دیوبند نے تمام عالم پر مثل آفتاب کے ظاہر کر دیا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کس طرح کرنا چاہیئے سلف صالحین ائمہ مجتہدین کا اقتدا کس طرح ہونا چاہیئے ادب اکابر و رحم علی الاصاغر کا کیا طریقہ ہے۔ آہ یہ وہ کامل و زاہد تھے جنھوں نے چالیس

چالیس برس تک جماعت اولیٰ و تکبیر اولیٰ فوت ہونے نہ دی سفر حضر میں قیام شب و تہجد کو کبھی ضائع نہ ہونے دیا سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتوں اور سنتوں پر عملدر آمد کیا اور ادنیٰ ادنیٰ سنت کو اپنی زندگی میں فوت ہونے نہ دیا اور اب بھی جہاں جہاں ان حضرات کے جاں نثار مخلصین ہیں وہاں اُن کی درسگاہوں میں قال اللہ و قال الرسول کا درس و مطالعہ ہے تو حجروں میں ذکر و شغل و مراقبہ ہے اگر اس میں شک ہو تو دارالعلوم دیوبند۔ مدرسہ عالیہ امینیہ دہلی۔ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں جاکر اپنی نظروں سے مشاہدہ کر لیں

ع۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

کسی کی حقانیت پردہ ڈالنے سے مخفی نہیں ہو سکتی الحق یعلو ولا یعلی مسلمانوں میں ایسے لوگ بہت کم ہوں گے جو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے خاندان کے علماء مثلاً مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا شاہ اسحٰق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کی بزرگی اور اُن کے خدمات علم کے قائل نہ ہوں مگر مجدۃ البدعۃ حشمت علی وخانصاحب بریلوی وغیرہ نے ان حضرات مقدسین کی جو عرصہ ہوا جوار رحمت الٰہی میں جگہ پا چکے ہیں تکفیر و تضلیل کا اعلان کر کے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو بڑھا رہے ہیں اور رات دن گالیاں دیتے اور تبرا بازی اور محض ان حضرات مقدسین کی اتباع کی وجہ سے علماء و صلحاء دیوبند کو دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہیں اور جس عالم متبع شریعت و قاطع بدعات کو دیکھتے ہیں چٹ بلا تکلف وہابی کہدیتے ہیں حالانکہ وہابیوں کا وجود علاقہ نجد میں ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۴ء کے بعد ہوا ہے اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و دیگر علماء سلف وہابیان نجد اور عبدالوہاب نجدی کے وجود سے بہت پہلے گذرے ہیں لہذا علماء خاندان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم اور اُن کے تلامذہ و متبعین کو وہابی کہنا افترا پردازی اور اتہام بندی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے علماء دیوبند اور اُن کے اکابر و اصاغر ان لوگوں سے ہیں جن کے طفیل سے عالم میں سلسلہ ہدایت باقی ہے ولو کرہ الاعداء والمخالفون جرہ

ناچیز محمد عبدالعزیز مہتمم مدرسہ عزیزیہ جامع مسجد ریاست جنید۔

جواب استفتا نمبر ۶۶

از جانب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سنبھلی غفرلہ العلی مدرس مدرسہ قاسم العلوم شاہی مسجد مرادآباد

الجواب

(۱) مبتدعین نے اہل حق کے خلاف ہمیشہ ریشہ دوانی کی ہے۔ عام اور ناواقف مسلمانوں کو صلحاء امت اور نفوس قدسیہ کی طرف سے بدظن کرنے کے لئے نہایت شرمناک طریقے اختیار کئے ہیں اور اُن پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات اور اتہامات رکھے گئے ہیں۔ خلفاء راشدین امام اعظم ابو حنیفہؒ۔ امام بخاریؒ۔ حسن بصریؒ۔ شیخ محی الدینؒ العربی۔ اور شیخ عبدالقادرؒ جیلانی غرض وہ کون بزرگ اور مقدس ہستی ہے جسکو اہل ہوا و ہوس نے انکی شان میں سخت سے سخت توہین روا نہ رکھی ہو اور مسلمانوں کو اُن سے بدظن کرنے کے لئے پروپیگنڈا نہ کیا ہو اس دور فتن میں بھی جبکہ شیطان لعین کا پورا تسلط ہے اور حکومت کی جانب سے ہر شخص کو نیا مذہب بنانے کی آزادی حاصل ہے۔ تو ایک طرف جماعت مرزائیہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت تسلیم کرانے کی خاطر تمام اُن مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو نہیں مانتے کافر بناتی ہے تو دوسری جانب جماعت رضائیہ بریلویہ بدعت ملعونہ کی اشاعت کے لئے تمام ان اکابرین ملت کی تکفیر میں مشغول ہے جو خدمت دین اور دعوت الی الحق کے لئے اپنی تمام عمر کو وقف کر چکے ہیں اور احیاء سنت میں شب و روز مشغول رہتے ہیں۔ اس جماعت رضائیہ بریلویہ کے ایک گرگے مولوی حشمت علی صاحب لکھنوی بھی ہیں جنھوں نے اپنی چند روزہ زندگی کا نصب العین بھی بدعات کی ترویج اور عام مسلمانوں کو اہل حق سے بدظن بنانا قرار دے لیا ہے۔ ان کو بار بار علماء دیوبند سے مجمع عام میں شکست فاش حاصل ہو چکی ہے اور بدعت ملعونہ سنت راشدہ کے سامنے سرنگوں کر چکی ہے لیکن یہ حامی بدعت اپنی حرکت سے باز نہیں آتے۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ اور اکابر دیوبند سچے مسلمان ہیں اور انکا اسلام اظہر من الشمس ہے ان حضرات نے اپنی تمام عمر خدمت اسلام اور اشاعت

سنت نبویہ میں صرف کی اور بلاد عالم کے گوشہ گوشہ کو علم دین سے مالا مال کر دیا ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

حضرات علماء دیوبند سنت نبویہ اور طریقہ صحابہ پر کاربند اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ مولوی احمد رضا خانصاحب اور ان کے اذناب مولوی حشمت علی وغیرہ نے جن مضامین کفریہ کی ان کی طرف نسبت کی ہے وہ محض غلط اُن پر الزام ہے یادہ حضرات بنفس خود بارہا تصریح فرما چکے ہیں کہ ان مضامین خبیثہ کو ہم کفر کہتے ہیں ان مضامین ملعونہ کا نہ ہمارے دل میں خطرہ گذرا نہ ہم ان کے معتقد اور نہ ہماری عبارت کا یہ مطلب اور نہ ہماری مراد جو مردود ایسا کہے ہمارے نزدیک وہ کافر ہے مولوی حشمت علی نے علماء دیوبند پر محض الزام اور کذب خالص سے کام لیا ہے جو اعلیٰ وجہ کا فسق اور افجر فجور ہے۔

(۲) ایک شخص محمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۲۰۹ھ میں حرمین شریفین پر قابض اور متسلط ہوا اُسکے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خون کو حلال اور اُن کی جان و مال کو مباح سمجھتا تھا اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اصل میں وہابی اسی شخص کو کہا جاتا ہے جو محمد بن عبدالوہاب موصوف کا تابع اور پیرو ہو اور اُسکے سلسلہ میں داخل ہو سو بحمداللہ عبدالوہاب اور اس کا کوئی تابع ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں نہ تفسیر و فقہ میں اور نہ حدیث کے علمی سلسلہ نہ تصوف اور سلوک میں اور نہ ان بزرگوں میں سے کوئی بھی سلف اہل اسلام کو کافر کہتا ہے بلکہ علماء دیوبند اس فعل کو رفض اور اختراع فی الدین کہتے ہیں لیکن اب اہل ہوا اور اہل بدعت نے اس لفظ کو ہر اُس شخص پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جو بدعات خبیثہ اور رسومات قبیحہ کی تردید سنت رسول اللہ اور اُسوۂ صحابہ کی نشر و اشاعت کرتا ہو اور مسلمانوں کو ناچ۔ گانے بجانے۔ آتش بازی اور خلاف سنت افعال و اعمال شرکیہ عقائد سے روکتا ہو۔ حتیٰ کہ بعض شہروں میں سود کا مسئلہ بیان کرنے والا وہابی کہلاتا ہے اور پورب کے اضلاع میں غیر مقلد آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والوں کو وہابی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

فرقہ رضائیہ بریلویہ نے عام مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسنے اور رشد و ہدایت اور

سنت نبویہ کی روشنی سے محروم رکھنے کے لئے۔ قاطعین بدعت۔ حاملین سنت اور متبعین شریعت سے عام مسلمانوں کو بدظن کرنے کے لئے یہ پروپیگنڈا اختیار کیا ہے کہ علماء دیوبند جو اس نازک ترین زمانہ میں علوم دینیہ اور ناموس شریعت کے ابقا اور اعزاز میں سرگرم اور ساعی ہیں انکو وہابی اور کافر کہہ کر مسلمانوں کے شیرازہ کو اس طرح پارہ پارہ کر دیا کہ آج یہ ہر قوم کے سامنے ذلیل اور خوار ہیں۔

(۳) اہل سنت والجماعت سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرامؓ کی جماعت کے طریقے متفقہ پر چلتے ہوں اور حنفی ان لوگوں کو کہتے ہیں کہ جو مسائل فروعیہ اختلافیہ بین الائمہ ہیں ان میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتے ہوں چنانچہ حضرات پیران پیر غنیۃ الطالبین میں ارشاد فرماتے ہیں۔ وعلی المومن اتباع السنۃ و الجماعۃ فالسنۃ ما سنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خلافۃ الائمۃ الاربعۃ الخلفاء الراشدین المہدیین۔ فخر الاسلام بزدوی اصول فقہ میں ارشاد فرماتے ہیں العلم نوعان علم التوحید والصفات وعلم الشرائع و الاحکام والاصل فی النوع الاول ہو التمسک بالکتاب والسنۃ ومجانبۃ الہوی والبدعۃ ولزوم طریق السنۃ والجماعۃ الذی کان علیہ الصحابۃ والتابعون ومضی علیہ الصالحون نیز شرح مواقف مکاتیب مجدد الف ثانی اور مرج البحرین وغیرہ سے یہی ثابت ہے۔ آیۃ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا۔ حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین حدیث ما انا علیہ و اصحابی۔ حدیث خیر القرون قرنی۔

اور اقوال متقدمین و متاخرین سے ثابت ہے کہ بدعت شرع میں اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو دین میں بغیر دلیل شرعی کے نکالی جاوے۔ بدعات اگرچہ باعتبار درجات مراتب متفاوت ہیں لیکن احادیث نبویہ میں چونکہ بدعت اور اہل بدعت کی نہایت مذمت وارد ہے اس لئے ہر عاقل اور دیندار شخص کا کام ہے کہ وہ ہر وقت بدعات سے بچتا رہے اور سنت نبویہ پر گامزن ہو۔ احادیث اور اقوال علماء و مشائخ جو در بارہ مذمت بدعت وارد ہوئے ہیں۔ لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوٰۃ ولا صوماً ولا صدقۃ ولا عمرۃ ولا صرفاً ولا عدلاً ویخرج من الاسلام

کما تخرج الشعرة من العجين۔ بیہقی وابن ماجہ

اہل البدعۃ شر الخلق والخلیقۃ۔ ابونعیم۔ اہل البدعۃ کلاب النار۔ صواعق۔ ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یتوب عن بدعتہ۔ طبرانی وابن ماجہ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام۔ بیہقی وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ نسائی

حضرت پیران پیر غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ اہل بدعت کے پاس نہ جاؤ اور نہ ان سے سلام علیک کرو کیونکہ ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جو شخص بدعتی کو سلام علیک کرتا ہے تو وہ اسکو دوست رکھتا ہے کیونکہ حدیث نبوی ہے کہ تم آپس میں سلام کیا کرو تاکہ تم میں آپس میں محبت ہو جاوے۔

اور نہ ان کے پاس بیٹھے اور نہ ان کو مبارکباد دے عیدوں میں اور خوشی کے مواقعوں پر الخ فضیل بن عیاض سے جو بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے حضرت پیران پیر نقل فرماتے ہیں وقال فضیل بن عیاض من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ مبغض صاحب بدعۃ رجوت اللہ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ واذا رایت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا آخر۔ اور بھی لکھتے ہیں۔ وقال فضیل بن عیاض سمعت سفیان بن عیینۃ یقول من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط اللہ حتی یرجع وقد لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المبتدع فقال صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ لا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل النافلۃ۔ کتبہ محمد اسمعیل سنبھلی غفرلہ العلی مدرس مدرسہ قاسم العلوم شاہی مسجد مرادآباد

جواب استفتاء نمبر ۶۷

از جانب مولانا مولوی احمد علی صاحب مولوی فاضل۔ منشی فاضل مدیر اخبار العدل جامع مسجد گوجرانوالہ (پنجاب)

الجواب

(۱) اکابر علماء دیوبند رحمہم اللہ اور فرقہ بریلویہ کے بانی احمد رضا خاں صاحب کے اعمال اور خدمتِ دین کا موازنہ کرنا کچھ مشکل نہیں ہے ہر مسلمان ذی ہوش سمجھ سکتا ہے

کہ کس صاحب نے اشاعت دین ومذہب کے لئے بہترین خدمات سرانجام دی ہیں اور کون جماعت فتنہ وفساد کا موجب بن رہی ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے دارالعلوم دیوبند کا کوئی مدرس یا اسکے متبعین میں کوئی فرد مولوی حشمت علی صاحب کی طرح شہر بہ شہر پھر کر مولوی احمد رضا خاں صاحب کے پیروؤں کو کافر نہیں کہہ رہا۔ دیوبندی کوئی مذہب نہیں۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ دیوبند میں حضرت قاسم العلوم علامہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے ہندوستان کے اندر مذہبی تعلیم کی بیکس حالت کو دیکھکر مذہب حنفیہ کی ترویج کے لئے ایک عربی مدرسہ قائم کیا تھا۔ ان کے پاس سوائے بے سرو سامانی کے یا خلوص نیت کے اور کوئی سرمایہ نہ تھا۔ چونکہ یہ کام اللہ تعالےٰ کے دین حق کی اشاعت اور مذہب حنفیہ کی امداد کے لئے تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی اور آج ہندوستان بھر میں وہ واحد اسلامی درسگاہ ہے۔ جس کی نظیر اسلامی ملکوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ اور آج حیدرآباد بھوپال اور بہاولپور کے جلیل القدر حکمران اس کی امداد کرنا اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں۔ اس دارالعلوم میں تعلیم دینے والے اور پانیوالے دیوبندی کہلائے جاتے ہیں بڑے بڑے پیروں نے اپنے بچوں کو وہاں تعلیم دلائی ہے۔ ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ مولوی حشمت علی صاحب کا ارشاد کہاں تک صحیح ہے۔

(۲) وہابی عرف میں اسکو کہتے ہیں جو اجتہادی فروع دین میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کا مقلد نہ ہو۔ علمائے دیوبند کو تو وہابی نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ مولوی حشمت علی صاحب کو وہابی کہا جا سکتا ہے کہ وہ اکابر دیوبند کو کافر کہہ رہے ہیں۔ اور یہ طریقہ کسی امام کے ہاں بھی رائج نہیں۔

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو فروع دین میں ائمہ احناف کا مقلد ہو جو اس کے خلاف کرے وہ حنفی نہیں۔ دیوبند کے معلمین ومتعلمین میں سے کسی کا عقیدہ بھی عقائد ائمہ احناف کے خلاف نہیں۔

(۴) البدعت طریقۃ البدعت علی غیر مثال تقدمہا من الشارع

ترجمہ:۔ بدعت وہ چیز نو ایجاد ہے جسکی مثال شریعت میں شارع علیہ السلام سے نہ گذری ہو۔

(کتبہ) بندہ احمد علی عفی عنہ مدیر العدل

جواب استفتا نمبر ۶۸

از جانب صوفی محمد ابراہیم صاحب ملقب خلیل اللہ مامور من اللہ از پوسٹ بھیلسر ضلع بارہ بنکی

الجواب

(۱) کوئی کلمہ گو کافر نہیں ہے کہنے والے کو نفسی غلبہ میں امتیاز نہیں ہوا۔ کافر کہنے والا خود کافر ہے قرآنی حقائق معارف معنوی راز سے بے خبر غافل ہے کہنے والا اپنے آئینہ قلب میں اپنے کو کافر پایا کافر کہدیا۔ اپنے کو مومن پاتا مومن کہتا جس برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہی ٹپکتی ہے دیوبندی کیا کسی کلمہ گو کو کافر نہ کہنا چاہیئے دیوبندی حنفی دین حنیف رکھتے ہیں۔ ہیرا پر کیچڑ ڈالنے سے ہیرا ہیرا ہی رہیگا کیچڑ کیچڑ ہی رہیگا کافر کہنے والے نے اپنا اخلاق ادب خراب کیا اسکو اپنی غلطی پر آگاہ ہو کر تائب ہونا چاہیئے

(۲) عبدالوہاب نجدی کے مقلد ہم نہیں (ہیں) نہ کوئی تعلق ہے۔ وہاب نام اللہ کا ہے وہابیہ میں یائی نسبتی ہے یعنی اللہ والے اولیاء اللہ کاملین سیدھے قرآن حدیث پر عمل کرنے والے مذہب سنت والجماعت رکھتے ہیں۔ ؎

وہابی کے معنی ہیں رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

(۳) سنی حنفی اُن کو کہتے ہیں جو کہ رسول اللہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین کے اقوال کے پابند قرآن کے پابند۔ شرک و بدعت سے بیزار۔ قرآن پارہ چار میں آیا ہے قل صدق اللہ فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا ط یعنی سچ فرمایا اللہ نے تابع ہو جاؤ دین ابراہیم کے ایک ہی کا ہو رہا تھا۔ بدعت اسکو کہتے ہیں کہ دین حق میں کوئی بات یا رسم نئی پیدا کرے۔ شرک وہ ہے جو خدا کی ذات میں کسی مخلوق کو شریک کرے۔ سخت

گناہ قرآن میں آیا ہے اہل بدعت کی تعریف حدیث میں ہے۔ اھل البدع کلاب النار یعنی بدعت کرنیوالے دوزخ کے کتے ہیں کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر بنانیوالا اکفر الکفرۃ کا درجہ رکھتا ہے یعنی وہ کافروں کا کافر ہے مسلمان کو کافر بنانا سہل ہو گیا ہے۔ کسی کافر کو مسلمان نہ بنایا جو کہ مسلمانوں میں تنزلی ابتری محض قرآنی عمل درآمد چھوڑ دینے کا باعث ہے اسلام کوئی فرقہ نہیں ایک فرقہ ہے اکثر علماء ظواہر بے عمل بے سند مصنوعی مولوی ریائی فقراء نگین لباسی پیری مریدی کرنے والے خود رو بیشہ درگشتی ڈاکو اپنے خانہ ساز عقائد تعلیم کر کر کے اپنی ذاتی نفع کے لئے امت مرحومہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں۔ بیوقوف مولویوں نے دین بگاڑا کفر پھیلایا فقراء ریائی نے ایمان بگاڑا شرک پھیلایا ان کے پھندے جال سے بچو بچو بچو۔ ان سے بائیکاٹ ترک موالات بہتر ہے انکی صحبت میں گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

شعر

طالب دنیا ہیں جتنے مولوی	اہل حق سے رکھتے ہیں وہ دشمنی
جب نہیں بنتا ہے کچھ اُن سے جواب	دیتے ہیں حق گو کو کافر کا خطاب
مومنوں پر کفر کا کرنا گماں	کیا یہی ہے اہل ایماں کا نشان
کیا یہی تعلیم فرقان ہے بھلا	کچھ بھی آخر چاہیئے خوفِ خدا
مولویوں کو دیتے ہو کافر کا لقب	حشمت علی اب تو کرو کچھ خوفِ رب
برسوں کھاتے کھاتے خیرات و زکوٰۃ	دل میں باقی اب نہیں فکر نجات
قلب پر ایسا اندھیرا چھا گیا	نور ایماں کا اثر جاتا رہا
کفر کے فتوؤں سے کیا ہے ہم کو ڈر	کاغذ ردی سے ہیں وہ بدتر
دام میں ان کے نہ آؤ دوستو	یاد رکھو دل سے تم اس بات کو
بو حنیفہ حامی دینِ متین	جو کہ تھے بیشک امام المسلمین
اُن کا یہ ارشاد ہے اے مومنو	اہل قبلہ کو نہ تم کافر کہو
مولویوں کی باتوں میں نہ تم ہرگز پھنسو	کوئی کلمہ گو کو کافر تم مت کہو

شرک بدعت سے جو وہ بیزار ہیں	ع	خاص راہِ احمد مختار ہیں
علم در جلد خویش می باید		نہ کہ در جلد میش می باید

علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت ست

کتبہ صوفی ابراہیم لقب خلیل اللہ مامور من اللہ از پوسٹ بجلیسر ضلع بارہ بنکی ۱۳۷۹

جواب استفتا نمبر ۶۹

از جانب مولانا مولوی اسد اللہ خاں صاحب محلہ بنگلہ آزاد خاں مکان جناب علامہ مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم مغفور ریاست رامپور۔

الجواب

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

(۱) درمختار میں ہے۔ وعزر الشاتم بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم والا لا بہ یفتی وفی الشامی تحتہ ای یکفر ان اعتقدہ کافرا لا بسبب مکفر قال فی النہر وفی الذخیرۃ المختار للفتوی انہ ان اراد الشتم ولا یعتقدہ کفرا لا یکفر وان اعتقدہ کفرا فخاطبہ بھذا بناءً علی اعتقادہ انہ کافر یکفر لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفرا ۱۲ پس حضرات مندرجہ بالا کہ جو متبع شریعت اور مجتنب عن المناکیر والبدعت ہیں اور حقیقی اسلام کے پیرو کہلانے کے لائق ہیں اُنکو کافر کہنا اور کافر سمجھنا یقیناً حسب تصریح عبارات سابقہ کہنے والے کو کافر بناتا ہے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی نسبت بھی کافر ہونے کا عقیدہ رکھنا موجب کفر ہے چہ جائیکہ اُن علماء کو کہ جن کی شان میں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل صریحی حدیث وارد ہے کافر کہنا یقیناً قائل کو کافر بنا دے گا اُس پر تجدید اسلام ونکاح ضروری ہے حق تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس مصیبت سے محفوظ رکھے۔

(۲) ایک شخص عبد الوہاب نجدی گزرا ہے وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتا تھا مگر سا

سائے دیگر مذاہب کو شرک اور اُن کے متبعین کو کافر ومشرک گردانتا تھا بہت سے لوگوں نے اس بارے میں اُسکا اتباع کیا حتی کہ اُس نے مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ پر قبضہ کر لیا اخیر میں حق تعالیٰ نے اُسکو ہلاک کیا اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی وہ شخص چونکہ اپنے مذہب پر اسقدر متشدد تھا کہ دوسرے کو اُسکی وجہ سے مشرک سمجھتا تھا تو آج جو لوگ بدعتی ہیں اور جنھوں نے بہت سی زائد باتیں دین میں داخل کر لی ہیں وہ اُن لوگوں کو جو محض اپنے مذہب اور شریعت مصطفویہ پر قائم ہیں اور جو اُمور کہ قرون ثلثہ میں نہیں تھے اور جہال نے اُنکو اختیار کر رکھا ہے اور اُن کو باعث ثواب واجر سمجھتے ہیں اُن سے یہ لوگ احتراز کرتے ہیں اور اُنکو باطل گردانتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی جہال اُن کے اپنے مذہب پر سختی سے قائم ہونے کی وجہ سے وہابی (یعنی منسوب عبد الوہاب کیطرف) کہتے ہیں حالانکہ عبد الوہاب اور اہل سنت والجماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے عبد الوہاب تو اپنے مذہب کے سوا تمام مذاہب کو باطل اور شرک سمجھتا تھا جیسا کہ شامی جلد ۳ باب البغاۃ میں مصرح ہے اور اہل سنت والجماعت اپنے مذہب کو صحیح ماننے کے باوجود بھی دوسرے مذاہب کو باطل اور شرک نہیں کہتے اسی واسطے اُس زمانے میں لوگوں نے اُس کی تکفیر کی کہ وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے اور اہل سنت والجماعت دوسرے مسلمانوں کو جو شافعی یا حنبلی ہوں کافر نہیں سمجھتے بلکہ صرف اُن امور کو حرام اور شرک تبلاتے ہیں جو ائمہ اربعہ میں نہ کسی کا مذہب اور نہ کسی حدیث قولی یا فعلی سے اُس کا ثبوت اور نہ قرون ثلثہ میں اُسکا وجود پس ایسے امر کا انکار جو شرعًا کسی دلیل سے ثابت نہو یقیناً موجب اجر وثواب نہ ہوگا اور اُس شخص کو جو اس قسم کے امور غیر مشروع کا منکر ہے پکا مسلمان اور مومن کہیں گے اور جو امور غیر مشروعہ کا مرتکب اور معتقد ہوگا وہ بدعتی کہلائے گا کما فی الدر المختار وغیرہ عن الاشباہ

اذا سئلنا عن مذھبنا ومذھب مخالفنا قلنا وجوبا مذھبنا صواب یحتمل الخطاء ومذھب مخالفنا خطأ یحتمل الصواب الخ فی الشامی تحتہ لانک لو قطعت القول لما صح قولنا ان المجتھد یخطی ویصیب۔ اشباہ ای فلا نجزم بان مذھبنا صواب البتۃ ولا بان مذھب مخالفنا خطأ البتۃ بناء علی المختار من ان حکم اللہ فی کل مسئلۃ واحد معین وجب طلبہ فمن اصابہ فھو المصیب

ومن لا فہو المخطی الخ جلد اول صفحہ ۳۲ وفی تعریف البدعۃ بانہا ما احدث علی خلاف الحق

الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعل

دینا قویما وصراطا مستقیما الخ فافہم جلد اول صفحہ ۳۷۷

(۳) عبارات مندرجہ بالا سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اہلسنت والجماعت اور حنفی آج کل اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار اور مقلد ہیں اور جو بدعات کے مرتکب ہیں (جس کی تعریف نمبر۲ میں گذر چکی ہے) وہ بدعتی ہیں اور مرتکب بدعات پر احادیث میں سخت ترین وعیدین آئی ہیں چنانچہ ارشاد ہے

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فہو رد - دوسری حدیث میں ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار وغیر ذالک - اس لئے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ امور نامشروعہ اور بدعات سے پرہیز کریں تاکہ حق تعالیٰ اور اسکے رسول کے غضب سے محفوظ رہیں حق تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو استقامت فی الدین توفیق عطا فرمائے آمین -

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ بندہ اسعد اللہ غفرلہٗ محلہ بنگلہ آزاد خاں مکان جناب علامہ مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم مغفور ریاست رامپور -

جواب استفتا نمبر ۷

ازجانب مولانا مولوی محمد بن اسمٰعیل ناناصاحب اُستنبرگ بکس نمبر۱ اے ایم پٹیل کمپنی ٹرانسوال جنوبی افریقہ

الجواب

(۱) علماء دیوبند کو کافر کہنا سراسر غلط ہے اور عوام کو دھوکا دے کر مذاہب اسلام کو حقیقت میں بدنام کرنا اور آپس میں مسلمانوں کو ایک متفقہ جماعت نہ بننے دینا اور اپنے آپ کو اسلام کا حقیقی جاں نثار کہہ کر اسلام کو دربردہ بدنام کرنے اور اس سے دوسری قوم کے مقاصد کو تکمیل کرنے کا یہ ذریعہ بنایا ہے باقی حضرات مذکورہ یا جماعت دیوبندی کے عقائد اسلامی اصول سے بالکل برابر ہے اور احادیث نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اور تفسیر قرآن اور فقہ احناف کے موافق ہے نہ کہ مخالف اور میں دعوے کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ عقائد دیوبندی حشمت علی کی جماعت کے عقائد سے ہزار درجہ بہتر ہے اور علماء دیوبند اور ان کے بزرگوں کے عقائد کو قارئین کرام اُن کی تحریر اور تقریر اور تصنیف اور اقوال و افعال سے موازنہ کر سکتے ہیں اور اس علماء حقہ کی جماعت نے ہندوستان میں وہ اسلام کی خدمت انجام دی ہے کہ آج اُسکے اوپر جماعت مسلمین جسقدر فخر کرے کم ہے خصوصاً اُس زمانے میں جبکہ مخالفین علم حدیث شریف و علوم دینی کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کر رہے تھے اور جس کے اندر ان کو کامیابی کے آثار معلوم ہو رہے تھے خدا نے انہی حضرات کے ذریعہ سے دوبارہ علوم دینی کو ایسا روشن کیا اور اُن کو ایسی شکست دی کہ آج تاریخ اُس کی شاہد ہے -

(۲) وہابی آجکل اُن کو کہتے ہیں جو کسی مذہب کا مقلد نہ ہو اور قارئین کرام خیال کر سکتے ہیں کہ جماعت دیوبند - احمد رضا خاں یا اُن کی جماعت کے مقابلہ میں تقلید میں کس قدر آگے ہیں کہ کسی حال میں بھی تقلید کو چھوڑنا گوارا نہیں کرتے ہیں اور یہ نام نہاد سنی جماعت کے دعوے کرنے والے کا حال خود اُن کی تحریر و تقریر سے پتہ چلتا ہے کہ کہاں تک تقلید کرتے ہیں -

(۳) سنی اُسکو کہتے ہیں جو احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عامل ہو - اور حنفی اُسکو کہتے ہیں جو امامنا الاعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا مقلد ہو اور اُس کے خلاف کرے وہ نہ سنی ہے نہ حنفی ہے - میں حشمت علی کی جماعت سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ علماء دیوبند کے مقابلہ میں کتنی سنت پر عمل کرتے ہیں اور کتنی مذہب کی تقلید کرتے ہیں ؟ بدعت اُسکو کہتے ہیں جس کا ثبوت قرآن و احادیث و اجماع سے نہ ہو اور اُسکو اپنی جانب سے ثواب سمجھکر کرے - واللہ اعلم بالصواب -

کتبہ مسکین محمد بن اسمٰعیل نانا عفی اللہ عنہما از اُستنبرگ پوسٹ بکس نمبر۱ اے ایم پٹیل کمپنی - ٹرنسوال جنوبی افریقہ

جواب استفتا نمبر ۱ ،

ازجانب مولانا مولوی احمد علی صاحب مہتمم مدرسہ انوار الاسلام محلہ نگرواڑہ ریاست بڑودہ

الجواب واللہ الموفق للصواب

(۱) علماء دیوبند اور ان کے اکابر سب سنی حنفی اور دیندار مسلمان تابع سنت و شریعت ہیں ان کے عقائد جو انکی تالیفات و تصنیفات میں مذکور ہیں ان میں کوئی امر موجب کفر نہیں جس قسم کے باطل عقائد انکی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور ان کی تصنیفات سے بطور اشارات نکال کر ان پر الزام لگائے جاتے ہیں وہ حضرات نہایت تصریح و وضاحت سے ان عقائد باطلہ کا انکار کرتے ہیں ایسی صورت میں ان کی طرف کفر کو منسوب کرنا خود تکفیر مسلم کی وعید شدید میں داخل ہونا ہے کسی مسلمان کو کافر کہنے کے لئے فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شدید الفاظ میں منع فرمایا ہے اور حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے صاحب بحر الرائق فرماتے ہیں والذی تحرر انہ لا یفتی بتکفیر مسلم ما امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ۔ اور فرمایا ہے صاحب بحر نے وفی الخلاصۃ وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم اسی قسم کی صدہا عبارتیں کتب فقہ میں مذکور ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ محض شبہ و احتمال پر ہرگز تکفیر نہ کرنی چاہئے پس حضرات دیوبند اور ان کے اکابر کی عبارتوں کو زبردستی مسخ کر کے اور مقدم موخر کر کے ان سے عقائد کفریہ کا استنباط کرنا اور ان بزرگوں کو منسوب الی الکفر کرنا دین و دیانت سے بعید ہے خصوصاً جبکہ وہ اس قسم کے عقائد سے بتری و تحشی اور بیزاری کا اظہار فرما رہے ہیں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم اپنے خطوط و تحریرات میں ایسے عقائد فاسدہ سے بیزاری ظاہر فرما رہے ہیں حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب دامت برکاتہم نے اپنے رسالہ السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار میں بالخصوص ان حضرات سے جن کے نام نامی استفتاء میں درج ہیں اور جن کی بعض

عبارات کو مسخ و محرف کر کے بتدعین نے تکفیر کا فتویٰ جاری کرنے کی آڑلی ہے ان حضرات سے جو اس وقت تک بقید حیات تھے اُن عبارتوں کے متعلق دریافت کیا اور اپنے صحیح عقیدوں کے اظہار کی فرمائش کی اس کے جو جوابات ان حضرات سے وصول ہوئے ان کو رسالہ مذکورہ میں بالفاظہا شائع کردیا ہے جس کا جی چاہے ملاحظہ فرمائے۔ مخالفین کو شرم کرنا چاہئے اور ان حضرات کی تکفیر سے توبہ کرنا چاہئے کیونکہ ان سب کے سید الطائفہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی خود ان حضرات کے اسلام کے قائل ہیں اپنی کتاب تمہید ایمان صفحہ ۴۲ و صفحہ ۴۳ میں تحریر کرتے ہیں اولاً سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھئے بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار احمدی میں چھپا جسمیں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور (یعنی مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ) اور اسکے اتباع پر بکثرت وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا ہے کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وھو الجواب وبہ یفتی و علیہ الفتوی وھو المذھب و علیہ الاعتماد و فیہ السلامۃ و فیہ السداد پھر لکھتے ہیں کہ ثالثاً سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ میں چھپا اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر لکھا کہ لزوم اور التزام میں فرق ہے قول کا کلمہ کفر ہونا اور بات ہے اور قائل کا کافر ہونا اور بات ہے ہم احتیاط برتیں گے جب تک ضعیف سا احتمال ملے گا حکم کفر کو جاری کرتے ڈرینگے ملاحظہ ہو تمہید ایمان صفحہ ۴۱ و ۴۳۔

(۲) محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو اور معتقد اور ہم عقیدہ لوگوں کو وہابی کہتے ہیں جن کے تشدد اور تسلط علی المدینۃ المنورہ کا حال علامہ شامی وغیرہ نے ذکر فرمایا ہے۔ اہل دیوبند کو ان سے کوئی تعلق استادی شاگردی یا پیری مریدی کا نہیں ہے مگر دشمنان اہل دیوبند بطور تعریض اور بطور سب و شتم حضرات دیوبند اور ان کے اکابر کو نیز ان کے ہم عقیدہ لوگوں کو وہابی کہتے ہیں جیسے کہ کفار مکہ مسلمانوں کو صابی کہتے تھے۔

(۳) سنی حنفی وہ شخص ہے جو عقائد اہل سنت و جماعت کا پابند ہو معتزلی اور رافضی خارجی نہ ہو احکام فقہ میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کا متبع اور مقلد ہو۔

(۴) دین میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنا جو بظاہر شریعت نبویہ کے مشابہ ہو اور اس پر چلنے اور عمل کرنے سے ثواب کی اُمید رکھے اور تقرب الی اللہ کا قصد کرے (اور اس کے تارک کو قابل ملامت سمجھے) اسکو بدعت کہتے ہیں اور اسی کے متعلق کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہے نیز من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد علیه ارشاد فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ احمد علی عفرلہٗ مہتمم مدرسہ انوار العلوم محلہ نگرواڑہ ریاست بڑودہ

جواب استفتا نمبر ۲

ازجانب علمائے مدرسہ عربیہ عالیہ چلّہ امروہہ ضلع مرادآباد

الجواب

جواب سے پہلے یہ غور کرلینا چاہئے کہ حشمت علی نہ عالم ہے اور نہ فاضل بلکہ پیشہ ور لوگوں میں سے روغن گر یا نداف قوم کا شخص ہے بے علم اور زباندراز ہے ایسے شخص کو عالم جاننا اہل علم کی توہین کرنا ہے ایسے ناسمجھ بے علم کے کہنے سے علمائے حقانی اور فضلائے ربانی کافر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) کیا اس سے پہلے کفار مکہ نے آقائے نامدار سردار دوجہاں روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن اور جادوگر اور کیا کیا نہیں کہا اور کس کس طرح سے ایذا نہیں دی اور اُس کے بعد روافض نے حضرت خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہ کو مرتد اور خارج از اسلام تعبیر نہیں کیا اُس کے بعد خوارج نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں کیا کیا گستاخیاں نہیں کیں اور اہل ہوا نے امام اعظم رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ اور دیگر ائمہ کی تکفیر نہیں کی اور محدثین میں امام بخاری جیسے شخص کی اور صوفیہ میں محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کی کیا تکفیر نہیں ہوئی اس زمانہ میں اگر رضاخانی جماعت کے گرگے اکابر امت کی تکفیر کریں تو کوئی نئی بات نہیں ہے حق تعالیٰ نے جن کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے وہ یہ دیکھیں اور غور کریں کہ جو جماعت تکفیر کرتی ہے وہ کس مرتبہ کے ہیں اور جن حضرات کی تکفیر ہوتی ہے وہ کس مرتبہ کے ہیں۔ اس کے بعد ظاہر ہو جاوے گا کہ کون حق پر ہے کیا اہل اسلام حضور سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے بےخبر ہیں وہ فرماتے ہیں سباب المومن فسوق وقتاله کفر یعنی مسلمان کو بُرا کہنا فسق ہے اور اُسکو ایمان کیوجہ سے قتل کرنا کفر ہے دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده یعنی مسلمان وہ شخص ہے کہ دوسرے مسلمان اُس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں اور یہ بھی حضور کا ہی ارشاد ہے۔ من صلی صلاتنا واکل ذبیحتنا فهو مسلم وذمة الله وذمة رسوله او کما قال علیه الصلوۃ والسلام یعنی حضور فرماتے ہیں جو شخص ہماری نماز پڑھے اور ہمارے ذبیحہ کو کھاوے وہ مسلم ہے اُسکے واسطے اللہ اور اُس کے رسول کی حفاظت اور پناہ ہے سید المرسلین تو ذبیحہ مسلم کے کھانیوالے کو اور نماز پڑھنے والی کو اپنی اور خدائے پاک کی پناہ اور حفاظت میں لیویں اور یہ دین کے دشمن اکابر اُمت کی تکفیر کریں اور خود اپنے ہی اقرار سے خود کافر ہو دیں کہ جو کوئی ان لوگوں کو کافر نجانے اور انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ دوسری جگہ کہتے ہیں باوجود تمام باتوں کے میں اُنکو کافر نہیں کہتا عبارت اُن کے سرگروہ مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کی اُن کی کتابوں میں موجود ہے اس سے عمدہ طور سے ظاہر ہے کہ وہ خود اپنے ہی اقرار سے کافر ہوئے۔ ہم کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔

(۱) مسلمان کو کافر کہنے سے قائل خود کافر ہو جاتا ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء احدهما یعنی اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو یقیناً ایک کافر ضرور ہو جاتا ہے دیگر روایات میں اس اجمال کی یوں تفصیل ہے کہ اگر جس کو کافر کہا گیا ہے وہ واقعی ایسا ہی ہے تو قائل کا کچھ نقصان نہیں ورنہ وہ کلمہ لوٹ کر کہنے والے کو کافر بنا دیتا ہے۔ سوال میں جن حضرات کے نام نامی لکھے گئے ہیں وہ اکابر اُمت ہیں دین کی ایسی خدمات کی ہیں کہ اہل عالم اُس سے بےخبر نہیں ہیں اُن کو کافر کہنے والا خود اپنی عاقبت تباہ کرتا ہے حدیث مذکورہ کا مصداق ہے۔

(۲) عبدالوہاب نجدی کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں اور کبھی بمعنی غیر مقلد کے بھی بولا جاتا ہے۔

(۳) حنفی امام ابوحنیفہؒ کے مقلد کو کہتے ہیں سنّی حنفی اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام صحابہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عموماً احترام کرے اور سب کو حق پر سمجھے اور خصوصاً خلفاء راشدین کی خلافت حقہ کو ترتیب واقعی کے مطابق اعتقاد و حقانیت رکھے اسکا قائل ہو کہ سب سے پہلے خلیفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہوئے بعد ازاں مرتبہ عمر فاروق رضی و عثمان غنی رضی و علی کرم اللہ وجہہ ہوئے۔

(۴) بدعت وہ امر ہے کہ دین کے اصول اربعہ یعنی کتاب و سنت و اجماع و قیاس مجتہدین سے ثابت نہ ہو۔ آقائے نامدار سردار دوجہاں (جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بدعتی کی شان میں فرماتے ہیں کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور بدعتی کے مؤید کی نسبت سردار دوجہاں کا یہ ارشاد ہے من اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی جو شخص بدعتی کی تائید کرے اُس پر خدا کی اور کل ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد فضل احمد[183] عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ الجواب صحیح محمد انوار الحق[184] مدرس اول مدرسہ عالیہ چلہ۔ الجواب صحیح محمد قمر الدین[185] مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ الجواب صحیح محمد یعقوب[186] عفی عنہ۔ الجواب صحیح رشید[187] احمد عفرلہ ارکانی۔ الجواب صحیح سراج[188] احمد عفی عنہ امروہی۔ الجواب صحیح سید لائق[189] علی سنبھلی مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ۔ الجواب صحیح محمد زماں[190] عفی عنہ فیروزپوری الجواب صحیح محمد اعجاز حسین[191] غفرلہ۔ الجواب صحیح محمد رضا حسن[192] غفرلہ الجواب صحیح محمد صابر[193] عفی عنہ امروہی الجواب صحیح محمد حسین[194] ارکانی فارغ التحصیل مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ ضلع مراد آباد

جواب استفتا نمبر ۳۷

از جانب مولانا مولوی مفضل الرحمن صاحب مقام نالگاؤں ڈاکخانہ کابخنہ چاٹگام

الجواب

(۱) حضرات علماء کرام موصوف الصدر کے علمی و اخلاقی اوصاف میں کسی قسم کی تنقید ورائے زنی کرنا ہم جیسے نافہم و ناقصوں کا کام نہیں میری رائے ناقص کا خلاصہ یہ ہے کہ انہیں حضرات کی ذات اور انکے تعمیم فیوضات کی بدولت آج سطح زمین پر اسلام و اہل اسلام

کا وجود ہے اور ہم کو مسلمان کے گھر پیدا ہونا نصیب ہوا۔ ہندوستان میں جتنے مدارس اسلامیہ اور علماء کرام حقانی موجود ہیں کل انہیں حضرات کے طفیل و فیض سے ہیں۔ غرض یہ کہ کل حضرات اعلیٰ درجہ کے متدین۔ متقی اور خدا کے ولیوں میں سے ہیں بلکہ ان میں سے بعضے غوث و مجدد ہیں۔ اگر کوئی بد دین حاسد ایسی اظہر من الشمس بدیہی باتوں کو اپنی کج فہمی درکج نظری اور کورا ذلی کی آنکھوں سے نہ دیکھے تو بجز اس کے اور کیا کہیں گے کہ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پس جو شخص ایسے ولیوں کو کافر کہے (نعوذ باللہ) تو اس کا کیا حشر ہوگا خدا جانے۔

(۲) مذاہب حقہ تو صرف چار ہیں۔ وہابیت کوئی الگ مذہب نہیں ہے ہاں نجد میں عبد الوہاب کر کے ایک حنبلی مذہب کے عالم گذرے ہیں اُن کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں۔ دوسرے کو یا دیوبندی عقیدے کے لوگوں کو وہابی کہنا بالکل بے اصل اور جہالت اور حماقت ہے۔

(۳) جو لوگ امام ابو حنیفہؒ کے قدم بقدم چلتے ہیں اور تمام عبادات و معاملات میں سنّت نبوی کے پیرو ہیں اُن کو سنی حنفی کہتے ہیں۔ جن امور میں شریعت کی طرف سے کچھ اصل نہ ہو ایسے امور کو شریعت کے احکام سمجھ کر عبادت اور ثواب کی نیت سے کرنا ہے۔ یا احکام شرعیہ میں تجاوز کرنا یعنی مستحبات و سنن و نوافل کو فرائض پر ترجیح دینا یا اسکے برعکس معاملہ کرنا بدعت ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم واتم

احقر مفضل الرحمن[195]۔ مقام نالگاؤں ڈاکخانہ کابخنہ ضلع چاٹگام

جواب استفتا نمبر ۳۸

از جانب مولانا مولوی عبد الماجد صاحب مدیر اخبار سچ لکھنؤ

(۱) جن اکابر کے نام مذکور ہوئے ہیں وہ تمام سب کے سب بڑے بلند پایہ علماء دین و صلحائے متبعین و پیشوایان شریعت و طریقت میں ہوئے ہیں۔ ان کی شان میں بے ادبی کرنا خود اپنے جہل کا ثبوت دینا ہے۔

(۲) وہابی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متبعین کہلاتے ہیں۔ حضرات موسومۂ بالا کو اُن سے مطلق کوئی تعلق نہیں۔

(۳) سنی حنفی کے معنی اُس مسلمان کے ہیں جو سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وطریق صحابہ کرامؓ اور مجتہد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو ہو۔

(۴) بدعت کہتے ہیں امور دین میں کسی نئی رسم کے ایجاد کر لینے کو مثلاً تعزیہ داری۔ بدعت پر حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سخت وعیدین آئی ہیں۔

خادم عبدالماجد[196] مدیر اخبار سچ دریاآباد بارہ بنکی ۱۸۔ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۷۔ جنوری ۱۹۳۲ء

جواب استفتا نمبر ۷۵

از جانب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب قصبہ پہانی محلہ لوہانی ضلع ہردوئی

الجواب والیہ الموفق للصواب

(۱) حضرات علمائے مذکورینؒ علمائے حقانی ہیں جن کی بدولت ہندوستان میں علم دین پھیلا اور جن کے ظاہری و روحانی فیوض کے اثرات اقطار عالم میں پھیلے ہوئے ہیں جن لوگوں نے ان حضرات کو دیکھا ہے یا ان کے حالات سنے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ حضرات عشق الٰہی اور عشق رسول میں مستغرق تھے۔ اور اُن کی زندگی کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ اسلام کا وہ روشن چراغ (اسلام) جو تیرہ سو سال سے روشن ہو کر باطل کی تاریکیوں کو دور کر رہا ہے اور اعدائے اسلام کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے اُس کی روشنی میں ذرا بھی فرق نہ آنے پائے اس لئے ان حضرات نے اگر ایک طرف تمام فرق ضالہ عیسائی۔ ہنود اور قادیانی وغیرہ کا مقابلہ کیا تو دوسری طرف سے اُنھوں نے ان لوگوں کا بھی مقابلہ کیا جنھوں نے اپنے پیٹ کی خاطر مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانس کر ایسی چیزوں کی تعلیم کی جن کی شریعت میں کوئی اصلیت نہیں۔ مثلاً پیرزادوں کو سجدہ کرنے قبروں پر چادر چڑھانے اور تمام بدعات کے کرنے سے منع کیا۔ چونکہ اس کی وجہ سے ان بناوٹی مولویوں اور پیروں کی روزی میں فرق آیا اس لئے اُنھوں نے ان علماء حقانی کی

مخالفت شروع کر دی اور ان پر افترا و بہتان کی بوچھار کر کے ان کو کافر بنانا شروع کر دیا۔ خداوند عالم مسلمانوں کو ان بناوٹی مولویوں اور پیروں کے جال سے محفوظ رکھے اور علمائے حقانی کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) وہابی اس فرقہ کو کہتے ہیں جو عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب ہے۔ حضرات مذکورین کو ان سے کوئی علاقہ نہیں۔ بلکہ ان کی بھی یہ حضرات پوری مخالفت کرتے تھے۔

(۳) سنی حنفی متبع سنت نبوی (علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام) اور مقلد امام ابوحنیفہؒ کو کہتے ہیں حضرات علمائے مذکورین اسی جماعت کے علماء تھے۔

(۴) بدعت اس کام کو کہتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ازمنۂ خیر القرون میں موجود نہ ہو اور اب اس کو ثواب سمجھ کر کیا جاتا ہو۔ اس کے بارے میں بہت سخت وعیدین آئی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر محمد یعقوب[197] عفا اللہ عنہ قصبہ پہانی محلہ لوہانی ضلع ہردوئی ۳۔ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر ۷۶

از جانب مولانا مولوی عبدالرشید صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ سیوہارہ ضلع بجنور

الجواب

(۱) یہ تمام علماء جن کی طرف حشمت علی کفر کو منسوب کرتے ہیں۔ خالص سنی حنفی اور عاشق رسول تھے اور ہیں اور اعلیٰ درجہ کے سنت کے پابند تھے اور شریعت غراء کے حامی اُن کی طرف کفر کو منسوب کرنا خود گمراہ ہونا ہے اور اندیشہ ہے کہ غضب خداوندی نازل ہو جائے۔

(۲) میرے نزدیک عبدالوہاب ایک بہت بڑے عالم تھے نجدی تھے اور مسلک حنبلی رکھتے تھے بلکہ سخت تھے۔ اور علماء دیوبند اور اُنکے متبعین حنفی ہیں۔ اُنکو فرقہ وہابیہ سے کوئی تعلق نہیں۔

(۳) سنت اور اجماع کا عامل اور امام ابوحنیفہؒ کی پیروی کرنے والا سنی حنفی ہے

(۴) دین مقدس میں جو نئی باتیں ایجاد کرے وہ بدعتی ہے اور محدث فی الدین کیلئے رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد من احدث فی الدین فلیس منا کتب احادیث میں موجود ہے
فقط واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ عبدالرشید بقلم خود مدرس مدرسہ اسلامیہ قصبہ سیوہارہ ضلع بجنور ۱۹۰؁
الجواب صحیح محمد نسیم الدین غفرلہٗ مدرس مدرسہ منظر الاسلام قصبہ افضل گڈھ ضلع بجنور۔ ۱۹۹؁

جواب استفتا نمبر ۷

ازجانب مولانا مولوی محمد عبدالعزیز صاحب موضع پرور ضلع سلطانپور

الجواب

ھوالھادی الیٰ سبیل الرشاد

(۱) علماء دیوبند سنی حنفی ہیں۔ خصوصاً حضرات مذکورین سچے مسلمان و پیشوائے دین ہیں
و مولانا شہید دہلوی کا راہ خدا میں جاں نثاری کرنا ان کے اسلام کا بیّن ثبوت ہے ان کو
کافر کہنا مخالف آیۂ کریمہ ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان۔
کی کرنا ہے۔ اور کہنے والے کے اسلام میں نقص ہے فرمودہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ۔ روایت صحیح بخاری کی ہے۔

(۲) یہ نام ایجاد بتدعین ہے۔ ہر متبع سنت جو سنی حنفی بدعت سے پرہیز کرے وہ بدعتیوں
کے نزدیک وہابی ہے۔ بدعت۔ ہر نئی چیز یا نیا فعل، جو زمانہ رسالت و خلافت راشدہ میں
نہ خود رائج ہوا اور نہ اُسکا مثل رائج ہو یعنی نہ حقیقتاً وہ چیز موجود ہو اور نہ حکم میں موجود کے ہو۔
حدیث عرباض بن ساریہ سے مروی ہے جسکو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے
صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجھہ فوعظنا موعظۃ
بلیغۃ ذرفت منھا العیون ووجلت منھا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان
ھٰذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان
عبداً حبشیاً فانہ من یعش منکم بعدی فسیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ
خلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات
الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ۔ ترجمہ بچو! تم نئے کاموں سے بیشک ہر نئی چیز بدعت ہے و ہر بدعت گمراہی ہے۔ و حدیث جس کو روایت کیا مسلم و بخاری

بیشک ہر نئی چیز بدعت ہے و ہر بدعت گمراہی ہے۔ و حدیث جس کو روایت کیا مسلم و بخاری
نے من احدث فی امرنا ھٰذا مالیس منہ فھو رد ترجمہ اسلام میں نئی چیز نکالنا کہ پہلے سے
نہیں تھی مردود ہے۔

(۳) ہر وہ شخص جو طریقہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مطابق مسلک حنفیہ کے چلے
وہ سنی حنفی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ الراجی عفو ربہ العزیز محمد عبدالعزیز عفی عنہ موضع پرور
ضلع سلطان پور۔

جواب استفتا نمبر ۸

ازجانب مولانا مولوی عبدالغنی صاحب قریہ تیندوڈاکخانہ ریاست سوادمن مضافات شہر پشاور

الجواب

حضرات علماء دیوبند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث ہیں آج کل جیسا ان
حضرات نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کما حقہ تدریساً و تصنیفاً
خدمات کی ہیں کہ دنیا میں کسی نے ایسی خدمت ابھی تک نہیں کی ہوگی اور جیسا یہ حضرات
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے پابند اور مقلد ہیں اور تقلید پر زور دے رہے ہیں ایسا
دنیا بھر میں دوسرا کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ بلکہ میرے نزدیک (چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی)
جب یہ حضرات دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں تو دنیا میں کون مسلمان رہ سکتا ہے۔ الغرض
علمائے کرام دیو بند کی سنیت اور حنفیت وکرامت مسلم عند کل المنصفین الا قوماً جاھلین۔
کتبہ احقر الوریٰ عبدالغنی قریہ تیندوڈاکخانہ ریاست سوادمن مضافات شہر پشاور۔ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۲۶ء

جواب استفتا نمبر ۹

ازجانب مولانا مولوی نذیر احمد صاحب مقام فتح پور ڈاکخانہ ہاٹھہزاری ضلع چاٹگام

الجواب ھوالموفق بالصواب

(۱) نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ علمائے کرام و فضلائے عظام مذکورین سچے حنفی اور

پکے سنی ہیں اور ماحی البدعۃ محی السنۃ متقی متشرع ہیں اُن کا حال تو اس شعر کا مصداق ہے۔

فکل من رسول اللہ ملتمس	قطراً من البحر او رشفا من الدیم

اُن کی کمالیت ظاہری اور باطنی میں وہی لوگ شک کرنے والے ہوں گے جو مجدالبدعات متعصب اور منحرف عن الحق ہوں خدانخواستہ اگر علمائے حقانی وفضلای ربانی مذکورین جو درجۂ قطبیت اور رتبۂ مجددیت سے مالامال ہوکر مسند ہدایت پر بیٹھے ہیں (نعوذ باللہ) کافر ہوں گے پھر دنیا کے فرد بشر میں سے کوئی ایسا شخص نہ ملیگا جو مسلمان ہو۔ نہ معلوم خدا تعالیٰ کے سامنے میدان حشر میں اُن لوگوں کا کیا حال ہو۔

(۲) وہابی۔ ایک شخص محمد بن عبدالوہاب حنبلی مذہب نجد میں مشہور تھا بس جو لوگ اُس کے معتقد اور اتباع کرنے والے ہیں اُنکو وہابی کہتے ہیں اور مذہب چار ہیں وہابی کوئی مذہب نہیں ہے۔ نہ معلوم اُن کے ماسوا دوسرے لوگوں کو عموماً اور دیوبندی حضرات علماء جو پکے مسلمان سچے سنی حنفی ہیں خصوصاً وہابی کیوں کہتے ہیں یہ بات بالکل غلط اور بیفائدہ اور بے اصل ہے جس کا کہیں پتہ نہیں واللہ اعلم۔

(۳) جو لوگ تمام اقوال افعال احوال میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہیں اور قدم بقدم چلتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ بنالئے ہیں اور مرقومۂ ذیل حدیثوں پر پوری طرح عمل کرتے ہیں اُن کو سنی کہتے ہیں۔

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعش منکم بعدی فسیریٰ اختلافاً کثیرًا فعلیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احییٰ سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئًا۔

(۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

(۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ

(۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین بدء غریبا سیعود کما بدء فطوبیٰ للغرباء وہم الذین

یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی۔

(۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب سنتی فقد احبنی من احبنی کان معی فی الجنۃ

(۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی!

اور جو لوگ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پکے مقلد ہیں اُن کو حنفی کہتے ہیں

(۴) امام نووی کا قول ہے۔ البدعۃ شیء عمل علی غیر مثال سبق وفی الشرع احداث مالم یکن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کی سند ظاہری اور خفی ملفوظ او مستنبط بالکتاب والسنت نہ ہو اُسکو بھی بدعت کہتے ہیں۔ غرض جس کا ثبوت اور اصل قرون الثلثہ میں سے پائی نہ جائے اس کو دینی کام اور ثواب سمجھکر کرنے لگے اسکو بدعت کہتے ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھٰذا ما لیس منہ فھو رد۔ ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بہا لا ینقص ذٰلک من اوزارہم شیئًا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ! وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

غرض بدعت کی وعید نار جہنم کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ احقر نذیر احمد غفرلہ الصمد مقام فتحپور ڈاکخانہ ہاٹھزاری ضلع چاٹگام ۲۰۲
مورخہ ۴ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر ۸

ازجانب مولوی عبدالرب صاحب موضع سلونی ملکی پور ضلع فیض آباد

الجواب

(۱) علمائے دیوبند ہرگز کافر نہیں ہیں۔ (۲) وہابی منسوب ہے عبدالوہاب نجدی کی طرف جو لوگ اس کے متبع ہیں وہ وہابی ہیں یہ لوگ ائمہ اربعہ کی تقلید شخصی کو حرام اور ناجائز سمجھتے ہیں اور اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں یہی لوگ وہابی ہیں۔ بدعت کی تعریف

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے من احدث فی امرنا ھذا فھو رد ترجمہ
جس شخص نے نئی بات ایجاد کی میرے دین میں بس وہ مردود ہے۔ (۳) جو شخص امام ابو حنیفہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو اور مفتی بہ قول پر عمل کرے وہ سنی حنفی ہے۔

حررہ محمد عبد الرب غفر لہ اللہ الصمد موضع سلونی ملکی پور ضلع فیض آباد

جواب استفتا نمبر ۱۸

از جانب مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب متوطن موضع مدارشہ مجھوا گھونہ۔ ضلع چاٹگام

الجواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد اسلامی فضا کے اندر کون شخص ایسا ہوگا جو نہیں جانتا
کہ فی زمانہ یہی حضرات علماء مرقومۃ الصدر خصوصاً و دیگر علماء دیوبند اور پیروان کے عموماً ٹھیک
راہ راست شریعت بیضا صراط مستقیم پر چلنے والے اور سنت نبوی اور طریقہ محمدی علیہ
الف الف الصلوٰۃ والسلام کا جھنڈا بلند کرنے والے۔ اور شرک وبدعت کی ظلمت کو ہٹا کر
توحید سنت کی روشن بتی سے اسلامی دنیا کو چمکا دینے والے اور علوم ظاہری و باطنی کی فیض
وبرکات سے مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک تمام اہل عرب و عجم
کو مالا مال کرنے والے ہیں۔ ان حضرات جیسے علماء کو ہی علماء ربانی و حقانی و علماء اہل حق
اور نائبان رسول وغیرہ القاب سے لوگ یاد کرتے ہیں واقعی ان حضرات نے جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نیابت کر کے دنیا کو دکھلا دیا ہے اور دکھلا رہے ہیں پس ان خوبیوں
کو دیکھتے ہوئے بھی اگر کوئی متعصب بددین شقی اپنی کور باطنی اور قساوت قلبی اور شقاوت
ازلی کا ثبوت دینے کے لئے آنکھیں بند کر کے ان حضرات علماء کرام کے حق میں سب وشتم اور
(نعوذ باللہ) کافر وغیرہ برے الفاظ استعمال کر کے سباب المؤمن فسوق کا مصداق بنکر
اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرنا چاہے تو کرے اور چاہے اہل حق کا غلبہ دیکھ کر سر پیٹتے پیٹتے موتوا
بغیظکم کا مصداق بن کر مر جائے مگر اللہ تعالیٰ اپنے دین و شریعت کو پورا کر کے ہی چھوڑیگا
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اور انشاء اللہ تعالیٰ حق ہمیشہ غالب ہی رہیگا مغلوب نہیں

ہوگا الحق یعلوا ولا یعلیٰ!

(۲) حنفی شافعی ومالکی وحنبلی یہ مذاہب اربعہ حقہ ہیں انکے علاوہ وہابی کوئی الگ
مذہب نہیں ہے ہاں تحقیق سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ نجد میں ایک عالم حنبلی مذہب کے گذری
ہیں جن کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا اُن کا عمل درآمد بھی قریب قریب موجودہ شاہ نجد ابن سعود
کی طرح کچھ تشدد آمیز تھا تو اُن کے پیرو کو اُن کی طرف منسوب کر کے لوگ وہابی کہا کرتے ہیں۔ اور
علماء دیوبند اور اُن کے پیرو سب پکے سنی حنفی المذہب ہیں ان کا عمل درآمد بالکل ٹھیک طریقہ
پر بین الافراط والتفریط ہے ان حضرات کو اُن کی طرف منسوب کر کے دیوبندیہ وہابیہ کہنا یا
امام الوہابیہ وغیرہ خطاب سے یاد کرنا اپنی جہالت اور لاعلمی اور نادانی کا ثبوت دینا ہے!

(۳) جو لوگ قرآن پاک اور حدیث شریف پر بالکم وکاست عمل کرتے ہیں اور ہر ہر مسئلہ
میں حتی الامکان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اتباع اور تقلید کرتے ہیں
انہیں سنی حنفی کہتے ہیں۔

(۴) بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہو یعنی قرآن
مجید اور حدیث شریف میں اُس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ یعنی قرون ثلثہ میں اُسکا وجود نہ ہو اُسے دین کا
کام ثواب یا گناہ سمجھ کر کرنا یا چھوڑنا۔ بدعت بہت بُری چیز ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بدعت کو مردود فرمایا ہے حدیث من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد
اور فرمایا کہ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی
دوزخ میں لیجانے والی ہے اس کے علاوہ بہت سی وعیدیں اور بھی حدیثوں میں آئی
ہیں بخوف طوالت چھوڑا جاتا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ احقر العباد محمد عبد المجید غفر لہ الحمید از مدارشہ مجھوا گھونہ ضلع چاٹگام
۱۲۔ فروری ۱۹۳۲ء مطابق ۴۔ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر ۸۲

از جانب مولوی سید محمدؐ احمد صاحب ساکن بچھرایوں ضلع مرادآباد

الجواب

(۱) اگر یہ حضرات علماء کرام کافر ہیں تو دنیا میں مسلمان ہی کوئی نہ ہوگا حشمت علی اور اُسکی جماعت ان حضرات کی عبارت کو غلط سلط مسخ وتبدیل کرکے بیان کرتے ہیں یہ حضرات علماء دیوبند علماء ہند کے سرتاج اور محبت خدا و رسولؐ و زہد عن الدنیا اور رغبت الی الآخرۃ میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ حشمت علی کے اور اُن حضرات کے تقوٰی۔ طہارت۔ محبت دین۔ محبت اللہ ورسول کا موازنہ اس طرح کریں کہ ایک غیر جانبدار منصف مزاج شخص کو ایک مہینہ حشمت علی کے پاس رکھیں اور ایک مہینہ دارالعلوم دیوبند مظاہر العلوم سہارنپور۔ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں رکھیں۔ تو یقیناً وہ ہی فیصلہ کرے گا کہ حشمت علی ان حضرت کی خاکِ پا بننے کے قابل بھی نہیں یہ ہے طالب حق کے لئے صحیح راستہ۔ حق و باطل کی امتیاز کا بھی ہے ورنہ یوں تو بڑے بڑے لستان آریہ۔ اور پادری مذہب اسلام پر روز حملے کرتے رہتے ہیں تو کیا اُن کی باتوں سے اسلام پر کوئی حرف آسکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح بریلوی جماعت بندگان شکم پرور کے بکنے سے علمائے حقانی پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ حشمت علی سے یہ سوال کرنا چاہیئے کہ تمہارے گرو مولوی احمد رضا خانصاحب تو اپنی کتاب تمہید ایمان میں یہ لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک امام الطائفہ (مولانا) اسمٰعیل دہلوی (شہید رحمۃ اللہ) اور اُن کی جماعت دیوبندیہ کو کافر نہ کہنا اسلم ہے یہی حق ہے اسی پر فتوٰی ہے تو کیا تمہارے نزدیک احمد رضا خانصاحب بریلوی بھی کافر تھے نیز یہ کہ رنگون میں جو تمہاری جماعت کے آدمی ہیں انکا خود علیحدہ کوئی قبرستان نہیں ہے بلکہ سورتیوں دیوبندیوں کے قبرستان میں وہ اپنے مردے دفن کرتے ہیں تو اب ان کا حشر کیا ہوگا۔ جنت میں جائینگے یا دوزخ میں۔

(۲) وہابی وہ ہے جو محمدؐ بن عبدالوہاب نجدی کا اتباع کرتے ہیں۔ یہ لوگ توسل کو منع

کرتے ہیں مدینہ طیبہ جاتے ہوئے نیت زیارت روضۂ پاک جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے ہیں۔ صرف نیت زیارت مسجد نبوی کی اجازت دیتے ہیں اسی طرح اور بہت سی تشدد آمیز باتیں کہتے ہیں اپنے کو موحد اور باقی مسلمانوں کو کافر مشرک کہتے ہیں اس در اصل ہندوستان میں وہابیہ کی میراث اگر ملی ہے تو احمد رضا خاں اور اُسکی جماعت کو ملی ہے جو تمام اکابر علماء ہند اور ان کے متبعین کو کافر کہتے ہیں!

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو تمام ائمہ مجتہدین کو حق جانتے اور مسائل قرآن و حدیث بر امام ابو حنیفہ کوفی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بتلائی ہوئی تفسیر کے موافق عمل کرتے ہیں۔ بدعت وہ ہر جس کی اصل قرآن وحدیث و اقوال وافعال جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نہ ہو۔ اور اسکو دین کا کام سمجھ کر کیا جائے چونکہ یہ درپردہ دعوٰی تشریع و دعوٰی نبوت کی ایک شاخ ہے اس لئے سخت گناہ ہے حدیث شریف میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ بدعتی کی نماز روزہ اور کوئی طاعت قبول نہیں ہوتی جب تک بدعت سے توبہ نہ کرے نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص بدعتی کی تعظیم وتکریم کرتا ہے وہ دین کے برباد اور منہدم کرنے میں امداد و اعانت کرتا ہے۔ فقط

الراقم خادم العلماء سید محمد احمد عفی عنہ غفرلہٗ ولوالدیہ ساکن بچھرایوں ضلع مرادآباد دیو۔ پی مورخہ ۵ ارشعبان المعظم ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر ۸۳

از جانب علمائے مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ (پنجاب)

الجواب وھو الملھم للصواب

(۱) پہلے بھی سنا ہے کہ مولوی احمد رضا خانصاحب نے ان حضرات کے متعلق سخت سست کہا ہے اور مولوی حشمت علی بھی اسی کی ذریات سے ہوں گے۔ ہندوستان میں جسقدر مدارس ہیں وہ سب انہیں حضرات علماء کے بلاواسطہ یا بالواسطہ شاگردوں میں ہیں مدرسین کی بھی یہی حالت ہے۔ اور اہل علم ہندوستان کا تعلق بھی انہیں لوگوں کے ساتھ ہے تو بقول مولوی حشمت علی صاحب علماء ہندوستان سب کافر ہوئے بلکہ حرمین شریفین افغانستان

اور دیگر اکثر کل ممالک اسلامی میں انہیں کے مدارس کا فیض جاری ہے اور یہی لوگ لایزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من خذلھم حتّٰی یأتی امر اللہ وھم علیٰ ذالک (ترجمہ ایک جماعت میری اُمت سے حق پر قابو رکھے گی کوئی ان کی مخالفت کرے یا موافقت ان کو اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا اسوقت کہ خدا تعالیٰ کا حکم آجاوے گا اور وہ اسی حق پر ہونگے) کا مصداق ہیں۔ مولوی حشمت علی یا دیگر عباد البطن اس قسم کے خرافات بکتے رہتے ہیں اور اس وعید سے نہیں ڈرتے کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا خود اسی کا مصداق ہے جو دوسرے کو کہتا ہے میرے خیال میں جن علماء کو مولوی حشمت علی اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے کافر کہتے ہیں وہ علم ظاہری کے علاوہ علم تصوف اور علم الاحسان میں بھی وہ درجہ رکھتے ہیں کہ نہ ان کے زمانہ میں کوئی انکا ہمسر تھا نہ بعد کو ہے لیکن سلف صالحین کو ان لیئموں سے ایسی برأت نصیب ہوتی رہی خلفاء ثلثہ اور دیگر صحابہ وازواج مطہرات کو روافض نے بھلا برا کہہ کر اپنی عاقبت کو خراب کیا۔ علی المرتضیٰؓ اور اہلبیتؓ کو خوارج نے۔ امام ابوحنیفہؒ۔ احمد بن حنبلؒ وغیرہ علماء دین ان بدکرداروں کی زبان سے نہ چھوٹ سکے ؎

قیل ان الالٰہ ذو ولدٍ	قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معاً	من لسان الوریٰ فکیف انا

اسلام کسی کی جائیداد نہیں کہ وہ کہہ سکے کہ میں مسلمان ہوں اور دوسرا کافر۔ اسلام قرآن کریم اور حدیث سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق اور اسکے موافق عمل کا نام ہے اگر یہ لوگ جن کو کافر کہا جاتا ہے دنیا قرآن اور حدیث اور فقہ سمجھنے میں ان کی محتاج ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور ہر جگہ انہیں حضرات کے فیض آثار سے قرآن وحدیث کا درس جاری ہے اور ان کو اس کا دعویٰ اور اسی کے موافق عمل ہے تو پھر مولوی حشمت علی کا ورثہ تو نہیں کہ وہ اپنے لئے مخصوص فرمالیں۔ احمد رضا خاں متعصب نے جھوٹھ موٹھ چند باتیں افترا کرکے ان حضرات کی طرف منسوب کی ہیں معاذ اللہ وہ افتراء محض ہیں اور ان حضرات نے نہ وہ کہیں نہ اُن کا ان کو خیال ہی تھا۔ توڑ مروڑ کر نامکمل عبارت نقل کرنے سے تو ایسے بددینوں نے کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کر دکھایا اس جگہ میں تفصیل نہیں کرسکتا اگر آپ کو زیادہ تفصیل مطلوب ہو

تو مولوی محمد منظور صاحب نعمانی مقام سنبھل ضلع مرادآباد سے بعض رسائل طلب فرمادیں ان کی آپ کی پوری تشفی ہوجائے گی اگر کچھ زیادہ انکشاف مطلوب ہو تو ان کو وہاں بلاکر حشمت علی کو ان کے سامنے کردیں سچ جھوٹ واضح ہوجائے گا۔ غرض ایسے مکاروں کے چکر میں آکر اپنا دین نہ خراب کریں اہل ایمان یہی لوگ ہیں جن کو یہ بدعتی کافر کہتے ہیں اور اُنکا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ہاں بعض دفعہ ان بدعتیوں کو یہ بھی کہتے سنا گیا کہ علماء دیوبند کے عقائد تو وہ ہیں جو ہم بیان کرتے ہیں اور جو وہ خود بیان کرتے ہیں وہ عقائد نہیں وہ تقیہ کے طور پر کہتے ہیں تو سمجھئے کہ یہ بھی ایک ابلیسانہ چال ہے۔ آج جن لوگوں کا دین تقیہ ہی ہے اور تیرہ صدی تقیہ میں گذارے وہ بھی علانیہ اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتے ہیں علماء دیوبند کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ تقیہ کریں مرزا غلام احمد جھوٹی پیغمبری کا دعویٰ کرے اور تقیہ نہ کرے۔ اسی طرح نیاز فتحپوری جو چاہے لکھے۔ اور علماء دیوبند کو دنیا کا اسقدر ڈر ہو کہ وہ اپنا مافی الضمیر نہ ظاہر فرماسکیں جن کی حالت یہ ہے کہ وہ حکومت کے تیغ وتفنگ وقید وبند کی پروا نہیں کرتے سبحانک ھذا بھتان عظیم

(۲) محمد بن عبدالوہاب نجدی حنبلی کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں جیسے سلطان ابن سعود وغیرہ اہل نجد۔ میرے سامنے اس وقت ان کی کوئی کتاب نہیں ہے اس کی تصانیف کے رسائل نجدیوں نے شائع بھی کئے ہیں اور ان کے تراجم اُردو میں ہوچکے ہیں آپ ان کو ان کے خیالات معلوم کرسکتے ہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں پیش آئی اسقدر مجھے معلوم ہے جو مذکور ہیں!

(۳) جو شخص عقائد میں سنت خیر البشرؐ کا متبع ہو اور اجماع کو حجت سمجھتا ہو اور اس سے باہر نہ جاوے اسکو سنی یا اہل سنت والجماعت کہتے ہیں اور ان کے اسوقت چار گروہ ہیں فروعات میں جو امام الائمہ امام ابوحنیفہؒ کے متبع ہیں وہ سنی حنفی ہیں اور جو امام مالکؒ یا شافعیؒ یا احمد بن حنبلؒ کے پیرو ہیں وہ مالکی شافعیؒ حنبلی کہلاتے ہیں۔ کبھی عقائد میں تو بعض لوگ سنی نہیں ہوتی جیسے صاحب کشاف لیکن فروعات میں حنفی ہوتے ہیں یا شافعی جیسے عبدالجبار وغیرہ۔ لیکن اسوقت جسقدر حنبلی شافعی مالکی حنفی ہیں وہ عقائد میں بھی انہیں ائمہ اربعہ کے متبع ہیں اور ان آئمہ اربعہ کے عقائد عقائد اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں اس لئے سنی حنفی وہ ہیں جو

عقائد اور فروعات ہر دو میں امام ابوحنیفہؒ کے متبع ہوں اور سُنی شافعی وہ ہیں جو ہر دو میں امام شافعی کے متبع ہوں علیٰ ہٰذا القیاس ہاں احمد رضا یا حشمت علی کو عقائد ائمہ اربعہؒ سے سروکار نہیں تو ان لوگوں کا سنی ہونا بھی مخدوش ہے۔ عقائد اہل سنت والجماعت اس وقت شائع ذائع ہیں اور کتابیں سلف نے تصنیف کردی ہیں جو ان کا پابند نہیں وہ سنی بھی نہیں! اور جو امر دین سمجھ کر کیا جاوے اور اس کا ثبوت صریحاً یا دلالۃً قرآن کریم اور حدیث سید المرسلین (صلی اللہ علیہ سلم میں نہ ہو اور زمانہ خیر القرون میں بھی نہ پایا جاوے تو وہ بدعت ہے۔ فقط والسلام۔ کتبہٗ محمد عبدالعزیز[206] عفا عنہ از گوجرانوالہ

للّٰہ در الفاضل المجیب ما احسن ما اجاب محمد خلیل[207] عفا اللہ عنہٗ مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ۔ الجواب صحیح عبدالواحد[208] جامع مسجد گوجرانوالہ۔

جواب استفتا نمبر ۸۴

از جانب دار الافتاء مدرسہ باقیات صالحات شہر ویلور (مدراس)

الجواب

(۱) ہو المصوب۔ مدرسۂ دیوبند دینی مدارس میں مشہور و معروف مدرسہ ہے جس سے ایک عالم فیضیاب ہوا اور ہو رہا ہے اور اس کے علمائے مذکورین اہل سنت والجماعت اور احناف سے ہیں جن کا فیض لسانی اور قلمی اظہر من الشمس ہے ان کے مکفر پر بفحوائے حدیث خوف کفر ہے کسی کی تکفیر پر اقدام کرنا کب جائز ہوگا حالانکہ کسی مسلمان میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ بھی ایمان و اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہیں کہنا اور مطلقاً اہل قبلہ کو کافر نہیں کہنا عقیدہ اہل سنت ہے جیسا کہ کتب عقائد میں لکھا گیا ہے!

(۲) عبدالوہاب نجدی کے تبعیں کو وہابی کہتے ہیں وہ فقط آپ کو مسلم کہلاتے تھے اور ان کے خلاف عقیدہ رکھنے والے کو مشرک قرار دیتے تھے جیسا کہ علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے

(۳) عقائد میں اہل سنت کے عقیدے کے موافق عقیدہ رکھنے والا اور فروعات عملیہ میں امام اعظم ابوحنیفہؒ اور انکے تلامیذ کی تقلید کرنے والے کو سنی حنفی کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ ضیاء الدین[209] احمد کان اللہ تعالیٰ المفتی و ناظر مدرسۂ باقیات صالحات شہر ویلور

الجواب صحیح شیخ[210] آدم عفی عنہ۔

جواب استفتا نمبر ۸۵

از جانب مولوی عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسہ باقیات صالحات شہر ویلور

الجواب

حضرات مذکورہ بالا میں سے ہر ایک چشمۂ ہدایت و معرفت ہیں انسے دنیا کا ہر ہر گوشہ فیضیاب ہوا تصانیف سے بھی تقاریر سے بھی ان کے فیض سے عجم چھوٹا ہے نہ عرب علوم ظاہری میں جہاں ان کے لاکھوں تلامیذ ہیں وہاں علوم باطنیہ میں بے حساب معتقدین و مستفیدین ہیں غرض کہ شریعت و طریقت میں خلق خدا ان کے ارشاد و ہدایت کی ممنون ہے ایسے علمائے ربانیین کو کافر کہنے والا بحکم حدیث شریف مرجع کفر اور کافر ہے اور مسلمانوں میں فتنہ برپا کرنے والا ہے و نیز اکابر علماء دیوبند تو پکے حنفی المذہب مقلد سنی ہونے کے علاوہ احناف کی تائید اور وہابیوں کی تردید میں وہ خدمات انجام دے چکے ہیں جن کے شاہد عدل خود ان کی تصانیف ہیں ایسے علما کو وہابی کہنا بے جا سراسر ظلم عظیم ہے پس مولوی حشمت علی رضاخانی کے فتنوں سے مسلمانوں کو چاہئے کہ پرہیز کریں وہ ہمیشہ سے اکابر علماء کو کافر وہابی کہہ کر عوام الناس کو گمراہ کر رہا ہے۔ چونکہ عوام الناس کو اسکے خبث باطنی سے اطلاع نہیں ہے اس لئے اس کے فریب میں آکر اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اس کے فتنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

کتبہ عبدالرحیم[211] مدرس مدرسہ باقیات صالحات شہر ویلور (مدراس)

الجواب مع ہٰذا التفصیل صحیح محمد عبدالصمد[212] علی عفی عنہ۔ قد اجاد من اجاب محمد عبدالعلی[213] عفی عنہ الجوابان صحیحان ضیاء الدین[214] احمد امانی عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد سعید[215] عفی عنہ الجواب صحیح محمد احمد[216] عفی عنہ۔ الجوابان صحیحان قادر محی الدین[217] عفی عنہ المعین۔

الجواب صحیحان محمد حسن[218] بادشاہ عفی عنہ الجواب صحیح السید محمد عرب[219]

جواب استفتا نمبر ۸۶

از جانب مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہانپور

الجواب

(۱) یہ تمام حضرات اکابر دیوبند جن کا سوال میں تذکرہ ہے نہایت متقی اور پرہیزگار قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے مخلوق خدا کو ہدایت کرنے والے سنی حنفی علماء حقانی تھے حکیم الامۃ مجدد الملۃ حافظ قاری حاجی حضرت مولانا تھانوی حنفی چشتی دامت برکاتہم کی ذات گرامی سے خلق اللہ کو جو فائدہ پہنچ رہا ہے اُس کا آج بھی ہر منصف مشاہدہ کرسکتا ہے ان حضرات کے کفر و اسلام کا سوال کرنا نہایت تعجب خیز اور افسوسناک امر ہے اگر ایسے بزرگ بھی کافر ہوئے تو پھر کون مسلمان ہوگا۔ مگر جب اس پر نظر کیجائے کہ گذشتہ زمانہ میں بھی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ کبار اور سلف صالحین کو بھی انکے زمانہ میں بعض کم فہموں اور معاند دنیا دار مولویوں نے کافر اور ملحد وغیرہ کہا تھا تو اس چودھویں صدی میں بھی علماء ربانی پر اس قسم کے فتوے لگنا کچھ تعجب کی بات نہیں۔ رسومات قبیحہ اور بدعات کی تردید کی وجہ سے دنیا داروں کو خواہ وہ کسی رنگ میں ہوں علمائے دیوبند سے بغض وعناد ہے ان اکابر کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حدیث قدسی میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے من عادیٰ لی ولیاً فقد اٰذنتہ بالحرب جس نے میرے ولی سے عداوت کی اُسکو میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ ان حضرات مندرجہ سوال کو کافر و وہابی کہنا قریب کفر افتراء و بہتان اور سخت گناہ ہے قرآن کریم پارہ چودہ میں ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیٰت اللہ واولٰئک ھم الکٰذبون پارہ بائیس میں ہے والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً واثماً مبیناً!

(۲) سُنا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبع غیر مقلد یا حنبلی تھے جو شخص سلسلہ نسب یا مخصوص عقائد میں انکا شریک اور ہم مسلک ہو وہ وہابی ہے علماء دیوبند جیسا کہ

انکی تصنیفات سے ظاہر ہے نقلاً واعتقاداً اہل سنت والجماعت حنفی ہیں۔ فرقہ وہابیہ نجدیہ اور انکے عقائد سے ان حضرات کو کچھ تعلق نہیں یہ حضرات پورے طور پر حامی سنت ماحی بدعت اور سلف صالحین کے ہم مشرب ہیں ملاحظہ ہو تفسیر بیان القرآن۔ اعلاء السنن۔ بذل المجہود۔ التکشف۔ امداد الفتاویٰ۔ نشر الطیب۔ تقریر دلپذیر۔ المہند۔ شہاب ثاقب وغیرہ وغیرہ

(۳) جو شخص اصول و فروع فقہ میں امام الائمہ حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے مخصوص تلامذہ کا متبع ہو اور قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر کے مطابق عمل کرنے کا قائل ہو وہ سنی حنفی ہے۔ ہر وہ کام جو دین سمجھ کر کیا جائے اور کتاب و سنت میں اس کی کچھ اصل نہ ہو وہ بدعت ہے بدعت بہت بڑا گناہ ہے احادیث اور کتب سلف اسکی مذمت اور بُرائی سے پُر ہیں ان کی نقل کے واسطے ایک دفتر چاہیئے!

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے نکالی ہمارے اس دین میں وہ نئی بات کہ جو اسمیں نہیں ہے وہ مردود (ناقابل التفات اور ناقابل عمل) ہے

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام کتاب اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد یہ ہے اور تمام کاموں میں بہت بُری چیزیں بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر گمراہی دوزخ میں لیجانیوالی ہے۔ عن ابراھیم ابن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً (مشکوٰۃ شریف) ترجمہ بیہقی نے نقل کیا ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے تعظیم و اعانت کی بدعتی کی تحقیق اُس نے

اعانت کی دین اسلام کے منہدم کرنے میں! حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جو کہ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں از حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ بتضرع و زاری والتجا وافتقار وذل وانکسار وسر وجہار مسألت می نماید کہ ہرچہ در دین محدث ست و مبتدع گشتہ کہ در زمان خیر البشر وخلفاء راشدین او نبودہ علیہ وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات اگرچہ آن چیز در روشنی مثل فلق صبح بود ایں ضعیف را باجمعے کہ باو دست اند گرفتار عمل آن محدث نگرداناد و مفتون حسن آن مبتدع نہ کناد بحرمۃ السید المختار وآلہ الابرار علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام این فقیر در ہیچ بدعتی از یں بدعتہا حسن و نورانیت مشاہدہ نمی کند وجز ظلمت وکدورت احساس نمی نماید (دفتر اول حصہ سوم) کتبہ الاحقر محمد کفایت اللہ[220] غفرلہٗ صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہاں پور دہلی ۳۰۔ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ

الجواب صحیح محمد عبد الحمید[221] غفرلہٗ مدرس مدرسہ اسلامیہ وامام جامع مسجد بھانی ضلع ہردوئی
الجواب صحیح حمید احمد[222] بھانوی۔ الجواب صحیح حق لاریب فیہ احقر الخلائق محمد رمضان[223] الحق عفی عنہ امام جامع مسجد محمدی ضلع کھیری)

جواب استفتا نمبر ۸۷

از جانب مولانا مولوی ضرغام الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ حنفیہ واقع محلہ مغلپورہ فیض آباد

الجواب

حضرات علمائے دیوبند اکابر سے لے کر اصاغر تک اپنی تمام تصانیف اور تقریر اور تحریر میں ہمیشہ اس کا اعلان کرتے رہے ہیں کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو کہ تمام صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ دین کے رہے ہیں تمام علمائے حنفیہ رحمہم اللہ کے عقائد میں کوئی عقیدہ اُنکے مخالف نہیں ہے اور یہی سبق دار العلوم میں تمام طلبہ کو دیا جاتا ہے اور وہی عقائد کتب اہل سنت والجماعت کی پڑھائی جاتی ہیں۔ اور جو کسی نے اس کے خلاف اُن کی طرف منسوب کیا ہے یا اُن کی عبارتوں کو تحریف کر کے اُس پر لازم کیا ہے وہ سب افتراء محض ہے اکابر علماء دیوبند اس سے بری ہیں! ان میں سے چند حضرات کی تحریریں بالفاظہا شائع کر دی

گئی ہیں جن کے بعض کلمات یہ ہیں۔ از قدوۃ العلماء حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری قدس سرہ العزیز مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی نے جو بندہ پر الزام لگایا ہے بالکل بے اصل اور لغو ہے میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر اور مرتد ملعون کہتے ہیں جو کہ شیطان علیہ اللعن کو کیا بلکہ کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔

(الیٰ قولہ) غرض خانصاحب بریلوی نے محض اتہام اور کذب خالص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے مجھ کو تو مدت العمر کبھی اس کا وسوسہ بھی نہیں ہوا کہ شیطان تو کیا کوئی ولی اور فرشتہ بھی آپ کے علوم کی برابری کر سکے چہ جائیکہ علم میں زیادہ ہو۔ یہ عقیدہ جو خانصاحب بریلوی نے بندہ کی طرف منسوب کیا ہے اس کا مطالبہ خانصاحب سے روز جزا ہوگا میں اُس سے بالکل بری ہوں اور پاک وکفیٰ باللہ شہیداً۔ حررہ خلیل احمد عفا عنہ۔

نقل تحریر از حکیم الامۃ جناب مولانا مولوی اشرف علی صاحب مدفیوضہم۔ بجواب خط جناب مولانا مرتضیٰ حسن صاحب مشفق مکرم سلمہم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے خط کے جواب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ خبیث مضمون میں نے کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا خطرہ نہیں گذرا۔

(۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا (۳)، جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اُس کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔

(الیٰ قولہ) میرے اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیہ والعملیہ ہونے کے باب میں یہ ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر)

اسی طرح سے حضرت مولانا گنگوہیؒ اور حضرت مولانا نانوتویؒ اور حضرت شہیدؒ اور حضرت امیر المومنین سید احمد صاحبؒ کی غیر محصور تحریروں میں ان مضامین کو صریح اور صاف طور سے بیان کیا گیا ہے۔ رسالہ المہند علی المفند وغیرہ میں ان تمام حضرات کے عقائد در بارہ مسائل مختلف فیہا خود انہیں حضرات کی تحریروں سے ذکر کئے گئے ہیں جنہیں ثابت کیا گیا ہے کہ ان حضرات کرام کے عقاید تمام اعتقادیات میں وہی ہیں جو جمہور اُمت اور سلف صالح کے رہے ہیں ان کی تکفیر کرنا درحقیقت تمام اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر

کرنا ہے۔اب اس کے بعد یہ دیکھا جاوے کہ مسلمان کو کافر کہنے میں حضرات فقہائے کرام نے کسقدر احتیاط فرمائی اور تکفیر کے فتوی دینے والے حضرات نے اسکا کیسا صریح مقابلہ کیا ہے جامع الفصولین میں ہے کہ وینبغی للحاکم اذا رفع الیہ هذا ان لا یبادر بتکفیر اهل الاسلام مع انہ یقضی اسلام المکرہ وقال بعد ذلك بورق اعلم انہ لو کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم۔ (جامع الفصولین باب کلمات الکفر صفحہ ۲۹۶ وصفحہ ۲۹۸ و صاحب بحرالرائق فرماتے ہیں۔ والذی تحرر انہ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ فعلی هذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورۃ لا یفتی بالتکفیر بھا وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ منھا وقال قبلہ بالسطر وفی الخلاصۃ وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم۔ (الی قولہ) وفی التتارخانیۃ لا یکفر بالمحتمل ان الکفر نھایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نھایۃ فی الجنایۃ مع الاحتمال لا نھایۃ (بحرالرائق احکام المرتدین صفحہ ۱۲۵ جلد ۵ وبمثلہ شرح الشامی فی باب المرتد صفحہ ۳۱۰ جلد ۳

اور خود مولوی حشمت علی صاحب اور انکی جماعت کے سید الطائفہ نے اسکو اپنی تحریروں میں تسلیم کیا ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا درحقیقت اپنے آپ کو کفر پر پیش کرنا ہے اب ادہر تو حضرات فقہائے کرام کا یہ ارشاد کہ اگر کسی شخص کے کلام میں ننانوے وجہ سے کفر کا مضمون ثابت ہوتا ہو اور ایک وجہ سے اسلامی معنی بن سکتے ہوں تو اس معنی کو ترجیح دے کر اسکو مسلمان کہا جاوے گا۔اور ادہران حضرات کرام کی اسقدر صاف اور صریح تحریریں اور ان کفریہ مضامین سے تبری وتحاشی۔

اس کو دیکھکر کوئی مسلمان اس کی جرأت نہیں کرسکتا کہ ان فرشتہ صفت انسانوں پر الزام کفر عائد کرے اور اگر عناد وتعصب سے اللہ تعالیٰ نجات عطا فرما دے اور ان حضرات کے حالات ومقالات کا کوئی شخص تھوڑا سا بھی مطالعہ کرے تو معلوم ہوگا کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہیں تو دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔ان کی تکفیر دراصل جمہور امت کی تکفیر ہے

(العیاذ باللہ تعالیٰ منہ) آخر میں یہ بات سب سے زیادہ دلچسپ ہے کہ مولوی حشمت علی صاحب کے پیرومرشد اور اُن کی جماعت کے سید الطائفہ خود بھی اس کے مقر ہیں کہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ اور اُن کے متبعین مسلمان ہیں اسی پر اُن کا فتویٰ ہے ملاحظہ ہو خانصاحب کی کتاب تمہید ایمان صفحہ ۴۲ و ۴۳ پر حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔اولا سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھئے بار اول ۱۳۰۹ھ مطبع انوار محمدی میں چھپی ہے جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور پر (یعنی مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ) اور اُن کے اتباع پر پچھتر وجوہ سے لزوم کا کفر ثابت کرکے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یُفتی وعلیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد!

ثانیاً سل السیوف الہندیہ علیٰ کفر بابا النجدیہ دیکھئے جو صفر ۱۳۱۶ھ میں چھپا اسمیں بھی حضرت شہیدؒ دہلوی اور اُن کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۱۲۱ اور صفحہ ۱۲۲ پر لکھا لزوم اور التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات ہے اور قائل کا کافر ہونا اور بات ہے ہم احتیاط برتیں گے اور سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے تمہید ایمان صفحہ ۴۲ و ۴۳ مولوی صاحب موصوف کے پیرومرشد مولانا شہید کے عدم کفر میں شک بھی نہیں کرتے بلکہ اسی پر فتویٰ دیتے ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور مولوی حشمت علی صاحب انکے کفر میں شک کرنیوالے کو بھی کافر بناتے ہیں اب دیکھئے کہ اس کا انجام کیا ہو خلاصہ یہ کہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ فاسق سے فاسق مسلمان کو بھی ایسے اتہامات کی بنا پر کافر کہنا حرام ہے جن اتہامات کو ان حضرات مکفرین نے اس صالح جماعت پر عائد کیا ہے اور پھر یہ حضرات تو علم وعمل حب خدا ورسولؐ میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔بڑا ظالم ہے جو کہ ان حضرات پر ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے والی اللہ المشتکیٰ ولہ الحمد اولہ وآخرہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۲) وہابی اُس جماعت کو کہا جاتا ہے جو شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیرو اور معتقد ہے نجد کی ایک جماعت ان کے ساتھ منسوب ہے۔علمائے دیوبند کو نہ ان سے تلمذ کا رشتہ

حاصل ہے نہ عقیدت کا بلکہ بہت سے مسائل میں انسے خلاف بھی ہیں۔

(۳) سنی حنفی وہ شخص ہے جو اہل سنت والجماعت کے عقائد کا پابند ہو اور فقہی احکام میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا متبع اور مقلد ہو عقائد اہل سنت والجماعت کے مشہور و مطبوع ہیں سینکڑوں چھوٹے بڑے رسالے اسکے متعلق موجود ہیں۔ عقائد نسفی و عقائد جلالی عام طور سے درس میں پڑھائی جاتی ہیں۔ امام طحاوی جو حنفیہ کے بڑے امام ہیں ان کی ایک مستقل تصنیف عقائد اہل سنت کے نام سے چھپی ہے جس میں اہل سنت والجماعت اور حنفیہ کے عقائد لکھے گئے ہیں وہی عقائد بعینہا ہمارے سب بزرگوں کے اور تمام علماء دیوبند اصاغر و اکابر کے ہیں اور اسی پر ہمارا ایمان ہے اور اسی کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہیں عقائد پر زندہ رکھے اور انہیں پر موت دے اور انہیں پر اٹھاوے (وما ذلك على الله بعزيز)

اور بدعت کی صحیح تعریف یہ ہے وہ نیا طریقہ جو دین میں ایجاد کیا جاوے اور شریعت نبویہ کے مشابہ ہو اور اس پر چلنے سے عبادت اور تقرب الی اللہ کا قصد کیا جاوے یہ تعریف امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الاعتصام بالسنۃ میں نہایت مفصل اور مکمل طور سے بیان کی ہے اُن کی اس کتاب کی غرض ہی رد بدعات ہے۔ الا تقریباً وہی مضامین حضرت مولانا شہیدؒ نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان اور دوسرے حضرات نے براہین و حفظ الایمان وغیرہ میں بیان کیا ہے اس کتاب میں نہایت مدلل موجود ہیں اُن کے الفاظ یہ ہیں۔ فالبدعة اذن عبارة عن طريقة في الدين مخترعة تضاهي الشرعية يقصد بالسلوك عليها المبالغة في التعبد لله سبحانه تعالى (الاعتصام جلد اول صفحہ ۳) والله اعلم وعلمه اتم

بندہ ضرغام الدین[۲۲۴] عفی عنہ وعن والدیہ آمین۔ مدرس مدرسہ عربیہ احمدیہ حنفیہ واقع محلہ مغلپورہ فیض آباد۔

الجواب صحیح عاجز احمد میاں[۲۲۵] انصاری عفی عنہ مدرس مدرسہ رحمانیہ فیض آباد

جواب استفتا نمبر ۸۸

از جانب مولانا مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور (پنجاب)

الجواب

مولوی حشمت علی صاحب کو جن کا نام نامی آپ نے استفتا میں ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ کون بزرگ ہیں نہ ان کے کارناموں سے آج تک کوئی اطلاع پہونچی اور نہ ان کی شخصیت سے کوئی واقفیت ہے اللہ تعالیٰ انہیں دین متین کی شاہ راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس قسم کے علماء جن کا شغلہ سوائے کفر و تکفیر اور کوئی نہیں۔ قوم کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتے ہیں اُن کا یہ خیال کہ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور علماء دیوبند مسلم نہیں ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے ثبوت کے لئے انکے پاس کوئی حجت شرعی نہیں۔ یہ مولوی حشمت علی صاحب کا زعم باطل اور اعتقاد فاسد ہے میں نے چند علمائے دیوبند کو دیکھا اور بعض سے استفادہ کا موقع بھی ملا۔ اُن کے اعتقادات اور اعمال اور اخلاق کو من حیث الجماعت کسی گروہ یا فرقہ اہل اسلام میں میں نے نہیں پایا۔ نہایت دیندار اور پکے مسلمان اور شریعت کے پابند پائے گئے اللہ تعالیٰ کی توحید کے وہ پورے طور پر قائل و معتقد ہیں۔ اور ملائکہ کے وجود کے بھی اسی طرح قائل ہیں جیسا کہ قرآن واحادیث سے ثابت ہے۔ اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے رسالت کے معتقد اور گرویدہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل المخلوقات اور افضل الانبیاء والملائکہ والجن والانس جانتے ہیں۔ اور اُن کے ادب و تعظیم کو جزو ایمان قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرے تو اُسے وہ مسلمان نہیں کہتے ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله کے پورے پابند اور معتقد ہیں اور حدیث لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين کے ظاہراً و باطناً عامل اور معتقد ہیں اور تمام کتب الٰہیہ پر ایمان لاتے ہیں اور قیامت کے بھی صحیح طور پر معتقد ہیں۔ اور قضا و قدر کو تسلیم کرتے ہیں۔ غرض ایمان کے تمام جزوں پر انکا ایمان ہے بناءً علیہ وہ مومن تو ہوئے اب کسی کو کیا حق ہے کہ مومن کو غیر مومن قرار دے اور اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے دنیا میں

اُنہیں بدنام اور متہم کرتا رہے۔ رہا اسلام کا معاملہ جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہ پابند صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج نظر آئے۔ کسی اسلامی رکن کے ترک کرنے کو وہ جائز نہیں سمجھتے بلکہ نوافل اور مستحبات اور آداب شرعیۃ اور قیام اللیل اور اشغال و اذکار کے پابند پائے اس کے علاوہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی حتی الامکان اُنہوں نے اپنا وظیفہ اور شعار بنایا ہوا ہے اشاعت اسلام کے لئے میں نے کسی ملک میں دیوبند کی نظیر کوئی درسگاہ نہیں دیکھی ہندوستان۔ افغانستان۔ بلوچستان۔ ایران۔ عراق عرب تک میری نگاہ پہونچی ہے مگر ان ممالک میں کسی جگہ پر کتاب و سنت اور فقہ حنفی کی اسقدر خدمت نہیں ہوتی جیسے کہ یہاں (دیوبند) میں ہو رہی ہے ہاں ان لوگوں میں اگر عیب ہے تو بدعات اور امور منکرہ کو بُرا سمجھنے کا ہے بدعت سے یہ لوگ سخت متنفر ہیں بدعت ایسے رسم یا ایسا فعل یا ایسی عبادت کا نام ہے جو قرون اولیٰ میں نہ پائی گئی ہو اور بعد کے لوگوں نے اُسے جزو دین قرار دیدیا ہو یا کسی مستحب کو درجۂ فرض تک پہونچا کر اس کے تارک کو کافر ملحد اور زندیق وغیرہ کے خطابات سے یاد کیا جائے ایسے افعال سے علمائے دیوبند از حد متنفر اور مجتنب ہیں۔ سنت اتباع سیرۃ اور پیروی ہدیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ارشاد موجود ہے۔ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو ردٌ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں پیدا ہو سکتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یا احکام یا نصوص میں ترمیم و تنسیخ کا سلسلہ جاری کر سکے تو کیا آپ کی اُمت کے لوگوں کو یہ حق حاصل ہے کہ جو چاہیں دین میں تغیر و تبدل کرتے رہیں اور جسے چاہیں فرض بنا دیں اور جو چاہیں رکن اسلام گردانیں۔ بھلا یہ محبت کہلاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو منصب تشریع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا وہ ہم اپنے ہاتھ میں لیلیں کیا کسی مسلمان کی غیرت تقاضا کر سکتی ہے کہ ہم شریعت کو لہو و لعب کے درجہ پر لا کر آئے دن جو چاہیں تغیر کرتے رہیں حاشا و کلا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ بھلا اسکے بعد بھی کسی کو کوئی گنجائش باقی رہ

جاتی ہے۔ وہابی ہماری اصطلاح میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو کسی خاص امام کے مقلد نہیں اور اپنے آپ کو معمولی سی نوشت و خواند کے بعد مجتہد سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ علمائے دیوبند میں کوئی ایسا شخص نہیں جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہ ہو۔ اب رہا یہ معاملہ کہ مولوی حشمت علی اور اُن کے ہم خیال علمائے دیوبند کو کیوں بُرا بھلا کہتے ہیں اس کے اسباب بہت ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اگر آپ کو اسکی تفصیل مطلوب ہو تو ایک رسالہ جس کا نام "التصدیقات لدفع التلبیسات" ہے منگا کر دیکھئے جو بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ میں چھپا ہے۔ اُسمیں علمائے حرمین کے فتوے موجود ہیں اور شام عراق کے و نیز ہندوستان کے برگزیدہ علماء کی تصدیقین موجود ہیں۔ یہ فتوے اگرچہ عربی میں ہیں۔ مگر ساتھ ہی ایک کالم میں اُردو ترجمہ بھی موجود ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسکے مطالعہ سے تمام شکوک و شبہات رفع ہو جائیں گے۔ والسلام واللہ اعلم بالصواب ھذا ما عندنا؟ نجم الدین[۲۲۲] پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

جواب استفتا نمبر[۸۹]

از جانب مولانا مولوی ابو العرفان صاحب از مکن پور ضلع کانپور

الجواب

(۱) علمائے دیوبند اور علمائے مذکورہ کو نعوذ باللہ من ذلک کافر وہی کہے گا جس کی آنکھوں اور قلوب پر من جانب اللہ پردہ پڑ گیا ہے اور باوجود آنکھیں موجود ہونے کے دیکھتا نہیں اور باوجود کان ہونے کے سنائی نہیں دیتا۔ یہ حضرات نمونہ صحابہ و تابعین تھے جب انہیں کو کافر کہا جائیگا تو کیا مسلمان یہ آجکل کے رافضی و پارسی ہونگے نعوذ باللہ من ذلک اول تو کسی عام مسلمان کو کافر کہنے کا کسی کو حق نہیں جب تک کسی کفر کی بات پر اصرار نہ دیکھا جائے چہ جائیکہ علمائے حقہ کو آجکل کے جہلاء اور بے دین کافر کہہ کر اپنا ٹھکانہ نار جہیم میں بنانے کو طیار ہوں خدا بچائے اور توبہ کی توفیق عنایت فرمائے کیا انکو معلوم نہیں کہ جو شخص کسی کو کافر ملعون مردود کہے اور وہ اس قابل نہیں ہے تو وہ کفر و لعنت وارتداد کی مار لوٹ کر اسی پر پڑے گی

اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والے ہی ہوں گے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والوں کو اپنے سوء خاتمہ اور سلب ایمان سے ڈرنا چاہئے۔

(۲) ایک شخص عبدالوہاب نامی ۱۱۱۱ھ میں نجد میں پیدا ہوا تھا اگرچہ شروع میں وہ حنبلی تھا مگر جب اسکے عقائد میں آزادی اور اہل سنت والجماعت کے ساتھ سختی اور دشمنی کے آثار ظاہر ہونے لگے تو اسکے اعزہ واقارب نے چھوڑ دیا اور مخالفت کرنے لگے اور اسی نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر چڑھائی کی اور ہزاروں اہل سنت والجماعت کو شہید کر ڈالا یہ اور اس کے پیرو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت قابل تعظیم نہیں سمجھتے آپ کے مزار مبارک کی زیارت کو شرک کہتے ہیں یہ شخص سنہ ۱۲۰۶ھ میں سلطان سلیم ثالث کے عہد میں قتل کر دیا گیا اسی کے متبعین وہابی کہلاتے ہیں (علماء دیوبند کو انسے کوئی تعلق نہیں۔)

(۳) جو لوگ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجماع وقیاس کو حق جانتے ہیں وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور ائمہ مجتہدین میں سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا کرنے والوں کو حنفی کہتے ہیں۔

(۴) ہر وہ فعل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ یا تابعین وتبع تابعین کے زمانہ میں نہ کیا گیا ہو اور نہ اثر پایا جاتا ہو اسکو دین اور قابل ثواب سمجھ کر کرنا بدعت ہے خواہ اسکا نام کچھ بھی رکھا جائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ کتبہ احقر ابوالعرفان[227] جعفری از مکن پور ضلع کانپور ۱۳۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ یوم دوشنبہ

جواب استفتا نمبر ۹۰

ازجانب مولانا مولوی محمد بن سلطان شاہ مدرسہ تبلیغ الاسلام مسجد اٹالہ شہر جونپور

الجواب

علماء دیوبند کافر نہیں ہیں لفظ وہابی آجکل کے بدعتی اہانۃً اہل حق کو کہا کرتے ہیں ورنہ وہابی کے لغوی معنی اللہ والے کے ہیں۔ سنی حنفی وہ ہے جو قرآن وحدیث اور مسائل اجتہادیہ

میں فقہ حنفی کا عامل ہو بدعت ہر وہ نئی بات جو اصول دین سے نہ ہو اسکو دین سے سمجھنا اور بدعت پر بہت کچھ وعید ہے اس کے کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اھل البدعۃ کلاب النار جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر بدعتی دوزخ کا کتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ علماء دیوبند پر سنی حنفی کی پوری تعریف صادق آتی ہے اس لئے انکے سنی حنفی ہونے میں کوئی شبہ نہیں چونکہ یہ حضرات شرک وبدعت کی بلا رورعایت رد وقدح کرتے ہیں اور اہل بدع سے پرہیز رکھتے ہیں سچے مذہب اسلام کی تبلیغ وحمایت کرتے ہیں اس لئے اہل بدع واہل بدعت لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے اور علماء دیوبند اہل حق کی جانب سے نفرت دلانے کے خیال سے وہابی اور کافر کہا کرتے ہیں حالانکہ ان حضرات کے سنی حنفی اہل حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمد بن[228] سلطان شاہ مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام مسجد اٹالہ شہر جونپور

جواب صحیح ہے واللہ اعلم بالصواب محمد شریف[229] مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام مسجد اٹالہ شہر جونپور

جواب استفتا نمبر ۹۱

ازجانب مولانا مولوی محمد عبدالتواب صاحب (مولوی فاضل) ساکن جلال پور دھئی ضلع رائے بریلی

الجواب

علماء دیوبند بڑے پکے حنفی اور سنی مسلمان ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں کو خوب سمجھ بوجھ کر دل وجان سے مانتے ہیں۔ اور بفحوائے آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ٥ جناب رسالتمآب روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت رکھتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی امر اور کسی حالت میں بے ادبی اور گستاخی نہیں کرتے بلکہ ہر حال میں اتباع سنت نبوی دن رات ان کا کام ہے ان کی ذات سے اشاعت اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان بوجہ اتم جاری ہے۔ دیوبند کا مدرسہ عربی علوم کا بہت بڑا دارالعلوم ہے۔ اس میں عرصہ دراز سے قرآن شریف حدیث شریف کے متعلق جملہ علوم وفنون کی تعلیم ہوتی ہے اور اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلباء جید عالم فاضل بن کر دنیا کے گوشے گوشے میں احیاء سنت نبوی کرتے ہیں۔ ان نیک اور مقدس بزرگوں یعنی علماء کرام

کو کافر بتلانا سراسر غلط اور محض اتہام ہے سبحانك هٰذا بهتان عظيم۔ ان کو ایسے فرقوں کی طرف منسوب کرنا جن کی نسبت گستاخی و بے ادبی منسوب کیجاتی ہے سراسر ظلم ہے یہ حضرات نہ وہابی ہیں نہ نیچری یہ تو اس آیت کے صحیح معنی میں حکم بردار ہیں ما آتٰكم الرسول فخذوه و ما نهٰكم عنه فانتهوا۔

پس جو لوگ ان حضرات کو کافر بتلاتے ہیں وہ سراسر غلطی کرتے ہوئے اپنی عاقبت بگاڑتے ہیں۔ إنّ بعض الظن اثم اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس سوء ظنی اور بے ادبی کے بچائے اور علمائے کرام کی سچی محبت اور انکی اتباع و پیروی کی توفیق عطا فرمائے تاکہ صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔ آمین ثم آمین

کتبہ فقیر محمد عبد التواب[۲۳۰] چشتی (مولوی فاضل) مدرس عربی مؤلف سیرۃ الحبیب برکات رمضان حیاۃ بعد الموت وتحیۃ الاسلام وغیرہ ساکن جلال پور دہئی ضلع رائے بریلی (یوپی)

جواب استفتا نمبر ۹۲

ازجانب علماء مدرسہ امدادیہ دربھنگہ (بہار)

الجواب

(۱) اکابر علماء دیوبند وجناب مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی وغیرہم حنفی المذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو اور مقلد اور اہل سنت والجماعت ہیں ان کو جو لوگ کافر کہتے ہیں وہ گنہگار اور خود فاسق ہیں۔ ان اکابر کی تصنیفات اور علم دین کی خدمات جو کی ہیں ان کو دیکھنے اور جاننے کے بعد معلوم ہوگا کہ یہ حضرات کیسے تھے اللہ تعالیٰ اُن حضرات کی پیروی نصیب کرے اور مسلمانوں کا انہیں کے ساتھ حشر کرے آمین!

(۲) وہابی وہ شخص ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرتا ہو اور جماعت وہابیہ عبد الوہاب نجدی کیطرف منسوب ہے۔ آمین بالجہر۔ رفع یدین وغیرہ پر عمل کرتا ہو!

(۳) بقول حدیث ما انا علیه واصحابی جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال

و افعال و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و افعال کی پیروی کرتے ہوئے مسائل مختلف فیہا ائمہ اربعہ کے درمیان میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرتے ہوں وہ سنی حنفی المذہب ہیں!

(۴) دین کے اندر ایک ایسی نئی بات نکالنا جس کا ثبوت نہ قرآن شریف اور نہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ فقہائے عظام کے اقوال سے ہو اور عوام پر دینی امر کے ہونے کا اندیشہ ہو وہ بدعت ہے اسکا کرنے والا بدعتی ہے اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے چنانچہ حدیث میں موجود ہے کل بدعة ضلالة و كل ضلالة فی النار نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ کل بدعة فی النار واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ احقر عبد الحفیظ عفی عنہ مفتی مدرسہ امدادیہ دربھنگہ ۸۔ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ

الجواب صحیح بندہ سراج[۲۳۱] احمد عفا عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔ ذٰلك كذٰلك عبد الودود[۲۳۲] عفا عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔

الجواب مصیب احقر ابوالفتح عبد الواحد[۲۳۳] عفا عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔

الجواب صحیح۔ احقر عبد الرحیم[۲۳۴] عفی عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

المجیب مصیب ابوحمید[۲۳۵] شلائی بحصل المستند فی المدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح احقر عبد الرحمٰن[۲۳۶] مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

اصاب من اجاب احقر محمد مظفر حسین[۲۳۷] دربھنگوی فارغ التحصیل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

المجیب مصیب احقر محمد سلیمان[۲۳۸] غفرلہ چمپارنوی فارغ التحصیل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح احقر توحید الحسن[۲۳۹] عفا عنہ فارغ التحصیل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح احقر عبد اللہ[۲۴۰] عفا عنہ فارغ التحصیل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح احقر محمد مفیض[۲۴۱] الدین رنگپوری فارغ التحصیل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح عبد الغنی[۲۴۲] عفا عنہ فاضل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

المجیب مصیب عبد الرشید[۲۴۳] عفا عنہ فارغ التحصیل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح محمد سلیمان[۲۴۴] فاضل مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح احقر عبد الوہاب[۲۴۵] عفی عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔

ھ نوٹ:۔ آپکا شمار جواب استفتا نمبر ۵ میں آچکا ہے اسلئے یہاں پر شمار نہیں کیا گیا۔

الجواب صحیح احقر محمد عبد العزیز ۱۳۲۶ رحمانی عفا اللہ عنہ نائب مہتمم مدرسہ امدادیہ دربھنگہ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر ۹۳

از جانب مولانا مولوی ابو الوفا صاحب نعمانی صدر مدرس مدرسہ قومیہ محمد زئی شہر شاہجہاں پور

الجواب واللہ سبحانہ تعالیٰ ملہم الحق والصواب

(۱) الف علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ واید ہم وکثر سوادھم علماء ربانیین میں سے پکے مسلمان اور صحیح معنیٰ میں اہل حق سنی حنفی ہیں ان کے اسلام کا استفتا بھی اسی چودہویں صدی کی بوالعجبی ہے۔ دنیا واقف ہے کہ اگر اس دور فتن میں یہ بزرگ اور بابرکت ہستیاں نہ ہوتیں تو کم از کم ہندوستان میں اللہ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نام لیوا اور سنت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم اور مسلک حنفیہ کا وجود تک نہ ملسکتا۔ حشمت علی رضاخانی بریلوی اور انکے اسلاف اذناب کا یہ محض ناپاک اتہام اور صریح بہتان بلکہ کھلا ہوا دھوکا ہے۔ سبحانک ھٰذا بھتان عظیم۔ اس سے انکا مقصد بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو فریب دے کر اپنا الّو سیدھا کرنا اور اپنے عیوب ان بزرگوں کے دامن میں چھپانا ہے۔ ملاحظہ ہو:

غایۃ المامول عربی مصنفہ حضرت علامہ سید برزنجی مدنی مظلہ العالی فتاوی علماء مدینہ مع التصدیقات معروف بہ المہند۔ الشہاب الثاقب مصنفہ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب (فیض آبادی) مدنی مدظلہ العالی۔ السحاب المدرار وغیرھا من الکتب المشھورۃ التی بتھم د سکتھم بحیث یصدق علیھم فبھت الذی کفر۔

(ب) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما حضور اکرم روحی وقلبی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کسی مسلمان کو ناحق کلمۂ کفر کہتا ہے وہ کلمہ اسی پر لوٹتا ہے آخرت کا لوٹنا تو انشاء اللہ آخرت میں داور حشر کے سامنے معلوم ہوگا دنیا کی اقراری ڈگری ملاحظہ ہو یہ رضوی صاحب خود کہتے ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور انکے پیرومرشد امام الطائفہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی ہی باوجود

کفر قطعی (بزعم خود) ثابت کرنے کے شک فرما رہے ہیں کوکب الشہابیہ میں کفریات کی قطعیت پر یہ زور کہ بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر نیم روز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہہ جماہیر فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض وواجب (انتہیٰ بلفظہ کوکب الشہابیہ صفحہ ۶۲) ملاحظہ ہو جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً کفر لازم جمہور فقہاء کی تصریح تمام ائمہ کا انکے ارتداد کفر پر اجماع پھر بھی اس ائمہ دین کے دشمن مخالف اجماع غیر مقلد خدا کے خوف سے عاری کو دیکھئے کہ کس دیدہ دلیری سے اسی سے بالکل متصل لکھ رہا ہے اگرچہ ہماری نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (کافر کہنے سے) کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب۔ یعنی جمہور ائمہ و فقہاء غیر محتاط و مذہب غیر مرضی وغیر مناسب پر تھے۔ اب اگر یہ رضاخانی حیادار ہیں تو اپنے پیر مرشد کے خلاف لب کشائی سے توبہ کریں اور ہم بھی منتظر ہیں کہ یہ حشمت کفر کے علمبردار فاضل بریلوی پر کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں جو نہ صرف کفر میں شک کرتے ہیں بلکہ تکفیر کو بے احتیاطی غیر مختار غیر پسندیدہ فرماتے ہیں ع۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد پھنس گیا۔

(۲) وہابی دراصل وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی جانب منسوب کرتے ہیں جو تیرہویں صدی کی ابتداء میں نجد (عرب) سے ظاہر ہوا تھا جو اہل سنت والجماعت کا سخت دشمن تھا جس نے اہل سنت بلکہ اہل حرمین تک قتل وقتال کیا اور سخت سے سخت انہیں اذیتیں پہونچائیں جو عقائد باطلہ فاسدہ کا علمبردار تھا۔ تفصیل کے واسطے نواب صدیق حسن خانصاحب بھوپالی کی تصانیف اور شہاب ثاقب صفحہ ۶۰ ملاحظہ ہو اجمالی نمونہ یہ ہے۔

(۱) اپنے فرقہ باطلہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتا تھا بحمد اللہ علماء دیوبند کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے حتیٰ کہ بریلوی مبتدعین اور فتنہ پردازوں کی بھی تکفیر نہیں کرتے بخلاف فاضل بریلوی اور ان کے متبعین کے اہل ندوہ جو اس وقت ہندوستان کے مشاہیر علماء و مشائخ پر مشتمل تھے علماء دیوبند اور انکے خوشہ چین جو اسوقت نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام بلاد اسلامیہ میں کلام الٰہی اور احادیث نبوی کے واحد کفیل ہیں اہلحدیث نیچری وغیرہ وغیرہ بلکہ

بعض اپنے ہم مشرب مثلاً حضرت مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلیؒ پر کتنی وجہوں سے کفر چسپاں کیا حضرت مولانا سید عین القضاۃ صاحبؒ وحضرت مولانا عبدالماجد صاحب بدایونیؒ کو بھی نہ چھوڑا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کو علاوہ اور گندی گستاخیوں کے نہ صرف وہابی بلکہ وہابیوں کا آقا و پیشوا وغیرہ کہہ ڈالا اور وہ لکھا جن کا خیال تک انسان اور خصوصاً مسلم قلب کو تڑپا دیتا ہے ملاحظہ ہو کہ بیبیوں کا روپ بھرنے والے کیسے شیخ نجدی کے قدم بقدم ہیں کہ سوائے اپنے جب انکے نزدیک کافر ہیں" ان سے سلام کلام مناکحت مجالست سب حرام ملاحظہ ہو حسام الحرمین۔ الطاری الداری لہفوات عبدالباری۔ سیل الہداۃ الکامل بعین القضاۃ الباطل۔ الیاقوتۃ الواسطۃ وغیرہ لاحمد رضا خاں بریلوی ونعوذ باللہ من شرارھم

(۲) حیات الدنیا بعد وصال حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم روحی وقلبی فداہ کا انکار علماء دیوبند رحمہم اللہ کی تصانیف اس مسئلہ پر آج بھی دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتیں حضرت مولانا نانوتویؒ وحضرت قطب زماں مولانا گنگوہیؒ کی تصانیف ذیل ملاحظہ ہوں

آب حیات۔ اجوبہ اربعین۔ ہدیۃ الشیعہ۔ لطائف قاسمیہ۔ زبدۃ المناسک وغیرہا آج بحمد اللہ تعالیٰ موجودہ اکابر علماء دیوبند چار دانگ عالم میں اس مسئلہ کا اثبات فرما رہے ہیں یہ رضاخانی صاحب بھی کوئی اپنے وہاں کی تقریر وتحریر وتصنیف انکے ہم پلہ پیش کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں فللہ الحمد

(۳) زیارت افضل البقاع گنبد خضرا نفس زیارت قبر شریف کے واسطے سفر کرنا اُمید شفاعت وغیرہا بدعت وحرام محظور وممنوع قرار دیتا تھا۔ علمائے دیوبند کے اکابر واصاغر کثرہا اللہ سوادھم اسے عین عبادت ذخیرہ آخرت ذریعہ نجات وسعادت سمجھتے ہیں جس پر ان کی زبردست تصانیف انکا قابل رشک عمل درآمد انکی تقریریں اور مضامین زندہ ثبوت ہیں نمونۃً زبدۃ المناسک حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۵۸ ملاحظہ ہو!

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اپنے کو عیاذاً باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ سمجھنا وغیرہ علماء دیوبند کی دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں والہانہ عقیدت کا نمونہ ان کی بے بہا تصانیف زبدۃ المناسک۔ آب حیات نشر الطیب وغیرہ اور اعلیٰ مضامین کے علاوہ مجملاً صرف قصائد قاسمی ملاحظہ فرمائیں ؎

تو فخرِ کون ومکاں زبدۂ زمین و زماں ۔۔۔ امیر لشکرِ پیغمبراں شہ ابرار
تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی ۔۔۔ تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں ۔۔۔ تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
جلو میں تیری سب آئے عدم سے تا بوجود ۔۔۔ بجا ہے تم کو اگر کہیے مبدأ الآثار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو ابوالبشر کے خدا ۔۔۔ اگر وجود نہ ہوتا تمہارا آخر کار الخ

(۵) تقلید شخصی کو شرک جانتا تھا۔ علمائے دیوبند بحمد اللہ نہ صرف نام کے حنفی ہیں بلکہ آج اگر انکے بابرکت وجود نہ ہوتے تو کم از کم ہندوستان سے حنفیت کی جائے تقلید ہی ختم ہو چکی ہوتی۔ تقلید شخصی اور تائید مذہب امام ابوحنیفہ میں ان کے زبردست مناظرہ تصانیف جلیلہ شائع وذائع ہیں نمونۃً لطائف قاسمیہ۔ سبیل الرشاد۔ ہدایۃ المعتدی۔ العرف الشذی الرائی النجیح۔ رد الطغیان الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہوں!

(۶) بیعت صوفیائے کرام ان کے اشغال واذکار وغیرہ کو حرام وبدعت محظور وغیرہ سمجھنا بحمد اللہ دیوبند کے علماء ربانیین کا اس صدی کے صوفیائے کرام پر بھی بڑا احسان ہے کہ زبردست تصانیف کے ذریعہ سے وہابیوں کی زبان بند کر دی اور ان کا عمل درآمد ان کے مسلک کا زندہ ثبوت ہے سب سلاسل رائجہ چشتیہ۔ نقشبندیہ۔ قادریہ وغیرہ سے منسلک ہیں اور برابر یہ سلسلہ ان میں شائع وذائع ہے نمونۃً امداد السلوک۔ التکشف وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہوں

مختصر با تو بگفتم وبدل ترسیدم ۔۔۔ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ان رضوی یا رضائی بدنصیبوں نے جن کا کوئی ذریعہ معاش سوائے دجل وفریب کے نہ تھا نہ علم نہ عمل نہ دیانت نہ تقویٰ نہ صداقت نہ حیا نہ قوت کسب صرف اپنا اُلّو سیدھا کرنے اور اپنے عیوب چھپانے کے واسطے اکابر علمائے ربانیین پر فرضی بہتان دور از قیاس باتیں گھڑ گھڑ کر عوام کو گمراہ کیا اور عند اللہ روسیاہ ہوئے جس شخص کو متبع سنت شیفتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحی بدعت دیکھا فوراً وہابی کہہ کر عوام کو اس سے برگشتہ کر دیا تاکہ ان کے حلوے مانڈے نذرانوں میں فرق نہ آ جائے۔ کبھی ان کے بڑے بھی مرد میدان بن کر ثبوت نہ دے سکے نہ یہ دے سکتے ہیں۔ اور آج بھی بحمد اللہ کسی میں ہمت نہیں

کہ میدان میں ہمارے اکابر کے بہتان کا تو کیا ثبوت دیں گے، اپنے اکابر کی سنیت و
دیانت ہی ثابت کر دیں قال اللہ المشتکی و ھو حسبی ونعم الوکیل

قریب ہے یارو روز محشر چھپیگا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(۳) سنی وہ شخص ہے جو عقائد و اعمال میں سنت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ پر عموماً و سنت خلفائے راشدین پر خصوصاً کاربند ہو یہی فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے نام سے اسلاف میں نامزد رہا ہے اجمالی ثبوت ملاحظہ ہو!

الف (۱) تہتر فرقوں کی تقسیم کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ناری اور ایک ناجی فرمایا جسکی علامت ما انا علیہ واصحابی فرمائی یعنی جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں اسی فرقہ کو دوسری روایت میں الجماعۃ کے نام سے سرفراز فرمایا یہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ عن ابن عمرؓ قال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث طویل۔ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (ترمذی) وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃؓ وھی الجماعۃ!

(۲) ب رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلافات سے ڈراتے ہوئے وصیت فرمائی تم سب پر لازم ہے کہ میری اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت پر مضبوطی سے قائم رہنا اور اس اہل سنت کے طریقہ کے خلاف جو دین میں نو ایجاد مراسم تھے انہیں بدعت قرار دیتے ہوئے ان پر گمراہی کا حکم لگا دیا پس ناجی و صاحب رشد و ہدایت اور سنی و اہل سنت وہی رہے جو سنت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفائے راشدین و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین پر قائم ہوں۔ عن عرباض ابن ساریۃؓ فی حدیث طویل فانہ من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (ابوداؤد۔ مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ ابن ماجہ شریف)

(۳) ج سید شاہ عبدالقادر صاحب جیلانی سرگروہ اولیاء اللہ رحمہم مسلمانوں کو وصیت فرماتے ہیں کہ ہوشیار و دانا مسلمان پر لازم ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کی

اتباع کرے اور ان دونوں فقروں کی شرح یوں فرماتے ہیں کہ بہر حال سنت وہ طریقہ ہے جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رائج فرمایا اور الجماعت وہ ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے خلفاء راشدین مہدیین کے بابرکت دور میں اتفاق و اجماع فرمایا اصل عبارت ملاحظہ ہو فعلی المسلم الکیس ان یتبع باھل السنۃ والجماعۃ اما السنۃ فما سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما الجماعۃ فما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زمن الخلفاء الراشدین المھدیین (غنیۃ الطالبین مطبع حامی صفحہ ۱۹۶)

پس یہ تعریف نہایت جامع و مانع اہل سنت والجماعت کی ہے اس پر علماء دیوبند اور ان کے متوسلین کثر اللہ سوادھم وایدھم اور مولوی حشمت علی صاحب کے اسلاف اذناب کو پرکھ کر خدارا انصاف فرمائیں کہ کون سنی ہے اور کون بدعتی اور کون محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کون دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے!

(ب) حنفی وہ ہے جو مسائل اجتہادیہ میں حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؓ کوفی اور انکے اصحاب کے مستنبط کئے ہوئے اصول و مسائل کا مقلد و تابع ہو کما فی مقدمات مطولات الفقہ اس اصول پر بھی تمام بدعت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور حشمت علی صاحب کے رچائے ہوئے ڈھونگ کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اپنے اور اپنے اکابر کے بدعات شنیعہ ان ائمہ کرام سے کجا ان کے سو سال بعد بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ جس پر ان کے تمام امتیازی مذہب کا دارومدار ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ یہ تو ایک جدید مذہب کے پابند ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت غراء سے ایک جدا شے ہے اور اتباع شریعت کی چنداں پروا بھی نہیں کرتے اس ثبوت میں انکے پیر و مرشد جن کی طرف یہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں فاضل بریلوی ان کے اعلیحضرت احمد رضا خاں کی وصایا شریف ملاحظہ ہوں (۱۲) حسین رضا حسنین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے والسلام (وصایا شریف صفحہ ۱۰) علماء دیوبند اور انکے متبعین وہی شریعت غراء سنت نبویہ و طریقہ اسلاف اور حقیقی حنفیت پر قائم ہیں انکے اقوال و افعال انکی تصانیف و تقاریر اسکا زندہ ثبوت ہیں

فللہ الحمد بلکہ آج بھی جاکر مشاہدہ کر سکتے ہیں مگر ع دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

(ج) بدعت غیر شرعی رسم ورواج کو شرعی رنگ، پہنانا اپنے جدید ایجاد کردہ امور جن کا قرون اولیٰ مشہود علیہا بالخیر میں پتہ تک نہ تھا اعتقاداً یا عملاً دین میں داخل کرنا اصطلاح شرع بعد زمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بدعت کے نام سے نامزد کی جاتی ہیں جو کل کی کل گمراہی اور قابل مردود ہیں ان کا ایک فرد بھی حسنہ اور قابل قبول نہیں ہو سکتا اجمالی ثبوت

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فہو رد (بخاری و مسلم)

(۲) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ (مسلم)

(۳) عن عمران ابن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم... قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بعدکم قوماً یخونون ولا یؤتمنون الحدیث وفی روایۃ ثم یجیئی اقوام الخ (بخاری جلد (۱) صفحہ ۳۶۳)

(۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (ابوداؤد - مسند احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

(نوٹ) واضح رہے کہ یہ اصطلاحی بدعت جو اوپر مرقوم ہوئی کبھی بھی حسنہ نہیں ہو سکتی اور جو بعض حسنہ وسیئہ دو قسمیں کرتے ہیں اور تراویح وغیرہ کی مثال لاتے ہیں وہ لغوی بدعت ہے جس سے یہاں کوئی علاقہ نہیں اس سے دھوکہ نہ لگے غور فرمائیے تراویح بدعت کہاں ہے بلکہ وہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفاء راشدین مہدیین ہے۔ جس کا ہمیں حکم ہے۔ ہاں دین کے اندر بلا اصل اپنی نئی نئی ایجادات بدعات سراسر گمراہی ہیں ہرگز ہرگز حسنہ نہیں ہو سکتیں بلکہ یہ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغاوت اور اعلان جنگ کے مرادف ہے مجرم کی معافی ممکن ہے مگر باغی کی ناممکن فالحذر الحذر اعاذنا اللہ من شر البدعات!

(د) بدعت پر وعید

(۱) بدعت مردود ہے

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فہو رد (بخاری شریف و مسلم شریف)

(۲) سنت نبویہ سراسر خیر اور بدعت کا ہر فرد شر اور گمراہی ہے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ (مسلم)

(۳) سنت کی طرف رجوع ہدایت اور بدعت کی طرف ہلاکت ہے

عن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن کانت فترتہ الی سنتی فقد اھتدی ومن کانت فترتہ الی غیر ذلک فقد ھلک (صحیح ابن حبان)

(۴) بدعتی کا رشتہ رحمۃ للعلمین سے بالکل کٹ جاتا ہے

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی (مسلم شریف)

(۵) بدعتی پر توبہ کا دروازہ اللہ نے بند کر دیا ہے جب تک بدعت سے باز نہ آئے

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حجب التوبۃ من کل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ (طبرانی باسناد حسن)

(۶) بدعتی کا کوئی بھی عمل قبول نہیں ہوتا اسلام سے صاحب شریعت کے نزدیک ایسا صاف نکل جاتا ہے جیسے بال خمیر سے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ (ابن ماجہ)

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوٰۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جھاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین (ابن ماجہ صفحہ ۶)

(۷) بدعت کا موجد بدعتی کو پناہ دینے والا اس کا طرفدار بدعت کرنے والا اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء عظام وملائکہ مقربین بلکہ عوام کی لعنت کا مورد ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثاً او اوی محدثاً فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً (طبرانی ومسند بزاز عن ثوبان)

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتھم ولعنھم اللہ وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ والتارک لسنتی (حاکم فقال صحیح الاسناد)

(۸) بدعتی کی موت اسلام کی فتح مبین ہے، بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام کو ڈھانے میں مدد پہنچانا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات صاحب بدعۃ فقد فتح الاسلام فتح (مدخل ابن امیر الحاج)

عن ابراهیم ابن میسرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام (شعب الایمان بیہقی)

(۹) بدعتی شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حوض کوثر سے قطعاً محروم ہوگا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک سنتی او ملکت ذمتی لم ینل شفاعتی ولم یرد علی الحوض الحدیث (طبرانی فی الکبیر)

(۱۰) بدعت کے دور میں جو علماء بجائے بدعت پر نکیر کے مصلحت بینی سے سکوت اختیار کریں ان پر اللہ اور ملائکہ اور سب کی لعنت ہے کوئی فرض و نفل انکا قبول نہیں!

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھرت الفتن والبدع وسکت العالم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً او کما قال (طبرانی دارقطنی وغیرہ) تلک عشرۃ کاملۃ

اتباع سنت کی اہمیت

ضمیمہ

(۱) اتباع سنت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرنا عین ایمان ہے

قال اللہ تعالیٰ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما (قرآن مجید پارہ ۵)

(۲) رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قولاً یا فعلاً امر فرمایا ہے اس پر عمل کرنا اور نہی جسکو منع یا ترک فرمایا ہے اس سے باز رہنا ضروری ہے!

قال اللہ تعالیٰ ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (قرآن مجید پارہ ۲۸)

(۳) سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراسر خیر ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث (مسلم)

(۴) ترک سنت قطعاً گمراہی ہے

قال ابن مسعودؓ لو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم!

(۵) صرف اتباع سنت میں محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور وہی محب صادق جنت میں آپ کے ہمراہ ہوگا

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن احب سنتی فقد احبنی کان معی فی الجنۃ (ترمذی)

(۶) اختلاف و فتن کے دور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت ہی مدار نجات ہے اور اسی کی اتباع کیواسطے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے

عن عرباض ابن ساریہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ من یعش منکم فسیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

(۷) بدعت کی اصلاح کرنیوالے کو بشارت ہے

عن عمرو ابن عوفؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطوبیٰ للغرباء وھم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی (ترمذی)

(۸) آجکل جیسے دور فتن میں سنت پر عمل کرنیوالے کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید (بیہقی ترغیب و ترہیب)

(۹) تمام فرقوں میں اتباع سنت پر کاربند فرقہ ہی فرقہ ناجیہ ہے

عن عبد اللہ ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفترق امتی علیٰ ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (ترمذی شریف)

(۱۰) کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنیوالا ہرگز ہرگز گمراہ نہیں ہوسکتا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (مؤطا مالکؒ) وفی الحاکم عن ابن عباسؓ مثلہ وقال صحیح الاسناد) تلک عشرۃ کاملۃ!

آخری فیصلہ اور اہل بدعت کو زبردست تہدید

قال اللہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیرا (قرآن مجید پارہ ۵)

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (قولاً یا فعلاً مخالفت راہ ہدایت کی وضاحت کے بعد کرے اور حقیقی مومنین کے راستے کے سوا (خود ساختہ راہ کی) اتباع کرے اسکو اسی راستہ پر ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ جو اس نے اختیار کیا اور اسے دوزخ میں داخل کرتے ہیں جو برا ٹھکانا ہے۔ یھدی اللہ لنورہ من یشاء ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ حقیقۃ العلم والکتاب۔

کتبہ ابوالوفا نعمانی[۲۴۷] عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ قیومیہ محمدیہ شاہجہانپور

۳۔ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ یوم دوشنبہ

الجواب صحیح محمد کفایت اللہ[۵] غفرلہ صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہانپور

الجواب حق محمد عبدالغفور[۲۴۸] غفرلہ الجواب صواب احقر حبیب الدین[۲۴۹] غفرلہ

الجواب مصیب احقر الزمن سلطان[۲۵۰] حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔

الجواب صحیح احقر نعمت[۲۵۱] علی عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔

الجواب صواب محمد امین[۲۵۲] اللہ نواکھالوی الجواب صحیح بندہ سلطان[۲۵۳] احمد غفرلہ

جواب استفتا نمبر ۹۴

از جانب مولانا مولوی محمد حسین صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ راندیر ضلع سورت

الجواب

(۱) بالکل غلط اور افترا ہے۔ یہ حضرات اپنے وقت کے محدث۔ فقیہ۔ شیخ۔ ولی کامل

نوٹ[۵] جناب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کا شمار جواب استفتا نمبر ۸۶ میں آچکا ہے۔

صوفی پابند مذہب حنفی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح مقلد تھے چنانچہ ان کی تصانیف اور فتاویٰ اس پر شاہد عادل ہیں حدیث وفقہ وغیرہ علوم میں ان کی تالیفات عربی۔ فارسی اردو زبان میں موجود ہیں۔ جو ان حضرات کو کافر کہتا ہے اسکو ابھی تک کفر وایمان کی صحیح تعریف ہی معلوم نہیں۔ نیز اسکے نزدیک پھر کوئی بھی مسلمان نہیں حدیث ابوداؤد وغیرہ میں مصرح ہے جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے اگر کفر کی بات اسمیں نہو تو کفر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے غرض مذکور حضرات کی زندگی اور عمریں اسلام وایمان کی تبلیغ اور اس کی خدمت میں گذری ہیں

(۲) ہندوستان کے مختلف شہروں میں عوام جہال کے نزدیک وہابی مختلف معنی میں مستعمل ہے۔ لیکن اصلی وہابی وہ فرقہ ہے جو عبدالوہاب نجدی کا متبع ہے جس کا اعتقاد ہے کہ جو انکے خلاف ہے وہ مشرک ہے جو اہل سنت اور انکے علماء کے قتل کو مباح سمجھتا ہے چنانچہ شامی نے اسکی تصریح کی ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلہ۔ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالفھم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علماءھم اھ (رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

مذکور حضرات امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں اور اس فرقہ کا رد کرتے ہیں وہابی نہیں ہیں ان کو وہابی کہنا لوگوں کو دھوکہ دینا اور گمراہ کرنا ہے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اور ائمہ اربعہؒ کے طریق پر چلنے والوں کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں۔ ترک الاشعری مذھبہ فاشتغل ھو ومن تبعہ بابطال رای المعتزلۃ واثبات ما ورد بہ السنۃ ومضی علیہ الجماعۃ فسموا اھل السنۃ والجماعۃ (شرح عقائد نسفی صفحہ ۶)

اشاعرہ اور ماتریدیہ دو جماعتیں ہیں دونوں اہل سنت والجماعت ہیں خراسان۔ عراق۔ شام وغیرہ ملکوں میں اشاعرہ اہلسنت والجماعت کہلاتے ہیں اور ماوراء النہر کے شہروں میں ماتریدیہ اہلسنت والجماعت مشہور ہیں۔ ابومنصور ماتریدی ابونصر عیاض کے شاگرد ہیں اور ابونصر ابوبکر جرجانی کے شاگرد ہیں۔ اور جرجانی امام محمد صاحب کے شاگرد ہیں۔ ابومنصور ماتریدی کے بیان کردہ عقائد کا معتقد اور امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کی پابندی کرنیوالا سنی حنفی کہلاتا ہے

(۴) ہر ایسی چیز کو شرعی بدعت کہتے ہیں جو دین میں ایجاد کی جائے اور ثواب سمجھکر اس پر عمل کیا جائے ۔ بدعت شرعیہ عبادات ہی میں ہوتی ہے وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہتہ (در مختار) ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہتہ واستحسان و جعل دینا قویما وصراطا مستقیما اھ شامی (رد المحتار صفحہ ۳۹۳ جلد ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ السید مہدی حسن غفرلہٗ مفتی راندیر ضلع سورت

الجواب صواب محمد حسین ۲۵/۴/۳ راندیری خادم مدرسہ محمدیہ راندیر ضلع سورت

جواب استفتا نمبر ۹۵

از جانب مولانا محمود حسن صاحب مفتی شہر سہارنپور (یوپی)

الجواب

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

منکراں چوں دیدۂ شرم وحیا برہم نہند	تہمت آلودگی بر دامنِ مریم نہند
ہنر بچشم عداوت قبیح تر باشد	حسد بجا سد طبعی فصیح تر باشد
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ناکس کا جفا کیس سے مطلب نہ برآئے	جو کور ہو عینک سے اُسے کب نظر آئے

یہ جملہ حضرات مذکور فی السوال اولیاء کرام میں سے ہیں بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے خلق اللہ کو راہ ہدایت بتانے والے سو جن کی یہ حالت ہو ایسوں کو کافر کہنا خود ہی کافر ہونے کی دلیل صریح ہو من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب بات صرف اتنی سی ہے کہ ان حضرات حکما ربانی نے کفر وشرک اور بدعات کو مٹا کر ان جیسے معترضین مبتدعین ملحدین زندیقین ملعونین مردودین کافرین ظالمین فاسقین کے بارونق بازار کو اتباع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے رونق بنا دیا اس وجہ سے یہ لوگ ان حضرات پیشوائے امت مفتیان

ﮧ نوٹ مفتی صاحب کا شمار پہلے ہو چکا ہے اس لئے نمبر شمار نہیں دیا گیا ہے

کرام واصفیاء عظام وعلماء انام سے عداوت کرکے لعن طعن کرنے لگے جیسا کہ روافض وخوارج حضرات صحابہ کرام واہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے عداوت کرکے سب وشتم کرتے ہیں بہرحال ہمارے حضرات مشائخ پر بایں وجہ کہ اُن کے استدلال بالکل کتاب واحادیث وتصریح مقتداء سے ہیں لعن طعن کرنے والے خود ہی ملعون ومطعون ہو رہے ہیں ہمارے حضرات اکابر ومشائخ دیوبندیہ کی تصنیفات وتالیفات اور فتاووں پر عمل عین علامت ایمان وباعث راہ اسلام اور ان کے خلاف روپہ پر جیسے گروہ رضاخانی وغیرہ کے خیالات ہیں بالکل راہ ضلالت ہے

(اشعار)

ایں چہ شوریست کہ در دور قمری بینم	ہمہ آفاق پُر از فتنہ وشری بینم
گر شود بیمار دشمن با طبیب	ور کند کودک عداوت با ادیب
در حقیقت رہزن جانِ خود اند	راہ عقل وجانِ خود را خود زدند
مردِ حقانی کی پیشانی کا نور	کب چھپا رہتا ہے پیشِ ذی شعور

(۲) وہابی ایک فرقہ عظعظی کا نام ہے جو اپنے کو عبد الوہاب نجدی کے تابع بتاتا تھا جسکے متعلق شامی نے لکھا ہے کہ عبد الوہاب کے متبعین اپنے ملک نجد سے آکر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اور یہ لوگ اپنے کو حنبلی المذہب کہتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بجز اپنے تمام مسلمانوں کو جو ان کے عقائد کے خلاف تھے مشرک کہتے تھے اور اسی وجہ سے انہوں نے تمام اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا ہمارے حضرات اکابر علماء دیوبندیہ گذشتہ وموجودہ میں سے حاشا وکلا بفضلہ تعالیٰ کوئی عالم عقائد متبعین عبد الوہاب نجدی میں سے نہیں ہے ہاں اگر غیر مقلدین اس قسم کے عقائد رکھتے ہوں جو کہ حضرات ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے تو وہی خود ذمہ دار ہیں ہم کو اُن سے کچھ سروکار نہیں البتہ آجکل اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنیوالے کو کفر وشرک وبدعات اور قبر پرستی نیست ونابود کرنے والے کو بدبخت، بدنصیب ملحدین مبتدعین مشرکین وہابی کہتے ہیں لیکن حقیقت وہابی کی وہی ہے جو اوّل بیان ہو چکی ہے

مسلمانوں کرو خوفِ الٰہی	بچو بدعت سے اس میں ہے تباہی

(۳) سنی حنفی کی یہ تعریف ہے کہ جملہ اصول وفروع میں حضرت امام الغلام ابو حنیفہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی تقلید کے تحت میں اتباع سنت حاصل کرنا اور یہی ہمارا مذہب ہے اسی پر ہمارا خدا حشر کرے۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا سخت ضروری ہے جیسا کہ تصریح موجود ہے۔ تقلید کو چھوڑنا الحاد و زندقہ خریدنا ہے طحطاوی میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرنے والے کو جہنمی لکھا ہے من کان خارجاً عن هذا المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو اهل البدعة والنار۔

	برفتند و بسیار سرگشتہ اند		کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند

اور بدعت وہ محدث فی الدین ہے کہ جو زمانہ مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قولاً۔ فعلاً۔ تقریراً۔ صراحۃً۔ اشارۃً۔ موجود نہ ہو حدیث خیر القرون قرنی کے تحت میں حضرات تبع تابعین وائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بسط و تفصیل قواعد شرعیہ کی اور کلیات اجتہاد و قیاس کے اس طریقہ سے کامل و منضبط فرمائے کہ تا قیامت کافی اور فرمان اقدس اختلاف امتی رحمۃ کا ظہور بوجہ اتم ہوا تو اب جن کی دلیل ان قرون ثلثہ میں سے کسی قرن میں نہیں وہ بدعت ضلالہ ہے جس پر وعید جہنم ہے۔ اور جس کی دلیل قرون ثلاثہ میں سے کسی قرن میں موجود ہو وہ مباح اور مقبول و محمود اور حسن ہے در مختار میں بدعت پر لکھا ہے وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بخاری و مسلم میں ہے من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد اور یہ بھی ہے الظلم ظلمات یوم القیمة پس بدعت کا ایجاد کرنا سخت مذموم اور مردود باعث زوال ایمان اور ایجاد کرنے والے کے حق میں سبب ظلمت دنیا اور آخرت ہے۔ اللهم احفظنا من کل بلاء الدنیا والاخرة فقط واللہ اعلم

کتبہ الاحقر محمود حسن عفی عنہ حنفی عزیزی نقشبندی بیکروی مفتی شہر سہارنپور

(مہر: ۱۳۸۹ محمود حسن عفی عنہ)

حضرت علامہ مفتی محمود حسن صاحب مدظلہ نے جو کچھ تحریر فرمایا صحیح ہے

اصاب المجیب العلامہ۔ جلیل الرحمن غفرلہ (مہر: جلیل الرحمن) المجیب مصیب بشیر الدین عفی عنہ (مہر: بشیر الدین عفی عنہ)

محمد حسین عفی عنہ سہارنپور

الجواب صحیح۔ العبد عبد الحکیم عفی عنہ

جواب درست طبیب الامۃ مولانا شاہ محمود حسن صاحب مفتی اعظم مدظلہ نے جو فرمایا حق بجانب ہے۔

بندہ عبد الحلیم غفرلہ (مہر: عبد الحلیم)

جواب استفتا نمبر (۹۶)

از جانب مولانا مولوی سید عبد الحنان صاحب حسنی (مولوی فاضل) گورکھپوری

الجواب

الحمد لاهله والصلوٰۃ علی اهلها۔ ابتدائے دنیا سے یہ بات چلی آرہی ہے کہ جب کوئی اچھے کام کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس کے خلاف پروپیگنڈا پھیلایا جاتا ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جس وقت دنیا میں تشریف لائے۔ دنیا کی کیا حالت تھی اس کا پتہ آپ کو تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوگا۔ صحیح معنی میں خدا کا نام لینے والا کوئی نہ تھا آپ دنیا کے سامنے ہدایت کو پیش کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کو اپنا عزیز وطن چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنا پڑتا ہے۔ اسی طریقہ سے بزرگان دین تشریف لائے اُن کو مصائب کی زنجیروں میں جکڑا گیا خواجہ معین الدین اجمیریؒ دہلی میں تشریف لائے اور معبود برحق کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلایا۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ آپ کے پائے مبارک میں رسی باندھ کر سڑکوں پر گھسیٹا گیا۔ جس کی وجہ سے آپ کا تمام بدن زخموں سے چور چور ہوگیا۔ بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو زخم سے خالی ہو۔ لیکن جو دین کے شیدائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محب ہوتے ہیں وہ اپنی آسائش و آرام کا خیال نہیں کرتے ان کا ہر لحظہ و ہر سکنڈ اسی غور و فکر میں گذرتا ہے کہ کسی طریقہ سے اسلام کا بول بالا ہو سب لوگ تاجدار مدینہ کے متبع ہو جائیں۔ مذکورہ بالا حضرات (رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ورفع درجاتہم فی اعلیٰ علیین) کے دل میں اسلام کا درد تھا اور سید الانس والجان کے سچے محب و فرمانبردار تھے۔ سنت رسول کے خلاف نہ تو خود کوئی کام کرتے تھے اور نہ اسے محبوب سمجھتے تھے کہ کوئی شخص کرے۔

دنیا میں جب ایسے لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی شکم پروری کا ذریعہ صرف یہ نکالا کہ جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر اپنے پھندے میں لائیں اور ان سے کسی صورت سے اپنے کھانے کا انتظام کرائیں اگرچہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی مخالفت ہو۔ ایسے نازک وقت میں یہ مقدس حضرات اس حدیث پر عمل کرتے رہے۔ من رای منکم منکراً فلیغیرہ

بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۵۱ مطبوعہ علیمی دہلی) خلاصہ حدیث۔ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی فعل قبیح کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے معدوم کرے اگر اس پر قادر نہ ہو تو زبان سے برا کہے اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی ضعیف درجہ ہے۔ دین کی محافظت کی طرف قدم بڑھایا اور ایڑی سے چوٹی تک اپنا زور ختم کر دیا تاکہ غافل مسلمان طریق حق سے منحرف نہ ہو جائیں۔ جب مسلمانوں کی کچھ جماعت ان بتدعین کے مکر و فریب سے واقف ہو گئی اور ان سے علیحدگی اختیار کی تب ان سبھوں نے علماء دیوبند پر کفر کی مشین گن لگا دی اور غلط غلط مسائل ان حضرات کی طرف منسوب کئے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان بتدعین کا یہ کام صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ علماء دیوبند کا کفر تو یہ کیا ثابت کر سکتے ہیں اپنے فعل قبیح کی وجہ سے خود ہی درجہ کفر کو پہنچ چکے ہیں۔ فاضل بریلوی اپنی کتاب حسام الحرمین میں تصریح کرتے ہیں کہ یہ حضرات کافر ہیں اور جو انہیں کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ اور اسی کتاب کے آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں کہتا اور علماء محتاطین بھی کافر نہ کہیں۔ اب رضاخانی حضرات غور فرمائیں کہ فاضل بریلوی خود اپنے اقرار سے کافر ہے یا نہیں۔ شعر

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں	لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اب تک میں نے صرف خانصاحب کے قول سے یہ ثابت کیا تھا کہ مندرجہ بالا حضرات مومن ہیں اور خانصاحب کافر۔ اب میں صحیح حدیثوں سے ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ خانصاحب بریلوی کا علماء دیوبند کو کافر کہنا اکابر دیوبند کے حق میں مضر نہ ہوا بلکہ خانصاحب ہی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے کفر کا تمغہ ملا ملاحظہ ہو۔ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۵۰

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امری قال لاخیہ کافر فقد باء احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ!

(۲) من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ۔ دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور وہ حقیقت میں کافر نہ ہو تو یہ کفر کہنے والے کی طرف عود کرتا ہے۔ اب بتائیں رضائی پارٹی کے مؤیدین کہ کافر کون ہے۔ مولوی

احمد رضا خانصاحب بریلوی اپنے اقرار و نیز حدیث دونوں کی رو سے کافر ٹھہرے۔ آئیں مولوی حشمت علی اپنے گرو و شیخ الکل کے سر سے کفر کا بدنما دھبہ مٹائیں۔ مولوی حشمت علی پہلے اپنی تمام جماعت کے سردار کو مسلمان ثابت کریں۔ علماء دیوبند کا اسلام و ایمان تو میں نے خانصاحب کے قول سے ثابت کر دیا کیا مولوی حشمت علی اپنے گرو مولوی احمد رضا خاں کو کاذب سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے انکی مخالفت کر کے اکابر دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا تو درکنار الفاظ قبیحہ سے یاد کرنے والے کے متعلق سخت وعید آئی ہے چنانچہ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۵۸ میں بالتصریح موجود ہے۔ سباب المسلم فسوق اور اسی حدیث کے تحت میں علامہ نووی فرماتے ہیں واما معنی الحدیث فسب المسلم بغیر حق حرام باجماع الامۃ وفاعلہ فاسق۔ یعنی کسی مسلمان کو بغیر حق کے گالی دینا حرام ہے تمام امت کا اس پر اجماع ہے جو ایسا کرتا ہے فاسق ہے۔ اب جلد از جلد رضائیوں کو اس فعل قبیح سے توبہ کرنا چاہئے تمام مسلمانوں سے عموماً اور مسلمانان رنگون سے خصوصاً یہ درخواست ہے کہ بنظر غور فرمائیں اور ان بتدعین کے دام فریب میں نہ آئیں۔ مندرجہ بالا حضرات کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے متقی عالم باعمل زاہد سمجھیں۔

(۲) عبدالوہاب نجدی مشہور آدمی ہیں انہیں حنبلی کہا جاتا ہے مشہور یہ ہے کہ غیر مقلد ہیں جو لوگ ان کے ہمخیال ہیں انہیں وہابی کہا جاتا ہے علماء دیوبند کی طرف یہ نسبت محض کذب و افترا ہے اسلئے کہ علماء دیوبند نہ تو حنبلی ہیں نہ غیر مقلد۔

(۳) سنی حنفی اس شخص کو کہتے ہیں جو اعتقادات کے اندر مقلد ہو ابو منصور ماتریدی اور شیخ ابوالحسن اشعری کا اور مسائل فروع میں امام ابوحنیفہؒ کا مقلد ہو اخلاق اور تصوف و روحانیت میں اسے تعلق ہو سلاسل اربعہ حضرات نقشبندیہ و سہروردیہ چشتیہ۔ قادریہ سے دین کے اندر نئی بات نکالنے کو بدعت کہتے ہیں حدیث میں آیا ہے شر الامور محدثاتھا کل بدعۃ ضلالۃ یعنی تمام امور میں بدتر وہ امر ہے جو دین کے اندر نیا نکالا جائے اور جتنی بدعتیں ہیں سب گمراہی ہیں مسلمانوں کو بدعتیوں و بدعت سے دور رہنا چاہیے! (واللہ اعلم)

حقر العباد سید عبدالحنان حسنی عفا اللہ عنہ

(مولوی فاضل) ہد ہنوزی گورکھپوری!

جواب استفتا نمبر (۹۷)

از جانب مولانا مولوی خلیل احمد صاحب بستوی

الجواب

اقول حامداً للعلی العظیم ومصلیاً علی النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ (۱) علماء دیوبند دامثالھم کثرہا اللہ سوادھم نہ صرف خالص مومن و مسلمان بلکہ مقتدائے اہل ایمان زمانہ ہذا ہیں علم دین کے اعتبار سے ریاست علمی اس زمانہ میں ان پر منتہی اور عمل و تقویٰ کے اعتبار سے عملی کمال وروحانی جمال اُن کے ساتھ مخصوص ہے۔ جن علماء کاملین کے اسماء گرامی حشمت علی رضاخانی کی زبان پر سب وشتم وتکفیر کے لئے آئے اور آتے رہتے ہیں ان کا ہر فرد جامع کمالات صوری و معنوی اور طبیب امراض روحانی و نفسی ہے رحمۃ اللہ علیہم۔ حشمت علی جس جماعت کا آدمی ہے اُس کی آمدنی کا دارو مدار صرف اس بات پر منحصر ہے کہ ہندوستان کے اکثر ناواقف واحکام الٰہی سے جاہل مسلمان جو انواع واقسام کی بدعات ورسومات میں مبتلا ہیں وہ بدعات ورسومات قائم رہیں اگر کہیں یہ بدعات ورسومات مٹ گئیں تو اُن کی آمدنی جاتی رہیگی۔ چونکہ علماء دیوبند ان تمام بدعات ورسوم اور مشرکانہ افعال کو منع فرماتے ہیں اس وجہ سے یہ رضاخانی اُن کو کافر کہتے ہیں حالانکہ بعض قسم کی بدعتوں کا حد شرک تک پہنچنا دلائل سے ثابت ہے جس کی وجہ سے یہ رضاخانی خود مشرک ہیں مگر دوسروں کو بُرا کہنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ تاکہ مسلمان علماء حق سے متنفر ہوجائیں اور ہمارا کام چلے!

(۲) وہابی غیر مقلد کو کہتے ہیں مگر درحقیقت عبدالوہاب نجدی حنبلی کے موافق جو لوگ سنت کے تابع اور بدعت سے متنفر ہیں اُن کو وہابی کہا جاتا ہے۔ اور کہنے والے خود قبر پرست ومشرک لوگ ہیں۔ اصل حقیقت میں یعنی لغت واصطلاح شریعت میں وہابی کوئی نہیں ہے!

(۳) سنی حنفی وہ جماعت ہے کہ جس کے عقائد علماء اہلسنت وجماعت کے مطابق ہوں یعنی علماء اہلسنت وجماعت کہ مراد اُن سے علماء متکلمین ہیں علم کلام کی کتابوں سے ایمان کے متعلق جو مسائل قرآن وحدیث سے مستنبط کرکے مدون کرگئے ہیں اور عقائد کے جملہ اجزاء کو

بدلائل کتاب وسنت بیان کرگئے ہیں۔ اُن عقائد کے رکھنے والے کو سنی حنفی کہتے ہیں اور فرقہ رضاخانی کے عقائد اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں مثل نداء غیر اللہ واستعانت عن القبور وغیرہ قبروں سے مدد مانگنا اور مصیبت کے وقت اولیاء اللہ کو پکارنا اُن کی نذرومنت ماننا یہ عقائد اہل بدعت کے ہیں جو تصریحات علم کلام کے خلاف اور نیز کتب فقہیہ حنفیہ کے سراسر مخالف ہیں۔ جگہ نہیں رہی ورنہ تفصیل کرتا۔ بدعت وہ ہے کہ دین کے اندر کوئی نئی بات نکالی جائے اور اس کو دینی کام سمجھے فقط والسلام۔

حررہٗ خلیل احمد بستوی۔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

جواب استفتا نمبر (۹۸)

از جانب مولانا عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل (سلہٹی)

الجواب

(۱) علماء دیوبند کافر نہیں ہیں بلکہ کامل مومن ہیں اور کسی مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ اور فقہاء لکھتے ہیں چنانچہ حدیث میں بھی موجود ہے جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے اگر وہ کافر نہ ہو تو قائل (خود ہی) کافر ہوتا ہے بنابر قول فقہاء علماء دیوبند کو کافر کہنے والا خود ہی کافر ہوگیا ہے اس کو اس وقت تجدید ایمان واجب اور نکاح کا اعادہ کرنا ضروری ہے ورنہ تا حین حیات زناکاری میں گرفتار رہیگا اور جتنی اولاد ہوگی سب حرامی ہوگی پس علماء دیوبند کو کافر کہنے والا اگر نار جہنم سے خلاصی کا طالب ہو تو جلدی توبہ کرے

(۲) وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقلد وہمخیال ہیں اور محمد بن عبدالوہاب حقیقت میں حنبلی تھا پس علماء دیوبند کو وہابی کہنا افتراء وکذب ہے۔

(۳) طریقہ اسلام پر چلنے والے سنی کہلاتے ہیں اور حنفی اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو فروعات میں امام اعظمؒ کا اتباع کرتے ہیں!

(۴) بدعت اصطلاح شرع میں نئی بات اور نیا طریقہ دین میں جاری کرنا اور جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوئی ہو یا جس چیز کی اصل شرع میں کلیۃً وجزئیۃً

ثابت نہ ہو۔ (واللہ اعلم)

کتبہ بندہ۔ عبدالرحیم[۲۶۳] عفی عنہ (مولوی فاضل) سلہٹ

الجواب صحیح بندہ۔ فضل الرحمن[۲۶۴] عفی عنہ سلہٹی۔ المجیب مصیب احقر عبدالغنی[۲۶۵] سلہٹی عفی عنہ

جواب استفتا نمبر (۹۹)

ازجانب مولانا مولوی محمد عزیز صاحب علی گڑھی

الجواب

میں اس استفتاء کے دیکھنے سے پہلے یہ خیال رکھتا تھا کہ مولوی حشمت علی کو علم سے کچھ مس ہے مگر آج نہایت استعجاب سے میں ان کلمات کو دیکھتا ہوں جو استفتا میں درج کئے گئے ہیں اگر واقعی مولوی حشمت علی اپنے کسب معاش اور پیٹ پالنے کے لئے مجمع عام میں یہ کلمات کلمات نہیں بلکہ بکواس کرتا ہے۔ تو مجھے اسکے نام کے ساتھ لفظ مولوی لکھتے ہوئے حیا آتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کتاب کو کبھی ہاتھ سے بھی نہیں چھوا ہے بلکہ میں یہ ضرور کہونگا کہ احمد رضا خانصاحب کا ناخلف فرزند ہے یہ تو ایک معمولی اور مشہور مسئلہ ہے کہ کافر کسی کو کب اور کس وقت کہہ سکتے ہیں سید مرتضیٰ رضوی رودولوی نے جو تحریر فرمایا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ بیشک درست ہے مگر میں تو اس سے بڑھ کر اور تحریر کرتا ہوں۔ کہ کافر کو بھی جو واقعی نسلاً بعد نسل کفر میں چلا آرہا ہے کافر نہیں کہہ سکتے ایسا ہی شامی میں تحریر ہے۔ کیونکہ خاتمہ کا ہمکو علم نہیں چہ جائیکہ ان حضرات کرام اور علمائے عظام کے متعلق لب کشائی کفر کے متعلق کی جائے بلکہ میں تو یہ عرض کرونگا کہ فسق کا بھی ان حضرات کی طرف خیال کرنا ناواقفیت اور تعصب ہے میرے خیال میں نہیں آتا کہ اگر یہ حضرات بقول حشمت علی کافر ہیں تو پھر مسلمان کون ہوگا ایک حشمت علی اور ایک اُن کی جورو (نعوذ باللہ من ذلک)۔

دوسرے یہ کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ابھی حضرت مولانا تھانوی مدظلہ توجیات ہیں کوئی ہے جو ان کا یا ان کے غلامان غلام کا مقابلہ کرسکے اور یوں فضول بکواس محض پیٹ پالنے کے لئے کرنا ہے نہایت شرم کا موقع ہے جو ان فروع کی بنا پر ایک دوسرے پر کفر کے فتویٰ لگاتی

ہیں اور اپنی شرافت اور وقار کا ثبوت دیتے ہیں۔ کیا غیر مذہب والے ان مولوی بازیوں کے روزانہ کے دنگل دیکھکر اسلام اور اسکی ناموس کے متعلق کیا فیصلہ کرسکتے ہیں اے کاش یہ ساری قوت اپنے بھائیوں کی گردن پر ختم نہ کیجاتی جس کا نتیجہ کچھ نہیں اگر یہی طاقت تبلیغ اسلام میں متفقہ طور سے ہوتی تو اسلام اس زمانہ میں کیا کچھ ترقیات کر چکا ہوتا۔ باقی اور سوالات کو میں کیا تحریر کروں جبکہ اس کے فیصلے بڑے بڑے قلموں سے گذر چکے ہیں۔ ہمارے لئے براہین قاطعہ جیسی برہان اور دلیل کافی ہے۔ اگر مولوی حشمت علی میں اتنی طاقت ہے تو اس کا جواب لکھدے ورنہ آیندہ سے اپنا منہ مسلمانوں کو نہ دکھاوے!

(۲) سنی کی تعریف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقولہ سے معلوم ہوتی ہے جسکو اصطلاحی سنی کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ امام ابن ہمام تحریر فرماتے ہیں۔ ان تفضل الشیخین وتحب الختنین وتری المسح علی الخفین اور لغوی جوکہ اصطلاحی کو بھی شامل ہے اپنے پیارے نبی کے بہترین طریق پر قدم بقدم چلنے والوں کو سنی کہتے ہیں اور حنفی امام اعظمؒ کے متبعین کو کہا جاتا ہے۔ بدعت کی تعریف احداث فی الدین کا نام ہے یعنی بعض امور کو جو امور دینی سے نہیں دین سمجھکر کیا جائے یا بعض امور کو جو دین سے متعلق ہیں دین کی بات سمجھکر چھوڑ دیا جائے اور بدعت پر وعید ان حضرات پر پوشیدہ نہیں ہیں جنھوں نے سرسری نظر سے احادیث کا مطالعہ کیا ہو کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام کار جہنم ہے۔ اور وہابی اگر طریق مروجہ کے مطلب کی بنا پر دریافت کیا جائے تو شیخ عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مگر علمائے دیوبند کو ان سے کوئی تعلق نہیں ورنہ تو لفظ ہی ان علمائے دیوبند کے لئے باعث فخر ہونا چاہیئے کیونکہ وہاب اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ سے ہے تو ان کی نسبت اللہ کی طرف ہوجانا باعث فخر ہے یعنی بالفاظ دیگر اللہ والے اس لفظ وہابی کا ترجمہ ہوا۔

کتبہ۔ محمد عزیز[۲۶۶] غفرلہٗ علی گڈھی۔ ورخہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ

الجواب صحیح۔ محمد زبیر[۲۶۷] علی گڈھی غفرلہٗ

جواب صحیح ہے۔ حبیب الرحمن[۲۶۸] غفرلہٗ علی گڈھی

جواب استفتا نمبر (۱۰۰)

از جانب مولانا مولوی غنی احمد صاحب نظام پوری ضلع اسلام آباد

الجواب

(۱) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں ہے حرام ہے بلکہ بقول فقہا روہ کفر کافر کہنے والے کی طرف عود کرتا ہے۔ پس مولوی حشمت علی کافر ہوگئے تجدید ایمان و تجدید نکاح کی ضرورت ہے کیونکہ مرقومۃ الصدر مشائخ کرام کے مومن اور سنی حنفی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ رضاخانی صاحبان کا ان حضرات کو کافر کہنا افترا اور بالکل بے اصل ہے منصف طبیعت والے اگر فریقین کی کتب کو مطالعہ کریں تو روز روشن کی طرح ان کو واضح ہوجائیگا کہ علمائے دیوبندی رضاخانیوں کے افترا اور کذب سے بالکل بری ہیں۔ مولوی حشمت علی کا مقصد محض عوام کو دھوکا دیکر دنیا حاصل کرنا ہے اور کچھ وجہ نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اسکے دھوکے میں نہ آئیں اور فریقین کی کتاب کو مطالعہ کریں یا دوسرے سے پڑھوا کر سنیں شبہ کی جگہ زبانی یا خط و کتابت سے حل کرتے رہیں۔ سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ فرائض اور سنن کے پابند ہوکر اور معاصی سے توبہ کرکے عبادت میں مشغول ہوجائیں اور فضول باتوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع نہ کریں۔ جیسے ہمارے مشائخ کرام کا معمول ہے!

(۲) وہابی عبدالوہاب نجدی حنبلی کی طرف منسوب ہے علماء دیوبند کو وہابی کہنا بالکل افترا اور کذب ہے!

(۳) سنی فی الحال مذاہب اربعہ کا مصداق ہے اسکے علاوہ سنی کا اطلاق کسی پر صحیح نہیں ہے۔ حنفی حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلدین ہیں رضاخانیوں کا دعویٰ حنفیت کا بے اصل ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ لوگ اپنے مسلک کو جو دیوبندیوں کے مدمقابل میں ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ثابت نہیں کرسکتے۔

(۴) تعریف بدعت ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم وعمل وحال بنوع شبھۃ واستحسان وجعلہ دینا قویما وصراطا مستقیما

پس تعریف مذکور اور حدیث سے معلوم ہوا کہ خلاف حق کوئی بات دین میں پیدا کردینا بدعت ہے بلکہ اگر دین ہونے اور نہونے میں کسی امر کے متعلق شبہ ہو اسکو بطریق استحسان اور دین سمجھکر کرنا بھی جائز نہیں ہے بلکہ بدعت ہے الحاصل قرون ثلثہ میں جس بات کا وجود نہو نہ دین کے لئے مؤید ہو یہ سب بدعت ہے یعنی بدعت للدین تو جائز ہے فی الدین جائز نہیں وعید جہنم ہے بمصداق حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار!

(نوٹ) طالب حق کے لئے اہم طریقہ یہ ہے کہ اشتباہ کے وقت خلوصیت سے دربار الٰہی میں دعا کریں تو انشاء اللہ حق واضح ہوجائیگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ بندہ۔ غنی احمد غفرلہ نظام پوری ضلع اسلام آباد۔ من اجاب فقد اصاب بندہ حبیب الرحمن غفرلہ المجیب مصیب احقر محمد فضل الرحمن سلہٹی۔ ہذا الجواب صحیح بندہ منیر اللہ غفرلہ ارکانی۔ الجواب صحیح بندہ دولت علی غفرلہ میمن سنگی۔ المفتی مصیب بندہ محمد امجد علی عفی عنہ چاٹگامی۔

جواب استفتا نمبر (۱۰۱)

از جانب مولانا مولوی عبید اللہ صاحب باجوڑی

الجواب

(۱) یہ اکابر جنکی شان میں یہ شخص گستاخی کرتا ہے علماء متقین اور بدعت کے اکھاڑنیوالے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے تھے۔ خلق خدا کو ان حضرات سے بڑا فیض اور ہدایت ہوئی تمام عمر یہ حضرات اسی حالت میں رہے بلکہ بعض ان میں سے فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے لہذا جن کا حال ایسا ہو وہ ولی اللہ ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ اَوْلِيَآءُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ایمان اور تقویٰ کا مدار اتباع قرآن وحدیث ہے سو جو حضرات اتباع قرآن وحدیث کرتے کرتے وفات پاگئے ہیں نعوذ باللہ وہ کیسے کافر ہوسکتے ہیں۔ ہاں جو گستاخ لوگ ان حضرات کو سب وشتم کرتے ہیں اور کافر مردود کہتے ہیں وہ کم از کم فاسق ضرور ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ یعنی مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور قتال کرنا کفر ہے دوسری حدیث میں مذکور ہے

اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور وہ اس کا اہل نہ ہو تو کفر اس کہنے والے پر لوٹتا ہے!

(۲) وہابی منسوب عبدالوہاب نجدی کی طرف ہے۔ عبدالوہاب نجدی اگرچہ حنبلی المذہب تھے مگر قامع بدعت تھے تو اس بناء پر جو لوگ بدعات کے اکھاڑنے والے ہیں اور اتباع سنت کی لوگوں کو تلقین کرتے ہیں تو ان کو بدعتی لوگ (جو خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں) وہابی کے لقب سے تعبیر کرتے ہیں مگر خدا کی شان دیکھئے کہ اللہ نے اُن کی زبان سے عداوت کے پیرایہ میں حق کلمہ نکلوا دیا۔ کیونکہ وہابی کے معنی اللہ والے کے ہیں سو واقعی یہ حضرات جن کو گستاخ لوگ وہابی کہتے ہیں در حقیقت اللہ والے ہیں!

(۳) سنی منسوب الی السنت جو اتباع سنت کرنیوالا ہو۔ اہل بدعت متبع سنت نہیں ہیں اسلئے وہ سنی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں!

حنفی وہ ہے جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو!

بدعت وہ گمراہی ہے جس کی اصل قرون ثلٰثہ میں نہ ملے۔ بدعت کی وعید نار دوزخ ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار!

اہل بدعت کا اپنے کو حنفی کہنا بھی درست نہیں کیونکہ کتب حنفیہ میں سے کسی کتاب سے وہ اپنے عقائد اور اعمال باطلہ کو ثابت نہیں کرسکتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہٗ عبید اللہ[٢٧٥] باجوڑی غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ عبدالرحمٰن[٢٧٦] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح رحمت اللہ[٢٧٧] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ محمد امیر[٢٧٨] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ میر احمد[٢٧٩] خاں غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ محمد یامین[٢٨٠] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح غلام نبی[٢٨١] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح خاستہ[٢٨٢] خاں غفرلہٗ۔ الجواب صحیح دلاور[٢٨٣] خاں غفرلہٗ۔ الجواب حق محمد عیاص[٢٨٤] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح بادشاہ[٢٨٥] خاں غفرلہٗ۔ الجواب حق محمد عثمان[٢٨٦] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح محمد ابراہیم[٢٨٧] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح گل عالم[٢٨٨] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ عبدالحلیم[٢٨٩] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح محمد عمر[٢٩٠] خاں غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ عبدالمتین[٢٩١] عفی عنہ۔ الجواب صحیح خلیل الرحمٰن[٢٩٢] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ فضل الرحمٰن[٢٩٣] کابلی عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ محمد ایوب[٢٩٤] باجوڑی غفرلہٗ۔ الجواب حق شریف[٢٩٥] حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد غازی[٢٩٦] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح نیاز[٢٩٧] محمد غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ محمد جمیل[٢٩٨] عفی عنہ۔ الجواب صحیح نور محمد[٢٩٩] غفرلہٗ۔ الجواب حق محمد[٣٠٠] خاں غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ شاہ[٣٠١] محمد غفرلہٗ

الجواب حق۔ محمد اکبر[٣٠٢] خاں عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ فقیر محمد بربا[٣٠٣] خاں غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ شفیع اللہ[٣٠٤] غفرلہٗ الجواب صحیح۔ عبدالحکیم[٣٠٥] غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ قلندر[٣٠٦] خاں عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ محمد فردوس[٣٠٧] غفرلہٗ اجاب من اصاب محمد الیاس[٣٠٨] غفرلہٗ۔ الجواب حق عبدالغفور[٣٠٩] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح محمد آمین[٣١٠] عفی عنہ، الجواب صحیح۔ نصر اللہ[٣١١] غفرلہٗ۔ الجواب حق محمد حسین[٣١٢] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ محمد زبید[٣١٣] علی غفرلہٗ۔ الجواب حق رضوان اللہ[٣١٤] غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ عبدالغفار[٣١٥] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح۔ خیر الدین[٣١٦] عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبدالمالک[٣١٧] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح عبدالرشید[٣١٨] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح عبدالعزیز[٣١٩] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح العبد الفقیر محی الدین[٣٢٠] غفرلہٗ الجواب صحیح محمد عبید اللہ[٣٢١] عفی عنہ۔ الجواب حق اللہ دیا[٣٢٢] غفرلہٗ۔ الجواب حق محمد موسیٰ[٣٢٣] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح نور محمد[٣٢٤] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح غلام رسول[٣٢٥] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح غلام یٰسین[٣٢٦] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح محمد حیدر[٣٢٧] عفا اللہ عنہ جوابش صحیح و دلیلش قوی خلافش نباشد بجز کجروی۔ نور احمد[٣٢٨] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح محمد صادق[٣٢٩] غفرلہٗ الجواب صحیح۔ نذر احمد[٣٣٠] غفرلہٗ۔ الجواب صحیح محمد حسن[٣٣١] غفرلہٗ۔ جواب صحیح است محمد سعید الحق[٣٣٢] عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد یونس[٣٣٣] غفرلہٗ۔ الجواب حق۔ محی الدین[٣٣٤] غفرلہٗ

جواب استفتا نمبر (۱۰۲)

ازجانب مولانا مولوی محمد عمر صاحب اعظم گڈھی

الجواب

(۱) احقر کے نزدیک ایسے بزرگ لوگوں کو کافر کہنا نہایت غلطی کی بات ہے دیکھو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ جو شخص ہمارے قبلہ کو مانتا ہے اسکو کافر نہیں کہنا چاہئے ہاں اتنی قید اور بھی ہونی چاہئے کہ ضروریات دین کا منکر نہ ہو لہٰذا یہاں سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کے متعلق کفر کا فتویٰ دینا سخت غلطی کی بات ہے خصوصاً جو شخص حنفی ہونے کا دعویٰ کرے اور پھر ایسے لوگوں کو کافر کہے تو اس کے قول کے بطلان میں کچھ شک ہی نہیں!

(۲) در حقیقت وہابی وہی شخص ہے جو عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب ہو چونکہ عبدالوہاب نجدی بدعات کے نہایت مخالف تھے (بخلاف رضاخانیوں کے) تو اب جو شخص بدعتوں سے گریز کرتا ہے تو اس کو آج کل وہابی کہا جاتا ہے!

(۳) سنی وہ شخص ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ پر چلے (علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین مشکوۃ شریف) اور حنفی وہ شخص کہا جاتا ہے جو حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتا ہو بہر حال لفظ سنی عام ہے ہر اس شخص پر بولا جا سکتا ہے جو سنت پر عامل ہو خواہ حنفی ہو یا غیر حنفیؒ اگر حنفیؒ ہے تو اس کو سنی حنفیؒ کہتے ہیں اور جو بات کتاب وسنت سے اشارۃً وکنایۃً ودلالۃً کسی طرح ثابت نہ ہو اور اسکو دین کے اندر عبادت جان کر داخل کیا جائے تو وہ بدعت ہے قال النبی صلی اللہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد (مشکوۃ شریف) اس حدیث سے جس طرح تعریف مستنبط ہوئی ویسے ہی وعید بھی معلوم ہوئی نیز دوسری حدیث کے اندر ہے من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا و من ابتدع بدعۃ ضالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئا (مشکوۃ شریف) یعنی جو شخص مردہ سنت کو زندہ کرتا ہے تو جتنے کرنے والے آیندہ ہونگے ان کے برابر اسکو ثواب ملتا ہے اور اُن کے ثواب سے کمی نہیں کی جاتی علی ھذا القیاس موجد بدعت کا بھی یہی حال ہے کہ تمام لوگوں کے برابر اس کو گناہ ملتا ہے اور ان کے گناہوں سے کمی نہیں کی جاتی یہ ہے خلاصہ اخیر حدیث کا ھذا ما عندی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ محمد عمر ؒ غفرلہٗ۔ اعظم گڈھی۔ یکم ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ یوم جمعہ

بندہ مضمون ماسبق کی تصدیق کرتا ہوا اپنے ابنائے جنس کو خالصاً للہ مشورہ دیتا ہے۔ کہ جلد از جلد اپنی حرکات ناشائستہ سے توبہ کر کے خالص مسلمان ہو جائیں اگر خدانخواستہ مذکورہ حضرات کافر ہیں تو شاید مسلمانوں سے دنیا یکسر خالی نظر آیگی۔ نیز ان حضرات کے فیض بابرکات سے آج دنیائے اسلام منور ہو رہی ہے۔ فلپائن کا شیخ الاسلام ایک دیوبندی ہے افغانستان کے مقتدر علماء انہی حضرات کے خوشہ چین ہیں صدر امور شرعیہ حیدر آباد دکن انہیں حضرات سے مستفیض ہونے والا ہے غرضیکہ دنیا کا کوئی چپہ ان کے فیوض ظاہری وباطنی سے خالی نہیں ہے جو انکی حقانیت اور ظاہر وباطن کی کھلی ہوئی دلیل ہو۔ الراقم محمد محسن ؒ بستوی غفرلہٗ۔ (مولوی فاضل الہ آباد)

جواب استفتا نمبر (۱۰۳)

از جانب مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب لودھیانوی

الجواب

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَالْبَاطِلَ بَاطِلًا علماء دیوبند فروعات میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں اور اصول وعقائد میں ابو الحسن اشعری وابو منصور ماتریدی کے پیرو ہیں۔ اور طریقہائے صوفیہ میں ہر چار سلاسل۔ نقشبندیہ۔ چشتیہ۔ قادریہ۔ سہروردیہ سے انکو نسبت ہے اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی بات نہیں کہتے جب تک قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے کوئی دلیل نہ ہو۔ یا کسی امام کا قول نہ ہو۔ ہندوستان کے محاورہ میں لفظ وہابی کا استعمال اس شخص کے لئے تھا جو ائمہ دین کی تقلید یعنی ان کی تحقیق پر عمل کو چھوڑ بیٹھے۔ پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ و رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اسکے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان ہو۔ اسکے بعد یہ لفظ ایک گالی کا لفظ بن گیا ہے سو اگر کوئی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے۔ بلکہ مبتدعین لشکر شیطانی وعابدین خواہشات نفسانی جو کہ اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں ہر ایسے عالم دین کو جو صحیح معنی میں امام ابو حنیفہؒ کا مقلد اور سنت پر عامل ہو بدعات سیئہ اور ارتکاب معصیت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور احیاء سنت میں ساعی اور بدعات کی آگ بجھانے میں مستعد ہو لفظ وہابی سے یاد کرتے ہیں!

اس شیطانی گروہ کو ایسے علماء ربانی پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی انپر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ حضرات ایسے ہوں۔ ہر وہ شے جس کا وجود شرعی قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں نہ پایا جائے اور اس کو بنیت عبادت یا ثواب سے دین میں اختراع یا زائد کیا جائے اس کو بدعت کہتے ہیں۔

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار اور وجود شرعی اصطلاح شرع میں اسکو کہتے ہیں کہ شارع کے بتلانے اور فرمانے کے بغیر معلوم نہ ہوا ورحس اور عقل کو اس میں دخل نہو!

پس حاصل یہ ہوا کہ جس کے جواز کی دلیل قرون ثلثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی اون قرون میں ہو یا نہ ہو اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے اور وہ بوجود شرعی اُن قرون میں موجود ہے۔ اور جس کے جواز کی دلیل نہیں تو خواہ وہ ان قرون میں بوجود خارجی ہوا یا نہ ہوا ہو وہ سب بدعت ضلالہ ہے پس ہر چار نمبروں کا جواب یہ ہوا۔

(۱) علماء دیوبند سنی حنفی ہیں اُنکو کافر کہنے والا یا تو متعصب ہے یا جاہل مطلق ہے!

(۲) اس لفظ کی تشریح ہو چکی ہے خوب سمجھ لیا جائے!

(۳) سنی حنفی ہر وہ عالم ہے جس میں علماء دیوبند جیسی صفات ہوں!

(۴) بدعت ہر وہ عمل اور عبادت ہے جس کو دین میں اختراع یا زائد کیا جائے بہ نیت ثواب یا عبادت سے۔ فقط واللہ اعلم۔

محمد عبداللہ عفی عنہ حنفی سنی خلف مولانا اسمٰعیل صاحب مرحوم مفتی ہم زلف مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لودھیانوی ۱۳؍ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ

جواب استفتا نمبر (۱۰۴)

از جانب مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب میمن سنگی (بنگال)

الجواب

فرقہ دیوبندیہ اہلسنت والجماعت میں داخل ہیں اور مذہباً حنفی ہیں۔ اہل بدعت کا جنہیں سے مولوی حشمت علی بھی ہیں علماء دیوبندیہ کو خصوصاً نیز ان اکابر (علماء) کو جن کا نام سوال میں مذکور ہے کفر کی طرف منسوب کرنا سخت گستاخی ہے اور ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ عوام کو ان بزرگان دین سے بدظن بنا کر ضلالت اور گمراہی میں مبتلا کریں کسی مسلمان کو کافر کہنا

جائز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو کافر کہے اگر وہ حقیقت میں کافر نہیں تو یہ کلام قائل کی طرف عائد ہوگا۔ وہابی عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب ہے یہ شخص مذہباً حنبلی تھے۔ فرقہ دیوبندیہ کو وہابی کہنا قلت علم کا نتیجہ ہے۔ وہ سنی جماعت جو امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں ان کو حنفی کہتے ہیں۔ ہر وہ نئی بات جس کی اصل حضور کے زمانہ میں یا صحابہؓ کے زمانہ میں نہ تھا۔ بدعت ہے مرتکب بدعت پر احادیث میں بہت وعید آئی ہے جن کا حصر بھی مشکل ہے فقط واللہ اعلم

کتبہ عبدالرحیم عفرلہ۔ میمن سنگی

الجیب مصیب بندہ۔ صدیق احمد عفرلہ۔ الجواب صحیح بندہ۔ محمد نور علی عفرلہ والدیہ

جواب استفتا نمبر (۱۰۵)

از جانب مولانا مولوی حافظ نور محمد صاحب مبلغ و مناظر اسلام کاپلبوزی

الجواب

(۱) ان مقدس بزرگوں کی اسلامی خدمتوں اور دینی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے کوئی عقلمند انسان کفر وفسق کے انتساب کا وہم بھی نہیں کر سکتا لیکن رضائی پارٹی جو اپنی ناجائز خواہشوں کو سامنے رکھکر کفر وفسق سے حضرات اکابر کے مقدس دامن کو ملوث کرنے میں مصروف ہے تو دراصل یہ سراسر ضلالت ہے بلکہ خود مکفرین ایمان و اسلام سے عریاں ہیں سچ ہے آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔

(۲) دراصل وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیروکار کو کہتے ہیں مگر رضاخانیت بڑی دلیری و دیدہ دہنی سے صحیح العقیدہ سنی المذہب مسلمان کو کہتی ہے جو ناقابل التفات ہے۔

(۳) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کے لئے جو حضرت امام اعظمؒ کے صحیح اقوال و اعمال کو رہنما بنائے وہ سنی حنفی ہے۔ بدعت اسکو کہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ میں کوئی نئی بات (جو خیر القرون میں کسی طرح موجود نہو) مذہبی حیثیت سے داخل کی جائے اور اس پر عذاب و ثواب کا بھی امیدوار ہوا اور اس کے متعلق وعید یہ ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار اور من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی

ھدم الاسلام۔ بدعت ضلالت وگمراہی ہے اور بدعتی گمراہ اور اسلام کا دشمن ہے اور اس کی تعظیم وتکریم کرنے والے اعانت معصیت کے مرتکب ومعاون ہیں۔ فقط

کتبہ نور محمد غفرلہ کاملپوری۔ جواب صحیح ہے۔ احقر عبدالرزاق کاملپوری غفرلہ، جواب صحیح ہے عبدالغنی غفرلہ امرتسری۔ جواب بالکل ٹھیک ہے۔ احقر عبدالحکیم بیکانیری غفرلہ، جواب صحیح۔ بندہ سید محمد غفرلہ۔ یہ جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب غفرلہ۔ الجواب صحیح بندہ عبدالکریم غفرلہ گجراتی

جواب استفتا نمبر (۱۰۶)

ازجانب مولانا مولوی سید حسین صاحب شویجین ضلع پیگو

الجواب

(۱) مذکورہ بالا حضرات مقدسین کو بقول حشمت علی رضاخانی کے کافر کہنا شرعاً حرام وناجائز ہے یہ حضرات مسلمانان عالم کے مقتدا ورہبر کامل ہیں ان حضرات کے دل میں اسلام کا درد تھا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محب اور تابعدار ہیں سنت نبویہ کے خلاف نہ خود کوئی کام کرتے تھے اور نہ کسی کو کرتے ہوئے دیکھ سکتے تھے۔ بلا خلاف لومۃ لائم کلام حق فرما دیتے یا روک ٹوک دیتے تھے۔ اور جب سے دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوگئے ہیں جنھوں نے اپنے شکم پروری کا ذریعہ صرف یہ نکالا ہے کہ جاہل مسلمانوں کو دھوکا دیکر اپنے مکر کے جال کے پھندے میں لائیں اور ان سے کسی طریقہ سے اپنی دنیاوی زندگی کو بہتر بنائیں اگرچہ وہ شریعت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کے خلاف کیوں نہو۔ ایسے نازک وقت میں ان مقدس ومعزز حضرات نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے۔ من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (مسلم شریف) خلاصہ حدیث یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی فعل قبیح کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس پر قادر نہو تو زبان سے روکے اور اگر اسپر بھی قادر نہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا ضعیف درجہ ہے۔ ان اسلام فروشوں کا دین کی حفاظت اور مسلمانان عالم کی بہبودی کی غرض سے ہر طرح زبان سے قلم سے جان ومال سے مقابلہ کیا مگر ان مبتدعین نے بجائے اسکے کلمہ حق قبول کریں دین کی مخالفت

کی طرف قدم بڑھایا اور ایڑی سے چوٹی تک اپنا زور ختم کردیا تاکہ غافل مسلمان طریق حق سے منحرف ہوجائیں۔ جب مسلمان ان مبتدعین کے مکروفریب سے واقف ہوگئے اور اُن سے علیحدگی اختیار کی تب ان سب نے علماء دیوبند پر کفر کا بہتان وافترا باندھکر اپنے مٹے ہوئے اقتدار کو ابھارنا چاہا پس مسلمانوں کو آگاہ ہونا چاہئے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا بدترین گناہ ہے بلکہ کہنے والے کا ایمان واسلام سے عریاں ہونیکی علامت ہے اسلئے ایسی گمراہ کن جماعت کے مکروفریب وافترا، وبہتان سے ہر مسلمان کو احتراز کرنا ضروری ولازم ہے۔ شریعت میں معمولی سب وشتم کی بابت بھی سخت وعیدیں آئی ہیں چنانچہ صحیح مسلم بالتصریح موجود ہے سباب المسلم فسوق اور اس حدیث کی شرح میں علامہ نودی فرماتے ہیں واما معنی الحدیث فسب المسلم بغیر الحق حرام باجماع الامۃ وفاعلہ فاسق یعنی کسی مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے۔ اور باتفاق تمام امۃ محمدیہ ایسے شخص کو فاسق کہتی ہے۔ پس حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو یا ان مذکورہ بزرگان دین میں سے کسی کو امام الوہابیہ یا کفر وفسق جیسے غیر مہذب الفاظ سے یاد کرنا شرعاً ناجائز وحرام ہے!

(۲) محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک مشہور عالم گذرے ہیں ان کے متبعین کو وہابی کہا جاتا ہے۔ حضرات اکابر علماء دیوبند کو ان سے اصولاً نہ فروعاً کچھ سروکار نہیں ہے اور نہ عقائد کے اعتبار سے ان کے پیروکار ہیں!

(۳) سنی اس کو کہتے ہیں جو اعتقادیات میں حضرت ابو منصور ماتریدی وشیخ ابوالحسن اشعری کا معتقد ہو۔ اور مسائل فقہیہ میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کا پیروکار ہو۔ حنفی اس کو کہتے ہیں جو فروعات میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو!

(۴) بدعت لغت میں ہر نئی چیز کو کہتے ہیں اور شریعت میں ہر اس امر کو کہتے ہیں جس کا وجود قرون ثلثہ میں کسی طرح نہ ہو اور بعد میں مذہباً ایجاد واختراع کیا گیا ہو۔ بدعت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی اسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور ارشاد فرماتے ہیں شر الامور محدثاتھا بدعت بدترین چیز ہے۔ اہل بدعت کے متعلق احادیث صحیحہ میں بہت ہی سخت

وعیدیں آئی ہیں مسلمانوں کو بدعات اور بدعتیوں سے اجتناب کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

راقم بندۂ ناچیز سید حسین غفرلہٗ ولوالدیہ شونجینی ضلع بیگو۔ رملک ابر برہما:
الجواب صحیح بندہ نور احمد غفرلہٗ۔ الجواب صحیح محمود عفی عنہ۔ المجیب مصیب بشیر اللہ غفرلہٗ مولوی فاضل

جواب استفتا نمبر (۱۰۷)

ازجانب مولانا مولوی عمر احمد صاحب مظفر نگری

الجواب

(۱) حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد اکابر ملت حنفیہ حضرات دیوبندیہ وغیرہم کو کافر کہنا یقیناً فسق ہے اور اس کا فاعل گنہگار ہے حدیث شریف میں آتا ہے عن ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما الحدیث۔ عن عبد اللہ بن دینار انہ سمع ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ الحدیث۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس من رجل ادعی بغیر ابیہ وھو یعلمہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوأ مقعدہ من النار ومن دعا رجلاً بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ الحدیث (مسلم شریف ج ۱ ص ۵۷) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر الحدیث (مسلم شریف ج ۱ ص ۵۸) احادیث مندرجہ بالا سے معلوم ہو گیا کہ جو لوگ کسی مسلمان کو بلا حق کافر کہتے ہیں ان کے لئے سخت سے سخت وعیدیں ہیں چہ جائیکہ ان حضرات کی شان میں (نعوذ باللہ) یہ گستاخی کی جائے جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے سچے مصداق ہیں۔ ایسے لوگوں سے بجمیعت ملت قطع تعلقات کر دینا چاہئے۔

(۲) محمد بن عبد الوہاب ایک مشہور عالم گذرے ہیں ان کے متعلق بعض کا قول ہے کہ حنبلی تھے مگر مشہور یہ ہے کہ غیر مقلد تھے اور یہی صحیح ہے جو لوگ ان سے اصولاً یا فروعاً یا عقائد کی

بنا پر تعلق رکھتے ہیں ان کو عرف میں وہابی کہا جاتا ہے۔ مگر ہمارے بدعتی بھائیوں نے ہر اس شخص کو جو ان کی خرافات و بدعات کے خلاف ہو وہابی کہنا شروع کر دیا حالانکہ اکابر دیوبند محمد بن عبد الوہاب سے نہ اصولاً نہ فروعاً نہ عقائد کے لحاظ سے کسی طرح ان کے پیرو نہیں یہ ایسے ہی ہے کہ یہود کو اسلئے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مسلمان کہا جائے۔ یا آریہ حضرات کو اس بنا پر کہ وہ بتوں کے قائل نہیں مسلمان کہا جائے یا سکھوں کو محض اسلئے کہ وہ ڈاڑھی رکھتے ہیں مسلمان کے لقب سے یاد کیا جانے لگے تو معلوم ہوا کہ کسی ایک فرع میں اگر اتفاق ہو جائے تو اس سے وہابی ہونا لازم نہیں آتا بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ امام شافعیؒ و امام احمدؒ وغیرہم نے امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ان مسائل میں موافقت کی ہے تو اس کا کیا یہ مطلب ہے کہ ائمہ مذکورینؒ حنفی ہو گئے۔ غرضیکہ اگر بدعات کی مخالفت میں تمام مسلمان محمد بن عبد الوہاب کے موافق ہو جائیں تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ وہ بھی وہابی ہو گئے؟

(۳) سنی اسکو کہتے ہیں کہ جو اعتقادیات میں حضرت ابو منصور ماتریدی و شیخ ابو الحسن اشعری کا مقلد ہو اور فروعی مسائل میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کا پیرو ہو اور روحانیات میں سلاسل اربعہ یعنی چشتیہ۔ صابریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ۔ قادریہ سے متعلق ہو۔ حنفی اسکو کہتے ہیں کہ جو فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو!

(۴) بدعت ہر اس امر کو کہتے ہیں کہ جس کا وجود خیر القرون میں نہ ہو اور بعد میں ایجاد کیا گیا ہو اور نہ ادلہ اربعہ میں سے کسی سے ثابت ہو۔

آج سے تیرہ سو سال قبل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا خود ہی فیصلہ فرما چکے ہیں۔ (۱) کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (۲) شر الامور محدثاتھا۔ اور اہل بدعت کیلئے بہت سخت سی سخت وعیدیں احادیث میں آئی ہیں۔ اس فرقہ کے رد کی کتب میں مفصل تحقیق ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم واحکم بالصواب

احقر محمد احمد عفا اللہ عنہ۔ المجیب مصیب۔ احقر محمد احمد عفا اللہ عنہ

جواب استفتا نمبر (۱۰۸)

از جانب مولانا مولوی شبیر احمد صاحب ساکن ٹانڈہ محلہ قصبہ ضلع فیض آباد

الجواب

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد اللہ اللہ اکابر علماء دیوبند اور یہ ناپاک جملے خصوصاً حضرات مذکورین خدائے جاہ وجلال کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ یہ ہستیاں معمولی نہیں ان میں کا ہر ایک اسلام کا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے کہ جس کی جگمگاہٹ اور چمک سے تمام دنیا روشن ہوگئی جس بدخواہ نے ان کی طرف بری نظر اٹھائی وہ شرمندہ اور سرنگوں ہوا۔ ان میں کا ہر ایک عالم اسلام کا ایک تمتماتا ہوا آفتاب ہے کہ جس نے سارے عالم کی گمراہی اور بدعت وضلالت کی ظلمت کو نیست ونابود کردیا اسکی شعاعیں اور کرنیں جس سرزمین پر پڑیں وہ زمین سراپا نور بنگئی کہ شرک وجہالت کا نام ونشان تک بھی نہیں باقی رہا جس کفرستان میں ان کے مبارک قدم گئے اور جہاں ان کے فیض کا ذرا بھی چھینٹا پڑا وہ کفرستان کفرستان نہیں باقی رہا بلکہ وہاں اسلام کا ایک نور پھیل گیا جس کی وجہ سے کفر کا ظلمتکدہ منور اور درخشاں ہوگیا یہ وہ ہستیاں ہیں کہ تمام دنیا پر ان کی اسلامی خدمات روز روشن سے زیادہ واضح ہیں ان کی وجہ سے بہت سے گمراہ بھٹکے ہوئے راہ یاب ہوئے بہت سے بے دین دیندار ہوئے انہیں کے فیض کا صدقہ ہے کہ آج اسلام کا جھنڈا ہندوستان میں لہرا رہا ہے جدہر دیکھو ادھر سے اللہ اکبر کی صدائیں آرہی ہیں بتلائیے اگر یہ حضرات (نعوذ باللہ) مسلمان نہیں تو پھر ہندوستان میں کیا سارے عالم میں کسی ایک مسلمان کا وجود بھی ان ملحدین کو ثابت کرنا محال ہوگا اگر کوئی بچہ بھی اسلامی اصول سے واقف ہو تو یقیناً اگر اس سے سوال کیا جائے تو وہ صاف کہدیگا کہ یہ لوگ پکے موحد اور سچے پاک پروردگار عالم کے نیک بندے ہیں مگر افسوس کہ ان مبتدعین کو ان مقدس ہستیوں کا اسلامی نور نظر نہیں آتا انکی آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ سچ ہے جو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

واقعی ان مبتدعین پر بالکل صادق ہے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ

غشاوۃ ان کے قلوب کا فطری نور بجھ چکا ہے شرک وبدعت نے انہیں اپنا بنالیا اور اپنے شکنجہ میں ان کو ایسا جکڑا کہ انکو حق حق نہیں معلوم ہوتا بجائے اسکے کہ حق کی پیروی کریں اسکے برعکس کفر کے فتوے جڑے جاتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ان حضرات مقدسین کی شان میں کفر کا فتویٰ کیا اگر کوئی گستاخانہ و بے ادبی کے الفاظ بھی استعمال کرے تو وہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق ہوگا اور اس کی جہالت اور نادانی کا ثبوت ہوگا۔ روزانہ کے واقعات اور مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مبتدعین میں رافضیت کی بو پائی جاتی ہے جیسا کہ رافضی حضورؐ کے جان نثاروں کو گالیاں دیتے ہیں اور ان پر تبرا بازیاں کی جاتی ہیں ایسے ہی یہ مبتدعین اکابر دیوبند اور ان کے متعلقین کو بھی سب وشتم سے یاد کرتے ہیں حالانکہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی تحقیر کرنی بھی حرام ہے۔ چہ جائیکہ تکفیر جیسا کہ ہمارے اکابر نے تحریر فرمایا یہ باتیں کسی دلیل کی محتاج نہیں مختصراً ایک آیت ذکر کرتا ہوں۔ قال اللہ عزوجل ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمناً اس آیت کے مفہوم اور شان نزول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی ملقی سلام کو بھی کافر کہنا جائز نہیں۔ چہ جائیکہ حضرات دیوبند۔ اگر تفصیل مطلوب ہو تو تفاسیر کا مطالعہ کیجیے۔ خلاصہ یہ کہ یہ حضرات مذکورین اور ان کے متعلقین پکے اور سچے موحد ہیں اور انکی شان میں گستاخی کرنا گالی گلوچ سے یاد کرنا جہالت اور بے دینی کا ثبوت دینا ہے!

(۲) والی نجد شیخ عبدالوہاب کے متبعین کو وہابی کہا جاتا ہے جیسا کہ لفظ وہابی سے خود ظاہر ہے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان میں عبدالوہاب کا کون متبع ہے مبتدعین (خدائے تعالیٰ ان کو عقل وشعور عنایت فرمائے) اپنی اصطلاح میں حضرات دیوبند کو گلابی وہابی اور اہلحدیث کو وہابی کہتے ہیں حالانکہ حضرات اکابر دیوبند (کثر اللہ سوادھم) کو شیخ عبدالوہاب نجدی سے کچھ بھی تعلق نہیں اور نہ یہ اسکے پیرو ہیں اسلئے ان حضرات کو جو وہابی کہتا ہے جھک مارتا ہے۔

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرتا ہو اور جان ومال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر فدا کرنے کے لئے تیار ہو اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتا ہو اور امام صاحب کے اقوال کو موافق کتاب وسنت سمجھتا ہو!

بدعت اس شے کو کہا جاتا ہے کہ جس کا حکم شریعت نے نہ دیا ہو خواہ مخواہ خودغرضی اور

شکم پروری کے لئے اسے دین میں داخل کیا گیا ہو۔ جیسے تعزیہ داری۔ عرس۔ قبروں پر چادریں وغیرہ چڑھانی وغیر ذالک جیسا کہ خود نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد مبارک سے مفہوم ہوتا ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ اور کما قال (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کوئی نئی بات ہمارے دین میں پیدا کی حالانکہ وہ بات ہمارے دین کی نہیں تھی تو وہ بات اسی شخص پر مردود ہوگی اس حدیث سے بدعت کی تعریف اور وعید بھی معلوم ہوتی ہے دوسری جگہ آپ ارشاد فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ حوض کوثر پر تشریف فرما ہونگے بہت سے پیاسے آب کوثر سے سیراب ہونگے یہاں تک کہ ایک جماعت آپکی طرف سیراب ہونے کے لئے بڑھیگی مگر اس جماعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک آڑ حائل ہوجائیگی! اور وہ جماعت آب کوثر سے سیراب نہ ہوسکیگی (حضور فرمائیں گے کہ یہ جماعت تو میری ہی امت میں سے ہے۔ فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی اوکما قال متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۸۵) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائیگا کہ اے خدا کے محبوب آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد آپ کے دین میں کیا کیا باتیں ایجاد کی تھیں (یہ سنکر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کو فرمائینگے دوری ہو دوری اُس شخص کے لئے جس نے میرے دین کو میرے بعد بدل دیا تھا اور نئی نئی باتیں میرے دین میں داخل کیں۔ اس حدیث سے وعید ثابت ہوتی ہے کہ مبتدعین کو آب کوثر سے دور کردیا جائیگا اور وہ محروم ہوجائینگے آپ نے یہ بھی فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار اوکما قال علیہ السلام (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷)

پس دوستو بدعتیوں کے لئے جو جو وعیدیں ہیں ظاہر و باہر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔
حررہ شبیر احمد غفرلہ ساکن ٹانڈہ محلہ قصبہ ضلع فیض آباد۔
اصاب من اجاب۔ بشیر اللہ عفی عنہ

جواب استفتا نمبر (۱۰۹)

از جانب مولانا مولوی محمد صادق صاحب ساکن کھڈہ شہر کراچی

الجواب

(۱) اکابر علمائے دیوبند کافر نہیں اور نہ وہابی ہیں بلکہ سنی حنفی متدین متقی اور صلحا ہیں جو لوگ ان کو کافر کہتے ہیں وہ افترا اور بہتان اور ناجائز کذب بکتے ہیں۔ ان کی طرف کسی مسلمان کو التفات بھی نہ کرنا چاہئے خدا ان کو دنیا و آخرت میں عذاب و خزی عطا فرمائیگا۔

(۲) وہابی خصوصاً اسکو کہتے ہیں جو عبدالوہاب نجدی کا پیرو ہو یا غیر مقلد ہو۔ اور عموماً تو وہ ایک دشنام ہے جو جب کوئی عالم بے عمل کسی معاصر متدین عالم پر خفا ہوتا ہے تو اس کو یا اسکے اسلاف کرام کو اس لفظ کے ساتھ گالی دیتا ہے اور لوگوں کو اس سے متنفر کرتا ہے فقط والسلام

(کتبہ) محمد صادق عفی عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی۔ ۸ صفر ۱۳۵۱ھ

جواب استفتا نمبر (۱۱۰)

از جانب علمار ریاست اسلامی حیدر آباد (دکن)

الجواب

الحمد للہ وکفی۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد آجکل جبکہ ملت بیضا پر ہر چہار طرف سے اعدار و معاندین، کفار و مشرکین کے حملے ہو رہے ہیں اور رابعت اسلامیہ نرغہ میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس قسم کی کفر تراشیاں امت مرحومہ کے افتراق و تشتت میں زیادتی کا باعث ہیں چہ جائیکہ ان قدسی نفوس بزرگان ملت کی تکفیر جنھوں نے اپنی پاک اور بے لوث متصوفانہ زندگی حق اور حقانیت کی ترویج۔ اسلامی تعلیمات کی اشاعت، سنن ہدیٰ کی تبلیغ میں۔ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین " کے پیکر مجسم بنکر گذاردی ہو اور اعمالی اصلاحی خدمات، ملی کارنامے آج بھی اس ظلمت کدہ ہند کو بقعہ نور بنا رہے ہوں ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق	ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اگر ہمارے اکابر علمائے دیوبند کی تصنیفات و تالیفات تحریریں و تقریریں بامعان نظر دیکھی جائیں تو یہ امر بالکل واضح ہو جائے گا کہ یہ ارباب باطن تمام اصولی و فروعی، جزوی و کلی امور دین میں خواہ وہ از قبیل اعتقادیات ہوں یا از قسم عملیات ہوں کتاب و سنت کی اتباع ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تقلید، سلاسل مشہورۂ صوفیہ کی اقتدار کو قابل اعتداء تسلیم فرمائے ہیں۔ رہیں وہ بعض مزخرفات و خرافات جو ان علمائے امت کی ذات گرامی کی طرف اہل ہوی نے شہرت طلبی و نفس پرستی کے جذبات و احساسات سے متاثر ہو کر منسوب کر دی ہیں حاشا وکلا کہ ان کے قلوب صافیہ میں اس قسم کے ظلماتی وساوس شیطانی خطرات بھی گذرے ہوں انشاء اللہ المستعان کل کو یوم الفصل میں اس معرکۂ حق و باطل کا آخری اور حتمی فیصلہ ہو رہیگا ہم اہل بدعت کو صاف صاف بتلا دینا چاہتے ہیں کہ یہ اکابر ان اتہامات سے بالکل پاک اور مبرا ہیں اور مسئلہ تکفیر میں ویسی ہی احتیاط برتتے ہیں جو حنفیت صحیحہ کا مقتضی ہے افسوس علم برداران حنفیت کو تکفیر میں نہایت حزم و احتیاط سے کام لینا چاہئے تھا جبکہ فقہاء احناف رحمہم اللہ نے تصریح فرمادی ہے چنانچہ صاحب بحر الرائق جلد خامس احکام المرتدین صفحہ ۱۲۵ میں فرماتے ہیں۔ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفہ فعلی ھذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورۃ لا یفتی بالتکفیر بھا وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ۔

حتیٰ کہ اگر کسی کے کلام میں ننانوے وجہ کفر ہوں اور ایک احتمال اسلام ہو تب بھی ہمارے فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اسکو کافر نہیں کہتے ان فقہی تصریحات کے بعد بھی اگر کوئی ان اکابر وعمائد اسلام کو کافر کہے تو خود اس کے اسلام میں شک ہے پس ان حضرات کی تکفیر کرنی حرام اور مرتکبین فاسق و فاجر ہیں!

(۲) وہابی۔ غالباً اس جماعت کے آدمی کو کہتے ہیں جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب ہو جس کے متعلق اس امر کی تصریح درمختار میں موجود ہے کہ اس نے امام کو باطل پر سمجھکر امام پر خروج کیا تھا اور تاویلات باطلہ کے ساتھ ہمارے جان و مال کو حلال سمجھتا تھا

الحمد للہ والمنۃ ہمکو اور ہمارے اکابر کو اس سے اور اسکے کسی نسبت والے سے نہ کسی قسم کا تلمذ حاصل ہے اور نہ کسی طرح کا انتساب بلکہ اکثر و بیشتر ایسے مسائل ہیں جن میں ہم کو اس فرقہ وہابیہ سے شدید اختلاف ہے۔

(۳) اہل السنۃ والجماعت سے مراد وہ جماعت ہے جس کے متعلق منطوق نبویؐ میں ما انا علیہ واصحابی کے زریں الفاظ وارد ہیں اور یہی وہ جماعت حقہ اور طائفہ منصورہ ہے جس کے متعلق "السواد الاعظم کا اطلاق کیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ"

پس اس حدیث شریف سے سنی کی تعریف واضح ہو گئی کہ وہی لوگ سنی ہیں جو طریقہ نبویہ کو اسوۂ حسنہ بنائے ہوئے ہیں اور اتباع نبویؐ کو جادۂ حق و صداقت کے لئے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ الاحقر الا فقر الی اللہ الباری السید محمد صبغۃ اللہ[357] البختیاری القاسمی الحیدر آبادی غفر لہ ربہ الھادی ولوالدیہ ولاساتذتہ ولمشائخہ اجمعین۔ آمین۔
الجواب صحیح سید محمد اکبر[358] حیدر آبادی۔ اصاب من اجاب احقر نور الحسن[359] کان اللہ لہ حیدر آبادی
الجواب صحیح۔ محمد عبداللطیف[360] حیدر آبادی۔ الجواب صحیح۔ محمد عثمان[361] مالیگانوی۔
الجواب صحیح۔ محمد مصطفےٰ[362] مدراسی۔ اصاب المجیب ابوالمعالی محمد رحمت اللہ[363] الفاروقی ونی الملائی غفر لہ

جواب استفتا نمبر (۱۱۱)

از جانب مولانا محمد احسن صاحب امام سنی بہورہ مسجد شہر پوربندر (کاٹھیاواڑ)

الجواب

(۱) مفسرین نے ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مؤمنا علی اختلاف القرأۃ سلام کے معنی تحیۃ کے اور سلم کے معنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے لکھے ہیں وفی الخازن وقرئ ای اسلم بفتح السین من غیر الف ومعناہ الاسلام والانقیاد ای

استمع وانقاد لکم وقال لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس قرأۃ کی بنا پر آیت شریفہ اس امر میں مصرح ہے کہ ہر ایسے شخص کو جو صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہو۔ (اگرچہ اس سے تمہارے سامنے دیگر امور شرعیہ ظاہر نہ ہوں) یہ کہنا کہ تو مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے غیر درست اور منہی عنہ ہے نیز جیسا کہ احادیث میں مصرح ہے کہ اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا الخ کما فی المشکوٰۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ و فی حدیث جبرئیل علیہ السلام قال اخبرنی عن الاسلام قال علیہ السلام الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ الخ ان سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اور فرائض اسلام بھی ادا کرتا ہے بشرطیکہ اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہو اور دل سے اسکی تصدیق کرتا ہو وہ مسلمان ہے اور جب کہ صرف کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی تکفیر ممنوع ہوئی تو جو اسکے علاوہ دیگر امور شرعیہ کا بھی پابند ہو اسکو بطریق اولیٰ کافر کہنا ناجائز اور حرام ہوگا۔ نیز فقہاء کرام تکفیر مسلم کو اگر مع اعتقاد الکفر ہو تو اسکو کفر کہتے ہیں۔ کما فی الدر وعزر الشاتم بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافر نعم والا لا وبہ یفتی۔ ہکذا فی الشامی وغیرہ پس چونکہ علماء دیوبند وغیرہ جملہ حضرات مذکورین اور ان کے متعلقین سب اکے سب موحد ہیں اور امور شرعیہ فرائض اور واجبات حتیٰ کہ مستحبات ونوافل پر بھی التزام کرنیوالے ہیں اور اسکے علاوہ ممنوعات شرعیہ بدعات ومناکیر سے بھی پورے محترز اور مجتنب ہیں تو انکی تکفیر یقیناً ناجائز اور حرام ہوگی بلکہ مکفر کو خود ہی حسب تصریح سابق کافر بنادیگی جبکہ ان علماء کے کفر کا اعتقاد بھی ہو ایسے شخص پر تجدید اسلام ونکاح اور آیندہ اس قسم کے امور واقوال سے احتراز ضروری ہے۔ اعاذنا اللہ من ہذہ الامور الشنیعۃ

(۲) ایک شخص عبدالوہاب نجدی گذرا ہے اسکے متبعین آپ کو حنبلی کہتے تھے اور ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کو شرک اور ان کے متعلقین کو کافر کہتے تھے ان کا قصہ طویل ہے وہ چونکہ اپنے مذہب پر اسقدر متشدد تھے کہ دوسرے کو اس تشدد کی وجہ سے مشرک سمجھتے تھے تو آج جو بدعتی ہیں۔ جنھوں نے بہت سی زائد باتیں دین میں داخل کرلی ہیں وہ ان لوگوں کو جو محض اپنے مذہب اور شریعت مصطفویہ پر قایم ہیں اور جو امور قرون ثلثہ میں نہیں تھے اور جہال نے اپنے منافع

اور حظوظ دنیوی کی وجہ سے اختیار کر رکھا ہے اور ان کو وہ باعث اجر وثواب سمجھتے ہیں ان امور کو چونکہ وہ باطل سمجھتے ہیں حسب تصریح حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار ایسے لوگوں کو مرتکبین بدعات اور جہال ان کے کمال اتباع شریعت اور احتراز عن البدعات کی وجہ سے وہابی (منسوب بعبدالوہاب اگرچہ وہ حقیقت نہیں ہے) کہتے ہیں حالانکہ عبدالوہاب کے متبعین اور اہلسنت والجماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ عبدالوہاب کے متعلقین اپنے مذہب کے سوا تمام مذاہب کو باطل اور شرک سمجھتے تھے اور اہلسنت والجماعت اپنے مذہب حنفی کو صحیح ماننے کے باوجود دیگر ائمہ اور انکے متعلقین کو باطل اور شرک نہیں کہتے بلکہ جملہ ائمہ کے متبعین اس امر کو ناجائز اور بدعت بتلاتے ہیں جو کسی حدیث قولی یا فعلی سے ثابت نہ ہو اور قرون ثلثہ میں اس کا وجود نہ ہوا ہو پس حنفی اہلسنت والجماعت کو وہابی کہنا بدعتیوں کا فساد اعتقاد وعمل پر مبنی ہے نہ کسی اصل صحیح اور غرض محمود پر۔

(۳) عبارت مندرجہ بالا سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اہل سنت والجماعت اور حنفی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد اور پیروکار ہیں اور غیر مشروعہ اور مبتدعہ سے محترز ہیں اور جو بدعات کے مرتکب ہیں وہ بدعتی ہیں اور بدعت پر سخت وعید ہے وقد مر تعریفہ ووعیدہ فی الجواب الثانی وفی الشامی تعریف البدعۃ بانہا ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعلہ دینا قویما وصراطاً مستقیماً ۱۲ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد احسن پیش امام سنی بجورہ مسجد شہر پوربندر (کاٹھیاواڑ)

جوابات صحیح ہیں۔ بندہ عبدالرحمٰن غفرلہٗ۔ الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہٗ

جواب استفتا نمبر (۱۱۲)

ازجانب مولانا عبدالحکیم صاحب صدر خلافت و نائب صدر جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد

الجواب

اگر واقعی مولوی حشمت علی رضاخانی نے یہ الفاظ مذکورہ استفتا میں علماء برگزیدہ زمانہ کے

حق میں کہے ہیں تو یہ الفاظ خود اسی پر عائد ہوئے یعنی وہ خود کافر ہوگیا. علمار فضلا جنکے حق میں اس
دریدہ دہن نے ہرزہ گوئی کی ہے وہ تو پاک بندگان خدا تھے جنھوں نے اپنی حیات میں
ہزاروں فیض دینی اہل اسلام کو پہنچائے اور دین کی اشاعت وتبلیغ شریعت مصطفویہ میں اپنی
عمر کے اوقات صرف کئے جزاھم اللہ فی الدارین۔ کامل محقق حنفی تھے اور تمام بدعات کے
دشمن تھے۔ اور مبتدعین کو دہن شکن الزامات دئے اور اپنی تصنیفات شائع کیں جن سے اب تک
اہل اسلام فیضیاب ہو رہے ہیں ایسے علماء کے حق میں سب وشتم اور کفر کی نسبت کرنی
گویا اپنے کافر ہونے پر راضی ہے۔

الرضاء بالکفر کفر۔ اور صحیح بخاری شریف میں حدیث سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
لا تسبوا الاموات فانھم افضوا الی ما اضموا۔ سے سخت اعراض اور روگردانی ہے اور جو علما
فی الحال حیات ہیں زادھم اللہ درجاتھم وشاع فیوضاتھم) وہ شریعت وطریقت
میں سب اہل دین کے نزدیک عالم و برگزیدہ ہیں اور فیضان ان کے قولاً وفعلاً سب مسلمانوں
کو پہنچ رہے ہیں ان کی طرف نسبت کفر کی کرنی اور مبتدع کہدینا نہایت جرأت بیباکانہ و
حماقت بے پایانہ ہے۔ اور پھر اس کے علاوہ یہ بھی کہنا کہ جوان رہنمایان دین کو کافر نہ کہے وہ بھی
کافر ہے گویا وہ تمام مسلمانوں کو کافر جانتا ہے وہ خود کافر و مرتد اور بے دین ہے۔ عن ابن عمرؓ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا متفق علیہ۔ وعن
ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یری رجل رجلا بالفسوق ولا بالکفر الا
ارتدت علیہ رواہ البخاری۔ اسی طرح بہت سی احادیث اس میں وارد ہیں چنانچہ صحیح بخاری
شریف میں ترجمۃ الباب ہے۔ باب من اکفر اخاہ فقد کفر۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک عامی مسلمان
کو کافر کہنے سے خود کافر ہوجاتا ہے۔ چہ جائیکہ ایسے برگزیدگان دین وفضلاء شرع متین کے حق میں
ایسی نسبتیں کفر کی علی الاعلان کرے کیا وہ مسلمان رہتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ کے
نزدیک علماء کے کس قدر بلند مرتبے ہیں کہ ان کے حق میں قرآن شریف میں فرمایا ہے یرفع اللہ
الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
وما یعقلھا الا العالمون۔ اور احادیث شریف میں تو بیحد علماء کے فضائل میں حدیثیں وارد

...بسبب طوالت کے اختصار کیا جاتا ہے۔ اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ وذکروا ان المسئلۃ
المتعلقۃ بالکفر اذا کان لھا تسعۃ وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی
للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال الثانی لان الخطاء فی ابقاء الف کافر اھون من افناء کفر
مسلم واحد الخ فمن اخاف من اللہ تعالیٰ استطعم القول بالتکفیر لمن قال لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ لان من کفر شخصا فکانہ اخبران عاقبۃ الخلود فی النار ابد الابدین و
... فی الدنیا مباح الدم والمال ولا یمکن من نکاح مسلمۃ والخطاء فی ترک الف کافر اھون
من سفک حجمۃ من دم امرأ مسلم۔ وفی شرح فقہ الاکبر لمولنا الملا علی القاری فی فصل
العلم والعلماء من البغض عالما من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر والظاہر انہ یکفر لانہ اذا
ابغض العالم من غیر سبب دنیوی او اخروی فیکون بغضہ لعلم الشریعۃ ولا شک فی کفر
من انکرہ فضلا عمن ابغضہ صفہ ۲۱۱ - اہانۃ العلماء الصالحین سلفا وخلفا کفر کما فی جامع
الرموز فی باب التعزیر انہ لا یعزر بنحو یا حمار الا اذا قال للعالم بالعلوم الدینیہ علی وجہ
المزاح فانہ یعزر فلو قال بطریق الحقارۃ کفر لان اہانۃ اہل العلم کفر علی المختار کذا
فی الطحطاوی وشرح الملتقی وعن الفتاوی الصغری الکفر شیٔ عظیم فلا اجعل المومن کافرا
متی وجدت روایۃ انہ لا یکفر۔ وفی الطحطاوی قالوا لو وجد سبعون روایۃ متفقۃ علی
تکفیر المومن وروایۃ ولو ضعیفۃ بعدمہ یاخذ المفتی والقاضی بھا دون غیرھا۔ خلاصہ مفاد
آیات سورۃ الفوق واحادیث نبویہ وروایات فقہیہ کلیہ کا یہ ہے کہ ٹھیٹھری حشمت علی اگر
اپنے اقوال واہیات سے باز آجائے اور علی الاعلان تائب ہوجائے تو خوب ورنہ خود کافر
اور بے دین ہو کر مریگا۔

خسر الدنیا والاٰخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین۔ استفتا میں جو سنی حنفی اور وہابی اور
مبتدع کی تعریف کو پوچھا ہے وہ یہ ہے کہ سنی حنفی وہ ہے جو اہلسنت وجماعت سے ہو اور امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد و پیرو ہو۔ ویسے ہی سنی شافعی جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو
اور سنی مالکی جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو اور سنی حنبلی جو امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا
مقلد ہو یہ چاروں جماعتیں اہل سنت وجماعت ہیں سب اصول میں متحد ہیں اور بعض فروعات

میں مختلف ہیں اور ان کا اختلاف رحمت ہے کہ کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلا تعمیل نہیں رہی سب معمول ہوگئیں۔ اور وہابی اسکو کہتے ہیں جو محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب ہو جو نجد میں گذرا ہے۔ پس اگر شخص منسوب میں کوئی عقیدہ کفر کا نہ ہو تو وہ مسلمان ہے اور جو فی زماننا اہلحدیث ہیں وہ اپنے خیال میں حدیث پر چلتے ہیں اور فقہ شریف کا التفات نہیں کرتے ہیں حالانکہ فقہ شریف کا ماخذ نیز حدیث شریف ہے۔ اور تقلید شخصی کو اچھا نہیں جانتے ہیں حالانکہ وہ بھی تقلید شخصی سے باہر نہیں ہیں انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو وہ امام بخاری رح کے پیرو ہیں تو تقلید شخصی میں داخل ہوئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کئی واسطوں سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں سے تین بالواسطہ ہیں (یعنی شاگرد ہیں) حدیث پر چلنے والی قوم نیز نیک خلق خدا مسلمان ہیں۔ اور مبتدع شریعت کی اصطلاح میں اس کو کہا جاتا ہے جو دین میں نیا کام ایسا نکالے جو شرع شریف کے مخالف ہو تو وہ نیا کام اگر مفضی الی الکفر نہ ہو تو وہ سخت مجرم شرعی ہے بموجب حدیث شریف من سن سنة سيئة فعليه وزرها و وزر من عمل بها اور جو نیک کام نیا نکالے اور وہ اچھا ہو شرع شریف میں اس کی ممانعت نہ ہو تو وہ عند اللہ ماجور و صاحب ثواب و اجر دارین کا مستحق ہے جیسے حدیث شریف من سن سنة حسنة في الاسلام فله اجرها و اجر من عمل بها میں آیا ہے جیسا کہ مساجد کی تعمیر اور مدارس اسلامیہ جاری کرنے اور یتیم خانہ اور مسافر خانے اور نومسلموں کی تربیت اور حاجی خانہ ہا اور رباطات وغیرہ جن میں اسلام کی امداد اور نفع خلق اللہ اور مسلمانوں کا ہو اور کفر کی نسبت کسی طائفہ کلمہ گو کو کرنی بغیر کسی عقیدہ ظاہری کفر کے یہ نہایت امر عظیم ہے اس سے اجتناب لازمی ہے اور اپنے آپ کو کفر سے بچانا ضروری ہے فقط زیادہ طوالت مناسب نہیں عوام کو اسقدر کافی ہے اور اہل علم خود ہی جانتے ہیں ان کی سمع خراشی تحصیل حاصل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

حررہ الاثیم۔ عبدالحکیم عفی اللہ عنہ وعن اسلافہ خطیب مسجد۔ قاسم علی خاں۔
واقعہ بازار قصہ خوانی۔ شہر پشاور۔ محلہ گاڑیخانہ۔ صدر خلافت
صوبہ سرحد و نائب صدر جمعیۃ العلماء۔ صوبہ سرحد

نوٹ۔ سب اہل علم کی خدمت اقدس میں عرض ہے۔ کہ استفتا ہذا کا مطالعہ فرما کر پھر جواب کو نظر مبارک سے گذار کر اپنے دستخطہا سے مزین فرماوینگے۔ عین امداد اسلامی و خوشنودی علماء کرام انکو مرقدوں میں ہوگی۔

جواب مجیب عالم وحید زماں و یگانۂ دوران کا از حد مدلل عام فہم ہے جو ایک طفل نابالغ اُمّی بھی اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے ابن عابدین شامی نے نجدیوں کو اور خوارج کو کافر نہیں کہا باوجودیکہ یہ دونوں فریق سب اہل سنت والجماعت کو کافر کہتے ہیں ایسے شاتم بیدین کو آگ میں جلانا چاہئے۔ علماء و مشائخ کرام سے بغض و حسد رکھنا موجب کفر ہے خصوصاً ایسے علماء جو درجہ اجتہاد کے قریب ہوں اور تقویٰ و زہد کا نمونہ ہوں فقط

فقیر سید حبیب شاہ گیلی سکنہ بہاری شہر پشاور صدر انجمن تعلیم الاسلام و انجمن سادات

ہو الموفق۔ علماء دیوبند شکر اللہ سعیہم جنھوں نے کفرستان ہند میں علوم دین کی ترویج کی ہے اور مبتدعین کی بیخکنی کے لئے اپنی گرانمایہ عمریں صرف کی ہیں اُن کو کافر کہنا اور پھر اُن تمام مسلمانوں کو کافر سمجھنا جو ان کو کافر نہ کہے کمال جرأت اور بیدینی ہے ایسے شخص کو کسی طرح بھی مسلمان نہیں کہہ سکتے جب تک وہ ان تمام خرافات سے توبہ نہ کرے مولانا عبدالحکیم صاحب نے کافی دلائل لکھے ہیں میں مولانا کی تائید کرتا ہوں اور انکا جواب بالکل صحیح ہے

فقط داؤد محمد عفی عنہ سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں صدر جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد۔

الجواب

(۱) علماء دیوبند کی تصانیف و تحریرات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کا عقیدہ وہ ہی ہے جو کہ صحابہ کرام و ائمہ کرام کا تھا اور عقائد حنفیہ کے بھی ان حضرات کا عقیدہ خلاف نہیں ہے البتہ بعض متبدعین حضرات نے ان حضرات کی تحریرات میں کمی و زیادتی کر کے ان کی طرف بعض عقائد کو منسوب کیا ہے جو کہ قطعاً افترا محض ہے اور اکابر دیوبند اس سے بالکل بری ہیں اور اگر ان کتب کا مطالعہ کیا جاوے تو ہر عقل سلیم والا ان اتہامات کو جو ان حضرات پر لگائے گئے ہیں محض افترا جانے گا اور رسالہ المہند علی المفند میں علماء دیوبند کے عقائد مسائل مختلف فیہا میں مفصل طور سے بیان کئے ہیں جس میں ثابت

کیا ہے کہ اکابر دیوبند کا وہی مسلک ہے اور یہ ہی ہمیشہ سے رہا ہے جو صحابہ کرام وسلف صالحین کا تھا لہذا اکابر واصاغر دیوبند کی تکفیر کرنا بعینہ تمام جمہور علماء اُمت محمدیہ کی تکفیر کرنا ہے۔ جبکہ یہ دیکھا جاوے کہ فقہائے کرام ایک ادنیٰ مسلم کی تکفیر میں کسقدر احتیاط سے کام لیتے ہیں چنانچہ صاحب بحر الرائق فرماتے ہیں والذی تحرر انہ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ فعلیٰ ھذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورۃ لا یفتی بالتکفیر بھا وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشئ منھا۔ (احکام المرتدین صفحہ ۱۲۵ جلد ۵ وبمثلہ صرح الشامی صفحہ ۳۱۱) اب اس طرف تو فقہاء کرام کا یہ ارشاد کہ اگر کسی کے کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال اسلام کا ہو تو اس احتمال کو ترجیح دے کر اس شخص کو مسلمان ہی کہا جاویگا اور دوسری طرف ان حضرات کرام کے صاف تحریری بیانات ہیں جنہیں کفریہ کلام سے اپنے کو بری کیا ہے ان وجوہ کو دیکھتے ہوئے اگر کوئی مسلمان ان نفوس قدسیہ کے اسلام میں شک کرے تو میرے خیال میں خود اس شخص کے اسلام میں شک ہے (نعوذ باللہ منہا) خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان نفوس قدسیہ کو ان اتہامات کی بنا پر جو کہ اذناب مبتدعین نے لگائے ہیں (نعوذ باللہ) کافر کہنا حرام اور انتہائی ظلم ہے جو شخص ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے وہ فاسق وفاجر ہے!

(۲) وہابی اس جماعت کو کہتے ہیں جو شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ومعتقد ہے اور نجد کی ایک جماعت انکی طرف منسوب ہے۔ الحمد للہ اکابر دیوبند کو نہ اُن سے رشتہ تلمذ حاصل ہے اور نہ (انکا) عقیدہ رکھتے ہیں بلکہ اکثر مسائل میں علماء دیوبند انکے مخالف ہیں

(۳) اہل سنت والجماعت وہ ہی حضرات ہیں جو سنت نبویہ وسنت خلفاء راشدین کی اتباع کو اپنا نصب العین جانتے ہیں اور ان حضرات کے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام وائمہ کرام کے ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (رواہ احمد ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ) یہ حدیث اہل سنت والجماعت وبدعت کی تعریف کو جامع مانع ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت وہی ہیں جو سنت

نبویہ وصحابہ کرام کو مضبوط پکڑے ہوئے ہوں۔

بدعت کی تعبیر میں علماء امت کے اگرچہ مختلف اقوال موجود ہیں لیکن بدعت کا غیر مستحسن ہونا قدر مشترک کے طور پر تمام اقوال میں موجود ہے حضرت مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سنی حنفی، فرنگی محلی لکھنوی) تحفۃ الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں والقول الثانی وھو الاصح بالنظر الدقیق ان حدیث کل بدعۃ ضلالۃ باق علی عمومہ وان المراد بہ البدعۃ الشرعیۃ وھی مالم یوجد فی القرون المشھود لھا بالخیر ولم یوجد لہ اصل من الاصول الشرعیۃ ومن المعلوم ان کل ما کان علی ھذہ الصفۃ ھو ضلالۃ قطعا والی ھذا القول قال السید فی شرح مشکوٰۃ والحافظ ابن حجر فی الھدی الساری مقدمۃ فتح الباری وفی فتح الباری وابن حجر الھیثمی المکی فی الفتح المبین شرح اربعین۔

ترجمہ۔ اور دوسرا قول جو زیادہ اصح ہے یہ ہے کہ حدیث کل بدعۃ ضلالۃ اپنے عموم پر باقی ہے (یعنی اسمیں کسی قسم کی تخصیص نہیں) اور اس سے بدعت شرعیہ مراد ہے اور بدعت شرعیہ وہ بدعت ہے کہ جو ان تینوں زمانوں میں جن کے خیر ہونے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو نہ پائی گئی ہو اور نہ (قرآن وحدیث واجماع وقیاس) اصول شرعیہ میں اس کی کوئی اصل ہو اور ظاہر ہے کہ جو بدعت ایسی ہوگی وہ گمراہی ہے اور اس قول کی طرف سید شریف شرح مشکوٰۃ میں اور حافظ ابن حجر ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں اور ابن حجر ہیثمی مکی فتح المبین شرح اربعین میں اور دوسرے علماء قائل ہوئے ہیں!

مندرجہ بالا عبارت سے بدعت کی تعریف اور اسکی شرعی حقیقت دونوں معلوم ہو جاتی ہیں صرف ازدیاد طمانیت کے لئے ایک عبارت حضرت سید صاحب مجدد الف ثانی کی بھی لکھی جاتی ہے حضرت سید صاحب فرماتے ہیں سید البشر می فرماید وعلیہ علیٰ الہ الصلوٰۃ والتسلیمات من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد چیزے کہ مردود باشد حسن از کجا پیدا کند۔ (مکتوبات دفتر اول صفحہ ۳۷)

ترجمہ۔ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے دین میں نئی چیز پیدا کرے

کہ جو اس سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے اور مردود چیز میں حُسن کہاں سے پیدا ہو سکتا ہے!
ان دونوں عبارتوں سے بدعت کی تعریف اور اسکا حکم باحسن وجوہ معلوم ہو جاتا ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ محمد حسین پشاوری۔ الجواب الصواب فضل الرحمن پشاوری عفرلہ
لقد اصاب من اجاب ومن خالف فقد خاب۔ سیف محمد پشاوری۔ الجواب ہو الصحیح۔ محمد نبیہ پشاوری
ہذا الجواب جید وصحیح۔ وارث شاہ وزیرستانی۔ لقد اصاب من اجاب۔ عبدالماجد سندہی
المجیب مصیب۔ عبدالمالک ہزاروی۔ الجواب صحیح۔ عبدالغفور بخاری۔ لقد اجاد ما فاد محمد اختر اعظمی
الجواب صحیح۔ بندہ افتخار الحق اعظمی عفرلہ۔ الجواب صحیح۔ احمد علی اعظمی۔ الجواب صحیح۔ بندہ محمد عفا عنہ اعظمی
الجواب صحیح۔ العبد ضعیف غلام حسین۔ الجواب صحیح قاضی احمد ہزاروی۔ الجواب اصح۔ صدیق احمد
الجواب صحیح۔ خلیل احمد عفرلہ ہزاروی۔ المجیب مصیب۔ صالح محمد ڈیروی۔ الجواب الصحیح بندہ نور الحسن عفرلہ
الجواب حق۔ محمد حسینی عفرلہ۔ الجواب صحیح۔ عطا محمد ڈیرہ غازی خاں۔ الجواب الصحیح بندہ عبدالباقی حسینی عفرلہ
الجواب حق۔ عبدالستار پشاوری۔ الجواب صحیح سمیع اللہ عفرلہ علیگڈہی۔ الجواب الصحیح سخاوت حسین
عفرلہ بہاری
الجواب صحیح امجد علی بھاگلپوری۔ الجواب صحیح مشتاق احمد ہنٹوری۔ الجواب حق۔ احقر
محمد زکریا عفرلہ مونگیری
ما احسن ما اجاب۔ احقر محمد یحییٰ بہاری۔ الجواب صحیح عبدالرحمن بقلم خود۔ الجواب صواب
احقر عبدالحفیظ عفرلہ ہنٹوری۔
الجواب الصحیح ظہیر احمد امیٹھوی۔ الجواب صحیح عبدالحق گمرانی۔ الجواب صحیح عبدالرحیم رنگی عفرلہ
الجواب الصحیح نور احمد فیروزپوری۔ الجواب حق احقر حفیظ الرحمن شاہجہانپوری۔
جواب راست است محمد الیاس عفرلہ بھاگلپوری۔ الجواب صحیح فضل الرحمن ہزاروی
لقد اصاب ومن خالفہ فقد خاب نور محمد دربھنگوی۔ اصاب من اجاب مختار احمد شیرکوٹی۔
الجواب صحیح سید ظہور الدین۔ جواب راست است عبدالصمد بخاری۔ فقد اصح الجواب وفیہ
الصواب محمد مراد مدخی۔
جواب درست ست۔ تاج محمد کمرانی ایرانی۔ الجواب الصواب حق والحق احق ان یتبع

محمد عبدالحمید کمرلائی عفی عنہ
للہ در المجیب المصیب حیث اجاد فیما افاد۔ احسن ما اثبتہ بالبراہین فشاد واللہ الہادی
الی سبیل الرشاد عبدہ العاصی المبتلیٰ بانواع المعاصی الخائف من یوم یوخذ بالاقدام
والنواصی محمد المدعو بنور اللہ النوآکھالوی کان اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہ ولمن لہ حق علیہ
لسبعة بقین من شہر محرم الحرام ۱۳۵۱ھ یوم الثلثاء ھذا ھو الصحیح وھو الحق احق ان یعض
بالنواجذ۔ عبدالعزیز سندھی عفرلہ ولوالدیہ۔

جواب استفتا نمبر (۱۱۳)

از جانب مولانا محمد یوسف صاحب مہتمم مدرسہ صوفی باغ شہر سورت نواسہ حضرت شاہ صوفی سلیمان صاحب لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ

الجواب

(۱) بالکل غلط اور افترا ہے۔ یہ حضرات اپنے زمانے کے محدث۔ فقیہ۔ شیخ۔ ولی کامل صوفی۔ پابند مذہب حنفی اور امام ابو حنیفہؒ کے صحیح مقلد تھے۔ چنانچہ ان کے فتاویٰ اور ان کی تصنیفات اس پر شاہد عادل ہیں حدیث وفقہ اور تفسیر وغیرہ علوم میں ان کی تالیفات عربی۔ فارسی۔ اردو زبان میں موجود ہیں جو ان حضرات کو کافر کہتا ہے اس کو ابھی تک کفر و ایمان کی صحیح تعریف ہی نہیں معلوم نیز اسکے نزدیک پھر کوئی مسلمان ہی نہیں ابوداؤد وغیرہ کی حدیث میں صریح ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے اگر کفر کی بات اسمیں نہیں ہے تو کہنے والے کی طرف کفر لوٹتا ہے غرض مذکور حضرات کی زندگی اور عمریں اسلام اور ایمان کی تبلیغ اور اسکی خدمت میں گذری ہیں۔

(۲) ہندوستان کے مختلف شہروں میں عوام جہال کے نزدیک لفظ وہابی مختلف معنی میں مستعمل ہے لیکن اصلی وہابی وہ فرقہ ہے جو عبدالوہاب نجدی کا متبع ہے جسکا اعتقاد ہے کہ جو انکے خلاف ہے وہ مشرک ہے جو اہل سنت اور انکے علمائے کے قتل کو مباح سمجھتا ہے چنانچہ شامی نے ردالمحتار میں اسکی تصریح کی ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب

الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم المسلمون وان من خالفہم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم (رد المحتار صفحہ ۳۱۹ جلد ۳) مذکور حضرات امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں وہابی نہیں ہیں بلکہ اس فرقہ کا رد کرتے ہیں ان کو وہابی کہنا لوگوں کو دھوکہ دینا اور گمراہ کرنا ہے!

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور ائمہ اربعہ کے طریق پر چلنے والوں کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں وترک الاشعری مذہبہ فاشتغل ہو ومن تبعہ بابطال رای المعتزلۃ واثبات ما ورد بہ السنۃ ومضی علیہ الجماعۃ فسموا اہل السنۃ والجماعۃ (شرح عقائد نسفی صفحہ) اشاعرہ اور ماتریدیہ دو جماعتیں ہیں دونوں اہل سنت والجماعت ہیں خراسان۔ عراق شام وغیرہ ملکوں میں اشاعرہ اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں اور ماوراء النہر کے شہروں میں فرقہ ماتریدیہ کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں ابومنصور ماتریدیؒ ابونصر عیاض کے شاگرد ہیں اور ابونصر ابوبکر جرجانی کے شاگرد ہیں اور جرجانی امام محمد صاحبؒ کے شاگرد ہیں ابومنصور ماتریدی کے بیان کردہ عقائد کا معتقد اور امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کی پابندی کرنے والا سنی حنفیؒ کہلاتا ہے!

(۴) ہر ایسی چیز کو شرعی بدعت کہتے ہیں جو دین میں ایجاد کی جائے اور اس پر ثواب سمجھ کر عمل کیا جائے بدعت شرعیہ عبادات ہی میں ہوتی ہے وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہۃ (در مختار) ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما شمنی اھ (رد المحتار صفحہ ۳۹۳ جلد ۱) واللہ اعلم بالصواب

کتبہ بندہ محمد یوسف غفرلہٗ لاجپوری عفی عنہ (مہتمم مدرسہ صوفی باغ شہر سورت)

نوٹ۔ حضرت مولانا ممدوح حضرت شاہ صوفی سلیمان صاحب دیوان لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں۔ ادام اللہ فیوضہم ورفع درجاتہم۔

جواب استفتا نمبر (۱۱۴)

ازجانب مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری ضلع سورت

الجواب

حضرات علماء دیوبند اور اُنکے تلامذہ کثرہم اللہ امثالہم سچے سنی اور پکے حنفی ہیں۔ اور حضرات علماء مسئولین فی السوال علمائے حقانی اور فضلائے ربانی تھے۔ ان حضرات نے دین اسلام اور علوم اسلامیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ کی جو خدمت کی ہے اُسکی مثال دوسرے علماء میں نہیں ملتی۔ جو شخص ان کی تفسیق تضلیل وتکفیر کرتا ہے وہ قزاق دین ہے اور درپردہ دین اسلام اور علوم اسلامیہ کی تخریب کر رہا ہے مسلمانوں کو اُنکے دھوکے میں نہ آنا چاہئے فقط مرغوب احمد لاجپوری سورتی عفی عنہ۔ الجواب حق۔ ابراہیم اسمٰعیل کان اللہ لہما ولمن لہٗ حق علیہما

جواب استفتا نمبر (۱۱۵)

ازجانب مولانا سید عبد الحی صاحب لاجپوری ضلع سورت

الجواب

حضرات علمائے دیوبند (کثرہم اللہ سوادہم) احیائے سنت میں سعی کرنیوالے اور بدعت اور اہل بدعت کی بیخکنی میں مستعد رہتے ہیں یہ مقدس حضرات اور انکی ساری جماعت مسائل فرعیہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اور اصول وعقائد میں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے پیرو ہیں یہ حضرات ہمیشہ بدعات کا قلع وقمع کرتے رہتے ہیں اور احیاء سنت میں منہمک رہتے ہیں اسلئے طائفہ طاغیہ بریلویہ کو ان حضرات پر غصہ آتا ہے اسلئے اُن کی عبارات میں تحریف وقطع برید کر کے اُن پر افتراآت باندھتے اور علمائے حقانی کو وہابی مشہور کرتے رہتے ہیں مگر حاشا وکلا کہ وہ ایسے ہوں کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ احقر عبد الحی لاجپوری عفی عنہ ۱۲۔ الجواب المرقوم صحیح مستنبط من الکتاب والسنۃ وکلام العلماء المحققین من الامۃ۔ عبد الحفیظ عفی عنہ

الجواب صحیح محمد اسمٰعیل لاجپوری سورتی عفی عنہٗ۔
الجواب صحیح اسمٰعیل محمد کارا لاجپوری عفی عنہ۔ المجیب مصیب۔ احقر محمد سعید عفی عنہ لاجپوری سورتی
جوابات جو تحریر ہوئے ہیں سب درست ہیں اور مسلمانوں کے لئے واجب التسلیم ہیں انحراف کرنا کجروی ہے۔ عبد الحلیم لاجپوری سورتی عفی عنہٗ

جواب استفتا نمبر (۱۱۶)

ازجانب مولانا علی محمد صاحب تراجوی ضلع سورت (سابق مفتی جامع مسجد رنگون)۔

الجواب

قاسم الخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی وحضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی وحضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی (رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم) وحضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہٗ علماء دیوبند امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد اور کبار علماء وصلحاء میں سے ہیں نیز حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ، نہایت بڑے عالم اور بزرگ ہو گذرے ہیں۔ ان برگزیدہ حضرات کو کافر کہنا (نعوذ باللہ) یا انکے اسلام میں شک کرنا ایسا ہی ہے جیسا آفتاب کا انکار کرنا ہے حشمت علی رضاخانی اور ان جیسے لوگوں کے نزدیک جب ان بڑے بڑے علماء واتقیاء کے اسلام کی کچھ حقیقت نہیں اور یہ حضرات اسلام سے خارج ہیں تو پھر خدا جانے ان عوام مسلمانوں کو کیا کہتے ہوں گے کہ جن سے اعتقاداً وعملاً شریعت کے خلاف امور ظاہر ہوتے ہیں۔ جن الزامات کی بنا پر ان حضرات پر کفر کا حکم لگایا جاتا ہے بارہا خود ان مقدس حضرات نے اُن سے اپنی برأت کا اعلان کیا بلکہ بغیر کسی ابہام کے نہایت کھلم کھلا بھری مجالس میں بیان کیا اپنی تصنیفات میں لکھا کہ ہمارے متعلق جو جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں وہ بالکل بے بنیاد اور سراسر بہتان واتہامات ہیں اور ان باتوں کے ماننے والے کو ہم بددین خدا ورسول کا دشمن اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ پھر باوجود ان اکابر کی تصریحات کے ان کو کافر کہنا کہاں تک صحیح ہے۔ یہ اہل دانش وفہم پر ادنیٰ تامل سے واضح ہے۔ امت مرحومہ پر رضاخانیوں کا

اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا کہ علماء دیوبند کے پردہ میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو کفر میں لپیٹ لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ العیاذ باللہ یہ انہی کا جگر اور کلیجہ ہے کہ اتنا بڑا کلمہ کہہ کر خوش ہوتے ہیں۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا کتنی بڑی بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے جھوٹ کے سوائے کچھ نہیں وہ کہتے۔ آج دنیا میں سینکڑوں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمان ہیں جو علمائے دیوبند کو پکے مسلمان بلکہ بزرگان دین میں شمار کرتے ہیں تو کیا یہ سب کے سب اسلام سے خارج ہو گئے۔ اللھم اعذنا من ھذہ الغفوات اللہ اللہ کیا دور فتن اور قیامت خیز زمانہ ہے کہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہ جنہوں نے شرک و بدعت کے مٹانے میں جان توڑ کوششیں کیں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کافرین ومشرکین سے جہاد کیا حتی کہ اسی جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے نیز حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی وحضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ وغیرہ علماء دیوبند کو کہ جن کی ساری زندگی مسلمانوں کی رشد وہدایت میں گذری اور جنہوں نے اپنے آخری دم تک آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین کی خدمت کی اور جن کے قلب میں ہمیشہ سرکار دوجہاں کا عشق جاگزیں رہا آج ان سب مقدس ہستیوں پر تبرا بازی کی جا رہی ہے اور سر بازار ان کو (العیاذ باللہ) کافر کہا جا رہا ہے مگر مسلمان ہیں کہ خاموش ہیں کوئی ایسے لوگوں سے باز پرس نہیں کرتا لقد جئتم شیئا ادا تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ اہل اسلام کو ہمیشہ اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ حضورؐ اور حضورؐ کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عمل کافروں کو مسلمان بنانا تھا نہ کہ مسلمانوں کو کافر بنانا کیونکہ یہ شیطان لعین کا طریقہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل بقولہ رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ باب الکبائر) عن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ حدث ان رجلاً قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان وان اللہ تعالیٰ قال من الذی یتألی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما

قال رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبۃ)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایمان کی جڑ ہیں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے سے زبان کو روکنا اس کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہ کہو اور کسی کام کی وجہ سے اسلام سے خارج مت کرو یعنی کلمہ پڑھنے والا شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے یا کوئی دوسرا غیر مناسب کام کر بیٹھے تو محض اس وجہ سے اسے کافر نہ کہنا چاہئے ہاں شرک و کفر کا ارتکاب صراحۃً کرے یا ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرے تو پھر اس پر کفر کا اطلاق کیا جائے گا۔

۲۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں کریگا خدا پاک نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ فلاں کی مغفرت میں نہیں کرونگا پس بیشک میں نے فلاں کو بخشدیا اور تیرا عمل برباد کردیا! رضاخانیوں وغیرہم کو اپنی اس حد سے زیادہ جرأت پر ڈرنا چاہئے کہیں لینے کے دینے نہ پڑجائیں اور دوسروں کے بدلے اپنی عاقبت برباد نہ ہو!

(۲) ایک شخص عبدالوہاب نام کا نجد میں ہوا ہے اسکے متبعین کو وہابی کہا جاتا ہے!

(۳) سنی وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریقہ پر چلتا ہو حدیث میں ہے وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (رواہ الترمذی کذا فی المشکوٰۃ)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی تہتر جماعتیں ہونگی وہ سب کی سب دوزخ میں داخل ہونگی سوائے ایک جماعت کے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کونسی جماعت ہے آپ نے فرمایا جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ حنفی وہ ہے جو فروعات میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتا ہو۔ بدعت لغت میں ہر نئی چیز کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح شریعت میں بدعت اس شے کو کہتے ہیں کہ جسکا شرعی ثبوت نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے زمانہ میں ہوا ہو اور نہ تابعین و تبع تابعین کے زمانہ میں ہوا ہو اور اسکو دین کا کام سمجھکر کیا جائے۔ بدعت کے متعلق احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں ہر مسلمان کو

اس سے اجتناب لازم ہے۔ دوسرے گناہوں سے تو آدمی کو توبہ کی بھی توفیق ہوتی ہے مگر بدعت سے توبہ کی توفیق کم ہوتی ہے کیونکہ اسے آدمی دین کا کام اور باعث ثواب سمجھکر کرتا ہے صاحب مجالس الابرار نے شیطان مردود کا مقولہ ذکر کیا ہے ابلیس مردود نے کہا کہ میں نے اگر بنی آدم کی کمر معاصی اور گناہوں سے توڑدی تو انھوں نے میری کمر توبہ اور استغفار سے توڑدی ہے اسلئے میں نے انکے لئے ایسے گناہ نکالے ہیں کہ جن سے وہ نہ استغفار کرتے ہیں نہ توبہ اور وہ عبادت کی صورت میں بدعتیں ہیں (نفائس الازہار) بدعت کی برائی کے متعلق حضورؐ کے ارشادات گرامی خاص توجہ کے قابل ہیں۔ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ (رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ) ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ بہترین بات خدا کا کلام ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور بدترین کام نئے کام ہیں اور ہر نئی چیز گمراہی ہے۔ یعنی سب سے بدترین نئے کام وہ ہیں جو دین میں داخل نہیں اور لوگوں نے اپنی طرف سے انہیں دین میں داخل کر لیا ہے۔

نیز حدیث میں ہے من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ فان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئا (رواہ الترمذی کذا فی المشکوٰۃ) یعنی حضورؐ نے فرمایا جس نے نئی گمراہی کی بات ایجاد کی تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا کہ لوگوں کو اس پر عمل کرنے سے ہوا ہے اور ان کے گناہوں سے کچھ کمی بھی نہیں ہوگی۔ یعنی یہ نہیں ہوگا کہ عمل کرنے والوں کے گناہ بدعت نکالنے والے کے سر ڈالدئے جائینگے اور وہ بچ جائینگے بلکہ ان کے گناہوں میں رتی برابر کمی نہیں ہوگی اور اتنے ہی گناہ موجد کے ذمے ہونگے۔ کس قدر سخت وعید ہے کہ جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں

(عن ابراھیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیھقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ ابراہیم بن میسرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی تو اس نے اسلام کے ڈھا دینے میں مدد کی۔ اور بہت سی احادیث ہیں

جنمیں بدعت پر سخت وعیدین آئی ہیں منصف مزاج کے لئے اس قدر بھی بہت ہے واللہ

احقر علی محمد عفرلہ الصمد از تراج ضلع سورت۔

الجواب صحیح بندہ نصر اللہ غفرلہ ولوالدیہ ڈابراچھوی ضلع سورت

جواب استفتا نمبر (۱۱۷)

از جانب علماء فرنگی محل شہر لکھنؤ

الجواب

(۱) جہاں تک معلوم ہوا ہے اشخاص مذکور فی السوال سے کوئی امر ایسا سرزد نہیں ہوا ہے کہ جسکی وجہ سے انکو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے سب اپنے کو حنفی کہتے تھے اور کہتے ہیں مسلک احناف پر فتوی دینے کا التزام رکھتے تھے اور رکھتے ہیں دیوبند کے مدرسہ میں اہل سنت کی کتب عقائد و کلام اور احناف کی کتب فقہ کے علاوہ کسی دوسرے گروہ او مذہب کی کتاب (عقائد و فقہ میں) نہ کبھی پڑھائی گئی اور نہ پڑھائی جاتی ہے یہ دوسرا امر ہے کہ بعض امور میں اُن کی رائے دیگر علماء کی رائوں سے مختلف ہے مگر یہ اختلاف ایسا نہیں ہے کہ اُسکی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے یا دائرہ اہل سنت سے خارج کئے جاسکیں

(۲) حقیقت کے اعتبار سے وہابی اسی کو کہنا چاہیئے جو ابن عبدالوہاب نجدی کا اپنے کو پیرو اور متبع قرار دے مگر ہندوستان میں یہ لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے کبھی غیر مقلد کو وہابی کہتے ہیں حالانکہ ابن عبدالوہاب نجدی اپنے کو غیر مقلدین میں نہیں شمار کرتا تھا۔ کبھی اعراس و فواتح وغیرہ کے منکر کو وہابی کہتے ہیں کبھی غیر مذہبی رواسم میں اصلاح کی کوشش کرنے والے کو وہابی کہتے ہیں۔ کبھی کچھ کبھی کچھ بمبئی کے متعلق سنا گیا ہے کہ وہاں تعزیہ داری کے خلاف رائے رکھنے والے پر بھی وہابی کا اطلاق ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی ہندستانی کسی شخص کو وہابی کہے تو تاوقتیکہ معلوم نہ ہو کہ اس لفظ سے اُسکی مراد کیا ہے اس شخص کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا ہندوستان میں جن اشخاص کو وہابی کہا جاتا ہے کوئی ضروری نہیں کہ وہ دائرہ اسلام یا دائرہ اہل سنت سے خارج ہوں واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد شفیع حجت اللہ الانصاری فرنگی محل لکھنؤ ۱۳۲۷ھ — مہر (محمد شفیع حجۃ اللہ الانصاری)

واقعی حضرات علماء دیوبند حنفی المذہب ہیں البتہ بعض مسائل میں اُن کی خاص رائے ہے اسکی وجہ سے انکی تکفیر نہیں کیجا سکتی فصح الجواب واللہ اعلم بالصواب

مہر (محمد ایوب الانصاری)

حررہ ابوالرحم محمد ایوب غفرلہ ۱۳۲۸ھ

قد صح الجواب محمد عزیز الرحمن نقشبندی مجددی عفی عنہ ۱۳۲۹ھ۔ الجواب صحیح احقر محمد زکریا میمن سنگی ۱۳۳۰ھ

حشمت علی بریلوی رضاخانی کی بچپن ہی سے گالی گلوج کفر اکفری کی عادت واقع ہوئی ہے اسی وجہ سے حضرت مرشدنا مولانا عین القضاۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ سے ان کو صرف و نحو کی ابتدائی تعلیم ختم کرنے کے ساتھ ہی کھانا کپڑا وظیفہ وغیرہ چھوڑ چھاڑ کر بریلی کا رستہ لینا پڑا اسکے تھوڑے زمانہ بعد حشمت علی نے حضرت استاذی مولوی حافظ قیام الدین محمد عبدالباری صاحب فرنگی محلی مرحوم و مغفور پر ایک سوا ایک وجہیں نکال کر کفر کا ٹرالمبا چوڑا اشتہار دیا ماسوا اسکے حشمت علی کوئی مستند و معتبر عالم بھی نہیں ہیں جو انکا فتوی اعتبار کے قابل ہو۔ پھر یہ بھی واضح ہو کہ کسی کو کافر وغیرہ کہنے میں بہت احتیاط کرنی اور بہت ڈرنا چاہیئے۔ ہمارے مرشد مولانا سید محمد عین القضاۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی ان بزرگوں کی تکفیر نہیں کی بلکہ ایسے لوگوں کو منع کیا ہے۔ میرے اوستاذوں کے استاد مولانا شیخ عبدالباری صاحب فرنگی محلی مرحوم نے بھی اپنے شاگردوں کو منع کیا بلکہ مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی الملقب بہ شیخ الہند کی بہت عزت و احترام کرتے تھے حضرت مولانا شاہ عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کی تقریباً ایک سو دس برس سے بھی زیادہ عمر تھی اور جن کے مریدوں کی تعداد تقریباً تین لاکھ ہے اور معتقدوں کی تو کوئی حد ہی نہیں آنجناب خود علمائے دیوبند کی بہت عزت و احترام فرماتے تھے اور باوجود احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے عرض و معروض کے کبھی اُنکے مدرسوں میں جانا آنا بند نہیں کیا۔ لہذا ایسے ایسے بزرگ لوگ جو ہندوستان کی ناک ہیں جب اُنہوں نے مذکورہ علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شان میں عزت و احترام کرنے کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تو پھر عام لوگوں کو کس طرح جائز ہوگا کہ ایک معمولی پیشہ ور مولوی کی باتوں

کی ہاں میں ہاں ملا کر گنہگار ہوں اور اپنی عاقبت خراب کریں۔

(۲) عبدالوہاب نجدی کے ماننے والے لوگوں کو وہابی کہتے ہیں اور اُن سے ان علماء مذکورہ بالا کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ سُنّی اُسکو کہتے ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ پر چلتا ہو اور رافضیوں اور تعزیہ وغیرہ کا دشمن ہو خواہ تعزیہ وغیرہ کا جائز رکھنے والا کوئی رضا خانی خیال کا ہو یا کسی مذہب کا ہو (یعنی شافعی مالکی حنبلی) حنفی اسکو کہتے ہیں جو فقہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو!

(۳) بدعت دین میں نئی بات نکال لینے کو کہتے ہیں مگر اسکی قسموں میں علمائے کرام کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں بدعت دو قسم پر ہے حَسَنہ اسکا کرنا اچھا ہے۔ سَیّئہ اسکا کرنا حرام ہے اسکی مثال جیسے محرم میں تعزیہ وغیرہ رکھنا نکالنا پھر بھی سنی بنے رہنا۔ ایسے لوگ جو اس طرح کی بدعتوں کا ارتکاب کریں اُن کی نماز روزہ وغیرہ عبادتیں بھی قبول نہیں واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

خاکسار محمد انوار الحق فاروقی لکھنوی۔

جواب استفتا نمبر (۱۱۸)

ازجانب مولانا ولی احمد صاحب پنجابی مدرس اول مدرسہ قادریہ حسن پور ضلع مرادآباد

الجواب

(۱) علماء دیوبند اکابرین ملت ہیں۔ اور جن حضرات کے نام سوال میں درج ہیں وہ سرتاج علماء اور فضلاء ہیں ان حضرات نے دین کی بڑی خدمات انجام دی ہیں اور ہندوستان میں انہیں حضرات کے ذریعہ سے علم دین کی اشاعت ہوئی ہے۔ اُنکی تکفیر کرنا بڑی گمراہی ہے اور اندیشہ ہوتا ہے کہ ان کی تکفیر کرنے والے حدیث ذیل کے مصداق نہ ہو جائیں عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما۔ یعنی اگر کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو یقیناً ایک کافر

ضرور ہو جاتا ہے اور بعض روایات میں اسکی یوں تفصیل آئی ہے کہ اگر جسکو کافر کہا گیا ہے وہ واقعی ایسا ہی ہے تو قائل کا کچھ نقصان نہیں ہے ورنہ وہ کلمہ لوٹ کر کہنے والے کو کافر بنا دیتا ہے

(۲) وہابی عبدالوہاب نجدی کے متبعین کو کہتے ہیں اور اکثر غیر مقلدین بھی اسمیں شامل ہیں کیونکہ وہ ائمہ اربعہ کے خلاف ہیں!

(۳) سنی حنفی وہ شخص ہے کہ جو امام ابوحنیفہؒ کا مقلد ہو اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا احترام کرتا ہو اور ان کو حق پر سمجھتا ہو اور خلفائے راشدین کی خلافت حقہ کو حق جانتا ہو اور جو ترتیب خلافت راشدہ میں واقع ہوئی ہے اُسکو صحیح اور حق سمجھتا ہو یعنی اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اُسکے بعد حضرت عمر فاروق اعظم اُسکے بعد حضرت عثمان غنی اسکے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(۴) بدعت وہ امر ہے کہ جو دین کے اصول اربعہ یعنی کتاب والسنۃ واجماع وقیاس مجتہدین سے ثابت نہیں۔ بدعت کے متعلق سرور مدینہ کا یوں ارشاد ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور بدعتی کی جو تائید کرے اُسکے متعلق یوں وعید آئی ہے من اوٰی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی جو شخص بدعتی کی تائید کرے اس پر خدا کی اور کل ملائکہ کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ اور ابن ماجہ شریف میں جو صحاح کی کتب میں سے ایک کتاب ہے اُسکے صفحہ ۶ میں یہ وعیدیں بدعتی کے متعلق موجود ہیں۔ اس پر بھی اہل بدعت تائب نہ ہوں تو خدائے پاک ہی ہدایت کرنے والا ہے۔

(۱) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوٰۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین!

(۲) عن عبداللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ

ترجمہ (۱) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ بدعتی کے روزے کو اور نہ نماز کو نہ صدقے کو نہ حج کو نہ عمرے کو اور نہ جہاد کو نہ توبہ کو نہ فدیہ کو اور نکل جاتا ہے بدعتی اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے بال گوندھے ہوئے آٹے سے!

ترجمہ (۲) اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ بدعتی کے عمل قبول کرنے سے جب تک کہ وہ اپنی بدعت کو نہ چھوڑے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ احقر العباد ولی احمد پنجابی مدرس اوّل مدرسہ قادریہ حسن پور ضلع مرادآباد
الجواب صحیح عبدالغفور عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمود احمد عفی عنہ۔ الجواب صحیح احمد شاہ غفرلہٗ
الجواب صحیح حکیم میر نواز حسین مسلم مشنری مدراسی حال مقیم رنگون۔

جواب استفتا نمبر (۱۱۹)

ازجانب مولانا مولوی حکیم سید شاہ وجیہ الدین اشرف صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

الجواب

میرا عقیدہ یہ ہے کہ علمائے دیوبند کافر نہیں ہیں۔ علمائے سلف نے مسئلہ تکفیر میں نہایت احتیاط سے کام لینے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسئلہ میں بہت احتیاط برتتے تھے مگر آجکل کے مولوی مسلمان کو کافر کہہ دینا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں۔ میں اس موقع پر یواقیت کی ایک عبارت کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی شیخ الاسلام تقی الدین سبکیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ مومن کی تکفیر میں پیش قدمی کرنا اس شخص کے لئے بہت دشوار ہے جس کے دل میں ایمان ہے اور بدعتیوں کی تکفیر کو ایک بھاری چیز سمجھے گا باوجودیکہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ کافر کہنا ایک ہولناک و پُرخطر شے ہے ایک مسلمان کا خون کردینا ہزار کافر واجب القتل کے چھوڑ دینے سے زیادہ (برا) ہے (یواقیت)

علمائے رضاخانی اسکے دعوے دار ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ اہانت رسولؐ کا مجرم ہے لہٰذا ایسے عقیدہ رکھنے والے کافر ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان کی روشنی ہوگی وہ ہرگز ہرگز اہانت رسولؐ کا مرتکب نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ علماء دیوبند اگر کسی کتاب سے تاویل کرکے کوئی ایسا مطلب نکال لیا جسکا صاحب کتاب کو گمان تک نہیں ہے نہ اس پر اسکا اعتقاد ہے تو میں اسکو اس جرم سے منزہ سمجھوں گا۔ میرا جو عقیدہ ہے اسکو بلا کم و کاست ظاہر کردیا۔

میری دونوں فرقہ کے علماء سے یہ التماس ہے کہ مذہب اسلام اسوقت بڑی تباہی میں ہے اللہ اس پر رحم کرے اور عام مسلمانوں کو روزہ نماز کی تلقین کرے اور آپس میں اتحاد و اتفاق قائم کریں ہر وقت سرکار مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس درویش کی یہی التجا ہے

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے	امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

فقیر سید وجیہ الدین اشرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف ۱۰۔ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ
بقلم سید عبدالحی اشرف عفی عنہ۔

جواب استفتا نمبر (۱۲۰)

ازجانب مولانا ظفر احمد صاحب مظفرنگری

الجواب

(۱) کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا

یہ حضرات ائمہ اسلام مشائخ اسلام رونق اسلام زینت اسلام ہیں ان کے دم سے شریعت و طریقت کو فروغ ہوا توحید و اتباع سنت کو حیات تازہ حاصل ہوئی جبکہ قبر پرستوں اور بدعتیوں کے غلبے سے توحید و اتباع سنت کا چراغ ہی ہندوستان سے گل ہونے لگا تھا یہ حضرات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ محدث دہلوی کے خاندان حدیث کے چمکتے ہوئے چراغ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سلسلہ کے گل صد برگ ہیں کابل اور حیدرآباد اور مکہ و مدینہ منورہ و جدہ و شام وغیرہ بلاد اسلام میں ان علماء دیوبند کے فیض پائی

والے بڑے بڑے عہدوں پر فائز اور حکمراں ہیں اور درس حدیث و فقہ و تفسیر میں مشغول ہیں۔ نعوذ باللہ اگر یہ کافر ہیں تو دنیا میں مسلمان کون ہے!

(۲) وہابی وہ ہیں جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ جو مدینہ منورہ جانیوالوں کو زیارت قبر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نیت سے روکتے اور صرف زیارت مسجد نبوی کی نیت کو لازم کرتے ہیں اور جو اولیاء اللہ مر چکے ہیں اُن کے توسل سے دعا کرنے کو منع کرتے ہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کو ضروری نہیں سمجھتے بلکہ ہر عالم کو قرآن و حدیث سے فتویٰ دینے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اسوقت کوئی عالم بھی قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا جب تک ائمہ اربعہ کے اصول کا اتباع نہ کرے حضرات علماء دیوبندیہ۔ وہابیہ کے عقائد سے بالکل الگ ہیں وہ پکے حنفی سنی المذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد۔ اور غیر مقلدوں۔ بدعتیوں کے مقابلہ میں شمشیر بے نیام اور کفار و ملحدین و مشرکین کے مقابلہ میں تبلیغ کرنے کے لئے شیر نیستان اسلام ہیں انکو وہابی کہنا سراسر بہتان ہے۔

(۳) سنّی وہ ہے جو حضرات صحابہؓ و تابعین و ائمہ مجتہدین کے طریقہ پر چلتا ہو! حنفی وہ ہے جو اصول و فروع میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو قرآن و حدیث پر اُن کی تفسیر و اجتہاد کے موافق عمل کرتا ہو۔ بدعت کی تعریف یہ ہے کہ جو بات شریعت میں دین کا کام اور ثواب کا کام نہ ہو اُسکو دین کا کام اور ثواب کا کام سمجھا جائے اس پر حدیث میں سخت وعید آئی ہے کیونکہ بدعتی درپردہ نبوت کا مدعی ہے کہ میں بھی دین کے اندر اضافہ کرنے والا ہوں۔ حدیث میں ہے جو ہمارے دین میں ایسی بات بڑھائے جو اس میں نہیں وہ مردود ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعتی کی تعظیم و اکرام اور اُس کو اپنے پاس ٹھہرانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

واللہ اعلم۔ حررہ الاحقر ظفر احمد عفا عنہ مظفر نگری۔

جواب استفتا نمبر (۱۲۱)

ازجانب مولانا احمد حسین خانصاحب از رسمتی پور ضلع دربھنگہ (صوبہ بہار)

الجواب ہو الملہم بالصدق والصواب

(۱) جن اکابر علماء کو حشمت علی کافر کہتا ہے وہ سب کے سب ہمارے مقتدا عالم علم شریعت و طریقت۔ ماہر رموز حقیقت و معرفت تھے اور ہیں اُنکی عمریں دینی علوں کے پڑھنے پڑھانے اور احکام شرعیہ پر عمل کرنے کرانے میں گذریں۔ انکی ذات تقویٰ صفات سے اہل اسلام کو بیش از بیش فائدے پہونچے اور پہنچ رہے ہیں۔ کتنے غیر مسلم انکے ہاتھوں پر تائب ہوکر سچے اور پکے مسلم بن گئے دنیائے اسلام ان کو پکا سنی حنفی المذہب جانتی ہے۔ اور مصداق العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مانتی ہے۔ اب ان بزرگوں کو جو کوئی کافر کہے تو وہ خود بیدین و کافر ہے مسلمانوں کو اُس سے قطع تعلق کر لینا چاہئے!

(۲) محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ماننے والے اور چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید سے انکار کرنے والے وہابی ہیں:

(۳) الف۔ جکا مسلک قرآنؐ۔ حدیثؐ۔ اجماعؐ۔ قیاسؐ ہو اور مسائل اجتہادیہ اور استنباطیہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتا ہو اسی کو سُنّی حنفی کہتے ہیں!

(ب) خیر القرون کے بعد جو نئی چیز دین میں نکالی جائے جس کا ثبوت ادلۂ شرعیہ سے نہ ہو تو اُس نئی چیز سے دین کا فائدہ ہے یا نقصان۔ اگر فائدہ ہے تو بدعت حسنہ ہے علماء نے مباح و جائز قرار دیا ہے۔ اور اگر اُس سے نقصان ہے تو وہ بدعت سیئہ ہے۔ اُسکے مدارج ہیں بعض سے گناہ صغیرہ۔ بعض سے گناہ کبیرہ۔ بعض سے کفر و شرک تک نوبت آجاتی ہے اسلئے ایسے بدعتی کے لئے سزا و جزا کے مدارج بھی مختلف ہیں۔ بہر حال مسلمانوں کو بدعت سیئہ سے توبہ اور ایسے بدعتیوں سے سخت احتراز کرنا چاہئے کیونکہ حضرت رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس منا من غشنا یعنی جو دین میں نئی چیز نکالے وہ ہم سے نہیں۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔ حررہ الراجی الی ربہ المنان احمد حسین خاں عفا اللہ عنہ از رسمتی پور

ضلع دربھنگہ (صوبہ بہار ۔ ملک ہندوستان)

۲۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ روز چہارشنبہ　　مہر (احمد حسین عفی عنہ ۱۳۵۱ھ)

جواب استفتا نمبر (۱۲۲)

ازجانب دارالافتا مدرسہ امینیہ واقع مسجد پانی پتیان کشمیری دروازہ دہلی

الجواب

(۱) مولوی حشمت علی رضاخانی نے جو ان حضرات علماء اولیاء اللہ مرقومین کے بارے میں ناشایستہ و توہین و تکفیر کے کلمات ایک مجمع عام میں بیان کئے ہیں۔ تو بیان کرنا ان کلمات کا اگر بغرض محض توہین و تشنیع کے ساتھ تھا تو یہ مولوی صاحب بیان کنندہ اور اُن کو بیان پر راضی ہونے والے بھی بوجہ ارتکاب کبیرہ گناہ کے فاسق ہو گئے ہیں اور اگر مولوی حشمت علی نے یہ کلمات تکفیران علماء و صلحاء و اولیاء اللہ اور انکے معتقدین کے بارے میں اعتقاداً بیان کئے ہیں تو یہ مولوی حشمت علی مرقوم کافر و مرتد ہو کر اسلام سے خارج ہو گیا ہے اور اسکی کفریہ بکواس پر سامعین میں سے جو راضی ہو گئے تو یہ بھی کافر ہو گئے کیونکہ فقہاء عظام یہ جزئیہ متفقہ لکھتے ہیں الرضاء علی الکفر کفر اور بنا بر شق ثانی کے مولوی حشمت علی مرقوم کی تکفیر فتاویٰ عالمگیری کی اس عبارت سے ہوتی ہے رد المختار للفتوىٰ فی جنس هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقده کافراً لا یکفر و ان کان یعتقده کافراً فخاطبه بهذا بناء علی اعتقاده انه کافر یکفر کذا فی الذخیرۃ فقط جلد ثانی صفحہ ۳۰۵

(۲) اس زمانہ میں وہابی اُن کو کہا جاتا ہے جو کہ بدعات و رسومات مروجہ خلاف شرع کی تردید کریں بوجہ خوف کتمان حق کے۔ فقط

(۳) سنی حنفی اس زمانہ میں وہ اشخاص ہیں جو کہ بدعات و رسومات مروجہ کو حکم شرعی و ضروری ٹھہرائیں اور عمل میں لانے کا اہتمام صوم و صلوٰۃ و دیگر احکام شرعیہ ضروریہ کے برابر رکھیں بلکہ ان سے بھی زیادہ اہتمام و انتظام کرنے والے کو بہت ہی خوش عقیدہ تسلیم کریں اور در حقیقت سنی حنفی وہ لوگ ہیں کہ بدعات و رسومات کو حکم شرعی نہیں ٹھہراتے ہیں، بلکہ ارتکاب سے بھی بچتے ہیں اور موافق مذہب و سمجھ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں!

بدعت وہ ہے کہ جسکا ثبوت شرعاً نہ ہو اور اُسکی اصل بھی شرعاً ثابت نہ ہو۔ اور وعید کے بارے میں بکثرت حدیثیں موجود ہیں مگر ایک ہی کا ترجمہ لکھدیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ مبغوض اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو وہ ہے جو کہ حرم میں ظلم اور ناجائز کرے اور دوسرا وہ شخص ہے جو کہ اسلام میں داخل ہو کر بدعت و سنت جاہلیت کو طلب کرے عمل میں لانے کے لئے اور تیسرا وہ شخص ہے جو کہ اپنے بھائی مسلمان کا ناحق خون بہا دے رواہ البخاری!

حکایت حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا جواب دیا کہ میری نجات تو ہوگئی ہے مگر تیس سال تک مجھ پر عتاب خداوندی رہا اس وجہ سے کہ میں نے ایک بدعتی کو ایک مرتبہ محبت کی نگاہ سے دیکھا تھا (تفسیر روح البیان)، فقط واللہ اعلم۔ اجابہ وکتبہ حبیب[۲۴۱] المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق[۲۴۲] عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح انظار حسین[۲۴۳] عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح سکندر دین[۲۴۴] عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح عبدالغفور[۲۴۵] عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صواب خدا بخش[۲۴۶] عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح عبدالقدوس[۲۴۷] غفرلہٗ مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح غلام نبی[۲۴۸]۔ الجواب صحیح رحیم شاہ[۲۴۹]۔ الجواب صحیح غلام سرور[۲۵۰]۔ الجواب صحیح نصر اللہ[۲۵۱]۔ الجواب صحیح محمد واصل[۲۵۲]۔ جواب صحیح ہے گل محمد[۲۵۳]۔ الجواب صحیح محمد علی جامی[۲۵۴]۔ الجواب صحیح محمد حسین شاہ[۲۵۵]۔ المجیب مصیب عبدالغفار[۲۵۶] اعظمی۔ الجواب صحیح عبدالستار[۲۵۷]۔ الجواب صحیح محمد یوسف[۲۵۸] من اجاب فقد اصاب سلامت اللہ[۲۵۹] کمرلائی۔ الجواب صحیح حفیظ الدین[۲۶۰]۔ المجیب اصاب فیما اجاب نذیر احمد[۲۶۱] چکریاوی۔

الجواب صحیح عبدالودود[۲۶۲]۔ الجواب صحیح محمد ایوب[۲۶۳] عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبدالوہاب[۲۶۴] عفی عنہ

الجواب صحیح میاں جی[٢٦٥] بقلم خود۔ الجواب صحیح نور محمد[٢٦٦]۔ الجواب صحیح محمد شفیع[٢٦٧]۔ الجواب صحیح عبد الوہاب[٢٦٨] عفی عنہ

جواب استفتا نمبر (۱۲۳)

از جانب مولانا محمد ذاکر صاحب مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹھزاری ضلع چاٹگام

الجواب

کیا وہ لوگ جن کے ہاتھ لواء شریعت ہو اور لوگوں کو راہ راست کی ہدایت کرنے والے کفر و شرک کو مٹانے والے مری ہوئی سنت کے زندہ کرنے والے حق و باطل میں فرق کرنے والے اور شریعت کا ڈنکا بجانے والے ہوں نعوذ باللہ کافر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں جو ایسے برگزیدہ اصحاب کو کافر کہے بیشک وہ خود گمراہ اور ناحق پر ہے اسکی بات قابل تسلیم نہیں اکابر علماء دیوبند کا مذہب حنفی اور انکا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے! اصل میں محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں انکا مذہب حنبلی تھا علماء دیوبند کو ان سے کوئی تعلق نہیں لیکن فی زمانہ جو کوئی شرک و بدعت کو چھوڑ کر سنت نبوی صلعم کا عامل ہو اور پکا دیندار پرہیزگار رہو تو اس کو بدعتی اور گمراہ لوگ وہابی کہتے ہیں فقط

(کتبہ) احقر محمد ذاکر[٢٦٩] عفی عنہ مدرس مدرسہ معین الاسلام ہاٹھزاری چاٹگام

جواب استفتا نمبر (۱۲۴)

از جانب مولانا حبیب احمد صاحب کیرانوی مدرس اول مدرسہ یوسفیہ ریاست بینڈ ضلع علیگڈھ

الجواب

(۱) حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم العالی اور دیگر بزرگان دیوبند مقبولان بارگاہ الٰہی ہیں۔ انکو کافر کہنے والا ایسا ہے۔ جیسے کوئی آفتاب کو سیاہ بتلائے۔ خدا ایسے ہوا پرست اشخاص کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

(۲) وہابی کوئی شرعی لفظ نہیں بلکہ یہ اہل بدعت کی ایک خود ساختہ اصطلاح ہے اور وہ ہر ایسے شخص کو وہابی کہتے ہیں جو اس شرک و بدعت کا مخالف ہو۔ جس کو لوگوں نے دین الٰہی میں اپنی طرف سے داخل کر لیا ہے۔ اور اس لفظ سے ان لوگوں کا مقصود اس شخص کی تکفیر ہوتی ہے۔ جس کو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔

(۳) سنی وہ شخص ہے جسکے عقائد و اعمال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ رضی کے طریق پر ہوں اور حنفی وہ شخص ہے۔ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ رضی کا اتباع امام ابو حنیفہ رح اور ان کے اصحاب کے طریق پر کرے۔

بدعت وہ کام ہے۔ جو کہ دین الٰہی میں نہ ہو اور اسکو زبردستی لوگوں نے دین میں ٹھونس لیا ہو۔ بدعت دین الٰہی میں نہایت شدید جرم ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (متفق علیہ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامھم شیئاً رواہ مسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبداً حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئا رواہ الترمذی وابن ماجہ

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ۔ رواہ احمد وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کی اسقدر مذمت فرمائی ہے۔ اسی وجہ سے صحابہؓ بدعات سے سخت متنفر اور متوحش تھے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ نے کتاب السنہ میں یعلی بن امیہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں طفت مع عمر حتی یقینا الرکن الغربی الذی یلی الحجر الاسود فاخذت بیدہ لیستلم فقال ما شانک فقلت الا تستلم فقال لم تطف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی قال فرأیتہ یستلم ھذین الرکنین الغربیین قال لا قال الیس لک فیہ اسوۃ قلت بلی فانفذ عنک رواہ ابن القیم فی اعلام الموقعین صفحہ ۲۵۹ جلد ۱

نیز امام احمد نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے۔ جعل معاویۃ یستلم الارکان کلہا فقال لہ ابن عباس لم تستلم ھذین الرکنین ولم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہما فقال معاویۃؓ لیس شئی من البیت مہجوراً فقال ابن عباسؓ لقد کان لکم فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۃ حسنۃ فقال معاویۃؓ صدقت رواہ ابن القیم ایضاً فی الکتاب المذکور ان دونوں روایتوں کے مطالعہ سے ہر منصف مزاج صاحب بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ صحابہؓ بدعت کو کس نظر سے دیکھتے تھے نیز ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض امور ایسے ہوتے ہیں جو سرسری نظر میں بدعت نہیں معلوم ہوتے۔ مگر درحقیقت وہ بدعت ہوتے ہیں۔ چنانچہ یعلی بن امیہ کو ابتدا میں استلام رکن غربی کا بدعت ہونا نہ معلوم ہوا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا کہ یہ بدعت ہے۔ اور یعلی کو سمجھایا جسکو انھوں نے تسلیم کرلیا۔ اسی طرح امیر معاویہؓ کو اولاً نہ معلوم ہوا۔ کہ استلام رکنین غربیین بدعت ہے۔ مگر ابن عباسؓ نے سمجھ لیا کہ یہ بدعت ہے۔ اور جب انھوں نے امیر معاویہؓ کو متنبہ کیا تو اس پر انکو تنبہ نہ ہوا مگر جب دوبارہ سمجھایا۔ تب سمجھ میں آیا۔ کاش خدا اُن لوگوں کو آنکھیں دے جو بدعات پر اصرار کرتے اور اپنی بدعات کو بدعت حسنہ بتا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے اقوال وافعال سے استدلال کرتے ہیں جن کو حقیقت کے سمجھنے میں مغالطہ ہوا۔ یا وہ ان کے

اقوال وافعال کو غلط محل پر محمول کرکے لوگوں کو فریب دیتے ہیں بدعت کی مثال اس کھوٹے سکہ کی سی ہے جو دیکھنے میں روپیہ معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ ایک پیسہ کی قیمت کا بھی نہیں ہے کیونکہ یہ بدعات بظاہر نیک کام معلوم ہوتے ہیں۔ اور حقیقت انکی خالص معصیت ہے۔ پس جس طرح کھوٹے سکہ سے بہت سے لوگ دھوکا کھاجاتے ہیں۔ اور بجائے روپیہ کے اُس کو لیکر جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ یوں ہی بہت سے لوگ بدعات کو نیک کام سمجھکر اختیار کرلیتے ہیں۔ اور جب کوئی واقف کار ان سے کہتا ہے کہ ظالمو کیا کررہے ہو یہ کھوٹا سکہ ہے اسے پھینکو ایسا نہ ہو۔ کہ تم کھوٹا سکہ چلانے کے جرم میں قانون کے شکنجہ میں آجاؤ۔ تو وہ چیختے ہیں اور چلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارا نقصان کرتا ہے اور اس خیرخواہ پر طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں اور بدعتی کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو کھوٹے سکے بناتا اور چلاتا ہے۔ یا قانون شاہی میں جعل کرتا ہے۔ اور اپنی طرف سے قانون میں چند دفعات کا اضافہ کرکے لوگوں میں ان کو یہ کہہ کر رائج کرتا ہے کہ یہ قانون شاہی ہے تم اسکو قبول کرو۔ اب تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ ایسا شخص شاہی قانون کی رو سے کس سزا کا مستحق ہے بدعتی کے سخت مجرم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ وہ بزبان حال شارع ہونے کا دعویٰ کرتا ہے نیز وہ ایک شے کو غلط طور پر خدا ورسولؐ کی طرف نسبت کرکے خدا ورسولؐ پر افترا کرتا ہے۔ نیز وہ بزبان حال دعویٰ کرتا ہے کہ دین الٰہی ناقص ہے۔ اور اس میں ان باتوں کی کمی ہے۔ جس کو میں اضافہ کرتا ہوں۔ نیز جب وہ کسی دلیل شرعی سے اپنی بدعت پر استدلال کرتا ہے تو وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اور مجتہدینؒ اور تمام ان علماء پر جہل کا الزام لگاتا ہے جو اسوقت تک ہوچکے ہیں۔ اور گویا بزبان حال کہتا ہے۔ کہ جو معنی اس دلیل کے میں سمجھا ہوں وہ آج تک کسی نے نہیں سمجھے۔ باستثناء اُن لوگوں کے جو اسکی بدعت میں اسکے مؤید اور موافق ہوں۔ الغرض بدعت فی الدین نہایت سخت جرم ہے اور مسلمان کا بدعتی ہونا بہت نازیبا امر ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بدعات سے بچے۔ اگر کسی شے میں بدعت ہونے کا شبہ بھی ہو اُس سے بھی بچنا چاہیئے۔ کیونکہ تمام خیر وبرکت اتباع سنت میں ہے

بدعات میں سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں۔ خدا ہر مسلمان کو اتباع سنت کی توفیق دے، اور بدعات سے محفوظ رکھے۔ واللہ اعلم۔ کتبہ احقر حبیب احمد مدرس مدرسہ یوسفیہ ریاست مینڈو ضلع علیگڈھ۔

مہر: مینڈو ضلع علیگڈھ مدرسہ عربیہ یوسفیہ

الجواب حق محمد رحمت اللہ مدرس مدرسہ یوسفیہ ریاست مینڈو ضلع علیگڈھ

جواب استفتا نمبر (۱۲۵)

از جانب مولانا ابو المحسن محمد حسن صاحب مدرس دوم مدرسہ عربیہ یوسفیہ مینڈو ریاست اسلامی ضلع علیگڈھ (یو-پی)

الجواب

الحمد للہ رب العالمین الذی ھدانا لاتباع سید المرسلین وبیسرلنا اقتفاء آثار السلف الصالحین وطھر قلوبنا من التعصب والاحداث فی الدین۔ اما بعد مکفرین علماء دیوبند کی یہ مثال ہے ع کہ نور می تابد سگش عو عو کند۔ اور کچھ سنت اللہ بھی یوں ہے کہ سچے مبلغ توحید کی ہر متبع سنت کی تکفیر ہوتی رہی طرح طرح کی اذیتیں پہونچی رہیں اس کا مقاطعہ ہوتا رہا۔ تمام انبیاء علیہم السلام، صلحاء امت محمدیہ کے کارنامے اور اسوۂ حسنہ کو غور سے دیکھو تو روز روشن کی طرح معلوم ہو جائیگا کہ حقیقتاً ہر خاص موحد کا معیار صداقت یہی رہا کہ منکرین نور توحید اس شمع ہدایت کے گل کرنے میں کوشاں رہے مگر واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون، فرمان آلٰہی تبلاتا ہے کہ ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا" نیز صاحب شریعت کا حکم علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدیین" اب کسی تردد اور اضطراب کی ضرورت نہیں معیار صداقت آپ کے پیش نظر ہے۔ ہر امر محدث کو اس پر پرکھتے جایئے اور نور عرفان سے سینوں کو بھرتے جایئے۔ باقی اس کے خلاف جسکا قدم عمل اٹھے گا اسکے لئے یہ کافی وافی ہے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا،

علیکم یا معشر المؤمنین اتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتھم وخذلانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتھم

میرے نزدیک فرقہ ناجیہ اس شر القرون میں جبکہ سنت بالکل مردہ ہو چکی ہے اگر کوئی فرقہ محی السنت ہے تو وہ صرف علماء دیوبند کا فرقہ ہے ان کے علاوہ اور انکا مخالف امام المضلین حامی بدعت ہے من سن سنۃ سیئۃ کا مصداق ہے اسکے لئے کافی ہے رمی عنہ من قال مؤمنا یا کافر فھو اولی بہ فاتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم، اگر در خانہ کس است ہمین قدر بس است بر سولان بلاغ باشد و بس۔ اللھم انا نعوذ بک من ھذہ الکلمات الفحشاء فی حق المسلمین المومنین۔ الحمد للہ جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا والسلام۔

احقر الزمن ابو المحسن محمد حسن چشتی کان اللہ لہ مدرس دوم مدرسہ عربیہ یوسفیہ مینڈو ضلع علیگڈھ (یو-پی)

مہر: مینڈو ضلع علیگڈھ مدرسہ عربیہ یوسفیہ

جواب استفتا نمبر (۱۲۶)

از جانب مولانا صوفی سید عبد الواجد شاہ مودودی چشتی ہفت زبان متھراوی

الجواب

(۱) اہل قبلہ کو کافر کہنا بڑی جسارت و دلیری کا کام ہے جب تک علامات اسلام پائی جائیں اسوقت تک کسی کو بعض لغزشوں کیوجہ سے کافر کہنا درست نہیں ہے۔ اکابرین علماء کی شان علم بڑی ہے ان کو ایک معمولی مولوی کا کافر بتانا دلیل کمی علم کی ہے۔

(۲) متبعین اور معتقدین عبد الوہاب نجدی وہابی کہلاتے ہیں۔

(۳) امام اعظمؒ کے اجتہاد پر پوری طور سے عمل کرنے والے اور دیگر ائمہ کو برا نہ کہنے والے سنی حنفی کہلاتے ہیں۔

بدعت کی عام تعریف یہ ہے کہ جو بزمانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ پائی جاتی ہو بلکہ بعد میں لوگوں نے اسکو داخل دین کر لیا ہو۔

[1] حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا نکفرہ بذنب ولا نخرجہ من الاسلام بعمل الخ۔

وعید بدعت یہ ہے۔ کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔ ترجمہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجاویگی کما فی الحدیث۔ کتبہ خادم الفقراء والعلماء صوفی سید عبد الواجد شاہ مودودی چشتی ہفت زبان متھراوی مقیم حال مقام عزیز الپور ڈاکخانہ جہانگنج ضلع فرخ آباد

جواب استفتا نمبر (۱۲۷)

از جانب مولانا محمد یوسف صاحب جکدلپوری جوار ہنسور ضلع فیض آباد

الجواب

(۱) بحمد اللہ اکابر علماء دیوبند خصوصاً جن حضرات کے نام نامی اسم گرامی مستفتی نے تحریر فرمائے ہیں انکی خدمتہائے اسلامی علاوہ ہند کے دیگر بلاد پر بھی اظہر من الشمس ہے انکی تحدیث وتفقہ فی الدین عرب وعجم پر واضح وروشن ہے انکے فیوضات وبرکات سے خواہ علماء ہوں یا عوام الناس سب یکساں فائدہ اٹھارہے ہیں بالخصوص احناف تو کسی طرح ان کے احسانات سے سبکدوش ہو ہی نہیں سکتے ان کی تالیفات وتصنیفات کو دیکھ کر مصر وعرب انگشت بدنداں ہے جن کو اللہ رب العزت نے چشم بصیرت عطا فرمائی ہے وہ ان تصانیف سے صاحب تصنیف کی دین فہمی کو سمجھتے ہیں اور تبحر علمی کو پہچانتے ہیں ونیز ہر مطالعے میں نئے نئے نکات وبیش جواہرات بے بہا کے پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس زمانہ پر فتن میں جس کے متعلق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شکایت فرما چکے ہیں (یوشك ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا یبقی من القرآن الا رسمه مساجدهم عامرة وهی خراب من الهدی علماءهم شر من تحت ادیم السماء تخرج الفتنة وفیهم تعود کما قال۔ جبکہ اہل دنیا دنیا کو دین کے ساتھ مشتبہ کرکے تن پروری وعیش وآرام میں ہمہ تن مصروف ہوں طرح طرح کی بدعات ونیز ازیں تجاوز شرک وکفر میں ملوث ہوکر عوام الناس کو گمراہ کرتے ہوں ایسے علمائے محققین عارفین باللہ کو پیدا کرکے اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کا خرقہ عطا فرمایا تاکہ عوام کالانعام کو ضلالت وگمراہی سے بچائیں اور ان طالبین دنیا کی سرکوبی

شمشیر ہائے حقانیت سے کریں یہاں تک کہ انکی فتنہ پردازی ودین فروشی انہیں تک مع معدودے چند اتباع کے محدود ہو جائے بفضل اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہوگا قریب قریب دنیا کے ہر خطے میں ان حضرات کے خوان ارشادات کے ریزہ چیں پھیل چکے ہیں اور بدل وجان اشاعت حق میں کوشاں ہیں جس کا نام استفتے میں لیا گیا ہے وہ ونیز اسکے رؤس واذناب ملکر اپنی دنیا کے لئے دین حق کو ضلالت وگمراہی کے ساتھ مشتبہ کرکے متلاشی حق کی نظروں سے مخفی کرنا چاہیں تو ہرگز ہرگز نہیں (الحق یعلو ولا یعلی) کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت اپنے ذمے رکھی ہے فرماتے ہیں (انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون) ونیز ارشاد ہے (ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر) اس آیت کے مصداق میں اکابر علماء دیوبند ونیز ان کے خلفاء ومتبعین بطریق اکمل داخل ہیں اگر کوئی اپنی کور باطنی یا کسی دنیاوی غرض سے ان حضرات کی تصانیف کو نہ سمجھے یا سمجھ کر چھپائے تو ان کا کیا قصور مبتدعین کی افتراپردازیوں اور اتہاموں سے بالکل بال بال بری ہیں قطع نظر سیاق وسباق سے درمیان درمیان کی عبارتوں میں سے قطع برید کرکے جس طرح مفتریوں نے اتہام باندھا ہے (نعوذ باللہ) اس طرح قرآن مجید میں بھی کر سکتے ہیں مثلاً (ولا تقربوا الصلوة) یعنی اور نماز کے پاس مت جاؤ حالانکہ یہ حکم مقید بالقید ہے جس کو آگے ذکر فرماتے ہیں یعنی نشہ کی حالت میں نماز کے پاس مت جاؤ جس کسی کو تلاش حق ہو سینے کو کینے سے پاک کرکے ان حضرات کی تصانیف وتالیف کو بغور ملاحظہ کرے انشاء اللہ العزیز اس پر حق واضح ہو جاویگا اور مفتریوں کا افترا ظاہر ہو جائیگا کافر کہنا تو درکنار کسی کلمہ گو سے دل میں کینہ بھی رکھنا کوئی معمولی بات نہیں چہ جائیکہ حقیقی نیابت نبوت ادا کرنے والوں سے اگر صراط مستقیم کی تلاش ہے تو پیروی رسول سے منہ نہ موڑے اس معاملہ میں سخت احتیاط برتنے کو فرماتے ہیں جس نے زبان درازی کی اس حدیث شریف کے تحت میں داخل ہوگا۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلك

رواہ البخاری مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۱۴۔

(۲) لفظ وہابی سے مراد وہ لوگ ہیں جو عبدالوہاب نجدی کیطرف منسوب ہوں
لفظ وہابی سے معلوم ہوتا ہے عبدالوہاب نجد میں ایک شخص حنبلی مذہب کا گذرا ہے نہایت
متشدد تھا اپنے فرقے کے علاوہ دیگر فرق اسلامیہ کو ضال اور بعید از حق سمجھتا تھا اور ان کے
خون کو مباح جانتا تھا بعد ازاں یہ لفظ ان لوگوں پر بولا جانے لگا جو ائمہ اربعہ میں سے کسی
امام کے پیرو نہ ہوں اور اپنے کو غیر مقلد کہتے ہوں بغرض ہوا پرستی علاوہ خیر القرون کے
دیگر ازمنہ میں بھی اجتہاد کے قائل ہوں۔ چونکہ یہ دونوں فرقے حق سے تجاوز کر گئے اس
لئے اہل حق ان سے ہمیشہ متنفر و گریزاں رہے۔ اکثر عوام میں چونکہ صلاحیت امتیاز
بین الحق والباطل نہیں ہوتی اور وہ اسمیں دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں اب بند
کو بہکانے کا موقع ملا جب دیکھا کہ اہل سنت والجماعت ہمارے دنیاوی مقاصد میں مخل
ہوتے ہیں تو اس لفظ وہابی کو ہر اس شخص پر جو کہ اپنا ظاہر و باطن ہر طرح سے موافق
سنت رکھتا ہو اور استیصال رسوم و بدعات میں سرگرم ہو بجائے گالی کے بولنے لگے
تاکہ عوام اس نام کو سن کر ان سے برافروختہ ہو جائیں اور شکم پروری کا اطمینان کے ساتھ
موقعہ ملے قبر پرستی اور عرس و تیجہ دسواں چالیسواں کی رسمیں قائم رہیں تاکہ لوگ اور نہیں
تو اسی سلسلے میں یاد کرتے رہیں (نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات) جس شخص میں ذرہ بھر
بھی دیانتداری ہے وہ علماء دیوبند کی تقریروں اور تحریروں و نیز ان کے طرز عمل کو
سے بخوبی سمجھ لیتا ہے کہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے مطیع و فرمانبردار اور مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سچے مقلد ہیں یعنی پکے
سنی حنفی ہیں وہابیت سے ان سے کوئی تعلق نہیں جو شخص انکو وہابی کہتا ہے وہ جھوٹا ہے
(لعنۃ اللہ علی الکذبین)

(۳) سنی حنفی سنی کہتے ہیں عامل بالحدیث یعنی طریق سنت پر چلنے والے کو اور
حنفی ایسے کہیں گے جو فہم حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقلد ہو یعنی سنی حنفی
ہر اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو احادیث نبویہ پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے تبلائے

ہوئے طریقوں پر عمل کرے! بدعت ہر نو ایجاد شے کو کہہ سکتے ہیں لیکن شریعت میں بدعت
ایجاد کردہ چیز مراد ہوتی ہے کہ جسکی اصل قرآن و حدیث میں صراحۃً یا اشارۃً نہ پائی جائے
اور نہ اسکا وجود قرون ثلثہ میں ہو اور لوگ دین کا کام سمجھکر عمل میں لائیں اسی کا نام
احداث فی الدین ہے جسکے متعلق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احدث
فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد کفر و شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور بدعت جاری کرنے والے کو دین کا ڈھانے والا
بتایا حدیث شریف میں اس پر بہت سخت وعید آئی ہے فرماتے ہیں وایاکم ومحدثات
الامور وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار او کما قال۔ بدعت
کی چند مثالیں بطور نمونے کے لکھ دیتا ہوں پختہ قبریں بنانا۔ قبروں پر گنبد بنانا۔
دھوم دھام سے عرس کرنا۔ قبروں پر چراغ جلانا۔ قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا۔
میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا۔ شادی میں سہرا باندھنا۔ بدھی پہنانا
اور ہر جائز یا مستحب کام میں اپنی طرف سے ایسی شرطیں لگانا جن کا شریعت سے ثبوت
نہ ہو جیسے مولود میں مٹھائی ہونے کو ضروری سمجھنا اور ضرورت سے زائد روشنی کا اہتمام کرنا۔
ظہر، مغرب و عشا میں سنن و نوافل کے بعد جماعت کے ساتھ التزاماً امام کا دعا مانگنا اور نہ
مانگنے والے کو برا سمجھنا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ احقر العباد محمد یوسف غفرلہ چکداؤد پوری
جوار ہسور ضلع فیض آباد: ۲۸۔ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

جواب استفتا نمبر (۱۲۸)

ازجانب مولانا الیاس صاحب مقیم درگاہ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء شہر دہلی

الجواب

(۱) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ دیوبندی حضرات کا سلسلہ اوپر سے اس آسمان
یعنی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے نسبت
رکھتا ہے حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نور اللہ

قلو بنا و قبورنا اس آسمان کے آفتاب و ماہتاب ہیں۔ دیوبند کے روح رواں یہی دونوں حضرات ہیں یہ مسلک اور عقائد اور ہر کلی اور جزئی میں اتباع شریعت اور احیائے سنت میں اپنے اگلوں کے اور پچھلوں کے لئے نمونہ چھوڑا۔ یہ وہ خاندان ہے کہ جس خاندان میں اولیاء کرام کثرت سے ہوئے ہیں جن کے کفش بردار عام طور پر اولیاء کرام ہیں۔ جن کی محبت و کفش برداری کا صلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ولایت ہی ہے اور صرف ولایت نہیں بلکہ دین کے اندر فہم پیدا ہو جاتا ہے اور شریعت کی شناخت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلنشین ہو جاتی ہے۔ اس خاندان میں قسام ازل نے انہی کی طرف کیوجہ سے محبت تقسیم ہوتی ہے (فرمائی ہے) اگر یہ حضرات دنیا میں اپنی یادگار نہ چھوڑ گئے ہوتے تو نزع کا موقع تھا اسوقت ہندوستان میں جو کچھ بھی دینداری خیر و برکت جاری ہے وہ سب انہی حضرات کی یادگار ہے۔ فلسفہ اور منطق وغیرہ وغیرہ وہ علوم جو ظاہر بینوں کے یہاں ترقی کے اعلیٰ علوم ہیں ان کے یہاں ایک چماری کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کے کمالات ان کے خدام میں دیکھو۔ ان کے کمالات انکی تصانیف میں دیکھو۔ اس خاندان کے افراد میں کبھی کبھی کوئی نہ کوئی ہجرت مکہ و مدینہ کی کرتے چلے آئے ہیں۔ جس زمانہ میں جو کوئی مکہ و مدینہ چلا گیا ہے وہ اپنے علم میں اپنے زہد میں اپنے تقویٰ میں وہاں کے رہنے والوں میں وہاں کے جانے آنے والوں میں مبارک و ممتاز رہا ہے۔ سب سے اخیر ہجرت کرنے والوں میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارک کے پاس جگہ دے کر حق تعالیٰ شانہٗ نے اظہار مرتبت فرمایا ہے۔ اللہ ہمیں بھی نصیب کرے۔ آمین۔ اس خاندان کے کمالات پر خود انکی تصانیف شاہد ہیں ان کی سوانح موجود ہیں علم حدیث اور تصوف کو جسقدر اس خاندان سے فروغ ہوا ہے کتابیں بھی لکھ کر اور آدمی بھی بنا کر اس مقدار کے ساتھ چھوڑا ہے کہ اس ہزار برس کے اندر اندر کوئی دکھلا دے تو سہی محال ہے۔ انشاء اللہ کوئی قابو نہ پائیگا۔ یہ وہ خاندان ہے جسمیں اولیاء تو عام جماعت ہے ورنہ اس جماعت کے اعلیٰ افراد میں اقطاب و مجدد ہونا اللہ نے اس خاندان کا حصہ کر رکھا ہے یہ یہ صفات

ان لوگوں کی ہیں اگر انہی کو کافر کہتے ہیں تو وہ اور کوئی چیز معنوی ہوگی۔ میری عقل باور نہیں کر سکی کہ ان حضرات کو کوئی کافر کہے بجز ان دو شخصوں کے جو کفر و اسلام کو نہ جانتے ہوں یا ہٹ دھرم ہو کر حق کو نہ مانتے ہوں اللہ اللہ یہ مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہما وہ حضرات ہیں جن کو ان کے شیخ اور شیخ العرب والعجم جو کہ ہر فرقہ کے ہاں مسلم ہیں یعنی مقتدائے عالم ربانی حضرت شاہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل شرعیہ میں اپنا امام بنا رکھا تھا لیکن طریقت اور تصوف میں جسمیں حضرت حاجی صاحب ان دونوں کے رہبر ہوئے تھے اپنی تصنیف ضیاء القلوب میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے انکو تصوف کے وہ کمالات عنایت فرمائے ہیں کہ ان سے میں بیعت ہوتا اور یہ میرے شیخ ہوتے۔ صاف ظاہر ہو گیا کہ شریعت میں پہلے ہی امام تھے اور تصوف میں ان کے شیخ نے ان الفاظ کو فرمایا کوئی اس کمال کا شیخ لا کے دکھلا تو دے۔ یہ مولانا رشید احمد صاحب وہ ذات عالی ہیں کہ تصوف میں بیعت ہونے کے بعد تین دن یا چالیس دن کی سعی کی ریاضت کا نتیجہ اس کمال کی اجازت و صداقت تھی کہ حضرت حاجی صاحب باصرار اپنے داموں اور بیل گاڑی کرایہ کر کے اور اپنے ہاتھوں حضرت کو سوار کر کے فخر یہ سمجھ کر پیادہ پا چلے کتنی بزرگی و سعادت کی دلیل ہے جس شخص کی مقدار ریاضت کا منتہیٰ یہ ہو اس شخص کی سالہا سال جان توڑ ریاضت کا کیا حال ہوگا کیا وہ ہماری اور تمہاری نظر میں آنے کے قابل ہیں یہ سب بدنصیبی اور محرومی کے آثار ہیں کہ اچھوں سے آدمی برا ہو کر رہے۔ ان لوگوں کے کمالات دل کے اندر اسقدر موجزن ہیں جنکا کوئی حساب نہیں میں کہاں تک لکھوں عقلمندوں کے لئے اتنا کافی ہے!

(۲) وہابی زیادہ تر محققین کے نزدیک نجد میں ایک شخص عبدالوہاب ہوئے ہیں انکی طرف منسوب کر کے وہابی کہا جاتا ہے۔ جو دین کی خدمت اور احیائے سنت میں ممتاز تھے امام احمد بن حنبل کی طرف منسوب تھے (یعنی حنبلی مذہب رکھتے تھے) طبیعت میں آزادی تھی جسکی وجہ سے بعض مسائل میں اہل حق کے خلاف تھے۔ انکی طرف منسوب ہونیوالی جماعت کا نام وہابی ہے۔ جس سے دیوبندی حضرات کا دامن بالکل پاک ہے لیکن عوام

ہیں غیر مقلدوں کو وہابی کہا جاتا ہے۔ سو غیر مقلدی کے عیب سے بھی دیوبندی پاک ہیں۔ بحمداللہ اکابر دیوبند محقق پکے حنفی ہیں۔

(۳) سنی حنفی وہ شخص ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مرضیہ کے اوپر چلے اور حنفی مذہب رکھتے ہوئے کاربند ہو۔

(۴) دین جسکی تشریح واثبات کا حق محض شارع علیہ السلام کو ہے سو شارع علیہ السلام کے بتلائے ہوئے دلائل کے ذریعہ سے جس چیز کا دین ہونا ثابت نہ ہوتا ہو ایسی چیز کا نام دین قرار دے لینا بدعت ہے۔ ایسا شخص دین سے خارج اور مردود ہے۔ تفصیل ان وعیدوں کی کتابوں میں مرقوم ہیں ان کو دیکھ لو۔ فقط والسلام

خاکسار الیاس ~~عفی عنہ~~ مقیم نظام الدین اولیاء شہر دہلی۔

جواب استفتا نمبر (۱۲۹)

از جانب مولانا عبدالرشید صاحب خطیب جامع مسجد بابری اجودھیا ضلع فیض آباد

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جواب سرفراز نامہ۔ یہ ذلیل ان علماء دیوبند کو جن کا نام نامی استفتے میں درج ہے اور انتقال فرما چکے ہیں دین اسلام کا پیشوا سمجھتا ہے وایسی بزرگ ہستیاں تھیں کہ اگر ان کی پرانی جوتیاں اس ذلیل کو میسر آجائیں تو ان کو چوم کر اور آنکھوں سے لگا کر اپنے گلے کا ہار بنا دے اور جو زندہ ہیں مثلاً حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم عالی انکی خدمت میں بیٹھنا اور صورت کا دیکھنا عبادت سمجھتا ہے جو شخص ان حضرات کو کافر کہے اسکے کفر میں ذرا سا بھی شک نہیں۔ یہ ذلیل تو کسی کلمہ گو مسلمان کفر کرنے والے کو بھی کافر نہیں کہتا خصوصاً جو مر گئے ہوں کیونکہ ہر مسلمان مرتے وقت اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ بہت خوش ہو کر قبول فرماتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اسکی توبہ قبول فرمالی ہو اور وہ مغفور مرا ہو تو ہم اسکو کافر کہہ کر شرعاً خود کافر ہونگے اور کسی کو یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ یہ بندہ مغفور مرا یا مقہور اور جو زندہ ہے اسکی توبہ کی امید کیا

کہ شاید مرتے دم توبہ کرے اور مغفور مرے اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو مسلمانوں کے کافر کہنے کی جرأت نہ دے آمین۔ چونکہ مسلمانوں کو کافر کہنے کی جرأت احمد رضا خاں صاحب مرحوم کو تھی اسوجہ سے انکے فرقہ کے علماء کو بھی ہے اللہ تعالیٰ توفیق توبہ عنایت فرمادے دوسرا عقیدہ کفریہ فرقہ رضاخانیہ کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہیں اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا تو وہ عالم الغیب ہیں اور جو عالم الغیب نہ مانے وہ کافر ہے اس عقیدہ باطلہ سے توبہ کرنیکی غرض سے فرقہ رضاخانیہ کے واسطے اس ذلیل نے ایک استفتا لکھکر جناب حامد رضا خاں صاحب کی خدمت میں روانہ کیا تھا مگر جواب سے محروم رہا نقل استفتا ذیل میں درج ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ رضاخانی فرقہ کے علماء کی محفل وعظ میں جب تک وہ اپنے کفریات سے باز نہ آویں اور مسلمانوں کے سامنے توبہ نہ کریں شریک نہ ہوں اور انکی صحبت سے دور رہیں البتہ اس استفتے کا جواب لینے کیواسطے جاویں اور بزور جواب مانگیں انشاء اللہ تعالیٰ بجز توبہ کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا یا بھاگ جاویں گے فقط یہ ذلیل عالم نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے گنہگار بندوں میں سے ایک ذلیل گنہگار بندہ ہے اللہ تعالیٰ اس گنہگار و نیز دیگر مسلمانان گنہگاران کی توبہ قبول فرماکر عاقبت بخیر فرمادے آمین ثم آمین۔

(کتبہ) ذلیل عبدالرشید ~~عفی عنہ~~ از مقام اودھ ضلع فیض آباد۔

جواب استفتا نمبر (۱۳۰)

از جانب مولانا محمد انوار الحق صاحب عباسی مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ محلہ ملانہ ضلع مرادآباد

الجواب وہو الموفق

(۱) ایسے علماء کی تکفیر جنھوں نے چہار اطراف عالم میں اسلام کو پھیلایا اور جو موجود ہیں وہ اسلام پھیلا رہے ہیں اور اپنے جان و مال کو اشاعت دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف کردیا ہے اور جس توحید کے جاری کرنے کے واسطے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اسکو آپکی نیابت میں قایم کیا اور شرک کو دور کیا سنت کو زندہ کرنیوالے بدعت ضلالت او خلاف

شرع امور کو مٹنے والے خصوصاً مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی و مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم و مغفور و مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی طاب ثراہ و مولانا مولوی اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی قدس سرہٗ وغیرہ اور جو انکے قدم بقدم احیاء سنت اور امحاء بدعت کے لئے ساعی و کوشاں ہیں مثلاً حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہٗ وغیرہ اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عمریں گذاردیں۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ کو درس و تدریس میں مشغول رہے اور ہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردار دو عالم فخر بنی آدم کا ذکر دل و زبان پر جاری تھا۔ بدعت کے اکھاڑنیوالے تھے اور ہیں۔ سنت کے جاری کرنے والے۔ قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے ان اولیاءہ الا المتقون انکی شان ہے ایسے اولیاء اللہ کا مکفر اس حدیث کا مصداق ہے من عادلی ولیاً فقد بارزنی بالمحاربۃ اور ایسے اولیاء کاملین کا برا کہنے والا فاسق اور دشمن ہے۔

(۲) وہابی ابتداء میں تو غیر مقلد کو کہا کرتے تھے یا اُن کو جو بزرگان دین کی شان میں گستاخ تھے اور عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب مگر فی زماننا تو وہابی کا لفظ ایسا عام ہوگیا ہے کہ اُس کا احاطہ مشکل ہوگیا ہے چنانچہ جو شخص مثلاً پاجامہ ٹخنے سے اونچا یا الصف ساق پہنے اُسکو وہابی کہدیتے ہیں یا بعض شہروں میں جو سود کو حرام کہے اُسکو وہابی کہدیتے ہیں یا جو رسوم آبائی شریعت کے بالکل خلاف ہیں منع کرے اسکو وہابی کہدیتے ہیں وغیر ذلک حتی کہ جو لوگ متبع سنت اور پیرو بزرگان دین ہیں ان کو جہال نے وہابی کا لقب دیدیا ہے اور جو مبتدعین ہیں وہ اپنے آپ کو حنفی سنی کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ افسوس برعکس نہند نام زنگی کافور۔

(۳) جو امام ابوحنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مقلد اور انکے مسائل فقیہ مستنبط بالقرآن والحدیث کا پیرو ہے وہ سنی حنفی ہے۔ حدیث شریف میں ہے من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فہو رد۔ جو امر دین میں ایجاد کرلیا جائے حالانکہ اُس کا وجود کلیاً و جزئیاً دین میں نہ ہوا وہ بوجہ مزاحمت احکام شرعیہ کے بدعت ہے یعنی نہ اس امر کا وجود شریعت میں پایا گیا ہو

نہ اسکا مقیس علیہ اور اسی بدعت کو گمراہی اور ضلالت تبلایا گیا ہے اس حدیث سے نیز کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار سے وعید ثابت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں وعید کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جمیع مسلمانوں کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور بدعات و نامرضیات سے بچائے آمین ثم آمین۔

واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔ کتبہ محمد انوار الحق [۴۷۷] عباسی مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ محلہ ملانہ ضلع مرادآباد۔ ۱۱۔ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ اصاب من اجاب محمد عبدالرحیم [۴۷۸] نائب مہتمم مدرسہ الجواب صحیح بندہ رضا حسن [۴۷۹] عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ۔ الجواب صحیح اشتیاق [۴۸۰] احمد الجواب صحیح عبدالقدوس [۴۸۱] غفرلہٗ مدرس مدرسہ۔ الجواب صحیح عبدالعزیز [۴۸۲] معین المدرسین۔ صح الجواب محمد اعجاز حسین [۴۸۳] عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع امروہہ۔ الجواب الصحیح تجمل علی [۴۸۴] فارغ التحصیل مدرسہ۔

بدعت کے بارے میں اس سے زیادہ کیا وعید ہوگی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بدعتی محروم رہیگا جیسا کہ صحیح حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک گروہ آپ کی امت کا ایسا ہوگا کہ فرشتے انکو جہنم میں لیجارہے ہوں گے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھ کر فرمائیں گے کہ اُصیحابی اُصیحابی یعنی میرے گروہ کے ہیں۔ ملائکہ کی جانب سے جواب ہوگا۔ انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ آپکو معلوم نہیں ہے کہ اس گروہ نے آپکے بعد دین میں کسقدر نئی باتیں ایجاد کردی ہیں اس جواب کے بعد حضور فرمائیں گے سحقاً سحقاً یعنی لیجاؤ دور ہوں دور ہوں۔ فقط محمد یوسف [۴۸۵] غفرلہٗ مدرس مدرسہ جامع مسجد امروہہ

جواب استفتا نمبر (۱۳۱)

ازجانب جامعۂ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت ریاست بڑودہ

الجواب

(۱) یہ حضرات سچے اور پکے مسلمان اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور مسلک ائمہ ہدیٰ اور سلف صالح کے حقیقی پیرو اور طریقۂ اہل سنت والجماعت کے چشم وچراغ اور مذہب اسلام کی صحیح تعلیم کے برگزیدہ ترین داعی ہیں ان پیکران سنت وہدا کو جس سیاہ باطن نے کافر کہا اس نے عاقبت کی دائمی روسیاہی مول لی حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو بدبخت کسی کو کافر کہے اور واقع میں وہ کافر نہ ہو تو یہ کفر اور اس کا وبال کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ شریعت اسلام نے ایسے گندہ دہن اور دریدہ زبان شریروں کے لئے سزائے تعزیر مقرر کی ہے ہندوستان اگر دارالاسلام ہوتا تو حاکم اسلام ایسے فتنہ پرداز کو مستحق تعزیر گردانتا فقط

(۲) ہندوستان میں یہ لفظ نہایت بے محل طریقہ پر رائج ہے یعنی اہل بدعت اسے پیروان سنت اور متبعین ائمہ دین کے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ اصل میں اسکا استعمال محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقلدین کے لئے تھا۔ اکابر دیوبند اور انکے ہمنواؤں کو اسکا مصداق بنانا پرلے درجہ کی بیہودگی ہے دیوبندی جماعت کے عقیدے محمد بن عبدالوہاب کے عقیدوں سے بہت سی باتوں میں مختلف ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس لفظ کی ترویج میں (خواہ وہ کسی کے حق میں ہو) کوئی معقولیت ہی نہیں ہے فقط

(۳) (ا)۔ اہل سنت والجماعت کے سلسلہ میں امام اعظم ابی حنیفۃ النعمان رضی اللہ عنہ کے متبعین حنفی کہلاتے ہیں۔ جن کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ کتاب و سنت پر عامل اور مذہب امام کے حقیقی پیرو اور مسلک حنفیہ کے سچے دلدادہ اور بدعات و محدثات سے نفور ہوں۔

(ب) بدعت کہتے ہیں غیر شرعی چیز کو اپنی رائے سے شریعت میں داخل کرنے کو اور اُسے دینی حیثیت میں قابل رعایت سمجھنے کو یعنی شریعت نے فرائض وواجبات اور سنن و مستحبات یا محرمات و مکروہات کی جو حدود مقرر کردی ہیں اُن میں اپنی رائے سے قطع و برید اور زیادتی کمی کرنا مثلاً شریعت میں جو امر مستحب یا مسنون ہے اسے اپنی رائے سے ضروری سمجھ لینا یا جو چیز مباح ہے اسے مستحب و مسنون یا واجب اور ضروری قرار دینا یا جو امور سرے سے مذہب و شریعت میں موجود نہیں ہیں انکو اپنی طرف سے حدود شریعت میں داخل

کرلینا وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ غیر شریعت کو شریعت کے قالب میں ڈھالنا حدود شریعت کی انتہائی توہین اور حریم مذہب میں دخل انداز ہونے کی شوخ چشمانہ جسارت ہے۔ اسلئے قرآن وسنت کی زبان میں اتباع بدعت وہوٰی کو شیطان کے نقش قدم پر چلنے سے تعبیر کیا گیا ہے کما قال اللہ تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وغیرہ کا صرف یہ خیال تھا کہ یوم السبت کی تعظیم دین موسوی میں ضروری ہے۔ اور اسلام میں اسکی توہین ضروری نہیں اسی طرح اونٹ کا گوشت شریعت موسوی میں حرام ہے اور شریعت محمدی میں اسکا کھانا ضروری نہیں لہذا یوم السبت کی خصوصی تعظیم اور اونٹ کے گوشت کا ترک اسلام کے منافی نہیں ہے اگر ان دونوں چیزوں کی دینی حیثیت سے رعایت ہوجائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اتنی سی بات پر آیت مذکورہ بالا نازل ہوئی جسمیں کھلے لفظوں میں تنبیہ کردی گئی ہے کہ جو چیز دین میں رعایت کے قابل نہیں ہے اُسے بحیثیت مذہب ودین قابل رعایت سمجھنا اتباع شیطان ہے۔ دوسری جگہ فرمایا سچائی کا راستہ صرف ایک ہے جسمیں کوئی ٹیڑھا ترچھا پن نہیں وہ ہی قابل اتباع ہے مسلمانوں کو اُسی کا اتباع کرنا چاہئے شرک وکفر اور اہواء وبدعات کی راہیں خدا سے دور اور جدا کرنیوالی ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ الآیہ قال العلماء فالصراط المستقیم ھو سبیل الذی دعا الیہ وھو السنۃ والسبل ھی سبل اھل الاختلاف الحائدین عن الصراط المستقیم وھم اھل البدع قال مجاھدؒ فی قولہ ولا تتبعوا السبل ای البدع والشبھات وعن عبداللہ بن مسعودؓ قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ھٰذا سبیل اللہ ثم خط خطوطاً عن یمینہ وشمالہ وقال ھٰذہ سبل علی کل سبیل منھا شیطان یدعوا الیہ وقرء وان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ ثم قال ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً۔ روی عن ابی ھریرۃؓ مرفوعاً ھم اھل البدع۔ ولا شک ان الایۃ متناولۃ لھم ولغیرھم کما فی حدیث عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا عائشۃ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً من ھم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ھم اصحاب الاھواء واصحاب البدع واصحاب الضلالۃ من ھذہ الامۃ الحدیث رواہ فی الاعتصام، فالبدعۃ عبارۃ عن طریقۃ فی الدین مخترعۃ تضاھی الشرعیۃ الخ قولہ تضاھی الشرعیۃ یعنی انھا تشابہ الطریقۃ الشرعیۃ من غیر ان تکون فی الحقیقۃ کذلک بل ھی مضادۃ لھا من اوجہ متعددۃ منھا وضع الحدود الخ ومنھا التزام الکیفیات والھیئات المعینۃ کالذکر بھیئۃ الاجتماع علی صوت واحد اتخاذ یوم ولادۃ النبی عیداً وما اشبہ ذالک کذا فی الاعتصام جلد وفی الشامی بانھا ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبھۃ واستحسان وجعل دیناً قویماً وصراطاً مستقیماً شامی جلد، فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عتیق [۴۸۶] الرحمٰن عثمانی مفتی مدرسہ تعلیم الدین ڈابھیل ضلع سورت ۱۳۔ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

الجواب صواب بلا ارتیاب محمد بدر عالم [۴۸۷] عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ڈابھیل۔

اصاب المجیب محمد ادریس [۴۸۸] غفرلہ۔ الجواب صحیح احمد [۴۸۹] غفرلہ مہتمم مدرسہ ڈابھیل ضلع سورت۔ المجیب مصیب عبد الجبار [۴۹۰] عفی عنہ۔ اصاب المجیب عبد العزیز [۴۹۱] عفی عنہ۔ اصاب من اجاب بندہ اسمٰعیل [۴۹۲] کالا کاچھوی عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح بندہ ابراہیم [۴۹۳] ڈابھیلی غفرلہ۔ الجواب صواب خاکسار سراج احمد [۴۹۴] رشیدی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل۔

الجواب صحیح غلام خان [۴۹۵] غفرلہ۔ وللہ در من اجاب حیث اصاب بندہ محمد یامین [۴۹۶] عفا اللہ عنہ الجواب صواب محمد یحییٰ [۴۹۷] صدیقی عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح شبیر احمد [۴۹۸] عثمانی عفا اللہ عنہ الجواب صحیح احقر حبیب اللہ [۴۹۹] سلطانپوری۔ الجواب صحیح محمد ابراہیم [۵۰۰] لاریب اصاب المجیب عبد السلام [۵۰۱] لاجپوری غفرلہ۔ اصاب ما اجاب المفتی العلام محمد یاسین خان [۵۰۲] عفا عنہ الرحمٰن حیدرآبادی۔

للہ در العلامۃ المجیب فانہ اصاب فیما اجاب غلام مصطفیٰ [۵۰۳] بن محمد مختار شاہ الکشمیری عفا اللہ عنہ الجواب الصحیح عرفان علی [۵۰۴] سلہری الجواب الصحیح مظہر حسین [۵۰۵] مرشد آبادی،

الجواب صحیح محمد شفیق [۵۰۶] عفی عنہ ہزاروی

الجواب ہو الموافق للصواب احقر محمد خلیل [۵۰۷] شاہ پوری۔ المجیب مصیب میاں گل [۵۰۸] پشاوری الجواب صحیح اکبر شاہ [۵۰۹] پشاوری۔ الجواب صحیح عبد الوارث [۵۱۰] پشاوری۔ الجواب صحیح محمد عبد السلام [۵۱۱] ضلع اکیاب الجواب صحیح احقر فضل حسین [۵۱۲] گجراتی۔ الجواب صحیح میر حسن [۵۱۳] پشاوری۔ الجواب صحیح محمد نعمت [۵۱۴] امین سنگی اصاب من اجاب نور محمد [۵۱۵] غفرلہ فیض آبادی۔ المجیب مصیب حافظ محمد حسین [۵۱۶] کیملپوری المجیب مصیب فیض اللہ [۵۱۷] بنوی۔ الجواب صحیح محمد حسن [۵۱۸] اعظمی۔ الجواب الصواب ولی محمد [۵۱۹] پانیپوری الجواب الصواب عبد الحق [۵۲۰] سندھی۔ الجواب الصواب عبد اللہ [۵۲۱] عفی عنہ گجراتی۔ جواب صحیح ہے امیر الدین [۵۲۲] میمن سنگی۔ الجواب الصحیح محمد علی اکبر [۵۲۳] نواکھالوی۔ الجواب الصواب موسیٰ ابراہیم [۵۲۴] نوساروی۔ الجواب حق عبد الرحمٰن [۵۲۵] کمرلائی

قد اصاب من اجاب عبد الحکیم [۵۲۶] عفی عنہ شاہجہانپوری۔ الجواب مصیب محی الدین [۵۲۷] احمد میمن سنگی ما ہو حق حقیق فعلیہ المولانا محمد عتیق خاکسار محمد ابو الہاشم [۵۲۸] چاٹگامی۔ الجواب الصحیح محمد اقامت اللہ [۵۲۹] کمرلائی جواب صحیح ہے عبد الرزاق [۵۳۰] نواکھالوی۔ الجواب صحیح ابو سلمہ شفیع احمد [۵۳۱] البہاری الجواب صواب نذیر احمد [۵۳۲] چاٹگامی غفرلہ۔ الجواب صواب عبد الرحیم [۵۳۳] بہلسالی۔ الجواب صواب عبد العزیز [۵۳۴] شاہ سرگودہوی

قد اصاب المجیب غلام [۵۳۵] فرید ڈیرہ اسمٰعیل خانی۔ الجواب الصحیح عبد العزیز [۵۳۶] سندھی الجواب صواب محمد حنیف [۵۳۷] ہزاروی۔ الجواب صحیح مولوی بہاء الدین [۵۳۸] کابلی جواب بالکل صحیح ہے عبد اللہ [۵۳۹] شاہ المعروف محمد نذر شاہ گجراتی پنجابی۔

جواب استفتا نمبر (۱۳۲)

از جانب مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس احیاء العلوم چرتھاول ضلع مظفر نگر

الجواب

حضرات علمائے دیوبند کے اسلام پر فتویٰ حاصل کرنا تحصیل حاصل ہے۔ اس جماعت حقہ کی صداقت آفتاب سے زیادہ روشن ہو چکی ہے۔ اگر مفسدین حاسدین انکار کریں

تو یہ خود انکا قصور ہے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

میرے خیال میں نہایت کمزوری کی بات ہوگی کہ جس جماعت کے فیض سے لائق مدرس قابل واعظ و مبلغ۔ بیدار مغز و نکتہ شناس مفتی اطراف عالم میں پھیل گئے ہوں اور وہ جہالت و ضلالت کی تاریکی مٹا کر رشد و ہدایت کی شمع روشن کر رہے ہوں۔ ہم کسی مخالف کی شرارت سے خوفزدہ ہو کر انکے کفر و اسلام میں بحث کرنے لگیں۔ ہمیں تو اب یہ کہدینا چاہئے کہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب

گر دلیلت باید از وے رو متاب

حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت عالیہ نے ہندوستان میں احیائے سنت کر کے مجددیت کا درجہ حاصل کیا ہے پس جب تک یہ علمبرداران توحید و سنت قلیل تعداد میں رہے مسلمانوں کو ان کی طرف متوجہ کرنے اور مستفید ہونے کے لئے بے شمار فتاوی و رسائل شائع کئے گئے اور ساتھ ہی درس و تدریس کو وسیع کر کے ہزارہا مستند عالم دنیا کی گوشہ گوشہ میں پھیلا دئے گئے۔ پس جبکہ ہندوستان سے گذر کر افغانستان۔ ترکستان۔ روس و چین۔ حجاز و شام تک اس جماعت کے فیض یافتہ کافی مقدار میں موجود ہیں اور بڑی مستعدی اولوالعزمی سے دنیا کے سامنے صحیح اسلام پیش کرتے ہیں اور کسی اجنبی ملک سے انکے متعلق رد و انکار کی آواز بھی نہیں آتی تو چند کوڑمغز۔ بددین ہوا پرست ملاؤں کے شور و غوغا سے کیا ہو سکتا ہے۔ ہمہ شیرانِ جہاں ایں سلسلہ اند٭ روباہ از چند حیال بگسلد ایں سلسلہ را۔ پس میرا مذاق اس وقت یہی ہے کہ حضرات علمائے دیوبند اور انکے متبعین کے بارہ میں کفر و اسلام کی بحث کا وقت نہیں رہا۔ خصوصاً رنگون میں کہ جہاں اہل حق کا کافی اجتماع رہتا ہے اس طرف ذرا توجہ نکرنی چاہئے۔ اور بہتر یہی ہے کہ اپنے مشائخ و اساتذہ کے مسلک کے موافق سلسلہ تعلیم کو جسقدر ممکن ہو وسیع کیا جائے۔ یہ صورت اگرچہ دیر طلب ہے لیکن نہایت موثر ہے۔

واللہ الموفق۔ فقط کتبہ خاکسار مشتاق احمد عفی عنہ مدرسہ احیاء العلوم چرتھاول ضلع مظفرنگر۔

۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نوٹ۔ جواب استفتا نمبر (۱۳۲) تک مرتب کرنے کے بعد برادرم حاجی معصوم علی خاں صاحب چرہ محمد پوری مقیم رنگون نے ایک استفتا عنایت فرمایا جو حاجی صاحب ممدوح نے دارالافتاریاست بھوپال میں ارسال کیا تھا۔ چونکہ سوال میں وجہ تکفیر بھی ہے اسلئے مع سوال و جواب نقل کیا جاتا ہے۔

نقل استفتا

سنہ ۱۹۳۲ء

موصولہ نمبر (۲۱۶) دارالافتاریاست بھوپال ، محرم الحرام سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹ مئی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں پر رنگون میں مولوی حشمت علی رضاخانی لکھنوی آئے اور اکابر علماء دیوبند کی تصنیفات سے انکی عبارتوں کو کتر بیونت کر کے انکا مطلب غلط سلط بیان کر کے کافر کہا اور عوام سے کہلایا مثلاً حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلویؒ کے اوپر یہ افترا رکھا کہ انھوں نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے کہ اللہ کو مانے اسکے سوا کسی کو نہ مانے۔ اسکے یہ معنیٰ بیان کئے کہ شاہ صاحب نے انبیاء و ملائکہ و جنت و نار وغیرہ کو سب کے ماننے سے انکار کیا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ پر افترا کیا کہ انہوں نے اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے کہ اگر بالفرض والتقدیر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے رسول اللہ کے خاتم النبین ہونے کا انکار کیا ہے۔

حضرتؒ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ پر یہ افترا کیا ہے کہ انھوں نے اپنے ایک فتویٰ میں لکھا ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا جھوٹ بولتا ہے

حضرتؒ مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی مہاجر مدنیؒ پر یہ افترا کیا کہ انھوں نے اپنی

کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے (نعوذ باللہ) زیادہ ہے!

حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی مدظلہ کے اوپر یہ افترا کیا ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر لکھا ہے کہ ایسا علم غیب تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے براہ کرم آپ ان کتابوں کی پوری عبارت کو دیکھ کر انصاف کے ساتھ لکھیں کہ ان عبارتوں کی وجہ سے حضرات اسماء مذکورہ بالا کافر ہیں یا مسلمان؟ بینوا توجروا

المستفتی حاجی معصوم علیخاں از شہر رنگون پوسٹ بکس ۳۰۱

جواب استفتاء نمبر (۱۳۳)

از جانب محکمہ دار القضاۃ و محکمہ مجلس العلماء و دار الافتاء و مجلس دینیات ریاست اسلامی دار الاقبال بھوپال

باسمہ تعالیٰ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

محترم بندہ جناب حاجی معصوم علیخاں صاحب زید عنایتہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے استفسارات کے جوابات حوالہ قلم ہیں۔ حسب ہدایت جناب والا کتب مندرجہ استفتاء بغور دیکھیں ان کتب میں وہ مضامین جو کہ بعض متعصبین پیش کرتے ہیں کسی جگہ نہ پائے تقویۃ الایمان۔ تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ فتاوی رشیدیہ۔ حفظ الایمان کے مصنفین کو کافر کہنا اور انکی طرف ان عقائد فاسدہ کو منسوب کرنا جن سے ان حضرات کا دامن تقدس پاک ہے دراصل ایک باطل اور بے بنیاد بات ہے۔ ان حضرات کی بعض عبارات میں تقدیم و تاخیر حذف و ابدال کرکے ان کے خلاف مراد عوام الناس کو دھوکہ میں ڈالنے کی غرض سے یہ عقائد کفریہ گھڑے گئے ہیں اور ان مصنفین کی طرف منسوب کردئے گئے ہیں حالانکہ یہ حضرات خود ایسے شخص کو کافر کہتے ہیں جو ان خیالات فاسدہ کو اپنے دماغ میں جگہ دے۔ عنقریب ہر جواب کے تحت میں خود ان کتب کے مصنفین کی عبارات پیش کرکے بتلایا جائیگا کہ یہ لوگ ان عقائد باطلہ کی پرزور تردید کررہے ہیں جو کہ انکی طرف محض

تعصب و عناد کی وجہ سے منسوب کئے جارہے ہیں۔ استفتاء میں پانچ سوالات ہیں جن کے جوابات بطور اختصار عرض کئے جاتے ہیں۔

الجواب

جواب نمبر ۱ متعلق عبارت تقویۃ الایمان۔ مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ محض افترا اور بہتان ہے کہ وہ تقویۃ الایمان میں انبیاء، ملائکہ جنت و نار وغیرہ کے منکر ہیں شہید مذکور نے تمام تقویۃ الایمان میں اشارۃً وکنایۃً بھی کسی جگہ ان امور مذکورہ کا انکار نہیں فرمایا چہ جائیکہ اسکی تصریح فرمائیں اور ادنیٰ عقل رکھنے والا شخص بھی تو ان اشیاء کا انکار نہیں کرسکتا مولانا اسمٰعیل شہیدؒ تو ان کبار علماء اور اصفیاء میں سے ہیں کہ آج ہندوستان میں انہیں کے خاندان کا فیض ہے کہ اسلام قائم ہے شاہ ولی اللہ صاحبؒ و شاہ عبدالعزیز صاحبؒ جیسے بزرگوں سے براہ راست فیض حاصل کرنے والا شخص ان عقائد کفریہ کا مرتکب ہو یہ کسی کے خیال میں آنے والی بات نہیں تقویۃ الایمان میں آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ہر بات ثابت کی گئی ہے اور بہت سی آیات اور احادیث وہ نقل فرمائی ہیں جنہیں جنت و دوزخ انبیاء و ملائکہ وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ پس ان تمام آیات و احادیث پر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان ہے اگر ایمان نہ ہوتا تو ان آیات و احادیث کو نقل کیوں فرماتے۔ اب تقویۃ الایمان کی وہ عبارت (جسکو مبتدعین ماقبل و مابعد کو حذف کرکے پیش کرتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ اللہ کو مانے اسکے سوا کسی کو نہ مانے یعنی نہ انبیاء کو اور نہ جنت و نار و ملائکہ کو مانے یہ مطلب مبتدعین نے نکالا ہے جس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے) نقل کیجاتی ہے جس سے اہل فہم خوب اچھی طرح سمجھیں گے کہ اس عبارت سے انکار انبیاء جنت و نار وغیرہ کسی طرح متصور نہیں ہوسکتا۔ ہاں جس طرح لا تقربوا الصلوٰۃ بدوں وانتم سکاریٰ پیش کرکے قرآن مجید سے انکار صلوٰۃ پر کوئی استدلال کرے کہ قرآن مجید میں نماز کی مخالفت آئی ہے کہ نماز کے قریب مت جاؤ اسی طرح صرف یہی عبارت بدون نقل ماقبل و مابعد پیش کرکے کہا جاسکتا ہے کہ تقویۃ الایمان میں اللہ کے سوا کسی کو ماننے کی اجازت نہیں

نہ انبیاء اور نہ جنت وغیرہ پر ایمان لانے کی ضرورت سب سے انکار کیا جارہا ہے۔ اہل
عبارت تقویۃ الایمان سے اہل عقل خود فیصلہ فرمالیں کہ حضرت شہید کیا فرماتے ہیں پوری
عبارت حسب ذیل ہے تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔ ترجمہ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (یعنی سورۃ
انبیاء میں) اور نہیں بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات
یوں ہے کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے۔ سو بندگی کرو میری ف یعنی
جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوا
کسی کو نہ مانے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعوں میں ہے
سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوا سب راہیں غلط ہیں۔

اہل انصاف ذرا غور فرمائیں کہ عبارت مندرجہ بالا سے انکار انبیاءؑ وغیرہ ثابت ہوتا ہے
یا نہیں مولانا شہیدؒ اس موقعہ پر مسئلہ توحید کو بیان فرمارہے ہیں اور شرک کی نفی کرتے ہیں
اب اس موقعہ پر اس عبارت کا مطلب کہ اللہ کو ماننے اور اسکے سوا کسی کو نہ مانے ماقبل و
مابعد کو ملاکر ملاحظہ فرمائیں کیا ہوتا ہے صاف یہی مطلب ہے کہ اللہ کو معبود مانے اور اسکے سوا
کسی کو معبود نہ مانے اگرچہ لفظوں میں معبود کا لفظ نہیں بیان فرمایا مگر قرینہ ایسا واضح
موجود ہے کہ اس لفظ کے بغیر ذکر کئے ہوئے یہی مراد سمجھی جاتی ہے اہل زبان قرائن
کے موجود ہوتے ہوئے بہت سی عبارات حذف کرتے ہیں اور سب اہل زبان ان کا
مطلب سمجھتے ہیں۔ اب یہاں بیان توحید میں جنت ونار وغیرہ کا تذکرہ ہی کیا ان اشیاء
پر ایمان دوسری حیثیت سے ہے ان چیزوں کو معبود نہیں مانا جاتا بلکہ اس معبود کی
مخلوق سمجھکر ایمان لایا جاتا ہے اگر کوئی اللہ کے سوا کسی کو معبود جانے تو وہ کافر ہے۔ تو اب مطلب
صاف ہو گیا کہ اللہ کے ماننے سے مراد اسکا معبود ماننا ہے اور کسی کے نہ ماننے سے مراد
اسکا معبود نہ ماننا ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ پر صرف ایمان لائے اور دوسری تمام
اشیاء سے منکر ہوجائے۔ جیسا کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب الکوکبۃ
الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ کے صفحہ ۱۹ پر حضرت شہیدؒ پر اس عبارت کو نقل کرکے

کہ اللہ کو مانے اسکے سوا کسی کو نہ مانے۔ انکار انبیاء وغیرہ کا الزام قائم کرکے بڑے شدومد
سے کفر کا فتوٰی دیا ہے کہ جو شخص انبیاء ملائکہ جنت ونار کا منکر ہو وہ کافر ہے لہٰذا مولانا
اسمٰعیل شہیدؒ کافر ہوئے۔ اور انکی کورانہ تقلید میں ان کے جملہ معتقدین ومریدین بھی بلا
سوچے سمجھے حضرت شہید کی تکفیر کرتے ہیں۔ اب امید ہے کہ اہل انصاف عبارت مذکورہ
کا مطلب خوب سمجھ گئے ہونگے تقویۃ الایمان کی چند سطور اور نقل کرتا ہوں جنسے ملائکہ قیامت
جنت ونار پر مولانا شہید کا ایمان ثابت ہوگا۔ انبیاء پر ایمان لانا تو عبارت ماسبق سے
ثابت ہو گیا کیونکہ فرماتے ہیں کہ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے
ہیں معلوم ہوا کہ مولانا پیغمبروں کو بھی مانتے ہیں لیکن ماننا معبود ہونیکی حیثیت سے نہیں
بلکہ تبلیغ احکام کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ اور دیگر امور کا ثبوت عبارات مندرجہ ذیل
سے ہوگا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳ سطر ۶۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک نہ بخشا جائیگا جو
اسکی سزا ہے مقرر ملے گی۔ پھر اگر پرلے درجہ کا شرک ہے کہ آدمی جس سے کافر ہوجاتا ہے
تو اسکی سزا یہی ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳ سطر ۹ اور باقی
جو گناہ ہیں ان کی جو جو کچھ سزائیں ہیں سو اللہ کی مرضی پر ہیں چاہے سزا دیوے چاہے
معاف کرے صفحہ ۶۲ سطر ۱۶ یعنی اکثر مشرک مورتوں کو پوجتے ہیں سو اسلئے فرشتوں کو
تصویروں سے گھن آتی ہے اور پیغمبروں کو بھی ان سے نفرت ہے بلکہ سب تصویروں کو
ناپاک سمجھکر گھر سے دور کیجیے کہ پیغمبر بھی خوش ہوں اور فرشتے بھی اس گھر میں آویں اور
انکے قدموں سے گھر میں برکت پھیل جائے۔

اب حضرات رضائیہ عبارات مندرجہ بالا کو دیکھنے کے بعد ہرگز اسکی جرأت نہ فرمائیں
کہ مولانا شہید انبیاء ملائکہ جنت ونار وغیرہ کے منکر ہیں ان عبارات سے خوب واضح
ہو گیا کہ حضرت شہیدؒ کا اشیاء مذکورہ پر کامل ایمان ہے یہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور
انکے خواہ مخواہ کے معتقدین کا مولانا موصوف پر افتراء اور بہتان عظیم ہے کہ وہ ان تمام
امور مذکورہ سے انکار فرماتے ہیں قیامت کے دن مولانا اسمٰعیل شہیدؒ جب اس افتراء
اور بہتان کا مقدمہ جناب باری میں پیش فرمائینگے تو ان تمام مفتریوں کا کیا حشر ہوگا ہیں

اُمید کرتا ہوں کہ تمام رضائیہ اپنے اس افتراء سے توبہ کریں گے اور اپنا نامۂ اعمال سیاہ
کرنے سے باز رہیں گے تقویۃ الایمان سے یہ عبارات بطور اختصار مشتے نمونہ از خروارے
پیش کیگئیں ہیں جسکو اور زیادہ تفصیل مطلوب ہو تو وہ اول سے آخر تک کتاب مذکور کا مطالعہ
کرے تو اسکو سیکڑوں جگہ ثبوت انبیاء و ملائکہ و جنت و نار ملیگا بہت سی آیات قرآنیہ و
احادیث صحیحہ اس بارے میں نقل فرمائیں۔ آخر جوابات میں مولوی احمد رضا خانصاحب
بریلوی کی کتب سے ہی یہ امر دکھلاؤنگا کہ وہ شہید مرحوم کی تکفیر سے کف لسان فرماتے
ہیں اور کافر کہنے سے رکتے ہیں پس رضائیہ اپنے مقتدا کی وہ عبارات ضرور ملاحظہ فرمائیں
جنمیں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کافر کہنے سے انھوں نے پُر زور الفاظ میں منع کیا ہے
سوال اول کا یہ مختصر جواب ختم کرتا ہوں اُمید کرتا ہوں کہ بغور ملاحظہ فرمایا جائیگا۔

جواب نمبر ۲ متعلق عبارت تحذیر الناس۔

تحذیر الناس کو اول سے آخر تک دیکھا کتاب مذکور میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب
نانوتویؒ نے کوئی مضمون ایسا نہیں تحریر فرمایا جس سے ختم نبوت کا انکار سمجھا جائے۔ بلکہ
حضرت موصوف نے آنحضور کے خاتم النبیین ہونے کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے اس طرح
ثابت فرمایا ہے کہ اہل علم و دانش وجد میں آجائیں اور اس طرز سے فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی ختم نبوت ثابت فرمائی ہے کہ مدعیان باطلہ کو کسی قسم کی نبوت کا (خواہ نبوت تشریعی ہو یا
غیر تشریعی) دعوی کرنے کا حوصلہ نہیں ہوسکتا۔ مولانا کی تقریر سے ایک مومن کو قلب
میں محبت نبوی کا جوش پیدا ہوتا ہے اور آنحضور سے کمال محبت پیدا ہوجاتی ہے مولانا
نانوتویؒ پر در اصل یہ اتہام ہے کہ وہ آنحضور کے خاتم النبیین ہونے سے انکار فرماتے
ہیں اور جو عبارت تحذیر الناس کی مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی اور انکی تقلید میں
اُنکے مقلدین پیش کرتے ہیں وہ درمیان کا ایک ٹکڑہ ہے ماقبل و مابعد سے جب ربط
لگا کر اسکو دیکھا جائے تو مطلب حل ہوتا ہے اور یہ ناقلین یہ غضب کرتے ہیں کہ اہل علم
کی عبارات کو تقدیم و تاخیر یا بدون ربط ماقبل و مابعد کے پیش کرکے عوام کو دھوکہ میں
ڈالتے ہیں۔ ہر مصنف کی عبارات ملاحظہ فرمائیے کہ ذرا بھی اس میں تغیر کردیجیے یا مختلف

مقامات کی عبارات کو ایک جگہ جمع کردیجیے تو مطلب مصنف کچھ کا کچھ ہوجائیگا یا بعض عبارت نقل کی
اور بعض نقل نہیں کی جب بھی مفہوم بدل جائیگا۔ قرآن حکیم ہی کو ملاحظہ فرمائیے کہ جب فقط لاتقربوا
الصلوٰۃ نقل کرو تو کچھ مفہوم ہوتا ہے اور وانتم سکاریٰ کو اسکے ساتھ ملادو تو دوسرا مطلب پیدا
ہوجاتا ہے پہلا مفہوم متکلم کے منشاء کے خلاف ہے اور دوسری عبارت جب وانتم سکاریٰ
کا بھی لحاظ رکھا جائے تو عین مقصود ہوتا ہے۔ پس تحذیر الناس کی عبارت کو اسپر قیاس فرمائیے
کہ جب پوری عبارت ماقبل و مابعد سے ربط لگا کر ملاحظہ فرمائیے تو مقصود مطابق متکلم کے ہوتا ہے
اور جب ایک ٹکڑا نقل کیا جائے تو مفہوم دوسرا ہوجاتا ہے۔ اب میں حضرت مولانا کے مقصود کو
پہلے عرض کردوں کہ وہ کیا فرمارہے ہیں اسکے بعد عبارت متنازعہ کا مطلب خود حل ہوجائے گا
مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ تحذیر الناس میں فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
ہونے کو دو حیثیت سے فرمارہے ہیں۔ ایک یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے بعد
تشریف لائے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا آپ خاتم الانبیاء و زمانہ کے اعتبار سے ہیں
آپ کے بعد دروازہ نبوت بند کردیا گیا اس مضمون کو بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے
دوسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح خاتم زمانی ہیں اسی طرح آپ خاتم ذاتی
بھی ہیں خاتم ذاتی کا یہ مطلب ہے کہ جس قدر کمالات اور مراتب نبوت ہیں وہ سب آپ کی
ذات اقدس پر ختم ہیں زمانہ نبوت بھی آپ پر ختم مکان نبوت بھی آپ پر ختم اور جسقدر مراتب
قرب و کمالات الٰہیہ ہیں وہ سب آپ میں بتمامہ و کمالہ موجود ہیں اور سب کا خاتمہ آپ ہی کی ذات
ستودہ صفات پر ہوا ہے اور آپ میں کمالات بالذات ہیں اور عالم میں جس کسی کو کوئی
کمال عطا ہوا ہے وہ آپ ہی کی ذات اقدس کے ذریعہ سے عطا ہوا ہے آپ کو خدائے ذوالجلال
والاکرام نے بلا ذریعہ اور واسطہ کسی کے کمالات نبوت عطا فرمائے اور پھر تمام انبیاء علیہم السلام
و اولیاء کرام بلکہ جملہ مخلوقات کو جو کچھ کمالات حاصل ہوئے وہ آپ ہی کی ذات سے حاصل ہوئے
مثال کے طور پر سمجھئے کہ آفتاب میں اللہ جل شانہ نے تمام و کمال روشنی رکھدی اب عالم میں
جسقدر روشنیاں ہیں انکا خاتمہ آفتاب پر ہوتا ہے تمام عالم بذریعہ آفتاب ہی کے منور ہے لیکن
آفتاب کا نور بالذات ہے یعنی اس نور میں سوائے خدا کے اور کوئی ذریعہ اور واسطہ نہیں خدا نے

تمام نور آفتاب میں جمع فرمادیا ہے اب جو نور بھی کسی شئے میں پیدا ہوتا ہے وہ آفتاب ہی سے آتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے جمیع کمالات ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع فرمادیئے ہیں منجملہ کمالات کے نبوت بھی ایک کمال ہے اور نبوت بالذات آپ ہی کے لئے ثابت ہے اور انبیا کیلئے بالعرض یعنی بواسطہ آنحضور کے ثابت ہے اوروں کی نبوت آپکا فیض ہے لیکن آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔ غرض کہ آپ جیسے نبی اللہ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔ آنحضورؐ کے لئے جب یہ وصف نبوت ذاتی قرار پایا تو ہر وقت آپ کی ذات اقدس کے لئے لازم ہوا۔ آپ اُسوقت بھی نبی تھے جبکہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے بلکہ پانی اور مٹی سے انکا مادہ تیار کیا جارہا تھا خود ہی آنحضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کنت نبیا وآدم بین الماء والطین۔ اور چونکہ سلسلہ نبوت آپ ہی پر ختم ہوا ہے تو اس معنی کر خاتم النبیین اسوقت بھی تھے جبکہ آپ دنیا میں تشریف لائے بھی نہیں تھے چونکہ آپ کے زمانہ یا آپ کے زمانہ کے بعد کوئی دوسرا نبی آ نہیں سکتا کیونکہ خود فرمادیا لا نبی بعدی لیکن بطریق فرض سمجھو کہ اگر خود آنحضور کے زمانہ یا بعد آنحضور کے کوئی نبی پیدا ہو تو بھی آپ خاتم النبیین اس معنی کر رہیں گے یہ معنی نہیں کہ آپ کے لئے ختم زمانی ثابت نہیں بلکہ ختم زمانی تو آیت واحادیث واجماع سے ثابت ہے یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ آپ کا وہ وصف ذاتی جو کہ اللہ جل شانہٗ نے بلا کسی بشر کے واسطہ کے آپ کی ذات بابرکت میں رکھا ہے یعنی آپکا منبع الکمالات اور خاتم الکمالات ہونا ایسا وصف ہے کہ اگر کسی محال اور ناممکن بات کو فرض بھی کرو جب بھی وہ وصف آپ کے لئے بدستور باقی رہتا ہو اب آپ کے زمانہ یا بعد آپ کے کسی نبی کا پیدا ہونا محالات اور ناممکنات میں سے ہے لیکن اگر اس ناممکن بات کو تسلیم بھی کر لو تو بھی آپ کے اس وصف ذاتی میں کچھ فرق نہ آئے گا یعنی آپ خاتم النبیین ذاتی اسوقت میں بھی رہیں گے جسوقت اس ناممکن بات کو بھی فرض کر لیا جائے۔ اب اس تقریر کے بعد تحذیر الناس کی اس عبارت کا مطلب (جو بلا ربط ماقبل و ما بعد کے پیش کر کے انکار ختم نبوت ثابت کرتے ہیں) صاف اور واضح ہو گیا وہ عبارت حسب ذیل ہے۔

تحذیر الناس صفحہ ۱۴ کی عبارت میں حضرت مولانا فرماتے ہیں۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی نبی ہو تو آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے اور صفحہ ۲۸ پر فرماتے ہیں کہ اگر بالفرض

بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ اس عبارت میں خاتم ذاتی کی بابت فرمارہے ہیں کہ اگر فرض بھی کر لو الخ تو بھی آپ کا خاتم ذاتی ہونا بدستور باقی ہے اس موقعہ پر ختم نبوت ذاتی کا ثبوت فرمارہے ہیں یہ مختصر مضمون تحذیر الناس کی اس تقریر کا خلاصہ ہے جسمیں آنحضورؐ کی خاتمیت ذاتی کو ثابت فرمایا ہے۔ اب عبارت اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔ کا مطلب تقریر مذکور سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ اس صورت میں خاتمیت سے مراد خاتمیت ذاتی ہے یعنی آپکی خاتمیت ذاتی بہرحال باقی رہے گی آپ اس وقت بھی منبع فیض اور جامع کمالات نبوت رہیں گے لیکن ایسا ہو نہیں سکتا کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور نبی پیدا ہو کیونکہ آپ کا خاتم زمانی ہونا بھی ضروریات سے ہے اگر کوئی اسکا منکر ہو وہ کافر ہے۔ اب چند عبارات تحذیر الناس و مناظرہ عجیبہ سے نقل کی جاتی ہیں جنسے خاتمیت زمانی کا ثبوت ملیگا۔ یہ بات واضح رہے کہ مولانا نانوتوی ایسے شخص کو کافر اور خارج از اسلام جانتے ہیں جو آنحضور کو خاتم النبیین زمانی نہ مانے اور آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز سمجھے۔ یہ چند عبارات ملاحظہ ہوں

تحذیر الناس صفحہ ۱۰ سو اگر اطلاق و عموم ہے تو ثبوت خاتمیت ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادہر تصریحات نبوی صلعم مثل انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی او کما قال۔ جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی کیونکہ یہ مضمون معنی خاتمیت زمانی درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اسکا منکر کافر ہے ویسا ہی اسکا منکر کافر ہے۔ اس عبارت میں حضرت مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کے منکر کو ویسا ہی کافر فرمارہے ہیں جیسا کہ تعداد رکعات نماز کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے اور حدیث مذکور جس میں الا انہ لا نبی بعدی موجود ہے اس ختم نبوت زمانی کے ثبوت میں پیش فرمارہے ہیں اب ذرا غور سے ملاحظہ فرمایا جائے کہ اس سے زیادہ ختم نبوت زمانی کا اور کیا اقرار ہو سکتا ہے کہ اسکے منکر کو کافر فرماتے ہیں اب تحذیر الناس کی وہ عبارت ماقبل و

ما بعد سے حذف کرکے پیش کرنا جن میں ختم نبوت ذاتی کو بیان فرمایا جارہا ہے اور تمام قرائن کو نظر انداز کرکے محض عوام کو دھوکہ میں ڈالنے کی غرض سے عبارت تحذیر الناس کو پیش کرنا یہ انصاف کے خلاف ہے اب تحذیر الناس کی وہ عبارت نقل کیجاتی ہے جس میں عقلی دلیل مولانا نے پیش فرمائی ہے کہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے اول یا درمیان میں تشریف لا ہی نہیں سکتے تھے بلکہ یہ ضروری تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے آخر میں تشریف لاکر ختم نبوت زمانی فرمائیں اور خاتم الانبیاء زمانی ہوں دلیل ملاحظہ ہو۔

تحذیر الناس صفحہ ۸ بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف نبوت میں موصوف بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء موصوف بالعرض ہیں۔ اس صورت میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول یا وسط (یعنی درمیان میں) رکھئے تو انبیاء متاخرین کا دین اگر دین محمدی کے مخالف ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا حالانکہ خود فرماتے ہیں مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔ اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضروری ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی۔ سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو بعد وعدہ محکم۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کی کیا ضرورت تھی اور اگر علوم انبیاء متاخرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہونا غلط ہو جاتا۔

حضرت مولانا نے عبارت مذکورہ میں دلیل عقلی سے ثابت فرمایا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے بعد اسوجہ سے تشریف لائے جو مذکور ہوئی اب آپ کے بعد کوئی نبی عقلاً آ ہی نہیں سکتا آپ نے تشریف لاکر ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند کردیا اب جو دعوٰی نبوت کرے وہ کاذب ہے۔ اب چند عبارات مناظرہ عجیبہ کی اور نقل کیجاتی ہیں جنسے بالوضاحت ثابت ہوگا کہ حضرت مولانا خاتمیت زمانی کو کیسا ضروری فرمارہے ہیں مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم امروہوی کو تحذیر الناس کی بعض عبارات پر شبہات پیش آئے تھے حضرت مولانا نانوتویؒ سے تحریری مناظرہ قرار پایا آخر کار مولوی عبدالعزیز صاحب نے تسلیم کیا کہ جو مولانا فرماتے ہیں وہ حق ہے چنانچہ مناظرہ عجیبہ کے آخر میں مولوی صاحب مرحوم کا اعتراف حق درج ہے مناسب

معلوم ہوا کہ چند عبارات اس سے نقل کیجائیں۔

مناظرہ عجیبہ صفحہ ۳ مولانا۔ حضرت خاتم المرسلین کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول المخلوقات ہیں۔ صفحہ ۲۷ مولانا۔ خاتمیت زمانی کی میں نے توجیہ اور تاکید کی ہے تغلیط نہیں کی۔ مگر گوشہ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں۔ مناظرہ عجیبہ صفحہ ۳۹ مولانا۔ خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔

صفحہ ۱۰۳ غور سے ملاحظہ ہو۔ اپنا دین و ایمان ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں۔ جو اس میں تامل کرے اسکو کافر سمجھتا ہوں۔ ختم ہوئی عبارت مناظرہ عجیبہ کی۔ اب فیصلہ ناظرین پر ہے کہ جو شخص اس شدہ مد سے ختم نبوت زمانی کا اقرار کرے اور اسکے منکر کو کھلے الفاظ میں کافر کہے اس پر یہ الزام کہ وہ ختم نبوت کا منکر ہے یہ محض افتراء و بہتان ہے خلاصہ یہ کہ مولانا نانوتویؒ نے آپ کی خاتمیت دو قسم کی بیان کی ایک خاتمیت ذاتی جس کے مفہوم میں تاخر زمانی نہیں ہاں اسکو لازم ہے دوسری خاتمیت زمانی جس سے تاخر زمانی مراد ہے جسکو شوق ہو وہ تحذیر الناس کو ملاحظہ کرے اب تحذیر الناس کی مختلف مقامات کی عبارات جمع کرکے اور ماقبل و مابعد کو نظر انداز کرکے جو شخص مولانا کی طرف یہ منسوب کرے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں یہ اس کی افتراء پردازی پر محمول کیا جائے۔

جواب نمبر(۳)، متعلق عبارت فتاوی رشیدیہ جلد اول

جو شخص فتاوٰی رشیدیہ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ اسمیں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ خدا (نعوذ باللہ) جھوٹ بولتا ہے وہ بالکل جھوٹ کہتا ہے مولانا پر زبردستی کا الزام قائم کرتا ہے اور حسام الحرمین صفحہ ۱۳ پر جو فتوٰی مولانا کی طرف منسوب کیا ہے وہ غلط ہے کسی متعصب اور مفتری نے یہ کارروائی کی ہے مولانا اپنی حیات میں اسکا انکار فرماتے رہے اور انکی تحریرات اسکے خلاف شائع ہوتی رہی ہیں خود فتاوٰی رشیدیہ کی عبارت حسب ذیل ہے اسکا فیصلہ فرمایا جائے۔ ایک سوال کے جواب میں حضرت گنگوہیؒ مندرجہ ذیل عبارت تحریر فرماتے ہیں۔ فتاوٰی رشیدیہ صفحہ ۱۱۸ ذات حق تعالیٰ جل جلالہ کی

پاک و منزہ ہے اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جائے معاذ اللہ تعالیٰ اسکے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ملعون اور مخالف قرآن و حدیث و اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً انتہیٰ

(مہر و دستخط حضرت گنگوہی)

فتاوی رشیدیہ کی عبارت مذکورہ بالا سے ہر منصف فیصلہ کر سکتا ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم نہ صرف اس امر کے عقیدہ رکھنے والے کو کافر مانتے ہیں بلکہ اگر کوئی صرف زبان سے بھی یہ کلمات خبیثہ ادا کرے اسکو بھی ملعون و کافر فرما رہے ہیں۔ کیا اس عبارت کے دیکھنے کے بعد بھی کوئی شخص حضرت مولانا موصوف پر اس قسم کا اتہام لگانے کی جرأت کرے گا پس مولانا مرحوم اس عقیدہ سے بالکل پاک ہیں

جواب نمبر (۴) متعلق عبارت براہین قاطعہ۔

مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنیؒ نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں کسی جگہ یہ مضمون نہیں تحریر فرمایا کہ شیطان لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد ہے اس خبیث مضمون کی خود مولانا موصوف المہند وغیرہ میں تردید فرما رہے ہیں۔ مولانا خلیل احمد صاحب نے تو براہین قاطعہ میں اس امر کی تصریح کی ہے کہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و کمال میں مخلوقات میں کوئی بھی مماثل اور ہم پلہ نہیں۔

براہین قاطعہ صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں۔ پس کوئی ادنیٰ مسلمان بھی فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و کمالات میں کسی کو آپ کا مماثل نہیں جانتا۔ انتہیٰ

اس عبارت مذکورہ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ مولانا خلیل احمد صاحب آنحضورؐ کے علم و شرف میں انبیاء کرام کو بھی مماثل نہیں جانتے بلکہ اسکی تصریح فرما دی کہ ادنیٰ مسلمان بھی اس فاسد عقیدہ کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا پس معلوم ہوا کہ آپ کا شرف و کمالات میں مخلوقات میں کوئی بھی شریک نہیں۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مولانا اس تصریح کے بعد ایسی صریح البطلان بات کا عقیدہ رکھیں کہ نعوذ باللہ شیطان کا علم وسیع ہے آپ کے

علم سے۔ اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ کی وہ عبارت جس سے یہ حضرت کفر یہ مضمون اور تنقیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکالتے ہیں پیش کیجائے پھر خود اہل عقل اسکا فیصلہ کر لیں کہ اس عبارت میں کیا کفر لازم آتا ہے عبارت براہین نقل کرنے سے قبل یہ بات ظاہر کر دینا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مولانا خلیل احمد صاحب کیا مضمون تحریر فرما رہے ہیں ماقبل و مابعد کی عبارت کو حذف کر کے یہ مضمون تراشا گیا ہے اور بلا قرینہ اس عبارت کو نقل کیا گیا ہے اس لئے عوام کو اشتباہ پیدا ہو گیا ہے۔

مولانا خلیل احمد صاحب مرحوم ایک کتاب مسمّیٰ انوار ساطعہ مؤلفہ مولوی عبدالسمیع صاحب ساکن رام پور منہیاران ضلع سہارنپور کے ان مضامین کی تردید فرما رہے ہیں جو کہ خلاف شرع اور بدعت ہیں براہین قاطعہ اسی کتاب کا رد ہے۔ مولف انوار ساطعہ کا یہ دعویٰ کہ مجلس میلاد میں ہر جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے ہیں اسپر کوئی دلیل نقلی پیش نہیں کی بلکہ شیطان اور ملک الموت و آفتاب کے اوپر قیاس کر کے کہ جب یہ مخلوقات باوجودیکہ ادنیٰ اور ارذل ہیں جب ان کو اسقدر وسعت دیگئی ہے تو آنحضورؐ جو کہ افضل المخلوقات ہیں آپ کو اسکے مقابلہ میں علم محیط آسمان و زمین کا خود بخود ہو گا جب ادنیٰ میں یہ وسعت کہ شیطان گمراہ کرنے کے لئے ہر جگہ پہنچتا ہے اور ملک الموت قبض ارواح کے سلسلہ میں تمام زمین کا چکر لگاتا ہے تو اعلیٰ میں اسکے اوپر قیاس کر کے دیکھا جائے تو علم محیط کل اشیاء کا ہو گا۔

انوار ساطعہ صفحہ ۷۹ اشرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے کہ ملک الموت قابض ہے جمیع ارواح جن و انس و بہائم اور جمیع مخلوقات کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے دنیا کو اسکے سامنے مثل چھوٹے خوان کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ مثل طشت کے۔ فیقبض من ھٰہنا وھٰہنا یعنی ادھر سے لیتا ہے جان کو اور ادھر سے لیتا ہے۔ اب خیال کرو کہ ایک آن میں مشرق سے مغرب تک کسقدر چیونٹی۔ مچھر کیڑے مکوڑے اور چرند۔ پرند۔ درند۔ آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک الموت موجود رہتا ہے۔ انوار ساطعہ صفحہ ۱۸۰۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت تو ایک فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود رہتا ہے۔ اسی طرح سمجھو کہ جب سورج ہر جگہ

یعنی اقالیم سبعہ میں موجود ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے تو روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ساتویں آسمان پر علیین میں موجود ہے اگر وہاں سے آپ کی نظر کل زمین الخ

یہ چند سطور انوار ساطعہ کی اس لئے نقل کی گئی ہیں کہ اصل قصہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ براہین قاطعہ میں جو شیطان و ملک الموت کے علم کی بابت بیان کیا گیا ہے وہ کس مناسبت سے بیان کیا گیا ہے مؤلف انوار ساطعہ نے شیطان اور ملک الموت کی یہ حالت دیکھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان ادنیٰ مخلوقات میں یہ وسعت دی کہ جہاں چاہیں چلے جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ان سب سے افضل ہیں ان کو روئے زمین کا علم محیط خود بخود ہو گا۔

اب مولانا خلیل احمد صاحب مرحوم نے اس عقیدہ کی تردید کی ہے کہ ادنیٰ کو دیکھ کر اعلیٰ میں اس قسم کے اوصاف یا زائد اپنے قیاس سے ثابت کرنا درست نہیں مثلاً ایک چمار جوتہ بنانے کا ماہر ہے اور دن بھر میں پچاس جوڑے جوتے وہ بنا لیتا ہے تو کوئی ان مولوی صاحب سے یہ کہے کہ جب وہ چمار پچاس جوڑے تیار کر لیتا ہے حالانکہ وہ آپ سے مرتبہ میں بہت کم ہے اور آپ عالم فاضل عالی مرتبہ ذی عزت شخص ہیں جب وہ اس قدر اس فن میں ماہر ہے تو آپ کا کیا حال ہو گا آپ تو ایک منٹ میں پچاس جوڑے جوتے بنا لیتے ہوں گے تو اس وقت کیا جواب ہو گا بس یہی جواب دیا جائیگا کہ جوتہ بنانا کوئی کمال نہیں ہمارا کمال اور ہے جس سے ہماری فضیلت ثابت ہے۔ اب مثلاً شیطان کو ضلالات اور گمراہیوں کی بابت علم دیا گیا اور ملک الموت کو قبض ارواح کا علم دیا گیا اور ان سے افضل کو اس علم ضلالت و گمراہی وغیرہ سے پاک رکھا گیا تو کوئی عاقل اس ادنیٰ کی فضیلت کا قائل نہ ہو گا۔ چنانچہ براہین قاطعہ میں مؤلف انوار ساطعہ کے اس قیاس فاسد کو باطل کرنے کے لئے بہت سی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ کہ موسیٰ علیہ السلام افضل اور عالی مرتبہ ہیں خضر علیہ السلام سے لیکن علم مکاشفہ میں خضر علیہ السلام زیادہ ہیں اس خاص بات کی وجہ سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی۔ ایک مثال اور دی ہے کہ مؤلف انوار ساطعہ بہر حال شیطان سے افضل ہیں اور مسلمان کیسا ہی فاسق کیوں نہ ہو وہ بھی شیطان سے افضل ہو گا لیکن وسواس پیدا کرنے اور گمراہ کرنے کا علم جو شیطان کو ہے وہ

کسی کو نہ ہو گا لیکن مؤلف انوار ساطعہ کے قیاس کی بموجب افضل میں ضرور یہ علم علی وجہ الاکمل موجود ہو گا بلکہ افضل کو یہ علم ذاتی ہو گا۔ مؤلف انوار ساطعہ کے ان قیاسات کو باطل فرما کر مولانا خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں الحاصل غور فرمانا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (یعنی خاص امور مذکورہ میں) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم (ذاتی) کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱

عبارت براہین قاطعہ سے خوب واضح ہو گیا کہ مولانا شیطان و ملک الموت کے علم پر قیاس کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں کہ ان مخلوقات کے حال کو دیکھ کر حضورؐ کو علم محیط زمین کا قیاس سے ثابت کرنا شرک ہے کیونکہ علم محیط خدا کے لئے ثابت ہے اور اسی علم محیط کی نفی کرنی مقصود ہے۔ اور اس علم محیط کو خدا کے لئے خاص کرنا مولوی احمد رضا خاں بریلوی بھی افتائے حرمین کے صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں اور علم محیط یہ صرف اللہ ہی کے لئے ہے انتہیٰ اب اگر مولانا نے براہین قاطعہ میں آنحضورؐ کے لئے علم محیط کی نفی کی ہے تو کیا بیجا کیا یہ مطلب نہیں کہ شیطان و ملک الموت کو علم محیط ثابت کر رہے ہیں اور آنحضورؐ سے اسکی نفی فرماتے ہیں جبکہ یہ مطلب ہے کہ شیطان و ملک الموت کو جو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص قسم کی وسعت دی ہے اسکو دیکھ کر آنحضورؐ کے لئے علم ذاتی اور علم محیط جو کہ اعطائے الٰہی ہو ثابت کرنا شرک ہے۔ اور خود ہی صفحہ ۵۲ پر تحریر فرماتے ہیں اور یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کرے۔ (یعنی وسعت علم کی نفی سے مراد بھی علم ذاتی ہے) مولانا خلیل احمد صاحب پر جب مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے کفر کا فتویٰ اس عبارت کو پیش کر کے لگایا تو بعض حضرات نے مولانا سے استفسار کیا جو کہ اس موقع پر نقل کرتا ہوں اس سے اور واضح ہو جائیگا کہ مصنف براہین قاطعہ الیم شخص کو کافر فرماتے ہیں جو کہ شیطان وغیرہ کے علم کو حضورؐ کے علم سے وسیع اور زائد کہے

استفتاء نقل از السحاب المدرار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت مخدومی و مکرمی جناب مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور دامت برکاتہم۔

بعد تحیہ ماثورہ عرض ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حسام الحرمین میں آپکی نسبت یہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی کہ ابلیس کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ امور ذیل دریافت طلب ہیں

(۱) کیا اس مضمون کی آپ نے اپنی کتاب براہین قاطعہ یا کسی دوسری کتاب میں تصریح فرمائی ہے؟

(۲) اگر تصریح نہیں کی تو بطریق لزوم کے اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ مضمون آپ کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے یا نہیں؟

(۳) اگر یہ مضمون نہ صراحۃً بیان فرمایا نہ اشارۃً نہ کنایۃً آپ کے کلام کو لازم نہ آپکی مراد تو جو شخص ایسا اعتقاد رکھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ابلیس کا علم زیادہ ہے اُسکو آپ مسلمان جانتے ہیں یا کافر؟

(۴) جس عبارت کو خانصاحب بریلوی براہین قاطعہ سے نقل کرتے ہیں اس عبارت کا صحیح مطلب کیا ہے؟ بینوا توجروا۔ مستفتی۔

الجواب ومنہ الوصول الی الصواب

مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی نے بندہ پر جو الزام لگایا ہے وہ بالکل بے اصل اور لغو ہے میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر و مرتد و ملعون جانتے ہیں جو شیطان علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔ چنانچہ براہین قاطعہ کے صفحہ ۴ میں یہ عبارت موجود ہے پس کوئی ادنیٰ مسلم بھی فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقرب و شرف کمالات میں کسی کو آپکا مماثل نہیں جانتا خانصاحب بریلوی نے یہ مجھ پر اتہام لگایا ہے اسکا حساب تو روز جزا ہوگا۔ یہ کفری مضمون کہ شیطان

علیہ اللعن کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے براہین کی کسی عبارات میں نہ صراحۃً ہے نہ کنایۃً۔ اور جس مضمون کو خانصاحب براہین کی عبارت پیش کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں وہ عبارت یہ ہے۔ اسکے بعد براہین قاطعہ کا مطلب بیان فرمایا کہ علم ذاتی کی نفی کرنی مقصود ہے۔ اب آخر جواب میں مولانا نے فرمایا۔ غرض کہ خانصاحب بریلوی نے محض اتہام اور کذب خالص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ مجھکو تو کبھی مدت العمر اسکا وسوسہ بھی نہیں ہوا کہ شیطان کیا کوئی ولی اور فرشتہ بھی آپ کے علوم کی برابری کرسکے چہ جائیکہ علم میں زیادہ ہو یہ عقیدہ جو خانصاحب نے بندہ کی طرف منسوب کیا ہے کفر خالص ہے۔ اسکا مطالبہ خانصاحب سے روز جزا ہوگا۔ میں اس سے بالکل بری ہوں۔ اور پاک۔ وکفی باللہ شہیداً۔

اہل اسلام عبارات براہین قاطعہ کو بغور ملاحظہ فرمائیں مطلب صاف اور واضح ہے۔

حررہ خلیل احمد (خلیل احمد)

اب اہل انصاف خود فیصلہ فرمالیں کہ مصنف براہین قاطعہ مولانا خلیل احمد صاحب خود ایسے شخص کو کافر فرماتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کسی کو بھی زیادہ بتلائے اور جو عبارات براہین قاطعہ راقم نے پیش کیں ہیں ان میں غور و تامل فرمایا جائے براہین کی اُس عبارت کا حل بھی ہو جائیگا جو کہ صفحہ ۵۱ کی عبارت ہے جس سے تکفیری مضمون گھڑ لیا گیا ہے۔ مولانا نے اس براہین اور فتویٰ مذکور میں صاف اقرار فرمایا کہ علم و شرف کمالات میں آنحضور کا کوئی بھی مماثل نہیں اب محض عناد و تعصب کی بنا پر مولانا کی طرف وہ مضمون منسوب کیا جائے جس کو وہ خود خبیث بتلا رہے ہیں۔ صفحہ ۵۱ کے درمیان کی عبارت پیش کرکے اور ماقبل و مابعد سے تمام قرائن وغیرہ حذف کرکے مولانا پر یہ اتہام لگایا ہے۔ اہل تفکر اس تحریر کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ خدا نے چاہا تو شبہ مذکور دفع ہو جائیگا۔

جواب نمبر (۵) متعلق عبارت حفظ الایمان

حفظ الایمان مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کو بغور دیکھا مولانا نے کہیں

یہ نہیں فرمایا کہ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر صبی و مجنون و بہائم وغیرہ کو ہے مولانا کی عبارت اور مفہوم کو بغیر سوچے سمجھے یہ کفریہ مضمون بنایا گیا ہے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ہی سے اسکا سوال کرلیا جائے کہ آپ نے یہ مضمون حفظ الایمان میں بیان فرمایا ہے یا نہیں۔ ایک استفتاء معہ جواب مولانا موصوف اور نقل کیا جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ مولانا تھانوی اپنے مضمون کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ مولانا تھانوی نے ایک استفتاء کے جواب میں جو کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کے متعلق ہے جو یہ حضرات رضائیہ پیش کرکے مولانا پر اتہام لگاتے ہیں۔ ایک رسالہ بسط البنان تحریر فرمایا ہے عبارت حفظ الایمان کا خود مصنف نے مطلب بیان فرمایا ہے مصنف سے بہتر اور کوئی کیا مطلب بیان کرسکتا ہے۔ یہ چند سطور بسط البنان کی نقل کیجاتی ہیں۔

باسمہٖ تعالیٰ حامداً ومصلیاً ومسلماً

بخدمت اقدس حضرت مولٰنا المولوی الحافظ الحاج الشاہ محمد اشرف علی صاحب مدفیوضکم العالی بعد سلام مسنون عرض ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حفظ الایمان میں اس امر کی تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر بچے اور پاگل بلکہ ہر جانور چارپائے کو حاصل ہے اسلئے امور ذیل دریافت طلب ہیں۔

(۱) آیا آپ نے حفظ الایمان میں یا کسی اور کتاب میں ایسی تصریح کی ہے؟

(۲) اگر تصریح نہیں کی تو بطریق لزوم بھی یہ مضمون آپکی کسی عبارت سے نکل سکتا ہے؟

(۳) آیا ایسا مضمون آپکی مراد ہے۔

(۴) اگر آپ نے نہ ایسے مضمون کی تصریح فرمائی ہے نہ اشارۃً مفاد عبارت ہے نہ آپکی مراد ہے تو ایسے شخص کو جو یہ اعتقاد رکھے یا صراحۃً یا اشارۃً کہے آپ اسے مسلمان جانتے ہیں یا کافر؟ بینوا توجروا۔ مستفتی۔

الجواب

مشفق مکرم سلمہم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم۔ آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں

(۱) میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا خطرہ نہیں گذرا۔ (۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا چنانچہ اخیر میں عرض کرونگا۔ (۳) جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اسکا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہوسکتا ہے (۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یا کنایۃً یہ بات کہے اسکو میں خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا اب آخر میں اس جواب کی تتمیم کے لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کی مزید توضیح کردوں جس کی بنا پر مجھ پر یہ تہمت لگائی گئی ہے۔ بسط البنان کی یہ مختصر سی عبارت نقل کیگئی ہے آگے حضرت مولانا نے تفصیل سے اسکا جواب دیا ہے اور عبارت متنازعہ کی پوری توضیح فرمائی تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ اب جوابات بطریق اختصار ختم ہوئے۔ یہ علمائے کرام الزامات سے بالکل صاف اور پاک ہیں جو کہ مندرجہ استفتاء ہیں لہذا ان حضرات کی تکفیر کسی طرح نہیں ہوسکتی واللہ اعلم فقط

کتبہ العبد الاحقر سید عزیز احمد عفی عنہ الحنفی النقشبندی الچشتی القادری السہروردی۔ مدرس جامعہ احمدیہ عربیہ دینیہ دارالاقبال بھوپال۔

از دفتر مجلس العلماء بھوپال

جوابات مجیب رد مکائد فرقہ رضائیہ کیواسطے کافی ہیں اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت کرے واللہ یہدی من یشاء محمد عبداللہ عفی عنہ رکن مجلس العلماء بھوپال محمد عبدالرحمن رکن مجلس العلماء بھوپال محمد شعیب عفا اللہ عنہ رکن مجلس العلماء خلف جناب قاضی محمد یحییٰ صاحب مرحوم سید محمد عفی عنہ رکن مجلس العلماء بھوپال سید محمد محسن عفی عنہ بن صدر العلماء مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب مرحوم معتمد مجلس العلماء بھوپال مورخہ ۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

محکمہ مجلس العلماء ریاست بھوپال ۱۳۴۹ھ

(نوٹ) مولانا محمد عبداللہ صاحب و مولانا محمد عبدالرحمن صاحب و مولانا سید محمد صاحب ان حضرات علماء کا تمام جواب استفتاء نمبر (۲) میں آچکا ہے

از دفتر مجلس دینیات بھوپال

تقویۃ الایمان کی پوری عبارت دیکھنے سے واضح ہے کہ مصنف رسول کو بھی مانتے ہیں اور فرشتوں کو بھی جنت کو بھی نار کو بھی لیکن ہر چیز کو اسکے مرتبہ میں ماننا چاہتے ہیں البتہ رسول کو یا فرشتوں کو خدا کے مرتبہ میں ماننا نہیں چاہتے اور یہی مذہب حق ہے خدا خدا ہے۔ اور بندہ بندہ۔ کسی بندہ کو خدا کی خدائیت میں ادنیٰ شرکت نہیں ہے۔

اسیطرح سے مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی عبارت مندرجہ تحذیر الناس سے ظاہر ہے کہ ممدوح نہ صرف ختم نبوت کے قائل ہیں بلکہ اسکے زبردست حامی ومثبت ہیں۔

مولانا رشید احمد صاحبؒ کے فتاویٰ سے ظاہر ہے کہ موصوف اُس شخص کو جس کا یہ عقیدہ ہو کہ (نعوذ باللہ) خدا جھوٹ بولتا ہے کافر ملعون قرار دیتے ہیں چہ جائیکہ خود قائل ہوں براہین قاطعہ کی عبارت مندرجہ فتوی سے ظاہر ہے کہ مصنف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شرف میں اور کسی کمال میں کسی شخص کو برابر نہیں مانتے ہیں۔

مولوی اشرف علی صاحب کے جواب مندرجہ فتوی سے ظاہر ہے کہ مولانا صاحب اس اعتقاد کو کہ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا ہر صبی ومجنون وبہائم کو ہے خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی کسی کتاب میں اس مضمون کو نہیں لکھا اور نہ کبھی اس کا خیال وخطرہ میرے قلب میں گذرا۔ پس ان حالات کی بنا پر علماء کرام ممدوحین کی نسبت ان امور کا منسوب کرنا صریح کذب وعظیم بہتان ہے۔ اور فتوی مولوی عظیم احمد صاحب صحیح ودرست ہے واللہ تعالیٰ اعلم واتم واحکم۔ کتبہ محمد فاروق[۵۴۴] غفرلہ معتمد مجلس دینیات بھوپال۔ مورخہ ۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ۔

الجواب صحیح محمد عبداللطیف[۵۴۵] عفی عنہ واعظ
الجواب صحیح بختیار خاں[۵۴۶] واعظ شہر بھوپال
الجواب صحیح ابوالبرکات[۵۴۸] عفی عنہ واعظ شہر

محکمہ مجلس دینیات ریاست بھوپال سنہ ۱۳۴۹ھ

قد اصاب المجیب
حررہ خادم العلماء سید شریف حسین[۵۴۷] عفی عنہ بن صدر العلماء مولوی سید ذوالفقار احمد صاحب قدس سرہ سابق رکن مجلس العلماء بھوپال

الجواب صحیح مبارک حسین[۵۴۹] واعظ شہر الجواب صحیح محمد ابراہیم[۵۵۰] غفرلہ واعظ شہر الجواب صحیح مسکین عبدالرشید[۵۵۱] عفی عنہ واعظ شہر ۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ۔ الجواب صحیح محمد صدر الدین[۵۵۲] مدرس دوم جامعہ احمدیہ بھوپال اصاب ما اجاب المجیب الحقق محمد علیم الدین[۵۵۳] عفی عنہ مدرس جامعہ احمدیہ بھوپال۔ الجواب صحیح سید احمد حسن[۵۵۴] عفی عنہ مدرس دار العلوم جامع احمدیہ بھوپال

الجواب صحیح غلام یحییٰ[۵۵۵] مدرس جامعہ احمدیہ بھوپال

المجیب مصیب محمد محی الدین[۵۵۶] مدرس فاضل جامعہ احمدیہ۔ الجواب صحیح محمد حسن[۵۵۷] مدرس مدرسہ احمدیہ الجواب صحیح نظام الدین[۵۵۸] مدرس مدرسہ احمدیہ۔ اصاب فی ما اجاب حافظ محمد عبدالباری[۵۵۹] غفرلہ مولوی فاضل ادب دینیات الجواب صحیح حافظ منظور احمد[۵۶۰] فاضل دینیات

الجواب

جو صاحب خواہ وہ مولوی حشمت علی رضا خانی ہوں یا کوئی دوسرے ان اکابر علماء واولیاء کرام جن کی نسبت سوال میں تذکرہ ہے کفر کا فتوی دیں اور دوسروں سے بھی ان حضرات کو کافر کہلوائیں شرعاً یہ فتوی دہندگان خود ہی کافر ہیں اور ناواقف از احکام شریعت وطریقت۔ نہ ان کو احکام فقہ سے مس ہے۔ نہ حدیث وقرآن پاک سے لگاؤ۔ میں بعض عبارت فقہ لکھتا ہوں اُس سے ثابت ہوگا کہ یہ لوگ بالکل علم فقہ سے نادان ہیں۔ درمختار میں مرقوم ہے۔

واعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ کما حررہ فی البحر وعزاہ فی الاشتباہ الی الصغریٰ وفی الدرر وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ الخ۔

اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ مسلمان کے کلام کو جب تک کسی معنی حسن پر محمول کرنا ممکن ہو اُس پر کفر کا فتوی دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر کسی مسئلہ میں متعدد وجوہ موجب کفر ہوں اور صرف ایک وجہ مانع کفر ہو تو مفتی کو اسی ایک وجہ کی طرف توجہ کرنا ضروری ولازم ہے۔ ان اکابر علماء کی نسبت جن عبارات کی

بنا پر جرأت و جسارت کر کے کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے یا تو وہ عبارات ان اکابر کی کسی تصنیفات میں نہیں ہیں محض اتہام و دروغ ہے یا انکے معنی عمدہ و حسن عبارت سے مترشح ہیں فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۱۸ و براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ و حفظ الایمان صفحہ ۸ ان تین عبارتوں کا انتساب محض دروغ و کذب اور اتہام ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین تقویۃ الایمان و تحذیر الناس کی دونوں عبارتوں کا مطلب واضح ہے۔ کہ اللہ ہی کو معبود و آلہ مانے اسکے سوا کسی کو معبود نہ مانے اس عبارت سے کہ (اللہ کو مانے اُسکے سوا کسی کو معبود مانے یہ استنباط کرنا کہ انبیاءؑ و ملائکہ جنت و نار کا انکار ہے۔ کج فہمی اور قساوت قلبی ہے تحذیر الناس کی اس عبارت سے کہ (اگر بالفرض والتقدیر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔) یہ استنباط کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ہونے سے انکار کر دیا ایسا ہی ہو جیسا کہ آیہ کریمہ لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا الایۃ سے کوئی خدائے تعالیٰ پر الزام لگائے کہ خدائے تعالیٰ نے کثرت آلہہ کو مان کر وحدت آلہہ کا انکار کر دیا۔ نعوذ باللہ منہا، یا آیت قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین سے کوئی رضاخانی وغیرہ خدا و رسول پر اعتراض کر کے کفر کا فتویٰ دے کہ ان دونوں نے خدائے تعالیٰ کے لئے ولد ہونے کو تسلیم کر لیا ہے (نعوذ باللہ تعالیٰ) افسوس یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ بالفرض والتقدیر کا کیا مطلب ہوتا ہے یہ تو کیا سمجھیں گے کہ مقدم محال ثانی محال کو مستلزم ہوتا ہے۔ ہر ایک شرطیہ میں امکان مقدم سمجھ لینا کونسی منطق ہے۔ شریعت غرا کا حکم ہے کہ ظنوا بالمؤمنین خیرا اور ان بعض الظن اثم یہ لوگ اکابر و اولیاء اور ہادیان اسلام پر ہرگز حسن ظن ماموریہ نہیں کرتے ہر بنا حسد سوء الظن وافتراء کر کے خود عاصی و نافرمان بلکہ کافر بنتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی دوسرے کو کافر کہے گا اور وہ اسکا محل نہیں ہے تو یہ کفر قائل پر عود کر آئے گا۔ محمد حسن عفی قاضی ریاست بھوپال۔ الجواب صحیح سید فیض الحسن

الجواب صحیح خادم الاسلام وکیل احمد عفی عنہ

نوٹ: مولانا محمد حسن صاحب کا شمار جواب استفتا نمبر ۴۳ میں آچکا ہے۔

جواب استفتا نمبر (۱۳۴)

از جانب علماء مدرسہ عالیہ و دیگر علماء شہر کلکتہ

الجواب

(۱) یہ سب حضرات مسلمان اہلسنت والجماعت اور حنفی المذہب تھے۔ کافر نہ تھے جب تک زندہ رہے اسلام کی خدمت کرتے رہے فقہ حنفی اور احادیث نبوی کی اشاعت میں جو خدمتیں ان حضرات نے انجام دیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ انتقال کے بعد بھی انکا فیض جاری ہے اُن کے شاگردوں کی ایک بڑی جماعت دین کی خدمت کر رہی ہے اور دارالعلوم دیوبند اسوقت ہندوستان میں اسلامی تعلیم کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ بعض ہمعصر علماء کو اُن کے ساتھ اختلافات تھے اور ایسے ہی لوگوں نے محض لفظوں کے گرفت پر تکفیر وغیرہ کی ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے واللہ اعلم۔

(۲) وہابی سے مراد نجدیوں کی ایک جماعت ہے جن کو ہمارے بعض علماء نے بغاۃ میں شمار کیا ہے۔ علامہ شامی بغاۃ کی بحث میں لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے متبعین نجد سے نکلے۔ اور حرمین پر غالب ہو گئے۔ یہ لوگ حنبلی المذہب تھے لیکن انکا اعتقاد تھا کہ مسلمان صرف وہی لوگ ہیں۔ اور جو ان کے اعتقاد کے خلاف ہیں سب مشرک ہیں۔ اور اسی لئے انھوں نے اہل سنت کے قتل کو مباح کر دیا اور اُن کے علماء کو قتل کیا۔ حتیٰ کہ خدا نے انکی شوکت توڑ دی اور اُن کے بلاد کو خراب کر دیا اور ۱۲۳۳ھ میں اُن پر مسلمانوں کی فوج نے فتح پائی۔

(۳) سنی سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا اعتقاد و عمل سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہؓ کے موافق ہو۔ اور حنفی اُسکو کہتے ہیں جو امام اہل سنت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہو۔ بدعت وہ جس کی اصل کتاب و سنت سے نہ ثابت ہو ایسی باتوں کو شریعت میں داخل کرنا ضلالت اور گمراہی ہے واللہ اعلم

کتبہ ابوالبرکات عبدالرؤف عفی عنہ قادری (دانا پوری) الجواب صحیح محمد ابرار الحق عفی عنہ

الجواب صحیح ابوالمکارم محمد ابراہیم[۵۶۵] عفی عنہ الجواب صحیح محمد رحمت اللہ[۵۶۶] لکھنوی

الجواب صواب ممتاز الدین[۵۶۷] احمد مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ الجواب صحیح محمد نور اللہ[۵۶۸] عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ

الجواب صحیح اسمٰعیل[۵۶۹] سنبھلی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ الجواب صواب محمد حسین[۵۷۰] مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

صحت الاجوبۃ محمد ولایت حسین[۵۷۱] عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۲ء

صح الجواب محمد جمیل[۵۷۲] انصاری مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

الاجوبۃ صحیحۃ (شمس العلماء) محمد یحیٰی[۵۷۳] عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عالیہ کلکتہ

الجواب صحیح محمد فضل اللہ[۵۷۴] غفرلہٗ مدرس اول مدرسہ قدسیہ اکڑا ۲۴ پرگنہ

الجواب صحیح محمد یٰسین[۵۷۵] غفرلہٗ نائب مدرس اول مدرسہ اکڑا ۲۴ پرگنہ

الجواب صحیح ابوطاہر محمد یوسف[۵۷۶] الحنفی نائب مدرس اول اکڑا جونیر مدرسہ ۲۴ پرگنہ

الجواب صواب احقر محمد نعمت اللہ[۵۷۷] مدرس مدرسہ اکڑا ۲۴ پرگنہ

حقق الحق والبطل ما زہق احقر ابونصر محمد عبدالقیوم[۵۷۸] غفرلہٗ مدرس مدرسہ اکڑا ۲۴ پرگنہ

الجواب صواب الطاف[۵۷۹] احمد ہیڈ مولوی اکڑا جونیر مدرسہ

لاریب ان الاجوبۃ کلہا صحیحۃ السید محمد نعیم الاحسان[۵۸۰] الزبیدی المجددی البرکتی عفی عنہ

الجواب صحیح محمد عبدالستار[۵۸۱] مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ الجواب صحیح محمد عزیز الرحمٰن[۵۸۲] امام مسجد حافظ جمال الدین[۵۸۳]

الجواب صحیح فقیر ابویحیٰی محمد عبدالرؤف[۵۸۴] جسری برکتی عفی عنہ

جواب استفتا نمبر (۱۳۵)

ازجانب مولانا مولوی محمد یٰسین صاحب مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم واقع سرائے خام بریلی

(۱) الف۔ علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ وایدہم وکثر سوادہم علماء ربانیین میں سے پکے مسلمان اور صحیح معنی میں اہل حق سنی حنفی ہیں۔ ان کو اسلام کا استفتا بھی اس چودہویں صدی کی بوالعجبی ہے۔ دنیا واقف ہے کہ اگر اس دورِ فتن میں یہ بزرگ اور بابرکت ہستیاں نہ ہوتیں تو کم از کم ہندوستان میں اللہ اور اسکے رسول

(صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقیقی نام لیوا اور سنت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم اور مسلک حنفیہ کا وجود تک نہ ملسکتا۔ حشمت علی رضوی بریلوی اور انکے اسلاف واذناب کا یہ محض ناپاک اتہام اور صریح بہتان بلکہ کھلا ہوا دھوکا ہے۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ اس سے ان کا مقصد بیچارے سیدھے سادھے مسلمانوں کو فریب دے کر اپنا اُلو سیدھا کرنا اور اپنے عیوب ان بزرگوں کے دامن میں چھپانا ہے ملاحظہ ہو غایت المامول عربی مصنفہ علامہ سید برزنجی مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ وفتاویٰ علماء مدینہ التصدیقات معروف بہ المہند والشہاب الثاقب مصنفہ حضرت مولنا سید احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی والسحاب المدرار وغیرہ من الکتب المشہورۃ التی بھتھم وسکتھم بحیث یصدق علیہم فبھت الذی کفر

(ب) قال صلعم من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما حضور اکرم روحی وقلبی فداہ صلعم کا ارشاد ہے کہ جو کسی مسلمان کو ناحق کلمہ کفر کہتا ہے وہ کلمہ اسی پر لوٹتا ہو تو انشاء اللہ بعد آخرت میں داورِ حشر کے سامنے معلوم ہوگا۔ دنیا کی اقراری ڈگری ملاحظہ ہو یہ رضوی صاحب خود کہتے ہیں۔ جو انکے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے اور انکے پیر مرشد امام الطائفہ احمد رضا خان فاضل بریلوی ہی باوجود کفر قطعی (بزعم خود) ثابت کرنے کے شک فرمارہے ہیں کوکب الشہابیہ میں کفریات کی قطعیت پر یہ زور کہ بالجملہ ماہ نیم وماہ مہر نیمروز کی ظاہر وزاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہاء کرام واصحاب فتویٰ اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور ازسرِنو کلمہ اسلام پڑھنا فرض وواجب انتہی بلفظ کوکب الشہابیہ صفحہ ۶۲ ملاحظہ ہو جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً کفر لازم جمہور فقہاء کرام کی تصریح تمام ائمہ کا انکے ارتداد وکفر پر اجماع پھر بھی اس ائمہ دین کے دشمن مخالف اجماع غیر مقلد خدا کے خوف سے عاری کو دیکھئے کہ کس دیدہ دلیری سے اسی سے بالکل متصل لکھ رہا ہے اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب یعنی جمہور ائمہ وفقہاء غیر محتاط ومذہب غیر مرضی وغیر مناسب پر تھے اب اگر یہ رضوی حیادار ہیں تو اپنے پیر مرشد

کے خلاف لب کشائی سے توبہ کریں اور ہم بھی منتظر ہیں کہ یہ حشمت علی کفر کے علمبردار فاضل بریلوی پر کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں جو نہ صرف کفر میں شک کرتے ہیں بلکہ تکفیر کو بڑا احتیاط غیر مختار غیر پسندیدہ فرماتے ہیں ۔ع لو آپ اپنے دام میں صیاد پھنس گیا۔

(۲) وہابی دراصل وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب کرتے ہیں جو تیرہویں صدی کی ابتدا نجد (عرب) سے ظاہر ہوا تھا جو اہل سنت والجماعت کا سخت دشمن تھا جس نے اہلسنت بلکہ اہل حرمین تک سے قتل وقتال کیا۔ اور سخت سے سخت اذیتیں انہیں پہونچائیں جو عقائد باطلہ فاسدہ کا علمبردار تھا تفصیل کے واسطے نواب صدیق حسن خانصاحب بھوپالی کی تصانیف اور شہاب ثاقب صفحہ ملاحظہ ہو اجمالی نمونہ یہ ہے۔

(۱) اپنے فرقہ باطلہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتا تھا۔ بحمد اللہ علماء دیوبند کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے حتیٰ کہ بریلوی بتدعین اور فتنہ پردازوں کی بھی تکفیر نہیں کرتے بخلاف فاضل بریلوی اور انکے متبعین کے اہل ندوہ جو اسوقت ہندوستان کے مشاہیر علماء ومشائخ پر مشتمل تھے ۔علماء دیوبند اور انکے خوشہ چین جو اس وقت نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام بلاد اسلام میں کلام الٰہی اور احادیث نبوی کے واحد کفیل ہیں اہلحدیث نیچری وغیرہ بلکہ بعض اپنے ہم مشرب مثلاً حضرت مولانا عبدالباری صاحبؒ وغیرہ پر کتنی وجہوں سے کفر چپاں کیا۔ جن کا خیال تک انسان اور خصوصاً قلب مسلم کو تڑپا دیتا ہے ملاحظہ ہو یہ سنیوں کا روپ بھرنے والے کیسے شیخ نجدی کے قدم بقدم ہیں کہ سوائے اپنے سب انکے نزدیک کافر ہیں ان سے سلام وکلام مناکحت مجالست سب حرام ملاحظہ ہو حسام الحرمین وغیرہ (نعوذ باللہ من اشباہہم)

واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب کتبہ ابوالوفا نعمانی عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ قیومیہ محمدی شاہجہانپور ۵۔ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ

نوٹ ۔ حضرت مولانا ابوالوفا صاحب کا جواب استفتا کامل نمبر (۲۰۹) میں درج ہے اسلئے بقیہ عبارت پس انداز کی گئی اور اسی وجہ سے نمبر شمار بھی نہیں دیا گیا۔

الجواب صحیح محمد نعمت اللہ عفا اللہ عنہ غازیپوری سنی حنفی مذہباً شاہجہانپور
الجواب صواب ۔ احقر حبیب الدین غفرلہ مدرس مدرسہ سعیدیہ شاہجہانپور
نعم الجواب احق ان یتبع محمد یٰسین عفی عنہ مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلی
الجواب صواب محمد عبدالعزیز عفی اللہ عنہ نائب مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلی
الجواب صحیح منظور احمد بہاری مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی ۔ الجواب صحیح بقلم مولوی قاضی محمد مدرس مدرسہ دارالعلوم اشاعت العلوم بریلی ۔ الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمد عبدالرحمن غفرلہ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی الجواب صحیح آغا محمد مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی ۔ الجواب صحیح احقر عبدالباری عفی عنہ بریلوی اصاب المجیب احقر عبدالحمید بجنوری مدرس مدرسہ مصباح العلوم بریلی ۔ الجواب صحیح بدرالحسن صدیقی ۔ الجواب صواب احقر ابوالقاسم مدرسہ مصباح العلوم بریلی ۔ الجواب صواب محمد غلام عفی اللہ عنہ مدرسہ مصباح العلوم بریلی ۔ الجواب صحیح مجیب الرحمن غفرلہ یمین سنگی مدرسہ مصباح العلوم بریلی ۔ الجواب صواب محمد الطاف علی عفی اللہ عنہ مدرسہ مصباح العلوم بریلی ۔ الجواب صحیح احقر عبدالباری غفرلہ یمین سنگی مدرسہ مصباح العلوم بریلی الجواب صحیح عبدالمجید سوہاگ پوری مدرسہ مصباح العلوم بریلی ۔ الجواب حق محمد عبدالصبور غفرلہ ۔ الجواب صحیح محمد رسول خاں عفا عنہ ۔ الجواب صواب بلاریب نبیہ حسن غفرلہ

جواب استفتا نمبر (۱۳۶)

ازجانب دار افتاء مدرسہ عالیہ فرقانیہ شہر لکھنؤ

الجواب وہو المصواب

(۱) مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ جسکے بانی مخدومنا المکرم جناب حاجی حافظ مولانا سید عین القضاۃ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ تھے اُن کے فتاوی قلمی جلد دوم جواب استفتا نمبر (۱۳۰) مورخہ ۱۷۔ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ کی یہ عبارت ذیل ہے جو حضرت مولانا محمد ح علیہ الرحمۃ کے زمانۂ حیات کا جواب ہے ۔ وہو ہذا:۔

"مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی ودیگر علماء دیوبند متقی اور عالم دیندار لوگ ہیں۔

ان کو کافر نہیں کہنا چاہئے یہ دوسری بات ہے کہ ان لوگوں کی رائے بعض مسائل میں جداگانہ ہے۔ جن مسائل میں ان لوگوں کا اختلاف رائے ہے وہ اختلاف رائے درجہ کفر تک نہیں پہونچا پس ان لوگوں کو کافر نہ کہنا چاہئے۔ کفر کا معاملہ سخت ہے اگر وہ شخص جس کو کافر کہا جاتا ہے در اصل کافر نہیں ہے تو خود کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے یعنی کہنے والا ہی کافر بنتا ہے پس کافر کہنے سے بچتے رہیں" اور میں بھی کہتا ہوں کہ علماء دیوبند ان العلماء ھم ورثۃ الانبیاء (عن ابی الدرداء مرفوعاً کما فی ابن ماجہ) کے مصداق ہیں۔ اور پکے حنفی اہل السنۃ والجماعت ہیں۔ اور مادر زاد کافروں کو مسلمان کرنیوالے اور مسلمانِ ناقص کو مسلم کامل کرنے والے تھے اور ہیں۔ اور خصوصاً اس ملک ہند میں وہ حضرات پورے پورے مقلدین احناف سے تھے اور ہیں۔ کتب فقہ احناف پر علی التحقیق عمل کرنے والے تھے اور ہیں۔ گرچہ ان کے مخالفین کی بھی توام ہستی مطابق سنت اللہ ہے جو صریح آیتِ قرآنیہ میں معنیً تحریف کرتے ہیں اور صحیح حدیث کو چھوڑتے اور کتب عقائد وفقہ خصوصاً فقہ اکبر للامام الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی صریح عبارتوں کو پسِ پشت کردیتے ہیں اور ایسے ایسے مسائل محدثہ کا اختراع کئے ہوئے ہیں کہ لم تسمعوا انتم ولا ابائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ لیکن لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم ظاھرون (صحیحین وغیرھما)

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پیشینگوئی موجود ہے اس لئے وہ شخص جو ان اکابر مذکورین کو کافر کہے اور اس لفظ کے استعمال بلا محل سے اہل اسلام میں فتنہ وشورش پھیلائے اور تفریق بین المسلمین اور قطع ما امر اللہ بہ کا مرتکب ہو اور نقضِ عہد الٰہی کو اپنا شیوہ گردانے تو اس آزادی کے زمانہ میں جو دل چاہے بلا پاس شریعت مقدسہ مطہرہ کرلے۔ ان اکابر زندہ مردوں کے لئے نتیجہ کے لحاظ سے کچھ مضر نہیں کیونکہ والعاقبۃ للمتقین وارد ہے۔ ھذا ما ظھر لی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(۲) اس سوال کا جواب جواب سوال اول سے ظاہر ہے۔ جس شخص کا طریقہ عقیدۃً وعملاً قرآن مجید احادیث صحیحہ اجماع۔ کتب فقہ معتبرہ کے خلاف ہے وہی شخص وہابی ہے

اور جس کا عقیدہ وعمل کتاب اللہ، سنت، اجماع، کتب فقہیہ معتبرہ کے مطابق ہے وہی شخص اہل سنت والجماعت میں سے ہے عام ازیں کہ وہ حنفی ہو یا مالکی شافعی حنبلی ہو۔ پس اس تعریف کے جو لوگ مثلاً علمائے دیوبند مصداق ہیں وہ سنی ہیں اور جو اس تعریف کے مصداق نہیں ہیں، وہ وہابی ہیں۔ ھذا ما ظھر لی واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جس شخص کا طریقہ عقیدۃً وعملاً کتاب اللہ، سنت، اجماع، کتب فقہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ (بلا واسطہ یا بواسطہ جن میں سے روایات الاصول وظاہر الروایات بھی ہیں) اصولاً وفروعاً پر ہو وہ ہی شخص سنی حنفی ہے۔ اور اگر کتب فقہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ (بلا واسطہ یا بواسطہ) اصولاً وفروعاً پر ہو تو وہ ہی شخص سنی مالکی ہے وقس علیہ البواقی بدعت وہ امر ہے جسے امر دین سے کوئی شخص شمار کرے حالانکہ اس امر کا ثبوت نہ کتاب اللہ سے ہو اور نہ سنت اور نہ اجماع سے ہو۔ یہاں تک کہ وہ قیاس ائمہ مجتہدین معتمدین کرام میں سے بھی نہ ہو ارتکاب امر بدعت پر بے حساب وعیدین ہیں اس وقت صرف ایک حدیث شریف کا ذکر کافی ہوگا۔

عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوٰۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعیرۃ من العجین (سنن ابن ماجہ باب اجتناب البدع والجدل)

آپ نے فرمایا کہ بدعتی کا نہ روزہ خدائے تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد نہ فرائض ونوافل الخ ھذا ما ظھر لی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم کتبہ ابو الطاہر ظہور احمد کان اللہ تعالیٰ لہ مدرس اول ومفتی مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ روز یکشنبہ ۸۔ ذو القعدہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۵۔ مارچ ۱۹۳۳ء

الجواب صحیح محمد عمر عفی عنہ مدرس درجۂ عربی مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک لکھنؤ

جواب صحیح ہے محمد اسباط مدرس مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ

مہر

۱۵۔ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ

جواب استفتا نمبر (۱۳۷)

از جانب دار الافتا مدرسہ عربیہ بیت العلوم مالیگاؤں ضلع ناسک (صوبہ بمبئی)

الجواب

اکابر علمائے دیوبند اور ان کے تمام متعلقین و معتقدین ہرگز کافر نہیں ہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان ہیں۔ اور دینی و علمی خدمات جو علمائے دیوبند اور انکے لواحقین انجام دے رہے ہیں۔ ایسی خدمات کسی کو آج تک نصیب نہیں ہوئیں۔ تدریسی۔ تصنیفی۔ تبلیغی غرضکہ ہر خدمت ان حضرات کو نصیب ہوئی۔ اور سیکڑوں مدارس ہندوستان میں بسرپرستی دار العلوم دیوبند قائم ہیں۔ اور لاکھوں آدمی ان مدارس کے فیوض سے بہرہ مند ہوئے اور ہو رہے ہیں اور یہی علامت قبولیت کی ہے اور علمائے دیوبند اعلیٰ درجہ کے اہل سنت وجماعت و حنفی المذہب ہیں۔ ان حضرات کے تمام عقائد وہی ہیں جو تمام اہل سنت و الجماعت کے ہیں۔ کوئی عقیدہ بال برابر بھی ان حضرات کا اہل سنت والجماعت کے خلاف نہیں ہے اور کوئی ادنیٰ درجہ بھی ان حضرات کے کفر کی نہیں ہے۔ تو پھر حشمت علی رضاخانی جیسے مفسدین ہزار بار تکفیر و تفسیق علمائے دیوبند کی کریں۔ اپنی ہی عاقبت خراب کرتے ہیں اور وہ کفر و فسق انشاء اللہ ایسے مفسدین ہی پر لوٹتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے سباب المومن فسوق وقتالہ کفر۔ ترجمہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱ دوسری حدیث میں ہے۔ لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱ ترجمہ نہیں تہمت لگاتا ہے کوئی کسی کو فسق کی اور کفر کی مگر وہ (فسق و کفر) اس کہنے والے پر عائد ہوتا ہے اگر وہ (جس پر تہمت فسق و کفر کی لگائی ہو) ایسا نہو یعنی فاسق و کافر نہو اور پھر بھی اسکو کافر و فاسق کہا جاوے تو کہنے والا خود ہی کافر و فاسق ہو جاتا ہے اسلئے جب ایسے شخص کو کہ جو مسلمان ہے کافر و فاسق کہا تو اس نے ایمان و اسلام کو کفر جانا اور ایمان کو کفر جاننا خود کفر ہے۔ اسلئے کہنے والا ہی فاسق و کافر ہو جاتا ہے (اشعۃ اللمعات)۔

نیز حدیث میں ہے من قال ہلک الناس فھو اھلکھم مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱ ترجمہ جس نے کہا کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو کوئی یوں کہے کہ وہ جہنمی ہیں بسبب نافرمانیوں کے تو وہ خود سب سے بڑھ کر ہلاک ہونے والوں میں ہے کیونکہ اپنے آپ کو اس نے بہتر سمجھا اور دوسروں کی تحقیر و عیب جوئی کی جو قطعاً حرام ہے۔ حدیث میں ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۲۔ ترجمہ ہر مسلمان پر کسی مسلمان کا قتل کرنا مال لینا اور آبرو ریزی کرنا حرام ہے۔ نیز حدیث میں ہے ملعون من ضار مومناً او مکر بہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۸ ترجمہ ملعون ہے وہ شخص جو کسی مومن مسلمان کو ضرر پہنچائے یا اسکو دھوکا دے نیز حدیث میں ہے ان من اربی الربٰوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۹ ترجمہ مسلمان کی آبروریزی میں بلا حق مبتلا ہونا سب سے زیادہ سود ہے۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ مسلمان کی آبرو مال سے بہت اعلیٰ واشرف ہے اسلئے آبروریزی کا بہت سخت گناہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی جڑ اور اصل تین چیزیں فرمائی ہیں۔ ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد ماض الی آخرہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۸ ترجمہ ایمان کی اصل اور جڑ تین باتیں ہیں جو کلمہ گو ہو اس سے زبان کو روکنا۔ اور کسی گناہ کے سبب سے اسکو کافر مت بناؤ۔ اور کسی عمل کی وجہ سے اسکو اسلام سے خارج مت کرو۔ اور تیسری اصل ایمان جہاد کو فرمایا۔ اب سمجھدار مسلمان غور کریں کہ حشمت علی جیسے مفسدین کا ایسے پاکباز اور مقبولان بارگاہ خداوندی اور خدام حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام سے خارج کرنا اور کافر کہنا کہاں تک درست ہے۔ خود اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ مسلمان احادیث مذکورہ بالا پر غور کریں اور خود فیصلہ کریں کہ ایسے مفسدین نہ قرآن ہی پر عامل ہیں نہ ان کو ارشادات نبوی ہی کا پاس ہے۔ بس ہوائے نفسانی ایسوں کی مفتی ہے کسی طرح ان کی شکم پروری ہونی چاہیئے۔ چاہے ایمان جائے عاقبت بگڑے کچھ پروا نہیں۔ ایسے مفسدین کو اور کوئی ذریعہ معاش کا بوجہ فقدان علم کے میسر نہیں آتا بس یہی ذریعہ دنیا بھر کی تکفیر کا بہت خوب ہاتھ آگیا ہے کہ چند جہلاء نا سمجھوں کو ورغلا دیا

اوراپنی روٹیاں وصول کرلیں اور دعویٰ ہے سنی حنفی ہونے کا پس ہر سمجھدار مسلمان پر واجب ہے کہ حقیقت کو سمجھ کر ایسے مفسدین کے ہاتھوں اپنی عاقبت خراب نہ کرے اور آنحضرتؐ معظم کے اس ارشاد پر غور کرکے خود فیصلہ کرے کہ حشمت علی اور ان کے تمام ہمخیال جلیبوں کے متعلق حضورؐ کیا فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشر وان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبیٰ لمن جعل اللہ مفاتیح الخیر علیٰ یدیہ وویل لمن جعل اللہ مفاتیح الشر علیٰ یدیہ ابن ماجہ صفحہ ۲۱

ترجمہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی کنجیاں ہیں اور شر اور بدی کو بند کرنے والے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں کہ شر اور برائی کی کنجیاں ہیں اور خیر کو بند کرنے والے ہیں پس بشارت ہو اسکو کہ جس کے ہاتھوں پر اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھدی ہوں اور ہلاکت اور بربادی ہو اسکو کہ جس کے ہاتھوں شر کے دروازے کھلتے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے اللہ خیر اور بھلائی ہی کراتا ہے اور شر و بدی کے دروازے بند رہتے ہیں تو ایسوں کیلئے تو حضورؐ نے بشارت اور مبارکباد دی ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے بجز شر و بدی وفتنہ اور کچھ ہوتا ہی نہیں تو ایسوں پر حضورؐ نے ہلاکت اور بربادی کی بددعا فرمائی ہے۔ اب مسلمان خود فیصلہ کریں کہ حشمت علی اور تمام فرقہ رضائیہ کے متبعین کی زبان سے تحریروں سے کبھی بھی کوئی بات مسلمانوں کی بھلائی اور خیر کی سنی یا دیکھی ہے۔ یہ فرقہ جہاں پہنچتا ہے سوائے دنیا بھر کی تکفیر کے اور بجز فتنہ وفساد اور تفریق بین المسلمین کے اور کچھ اپنی زبانوں سے۔ اپنی تحریروں سے نہیں کرتا اللہ نے ایسے مفسدین کے ہاتھوں پر شر اور بدی ہی رکھی ہے اور خیر اور بھلائی سے یہ فرقہ قطعاً محروم القسمت ہے اور حضورؐ کی بددعا کا صحیح مصداق ہے۔ اور جن پر حضورؐ کی بددعا ہو ان کو دین و دنیا میں کہیں بھی فلاح و عزت نہیں ملسکتی چنانچہ مشاہدہ ہے کہ یہ بدنصیب فرقہ جہاں جاتا ہے تو شروع شروع میں تو عوام اور ناسمجھ لوگ خوب ان کے دام فریب میں آتے ہیں اور خوب اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ مگر جب مسائل کی صحیح اور واقعی کیفیات کسی بندۂ خدا کے ذریعہ روشن ہوتی ہیں تو آنکھیں کھلتی ہیں اور ایسے مفسدین کی جو عزت

وقعت عوام جہلاء بوجہ ناسمجھی کے کرچکے ہیں تو اب وہ فوراً کنارہ کشی کرلیتے ہیں اور ہر طرف سے لعنت وپھٹکار برسنے لگتی ہے۔ چنانچہ ایسے مفسدین کے بارے میں یہ حدیث ہے یکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدی ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۲ ترجمہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایسے امام و سردار ہوں گے کہ میری ہدایت سے ہدایت حاصل نہ کرینگے اور میری سنت کا طریقہ اختیار نہ کریں گے اور عنقریب ان میں ایسے لوگ ہوں گے کہ قلوب ان کے شیاطین کے قلوب ہونگے مگر قالب میں انسان کے ہونگے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے قلوب کو قلوب شیاطین فرمایا گیا تو اسکی وجہ یہ ہے کہ شیاطین سے بجز لوگوں کے گمراہ کرنے اور باہم فتنہ وفساد برپا کرنے اور کچھ ہوتا ہی نہیں ایسے ہی ان اماموں اور سرداروں سے بجز لوگوں کی گمراہی اور باہم فتنہ وفساد کچھ نہیں ہوگا۔ مسلمان غور کریں کہ اس نامسعود فرقہ سے سوائے اضلال وافساد بین المسلمین آج تک کچھ نہیں ہوا حضورؐ کی ہدایات وسنن سے یہ فرقہ کوسوں دور ہے اور بد دینی کی باتوں کو عین دین وایمان سمجھتا ہے۔ اور اپنے ہم عقیدہ کے سوا تمام دنیا بھر کو کافر جانتا ہے اور لوگوں سے کہلاتا ہے اعاذنا اللہ من شر اللسان و سوء الفہم۔ اور حدیث میں حضورؐ کی پیشینگوئی وارد ہو چکی ہے حتی اذا لم یبق عالماً اتخذ الناس رؤساً جہالاً فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا مشکوٰۃ صفحہ ۲۳ ترجمہ یہاں تک کہ جب خدا کسی عالم صادق وباعمل کو باقی نہ رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امام ومفتی بنالیں گے اور ان سے لوگ سوالات کریں گے پس وہ جاہل سردار بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے اعاذنا اللہ والناس من شر المفسدین ورزقنا وایاھم الفہم السلیم والصراط المستقیم۔

وہابی کسے کہتے ہیں (۲) وہابی وہ لوگ ہیں جو عبدالوہاب نجدی کے عقیدہ میں ہیں چنانچہ علامہ شامی نے جلد (۳) صفحہ ۳۱۹ پر متبعین عبدالوہاب نجدی کو خوارج میں شمار کیا ہے۔ اور فرقہ خارجیہ وہ تھا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلافت ملی تو انہوں نے حضرت علیؓ پر خروج کیا یعنی اطاعت سے انکار کیا۔ اور ان سے جہاد ہوا۔ اور قتل کئے گئے

چنانچہ علامہ شامی یوں فرماتے ہیں۔ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذالک قتل اھل السنۃ و قتل علماءھم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلاثین ومائتین والف۔ ترجمہ جیسا کہ ہمارے زمانے میں متبعین عبد الوہاب نجدی کے بارے میں ہوا کہ وہ نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر قبضہ جما بیٹھے اور امام احمد ابن حنبلؒ کے مذہب پر ہونے کے دعویدار تھے۔ مگر ان کا اعتقاد یہ تھا کہ ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدہ کے خلاف ہوں وہ مشرک ہیں۔ اور اس وجہ سے اُنھوں نے اہل السنت اور علماء اہل السنت کے قتل کو جائز سمجھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑ دیا اور ان کے شہروں کو برباد کر دیا اور مسلمانوں کے لشکروں نے ان پر فتحمندی حاصل کی ۱۲۳۳ھ میں۔ اب منصف مزاج اور اصحاب فہم سلیم غور فرمائیں بعینہ یہ حال فرقہ رضائیہ کا ہے یا علماء دیوبند کا علماء دیوبند تو کسی مسلمان کی تکفیر نہیں کرتے اور اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے مخالفین کو بھی اسلام سے خارج نہیں جانتے اور سخت احتیاط سے کام لیتے ہیں اور کسی مسلمان کو مشرک نہیں فرماتے اور نہ کسی اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل جائز جانتے ہیں۔ بلکہ قتل علماء کو جائز جاننا تو در کنار ایک ادنیٰ مسلمان کا قتل بھی اکبر الکبائر میں سے جانتے ہیں۔ مگر فرقہ رضائیہ میں یہ ساری باتیں یقیناً ہیں۔ یہ فرقہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا۔ اور پیچھے نماز پڑھنا اور سلام وکلام کرنا اور مقابر مسلمین میں دفن ہونے دینا۔ یہ سب باتیں اپنے مخالفین کے حق میں ناجائز وحرام بلکہ کفر یقینی سمجھتا ہے۔ اور برابر مواعظ میں اس فرقہ کے لوگ اپنے مخالفین سے جہاد اور اُن کو قتل کرنے کے فتوے ترغیب دیتے ہیں۔ چنانچہ یہاں بھی اس فرقہ نامبارک کے ایک نیم ملانے یہ آیت پڑھی یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم الایۃ۔ ترجمہ اے نبی مکرم کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی فرمائیے۔ اور پھر کہا کہ یہ آیت دیوبندیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہ فتویٰ قتل اہل السنت کے متعلق نہیں تو اور کیا ہے۔ اب مسلمان ایماناً و

انصافاً غور کریں کہ وہابی علمائے دیوبند ہیں یا یہ فرقہ رضائیہ۔ وہابیوں کی تمام باتیں فرقہ رضائیہ میں موجود ہیں۔ اور الحمد للہ کہ علمائے دیوبند میں ایک بات بھی وہابیوں کی موجود نہیں۔ ع ہم الزام اُنکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ تو علامہ شامی حنفی کی عبارت سے ثابت ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ یہی فرقہ رضائیہ ہے۔ اور علمائے دیوبند اعلیٰ درجہ کے مسلمان اہل السنت والجماعت حنفی المذہب ہیں۔ مگر آج کل جہلاء اور عوام بلکہ علمائے فرقہ رضائیہ کے نزدیک سنیت وحنفیت صرف اس پر منحصر ہے کہ آدمی تمام بدعات پر عامل ہو۔ خوب قبر پرستی کرے اور جہلاء سے کرا کرا اپنا اُلو سیدھا کرتا ہو۔ اور جو شخص بدعات سے بچتا ہو اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کرتا ہو اور قبر پرستی سے روکتا ہو وہ سنت وحنفیت سے خارج اور وہابی ہے۔ مگر شریعت کسی کے گھر کی میراث یا سنگھڑت تو ہے نہیں کہ جسکو چاہا سنی حنفی بنا لیا اور جسکو چاہا کافر وہابی کر دیا۔ شریعت میں تو ہر بات کا معیار اور ترازو موجود ہے۔ مسلمان اور سنی و حنفی ہونے کا معیار بھی موجود ہے۔ اور کافر اور وہابی ہونے کی بھی ترازو موجود ہے۔ اس ترازو میں وزن کر کے دیکھ لیا جائے خود دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا ظاہر ہو جاوے گا۔ مگر عقل سے اندھے بنکر اور مفسدین کے اغوا میں آکر بلا علم صحیح لاکھوں سچے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنا یا وہابی بنانا یہ علامت اشقیاء اور بدبختوں کی ہے اور ایسے لوگ عند اللہ وعند الرسول سخت مبغوض ومعتوب ہیں۔

سنی کی تعریف شرعی۔ تکملہ بحر الرائق مصری صفحہ ۱۸۲ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کان علی السنۃ والجماعۃ استجاب اللہ دعائہ وکتب لہ بکل خطوۃ یخطوھا عشر حسنات ورفع لہ عشر درجات فقیل لہ یا رسول اللہ متی یعلم الرجل انہ من اھل السنۃ والجماعۃ فقال اذا وجد فی نفسہ عشرۃ اشیاء فھو علی السنۃ والجماعۃ ان یصلی الصلوات الخمس بالجماعۃ ولا یذکر احداً من الصحابۃ بسوٓء ولا ینقصہ ولا یخرج علی السلطان بالسیف ولا یشک فی ایمانہ ویومن بالقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ ولا یجادل فی دین اللہ ولا یکفر احداً من اھل التوحید بذنب ولا یدع الصلوٰۃ علی من مات من اھل القبلۃ ویری المسح علی الخفین جائزاً فی السفر والحضر ویصلی

خلف کل برو فاجر- ترجمہ آنحضور معظمؐ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی مذہب اہل سنت
وجماعت پر ہوگا تو خدا اسکی دعا قبول فرمائیگا اور ہر قدم پر دس نیکیاں لکھیگا اور دس
مرتبے بلند کریگا۔ اس بشارت پر کسی نے سوال کیا کہ آدمی کب جان لیتا ہے کہ میں
اہل السنت والجماعت پر ہوں پس حضورؐ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے اندر دس باتیں پائے
پس وہ مذہب اہل السنت والجماعت پر ہے۔ اول پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتا ہو۔
دوئم صحابہ میں سے کسی کی برائی وتنقیص نہ کرتا ہو۔ سوئم بادشاہ اسلام پر مقابلہ کیلئے
نہ نکلے۔ چہارم اپنے ایمان میں شک نہ کرتا ہو۔ یعنی یوں نہ کہتا ہو انا مومن انشاء اللہ
کہ میں انشاء اللہ مومن ہوں۔ بلکہ یوں اعتقاد رکھتا ہو انا مومن حقاً۔ یعنی میں یقیناً
بلاشبہ مومن مسلمان ہوں۔ پنجم۔ اور تقدیر الٰہی پر خواہ بھلائی ہو یا برائی اسبات کا ایمان
واعتقاد رکھتا ہو کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ششم اور اللہ کے دین میں
جھگڑا نہ کرتا ہو۔ ہفتم اور اہل توحید میں سے کسی کو بسبب کسی گناہ کے کافر نہ کہتا ہو۔
ہشتم۔ اور اہل قبلہ میں سے کوئی مرجائے اسکے جنازہ کی نماز حرام جان کر چھوڑتا
ہو۔ نہم۔ اور موزوں پر مسح کرنا سفر اور مقیم ہونے کی حالت میں جائز جانتا ہو موزہ سے
مراد چمڑے یا ایسے موٹے وسخت کپڑے کا موزہ ہے کہ جس میں پانی نہ جاسکے اور
موزہ سردی میں استعمال ہوتا ہے تو ایسے موزہ پر مقیم کو ایک دن رات تک مسح کرنا جائز
ہے اور مسافر کو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے یعنی جب یہ مدت پوری ہو جاتی
ہے تو موزہ نکال کر مثل تمام اعضاء کے پاؤں دھونا پڑتے ہیں اور مدت کے ختم
ہونے سے اول وضو صرف کہنیوں تک کیا جاتا ہے اور سر کا مسح کرکے پھر موزہ پر
پانی میں تین انگلیاں بھگو کر مسح کر لیتے ہیں تو یہ مسح شرعاً قائم مقام پاؤں کے دھونے
کے ہی ہوتا ہے تو موزہ کے اس مسح کو فرماتے ہیں کہ سفر اور حضر میں جائز جانتا ہو۔ دہم ہر امام
نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھنا جائز جانتا ہو۔ اب ان دس شرائط پر مسلمان غور کریں اور خصوصاً
ساتویں اور آٹھویں۔ اور دسویں شرطیں تو بہت زیادہ قابل توجہ ہیں۔ جن لوگوں میں یہ شرطیں
پائی جائیں وہ بیشک سنی ہیں اور جن میں یہ شرطیں نہ پائی جاویں وہ ہرگز سنی نہیں ہیں اور

یہی ترازو ہے سنیت میں سچے ہونے کی۔ اب غور کیجئے کہ فرقہ رضائیہ اہل توحید میں سے
لاکھوں کو کافر کہتا ہے۔ اور لوگوں سے کہلواتا ہے۔ ایسے ہی جو اہل قبلہ یعنی مسلمان کلمہ گو
اس فرقہ کے عقیدہ پر نہ ہو تو اسکے جنازہ کی نماز پڑھنا تو درکنار حرام قطعی اور کفر یقینی کہتا ہے
ایسے ہی یہ فرقہ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے سوا کسی اور کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی زبردست
عالم ہو۔ نیک ہو یا بد ہو نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتا بلکہ حرام اور کفر سمجھتا ہے تو ثابت ہوا کہ یہ فرقہ
رضائیہ ہرگز سنی نہیں ہے اور بعض فقہاء اہل سنت سے ہونے کی یہ شرط بھی فرماتے
ہیں۔ یری الجماعة رحمة والفرقة عذاباً یعنی اجتماع واتحاد کو رحمت سمجھتا ہو اور علیحدگی
اور نا اتفاقی کو عذاب سمجھتا ہو سو خیر سے اس فرقہ رضائیہ میں یہ شرط بھی مفقود ہے۔ ان کی
تقریروں میں تحریروں میں باہم نا اتفاقی پیدا کرانا ایک ممتاز موضوع ہوتا ہے جو باخبر لوگوں
سے پوشیدہ نہیں یہ فرقہ اتحاد واجتماع کو تو عذاب جانتا ہے اور فرقت ونا اتفاقی کو بہتر سمجھتا
ہے اور فقہاء ومشائخ کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ ان من شرائط اهل السنة والجماعة ان لا یکفر
احداً من اهل القبلة" تکملہ بحر صفحہ ۱۸۲- ترجمہ اہل السنت والجماعت ہونے کی شرائط میں
سے بڑی شرط یہ ہے کہ کسی اہل قبلہ کلمہ گو مسلمان کو کافر نہ کہتا ہو اور یہ فرقہ ہزارہا بلکہ لاکھوں
ان بندگان خدا کو کافر کہتا ہے کہ جو دین محمدی کی نشر واشاعت میں اور قرآن وحدیث
کی خدمت میں دن رات مصروف رہتے ہیں۔ ان شرائط کو مطالعہ کرنے کے بعد ہر موٹی
سے موٹی عقل والا مسلمان بھی سمجھ لیگا کہ یہ فرقہ محض زبانی دعویدار ہے کہ ہم سنی ہیں۔ ورنہ
سنیت کی ترازو میں تو اس فرقہ کا ایک فرد بھی پورا اتر نہیں سکتا۔

حنفی کسے کہتے ہیں حنفی وہ ہے کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دین محمدی کا ایک
بڑا مقتدا اور امام جانتا ہو۔ اور تمام عبادات معاملات میں امام اعظمؒ کے مسالک کو عمدہ اور
واجب العمل جانتا ہو اور جن باتوں کا ثبوت نہ قرآن سے ہو نہ حدیث نہ امام صاحب کے
فقہ سے ہو تو اس پر عمل کرنا حرام جانتا ہو۔ اور جو زبانی مدعی ہو کہ میں حنفی ہوں اور اس کے
عقائد۔ افعال واعمال فقہ حنفی کے خلاف ہوں تو وہ ہرگز حنفی نہیں ہے بلکہ وہ محض
اپنی نفسانی خواہش کا متبع ہے۔ اب اس میں بھی توازن کر لیا جائے تو خود معلوم ہو جائیگا

کہ حنفی علمائے دیوبند ہیں یا یہ فرقہ رضائیہ۔ علمائے دیوبند کے عقائد افعال و اعمال کل قرآن و حدیث و فقہ حنفی کے موافق ہیں سر مو بھی قرآن و حدیث اور فقہ حنفی سے باہر نہیں ہیں۔ جو اہل علم ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں یہ صرف میرا زبانی ہی دعویٰ نہیں ہے جس کا دل چاہے دیوبند جا کر مشاہدہ کر آئے۔ اور فرقہ رضائیہ کے عقائد افعال و اعمال قرآن و حدیث و فقہ حنفی کے سراسر خلاف ہیں۔ ناچ۔ گانا بجانا۔ قبر پرستی۔ قبر پر چادریں چڑھانا۔ اولیاء کرام کی تعظیم انبیاء علیہم السلام سے زیادہ کرنا۔ پختہ قبریں بنانا وغیرہ وغیرہ یہ سب افعال ہیں کہ جو قرآن و حدیث و فقہ حنفی کی رو سے قطعاً حرام اور ناجائز ہیں اور دن رات اس فرقہ کے چھوٹے بڑے انہیں حرام کاموں میں مصروف نظر آتے ہیں تو ثابت ہوا کہ یہ فرقہ حنفی بھی نہیں ہے۔ سنیت تو پہلے اڑ گئی اور حنفیت اب رخصت ہوئی تو پھر آخر یہ فرقہ کون ہے اور اس فرقہ کا کیا نام ہے۔ سو سنئے یہ فرقہ مبتدعین کا ہے یعنی دین محمدی میں ایسی باتیں نکالتا ہے کہ جنکا ثبوت نہ قرآن سے ہے نہ حدیث سے نہ فقہ حنفی سے نہ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین سے نہ ائمہ مجتہدین سے اسلئے اب ضروری ہے کہ سچے مسلمان بدعت کی حقیقت اور بدعت پر جو وبال ہے اسکو بھی سمجھیں سو سنئے۔

بدعت کسے کہتے ہیں بخاری شریف میں ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ ترجمہ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات نکالی جو دین میں داخل نہیں ہے وہ بات مردود اور ناقابل قبول ہے۔ مراد حدیث یہ ہے کہ دین میں ایسی بات نکالے کہ نہ تو وہ قرآن کریم میں نہ حدیث نبوی میں صراحۃً موجود ہو اور وہ بات نہ قرآن و حدیث سے مستنبط (نکالی گئی) ہو۔ پس دین میں ایسی بات نکالنا مردود ہے (اشعۃ اللمعات) اب فقہ حنفی بدعت کی تعریف کیا کرتا ہے اسکو بھی سنئے قال فی البحر الرائق جلد صفحہ ۲۴۹ ھو زیادۃ فی الدین او نقصان منہ۔ ترجمہ بدعت دین میں زیادتی کرنا یا دین کی کسی بات کو دین سے کم کرنا۔ یعنی کسی ایسی بات کو ثواب اور دین سمجھنا کہ جو دین اور ثواب کی بات نہ ہو۔ یا دین کی کسی ثواب یا عذاب کی بات کو ثواب یا عذاب نہ سمجھنا پہلی صورت زیادتی کی ہے۔ اور دوسری صورت دین میں کمی کرنے کی ہے۔ اور شامی جلد

میں بدعت کی تعریف یوں فرمائی ہے بانھا ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان و جعل دیناً قویماً و صراطاً مستقیماً۔ ترجمہ بدعت وہ ہے جو پیدا کر لی گئی ہو اس امر حق کے خلاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا گیا ہے وہ امر حق خواہ علم ہو یا عمل یا حال ہو اور یہ نئی بات نکالنا کسی شبہ سے ہو یا استحسان سے ہو۔ اور اس نئی بات کو مضبوط دین اور سیدھا راستہ (شریعت) کا سمجھ لیا جاوے۔ تشریح اس عبارت کی یہ ہے کہ کسی چیز کو اچھا سمجھ کر دین میں داخل کر لیا گیا ہو اس حق کے خلاف کہ جسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ خواہ وہ امر حق علم ہو یا عمل ہو یا کوئی حال ہو مثلاً کوئی اعتقادی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور و منقول ہو تو اس اعتقادی بات کے خلاف کوئی اور عقیدہ کر لیا جاوے یا کوئی عمل و حال حضور سے منقول ہو اور اس عمل و حال کے خلاف کوئی دوسرا عمل و حال اختیار کر لیا جاوے اب اس تعریف کے مطابق صرف اعتقاد ہی کسی بات کو پیدا کرنیکا نام بدعت نہیں ہے بلکہ عام ہے خواہ اعتقاد ہو خواہ عمل ہو خواہ کوئی حال ہو اور یہ تینوں باتیں اس اعتقاد و عمل و حال کے خلاف ہوں کہ جو حضور سے منقول ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ اگرچہ کسی کا کسی بدعت پر اعتقاد کر کے عمل نہ ہو بلکہ اعتقاد سے برا ہی جانتا ہو۔ مگر کسی وجہ سے عمل کرتا ہو تو وہ بھی بدعتی ہوگا۔ اور وہ بات بدعت ہوگی۔ اور اگر دین میں نئی بات نکالنا اچھا سمجھ کر نہ ہو بلکہ محض عناد اور دشمنی سے ہو تو وہ نئی بات نکالنے والا کافر قطعی ہے۔

(غایۃ الاوطار)

بدعت پر وعیدین ابن ماجہ صفحہ ۶ پر ہے لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوٰۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین۔ ترجمہ آنحضور اکرم کا ارشاد ہے کہ خدائے تعالیٰ بدعتی آدمی کا روزہ نماز۔ صدقہ۔ حج۔ عمرہ جہاد۔ نفل اور فرض یا توبہ و فدیہ کچھ قبول نہیں فرماتا ہے اور بدعتی اسلام سے ایسا نکلتا ہے کہ جیسے بال آٹے سے نکالا جاتا ہے۔ اور حضور نے جو یہ تشبیہ دی ہے کہ بدعتی اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے کہ جیسے بال آٹے سے نکال دیا جاتا ہے

تو ذوق سلیم تبلاتا ہے کہ بدعتی بدعت پر عمل کرتے ہی اسلام سے خارج نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ بدعت درجہ کفر تک نہ پہنچتی ہو اسلئے کہ اگر بدعت درجہ کفر تک پہنچی ہوئی ہے تو عمل کرتے ہی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو مراد تشبیہ سے یہی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال آہستہ آہستہ نکالا جاتا ہے کیونکہ اگر ایکدم کھینچ لیا جاوے تو شاید پورا نہ نکلے اور جب آہستہ سے نکالا جاویگا تو بال پورا آٹے سے نکل آویگا۔ ایسے ہی بدعتی آدمی بدعت پر عمل کرتے کرتے یہاں تک پہنچیگا کہ ایسی بدعت پر بھی عمل ضرور کریگا جو درجہ کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اسلام سے یقیناً خارج ہو جاوے گا۔ دوسری روایت اسی حدیث کے بعد ہے ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ نے بدعتی کا عمل قبول کرلے سے انکار فرمایا ہے جب تک کہ بدعتی اپنی بدعت کو نچھوڑے۔ مطلب تو دونوں حدیثوں کا ظاہر ہے اور دونوں کی صحت میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ مگر اتنی بات قابل نگارش ہے کہ ان حدیثوں سے ثابت ہے کہ بدعتی کے اعمال عنداللہ حبط ہو جاتے ہیں۔ یعنی آخرت میں کوئی ثواب نہ ملیگا مگر بدعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول یہ کہ وہ بدعت کفر تک پہنچگئی ہو اور دوسری یہ کہ وہ بدعت درجہ کفر تک نہ پہنچی ہو۔ سو حبط اعمال عندالمحدثین اور آخرت میں ثواب نہ ملنا یقینی طور پر بدعت کی قسم اول پر ہے۔ یعنی اس بدعت پر جو درجہ کفر تک پہنچگئی ہو اس لئے کہ کسی عمل کا عنداللہ مقبول ہونا اور اُس پر ثواب کا ملنا ایمان کی سلامتی پر موقوف ہے۔ اور جب بدعت درجہ کفر تک پہنچگئی تو ایمان کہاں رہا۔ اس لئے کفار اور مشرکین کے اعمال صالحہ کا بدلہ خدا دنیا ہی میں دیدیتا ہے۔ کیونکہ ثواب آخرت ایمان پر موقوف ہے اب رہی بدعت کی دوسری قسم تو گو ایسی بدعت پر حبط ایمان تو نہیں ہے مگر بدعت اتنا گناہ عظیم ہے کہ اسکے وبال کی وجہ سے آدمی ایسی بدعت میں بھی یقیناً مبتلا ہو جاتا ہے جو درجہ کفر تک پہنچی ہوئی ہو کیونکہ ذراسی چنگاری سے آگ کا ایک انبار ہو جانا ہر موٹی عقل والا بھی بخوبی سمجھتا ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے آدمی یقیناً کبائر گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کو نصیحت فرماتے ہیں کہ ایاک ومحقرات الذنوب۔ ترجمہ اپنے آپ بچانا حقیر اور چھوٹے گناہوں سے آنحضورکم

کا یہ ارشاد صرف اسلئے تھا کہ چھوٹے گناہوں کو جب آدمی ہلکا اور حقیر سمجھکر کرنے لگتا ہے تو رفتہ رفتہ گناہوں کا خوف دل سے جاتا رہتا ہے اور پھر کبائر گناہ بھی آدمی حقیر سمجھنے لگتا ہے اور مرتکب ہو جاتا ہے اور قطرہ قطرہ دریا می شود۔ ذرہ ذرہ انبار می شود۔ اسی معنی کو ادا کرتے ہیں تو ایسے ہی جب آدمی اول ایسی بدعت پر عمل کریگا کہ جو درجہ کفر تک نہ پہنچی ہو اور ایسی بدعت پر عمل کا عادی ہو جاویگا تو رفتہ رفتہ یقیناً بدعت کے وبال کو ہلکا اور حقیر سمجھنے لگیگا اور لامحالہ اسکا نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ یقیناً ایسی بدعت میں مبتلا ہوگا کہ جو درجہ کفر تک نہیں پہنچی ہوئی ہو۔ اور جب نوبت یہاں تک پہنچے گی تو نتیجہ وہی حبط اعمال اور ثواب نہ ملنے کا ہوگا۔ اعاذنا اللہ منہ۔ پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ چھوٹی بڑی ہر قسم کی بدعت سے محترز رہے کیونکہ بدعت سے نور ایمان کی حلاوت ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور بدعت پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ کا صریح مقابلہ ہے کیونکہ ارشاد باری ہے الیوم اکملت لکم دینکم۔ ترجمہ اب میں تمہارا دین کامل کرچکا یعنی جسقدر ضروریات دین ہیں اور جسقدر اعمال ثواب وعذاب کے ہیں سب مکمل طریقہ سے بیان ہوچکے۔ تو اب جو بدعتی کسی ایسے کام کو ثواب وعذاب بتاتا ہے کہ جو شریعت کے صریح خلاف ہے تو اسمیں اللہ تعالیٰ و رسول علیہ السلام کا کھلا مقابلہ ہے کیونکہ کسی کام پر ثواب وعذاب کا بتانا یہ کام صرف اللہ و رسول کا ہے۔ اب جو بدعتی کسی بدعت کو ثواب یا عذاب بتاوے تو اللہ و رسولؐ سے صریح مقابلہ نہیں تو اور کیا ہے۔ نیز بدعت کے ایجاد میں اللہ و رسولؐ پر بہتان عظیم یہ لازم آتا ہے کہ گویا اللہ و رسولؐ نے کچھ باتیں ثواب وعذاب کی بیان نہیں فرمائیں کہ جسکو بدعتی پورا کر رہا ہے۔ حفظنا اللہ وکافۃ المسلمین من الابتداع وشنعہ۔ اور اسکے علاوہ بدعت کا وبال یہ بھی ہے ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ مشکوۃ صفحہ ۳۱۔ ترجمہ نہیں پیدا کی کسی قوم نے بدعت کو مگر نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ اتنی سنت نبویؐ اس قوم سے اٹھالی جاتی ہے۔ اور دوسری روایت میں جو اسی روایت کے بعد ہے اسمیں یہ جملہ بھی ہے ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیمۃ۔ ترجمہ۔ پھر وہ سنت نبویؐ جو اٹھالیگئی ہے تا قیامت انکو نہیں دیجاتی۔ پس کون مسلمان ہے کہ بدعت

بدعت کی اتنی وعیدیں اور وبال معلوم کرنے کے بعد بھی بدعت پر عامل رہیگا۔ اور شرعاً بدعتی کا احترام اور عزت کرنا بھی حرام ہے اور گویا اسلام کو گرا دینا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام مشکوۃ صفحہ ۳۱۔ ترجمہ جس نے بدعتی کی عزت کی پس ضرور اس نے اسلام کے گرا دینے کی اعانت کی۔ پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ بدعتی کی کسی قسم کی توقیر واحترام نہ کرے ورنہ اسلام کے گرا دینے کی اعانت کا سخت گناہ اسکے ذمہ رہیگا۔ نیز حدیث میں ہے من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید مشکوۃ صفحہ ۳۰ ترجمہ جس نے میری سنت کو اختیار کیا میری اُمت کے فساد کے وقت تو اسکے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ فساد اُمت سے مراد عند المحدثین یہ ہے کہ جہل اور بدعات کا غلبہ ہو جائے تو ایسے وقت سنت نبوی پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ پس مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کو لوٹیں اور بدعات سے مجتنب رہیں نیز ارشاد نبوی ہے وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ ترجمہ۔ اور بچانا اپنے آپ کو دین میں نئی باتیں نکالنے سے کیونکہ ہر نئی بات (جو اصول شریعت کے خلاف ہو) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی نار جہنم میں جائے گی۔ اور ایک ارشاد نبوی اور ہے جو یہ ہے سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب لصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ مشکوۃ صفحہ ۳۰ ترجمہ عنقریب میری اُمت میں ایسی قومیں نکلیں گی کہ ان میں یہ بدعات ایسی سرایت کر جائیں گی کہ جیسے کلب (بیماری کا نام ہے جو کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے) آدمی کے اندر سرایت کر جاتی ہے اور ہر رگ وجوڑ میں داخل ہو جاتی ہے۔ اب غور کیا جائے کہ آج کل مسلمانوں میں عموماً اور فرقہ رضائیہ کے متبعین میں خصوصاً بدعات ایسی غالب ہیں کہ شاید کوئی معاملہ ایسا ہو کہ اسمیں کوئی بدعت نہ ہو غمی ہو خوشی ہو ہر بات میں بدعت ضرور دخیل ہے پس مسلمانوں کو بدعات سے سخت احتراز کرنا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ ورسول کی خوشنودی کا حاصل ہونا ناممکن بلکہ محال ہے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ فقط

نمقہ العبد الاحقر محمد نقی عفرلہ النعمانی صدیقی نقشبندی صدر مدرس ومفتی مدرسہ عربیہ بیت العلوم مالیگاؤں ضلع ناسک (صوبہ بمبئی) ۸۔ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

ہذا الجواب صحیح بلاریب۔ نور بن محمد عفی عنہ فرید پوری علاقہ پٹیالہ۔

جواب استفتا نمبر (۱۳۸)

از جانب مولانا مولوی محمد شعیب صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ حنفیہ بتوسط سید حافظ زاہد حسن صاحب امروہی

الجواب

(۱) علماء دیوبند کی تکفیر کرنا بڑی گمراہی اور بددینی ہے کیونکہ ایسے اکابر علماء اور دیندار فضلاء کو نفسانی خواہش سے کافر کہنا بڑا ظلم ہے۔ اسلئے کہ احادیث میں اس بارہ میں ایسی وعید آئی ہے کہ جو کوئی کسی مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے اگر وہ شخص واقع میں ایسا ہی ہے تو کہنے والے کا کچھ نقصان نہیں ورنہ وہ کلمہ کفر کہنے والے پر لوٹ کر عائد ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ ہندوستان میں اگر جماعت علماء میں کوئی جماعت دیندار اور متبع شریعت ہے تو وہ دیوبندی جماعت ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ کافر ہو گئے تو پھر کون مسلمان باقی رہے گا۔ دیوبندی علماء کے مساعی جمیلہ کی وجہ سے ہندوستان میں کیا بلکہ ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی دین کی تعلیم وتبلیغ ہو رہی ہے اور انہیں کا فیض کابل وقندھار و بخارا سے متجاوز ہو کر روس وچین تک پہنچ رہا ہے پھر ایسی جماعت کو کافر کہنا اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

(۲) وہابی ہندوستان میں غیر مقلدین کو کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ کسی امام کی تقلید نہیں کرتے اور اہل نجد بالخصوص عبدالوہاب نجدی کے اکثر مسائل میں پیرو ہیں

(۳) سنی حنفی وہ ہے جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مسلمان دیندار جانتا ہو اور کسی صحابی کی توہین نہ کرتا ہو اور خلافت راشدہ میں جو ترتیب واقع ہوئی ہے اُس کو صحیح اور حق جانتا ہو۔

(۴) بدعت وہ امر ہے جو دین میں نیا کیا جاوے اور اسکا وجود قرون ثلٰثہ میں نہ ہو بدعت اور بدعتی کے متعلق احادیث میں بڑی سخت وعیدین آئی ہیں کہیں ارشاد ہوا ہے کہ بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانا جہنم ہے۔ کہیں ارشاد ہوا ہے کہ انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ بدعتی کے عمل قبول کرنے سے جب تک کہ وہ بدعت کو نہ چھوڑے اور نیز یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ بدعتی کا روزہ اور نماز اور صدقہ اور حج اور عمرہ اور جہاد وغیرہ تمام اعمال کو اللہ تعالےٰ قبول نہیں فرماتا۔ اور نکل جاتا ہے اسلام سے جیسے نکلتا ہے بال گندھے ہوئے آٹے سے حق تعالیٰ مسلمانوں کو بدعت سے بچنے کی اور شریعت کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے فقط

حررہ خادم العلماء محمد شعیب صدر مدرس مدرسہ عربیہ سہنس پور۔
الجواب صحیح احمد حسن عفی عنہ۔ الجواب صحیح عزیز الدین عفی عنہ
الجواب صحیح محمد انعام اللہ غفرلہٗ۔ الجواب صحیح ابوسعید عبد المجید شاہجہانپوری

جواب استفتا نمبر (۱۳۹)

ازجانب دار الافتا مدرسہ امدادیہ شہر مراد آباد

جواب

(۱) ہرگز نہیں بلکہ اکابر علماء دیوبند پکے سچے مسلمان حقیقی متبع شریعت اور اصلی حنفی ہیں۔ جو لوگ ان حضرات پر طعن و تشنیع اور کلمات کفریہ استعمال کرتے ہیں وہ بد دین اور کذاب ہیں حاشا یہ حضرات ان جملہ اتہامات سے جو اہل بدع نے ان پر دار دکئے ہیں پاک و بری ہیں جنکو حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب قبلہ نے اپنے رسائل تزکیۃ الخواطر عما القی فی امنیۃ الاکابر اور السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار وغیرہ میں تفصیل کے ساتھ تحریر کرچکے ہیں۔

(۲) آجکل وہابی اسکو کہتے ہیں جو تقلید کو شرک یا بدعت اور مقلدین کو مشرک و بدعتی کہے اور ائمہ کرام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں توہین اور گستاخی کے کلمات استعمال کرے۔ اور جو لوگ اسکے قائل ہیں وہی اسکی طرف منسوب ہیں۔

(۳) سنی حنفی اُسکو کہتے ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے عقائد و اصول و فروع میں تقلید کرے اور فقہ حنفی کا پیرو ہو۔ بدعت اُسکو کہتے ہیں جسکی اصل خیر القرون میں نہ ہو اور اُسکو امر دین سمجھ کر عمل کیا جائے جس کا حکم بموجب حدیث کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار ضلالت اور گمراہی داخل نار ہے اور جسکی اصل قرون ثلٰثہ میں موجود ہے وہ سنت میں داخل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب حررہ خلیل احمد عفی عنہ مفتی مدرس مدرسہ امدادیہ مراد آباد۔ ۴۔ جمادی الثانیہ ۱۳۵۲ھ الجواب صحیح بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ
الجواب صواب میرک شاہ عفا اللہ عنہ۔

جواب استفتا نمبر (۱۴۰)

ازجانب دار الافتا جمعیۃ العلماء ہند شہر دہلی

الجواب

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب مولانا خلیل احمد صاحب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سنی حنفی تھے۔ اسی طرح مولانا اشرف علی صاحب سنی حنفی ہیں اگر ان حضرات کو اسلئے وہابی کہا جاتا ہے کہ یہ بدعت کے سخت دشمن تھے تو یہ لقب انکے لئے موجب مدح ہے۔ ان حضرات کو کافر کہنے والوں کے نزدیک نہیں معلوم کہ کفر کا کیا معیار ہے۔ اور اگر یہی معیار ہے کہ ہر متبع سنت اور مخالف بدعت کافر ہے تو اس اصول کے ماتحت کوئی متبع شریعت مسلمان ہی نہ رہ گیا۔

(۱) اکابرین علماء دیوبند کے اسلام کو دنیا تسلیم کرچکی ہے۔ اور ان حضرات کے اسلام میں شبہ کرنا انکار کرنا اور چھپانا ایسا ہے۔ جیسے آفتاب کو ہتھیلی سے چھپانا اور روز روشن سے انکار کرنا ہے۔

(۲) ملک نجد میں ایک شخص تھا جسکا نام عبد الوہاب تھا مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا لوگوں کو شرک و بدعت سے روکتا تھا اور مسائل شرعیہ میں لوگوں سے سختی کرتا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ مخالف ہوگئے۔ اور اس کے اس اتباع شریعت کو دیکھ کر اسکے متبعین کو

اسی کے نام سے پکارنے لگے۔ چونکہ وہ نجد میں رہتا تھا اسلئے بعض لوگ اس کو اور اسکے متبعین کو نجدی اور بعض وہابی کہنے لگے یہ ضرور تھا کہ وہ اتباع سنت میں متشدد تھا نیز بعض مسائل میں ذرا دوسرے علماء سے علیحدہ مسلک رکھتا تھا۔ لیکن سنت نبویہ کا عامل اور بدعت سے بہت دور تھا۔

(۳) جو لوگ پیرو سنت اور مخالف بدعت اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں انکو سنی حنفی کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں بدعت اسکو کہتے ہیں کہ جو امر امور دینیہ سے سمجھا جائے اور کسی دلیل شرعی سے اسکا ثبوت نہ ہو نہ کتاب اللہ سے نہ حدیث سے نہ اجماع سے نہ قیاس شرعی سے وہ بدعت ہے اس معنی کے لحاظ سے بدعت کی کوئی قسم ذم سے خالی نہیں ہوسکتی۔ حدیث شریف میں بدعتی کے لئے بہت سخت وعید آئی ہے۔ من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (متفق علیه) کل بدعة ضلالة (مسلم) فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة (ترمذی)

واللہ اعلم کتبہ۔ محمد عظمت اللہ عفی عنہ نائب مفتی جمعیۃ علماء ہند دہلی۔

رضاخانیوں کا افترا کہ حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب وہابی ہیں اور تمام علمائے فرنگی محل کا ثابت کرنا کہ حضرت مولانا ممدوح امام اہلسنت والجماعت حنفی المذہب ہیں۔ جامع المعقول والمنقول سلطان المناظرین رئیس المتکلمین علامۂ زماں فخر زمانہ ناز مسلمانان حضرت مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب فاروقی سنی حنفی مدیر رسالہ النجم دامت برکاتہم۔ مدرسہ نظامیہ واقع فرنگی محل لکھنؤ کے سندیافتہ عالم باعمل حق گو ہیں۔ حضرت مولانا ممدوح مدظلہ العالی کو حضرات اکابر علماء دیوبند (کثر اللہ سوادھم) سے کوئی خاص تعلق استادی شاگردی کا نہیں ہے۔ باوجود کوئی خاص تعلق نہ ہونے کے ان حضرات کو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق سمجھتے ہیں اور اپنی حق گوئی سے انکے مخالفین سے ہمیشہ مناظرہ کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ ماہ نومبر ۱۹۳۰ء میں جب حشمت علی رضاخانی رنگون میں آیا اور مسلمانان رنگون کے درمیان ایک عظیم الشان فتنہ برپا کیا۔ تو اہل سنت والجماعت حنفی المذہب

اہل رنگون میں سے چند معزز اصحاب نے سلطان المناظرین حضرت مولانا ممدوح سے یہاں پر تشریف لانے کی استدعا کی حضرت مولانا ممدوح اُن کی استدعا کو قبول فرماکر رنگون تشریف لائے۔ حضرت مولانا ممدوح نے ہر چند کوشش کی مناظرہ ہو جائے تاکہ مجمع عام میں سچ جھوٹ کی قلعی کھل جائے۔ لیکن حشمت علی رضاخانی کو میدان مناظرہ میں آنا تو درکنار رجسٹری خطوط تک لینے کی ہمت نہ ہوئی یہاں تک کہ مولانا ممدوح نے اُسکا مانڈلے تک تعاقب کیا اور وہ مکار فریبی دغاباز مسلمانوں کو دھوکا دے کر وہاں کر بھی دُم دباکر بھاگ نکلا اور لکھنؤ پہنچکر اپنے چند حواریین کی آڑ میں ہوکر اسی حق گوئی کے جرم میں سلطان المناظرین حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب دامت برکاتہم کو بھی وہابی کافر کہہ کر اسکی اشاعت کرنے لگا تو جناب مشتاق احمد صاحب سکریٹری انجمن تحفظ ملت لکھنؤ نے علمائے فرنگی محل اور دوسرے علماء شہر کا اعلان شائع کردیا کہ حضرت مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدیر رسالہ النجم مدظلہ العالی کا دامن تقدس بحمداللہ تعالیٰ کفر ووہابیت سے بالکل پاک وصاف ہے۔ اُن کو وہابی کافر کہنے والا جھوٹا بے دین گمراہ ہے مولانا ممدوح مقلد اور مستند علمائے احناف میں سے ہیں۔ نقل علماء فرنگی محل وعلماء شہر کا اعلان یہ ہے ملاحظہ ہو!

علمائے فرنگی محل اور دوسرے علمائے شہر کا اعلان

عبدالمجید دہلوی والا مطبوعہ اشتہار جسمیں نہایت بے تمیزی سے امام اہلسنت حجۃ الاسلام عالی جناب حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد عبدالشکور صاحب فاروقی اڈیٹر رسالہ النجم لکھنؤ کی شان میں وہابی وغیر مقلد وغیرہ الفاظ لکھے ہیں اور بار بار اسکو چھاپ کر اہل سنت کی دل آزاری کی جاتی ہے اسکے رد میں تقریباً ایک سو مشاہیر ومقدس علمائے ہندوستان کے فتوے شائع ہو چکے ہیں مگر اسوقت بھر الواعظ پریس ونور المطابع وغیرہ کا چھپا ہوا اشتہار مذکور شائع ہوا ہے جس سے لکھنؤ کے اہل سنت وجماعت میں سخت ہیجان ہے یہ اشتہار مقامی علمائے کرام کی نظر سے گذرا جس کو اُن حضرات نے واجب الرد خیال فرماکر اپنی آرائے مبارکہ امام اہل سنت حجۃ الاسلام حضرت مولانا صاحب ممدوح

کے متعلق اپنے دستخط ثبت فرما کر بغرض اشاعت مرحمت فرمائیں جو درج ذیل ہیں
الراقم مشتاق احمد سکرٹری انجمن تحفظ ملت لکھنؤ ۔ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء

علمائے کرام کے دستخط اور اُن کی عبارتیں

حضرت مولٰنا محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم مقلد اور مستند علمائے احناف میں سے ہیں۔
(حضرت[1] مولٰنا شاہ فقیر محمد قطب الدین عبدالوالی عفا اللہ عنہ (فرنگی محل)، (حضرت مولٰنا) محمد عنایت اللہ عفا اللہ عنہ (فرنگی محل)، (حضرت مولانا) محمد ایوب غفرلہٗ (نواسہ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی)، (حضرت مولٰنا) محمد عبدالقادر (مفتی فرنگی محل)، (حضرت مولانا ابوالطاہر ظہور احمد کان اللہ لہٗ مدرس اول درجہ عربی ومفتی مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ (حضرت مولانا) محمد شفیع حجۃ اللہ الانصاری (فرنگی محل)، (حضرت مولٰنا) ابوالثنا محمد عبدالرشید غفرلہٗ (صاحبزادہ شمس العلماء حضرت مولٰنا عبدالمجید صاحب مرحوم فرنگی محل)، (حضرت مولٰنا) ابوالنصر محمد ناصر غفرلہٗ (صاحبزادہ حضرت مولٰنا محمد اسلم صاحب (نبیرۂ حضرت مولٰنا محمد نعیم قدس سرہٗ فرنگی محل) (حضرت مولٰنا ابوالقاسم محمد عتیق[9] الفرنگی محلی غفرلہٗ اللہ المجید اولی (فرزند شمس العلماء حضرت مولٰنا عبدالمجید صاحب فرنگی محل)، حضرت مولٰنا حکیم نذیر[10] حسن۔ حضرت مولانا سید علی[11] زینبی (پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی) حضرت مولانا شاہ) امام[12] الدین مدرسہ قرآنیہ لکھنؤ (حضرت مولانا) فتح[13] اللہ آزاد مولٰنا محمد عبدالشکور صاحب مقلد ہیں حنفی ہیں ہرگز وہابی نہیں ہیں انکے عالم تقی اور باعمل ہونے میں شک نہیں۔ (حضرت مولانا شاہ) فقیر وارث[14] حسن (چشتی قادری نقشبندی لکھنؤ ٹیلہ شاہ پیر محمدؒ)

حامداً و مصلیاً۔ حضرت مولٰنا محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم فاروقی النسب مجددی نقشبندی المشرب ہمارے زمانہ کے محقق علماء احناف و مستند ارباب درس وافتا وارشاد میں سے ہیں اور فریضۂ دفاع عن السنۃ واعراض الصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ادا کرنے میں فرد اور جملہ علمائے اہل سنت وجماعت کے وکیل اور اُن کے قلبی تشکر کے مستحق ہیں
بارک اللہ فی حیاتہ واعمالہ وجزاہ عنا وعن اسلافنا اوفی جزاء ھذا ما اعتقد فی حضرتہ[15] من اعماق روحی واللہ علی اقول وکیل وانا الراجی عفو ربہ (ابو عامر حضرت مولانا)

عبدالحلیم[15] الصدیقی تحریراً فی خامس جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۵۰ھ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء جناب مولٰنا مولوی عبدالشکور صاحب ایک صالح ومتقی وفاضل عالم اہل سنت واحناف ہیں اور اس عصر میں انکا وجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر احسان عظیم ہے (حضرت مولٰنا، سید سلیمان[16] ندوی۔ بلاشبہ فاضل اجل مستند العلماء مولانا عبدالشکور صاحب عالم صالح اور متقی ہیں آپ اہل سنت وجماعت کے رکن عظیم ہیں (حضرت مولٰنا محمد عزیز الدین[17] پھلواری ادیب دارالعلوم ندوہ

واقعی میں تصدیق کرتا ہوں کہ جناب مولانا موصوف حنفی واہل سنت وجماعت ہیں کوئی اسمیں شک وشبہ نہیں ہے کہ انکی ہستی اسلامی دنیا کے لئے نعمت خداوندی ہے
(حضرت مولانا، شبلی[18] مفتی دارالعلوم ندوہ)

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولٰنا عبدالشکور صاحب حنفی ہیں ہمارے زمانے میں احناف کے مقتدا ہیں مسائل حنفیہ میں حنفی انکی طرف رجوع کرتے ہیں تعجب ہے انکو وہابی کہنا ہمنے آج تک نہیں سُنا کہ کسی نے اُن کو وہابی کہا ہو صرف آج سُنا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے یقیناً ممدوح حنفی ہیں (حضرت مولانا، سید حیدر حسن[19] (شیخ الحدیث) دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

میں مولٰنا عبدالشکور صاحب سے اچھی طرح واقف ہوں مولٰنا حنفی عالم اہل سنت وجماعت سے ہیں وہابیت کے انتساب سے بالکل بری ہیں (حضرت مولٰنا عبدالودود[20] مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء)

مولٰنا عبدالشکور صاحب حنفی ہیں غیر مقلد نہیں ہیں وہابی کا لفظ اکثر لوگ توہین کے لئے استعمال کرتے ہیں (حضرت مولٰنا حکیم ڈاکٹر سید، عبدالعلی[21] (ناظم ندوہ)
بار اول تعداد اشاعت (۵۰۰۰)
نامی پریس لکھنؤ۔

خاتمہ

قولہ تعالیٰ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ ترجمہ یہ آخرت کا گھر ہم انکو دیتے ہیں جو زمین میں نہ گردن کشی کرتے ہیں اور نہ فساد۔ اور پرہیزگاروں کا انجام اچھا ہے! (تفسیر حقانی جلد ۱ صفحہ ۱۴)

ف۔ اس آیۂ کریمہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کشت و خون اور فساد کرنے والے آخرت کے عالیشان مکان سے محروم ہونگے یہی وجہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطائے اجتہادی سے اپنے آپ کو مستحق خلافت سمجھکر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ کیلئے آمادہ ہوئے جب یہ خبر حضرت امام حسنؓ کو معلوم ہوئی باوجودیکہ آپ ہی خلیفہ برحق تھے لیکن آپ نے نہایت فراخدلی سے خوشی بخوشی منصب خلافت کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حوالہ کر کے منصب خلافت سے علیحدہ ہوکر لاکھوں بندگان خدا کے جان و مال کو بچاکر آخرت کے عالیشان محل کے مستحق ہوئے پس مسلمانوں کو چاہیے کہ کشت و خون اور فساد سے کوسوں دور رہیں۔ اسکے قریب بھی نہ جائیں اور وقت فساد حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کر کے سو شہیدوں کا اجر حاصل کریں۔ حدیث مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۹)

رنگون میں سگِ بارگاہ رضوی مکفر المسلمین حشمت علی رضا خانی بیلی بھیتوی کی فتنہ انگیزی پر علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کی وجہ خاموشی

جب سگ بارگاہ رضوی مکفر المسلمین حشمت علی رضا خانی رنگون میں آئے اور علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی پر وہابیت اور تکفیر کے نعرے بلند کرنے لگے تو موجودہ علمائے حقانی سنی حنفی دیوبندی نے بمصداق قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے خاموشی اختیار کی

قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ؎

قالوا سكت وقد خوصمت قلت لهم — انّ الجواب لباب الشر مفتاح

ہماری چپ نہیں بزدلی وجہ خصم ناداں سے — جواب ایسوں کو شر کا دراز کرنا ہے

والصمت عن جاهل او احمق شرف — وفيه ايضاً لصون العرض اصلاح

خموشی جاہل و احمق کے سامنے ہے شرف — خطاب اس سے نجاست میں پاؤں بھرنا ہے

اما ترى الاسد تخشى وهي صامتة — والكلب يخشى لعمري وهو نباح

جو شیر ہیں وہ ہیں چپ پھر بھی رعب ہے انکا — جو بھونکتا ہے کام اسکا بھوں بھوں کرنا ہے

اور خیال کیا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں کہتا ہے بلکہ یہ اپنے پیر مرشد احمد رضا خانصاحب بریلوی بانی فرقہ رضا خانی کے اقوال کو رٹتا پھرتا ہے جن کے جوابات میں علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی نے متعدد رسالے لکھے ہیں۔

دو چار روز بکواس کر کے چلا جاویگا۔ ابھی جناب استاذی و مولائی حضرت مولنا مولوی انور شاہ صاحب محدث کشمیری و جناب استاذی و مولائی حضرت مولنا مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ کے مواعظ سے لوگ متاثر ہورہے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی شک و شبہ واقع ہوگا تو بزبانی موجودہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی سے یا انکے جواب دئے ہوئے رسالوں سے اپنی تسلی و تشفی کریں گے!

نقشہ اسمائے کتب جو علماء حقانی سنی حنفی دیوبندیوں کی جانب سے رضا خانی بدعتی وہابی روافض کی رد میں لکھی گئی ہیں

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱	تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان	حضرت مولانا شاہ اسمعیل صاحب شہید دہلوی رح
۲	مقامع المبتدعین	حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری رح
۳	البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ	حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی رح
۴	التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بالمهند	〃
۵	تنشیط الاذان	〃
۶	حفظ الایمان	حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی مدظلہ
۷	بسط البنان	〃

نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۸	اصلاح الرسوم	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ
۹	حق السماع	〃
۱۰	جہد المقل	حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین	حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ
۱۲	تنزیۃ الخواطر عما القی فی امیۃ الاکابر	حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری
۱۳	الطامۃ الکبریٰ علی من کذب وتولّٰی	〃
۱۴	الختم علی لسان الخصم	〃
۱۵	توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد	〃
۱۶	السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار	〃
۱۷	کفر و ایمان کی کسوٹی	〃
۱۸	سبیل السداد فی مسئلۃ الامداد	〃
۱۹	الکوکب الیمانی علی اولاد الزوانی	〃
۲۰	احدی التسعۃ والتسعین	〃
۲۱	انتصاف البری	〃
۲۲	الیوم الموعود	〃
۲۳	ردّ التکفیر	〃
۲۴	اسکات المعتدی	〃
۲۵	الطین اللازب علی الاسود الکاذب	〃
۲۶	تنزیہ الالٰہ السبوح	〃
۲۷	التسہیل علی الجعل	〃
۲۸	قطع الوتین ممن تقول علی الصالحین	〃
۲۹	نار القضا فی جوانح الرضا	〃

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۳۰	القسورہ علی الحمر المستنفرہ	حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری
۳۱	کوکب الیمانین علی الجعلان والخراطین	〃
۳۲	تحذیر الاخوان عن رضا الشیطان	〃
۳۳	فصل الخطاب مکہ مکرمہ کے فرمائشی خط کا جواب	〃
۳۴	بریلوی کا نادان دوست	〃
۳۵	نفائس المرغوبہ	حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند
۳۶	الجواب الشافی	حضرت مولانا محمد یسین صاحب مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلی
۳۷	معیار الغیب	حضرت مولانا مولوی عبدالغنی صاحب مدرس مدرسہ معین العلم شاہجہانپور
۳۸	افسانۂ عبرت	حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی
۳۹	ابراز المکنون فی مبحث العلم بما کان وما یکون	حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب لکھنوی رح
۴۰	القول الاظہر فی ما یتعلق بالاذان عند المنبر	حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری
۴۱	سیف یمانی بر مکائد فرقۂ رضا خانی	حضرت مولانا محمد منظور صاحب سنبھلی
۴۲	فتح الابرار علی الفجار	〃
۴۳	بارقۂ آسمانی بر فرقۂ رضا خانی	〃
۴۴	چودھویں صدی کا قصیدہ	حضرت مولانا پیر خواجہ حسن صاحب شاہ سرہندی مجددی مقیم بمبئی
۴۵	نصرت آسمانی بر فرقۂ رضا خانی	حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی
۴۶	تحفۂ لاثانی برائے فرقۂ رضا خانی	الٰہی بخش محمد اسحاق صاحب پہلوان
۴۷	النفحات السنیہ فی تحریم الرقص والغنا وسجدۃ التحیہ	حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب بردوانی
۴۸	تحذیر الناس عن شر الخناس	حضرت مولانا ابو نعیم عبدالعظیم صاحب
۴۹	دافع الوسواس عن صدور الناس	حضرت مولانا عبدالمجید صاحب شاہجہانپوری
۵۰	صیانۃ المسلمین	حضرت مولانا فاضل الدین صاحب
۵۱	احکام التقدیر دو حصہ کامل	حضرت مولانا جان محمد صاحب مدچھوری

نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۵۲	فضائل علمائے دیوبند	حضرت مولانا جان محمد صاحب مدجوری
۵۳	القول المسئول	"
۵۴	احکام محمدی	"
۵۵	مناظرہ نیبی	حضرت مولانا حاجی شاہ صوفی صدر المدرسین مولانا محمد اسحٰق صاحب بردوانی
۵۶	سیفِ علی برگردنِ غوی	حضرت مولانا علی محمد صاحب مدجوری
۵۷	پاسخ عالمگیر	جناب محمد عمر خاں صاحب
۵۸	خنجر عمر	"
۵۹	قاصمۃ الظہر	جناب عبدالغنی صاحب خورجوی
۶۰	آئینہ عقائد اہل بدعت	جناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب ہزاروی

برادران اسلام | یہ ساٹھ کتابوں کی فہرست بطور نمونہ آپ لوگوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے ورنہ اس سے زیادہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی نے لکھی ہیں مگر بسبب طوالت فہرست سے پس انداز کی جاتی ہیں۔ اہل رنگون سے یہ امر مخفی نہیں کہ حشمت علی رضاخانی کے لکچروں سے نہ مخلوق خدا کی اصلاح مقصود تھی نہ تحقیق حق بلکہ ابتداء سے انتہا تک اُن کی یہی سعی رہی کہ مسلمان آپس میں لڑ مریں اور نا اتفاقی پیدا ہو ایسے فتنہ و فساد کے وقت موجودہ علماء حقانی سنی حنفی نے یہ خیال کیا کہ جب ہم غیر مسلم قوموں کی جانب سے سخت سے سخت تکلیفیں اور اذیتیں برداشت کرتے ہیں تو بموجب آیۂ کریمہ انما المؤمنون اخوۃ یہ تو ہمارے دینی بھائی ہیں اپنی کج فہمی سے ہم کو وہابی کافر کہتے ہیں کہنے دو ہم بحمد اللہ تعالیٰ نہ تو وہابی ہیں نہ کافر۔ ہم کو کافر کہنے والا خود ہی اپنے قول سے کافر ہوتا ہے جیسے کاتب مکتوب الیہ کے پاس خط لکھتا ہے۔ جب مکتوب الیہ کا پتہ نہیں لگتا ہے تو وہ خط کاتب ہی کے پاس واپس آتا ہے اسی طرح یہ لوگ کفر کا پارسل علماء حقانی سنی حنفی کی

جانب روانہ کرتے ہیں الحمد للہ کہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی اسکے مستحق نہیں اسلئے وہ کفر کا پارسل پھر پھرا کر انہیں کی گردن کا طوق بنتا ہے۔ اگر اس فتنہ کے زمانہ میں موجودہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی ان رضاخانیوں کے مقابلہ کے لیئے جاتے تو یقیناً فساد ہو جاتا اور آپس میں ایسی مار پیٹ ہوتی کہ دو چار ادہر کے مارے جاتے اور دو چار دس اُدہر کے مارے جاتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ مقدمہ کورٹ میں جاتا اور جانبین سے خوب خرچ ہوتا اور مفت میں غیروں کا پیٹ بھرتا اور دونوں جانب کے مسلمان جان و مال سے تباہ و برباد ہو جاتے اور اسوقت حق و ناحق کو کوئی دریافت نہ کرتا بلکہ غیر اقوام کو ہنسنے کا موقع ملتا۔ پس جماعت علمائے حقانی چونکہ متبع شریعت و سنت ہے اپنے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سباب المؤمن فسوق و قتالہ کفر (ترجمہ مومن کو گالی دینا فسق اور اسکو قتل کرنا کفر ہے) پر عمل کیا اور اس موقع پر صبر و استقلال سے کام لیا اور رضاخانیوں کے مقابلہ سے باز رہ کر سینکڑوں مسلمانوں کے جان و مال کو بچا دیا۔ خیال کیا کہ جو مر گیا مر گیا پھر واپس نہیں آتا ہے اگر زندگی باقی ہے تو انشاء اللہ حق حق ہی ہے اصلاح کے ذرائع باقی ہیں الحق یعلو ولا یُعلیٰ حق ظاہر ہو کر ہی رہیگا۔ چنانچہ جب حشمت علی کے فتنہ آمیز بیان سے لوگ متاثر ہو کر زیادہ گمراہ ہونے لگے اور آپس میں لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے تو اراکین انجمن شبان المسلمین رنگون نے نہایت نیک نیتی کے ساتھ بذریعہ اشتہار کے درخواست کی کہ مولانا آپ کے فتنہ آمیز بیان سے لوگ متاثر ہو کر آپس میں لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے مضمون کو بدل دیں اور لوگوں کو اتفاق و اتحاد پر آمادہ کریں جس کی ایسے نازک وقت میں اشد ضرورت ہے۔ جس وقت مولانا کے ہاتھ میں یہ اشتہار آیا فوراً اُن پر بھی حکم وہابی کافر کا لگا دیا جب علماء حقانی سنی حنفی نے عوام کی گمراہی کی یہ حالت دیکھی تو خیال کیا ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است	اگر خاموش بنشینم گناہ است

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا نام لے کر انکے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے اور حضرت سلطان المناظرین

مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدیر رسالہ النجم و امام المناظرین جناب مولانا مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی مدظلہما کو بلاکر مناظرہ کے لئے پیش کیا اور اپنی جانب سے چند معززآدمیوں کو حشمت علی رضاخانی کے پاس بھیجا لیکن اُس نے ملاقات نہ کی آخر راقم کی جانب سے ایک رجسٹری بذریعہ ڈاک بنام حشمت علی روانہ کی گئی وہ بھی نہیں لی واپس آئی اور مناظرہ کے لئے ہر طرح سے کوشش کی گئی لیکن ناکامیابی رہی۔ اور حشمت علی اپنا اُتو سیدھا کرکر واپس گیا اسکے بعد راقم نے ایک اشتہار بنام اصل حقیقت لکھ کر شائع کیا جس میں عوام الناس کو اس بات سے آگاہ کیا کہ کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہئے چنانچہ نقل اشتہار اصل حقیقت یہ ہے ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل حقیقت

حامداً و مصلیاً و مسلماً

برادران اسلام ہمارے حضرات اساتذہ اکابر علمائے سنی حنفی ہمیشہ سے اپنے مدارس اسلامیہ عربیہ میں عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) و طالبانِ علوم دینیہ کو قال اللہ و قال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم دیتے رہے اور عامۂ مسلمین کو اپنے وعظ و نصیحت سے فیض پہنچاتے رہے جب ہم علوم دینیہ سے فارغ ہوکر اپنے مکان پر پہنچے اور اپنی بدقسمتی سے طلب معاش کی وجہ سے اتنے دور دراز کے فاصلہ پر پڑے کہ انکی دوبارہ زیارت کی خیروبرکت اور فیض صحبت سے شرف حاصل کرنا دشوار ہوگیا تو ہم نے اور ہمارے ہمنیالوں نے جناب استاذی حضرت مولانا مولوی انورشاہ صاحب و جناب استاذی حضرت مولانا مولوی شبیر احمد صاحب مدظلہما کو رنگون بلانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ جب یہ خبر مخالفین کو معلوم ہوئی تو تین اشتہار پے درپے اسمٰعیل نوراللہ اعدل نظامی کے نام سے شائع ہوئے کہ علمائے دیوبند وہابی کافر ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ ہرگز اُن کی مجلس وعظ میں شریک نہ ہوں۔ ہماری جماعت میں سے کسی نے اس پر توجہ نہ کی۔ اس لئے کہ مشتہر

صاحب نہ تو کوئی ذی علم آدمی ہیں اور اُن کی شہر میں کوئی شہرت ہے۔ بلکہ اکثر لوگ اُن سے ناواقف ہیں اس لئے اُن اشتہاروں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور حضرت مولانا محمد وجین اپنے مدرسہ سے پندرہ یوم کی رخصت لے کر ڈابھیل ضلع سورت سے روانہ ہوگئے اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۰ء یوم سہ شنبہ کو مع الخیر رنگون پہنچے۔ رنگون جٹی پر بیشمار آدمیوں نے آپکا استقبال کیا اور فلک تک نعرۂ اللہ اکبر کی گونجتی ہوئی آواز کے ساتھ آپ کو قیام گاہ تک پہنچایا۔ دوسرے روز سے آپکا بیان شروع ہوا۔ سبحان اللہ آپ کی مجلس وعظ میں اسقدر مخلوق جمع ہوئی کہ آواز نہ پہنچنے کی وجہ سے کئی جگہ آلۂ مکبر الصوت لگایا گیا۔ جب آپ نے جانے کا ارادہ کیا تو انھیں مشتہر صاحب کے نام سے ایک اور اشتہار شائع ہوا۔ کہ ہمارے مولوی حشمت علی صاحب رضاخانی لکھنوی تشریف لاتے ہیں آپ اُن سے مناظرہ کرکے جائیں۔ جب یہ اشتہار جناب مولانا شبیر احمد صاحب کے پاس پہنچا۔ تو آپ نے اپنے آخری وعظ میں جو مغل اسٹریٹ میں ہوا تھا صاف صاف بیان کیا اور کہا کہ میں رنگون کو میدان جنگ بنانے نہیں آیا ہوں۔ بلکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے نہ کوئی پہلو اختلافی مسائل بیان کئے تھے اور نہ اب بیان کئے بلکہ اتباع سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مضمون بیان کیا۔ جس سے لوگوں کو بیحد نفع حاصل ہوا۔ اور مولانا محمد وجین اپنے وعدہ کے موافق پندرہ یوم کی رخصت پوری کرکے دوسرے روز یہاں سے تشریف لیگئے مولانا محمد وجین کے تشریف لے جانیکے بعد مولوی حشمت علی رضاخانی آئے۔ اور ہاشم بھڑوچہ صاحب کے یہاں قیام کیا اور اُنکے مہمان ہوئے۔ اب اُنکا وعظ شروع ہوا۔ رفتہ رفتہ اُس نے اپنی عادت کے موافق اکابر علمائے سنی حنفی دیوبندی کو وہابی کافر کہنا شروع کیا جب ہم لوگوں کو اسکی خبر معلوم ہوئی تو یہ خیال کیا گیا کہ ابھی جناب مولانا انورشاہ صاحب و جناب مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہما کی تقریریں لوگ سُن چکے ہیں۔ اور کافی اثر بھی ہو چکا ہے۔ اب ایسے نازک وقت میں جبکہ ہر جگہ مسلمان پریشانی کی حالت میں پڑے ہیں۔ ایسے بدگو منہ پھٹ آدمی کے منہ لگنا خواہ مخواہ مسلمانوں کو فساد میں ڈالنا ہے۔ اس جھگڑے و فساد کے فتنے سے مسلمانوں کو بچانا ضروری ہے یہ دروغگو دو چار روز بکواس کرکے اپنا پیٹ بھر کر چلا جاویگا۔ ہم نے محض مسلمانوں کی خیرخواہی کی وجہ سے سخت سے سخت گالیاں برداشت کیں اور صبر کرکے خاموشی

اختیار کی اُس نے ہماری اس خاموشی سے ناجائز فائدہ اُٹھایا۔ اور عام جاہل بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو اسقدر بھڑکایا کہ وہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امسال نماز عید الفطر کی دو جگہ جماعتیں ہوئیں۔ جب نوبت یہاں تک پہنچی تو ہم نے خیال کیا کہ ہمارے گاؤں موضع جگن پور کے آدمی غالباً ڈیڑھ سو کے قریب ہونگے دیکھنا چاہئے کہ اُن کی کیا حالت ہے۔ دو جگہ پر اُن سب کا اچھا خاصا مجمع ہوتا ہے۔ (۱) چینارڈ میں برادرم بدلو خاں سلمہٗ سونے چاندی کی دوکان پر ملازم ہیں رات کو اُن کے پاس سب بیٹھتے ہیں (۲) گلی نمبر (۲۶) میں برادرم چھیدی خاں سلمہٗ کی روٹی کی دوکان پر وہاں پر اکثر لوگ رہتے ہیں۔ چنانچہ میں روزانہ دونوں جگہ پر جاتا وہاں پر میرے سامنے کوئی اپنا شک و شبہ پیش کرتا تو میں اسکو رفع کر دیتا اور ساتھ ہی اسکے ہر ایک سے کہتا کہ اگر آپ لوگوں کو کوئی شک و شبہ کسی مسئلہ میں ہو تو مدرسہ تعلیم الدین میں ہمارے پاس آؤ۔ وہاں سب کتابیں موجود ہیں۔ اپنی آنکھوں سے خود دیکھ لو اور سمجھ لو۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ کوئی مولوی حشمت علی کے مقابلے میں نہیں جاتا ہے۔ پیچھے کہنے سے کیا ہوتا ہے ہم کب اعتبار کر سکتے ہیں۔ جب تک مقابلہ میں بات چیت نہ ہو۔ تو خیال کیجئے کہ گلی نمبر (۲۵) میں ایک شخص نے سوال کیا۔ اسکو جواب بھی نہیں دیا۔ بلکہ رضاخانی لوگ اسکو وہابی کہہ کر مارنے پر آمادہ ہوگئے۔ اُن کا منشا صرف فساد کا ہے۔ اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ چلیں تو ہم اس سے مقابلہ میں بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ کوئی شخص مقابلہ کرے یا نہ کرے ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہے۔ اس پر بدلو خاں نے کہا کہ اگر آپ خود جانا چاہیں تو ہم روکیں گے۔ ہرگز جانے نہ دیں گے۔ نہ کہ ہم لوگ آپ کو اپنے ہاتھوں سے فتنہ میں ڈالیں۔ پونا بستی میں برادرم زمانخاں سلمہٗ کا اصطبل ہے۔ وہاں پر جناب ماسٹر محمد حفیظ صاحب سلمہٗ مدرس مدرسہ تعلیم الدین کو ہمراہ لے کر گیا اور برادرم زمانخاں سلمہٗ سے ملاقات کرکے کہا کہ بھائی آپ نے مولوی حشمت علی کا بہت وعظ سنا ہے ایک مرتبہ ہمارا بھی سنو۔ پھر جو کچھ سمجھ میں آئے اُس پر عمل کرو۔ انھوں نے جواب دیا کہ اگر ہم آپ کو تنہا بلائیں تو ہم کو لوگ وہابی کہیں گے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ ایک روز ہم دونوں کو بلائیں اور مقابلہ میں

صفائی ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہے میں نے کہا ع چشم ماروشن دل ماشاد۔ ہم بہت ہی خوش ہیں اور یہی چاہتے ہیں۔ آپ انتظام کیجئے اور ہم کو خبر دیجئے۔ ہم انشاء اللہ فوراً حاضر ہوں گے۔ لیکن جھگڑے فساد کا انتظام سب آپ کے ذمہ ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم سب انتظام کر لیں گے۔ آپ کی دعا سے تمام پولیس والوں سے ہماری یاد اللہ ہے۔ صاحب سلامت ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا میں جاتا ہوں آپ انتظام کر کے خبر کر دینا چنانچہ آج تک ہم انتظار ہی کر رہے ہیں اور مولوی حشمت علی یہاں سے روانہ ہو گئے۔

سبحان اللہ اب تک اُنکا انتظام ہی پورا نہ ہوا۔ آخر کار جب ہم کو بہت تنگ کیا گیا اور ہم پر بہت لعن طعن ہونے لگا۔ اور عام لوگوں کی زبان پر یہ لفظ آگیا کہ یہ لوگ واقعی جھوٹے ہیں اگر سچے ہوتے تو ضرور مقابلہ کرتے۔ اور ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا پانی سر سے اُتر گیا تو ہماری جماعت کی جانب سے امام المناظرین رئیس المتکلمین جامع المعقول والمنقول حامی سنت قاطع بدعت حضرت مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدیر رسالہ النجم دامت برکاتہم کو لکھنؤ سے بلایا گیا۔ مولانا ممدوح تشریف لائے اور ہماری جماعت کی جانب سے ہر طرح سے کوشش کی گئی کہ مناظرہ ہو جائے تاکہ عام مسلمانوں پر جھوٹ سچ کی قلعی کھل جائے۔ لیکن افسوس صد افسوس حشمت علی مقابلہ پر نہ آئے بلکہ رجسٹری خطوط تک واپس کر دئے۔ اب

ناظرین کرام بلا کسی کی طرفداری کے للہ انصاف کریں کہ مناظرہ کی اب کونسی راہ باقی رہ گئی جو ہم پر الزام دیا جاتا ہے کہ حشمت علی کے مقابلہ میں کوئی نہیں آیا۔ میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایک شخص اپنے گھر میں اطمینان سے بیٹھا دوسرے شخص کو گالی دیتا ہے بُرا بھلا کہتا ہے تو کیا! اس دوسرے شخص کو کسی قاعدہ شرعی یا عرفی یا سرکاری قانون کی اجازت ہے کہ وہ اس کے گھر میں جاکر اسکی زبان بند کر دے؟ ہرگز نہیں مولوی حشمت علی نے جس جس مقام پر وعظ بیان کیا۔ اہل شہر کے بلانے پر بیان کیا۔ چنانچہ اہل شہر نے سب سے پہلے روڈ کا پاس لیا فرش فروش کا انتظام کر کے اسکو اطمینان کے ساتھ موٹر پر لاتے اور بیان کروایا اگر اہل شہر کو تحقیق حق منظور ہوتی تو ہماری جماعت میں سے کسی ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہتے کہ ہمنے سب انتظام کر لیا ہے کوئی جھگڑا فساد نہیں ہے۔ چلئے صاحب آپ کے متعلق

اور آپ کے اکابر کے متعلق یہ یہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ کیا واقعی سچ ہیں۔ اگر سچ نہیں ہیں۔ جھوٹ ہیں تو مقابلہ میں صفائی کریجئے اور ہم کو اس گمراہی سے بچائیے اگر اس پر کوئی نہ جاتا تو واقعی گنہگار رہتا۔ جھوٹا تھا۔ کیا کسی نے بلایا؟ ہرگز نہیں۔ اگر مولوی حشمت علی بلا کسی کے بلائے از خود رنگون آتے تو بحمد اللہ تعالیٰ ہماری جماعت میں سے ہر شخص ان سے مقابلہ کے لئے تیار رہتا۔ لیکن مولوی حشمت علی ہاشم بھڑوچہ کے بلائے ہوئے مہمان تھے انکی خوشی کے مطابق اُن کے سہارے پر جو کام کرنا چاہا کیا اور لوگوں کو کافر بنایا۔ اگر ہاشم بھڑوچہ صاحب حق کے طالب ہوتے۔ اور اُن کو خوفِ خدا ہوتا تو حشمت علی کے آنے کے بعد ہی فوراً اپنے ہی مکان پر ہماری جماعت کے چند علماء کو بلا کر آپس میں امن و سکون کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقع دیتے جو بات حق نظر آتی اُس پر خود عمل کرتے اور اسکی اطلاع عام کرتے۔ مگر وہ ایسا کیوں کرتے انکو یا کافرہ کے وظیفہ میں جو مزہ آتا ہے اسمیں کہاں۔ بعد ازاں جب مناظرہ نہ ہوا۔ تو جناب مولانا مولوی محمد عبد الشکور صاحب و جناب مولانا مولوی محمد منظور صاحب مدظلہما کا اکثر جگہ وعظ ہوا۔ اور بہت لوگوں کے اکثر شکوک رفع ہوئے۔

اب اے اہل رنگون

اے یا کافرہ کے وظیفہ پڑھنے والو۔ ذرا آنکھیں کھولو اور دیکھو ہمارے اکابر علماء سنی حنفی جناب امیر المومنین امام المسلمین سید احمد صاحب بریلوی شہید مجاہد فی سبیل اللہ جناب مولانا مولوی شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی مجاہد فی سبیل اللہ و امیر المجاہدین رئیس المسلمین جناب مولانا مولوی سید امیر الدین علی صاحب شہید امیٹھوی مجاہد فی سبیل اللہ نور اللہ مرقدھم ان سب حضرات نے اپنی عمر کا اکثر حصہ دینی خدمات میں صرف کیا حتیٰ کہ اپنی جانیں بھی اعلائے کلمۃ اللہ پر نثار کرکے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ کی بشارت میں داخل ہوئے (ترجمہ جو لوگ اللہ کے رستہ میں مارے گئے ہیں اُنکو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں حالانکہ تم نہیں جانتے ہو) و جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب محدث نانوتوی و جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی و جناب مولانا مولوی شیخ الہند محمود حسن صاحب اسیر مالٹا نور اللہ مرقدھم ان سب حضرات

نے اپنی عمر کا اکثر حصہ دینی خدمت اور احادیث شریف کی تعلیم دینے میں صرف کیا اور اسی حالت میں واصل بحق ہوئے اور جناب مولانا مولوی خلیل احمد صاحب محدث مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھئے کہ صحاح ستہ میں سے ابوداؤد کی شرح لکھتے لکھتے اسکو ختم کرکے آپ بھی مدینہ طیبہ میں اس دار ناپائیدار سے حیات جاودانی کی طرف رحلت فرما ہوئے اور آرام سے جنت البقیع میں سو رہے ہیں۔ اب موجودہ علماء کرام میں سے حکیم الامت جناب حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب مدظلہ اپنے وعظ و نصیحت اور تصنیف و تالیف سے لوجہ اللہ مخلوق خدا کو فیض پہنچا رہے ہیں و جناب مولانا مولوی حسین احمد صاحب فیض آبادی مہاجر مدنی اسیر مالٹا و جناب استاذی مولائی حاجی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب شاہجہانپوری صدر جمعیۃ العلماء ہند و جناب استاذی و مولائی مولانا مولوی حافظ حاجی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلوی مدظلہم العالی جو پکے مسلمان سچے سنی حنفی علماء میں سے ہیں تمام دنیا جانتی ہے کہ ہمیشہ دینی و قومی خدمت میں مصروف رہے ابھی چار روز کی بات ہے کہ دینی و قومی خدمت کی وجہ سے جیل میں تھے ابھی رہا ہو کر آئے ہیں۔ سارے ابل کے متعلق انہیں حضرات نے سر توڑ کوشش کی ہے۔ اب آپ لوگوں کے سامنے ان حضرات اکابر علماء کے مختصر ظاہری حالات ہیں اگر آپ کا دل اسبات کو گوارا کرے کہ ان کو کافر کہا جائے۔ تو کہو۔ اگر آپ کو یا کافرہ کا وظیفہ پڑھنا ہی منظور ہے۔ تو آپ کو اختیار ہے پڑھو۔ اگر یہ بات یاد رہے کہ تمہارے اور آپ کے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے کسی کو کافر کہا اور حقیقت میں وہ کافر نہیں ہے تو وہ کفر کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ اے کافر کہنے والو۔ خدا سے ڈرو اور توبہ کرو۔ ہم اور ہمارے اکابر پکے مسلمان سچے سنی حنفی ہیں یہ ہمارے اکابر کے ظاہری حالات ہیں۔ اگر آپ لوگ ہمارے عقائد دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس مدرسہ تعلیم الدین میں جو وقت چاہو۔ تشریف لا کر ہر ایک مسئلہ کتاب سے اپنی تسلی کرلو ہم ہر وقت مضمون کتاب سمجھانے اور دکھلانے کے لئے تیار ہیں۔ غور کرو اور سوچو فی الحال ہم یا آپ لوگ اپنے ایمان پر فخر کریں تو کیا اعتبار ہے فخر کی بات تو جب ہے کہ جب ہمارا یا آپ کا دنیا سے ایمان پر خاتمہ ہو۔ اشعار

اگرچہ بالفعل ہے کوئی صدیق — کیا خبر وقت نزع ہو زندیق
اور بالفعل ہے کوئی زندیق — کیا خبر وقت نزع ہو صدیق
کیونکہ اکمل بھی ہو گئے مردود — اور مردود بھی ہو گئے مسعود
کیا خبر کس سے راضی ہے معبود — وہی جانے کہ کون ہے محمود
اب تو انجام پر ہے میری نظر — اور انجام کی نہیں ہے کچھ بھی خبر

دنیا چندروزہ ہے ایک روز خدا کے سامنے جانا ہے۔ قبر کی اندھیری کوٹھری میں کوئی کام نہ آویگا۔ وہی قبر کا کونا اور خاک کا بچھونا ہوگا۔ نیک ہی عمل وہاں پر کام آویں گے اب آپ ہم کو یا ہمارے اکابر کو کافر کہہ کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کریں آپکو اختیار ہے اسکا بحمداللہ تعالیٰ ہمکو کچھ رنج و ملال نہیں بلکہ میری جانب سے معاف ہے۔ ہاں آپکی گمراہی پر ہم کو درد ہے

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ — سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہ ہمارے اور آپ کے سب کے دل سے بغض و کینہ نفاق حسد کو دور کر کے آپسمیں اتفاق اتحاد اور محبت نصیب کرے تاکہ ہمیشہ کی طرح عید اضحیٰ کی نماز ایک بڑی جماعت کے ساتھ خوشی بخوشی پڑھیں اور ہم کو آپ کو سب کو اسلام اور عقاید اہل سنت والجماعت پر قایم رکھکر اسی پر دنیا سے اٹھائے اور اپنی رضامندی اور اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرک و بدعت سے بچائے۔ آمین ثم آمین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین!

المشتہر خادم الطلبہ (مولانا مولوی حافظ قاری) محمد عبدالرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ جگن پوری ڈاکخانہ رونا ہی ضلع فیض آباد۔ وارد حال رنگون مطبوعہ شیر پریس ۲۵۵ اسپارک اسٹریٹ رنگون اسکے بعد ایک مضمون جس کی سرخی مقلدین ائمہ اربعہ کا اتفاق تھا اڈیٹر اخبار شیر کی خدمت عالی میں ارسال کر کے انسے درخواست کی کہ آپ مہربانی فرما کر اس مضمون کو اپنے اخبار شیر میں شائع فرما کر بندہ کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں تاکہ اس مضمون سے عام مسلمانوں کو

فائدہ حاصل ہو اور آپ عنداللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں چنانچہ اڈیٹر شیر نے میری ناچیز درخواست کی عزت افزائی کی اور اپنے اخبار شیر میں اس مضمون کو ۲۲۔ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۳۱ء کے پرچہ میں شائع فرمایا۔ نقل مضمون مقلدین ائمہ اربعہ کا اتفاق یہ ہے ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں!

مقلدین ائمہ اربعہ کا اتفاق

حامداً ومصلیاً ومسلماً

برادران اسلام اللہ تعالیٰ شانہٗ نے انسان کے لئے آفتاب عقل ایسا رہبر اور رہنما بنایا ہے کہ جسکی روشنی سے وہ نشیب و فراز کھرا کھوٹا جانچ لیتا ہے۔ کسی کے دھوکا دینے سے رات کو دن اور دن کو رات نہیں کہتا ہے پس اے مسلمانو عقل و انصاف کی نظر سے دیکھو غور کرو سوچو سمجھو کہ اہل سنت والجماعت میں چار مذہب ہیں اور چاروں حق ہیں۔ اول مذہب حنفی جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی جانب منسوب ہے۔ دوم مذہب شافعی جو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے۔ سوم مذہب مالکی جو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے چہارم مذہب حنبلی جو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے۔ ان چاروں اماموں کا اصول میں اتفاق ہے اور فروعی مسائل میں اختلاف ہے یعنی کسی جگہ فرض و واجب میں کسی جگہ واجب و سنت میں کسی جگہ حلت و حرمت میں یعنی ایک چیز ایک امام کے نزدیک حلال ہے تو وہی چیز دوسرے امام کے نزدیک حرام ہے مثلاً مذہب حنفیہ میں سورۂ فاتحہ فرض کی دو رکعت میں واجب ہے اور مذہب شافعیہ میں وہی سورۂ فاتحہ ہر رکعت میں فرض ہے۔ مذہب حنفیہ میں نماز وتر واجب ہے اور مذہب شافعیہ میں وہی نماز وتر سنت ہے مذہب حنفیہ میں دریائی جانوروں میں سے سوائے مچھلی کے سب حرام ہیں۔ اور مذہب شافعیہ میں دریائی جانور سب کے سب حلال ہیں اسی طرح سے اکثر مسائل میں مذاہب اربعہ کا اختلاف ہے ان اختلاف کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی کسی پر لعن طعن نہیں کرتا اور نہ کوئی کسی کو کافر کہتا ہے بلکہ مکہ معظمہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں ہر ایک ان میں سے

ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور شادی غمی میں شریک ہوتا ہے اس سے بڑھکر دیکھئے عرفات کے میدان میں اسلام کے تمام فرقوں ۔۔۔ ک جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی امام آکر خطبہ پڑھتا ہے اور تمام فرقے کے لوگ خوشی سے خطبہ سنتے ہیں۔ یہ تو دور کی بات ہے یہاں پر رنگون میں اپنی آنکھ سے دیکھئے کہ چولیہ مسجد شافعیوں کی ہے اور متولیان مسجد شافعی ہیں۔ انھوں نے حنفیوں کی رعایت سے ایک امام حنفی مقرر کیا ہے کبھی حنفی امام نماز پڑھاتا ہے کبھی شافعی۔ ایک دوسرے کے پیچھے خوشی سے نماز پڑھتے ہیں۔ اور آپس میں نہایت اخلاق و محبت سے پیش آتے ہیں۔ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دوعالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ کا منظر دیکھنے میں آتا ہے (یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے) ہر شخص اپنے اپنے طریق پر آسانی کیساتھ عمل کرتا ہے کسی کے دل میں ذرّہ بھر شک و شبہ نہیں گذرتا۔ افسوس صد افسوس کہ ہمارے اور آپ کے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دوعالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔ لوگوں نے (نعوذ باللہ) بجائے رحمت کے اپنے لئے زحمت سمجھ لیا ہے چنانچہ یہ علماء کا اختلاف کوئی نیا اختلاف نہیں ہے حنفیہ میں خود ہی اختلاف ہے مثلاً سلام کرنا اس شخص پر جو پائخانے میں ہے مکروہ ہے پس حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ شخص دل میں جواب دے زبان سے نہیں اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ بالکل جواب نہ دے اور امام محمدؒ کے نزدیک بعد فارغ ہونے کے جواب دے۔ باوجود ان اختلافات کے یہ سب کے سب حنفیہ میں بڑے امام مانے جاتے ہیں سب ان کی اتباع کرتے ہیں فی الحال اپنی کم فہمی اور ناسمجھی کی وجہ سے چند اختلافی مسائل کی وجہ سے مسلمانوں میں نااتفاقی کا بیج ایسا بویا گیا ہے جسکی وجہ سے آپس میں سلام و کلام ترک ہے اس منحوس نااتفاقی کی وجہ سے امسال عید الفطر کی نماز دو جگہ دو جماعتوں کے ساتھ ادا کی گئی ہے جس سے اسلام کی کمزوری ثابت ہوتی ہے اور مسلمانوں پر غیر مسلم اقوام ہنسی اور مذاق اڑاتی ہیں۔ اور اُن کو ہم پر جرأت

ہوتی ہے۔ ابھی کا آن پور و بنارس کا واقعہ پیش نظر ہے۔ آہ کتنی مسجدیں اور مسلمان شہید ہوئے اور کتنے زخمی صاحب فراش سسک رہے ہیں اور کتنے لٹ گئے مسلمانو! جن کے دل میں ذرہ بھر اسلام کا اور مسلمانوں کا درد ہوگا وہ بےچین ہوگا۔ پس اے مسلمانان رنگون خدا کے لئے خواب غفلت سے بیدار ہوکر ہوشیار ہو جاؤ۔ اور تمام مسائل اختلافی کو بالائے طاق رکھ کر اپنے دل سے بغض و حسد و کینہ کو دور کرکے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل کرکے آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کرکے عید اضحیٰ کی نماز ایک عظیم الشان جماعت کے ساتھ ادا کرکے اسلامی شان و شوکت اور اپنی بڑی جماعتوں کو دکھلا کر غیر مسلم اقوام پر ثابت کردو کہ ہم بھی زندہ قوم ہیں مردہ نہیں ہیں جیسا کہ مکہ معظمہ (زادہا اللہ شرفا و تعظیما) کے میدان عرفات میں تمام اسلامی فرقے جمع ہوتے ہیں اور اسلام کی شان و شوکت نظر آتی ہے۔

مسلمانو! قابل غور امر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری مری ہوئی سنت کو زندہ کیا اسکو سو شہیدوں کا ثواب ملیگا۔ حضرتؐ نے ہمیشہ عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھی ہے جب دو جماعتیں ہونگی تو بجائے سنت کے زندہ کرنے کے مسلمان سنت کے مردہ کرنے کی بلامیں مبتلا ہونگے۔ اس سے بچنا ضروری ہے اگر آپس میں اتفاق نہ ہوا اور اسی طرح نااتفاقی کا شعلہ بلند ہوتا رہا اور عید الاضحیٰ کی نماز دو جگہ دو جماعتوں کے ساتھ ادا کیگئی تو یاد رکھئے جو مصیبت آنیوالی ہے اسمیں ہم اور آپ سب برابر ہونگے بندہ اپنے مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو شرک و بدعت سے بچائے اور اسلام اور عقائد اہل سنت والجماعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

کتبہ احقر الزماں خادم الطلبہ محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ جگن پوری

۱۹۔ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ یوم چہارشنبہ

اپنے سنی حنفی مسلمان بھائیوں سے مخلصانہ درخواست

اہل جگن پور اور اُسکے قرب وجوار کے سنی حنفی مسلمان بھائیوں سے خصوصاً اور اہل رنگون اور تمام ہندوستان کے سنی حنفی مسلمان بھائیوں سے عموماً درخواست ہے کہ اس کتاب کے باب سوم میں تمام اعتراضات کے جوابات نہایت مفصل نمبروار لکھے گئے ہیں انکو اہل علم حضرات خود پڑھیں اور ناخواندہ حضرات دوسروں سے پڑھوا کر سنیں اگر اس سے پوری تسلی وتشفی نہ ہو تو باب چہارم میں استفتا کے جوابات بغور ملاحظہ فرمائیں اگر اس سے بھی تسلی تشفی نہ ہو تو آخرت میں جو مقدر ہو چکا ہے اسکا انتظار کریں۔ وما علینا الا البلاغ

برادران اسلام | جماعت فرقۂ رضاخانی نے علماء حقانی سنی حنفی پر وہابیت اور کفر کو منسوب کیا ہے!

اول کفر۔ سو الحمد للہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی پر کسی طرح سے صادق نہیں بلکہ وہ پکے مسلمان اور سچے سنی حنفی ہیں اور اس کی تصدیق ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء نے اپنے اپنے جواب استفتا میں نہایت وضاحت کے ساتھ کی ہے کہ علماء حقانی سنی حنفی حضرات دیوبند پکے مسلمان سچے سنی حنفی ہیں بلکہ یہی حضرات مسلمانوں کے پیشوا اور مقتدا ہیں زہد وتقویٰ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے یہی حضرات دین کے سچے خادم ہیں ان کے علمی فیض سے کوئی ایسا ہی بدنصیب ہو جو فیضیاب نہ ہوا ہو اسوقت ہندوستان میں موجودہ تمام مشاہیر علماء انہیں حضرات کے شاگرد رشید ہیں یا انکے شاگردوں کے شاگرد ہیں غرض یہ کہ کوئی عالم اس سلسلہ سے علحدہ نہیں ہے اگر یہی حضرات علماء حقانی سنی حنفی (نعوذ باللہ) کافر ہوئے تو روئے زمین پر کوئی مسلمان ہی ثابت نہ ہوگا۔ اگر آپ لوگ اُن حضرات علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کو کافر ہی سمجھتے ہیں تو بتلائیے دنیا میں کافروں کے بہت سے فرقے ہیں ان کو کس فرقے میں شمار کیا جاتا ہے آیا یہودی ہیں یا نصرانی۔ ہندو ہیں یا مجوسی ہر فرقہ اپنے اپنے مذہب کی اشاعت وتبلیغ میں مصروف ہیں۔ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی نے مخالفین اسلام ومخالفین مذہب اہلسنت والجماعت کے رد میں سینکڑوں رسالے لکھے ہیں جنکو نقشہ

ذیل سے معلوم کر سکتے ہیں۔

نقشہ اسمائے کتب جو علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی مخالفین اسلام ومخالفین مذہب اہلسنت والجماعت کی رد میں لکھی ہیں

نمبر	کس مذہب کے رد میں	نام کتاب	نام مصنف
۱	رد آریہ سماج وہنود	انتصار الاسلام	حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ
۲	”	قبلہ نما	”
۳	”	مباحثہ شاہجہانپور	”
۴	”	میلہ خداشناسی	”
۵	”	حجۃ الاسلام	”
۶	”	تحفہ لحمیۃ	”
۷	”	علم الکلام	حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی
۸	”	نعمۃ الحق	حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری
۹	”	رد تناسخ	”
۱۰	رد نصاریٰ	تقریر دلپذیر	حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ
۱۱	رد قادیانی	دفع العجاج عن طرق المعراج	حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری
۱۲	”	اشد العذاب علیٰ مسیلمۃ الفنجاب	”
۱۳	”	اول السبعین	”
۱۴	”	زلزلۃ الساعۃ	”
۱۵	”	الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ
۱۶	”	عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام	حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری
۱۷	”	الشہاب لرجم الخاطف المرتاب	حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی
۱۸	”	القول الصحیح فی مکائد المسیح	حضرت مولانا محمد سہول صاحب

نمبر شمار	کس مذہب کے رد میں	نام کتاب	نام مصنف
۱۹	رد قادیانی	حیات عیسیٰ علیہ السلام من احادیث خیر الانام	حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ
۲۰	رد شیعہ	انتباہ المومنین	حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی
۲۱	〃	الاجوبۃ الکاملہ	〃
۲۲	〃	ہدایۃ الشیعہ	حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ
۲۳	رد نیچری	تصفیۃ العقائد	حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ
۲۴	〃	سر سید کا اسلام	حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی
۲۵	〃	کالج کا اسلام	〃
۲۶	رد غیر مقلد	توثیق الکلام در بحث قراۃ فاتحہ خلف الامام	حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی
۲۷	〃	ہدایۃ المعتدی فی قراۃ المقتدی	حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ
۲۸	〃	الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ
۲۹	〃	ایضاح الادلہ	حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ
۳۰	〃	فصل الخطاب	حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری
۳۱	〃	الصارم المسلول فی الذب عن الاصول	حضرت مولانا حافظ مہدی حسن صاحب مفتی راندیر
۳۲	〃	فراسۃ العریف	〃
۳۳	〃	کشف الغمہ	〃
۳۴	〃	قطع الوتین	〃
۳۵	〃	بئس القرین	〃
۳۶	〃	الاختلاف المبین	〃
۳۷	〃	اظہار اسرار المتحدثین	〃
۳۸	〃	اقامۃ البرہان المبین	〃
۳۹	〃	التحقیق المتین	〃
۴۰	〃	البلاغ المبین	〃

نمبر شمار	کس مذہب کے رد میں	نام کتاب	نام مصنف
۴۱	رد غیر مقلد	توضیح البرہان	حضرت مولانا حافظ مہدی حسن صاحب مفتی راندیر
۴۲	〃	مفید القاری	〃
۴۳	〃	ضربۃ الصمصام	〃
۴۴	رد وہابیہ	القاء اللمعہ	〃
۴۵	〃	طلوع بدر الرشاد	〃
۴۶	〃	رفع الارتیاب	〃
۴۷	〃	التحقیق التام	〃
۴۸	〃	التطہیر	〃

برادران اسلام | علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی نے مخالفین اسلام و مخالفین مذہب اہلسنت والجماعت کے رد میں بہت سے رسالے لکھے ہیں۔ یہاں پر بطور نمونہ اڑتالیس ۴۸ رسالوں کے نام فہرست نقشہ ہذا میں درج کئے گئے بقیہ بوجہ طوالت کے چھوڑ دئے گئے ہیں آپ انصاف سے فرمائیں کہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی اگر واقع میں پکے مسلمان اور سنی حنفی نہ ہوتے تو مخالفین اسلام و مخالفین مذہب اہلسنت والجماعت کے رد میں اتنے رسالے کیوں لکھتے! اب اُن کے رات دن کے مشغلہ کو دیکھئے کہ رات کو درسی کتابوں اور اُن کے شروح کا مطالعہ کرتے ہیں اور دن کو طالبان علوم دینیہ کو سبق پڑھاتے ہیں اب ہم مدرسہ دار العلوم دیوبند کا نقشہ نصاب تعلیم پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشہ دفعہ بندی خواندگی درجۂ فارسی و ریاضی دار العلوم دیوبند مجریہ سنہ ۱۳۳۲ھ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

نام دفعہ	نمبر شمار کتب	کتب فارسی مع قواعد	تحریر و انشا پردازی	ریاضی
[illegible]	۱	انوار سہیلی دو باب بغیر دیباچہ	انشائی مسودات فارسی و اردو۔ دو جواب مضمون بزبان فارسی و اردو	تحریر اقلیدس مقالہ اول تمام بغیر نتائج۔ اربعہ متناسبہ و جستہ متناسبہ حساب تناسب۔ حساب اوسط حساب فیصدی
	۲	سکندر نامہ تا جشن نوشابہ		
	۳	احسن القواعد دو باب		
[illegible]	۴	بوستان چار باب	اردو کو فارسی کرنا فارسی کو با محاورہ اردو بنانا	جمع کسور اعشاریہ و تفریق کسور اعشاریہ و تقسیم کسور اعشاریہ جمع کسور مدور و تفریق کسور مدور۔ ضرب کسور مدور و تقسیم کسور مدور۔ جذر المربع اعداد صحیح و جذر المربع کسور عام و کسور اعشاریہ
	۵	مالا بد منہ تا کتاب الحج		
	۶	رقعات عالمگیری تا صفحہ ۳۲		
	۷	رقعات امان اللہ حسینی صفحہ ۲۵		
[illegible]	۸	گلستان دو باب بغیر دیباچہ	املا نویسی فارسی و اردو	مقسوم علیہ اعظم۔ ذو اضعاف اقل کسرات کا مفرد بنانا۔ کسور کا مخرج بنانا۔ جمع کسور عام۔ تفریق کسور عام ضرب کسور عام۔ تقسیم کسور عام کسور متواتر۔ کسور کا مقابلہ کرنا
	۹	مصدر فیوض باب اول تمام		
	۱۰	دستور الصبیان تمام		
[illegible]	۱۱	صفوۃ المصادر تمام	رقعات اردو کا نقل کرنا مختصر جملے لکھنا	ضرب بسیط و تقسیم بسیط تحویل اعلیٰ و تحویل ادنیٰ۔ جمع مرکب تفریق مرکب ضرب مرکب و تقسیم مرکب۔
	۱۲	گفتگو نامہ فارسی تمام		
	۱۳	حکایات لطیف تمام		
	۱۴	راہ نجات تمام		
[illegible]	۱۵	کریما تمام	تحریر حروف تہجی مفرد و مرکب ناموں کا لکھنا	لکھائی ہندسہ سو تک گنتی زبانی سو تک۔ لکھائی درجات اعداد۔ جمع بسیط و تفریق بسیط پہاڑہ بیس تک
	۱۶	حمد باری تا صفحہ ۲۸		
	۱۷	مفید نامہ دو باب		
	۱۸	مفید الانشا تا صفحہ ۱۶		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً اما بعد نقشہ ذا میں اکیس علوم صرف۔ نحو۔ معانی۔ عروض۔ ادب۔ منطق۔ فلسفہ۔ ہندسہ۔ ہیئت۔ جبر و مقابلہ۔ مساحت۔ طب۔ مناظرہ۔ عقائد۔ کلام۔ اصول فقہ۔ فقہ۔ فرائض۔ اصول حدیث۔ حدیث۔ تفسیر کی (۹۴) کتابیں چار سلسلوں میں بحمن [illegible] ہشت سال بدیں تفصیل مرتب ہیں کہ سال اول میں اٹھارہ کتابیں اور ثانی میں بارہ اور ثالث میں دس اور رابع میں چودہ خامس میں آٹھ اور سادس میں دس اور ثامن میں بارہ۔ ہر سال میں بنظر تدریس دس ماہ قرار دیئے گئے کیونکہ دو ماہ امتحان سالانہ و تعطیل میں صرف ہوتے ہیں اور ہر ماہ میں چار ہفتہ کہ انتیس روز کا مہینہ ادنیٰ ہے تین روز امتحان سہ ماہی میں صرف ہو جاتے ہیں پھر ہفتہ میں چھ سبق کہ یوم جمعہ تعطیل ہے نقشہ کے ہر دو جانب پیمانہ سال و ماہ و ہفتہ ثبت کر دیا ہے ہر ایک کتاب کی مدت اختتام کتب کے حساب میں کہیں کہیں ہفتہ یا ہفتہ کی کسر کا تسامح کیا گیا ہے اسکو غلطی پر محمول نہ کرنا چاہیے۔ اور واضح ہو کہ سلسلہ ثانیہ سلسلہ اولیٰ سے ۲ ماہ بعد اور سلسلہ ثالثہ $2\frac{3}{4}$ پونے چار ماہ بعد اور رابعہ دس ماہ بعد شروع کیا ہے۔ واللہ ولی التوفیق وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ پیمانہ سال و ماہ و ہفتہ عوام کے سمجھنے کے لئے وقت طلب ہے اس لئے راقم نے اسکو نقشہ سے حذف کر دیا ہے۔ صرف نقشہ حسب ذیل میں ہر سال کی تعلیمی کتب کی تعداد مع فن بیان کریگا!

نقشہ ہشت سالہ تخمین تحصیل ضروری درس عربی بعونہ تعالیٰ وحسن توفیقہ

نقشہ ہذا تجویز اراکین مدرسہ عربیہ دیوبند — نقشہ خواندگی کتب سال اول

نمبر کتب	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۱	صرف	میزان الصرف	
۲	〃	منشعب	
۳	〃	صرف میر	
۴	〃	پنج گنج	
۵	〃	دستور المبتدی	
۶	〃	زراوی	
۷	〃	مراح الارواح	
۸	〃	فصول اکبری	
۹	نحو	نحو میر	
۱۰	〃	مائۃ عامل	
۱۱	〃	شرح مائۃ عامل	
۱۲	〃	مصباح	
۱۳	〃	ہدایۃ النحو	
۱۴	منطق	ایساغوجی	
۱۵	〃	قال اقول	
۱۶	〃	مرقات	
۱۷	〃	میزان منطق	
۱۸	〃	تہذیب	

نقشہ خواندگی کتب سال دوم

نمبر شمار کتب	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۱۹	صرف	شافیہ	
۲۰	ادب	مفید الطالبین	
۲۱	〃	نفحۃ الیمن	
۲۲	نحو	کافیہ	
۲۳	〃	شرح ملا جامی	
۲۴	منطق	شرح تہذیب	
۲۵	〃	قطبی	
۲۶	〃	میر قطبی	
۲۷	〃	سلم العلوم	
۲۸	فقہ	منیۃ المصلی	
۲۹	〃	قدوری	
۳۰	اصول فقہ	اصول شاشی	

نقشہ خواندگی کتب سال سوم

نمبر شمار	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۳۱	عروض	عروض المفتاح	
۳۲	ادب	مقامات حریری	
۳۳	معانی	تلخیص المفتاح	
۳۴	〃	مختصر معانی	
۳۵	منطق	تصورات ملا مبین شرح سلم	
۳۶	〃	ملا حسن	
۳۷	〃	میرزاہد رسالہ	
۳۸	〃	غلام یحییٰ	
۳۹	فقہ	کنز الدقائق	
۴۰	〃	شرح وقایہ	

نقشہ خواندگی کتب سال چہارم

نمبر شمار	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۴۱	ادب	دیوان متنبی	
۴۲	〃	سبعہ معلقہ	
۴۳	معانی	مطول	
۴۴	مناظرہ	رشیدیہ	
۴۵	فلسفہ	میبذی	
۴۶	عقائد	شرح عقائد نسفی	
۴۷	〃	خیالی	
۴۸	حساب	خلاصۃ الحساب	
۴۹	منطق	عبد العلی میرزاہد رسالہ	
۵۰	〃	ملا جلال	
۵۱	〃	میرزاہد ملا جلال	
۵۲	〃	عبد العلی ملا جلال	
۵۳	اصول فقہ	نور الانوار	
۵۴	〃	حسامی	

نقشہ خواندگی کتب سال پنجم

نمبر شمار	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۵۵	ادب	حماسہ	
۵۶	تاریخ	تاریخ یمینی	
۵۷	حدیث	مشکوٰۃ شریف	
۵۸	منطق	حمد اللہ	
۵۹	″	قاضی مبارک	
۶۰	فرائض	سراجی	
۶۱	فقہ	ہدایہ جلد اول	
۶۲	اصول حدیث	نخبۃ الفکر	

نقشہ خواندگی کتب سال ششم

نمبر شمار	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۶۳	تفسیر	تفسیر جلالین	
۶۴	″	تفسیر مدارک	
۶۵	حدیث	جامع ترمذی شریف	
۶۶	″	صحیح مسلم شریف	
۶۷	منطق	صدرا	
۶۸	″	شمس بازغہ	
۶۹	طب	موجز	
۷۰	کلام	شرح مواقف	
۷۱	″	میرزاہد امور عامہ	
۷۲	″	عبد العلی میرزاہد امور عامہ	

نقشہ خواندگی کتب سال ہفتم

نمبر شمار	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۷۳	فقہ	ہدایہ جلد ثانی	
۷۴	حدیث	صحیح بخاری شریف	
۷۵	″	شمائل ترمذی	
۷۶	″	نسائی شریف	
۷۷	طب	شرح اسباب	
۷۸	″	حمیات قانون	
۷۹	″	نفیسی	
۸۰	ریاضی	اقلیدس	
۸۱	مساحت	مساحت	
۸۲	جبر مقابلہ	جبر و مقابلہ	

نقشہ خواندگی کتب سال ہشتم

نمبر شمار	نام فن	نام کتاب	کیفیت
۸۳	اصول فقہ	توضیح تلویح	
۸۴	تفسیر	تفسیر بیضاوی	
۸۵	حدیث	ابوداؤد شریف	
۸۶	″	ابن ماجہ شریف	
۸۷	″	مؤطا امام محمدؒ	
۸۸	″	مؤطا امام مالکؒ	
۸۹	ہئیت	تصریح شرح تشریح	
۹۰	″	شرح چغمینی	
۹۱	″	سبع شداد	
۹۲	اصول فقہ	مسلم الثبوت	
۹۳	حدیث	طحاوی شریف	
۹۴	فقہ	دُرِّ مختار	

جب اس آٹھ سال کے نصاب تعلیم سے طلبہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انکو مدرسہ سے سند دیجاتی ہے۔ فارم سند یہ ہے ملاحظہ ہو۔

۱۲۹۷ عربی دیوبند مدرسہ اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم،

سند الفراغ من المدرسة العربية العالية الاسلامية الديوبندية

الحمد لله الذي اعز العلم في الاعصار ونصر حزبه وجنده الاخيار وانجز وعده برفع درجاتهم في دار القرار وجعلهم عمائد الاسلام وخزائن الاسرار وخذل من خالفهم من الجهلاء الاشرار۔ والصلوٰة والسلام على من اوتي الحكمة وفصل الخطاب۔ وبعث معلما للامة مقاصد الوحي والكتاب وعلى آله واصحابه الذين بذلوا جهدهم في تبليغ الاحكام وبينوا الحلال والحرام فرضي الله تعالى عنهم وعمن تبعهم بالاحسان وسائر الائمة سيما ابي حنيفة النعمان اما بعد فان الاخ الصالح البار المولوي فلان بن فلان المتوطن (اس جگہ سکونت لکھنا چاہئے) من مضافات (اس جگہ ضلع کا نام لکھنا چاہئے) قد دخل هذه المدرسة العالية الاسلامية الديوبندية التي مركز العلوم الدينية ومدارها ومنها تتفجر انهارها وبحارها (تاریخ داخلہ ماہ وسنہ لکھنا چاہئے) بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف سلام وتحية فقرأ من علم (اس جگہ جن علوم میں جو کتابیں پڑھیں سب لکھی جائیں)

وبقي مدة ماقرء على طريقة حميدة

رضي عنها الاساتذة واركان المدرسة وهو (اس جگہ پر چال چلن اور کیفیت استعداد لکھنا چاہئے)

نرجو منه ان يشتغل بالافادة والاستفادة

والآن لما طلب منا الاجازة اجزناه وكتبنا له هذه الورقة لتكون سندا وتذكرة عند الحاجة ونوصيه وبالله التوفيق ان يتقي الله سرا وعلانية ويتبع السنة السنية متشغلا بنشر الاحكام الشرعية مكبا على مطالعة الكتب الدرسية مجدا في ترويج العلوم الدينية وان يكون مقتفيا لآثار السلف الصالحين مجتنبا عما احدثه المبتدعة من الاختراع

في الدين عاضا بنواجذه على ما مضى عليه القرون المشهود لها بالخير من الصحابة والتابعين والائمة المجتهدين وان لا ينسانا في دعوته الصالحة والله الموفق والمعين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين كان ذلك (اس جگہ پر سند دینے کی تاریخ لکھنا چاہئے۔

امضاءات الاراكين والمدرسين (اس جگہ پر اراکین مدرسہ و مدرسین کے دستخط ہونگے)

________ ________ ________ ________

________ ________ ________ ________

ناظرین کرام کے سمجھنے کے لئے فارم سند عربی کا ترجمہ اردو لکھا جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مدرسہ عالیہ اسلامیہ دیوبندیہ سے فراغت کی سند

اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے کہ جس نے تمام زمانوں میں علم کو عزت دی اور اپنی جماعت اور لشکر کی مدد کی جو اللہ کے نیک بندے ہیں، اور اپنا وعدہ پورا کیا کہ ان کے درجے بلند کئے دار البقا میں اور اُن کو اسلام کا ستون اور اپنے بھیدوں کا خزانہ بنایا۔ اور جہلاء بد میں سے جو لوگ اُنکے مخالف ہوئے اُن کو ذلیل کیا، اور درود وسلام اُس ذات پاک پر جن کو حکمت دی گئی اور فیصلہ کرنیوالا کلام۔ اور اُمت کو وحی اور کتاب اللہ کے مطالب کی تعلیم کے لئے مبعوث کئے گئے۔ اور آپ کی آل واصحاب پر جنھوں نے احکام کی تبلیغ میں اپنی کوشش صرف کی اور حلال وحرام کو بیان کیا اللہ اُن سے راضی ہو اور ان حضرات سے جنھوں نے اخلاص کے ساتھ اُنکا اتباع کیا اور تمام اماموں سے بالخصوص حضرت امام ابوحنیفہ نعمانؒ سے بھی راضی ہو اما بعد برادر نیک صالح فلاں بن فلاں ساکن ضلع

اس مدرسہ عالیہ عربیہ اسلامیہ دیوبندیہ میں جو علوم دینیہ کا مرکز اور مدار ہے اور اُس سے علوم دین کی نہریں اور دریا بہتے ہیں بتاریخ ماہ سنہ ہجری نبوی (جس کو صاحبہا

لاکھوں سلام و درود نازل ہوں) داخل ہوئے اور حسب ذیل کتابیں یہاں پڑھی ہیں

اور جب تک یہاں رہے اچھے طریقہ پر رہے تمام اساتذہ و ارکان مدرسہ اُن سے خوش رہے
اور انکی فطرت سلیم ہے اور علمی درست ہے
اور اُن سے ہم کو اُمید ہے کہ ہمیشہ علم دین کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہیں گے اور اب جبکہ اُنھوں نے ہم سے اجازت طلب کی تو ہم نے اُنکو اجازت دی اور یہ ورق انکے لئے لکھدیا تاکہ ضرورت کے وقت سند اور یادگار رہے!

اور ہم اُن کو وصیت کرتے ہیں (اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے) کہ اللہ تعالیٰ سے ظاہر و باطن میں ڈرتے رہیں اور سنت سنیہ کا اتباع کرتے رہیں اور احکام شرعیہ کے پھیلانے میں مشغول رہیں۔ کتب درسیہ کے مطالعہ پر توجہ رکھیں اور علوم دینیہ کے رائج کرنے میں کوشش کرتے رہیں اور سلف صالحین کے قدم بہ قدم چلتے رہیں اور اہل بدعت نے جو نئی باتیں دین میں نکالی ہیں اُن سے بچتے رہیں اور جن قرنوں کے خیر ہونے کی حدیثوں میں شہادت دی گئی ہے یعنی صحابہؓ اور تابعین اور ائمہ مجتہدینؒ۔ اُنکے طریقہ کو دانتوں سے مضبوط پکڑیں اور ہم کو اپنی اچھی دعاؤں سے نہ بھولیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والے اور مددگار ہیں۔ اور ہماری آخری بات یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا پالنے والا ہے یہ سند بتاریخ ماہ سنہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیگئی۔

دستخطہائے اراکین و مدرسین مدرسہ

برادران اسلام | نقشہ نصاب تعلیم مذکورہ بالا کو دستند فارم خدا کے لئے دیکھیں اور بتلائیں کہ اس میں کوئی کتاب ایسی بھی ہے جو وہابی یا کافر کے مذہب کی ہو! یہ نقشہ نصاب تعلیم وہی ہے جو درس نظامیہ کے نام سے مشہور ہے اسی کے مطابق ہندوستان کے تمام مدارس اسلامیہ عربیہ میں تعلیم دیجاتی ہے۔ اس نقشہ میں جو دینی کتابیں مرقوم ہیں وہ اہلسنت والجماعت کی مسلمہ کتابیں ہیں شعر۔

میرے کہنے کی خفیہ کر تحقیق
تاکہ ہو صدق و کذب کی تصدیق

مسلمانو! تمہیں خدا کی قسم تم مدرسہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کو دیوبند میں جاکر دیکھو۔ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ کہ وہاں پر اس نقشہ نصاب تعلیم کے موافق تعلیم ہوتی ہے یا اسکے خلاف۔ تم پر یہ بات روز روشن کی طرح معلوم ہو جائیگی تمہاری آنکھیں کھل جائینگی اور تم اس بات کے کہنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ علمائے حقانی پکے مسلمان سچے سنی حنفی ہیں۔ اور پھر باوجود اسکے کہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اس نقشہ نصاب تعلیم کے موافق وہاں پر تعلیم دیجاتی ہے پھر بھی آپ اپنی زبان کو کفر کے بُرے کلمات سے نہیں روک سکتے تو ہمکو بتلائیے کہ وہ کیوں اسلامی کتابیں اپنے مدرسہ میں طالب علموں کو پڑھاتے ہیں کہیں کافر بھی اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ چھوڑکر مذہب اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں مصروف ہے۔ خدا کے لئے ایک شخص کو تو ایسا بتائیے جو مذہباً کافر ہو اور اسلام کی خدمت کرتا ہو! وہ دم اتہام وہابیت۔ تمام مشاہیر علماء ہندوستان نے اپنے اپنے جواب استفتا میں لکھے ہیں کہ وہابی اُسکو کہتے ہیں جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد اور مذہب پر چلتا ہو! علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کو اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ مذہب کے اعتبار سے نہ مشائخ کے طریقہ سے نہ اُستادی حیثیت سے بلکہ اکثر مسئلوں میں اُنکا اختلاف ہے ہندوستان میں جو غیر مقلد ہیں وہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں اور وہ بھی وہابیت کے ساتھ مشہور ہیں اُن کے رد میں جو کتب علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی نے لکھی ہیں نقشہ حسب ذیل ملاحظہ ہو!

نقشہ اسماء کتب جو علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی نے غیر مقلدوں کی رد میں لکھی ہیں

نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۱	الدلیل المحکم علیٰ علم قرأۃ الفاتحۃ للمؤتم	حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح
۲	توثیق الکلام در بحث قرأۃ فاتحہ خلف الامام	″
۳	حق الصریح فی بیان التراویح	″
۴	ہدایۃ المعتدی فی قرأۃ المقتدی	حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح
۵	اوثق العریٰ	″
۶	الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح	″
۷	رد الطغیان	″
۸	سبیل الرشاد	″
۹	فتویٰ احتیاط الظہر	″
۱۰	قطوف دانیہ فی کراہۃ جماعت ثانیہ	″
۱۱	فتح المبین	حضرت مولانا منصور علی خاں صاحب مرادآبادی
۱۲	الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ
۱۳	القول البدیع	″
۱۴	احسن القریٰ فی تحقیق الجمعۃ فی القریٰ	حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹہ رح
۱۵	ایضاح الادلہ	″
۱۶	ادلۂ کاملہ	″
۱۷	فصل الخطاب	حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری
۱۸	الفرقان فی ام القرآن	حضرت مولانا ناظر حسن صاحب دیوبندی
۱۹	صلوٰۃ الصالحات	حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند
۲۰	تکذیب البہتان عن المقلدین لابی حنیفۃ علیہ الرحمۃ والرضوان	حضرت مولانا محمد حسین صاحب (فقیر) دہلوی

نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۲۱	الجرح الجمیل علیٰ کلام عبد الجلیل	حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری سورتی
۲۲	القطع الوتین من صنف بوئے عنسلین	حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحب شاہجہانپوری
۲۳	الاسعاف لاقوال اہل الانصاف	″
۲۴	الصارم المسلول فی الذب عن الاصول	″
۲۵	فراسۃ العریف	″
۲۶	کشف الغمہ	″
۲۷	بئس القرین	″
۲۸	الاختلاف المبین	″
۲۹	اظہار اسرار المحدثین	″
۳۰	اقامۃ البرہان المبین	″

علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی نے بہت سی کتابیں تالیف وتصنیف فرمائی ہیں نقشہ ہذا میں صرف تیس کتابوں کے نام لکھ کر بقیہ بسبب طوالت چھوڑ دی گئی ہیں۔

برادران اسلام خدا کے لئے آپ انصاف سے فرمائیں کہ علمائے حقانی سنی حنفی دیوبندی کی جماعت سنی حنفی ہے یا وہابی۔ اگر بقول فرقۂ رضاخانی یہ جماعت سنی حنفی کی وہابی ہے تو کیا اس کی نظیر دنیا میں کہیں مل سکتی ہے کہ ایک شخص جس مذہب پر چلتا ہو اور اسکا پابند ہو۔ اور اسی کو رد کرتا اور جھٹلاتا ہو؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء سنی حنفی اس بات پر شاہد ہیں کہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی متبع شریعت وسنت سنی حنفی ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ بانی فرقۂ رضاخانی احمد رضاخاں بریلوی علماء حقانی سنی حنفی کو وہابی کہتے ہیں حالانکہ غیر مقلد جو وہابیت کے ساتھ مشہور ہیں وہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں علماء دیوبند کو سنی حنفی کہتے ہیں چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر اخبار اہلحدیث جو جماعت اہلحدیث میں مستانہ بلکہ شیر پنجاب شمار کئے جاتے ہیں اور مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی اپنی جماعت

اہلحدیث میں امام مانے جاتے ہیں دونوں حضرات کا فتویٰ ہم نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

نقل استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں رنگون میں مولوی حشمت علی صاحب رضاخانی لکھنوی تشریف لائے اور ہر گلی وکوچہ میں عام جلسہ کرکے اکابر علماء دیوبند کو کافر کہا اور یہ بھی کہا کہ علماء دیوبند یہ وہابیہ خاصکر جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ وجناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وجناب مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ وجناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہٗ اور دیوبندیوں کے پیشوا امام الوہابیہ جناب مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (نعوذ باللہ) سب کے سب کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) کیا واقعی بقول حشمت علی رضاخانی کے اکابر علماء دیوبند (نعوذ باللہ) کافر ہیں؟

(۲) کیا آنجناب کے نزدیک اکابر علماء دیوبند اسماء مذکورہ بالا جماعت اہلحدیث سے ہیں یا حنفی؟

برائے کرم اس کا جواب مفصل ومدلل عام فہم مع حوالہ کتب ومہر ودستخط کے تحریر فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں!

السائل احقر الزمان محمد عبدالرؤف خان غفرلہٗ ولوالدیہ مدرسہ تعلیم الدین مغل اسٹریٹ رنگون

جواب استفتا نمبر (۱) ازجانب مولانا مولوی مفتی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اہلحدیث امرتسری

الجواب

(۱-۲) اکابر علماء دیوبند اہل علم دیندار حنفی المذہب اہل سنت تھے رحمہم اللہ

راقم ابوالوفا ثناء اللہ عفی عنہ امرتسری

جواب استفتا نمبر (۲) ازجانب مولانا مولوی مفتی محمد ابوالقاسم صاحب اہلحدیث بنارسی

الجواب

(۱) علمائے مذکورین بڑے پکے موحد اور دیندار تھے اُن کو کافر کہنے والا خواہ حشمت ہو یا جودت بمطابق حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) خود کافر ہے اسلئے کہ وہ کفر خود قائل پر لوٹ جائیگا

اور توہین علمائے دین سے وہ فاسق بھی ہو جائے گا!

(۲) دیوبندی گروہ جماعت اہل حدیث سے علٰحدہ جماعت ہے اہل حدیث تقلید کے قائل نہیں ہیں وہ ہیں پس دیوبندی علماء سنی حنفی ہیں بلکہ اصلی حنفی یہی لوگ ہیں نہ رضوی پارٹی۔ گو دیوبندیوں کو بھی مثل اہل حدیث کے وہابی کہا جاتا ہے لیکن حقیقت میں نہ دیوبندی وہابی ہیں نہ اہل حدیث وہابی ہیں بلکہ بریلوی پارٹی خود ہی وہابی ہے اس لئے کہ وہ احمد رضا خان کی تقلید کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید چھوڑ بیٹھے ہیں لہٰذا بریلوی غیر مقلد بھی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب۔

کتبہ محمد ابوالقاسم المحمدی السنی السعیدی البنارسی بقلم خود ۲۸ ذیقعدہ ۵۰؁ھ

(مہر: مدرسہ اسلامیہ عربیہ محمدیہ سعیدیہ بنارس (ہند))

اے میرے بھائیو۔ اے میرے عزیزو اے میرے بزرگو خدا کے لئے ذرا ٹھنڈے دل سے دیکھو اور سوچ سمجھ کر اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر انصاف کرو کہ اگر جماعت علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی وہابی غیر مقلد ہوتی تو اُن کے مقابلے میں اتنے رسالے کیوں لکھتی۔ دوسرے یہ کہ دونوں عالم غیر مقلد جو ایک کونہ پچھم کا تھامے ہوئے دوسرا پورب کا دونوں اُن کے سنی حنفی ہونے پر کیوں شہادت دیتے۔ بلکہ یہ دونوں حضرات بڑے فخر کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ علماء دیوبند ہماری جماعت اہل حدیث میں ایک ممتاز جماعت ہے پس ان دلائل مذکورہ بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی کہ علماء حقانی سنی حنفی واقعی سنی حنفی ہیں ان پر وہابیت کا اتہام سراسر ظلم ہے۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔

تمام مشاہیر علماء سنی حنفی کے جواب استفتا کا خلاصہ

(۱) تمام مشاہیر علماء سنی حنفی کے جواب استفتا کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی پکے مسلمان سچے سنی حنفی اور دین کے سچے خادم ہیں ان کو کافر کہنے والا

اپنی عاقبت تباہ و برباد کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ توبہ کرے!

(۲) محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کوئی تصنیف کی ہوئی کتاب ہندوستان میں علماء سنی حنفی کے پاس نہیں پہنچی دور دراز کا فاصلہ تھا اس کا حال زبانی لوگوں کو معلوم ہوا ہے اسلئے علماء سنی حنفی اسکے احوال لکھنے میں مختلف ہوئے۔ کسی نے اسکو لکھا کہ اس کا مذہب حنبلی تھا۔ کسی نے لکھا کہ اسکے عقائد باطل تھے۔ اور کسی نے لکھا کہ وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتا تھا۔ لیکن نہایت متشدد تھا۔ غرض یہ کہ اسکے احوال سے ہم کو کوئی بحث نہیں کہ اسکا مذہب کیا تھا اور وہ کیسا تھا۔ ہماری غرض صرف اسقدر ہے کہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کا کوئی تعلق گروہ وہابیہ سے ہے یا نہیں۔ سو الحمد للہ تمام مشاہیر علماء سنی حنفی نے بالاتفاق لکھا کہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہابیہ میں اور علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کا کچھ بھی تعلق محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ساتھ ہوتا تو تمام مشاہیر علماء ہندوستان بالاتفاق علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کو سنی حنفی کیوں لکھتے۔ اُن مشاہیر علماء ہندستان میں سے کسی نے بھی اپنے جواب استفتا میں علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جماعت سے شمار نہیں کیا۔ پھر افسوس کی بات ہے کہ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی پر جھوٹا اتہام وہابیت کے ساتھ لگایا جائے۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم

علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کی دینی خدمات پر ایک سرسری نظر

(۱) **مختصر حالات حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ**

برادران اسلام | یہ امر اہل ہند پر پوشیدہ نہیں کہ حدیث شریف کی تعلیم کی ابتدا ہندستان میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اس پاکیزہ خاندان کے لوگ اسی حدیث شریف کی تعلیم و اشاعت میں ہمیشہ مصروف رہے۔ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی انہیں حضرات اساتذہ کی عقائد و اعمال میں اتباع کرتے ہیں انکا سلسلہ اسناد حدیث کا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے اس پاکیزہ

خاندان میں حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بارہویں تاریخ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ حامی توحید و سنت ماحی شرک و بدعت ہونہار و ز ازل سے خداوند تعالیٰ نے آپ کی قسمت میں لکھا تھا ویسا ہی عالم ظہور میں جلوہ گر ہوا آپ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے تھے اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تھے صرف ونحو کی کتابیں آپ نے اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں والد صاحب کے انتقال کے بعد بقیہ کتابیں اپنے حقیقی چچا حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑھیں اور آپ ہی کی زیر تربیت رہے حضرت شاہ صاحب نے مولانا شہید کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا نہایت خاطر داری ناز برداری فرمایا کرتے تھے۔ الغرض اپنی خدا داد قابلیت اور استعداد سے پندرہ سولہ برس کی عمر میں تمام علوم متعارفہ صرف۔ نحو۔ فقہ حدیث تفسیر ادب۔ معانی۔ منطق۔ بلاغت۔ ریاضی۔ کلام۔ مناظرہ۔ فرائض وغیرہ سے فراغت حاصل کی۔ اور اسی زمانہ میں قرآن شریف اور مشکوٰۃ شریف کو جس میں کئی ہزار حدیثیں ہیں یاد کیا اور اسی نوعمری کے زمانے میں پیشوائے مذہب اور مقتدائے عالم تسلیم کئے گئے۔ پھر علم ظاہری کے بعد علم باطنی حاصل کر کے جامع الشریعت والطریقت ہوئے۔ علم باطنی میں امیر المومنین حضرت شاہ سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب تھے۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالی فہم ذکی الطبع تیز طبیعت تھے۔ مرید ہوتے وقت اپنے پیر مرشد حضرت سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھکو دو رکعت نماز موافق حدیث لا تحدث فیھما نفسہ۔ یعنی ایسی نماز پڑھا دیجئے کہ سوائے خداوند عالم کی ذات پاک کے کوئی خطرہ قلب میں نہ آوے حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا وضو کرلو۔ اور توجہ فرما کر ایسی نماز پڑھا دی کہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے کوئی وسوسہ قلب میں نہیں آیا ایک دن مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے لڑکوں سے کہا کہ آؤ لڑکو سنو میں وعظ کہتا ہوں سب لڑکے ایک درخت کی ٹہنیوں پر چڑھ گئے اور مولانا شہید ایک اونچے ٹہنے پر چڑھ گئے اور بعینہ نقل حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اُتار دی اور جا بجا اپنی طرف سے

نہایت لطیف مضامین اور فوائد کا اضافہ فرماتے جاتے تھے حضرت شاہ صاحب مسقف بیت الخلا یعنی پاخانہ میں سے سُن رہے تھے جب باہر نکلے تمام لڑکے کود کود کر بھاگ گئے حضرت شاہ صاحبؒ نے مولانا شہید صاحب سے فرمایا کہ بیٹا اسمٰعیل اب تم کو وعظ میں آنے کی حاجت نہیں۔ ایک مرتبہ لکھنؤ کے بڑے بڑے مجتہدوں سے مباحثہ ہوا آپ نے سب کو مخاطب بنا کر یہ سوال کیا کہ آپ لوگوں کے یہاں تقیہ اور متعہ حلال ہے تو بتلاؤ کہ نفاق اور تقیہ میں اور متعہ اور زنا میں کیا فرق ہے تمام مجتہد دنگ رہ گئے کسی سے جواب نہ بن سکا سب لاجواب ہو گئے حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں بجلی کا سا اثر تھا ہزاروں مخالفین اسلام مشرف باسلام ہوئے ہزاروں مشرک موحد ہوئے سیکڑوں چکلے ویران ہوئے۔ سیکڑوں رنڈیوں نے زنا کی مذمت سُن کر نکاح کر لئے۔ سیکڑوں بیواؤں نے نکاح ثانی کی فضیلت سُن کر نکاح ثانی کر لئے۔ دو دو سو رنڈیوں اور بیواؤں کے نکاح دہلی کی جامع مسجد میں ایک ایک تاریخ میں ہو گئے۔ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم کے والد مرحوم سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کو دیکھا تھا کیسے تھے اُنھوں نے فرمایا کہ اُن کو ایسا دیکھا کہ پھر کسی کو ایسا نہ دیکھا اور یہ شعر پڑھا۔

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستی ہیں   اب دیکھنے کو جنکے آنکھیں ترستی ہیں

حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل فاضل اجل صوفی بے بدل قرآن شریف مشکوٰۃ شریف کے حافظ تھے۔ فقیہ محدث۔ متقی۔ مقلد۔ متبع سنت۔ عاشق باللہ مجاہد الی اللہ شہید فی سبیل اللہ تھے۔ ماحی شرک و بدعت۔ حامی توحید و سنت تھے۔ خدا کی راہ میں پنجاب کی لڑائی میں جو سکھوں کے ساتھ راجہ رنجیت سنگھ کے وقت میں ہوئی تھی اپنے پیر مرشد حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہزاروں مشرکوں خدا کے دشمنوں کو جہنم میں پہنچا کر شہید ہو گئے اور ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاء ولکن لا تشعرون کی بشارت میں داخل ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون! ہائے افسوس صد افسوس ایسے ولی اللہ شہید فی سبیل اللہ مقبول بارگاہ کو آج کافر ملحد مردود۔ خارج از اسلام کہا جاتا ہے!

مسلمانو! انصاف کرو اگر ایسا شخص کافر ملحد ہو تو مسلمان کون ہو سکتا ہے!

حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کے سنی حنفی ہونے پر حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب مفتاح الجنۃ کی سچی شہادت

... محی السنۃ قامع البدعت۔ قدوۃ السالکین۔ زبدۃ العارفین۔ مقتدائے علماء دہر۔ رہنماء صلحاء عصر۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مقرب بارگاہ لم یزلی حضرت مولانا کرامت علی صاحبؒ جونپوری مصنف کتاب مفتاح الجنۃ۔ اپنی کتاب ذخیرہ کرامت حصہ دوم رسالہ مقامع المبتدعین صفحہ ۲۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ مولانا اسمٰعیل صاحبؒ (شہید دہلوی) اور مولانا عبدالحی (دہلوی) رحمۃ اللہ علیہما بڑے دیندار اور تابع سنت تھے اور ظاہر و باطن کے علوم میں پکے کامل تھے لوگوں کو ہمیشہ توحید اور سنت کی راہ بتلاتے تھے اور شرک و بدعت کی بُرائی سناتے تھے۔ سارے ہندوستان اور بنگالے میں اسلام جو محض ضعیف ہو گیا تھا ان ہی بزرگوں کی کوشش سے قوی و تازہ ہو گیا اور لوگ گھر گھر نمازی بن گئے۔ اور اکثر لوگ شرک اور بدعت کو چھوڑ کر دیندار متقی ہو گئے۔ اور کبھی اُن بزرگوں کے قول اور فعل سے کوئی امر خلاف شرع کا آج تک ثابت نہ ہوا۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۲۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔ اور جو بعضے ضدی جاہل لوگ کہتے ہیں کہ مولانا محمد اسمٰعیل قدس سرہٗ نے چاروں مذہب کے سوا پانچواں ایک مذہب نکالا ہے اور اپنی کتابوں میں شفاعت کا انکار لکھا ہے اور اولیا انبیاء کی تعلیم و بزرگی کے اور مردوں کے نام ثواب پہنچانے کے اور بزرگوں کی زیارت قبور کے منکر تھے۔ سو یہ بات اُن جاہلوں کی محض غلط اور نرا بہتان ہے صرف اپنے باپ دادے کے رسوم کی محبت اور سنت کی عداوت کے سبب سے کہتے ہیں اور نامۂ اعمال کو اپنے سیاہ کرتے ہیں مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ پکے سنی اور سچے حنفی تھے اور کبھی کسی سے تقلید مذہب کی نہیں چھڑائی۔ اس لئے کہ حضرت سید احمد صاحب قدس سرہٗ کے ساتھ جو ہزار ہا آدمی جہاد کو گئے تھے کوئی بھی تقلید چھوڑ کر لامذہب نہ بنا۔ باوجودیکہ رات دن ہمیشہ مولانا کی صحبت میں رہا کرتے تھے اور اُنکے مواعظ سنتے تھے۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے جہاد میں تشریف لیجانے کے آگے بھی یہاں ہزاروں جگہ وعظ فرمایا اور لوگوں کو شرک اور بدعت

کی بُرائیاں بتلائیں مگر کبھی مذہب چھوڑنے کے لئے وعظ نہ فرمایا اور یہ جولا مذہبوں کا فرقہ نیا نکلا ہے سو مولانا کی شہادت کے بعد نکلا ہے مولانا کی حین حیات میں ان لوگوں کا نشان بھی نہ تھا۔ اور مولانا کی کسی کتاب سے اصلاً شفاعت کا انکار ثابت نہیں ہوتا ہے یہ فقط جاہلوں کی تہمت اور بہتان ہے دیکھو کتاب صراط المستقیم کو جو مولانا کی تصنیفات سے ہے شفاعت کے بیان سے بھری ہے چنانچہ اُس میں سے ایک مقام میں یعنی صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے کہ سالک کو چاہیئے کہ ادا کرنے میں حقوق انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے بلکہ تمامی مومنوں کے اور تعظیم کرنے میں اُن لوگوں کے بہت سی کوشش کرے کیونکہ یہ لوگ سب کے سب اُسکی سعی کرنے والے اور شفاعت کرنے والے ہونگے۔ اور سعی اور شفاعت اولیا و انبیاءؑ کی تو بہت ظاہر ہے لیکن سعی ہر مومن کی دعا خیر ہے تو توقع سے دعائے خیر کی جو اُس مقام میں کام آنے کا ہے تفقد اور خاطرداری ہر مسلمان کی کرے۔ انتہیٰ!

(۲) مختصر حالات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب محدث نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی والدماجد حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب محدث شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد رشید ہیں آپ کی دینی خدمات آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

جب ہندوستان میں غدر ۱۸۵۷ء میں حکومت اسلامیہ کا خاتمہ ہو چکا اور اسلام پر ہر طرف سے کھلم کھلا اعتراض ہونے لگے تو آپ نے ہمت کا پٹکا کمر میں باندھا اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کا نام لے کر مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا اور بہت سی کتابیں اُن کے اعتراضوں کے جوابات میں تالیف و تصنیف فرمائیں اور ہر جگہ مجمع عام میں مناظرہ بھی کیا چنانچہ مناظرہ شاہجہانپور کا مشہور ہے جس کے تفصیلی حالات رسالہ مباحثہ شاہجہانپور میں مذکور ہیں جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ آریہ مذہب کا بانی دیانند سرستی آپکا نام سُن کر کوسوں دور بھاگتا تھا اور کبھی مقابلہ میں نہ ٹھہر سکا۔ آپ کے صدقہ جاریہ میں سے مدرسہ دارالعلوم دیوبند ہے۔ ابھی بے سروسامانی کی حالت میں جبکہ ہندوستان

میں اسلامی حکومت کا خاتمہ ہو چکا تھا مسلمان اپنی جان و مال عزت و آبرو سب کھو چکے تھے محض توکل پر مدرسہ دارالعلوم دیوبند کا سنگ بنیاد آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا جس کی خلوص نیت کا یہ ثمرہ ہے کہ آج تک مدرسہ دارالعلوم سے لاکھوں طلبہ فارغ اور عالم باعمل بن کر دنیا کے ہر ہر گوشہ میں تشنۂ علوم دینیہ کو اپنے علمی فیض سے سیراب کر رہے ہیں اور اسکا ثواب انشاء اللہ قیامت تک مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو پہنچتا رہیگا فللّٰہ الحمد!

(۳) مختصر حالات حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ عارف باللہ عاشق سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے آپ ہمیشہ اپنے مکان پر لوجہ اللہ دورۂ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دیتے تھے سیکڑوں طالب علم دور و دراز ملکوں سے آپ کی خدمت میں آتے تھے اور حدیث شریف پڑھ کر آپ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کر کے علوم باطنی حاصل کر کے علوم ظاہری و باطنی کی سند و اجازت لے کر رخصت ہوتے تھے اور بڑے بڑے عالم سند یافتہ دور و دراز ملکوں سے محض برکت کے لئے آتے اور حدیث شریف سنا کر سند لیتے تھے آپ کے اجلۂ خلفاء اب تک اطراف عالم میں موجود ہیں اور مخلوق الٰہی کو شرک و بدعت کی بُرائیاں بتلا کر خالص توحید کی تعلیم دیتے اور سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر چلنے کی رغبت دلاتی ہیں کثر اللہ سوادھم واصلح اعمالھم!

بفضلہ تعالیٰ ہمارے جملہ حضرات اساتذہ کرام و اکابر علماء دیوبند طرق باطنیہ صوفیہ میں منسلک ہیں۔ ریاضت و دوام فکر و ذکر انکا شعار ہے۔ دونوں حضرات مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا رشید احمد صاحب قدس اللہ اسرارہما نے حضرت شیخ العرب والعجم مولانا الحاج امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت کی اور اذکار و افکار اور قوی روحیہ میں اس درجہ کو پہنچے کہ خلافت و خرقہ علیٰ وجہ اتم واکمل حاصل فرمایا۔ ہم حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کا والا نامہ ناظرین کی مزید آگاہی کے لئے نقل کرتے ہیں تاکہ ان حضرات کی علو مرتبت و رفعت قدر کا اچھی طرح اندازہ ہو جائے۔

نقل والانامہ عنبر شمامہ اعلیٰ حضرت مرشد العرب والعجم مولانا المحترم الحاج الحافظ امداد اللہ شاہ فاروقی مہاجر مکی قدس اللہ سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ازفقیر امداد اللہ چشتی۔ بخدمت محبان عموماً۔ ان دنوں بعض خطوط ہندوستان سے اس فقیر کے پاس آئے اُس میں یہ تحریر تھا کہ مولوی رشید احمد صاحب کیساتھ بعض لوگ سوء ظن رکھتے ہیں کہ ہم مولوی صاحب کو کیسا سمجھیں۔ لہٰذا فقیر کی جانب سے مشتہر کرادو کہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی فاضل حقانی ہیں۔ سلف صالحین کے نمونہ ہیں۔ جامع بین الشریعۃ والطریقۃ ہیں شب و روز خدا اور اُس کے رسول کی رضامندی میں مشغول رہتے ہیں حدیث پڑھانے کا شغل رکھتے ہیں۔ مولانا مولوی محمد اسحٰق صاحب کے بعد میں اس قسم کا فیض علم دین کا مولوی صاحب سے جاری ہوا ہے۔ ہندوستان میں مولوی صاحب ایک فرد احد ہیں مسائل مشکلہ کی عقدہ کشائی مولوی صاحب سے ہوتی ہے ہر سال میں پچاس آدمی کے قریب علم حدیث پڑھ کر اُن سے سند لیتے ہیں۔ اتباعِ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہیں۔ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق خداوندی میں مستغرق ہیں حق گو ہیں لایخافون لومۃ لائم کے مصداق ہیں خدا کے اوپر پورے طورے توکل رکھتے ہیں بدعات سے پورے طور سے مجتنب ہیں اشاعت سنت اُن کا پیشہ ہے بد عقیدوں کو خوش عقیدہ بنانا ان کا حرفہ ہے۔ اُن کی صحبت اہل اسلام کے واسطے کیمیا اور اکسیر اعظم ہے۔ اُن کے پاس بیٹھنے سے اللہ یاد آتا ہے یہی اللہ والوں کی علامت ہے۔ متقی اور تارک الدنیا ہیں۔ راغب الی الآخرۃ ہیں تصوف اور سلوک میں کامل ہیں۔ امیر و غریب اُن کے نزدیک یکساں ہیں سب کی طرف توجہ برابر ہے۔ لاطمع ہیں فقیر نے جو کچھ اُن کی ثنا میں ضیاء القلوب میں تحریر کیا ہے وہ حق ہے۔ اور اب فقیر کا حسن ظن اور محبت بہ نسبت پہلے کے اُن کے ساتھ بہت زیادہ ہے فقیر اُن کو اپنے واسطے ذریعہ نجات کا سمجھتا ہے۔ میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو بُرا کہتا ہے وہ میرا دل دُکھاتا ہے۔ میرے دو بازو ہیں

ایک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم دوسرے مولوی رشید احمد صاحب ایک جو باقی ہے اُسکو بھی نظر لگاتے ہیں۔ میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے میں بھی بدعات کو بُرا سمجھتا ہوں جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول کا مخالف ہے اور بعض جہلا جو کہہ دیتے ہیں کہ شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے محض اُن کی کم فہمی ہے۔ طریقت بے شریعت خدا کے گھر مقبول نہیں ہوتی۔ صفائی قلب کفار کو بھی حاصل ہوجاتی ہے۔ قلب کا حال مثل آئینہ کے ہے آئینہ زنگ آلودہ ہے تو پیشاب سے بھی صاف ہو جاتا ہے اور گلاب سے بھی صاف ہوجاتا ہے۔ لیکن فرق نجاست اور طہارت کا ہے ولی اللہ کے پہچاننے کے لئے اتباعِ سنت کسوٹی ہے جو متبع سنت ہے وہ اللہ کا دوست ہے اگر مبتدع ہے تو محض بیہودہ ہے۔ خرق عادات تو دجال سے بھی بہت ہونگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ جو رسول اللہ کا پیرو نہ ہووے اور مروج بدعات ہووے وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اس فقیر سے جو اہل علم محبت رکھتے ہیں یہ باعث اتباعِ سنت کے ہے کسی کی مخالفت سے مولوی صاحب کا نقصان نہیں ع

آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں

مولوی صاحب وہ شخص ہیں کہ خواص کو چاہیے کہ اُن کی صحبت سے مستفید ہوں اور اُنکی صحبت کو خیر کثیر سمجھیں۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کی نسبت مجھے کوئی کلمہ بے ادبی کا نہ سناوے اور نہ تحریر کرے مجھکو ان اُمور سے سخت ایذا ہوتی ہے۔ عجب بات ہے کہ میرے لخت جگر کو ایذا پہنچادیں اور اپنے آپ کو میرا دوست سمجھیں ہرگز نہیں۔ مولوی صاحب پکے حنفی المذہب۔ صوفی المشرب۔ باخدا ولی کامل ہیں اُن کی زیارت کو غنیمت سمجھیں

والسلام | امداد اللہ فاروقی | مہر حاجی امداد اللہ مکہ معظمہ ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ

(الشہاب الثاقب) بعد ازاں ملاحظہ ہو ارشادات عالی

ارشادات عالی عارف باللہ عاشق رسول اللہ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ تجمل حسین صاحب بہاریؒ خلیفہ حضرت قبلۂ عالم مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب

گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کمالاتِ رحمانی ۱۲۳ پر لکھتے ہیں!
اب بیعت کا جو عزم ہوا کہ مجھکو عقیدت اور غلامی حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ سے بھی آپ (یعنی حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحبؒ) کو کشف سے معلوم ہوا۔ آپ نے حضرت مولانا (یعنی مولانا محمد قاسم صاحبؒ) کی تعریف کی کہ اس کمسنی میں انکو ولایت ہوگئی اور مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ کی بھی تعریف کی کہ اُنکے قلب میں ایک نور الٰہی ہے جس کو ولایت کہتے ہیں۔ حضرت مولانا مونگیری (یعنی حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ مونگیری خلیفہ مولانا گنج مرادآبادیؒ) نے بھی اس روایت کی تصدیق کی ہے!

آہ افسوس صد افسوس۔ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے قطب تھے جن سے ہزارہا مخلوق فیضیاب ہوئی ہے حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ولایت کے قائل ہیں اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ اُن کے قلب میں ایک نور الٰہی ہے جس کو ولایت کہتے ہیں۔ سچ ہے مقولہ ولی را ولی می شناسد۔ آج ان دونوں حضرات یعنی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو گمراہ فرقہ رضاخانی کے نام نہاد مولوی پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل چھوٹا منہ بڑی بات (نعوذ باللہ) کافر کہتے ہیں۔ پھر طرفہ تماشا یہ ہے۔ کہتے ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے!

رضاخانی مولویو! حضرت مولانا گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام میں شک تو درکنار بلکہ اُن کو ولی کامل سمجھتے ہیں۔ کیا تمہارے نزدیک حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا شاہ تجمل حسین صاحب بہاری رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا شاہ محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ یہ تینوں اکابر اولیاء اللہ (نعوذ باللہ) کافر ہیں؟

مسلمانو! انصاف سے کہو کہ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ جو

اپنے زمانے کے اکابر اولیاء اللہ بلکہ قطب الاقطاب میں سے ہیں اُن کی بات ماننے کے قابل ہے یا ان کے مقابلہ میں حشمت علی رضاخانی جیسا بددین جو اسلام اور مسلمانوں کا سچا جانی مالی ایمانی دشمن ہے نام کا مولوی جو خود سوائے نماز جمعہ کے کبھی جماعت سے نماز بھی نہیں پڑھتا بلکہ اپنے رضاخانی رافضی یعنی رضاخانی شیعی عقائد کی بنا پر اپنے گھر میں ہمیشہ نماز پڑھتا ہے اور تقیہ کرکے اپنے آپ کو اہل سنت ظاہر کرتا ہے اور مسلمانوں سے چندہ وصول کرکے اپنا پیٹ بھرتا ہے اور اُنھیں کو گمراہ کرتا ہے۔ اور عام طور سے بیچارے سیدھے سادھے بھولے بھالے مسلمانوں کو اکابر اولیاء اللہ اور علماء سنی حنفی سے متنفر کرکے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرکے مستحق جہنم ہوتا ہے سَوَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔

اکابر علماء دیوبند کی حقانیت پر خانصاحب بریلوی کے ایک پیر بھائی کی شہادت

خانصاحب بریلوی کے پیر بھائی حضرت مولانا حکیم حاجی سید عبدالحسن صاحب سہسوانی مرحوم اپنی کتاب گلزار شریعت مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۰۲ تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو!

قولہ۔ فاضل مجید۔ عارف متشدد۔ مصدرِ خُلق و تودد و مظہرِ حلم و تفقد۔ مقبول بارگاہ صمد حضرت مولانا حاجی محمد رشید احمد صاحب مدظلہم اللہ الاحدالیٰ یوم الابد کو حقیقۃً عالم باعمل کہنا بجا ہے اور فقیہ بے بدل لکھنا زیبا ہے جس نے نورِ توحید کو پھیلایا۔

اور مولانا حاجی صاحب ممدوح اپنی کتاب گلزار حقیقت مطبوعہ صفحہ ۱۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو!

نظم

مولوی اشرف علی ہمدم الحسن
جانشینِ مسندِ خیر البشر
افتخارِ سالکانِ راہِ حق

شد چو مقبول جناب ذوالمنن
حق نما و حق نیوش و حق نگر
علم عرفان شد بدانش مستحق

برادران اسلام واضح ہو کہ اکابر علماء دیوبند پر جو رضاخانیوں نے اتہام لگایا تھا اور اس سے تمام مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالا تھا بحمداللہ تعالیٰ ان تمام جھگڑوں کا فیصلہ رسالہ نام

تاریخی فیصلہ خصوصیات از محکمہ دار القضاۃ سے ہو چکا ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس فیصلہ پر خانصاحب بریلوی کے پیر بھائی نے اپنی تصدیقی مہر لگا کر رضاخانیوں سے اُن کی دروغگوئی کا اقرار کرا دیا ہے لہٰذا اطمینان رکھیں کہ اکابر علماء دیوبند پکے مسلمان سچے سنی حنفی اور رضاخانیوں کے مصداق حسب ذیل شعر کے ہیں ؎

اِذَا جَآءَ مُوْسٰی وَاَلْقَی الْعَصَا	فَقَدْ بَطَلَ السِّحْرُ وَالسَّاحِرُ
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور عصا کو ڈالا	پس بیشک باطل ہوا جادو اور جادوگر بھی

رضاخانی بھائیو اب ایمان سے سچ سچ بتاؤ کہ خانصاحب بریلوی کے پیر بھائی مولانا حکیم حاجی سید بدر الحسن صاحب سہسوانی مرحوم تمہارے نزدیک کیسے ہیں؟ اگر وہ تمہارے نزدیک حق پر ہیں تو اُن کا قول بھی حق ہے اسکو خدا کے لئے مانئے اور اکابر علماء دیوبند کو کفر کے بُرے کلمات سے اپنی زبان پر مُہرِ سکوت لگائیے اور توبہ کیجئے۔ اور اگر تمہارے نزدیک وہ حق پر نہیں ہیں تو اُن کے کفر کا بھی اعلان شائع کر کے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائیے۔ افسوس ؏

الیسی ضد کا کیا ٹھکانا مذہب اپنا چھوڑ دے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

جامع

(۴) مختصر حالات حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامع المعقول والمنقول تاج الفقہاء والمحدثین حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب سنی حنفی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ نے تخمیناً چالیس سال تک مدرسہ دار العلوم دیوبند میں حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم دی آپ کے حلقۂ درس دورۂ حدیث میں ہر سال ساٹھ ساٹھ ستر ستر کے قریب طلبہ ہوتے تھے اور سال آخر ماہ شعبان المعظم میں امتحان دے کر اور تحصیل علوم دینیہ سے فارغ ہو کر مدرسہ دار العلوم دیوبند سے سند لے کر اپنے اپنے مکان واپس جاتے تھے۔ اس عرصہ میں تقریباً ہزاروں کی تعداد میں آپ کے شاگرد رشید دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے دینی خدمت انجام دے رہے ہیں ہندوستان میں جتنے موجودہ علماء ہیں وہ سب کے سب آپ ہی کے شاگرد رشید یا آپ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

آپ نے بزمانۂ اسیری مالٹہ میں قرآن مجید فرقان حمید کا نہایت عمدہ بامحاورہ اُردو ترجمہ کیا

جسکو مالک اخبار مدینہ بجنور نے اپنے خاص اہتمام سے نہایت عمدہ کاغذ پر طبع کرایا ہے جو اہل عالم کی نظروں میں خاص مقبولیت کا جامہ پہنے ہوئے ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ آمین

(۵) مختصر حالات حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین وارث علوم انبیاء ومرسلین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مدت تک مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں طالبان علوم دینیہ کو قال اللہ وقال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم دی اور آخری عمر ضعیفی کی حالت میں بہ تمنائے موت مدینہ طیبہ کی غرض سے ہندوستان سے رخصت ہو کر مدینہ طیبہ کی جانب ہجرت کی اور وہاں پہنچکر حدیث صحاح ستہ میں سے ابوداؤد کی شرح مسمّی بذل المجہود تخمیناً دس سال کے عرصے میں غایت تحقیق ونہایت وضاحت کے ساتھ لکھ کر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے لئے لوجہ اللہ وقف کر کے عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوئے اور اسکے مضامین عالیہ سے علماء و طلبہ کو مالا مال کر دیا اور اسکے ختم ہو جانے کے بعد ہی اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کی دلی مراد پوری فرمائی اور آپ اس دار ناپائدار سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما ہوئے اور مدینہ طیبہ کی پاکیزہ گورستان جنت البقیع میں (جو حقیقت میں مومنین کے لئے جنت ہے) مدفون ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ط!

برادران اسلام افسوس صد افسوس کہ آج اُس مقبول بارگاہ یزدانی عاشق رسول ربانی جن کو مدینہ طیبہ کی پاک سرزمین اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہے اور جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مہمان بنایا ہے اُن کو وہابی کافر کہا جاتا ہے اور اُن پر یہ اتہام رکھا جاتا ہے کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ شیطان مردود کا علم (نعوذ باللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ سبحانک هذا بهتان عظیم! مسلمانو! ذرا غور سے دیکھو اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھکر انصاف کرو وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَآءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طِیْبَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۳۹)

ترجمہ۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے (جناب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پس مدینہ طیبہ میں اُسکو بخار آیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت واپس کیجئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار فرمایا پھر آپ کے پاس وہ آیا اور یہی کہا کہ میری بیعت واپس کیجئے آپ نے انکار فرمایا پھر وہ آپ کے پاس آیا اور یہی کہا کہ میری بیعت واپس کیجئے آپ نے انکار فرمایا پس وہ دیہاتی نکل بھاگا۔ تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس مدینہ تو مانند بھٹی کے ہے کہ دور کرتا ہے میل کو اور صاف کرتا ہے اچھے لوہے کو! اگر بقول بانی فرقہ رضا خانی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (نعوذ باللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرکے کافر ہوتے تو مدینہ طیبہ کی پاک سرزمین اپنے اندر ہمیشہ کے لئے قیام کرنے کی اجازت کیوں دیتی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے اپنا مہمان کیوں بناتے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مدینہ طیبہ میں وفات پانا اور مدینہ طیبہ کے پاک گورستان جنت البقیع میں مدفون ہونا اُن کی مقبولیت کی کھلی ہوئی علامت ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم || چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء! اب رضا خانی بھائیوں سے مخلصانہ درخواست ہے کہ مولانا ممدوح کی کھلی ہوئی مقبولیت کی علامت کو دیکھ کر اپنی زبان کو کفر کے بُرے کلمات کہ روکیں اور توبہ کریں اور اگر توبہ نہیں کرتے اور اپنی بُری عادت کے موافق اپنی زبان کو کفر کے بُرے کلمات سے نہیں روکتے تو اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ بُرے آدمی کو اپنے اندر سے نکال دیتا ہے آپ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرکے کہئے کہ حضرتؐ نہیں بلکہ مدینہ طیبہ بُرے آدمی کو اپنے اندر جگہ دیتا اور ٹھہرنے دیتا ہے۔ آپ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرکے اُن کی کہی ہوئی بات کا خلاف

کرکے اُنکی توہین کرکے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہتے ہیں بنائیے۔ مبارک ہو مبارک ہو فللہ الحمد

(۶) مختصر حالات حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہٗ

حامی توحید و سنت ماحی شرک و بدعت حکیم الامت حضرت مولانا مولوی حافظ وقاری حاجی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی کی تصانیف پانچ سو سے زیادہ ہیں جن میں سے تفسیر بیان القرآن خاص طور سے قابل ذکر ہے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور فضائل میں نشر الطیب قابل دید ہے اور ان دونوں کتابوں کے علاوہ تربیۃ السالک۔ کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا روم قدس سرہٗ وغیرہا ہر ایک تصنیف اس زمانہ پر فتن میں مسلمانوں کے لئے جواہر بے بہا کا حکم رکھتی ہے اور اطراف عالم یعنی دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اُس سے دینی نفع حاصل کر رہے ہیں آپ عارف باللہ عاشق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب حنفی چشتی صابری مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اجلۂ خلفاء میں سے ہیں آپ سے ہر خاص و عام بلکہ ایک کثیر تعداد مشاہیر علماء کی بیعت ہے جو خاص مقبولیت کی علامت ہے! ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ادام اللہ فیوضہم ودام فی درجاتھم

(۷) مختصر حالات حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مہاجر مدنی مدظلہٗ

رئیس الاحرار خادم الاسلام والمسلمین حضرت مولانا مولوی سید حسین احمد صاحب فیض آبادی مہاجر مدنی دامت برکاتہم نے بزمانہ حکومت ترکی مدینہ منورہ خاص مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں دس سال تک طالبان علوم دینیہ و مشتاقان حدیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حدیث شریف کی تعلیم دی۔ اگر مولانا ممدوح (نعوذ باللہ) وہابی کافر ہوتے تو حکومت ترکی مدینہ منورہ میں قیام کرنے اور حدیث شریف کی تعلیم دینے کی اجازت کیوں دیتی!

مولانا ممدوح بزمانہ حکومت شریفِ مکہ حضرت شیخ الہند مولانا مولوی محمود حسن صاحب سنّی حنفی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مکہ معظمہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) سے اسیر کرکے مالٹہ

بھیجدیئے گئے تخمیناً ڈہائی تین سال کے بعد حضرت مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہا ہو کر ہندوستان تشریف لائے تحریک خلافت کے وقت سے اب تک دینی و قومی خدمات کی وجہ سے متعدد بار جیل میں جا چکے اور رہا ہو ہو کر آئے ہیں۔ اب فی الحال مدرسہ دار العلوم دیو بند میں صدر مدرس ہیں آپ کے حلقۂ درس حدیث میں ایک کثیر تعداد طلبہ کی موجود ہے جو علمی کمال حاصل کر رہی ہے۔ ادام اللہ فیوضہم ورفع درجاتہم۔ آمین

حضرات! یہ ہیں مختصر کارنامے و دینی خدمات اُن حضرات کے جن کو وہابی کا فر کہا جاتا ہے اُن کے پاکیزہ حالات کو آپ غور سے ملاحظہ فرمائیں تو ان حضرات نے کبھی کسی کو بلا وجہ بُرا نہیں کہا اور نہ لکھا میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان حضرات کی تمام تالیف و تصنیف کی ہوئی کتابیں ان تمام خرافات گالی گلوچ سے الحمد للہ پاک و صاف ہیں بخلاف بانی فرقہ رضا خانی احمد رضا خانصاحب بریلوی اور اُن کے متبعین کی تالیف و تصنیف کی ہوئی کتابوں کو اُٹھا کر دیکھئے اور مقابلہ کیجئے اسمیں سوائے گالی گلوچ وہابی کا فر بنانے کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا یہی اُنکی زندگی بھر کی کمائی ہے۔ اس گمراہ فرقے میں سے آج تک کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ قرآن شریف یا صحاح ستہ میں سے کسی حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ لکھتا اور عوام وخواص کو فائدہ پہنچاتا سچ ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اب بندہ اپنے مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ اس ناچیز کتاب کو قبول فرما کر عوام وخواص کے دلوں میں مقبولیت کا جامہ پہنائے اور ہمارے سیدھے سادے بھولے بھالے سنی حنفی مسلمان بھائیوں کو جن کے دلوں میں رضا خانیت کے اثر سے بغض و حسد و کینہ بھرا ہوا ہے اور گمراہ ہو رہے ہیں اُن کے دلوں کو پاک و صاف کرکے اُن کو اس کتاب کے پڑھنے اور سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور حق کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اور تمام مسلمان بھائیوں کے دلوں سے بغض حسد و کینہ کو دور کرکے آپس میں محبت کیساتھ اتفاق و اتحاد پیدا کر دے اور انکے تمام دینی و دنیاوی مقاصد بر لائے اور عقائد اہلسنت والجماعت پر قائم رکھے اور اسی پر زمان کے ساتھ دنیا سے اُٹھائے اور اہل حق کو فتح عطا فرمائے اور اہل باطل کو

اپنے عذاب میں مبتلا کرے۔ اور اپنی رضامندی اور اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرک و بدعت اور ہر صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچائے امین ثم آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ جگن پوری مدرس مدرسہ تعلیم الدین معلیہ نمبر (۲۳۸) مغل اسٹریٹ رنگون!

مورخہ ۲۵۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ہجری یوم دوشنبہ

تمت ــــــــ بالخیر

ضمیمہ خنجر اسلامی بر حلقوم رضا خانی

برادران اسلام | جماعت رضا خانی بریلوی کا علماء دیوبند اور اکابر علماء امت پر سب و شتم اور تکفیر اور انکی عبارتوں کو کتربیونت کر کے اُنکے معنی غلط سلط بیان کر کے عام مسلمانوں کو انکی طرف سے بدگمان کرنا اور مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ ڈالنا اور بھائی بھائی کا اور باپ بیٹے کا بیٹے کو باپ کا دشمن بنانا ظاہر ہے۔

رضا خانی مذہب و ملت میں عیب جوئی اور تبرا بازی افضل ترین عبادت ہے یہ گمراہ فرقہ دوسروں کی عیب جوئی میں اسقدر منہمک ہے کہ اسکو اپنے عیبوں کی خبر نہیں۔ ؎

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھکو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

رضا خانی بھائی کود کود کر اچھل اچھل کر علماء دیوبند اور اکابر علماء اُمت پر تکفیر کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے تھے کیا خوب کسی نے کہا ہے

لے یار جو کسی کو کلپاوے گا
یہ یاد رہے وہ بھی کل نہ پاوے گا

یہ زمانہ آزادی کا ہے ایک ہاتھ سے دے دوسرے ہاتھ سے لے رضا خانی بھائیو اب ذرا خواب غفلت سے ہوش میں آؤ اور ٹھنڈے دل سے اپنے متعلق عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک کا فتویٰ سنو۔ ع ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقل استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رضا خانیوں کی ایک کتاب جسکا نام نغمۃ الروح ہے اُس کے چند اشعار یہ ہیں!

صفحہ ۹ ملاحظہ ہو۔

شعر شرکیہ و کفریہ

تیری جدیت میں چہرہ لکھ گیا
منہ اجلا ہو گیا احمد رضا

تیری حالت آپ پر ہو سب عیاں
آپ سے کیا ہے چھپا احمد رضا

صفحہ ۲۵ ملاحظہ ہو

شعر شرکیہ و کفریہ

نکیرین آ کے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کر لونگا نام احمد رضا خاں کا

صفحہ ۴۳ ملاحظہ ہو

شعر شرکیہ و کفریہ

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

صفحہ ۴۸ ملاحظہ ہو

اشعار شرکیہ و کفریہ

حشر میں جب ہو قیامت کی تپش
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر پلا احمد رضا

وصایا شریف صفحہ ۴۲ پر مولوی حسنین رضا خاں لکھتے ہیں

زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ ان (یعنی احمد رضا خاں) کو دیکھ کر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

اور مولوی حشمت علی رضا خانی اپنے مریدوں کو شجرہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو قبر کے اندر ایک طاق بنا کر اسپر رکھدینا جب منکر و نکیر آویں گے تو اُسکو دیکھ کر چلے جاویں گے اور سوال نہ کرینگے۔ اُس شجرہ کے آخری الفاظ یہ ہیں ملاحظہ ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْھُمَامِ اِمَامِ اَھْلِ السُّنَّۃِ مُجَدِّدِ مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَارِثِ عُلُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ سَیِّدِنَا اَعْلٰی حَضْرَۃِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْمُصْطَفٰی اَحْمَدْ رَضَا خَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْاِمَامِ الْھُمَامِ الْمِقْدَامِ حُجَّۃِ الْاِسْلَامِ وَمُرْشِدِ الْاَنَامِ حَضْرَۃِ الشَّیْخِ مَوْلٰنَا حَامِدْ رَضَا خَان مَتَّعَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ بَقَائِہٖ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی عَبْدِکَ الْفَقِیْرِ اَبِی الْفَتْحِ عُبَیْدِ الرِّضَا مُحَمَّدْ حَشْمَتْ عَلِیِ الْقَادِرِیِّ الرَّضْوِیِّ اللَّکْنَوِیِّ عَفَا اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(۱) نغمۃ الروح کے مصنف اور اسکے مضامین کے عقیدہ رکھنے والوں اور اسکی اشاعت کرنے والوں کے حق میں شریعت محمدیہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) وصایا شریف کے صفحہ ۲۴ پر جو مولوی حسنین رضا خاں نے لکھا ہے کہ ان (یعنی احمد رضا خاں) کو دیکھ کر صحابہؓ کی زیارت کا شوق کم ہوگیا۔ انکے حق میں شریعت محمدیہ کا کیا حکم ہے؟

(۳) انبیاء کو چھوڑ کر غیر انبیاء پر درود شریف پڑھنے کیلئے شریعت محمدیہ میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

السائل حاجی معصوم علیخاں چرہ محمد پوری از پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱ رنگون ۸۔ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ یوم جمعہ

جواب استفتا

ازعدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

الجواب واللہ الموفق للسداد والصواب

ازعدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

(۱) اشعار کتاب نغمۃ الروح مندرجہ استفتا ہذا معائنہ کئے گئے۔ اکثر اشعار موہم معنی غیر مشروع وموہم کفر ہیں گو تاویل بہ تعذر ممکن ہے۔ لیکن ایسے الفاظ نہیں لکھنا چاہئے۔ بالخصوص علماء سے اور زیادہ مکروہ ہے۔ البتہ صفحہ ۳۴ کی دعا جو درج استفتا ہے اسمیں صراحۃً کفر ہے اس میں تاویل صحیح نہیں ہوسکتی لہذا اسکا قائل کافر ہے توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح اس پر لازم ہے اور تمام اعمال صالحہ اسکے نابود ہوگئے۔ اسیطرح وصایائے مولوی احمد رضا خاں کے صفحہ ۲۴ پر جو مولوی حسنین رضا خاں کا قول درج ہے وہ بھی مکروہ و ناجائز ہے اسلئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بڑی شان ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مثل ستاروں کے فرمایا ہے اور ایسے الفاظ سے انکی تحقیر ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح مولوی حشمت علی خاں کا قول درباره رکھنے شجرہ کے قبر میں اور قول کرنے اس امر کے کہ اسکی وجہ سے فرشتے چلے جاوینگے غلط ہے اور درود شریف غیر انبیاء پر تبعاً درست ہے۔ مستقلاً درست نہیں۔ پس شجرہ کے آخر میں جو درودیں لکھی ہیں وہ عندالاحناف غیر صحیح ہیں۔

(۱) الحاصل کتاب نغمۃ الروح کے مصنف و اسکے ہم عقیدہ اشخاص بوجہ عقیدہ رکھنے مضمون شعر و نظم

مندرجہ صفحہ ۳۴ کافر ہوگئے ہیں اور دیگر اشعار جو موہم معنی غیر مشروع ہیں انکو بھی نہ لکھنا چاہئے!

(۲) اور وصایا کے صفحہ ۲۴ پر جو صحابہؓ کی نسبت قول کیا ہے یہ مکروہ اور خلاف ادب ہے!

(۳) اور غیر انبیاء پر درود شریف پڑھنا استقلالاً ناجائز ہے روایات کتب فقہ میں موجود ہیں!

۷۔ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ

مواہیر و دستخط مفتیان کرام عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

(۱) محمد حسین عفی عنہ (۲) خادم شرع خلیل الرحمن عفی عنہ (۳) انوار الحسن عفی عنہ

مہر (طالب غفران محمد حسین) مہر (خلیل الرحمن) مہر (انوار الحسن)

(۴) خادم شرع سید احمد مجتبیٰ عفی عنہ

مہر (راعث ... سید احمد مجتبیٰ)

(۵) عبدالرحیم عفی عنہ۔ مگر بعض اشعار جن میں ظاہراً کفر ہے انہیں کفر سے بچانے کے لئے تاویل ممکن ہے۔ البتہ خلاف شرع ضرور ہیں فقط

(نوٹ) اس فتویٰ پر تین سو سے زائد دستخط دیگر علماء کرام و مفتیان علام و مشائخ عظام کے ثبت ہیں جو رسالہ خنجر ایمانی بر حلقوم رضا خانی میں شائع ہوچکے ہیں۔

شہر رنگون سے فرقہ رضا خانی کا خاتمہ

برادران اسلام واضح ہو کہ جماعت رضا خانی بریلوی نے علماء دیوبند اور اکابر علماء امت پر سب وشتم اور تکفیر کی اشاعت پر کمر باندھی ہے۔ انکے نمائندے ہر شہر و قصبہ میں گشت لگاتے رہتے ہیں۔ جب کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں انکا گذر ہوتا ہے تو ہر مجلس و محفل میں علماء دیوبند اور اکابر علماء امت پر سب وشتم تبرا بازی اور تکفیر کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ انہیں نمائندوں میں سے ایک مکفر المسلمین حشمت علی رضا خانی اذاقہ اللہ عذاب یوم دین بھی ہے۔ وہ شہر رنگون میں بتاریخ ۲۶۔ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو پھر دوبارہ آیا اور پہلے ہی کی طرح تکفیر کے فتنہ کو بھڑکایا تو حامی بدعت حامی سنت

راسخ الخیال۔ شیریں مقال۔ رونقِ بزمِ اربابِ فضل وکمال علامۂ زماں شاعرِ دوراں حسانِ الہند عالیجناب معلیٰ القاب منشی عبدالرحیم صاحب بانگجوری ادام اللہ فیوضہم اور دیگر شاعروں نے قلمیں اٹھائیں اور رضاخانی عقائد باطلہ واعمال خبیثہ پر بہت سی نظمیں لکھ کر انکی دھجیاں فضائے آسمانی میں خوب اڑائیں۔ اور مکفر المسلمین حشمت علی رضاخانی کو دانتوں اور لوہے کے چنے چبوائے چھکے چھوٹ گئے پسینے کے دینے پڑ گئے۔ نانی یاد آگئی جان بچانی مشکل ہوگئی۔ اور انکے دجالی فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ انہیں نظموں میں سے تین نظمیں ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ہم مزبور کرتے ہیں

پیر پرستی اور قبر پرستی

ہو کے عالم دلِ مسلم کو ستاتے کیوں ہو
گھر میں اللہ کے تم آگ لگاتے کیوں ہو

مرغِ بسمل کیطرح وجد میں آتے کیوں ہو
عرس میں قبر پہ رنڈی کو نچاتے کیوں ہو

یہ معما نہیں کھلتا ہے تمہارا ہم پر
پھیر کے لیتے ہو کیوں منہ کو چھپاتے کیوں ہو

پیکے تکفیر چلے چھوڑ کے کارِ تبلیغ
خاک میں عزتِ مسلم کو ملاتے کیوں ہو

جان نثارانِ شریعت کے مقابل ہو کر
نام تم اپنا شہیدوں میں لکھاتے کیوں ہو

نائبِ سرورِ دیں کے لئے زیبا کب ہے
تم مسلمان کو مسلمان سے لڑاتے کیوں ہو

تم نہیں جانتے کیا تم نہیں پہچانتے کیا
جان پہچان پہ بھی آنکھ دکھاتے کیوں ہو

حق پرستی میں نہیں قبر پرستی داخل
شرک و بدعت کا سبق ہمکو سناتے کیوں ہو

ہو گی اس شکل میں تنظیم کی مٹی برباد
ہر گلی کوچے کی یوں خاک اڑاتے کیوں ہو

جس کو چاہا دیا کفر کا فتویٰ کیا خوب
مولوی بن کے ہمیں زور دکھاتے کیوں ہو

دیوبندی نہ تو کافر ہیں نہ نجدی کافر
بیگناہوں کو گنہگار بناتے کیوں ہو

روز و شب کرکے بیاں وصف کچھوچھا اجمیر
تم مدینے کی فضیلت کو گھٹاتے کیوں ہو

دامِ تزویر میں آیا ہے نہ آئے گا کبھی
اپنی منہ زوریاں شائق کو دکھاتے کیوں ہو

رضاخانی عقائد باطلہ وبدعت ملعونہ

کافر اللہ کے ولیوں کو بناتے کیوں ہو

جہل سے رتبہ نبوت کا گھٹاتے کیوں ہو
شانِ عالم کو خدا سے بھی بڑھاتے کیوں ہو

جھوٹ کیوں رکھتے ہو قدرت کا خدا کی تم نام
عیب جو اپنا ہے اوروں کو لگاتے کیوں ہو

جھوٹ سے پاک ہے وہ تو ہے توانا و قدیر
اسکو اپنا ہی سا مجبور بناتے کیوں ہو

سن رکھو بد عقیدہ یہ کہ بری ہے بدعت
تم کھرے دین میں یہ کھوٹ ملاتے کیوں ہو

دل سے ہیں ختم نبوت کے مسلمان قائل
تہمتیں عالم برحق پہ لگاتے کیوں ہو

وحی اور غیب کا بھی فرق نہیں جانتے جب
غیب کے علم کا شور مچاتے کیوں ہو

جب ہو تم آیۂ لَو کُنتُ سے بھی ناواقف
علم کو اپنے خدا سے بھی بڑھاتے کیوں ہو

فقہ اکبر کی جو ہے شرح علی قاری کی
غیب کے بارے میں آنکھ اس سے چراتے کیوں ہو

بحر رائق نہیں تو دیکھ لو قاضی خاں کو
کتبِ فقہ سے تم ہاتھ اٹھاتے کیوں ہو

نذر اللہ کے سوا جس کی ہو بیشک ہے حرام
ریب تم آیتِ قرآں میں لاتے کیوں ہو

مَا اُهِلَّ کا تفسیر عزیزی میں بیان
گھونٹ شربت کے محرم میں چڑھاتے کیوں ہو

قطبِ دیں کا ہے ذرا ترجمہ مشکوٰۃ پڑھو
دھاندلی دین کی باتوں میں مچاتے کیوں ہو

اسلئے کہتے ہیں ہم ساری چڑھاووں کو حرام
بات جو حق ہے برا اس کو مناتے کیوں ہو

رہے تمیز خدا اور نبی میں قایم
ایسی تعظیم کو توہین بتاتے کیوں ہو

اسلام تو سورج کی طرح ہے روشن
شپرہ چشم تم اپنے کو بناتے کیوں ہو

نطق کو جس کے خدا نے کہا وحی یوحیٰ
علم پر شل خدا ان کو بتاتے کیوں ہو

سیف کا شعر ہے ہر ایک دلیل قاطع
دار کھا جاؤ کوئی سر کو بچاتے کیوں ہو

لقمہ جو ہضم نہ ہو گا اسے کھاتے کیوں ہو

لوگوں کو بام جہالت پہ چڑھاتے کیوں ہو
پھر انھیں ہاویہ شر میں گراتے کیوں ہو

پیٹ کا طبلہ سلامت رہے مطلب یہ ہے
راگ تکفیر کا معلوم ہے گاتے کیوں ہو

قصر اسلام کی اینٹیں جو ہیں چالیس کروڑ
اینٹ سے اینٹ تم اب اسکی بجاتے کیوں ہو

مال بنجائے گا یہ پیٹ میں نارِ دوزخ
لقمہ جو ہضم نہو گا اُسے کھاتے کیوں ہو

لوگوں کی آشتی و صلح کو کرتے ہو تباہ
خرمنِ امن پہ تم برق گراتے کیوں ہو

بخشے کی نہیں مشرک کو خدا کی قدرت
یہ عقیدہ ہے تو لوگوں سے چھپاتے کیوں ہو

رنڈی بھڑوؤں کے یہاں آتی ہے روح حضرت
صاف کہتے نہیں کیوں ہم سے لجاتے کیوں ہو

اولیاؒ اور بزرگوں کو سمجھ کر اک بت
انکی تم شانِ کرامت کو گھٹاتے کیوں ہو

غوث اعظمؒ کی جو تھی ہوئی عالم غیب
غیب داں خاص نبیؐ ہی کو بتاتے کیوں ہو

تم نے نبی کو بنایا ہے نبی کا ہمسر
اپنی کرتوت کو باتوں میں اڑاتے کیوں ہو

کفر اپنے تو ہڑپ کر کے نہیں لیتے ڈکار
شرم اوروں کی بدگوئی سے بھاتے کیوں ہو

عام لوگوں میں گلا پھاڑ کے، بدگوئی میں
اپنی تہذیب پہ عاقل کو ہنساتے کیوں ہو

علم اور فضل کے معدی کرب عصر ہیں یہ
دیوبند والوں سے جی اپنا چراتے کیوں ہو

جس جگہ مجمع جہال ہو بن جاتے ہو شیر
اہل دانش ہوں جہاں دُم کو دباتے کیوں ہو

حاصل کلام اسی دوران فتنہ میں ہلال ماہ محرم الحرام نظر آیا اکثر مساجد میں وعظ کا انتظام کیا گیا زیر بادی مسجد واقع مغل اسٹریٹ میں مکفر المسلمین حشمت علی رضاخانی نے اپنا اڈا جمایا اور اللہ پاک کے گھر میں بجائے اللہ سبحانہٗ کی تسبیح و تہلیل کے علماء دیوبند اور اکابر علماء امت پر سب وشتم اور تکفیر کے نعرے بلند کرنے لگے!

زیر بادی مسجد واقع مغل اسٹریٹ رنگون میں علماء دیوبند پر رضاخانیوں کے نعرے تکفیر

مساجد مرکزِ دین ہدیٰ ایمان کے گہوارے
چمکتے تھے جہاں نورِ نبوت کے کبھی تارے

بجائے دولتِ ایماں یہاں تحقیر بٹتی ہے
مئے وحدت کہاں اب یاں فقط تکفیر بٹتی ہے

یہیں مخلوق کی مثلِ خدا تعظیم ہوتی ہے
شریعت کے قواعد میں یہیں ترمیم ہوتی ہے

یہیں منبر پہ جلوہ ریز ہیں وہ حرص کے بندے
کہ جن کو کھینچ لائی ہیں فقطیاں پیٹ کے دھندے

اٹھو خواب گراں سے چونک اٹھو اے مسلمانو
نہیں تعظیم کے قابل تم انکی پیروی چھوڑو

آخر کار وہی خطرہ کہ جسکی وجہ سے ہم لوگ خاموش بیٹھے تھے پیش آیا۔ مورخہ ۱۳۔ مئی ۱۹۳۲ء کو زیر بادی مسجد واقع مغل اسٹریٹ رنگون میں حشمت علی رضاخانی اشتعال انگیز تقریر کر رہے تھے کہ اسیا ناگاہ جلسے میں کھلبلی مچگئی اور زیر دفعہ (۱۵۳)، تعزیرات ہند اُن پر مقدمہ قائم ہوگیا اور ایک سال جاری رہا مورخہ ۱۴۔ جون ۱۹۳۳ء کو مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا۔

مجسٹریٹ صاحب نے ملزم حشمت علی کو زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند اور زیر دفعہ (۵۶۲ الف) قانون ضابطۂ فوجداری اس جرم کا قصوروار قرار دیا کہ انھوں نے دیدہ ودانستہ بلوہ فساد پیدا کرنے کی نیت سے اشتعال انگیزی کی اور حکم سنایا ہے کہ اُن سے سو سو روپیہ کے مچلکے لے کر رہا کر دیا جائے اور آئندہ ایک سال کے اندر جب طلب کیا جائے تو حاضر ہو کر حکم سزا سنیں اور اس عرصہ میں پُر امن اور نیک چلن رہیں (از اخبار شیر رنگون مورخہ ۱۶۔ جون ۱۹۳۳ء)

اب اسکے بعد اپیل کرنے کی فکر ہوئی کہ کسی طرح سے یہ کلنگ کا ٹیکا پیشانی سے دور ہو چنانچہ اس کام کے لئے اپنے وکیل کو مختار کیا اور خود نہایت ذلت وخواری کیساتھ اپنی جان بچا کر یہاں سے ۸۔ جولائی ۱۹۳۳ء کو بھاگ گیا اور اُس مقام مخصوص میں پناہ گزیں ہوا جہاں سے آیا تھا خس کم جہاں پاک۔ اُسکے جانے کے بعد اس کے وکیل نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی دو تین پیشیوں کے بعد وہ بھی مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۳۳ء کو خارج ہوگئی۔

حشمت علی رضاخانی کا مرافعہ خارج ہوگیا

عدالت عالیہ رنگون کے جج مسٹر داس نے مولانا حشمت علی کی اپیل کی سماعت کی مولوی موصوف کی مشرقی سب ڈویژنل مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے زیر دفعہ (۱۵۳) تعزیرات ہند ایک سو روپیہ نقد اور دو شخصی نیک چلنی کی ضمانتیں زیر دفعہ ۵۶۲ (الف) ضابطہ فوجداری کیلئے ہدایت ہوئی تھی مولوی موصوف نے ۱۳۔ مئی ۱۹۳۲ء کو زیر بادی مسجد میں اپنی تقریر کے دوران میں سورتی کمیٹی کے جذبات کو مجروح کیا تھا۔ مرافعہ گذار نے عشاء کی نماز کے بعد تقریباً نو بجے شب زیر بادی مسجد مغل اسٹریٹ میں حضرت سیدنا امام حسنؓ و حسینؓ کی شہادت پر تقریر کی استغاثہ کی شہادتوں کا بیان ہے۔ کہ اپیلانٹ نے اپنی تقریر کے دوران میں اصلی مضمون سے رخ پھیر کر دیوبندی

سورتیوں کے جذبات کو مجروح کیا جس سے بلوے کا اندیشہ تھا۔ فاضل جج نے فرمایا کہ پہلا جرم زیر دفعہ (۱۵۳) یہ ہے کہ ملزم کی تقریر غیر قانونی تھی۔ یہ عدالت اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ مرافعہ گذار نے سورتیوں کو وہابی کافر جیسے الفاظ سے موسوم کیا جس سے جرم عاید ہوسکتا ہے دوسرا جرم پبلک کو اشتعال دلانے کا تھا اسمیں کوئی شک نہیں کہ مقدمہ ہذا میں اشتعال دلانے کا کام غیر قانونی تھا۔ اپیلانٹ نے اپنی تقریر میں صرف اشتعال ہی نہیں دلایا بلکہ حاضرین جلسہ کو سورتی وہابی مسلمانوں کو دھکالنے پر آمادہ کیا۔ مرافعہ گذار اس امر سے بخوبی واقف تھا کہ اس کی اشتعال انگیز تقریروں سے بلوے کا خوف ہے۔ کیونکہ جلسے میں کھلبلی پڑجانا اس امر کا کافی ثبوت ہے۔ فاضل جج کے خیال میں اپیلانٹ نے توہین آمیز الفاظ اپنے مخالفین کے حق میں ضرور استعمال کئے ہیں لہٰذا اپیل خارج کردیگئی۔ (از اخبار شیر رنگون مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء یوم جمعہ)

اب وہ کلنک کا ٹیکا جس کے مٹانے کے لئے بہت ہی کوشش کی تھی حشمت علی رضاخانی کی پیشانی پر گمراہی کی مہر قیامت تک قائم رہیگی۔ لاکھوں جتن کرو۔ تیزاب چھڑکو۔ آگ پر تپاؤ۔ آب نہ کاٹے سے کٹے۔ نہ دھوئے سے چھوٹے۔ یہ تو کفر کی علامت ہندوؤں کے گودنے کیطرح ہمیشہ قائم رہے گی

دنیا میں اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مکفر المسلمین حشمت علی رضاخانی کو ایک غیر مسلم قوم کی عدالت کے دروازہ پر ذلیل وخوار کرکے گلے میں لعنت کا طوق پہنایا۔ اور اُمید ہے کہ آخرت میں بھی اُسکے عذاب سے چھٹکارا نہ ہوگا قولہٗ تعالیٰ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝ یعنی تم میں سے جو شخص ظلم کریگا ہم اسکو بڑا عذاب چکھاوینگے (پارہ اٹھارہواں سورۂ فرقان رکوع ۲)

دوران مقدمہ میں مکفر المسلمین حشمت علی رضاخانی بہت ہی اوراد وظائف اور عملیات میں مشغول رہ اور المدد یا سیدی احمد رضا۔ المدد یا غوث کے نعرے لگائے۔ مگر حکم قضاؤ قدر کے مقابلہ میں کچھ کام نہ آئے جو مقدر ہوچکا تھا وہی پیش آیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اوراد و وظائف میں کچھ اثر نہیں بیشک اللہ تعالیٰ شانہٗ کے کلام پاک میں بہت برکت ہے اور اسمیں عجیب وغریب فوائد واثر ہیں بشرطیکہ صحیح طریقے پر پڑھے اور اُسی پر اعتماد رکھے قولہ تعالیٰ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ (ترجمہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) پر عمل کرے چنانچہ اسی آیۂ کریمہ کے موافق

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے لئے اپنی کتاب فتوح الغیب مقالہ نمبر (۴۲) میں تحریر فرماتے ہیں وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ترجمہ اور جب تو کوئی حاجت مانگے تو خدا ہی سے مانگ۔ اور جب تو مدد مانگے تو خدا ہی سے مانگ۔ اور اسی کتاب فتوح الغیب کے تکملہ میں ہے لَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُهٗ عَبْدُ الْوَهَّابِ اَوْصِنِىْ بِمَا اَعْمَلُ بِهٖ بَعْدَكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا سِوَى اللّٰهِ وَلَا تَرْجُ اَحَدًا سِوَى اللّٰهِ وَكِلِ الْحَوَائِجَ اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَعْتَمِدْ اِلَّا اِلَيْهِ وَاطْلُبْهَا جَمِيْعًا مِّنْهُ وَلَا تَثِقْ بِاَحَدٍ غَيْرِ اللّٰهِ التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ اِجْمَاعُ الْكُلِّ۔ ترجمہ جب آپ اس مرض میں بیمار ہوئے جسمیں آپکا وصال ہوا تو آپ کے بیٹے عبدالوہاب (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیے۔ کہ جس پر میں آپ کے پیچھے عمل کروں فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی اُمید نہ رکھنا اور سب حاجتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سونپنا اور اسپر تکیہ کرنا اور سب حاجتیں اُسی سے مانگنا اور اللہ پاک کے سوا کسی پر اعتماد نہ کرنا توحید پر جمع رہنا۔ توحید پر جمے رہنا۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ یا غوث المدد کہنا ناجائز ہے۔ اگر جائز ہوتا تو حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے صاحبزادے حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے کہ بیٹا تم اپنی تمام حاجتیں مجھ سے طلب کرنا اور یا غوث المدد کہہ کر پکارنا میں تمہاری تمام حاجتیں پوری کرونگا

شریعت کا لٹھ

از مولانا خرم علی صاحب مرحوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تجھے اے بوالہوس کیا ہوگیا ہے ۔۔۔ عبث کیوں دربدریوں پھر رہا ہے

ولی سے گر نبیؐ سے التجا ہے ۔۔۔ نہیں کیا اب تلک تو نے سنا ہے

خدا فرما چکا قرآن کے اندر

میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

وہی دے جس کو چاہے عزت جاہ
مصیبت میں اسی سے تو مدد چاہ

کرے چاہے جسے خوار و ذلیل آہ
نہ گمراہوں کی صورت تو ہو گمراہ

نہیں طاقت سوا اسکے کسی میں
کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں

پڑے ہیں بوجھ بر تیری تو پتھر
ولیؒ اور غوثؒ اور سارے پیمبر

جو ناحق مانگتا پھرتا ہے در در
بلا شک جان ہیں محتاج داور

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیسا؟

تجھے شیطان نے بہکایا ہے اے خام
مگر جو قبر پوجیں صبح اور شام

کرے ہے بت پرستوں پر تو الزام
کے افسوس انہیں تو اہل اسلام

خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

غضب ہے بعضے مسلم جان کر بھی
سزائے شرک کو سمجھیں وہ ہلکی

کیا کرتے ہیں اس سے چشم پوشی
وہ لے یہ یاد رکھیں خوب وہ بھی

خبر قرآن میں ہے یہ محقق
نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق

محمد مصطفےٰ عالم کے سردار
بروز حشر ہوں گے اُس سے بیزار

رحیم انشانِ معصیت کار
نہ بخشے گا خداوند اس کو زنہار

معاذ اللہ جسے اُس نے نہ بخشا
مقرر وہ جہنم میں پڑے گا

نہیں بالکل تمہارے دل میں ایمان
تمہارا دعوئے ایمان ہے بہتان

عبث کہلاتے ہو صاحب مسلمان
سمجھتے ہی نہیں کیا شے ہے قرآن

اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تو پھر تم نہیں کیوں مانتے ہو

کبھی ہو مانتے سنت نبیؐ کی
گھے پیروں کی اور گاہے ولی کی

گہے حسینؓ کی گاہے علیؓ کی
گہے ستو جی شیطان کو وصی کی

نہیں یہ طور بد کس نے سکھایا
محمدؐ نے کہاں ہے یہ بتایا

نہیں رستہ یہ ہرگز مصطفےٰ کا
نہ اہل اجتہادِ پارسا کا

نہ اصحاب کرام باصفا کا
مطیعان طریق مجتبےٰ کا

ہے شیطان دشمنِ اولادِ آدم
سکھاتا ہے وہی راہِ جہنم

ہمیشہ درپئے مکر و دغا ہے
کوئی کب داؤں سے اسکے بچا ہے

جہاں بھٹکے یہ اس کا مدعا ہے
جہاں کو وہم وہم کیا ہے

کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا

بتائی کافروں کو بت کی تکریم
مسلمانوں کو دیکھا اس سے پرہیم

کرائی پتھروں کی اس نے تعظیم
اُنھیں قبروں کی دی ظالم نے تعلیم

غرض اللہ سے دونوں کو روکا
بھلا کر راہ جا خندق میں جھوکا

تمہارے قول و فعل اللہ اکبر
خیال اتنا نہیں تم کو برادر

مشابہ کافروں کے ہو گئے پر
کہ اس سے کر گئے ہیں منع سرور

مسلمانوں ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں

ہمیشہ قبر ہی پوجا کئے یار
خدا کو بھول بیٹھے دل سے اک بار

پکارا اولیا کو دن میں سو بار | لیا نام خدا منہ سے نہ زنہار

بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو
خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو

نہیں یہ تاب اور طاقت کسی کی | انہیں نفع و ضرر پہنچائے کچھ بھی
جو وہ چاہے وہی ہوتا ہے یعنی | نہیں ہے یہ جگہ دم مارنے کی

وہ مالک ہے سب آگے اسکے لاچار
نہیں ہے کوئی اسکے گھر کا مختار

خدا سا کون ہے معطی توانا؟ | ہر اک بندے کی امیدوں کو دانا
سمجھ کیا ہو گئی تیری روانا | میاں یا ہو گیا ہے تو دیوانا

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیا سے

عجائب جہل ہے عالم میں پھیلا | جو مانیں حق کو حق سو بات ہے کیا
جو سمجھا دیں انہیں سیدھا تو الٹا | سمجھتے ہیں، بچا ایسوں سے مولا

بیان شرک سن کہتے ہیں مردک
کہ منکر ہیں بزرگوں سے بلاشک

بناتا ہے کوئی منکر نبیؐ سے | کوئی حسینؓ سے کوئی علیؓ سے
کوئی بکتا پھرے ہے بیخودی سے | اجی صاحب! یہ منکر ہیں ولی سے

ارے لوگو! زباں اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

نہیں انکار گر ہوتا نبیؐ کا | تو پھر کیوں چلتے ہم ان کا طریقہ
مسلمان ہی نہ کہلاتے ہم اصلا | و لے اپنا تو ہے یہ قول برجا

خدا لعنت کرے اس روسیاہ پر
کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر

جو ہو نہ دشمن آل پیمبر | تو تیری طرح ہم بھی شاد ہو کر
محرم کو مناتے عید کر کر | نہ لاتے یہ سخن ہرگز زباں پر

جسے ہو بغض آل مصطفےٰ کا
خدا اس کو کرے دوزخ کا کندا

برا گر جانتے حضرت علیؓ کو | تو ہم کیوں کہتے ہم خارجی کو
خدا را جہل پر اتنا نہ پھولو | ذرا یہ قول مولانا، تو سن لو

جسے اصحاب حضرتؐ سے ہو انکار
رہے ہر دم خدا کی اس پہ پھٹکار

خدایا! مشرکوں کو کیجئے خوار | نہ جوڑیں تہمتیں تا ابی زنہار
نہیں ہے اولیا سے ہم کو انکار | رکھے حق دور اس سے ہم کو سو بار

جسے کچھ بغض ہووے اولیا سے
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے

جو بدلے معنئ آیات محکم | و یا مانے نہ قول فخر آدمؐ
و یا رتبہ نبیؐ کا سمجھے کچھ کم | دکھا دے حق اسے نار جہنم

اور ایسا اور سخن رکھے حضرت
جو حق پر نہ چلے اس پر بھی لعنت

نصیحت کرتے کرتے ہم گئے ہار | اثر ہوتا نہیں پر تم کو زنہار
یہ پھر بھی کہتے ہیں تم سے بتکرار | خدا را چھوڑو رسم شرک کفار

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہے تم مانو نہ مانو

اگر مانو تمہیں کو بہتری ہے | نہ مانو گے تو پھر جگہ وہی ہے
تمہیں منکرین کسی کی کیا پڑی ہے | یہاں خود اپنے سر پر آبنی ہے
تو اپنے حال میں کچھ سوچ کر تم | زباں اب بند کر واللہ اعلم

میرے خیال میں اگر کفر المسلمین حشمت علی رضا خانی المدد یا سیدی احمد رضا یا غوث المدد کے بجائے اللہ تعالیٰ شانہ پر اعتماد رکھتے اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر پڑھ کر آیہ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الخ کا وظیفہ پڑھتے تو یقیناً اُمید تھی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے۔ اور وہ کلنگ کا ٹیکا پیشانی سے دور ہو جاتا۔ مگر وہ ایسا کیوں کرتے اُن کو جائز اور ناجائز سے کیا کام۔ اُنکو تو بس اپیٹ بھرنا اور سنی حنفیوں کو جلانا ہی مقصود تھا۔ چاہے ایمان جائے یا رہے۔ مشہور ہے کہ علمائے شیعہ بزمانۂ محرم اپنی مجلسوں میں کہتے ہیں کہ جہاں سنیوں کو دیکھو تو خوب سینہ کوبی کر کے اُن کو جلاؤ۔ ہم سنی حنفی کہتے ہیں کہ بیوقوفو ہم کیوں جلیں گے سینہ کوبی کرو گے تو تمہارے ہی سینہ میں درد ہوگا۔ ہاں اولاد آدم (علیہ السلام) ہونے کی حیثیت سے ہم کو بطور ہمدردی اس بات کا درد ہوگا کہ ہمارے شیعی بھائیوں نے اپنی بیوقوفی سے اپنے سینے میں درد پیدا کیا ہے۔ اسی طرح سے رضا خانی کہتے ہیں کہ جہاں سنی حنفی دیوبندیوں کو دیکھو تو المدد یا غوث کہہ کر اُنکو جلاؤ۔ ہم سنی حنفی کہتے ہیں کہ اے بے وقوفوں ہم کیوں جلیں گے تم ہزار بار یا غوث المدد کہو اور حضرت غوث پاک کی تعلیم کی نافرمانی کر کے اُنکی ... اور پھٹکار اپنے سر پر لو۔ اور خداوند تعالیٰ سے روگردانی کر کے یا غوث المدد کہہ کر اُسکی رحمت سے دور رہو۔ ہاں ہمکو اگر درد ہے تو آدمؑ کی اولاد ہونے کی حیثیت سے بطور ہمدردی اس بات کا ضرور درد ہے کہ ہمارے رضا خانی بھائیوں نے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے یا غوث المدد کہہ کر خداوند تعالیٰ کی رحمت عامہ سے دور اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم اور حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیض سے مجبور ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو حاجت طلب کرتے تھے اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی سے طلب کرتے تھے۔ اور ہر وقت چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یا اللہ یا اللہ کہا کرتے اور اپنی اُمت کو اسی کی تعلیم و تلقین کرتے تھے۔ اسی سنت پر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا عمل درآمد تھا آپ بھی ہر وقت یا اللہ یا اللہ کہا کرتے تھے اور اپنے متعلقین کو اسی کی ہدایت فرماتے تھے۔

برادرانِ اسلام | توحید کے پرستارو۔ جناب خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سنّت کی اتباع کرنیوالو۔ اے میرے پیارے سنی حنفی بھائیو۔ اب معاملہ نصف النہار سے زیادہ روشن ہوگیا ہے تمام روئداد آپکے سامنے موجود ہے۔ ایک جانب رسالہ شمیر حقانی بر گردن رضا خانی (جس میں فرقہ رضا خانی کے تمام عقائد باطلہ اور اعمال خبیثہ کی قلعی کھولی گئی ہے) دیکھئے اور دوسری جانب کتاب براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار ملقب بہ قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی کو دیکھئے جس میں ہندوستان کے تمام مشاہیر علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام کے ایک سو چالیس فتاوی اور چھ سو سولہ محافظان شریعت غرّا کے دستخط ثبت ہیں دونوں کو اطمینان کے ساتھ ملاحظہ فرما کر بلا طرفداری انصاف سے فرمائیں کہ کون حق پر ہے کون ناحق پر۔ دونوں کتابوں کے دیکھنے کے بعد جو فریق حق پر نظر آئے اُسکی اتباع کریں الحق احق ان یتبع۔

برادرانِ اسلام | واضح ہو کہ بحمد اللہ تعالیٰ تمہارے علمائے کرام خواہ وہ فرنگی محلی ہوں یا ندوی لکھنوی ہوں یا دہلوی۔ دیوبندی ہوں یا سہارنپوری۔ حضرت مولانا عبد الباری صاحب مرحوم مغفور ہوں یا حضرت مولانا محمد علی صاحب مونگیری مرحوم و مغفور یا اور کوئی عالم با عمل ہوں سب کے سب اہل سنت والجماعت حنفی المذہب متبع شریعت و سنت ہیں اُن حضرات علمائے کرام کو (نعوذ باللہ) کافر کہنے والا اپنے کفر کا اقرار کرتا ہے اُسکا حال بعینہ لطیفہ مندرجہ ذیل کے ہے

لطیفہ۔ ایک جاہل مدعی تصوف نے ایک فاضلِ اجل سید شریف ملقب جامع ظاہر و باطن بزرگ سے عرض کیا کہ میں نے آپکے بارے میں ایک خواب دیکھا ہے کہ جسکو بیان کرنا ہم جیسوں کو شایاں نہیں لیکن جناب کی اجازت ہو تو بغرض ہدایت عرض کروں۔ شریف بزرگ نے فرمایا کہ اجازت ہے بیان کیجئے جاہل صوفی نے کہا کہ میں نے خواب میں آپ کو سور کی شکل میں دیکھا ہے۔ حاضرین مجلس کو اس خواب کے سننے سے بہت رنج و ملال ہوا۔ لیکن بزرگ عالم نے ہنسکر فرمایا کہ تیرا خواب سچا ہے واقعی ایسا ہی ہے جیسا تو نے دیکھا۔ لیکن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ کے فرمان واجب الاذعان کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے مثال آئینہ کے ہے) کے مطابق وہ شکل و صورت تیری ہی تھی جو تو نے مجھ میں دیکھی اور میں تیری صورت کے معائنہ کے لئے بمنزلہ آئینہ کے تھا اُس آئینہ میں تو نے اپنی ہی شکل دیکھی ہے۔ چنانچہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضورؐ کی ذات بابرکات کی نسبت اس قسم کا کوئی واقعہ عرض کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی جواب فرمایا کرتے تھے جیسا کہ مولانا

روم نے اپنی مثنوی شریف میں بیان فرمایا ہے ملاحظہ ہو

اشعار فارسی مثنوی شریف مع ترجمہ اردو منظوم

دید احمد را ابو جہل او بگفت	زشت نقشے کز بنی ہاشم شگفت
دیکھ کر احمد کو بو جہلِ لعین	بول اُٹھا نقش یہ اچھا نہیں
گفت احمد مر اورا کہ راستی	راست گفتی گرچہ کار افزاستی
آپ نے سُن کر کہا سچا ہے تو	راست گو ہے گرچہ کار افزا ہے تو
دید صدیقش بگفت اے آفتاب	نہ ز شرقی نہ ز غربی خوش بتاب
اور کہا صدیق نے اے رشکِ مہر	ہے ترا مشرق وگر دیگر سپہر
گفت احمد راست گفتی اے عزیز	اے رہیدہ تو ز دنیائے نہ چیز
بولے حضرت راست ہی یہ اے عزیز	روبرو تیرے ہے دنیا ہیچ چیز
حاضران گفتند اے صدر الوریٰ	راست گو گفتی دو ضد گو را چرا
قول یہ سُن کر صحابہ نے کہا	تم نے کیوں دونوں کو حق گو کہدیا
گفت من آئینہ ام مصقول دست	ترک و ہندو در من آن بیند کہ ہست
آپ بولے ہوں میں حق کا آئینہ	جیسا جو ہو گا کہے گا آئینہ
ہر کرا آئینہ باشد پیش رو	زشت و خوبی خویش می بیند درو
آئینہ رکھے گا جو پیش نظر	دیکھ لے گا اپنے سب عیب و ہنر

مسلمانو! ان جملہ دلائل حقہ مذکورہ بالا سے چشم پوشی کرنا اپنی ہی خطا ہوگی۔ شعر

آنکھیں اگر بند ہیں تو دن بھی رات ہے	اسمیں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

بعد ازاں اگر کوئی شخص اپنی کور باطنی اور بد دینی ہٹ دھرمی سے نہ مانے اور انکار کر کے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر کے اپنی عاقبت تباہ و برباد کرے تو اسکو اختیار ہے اسکا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں سوائے اسکے کہ ہم کہیں وما علینا الا البلاغ!

کھرے کھوٹے کی آخری پہچان

(۱) رضا خانی مذہب و ملت کی کتابیں سوائے حسنی پریس بریلی کے اور کہیں نہیں ملتی ہیں۔ اور جب کسی کو انکی کتابوں کی عبارتوں میں کوئی شک شبہ واقع ہوتا ہے تو رضا خانی لوگ اُسکے نیست و نابود کرنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ اور حسنی پریس بریلی سے جب کوئی کتاب طلب کیجاتی ہے تو اسکو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ کتاب ختم ہو چکی اور نایاب ہے۔ حالانکہ بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ کتابیں موجود ہیں۔ اگر کچھ دال میں کالا نہیں ہے تو حیلہ و حوالے سے کیوں ٹالا جاتا ہے؟

بخلاف علماء دیوبند کہ انکی تصنیف کردہ کتابیں دہلی۔ لاہور۔ کانپور لکھنؤ کلکتہ بمبئی۔ رنگون بلکہ ہر جگہ کے کتب فروشوں کے یہاں مل سکتی ہیں جہاں سے چاہو طلب کرو۔ علماء دیوبند کا عین مقصود ہے کہ ہماری کتابیں دیکھی جائیں اور لوگوں کی ہدایت ہو!

(۲) رضا خانیوں کی کوئی مجالس و محافل ایسی نہیں ہے کہ جنمیں علماء دیوبند کا بر علماء اُمت پر سب و شتم تبرا بازی لعن طعن اور تکفیر کے نعرے بلند ہوتے ہوں اُنکے مذہب و ملت میں سب و شتم تبرا بازی لعن طعن اور تکفیر کے نعرہ ہی اللہ تعالیٰ شانہ کی تسبیح و تہلیل سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں

بخلاف علماء دیوبند کے کہ اپنے مخالفین کو بُرا بھلا کہنا تو درکنار بلکہ اُنکے لعن طعن پر صبر کرتے ہیں اور اپنے مخالفین کے شبہات کو نہایت وضاحت کیساتھ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے رفع کرتے ہیں اور اپنے مجالس و محافل کو اپنی بدزبانی سے درہم برہم نہیں کرتے اپنے وعظوں میں مضامین توحید و رسالت کی فضیلت۔ شرک و بدعت کی مذمت عبادات و معاملات کے مسائل مع فوائد و نکات۔ اسلام کی خوبیاں اسطرح بیان کرتے ہیں کہ مخالفین اسلام کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ اور سننے والا اس بات کے کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ علماء دیوبند کا علم کسبی نہیں ہے بلکہ محض عطائے الٰہی اور تائید ربانی ہے

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں قصیدہ نعتیہ بزبان عربی پڑھتے ہیں تو پیچھے عاشقانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں جمال مبارک کا ایک نقشہ بندھ جاتا ہے۔

قصیدہ نعتیہ بزبان عربی مع ترجمہ اردو منظوم

بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ

وہ علے کو پہونچے کمال سے — مٹی ظلمت ان کے جمال سے

حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

ہوئے دل پسند خصال سے — ہو درود اس پہ اور آل پر

وسعت بحارہ نوالہ — علت بت میاہ مقالہ

وہ ہے بحر جود و نوال میں — ہے شہاسِ اسکے مقال میں

طلعت شموس جمالہ — صلوا علیہ وآلہ

وہ ہے رشکِ مہر جمال میں — ہو درود اس پہ اور آل پر

ھو احمد و محمد — فی المھا سلیٰن مجد

وہ محمد احمد مصطفٰے — جو ہے سرور صفِ انبیا

نما عیب العدو مجادلہ — صلوا علیہ وآلہ

جو عدو ہے اس سے کا بنتا — ہو درود اس پہ اور آل پر

نشر الھدیٰ ظھر التقیٰ — لاح الصفا فاح التقیٰ

ہوئیں عام ساری بھلائیاں — ہوئیں تابناک صفائیاں

من صحبہ ورجالہ — صلوا علیہ وآلہ

وہ صحابیوں کی رسائیاں — ہو درود اس پہ اور آل پر

جلت نکات کلامہ — لنا مرام العلیٰ بمرامہ

وہ نکات اس کے کلام کے — حسنات قصد و مرام کے

رفعت لواء مجالہ — صلوا علیہ وآلہ

کہ علم بلند ہیں کام کے — ہو درود اس پہ اور آل پر

اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک آمین

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ مسلمانوں کو عقل سلیم اور حق کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

کمترین اخفر الزمان محمد عبدالرؤف خاں غفرلہ ولوالدیہ جگن پوری ڈاکخانہ روناہی ضلع فیض آباد

مورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء

نعت جناب خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتا ہے وہاں اوجِ مرسل کا گذر بھی — چلتے ہیں جہاں حضرتِ جبریل کے پر بھی

ایمائے نبی پاتے ہی چلتے ہیں شجر بھی — گویا لبِ اعجاز سے ہوتے ہیں حجر بھی

روضہ شہِ والا کا جو آجائے نظر بھی — دل اپنا تصدق ہو فدا جان و جگر بھی

اللہ رے وہ جلوۂ پُر نور محمد — ہیں جن کو خجل دیکھ کے سورج بھی قمر بھی

خوبی ہے ترے حسن خداداد میں ایسی — دیکھے تیرا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

خورشید کو رجعت ہوئی پاتے ہی اشارہ — شق ہوگیا انگشت مبارک سے قمر بھی

اللہ کے محبوب کا رتبہ کوئی دیکھے — کہلاتے ہیں وہ ختم رسل فخر بشر بھی

مولا مرے آقا مرے محشر میں خدارا — رکھنا سرِ عاصی پہ عنایت کی نظر بھی

جاتے ہیں جو محبوبِ خدا سیر جناں کو — تعظیم کو جھک جاتی ہے ہر شاخِ شجر بھی

آتا ہے وہاں سے کوئی جاتا ہے یہاں سے — کیا طرفہ تماشا ہے اِدھر اور اُدھر بھی

حقا نہیں ہے کوئی شہِ بطحا کے برابر — جن بھی ہیں فرشتے بھی ہیں حوریں بھی بشر بھی

جب سیف چمکتی تھی ہر رزم نبی کی — جاتا تھا دہل لشکر اعدا کا جگر بھی

اے شاہِ عرب ہیں جو ترے در کے بھکاری — لاتے ہیں خیالوں میں وہ کب دولت و زر بھی

آئے ہیں شفاعت کے بھروسے سرِ محشر — یا شافعِ محشر نگہِ لطف اِدھر بھی

پڑھتا ہوں جہاں نعتِ محمد کو میں شائق — اک وجد میں آجاتے ہیں دیوار بھی در بھی

گلستانِ مدینہ

چلتی ہے نسیمِ چمنستانِ مدینہ — آرام میں ہیں خسروِ ذیشانِ مدینہ

کام آئے رفاقت میں جو اعیانِ مدینہ — ہے خانہ کعبہ پہ یہ احسانِ مدینہ

مرجاؤں تو ہو نخل گلستانِ مدینہ — ہو روح مری بلبلِ بستانِ مدینہ

دل اپنا جو ہے خضر خیابانِ مدینہ — آنکھوں میں نہاں رہتے ہیں میدانِ مدینہ

آتی ہے صدا عرش سے بھی صلِ علیٰ کی
کرتا ہے ثنا جب کہ ثنا خوانِ مدینہ

دنیا کی ہوس ہو نہ مجھے خلد کی خواہش
ہیں جانِ تمنا مرے سلطانِ مدینہ

روضے کی زیارت کو ترستی ہیں نگاہیں
دکھلا دے خدا قصرِ سلیمانِ مدینہ

بلوائیں کہیں جلد مجھے ساقیِ کوثر
بٹتی ہے جہاں بادۂ عرفانِ مدینہ

کہتا ہے یہ رہ رہ کے مرادِ دلِ محبت
دا روئے شفا بخش ہے درمانِ مدینہ

ادنیٰ یہ اثر ہے شہِ بطحا کے قدم کا
سرسبز ہوئے خشک درختانِ مدینہ

ہمارے یمنی مرقد سے نہ گھبرائے گی اُمت
ہیں زیرِ زمیں مہرِ درخشانِ مدینہ

ہے طرزِ بیاں حسنِ سخن حضرتِ شاقی
محظوظ ہوئے زمزمہ سنجانِ مدینہ

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ آمین

برادرانِ اسلام واضح ہو کہ اگرچہ طالبِ حق اور منصف مزاج کے لئے علماء کرام ومشائخ عظام کے جملہ ایکسو چالیس (۱۴۰) فتاوے اور چھ سو سولہ (۶۱۶) دستخط مفصلۂ سابقہ کافی سے زائد ہیں۔ لیکن اُن مسلمانوں پر جو رضاخانیوں کے دامِ تزویر میں آچکے ہیں خداوند کریم احکم الحاکمین کی حجت پوری کرنے کے لئے ہم بعض اُن مشاہیر علماء اسلام کا فتوے اور تحریرات بھی شائع کردینا مناسب سمجھتے ہیں جو کہ نہ دیوبندی کہلاتے ہیں نہ بریلوی بلکہ غیر جانب دار سمجھے جاتے ہیں۔

فتاویٰ علماء اسلام وتحریرات مشائخ عظام عنایت فرمودہ جناب مولانا الحاج حکیم محمد عبدالخالق صاحب شاہجہانپوری مفتی سورتی جامع مسجد رنگون ادام اللہ فیوضہم

(۱) از عاجز محمد عبدالخالق عفی عنہ۔ بخدمت شریف جناب مولانا عبدالکریم صاحب دامت فیوضکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ضرورت تکلیف دہی کی یہ واقع ہوئی کہ یہاں اس قصبہ میں ایک مولوی صاحب قیام فرما ہیں۔ یہ مولوی صاحب سہانپور و دہلی وغیرہ کے تعلیم یافتہ ہیں اسکے عقائد کی

یہ کیفیت ہے کہ مقلد حنفی مذہب رکھتے ہیں غیر مقلدین سے ایک گونہ متنفر ہیں ساتھ ہی اسکے لکن میں یہ امور بھی ہیں کہ اکثر محفل میلاد شریف میں نہیں شریک ہوتے اور اگر شریک ہوتے ہیں تو خود بیان فرماتے ہیں لیکن خاص بوقت ذکرِ پیدائش شریف قیام نہیں کرتے ہیں بلکہ اُسکو مکروہ اور خلافِ سنت قرار دیتے ہیں اور اکثر رسوم مروجہ مثل سوئم ودہم وچہلم و پنج آیت خوانی وفاتحہ مروجہ وغیرہ کے بارہ میں بھی مکروہ اور بدعت ہونے کا فتوٰی دیتے ہیں اس وجہ سے بعض عوام اُنکو وہابی بتاتے ہیں اور اُنکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہندوستان میں اس فرقۂ وہابیہ کے بانی مولوی اسمٰعیل صاحبؒ دہلوی گذرے ہیں اور نیز مولوی اسحاق صاحبؒ دہلوی بھی وہابی تھے بعض لوگ ان دونوں صاحبوں کو (نعوذ باللہ) مردود بھی کہتے ہیں۔ پس اب دریافت طلب یہ امر ہے

(۱) کہ ازروئے شرع شریف ان مولوی صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ یا حرام ہے یا نہیں؟

(۲) اور مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کیسے آدمی تھے اُنکو (نعوذ باللہ) مردود کہنے والا کیسا ہے؟

(۳) اور مولوی اسحاق صاحب دہلوی کیا وہابی تھے؟

یہاں حضرت ہادیِ طریقت رہنمائے شریعت مرشدنا شاہ فضل رحمٰن صاحب قدس سرہٗ کے مریدین مختلف طور پر بیان کرتے ہیں۔ مولوی نادر خانصاحب جو کہ حضرت کے مرید اور علم فارسی اور کسیقدر علوم عربیہ میں بھی دخل رکھتے ہیں مولوی صاحب مذکور الصدر کے ہمخیال ہیں اور حضرت مولانا قدس سرہٗ کے ارشادات بھی موافق اپنے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں ان مسائل میں حضرت مولانا سے دریافت کرچکا ہوں۔

حکیم فرزند علی صاحب مرحوم شاہ آبادی سابق افسر الاطباء ریاست بھوپال اور حاجی مصطفےٰ خانصاحب اُن کے ہمراہی مرید حضرت مولانا نے بھی قریب قریب ایسا ہی بیان کیا۔ اور آپکے بعض مریدین جو کہ چنداں متبع سنت نہیں معلوم ہوتے اسکے خلاف بیان کرتے ہیں چونکہ جناب ایک مدت تک حضرت مولانا قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں فیض صحبت اُٹھاتے رہے ہیں۔ لہذا گذارش ہے کہ جو کچھ ان امور مذکورہ بالا کے بارے میں حضرت مولانا قدس سرہٗ نے صراحۃً یا اشارۃً ارشاد فرمایا ہو، تحریر فرمائیں۔ ارشادِ رحمانی میں ایک جگہ کچھ ایسا بیان لکھا ہے کہ گیارہویں ربیع الاول کو

آپ سے عرض کیا گیا کہ ایک صاحب کچھ بتاشے بغرض ثواب رسانی لائے ہیں آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ اسکا ثواب ہمارے نانا حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحؒ کی روح پاک کو پہونچے بعد میں آپ کے سامنے بتاشے لائے گئے آپ نے تقسیم کا حکم فرمایا اھ، بیان سے فاتحہ مروجہ نہیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ فاتحہ مروجہ میں کھانا یا شرینی وغیرہ سامنے رکھ کر اور اس پر ہاتھ اٹھا کر کچھ قرآن شریف کی سورتیں پڑھ کر دعاء وصول ثواب کیجاتی ہے اُمید کہ بہت جلد جواب سے مسرور فرمائینگے۔ بُعدِ مسافت مانع ہے ورنہ خود حاضر خدمت عالی ہوتا۔ جواب بصیغۂ بیرنگ روانہ فرمائیں۔ ایک ہفتہ سے زائد گزرا ہوگا کہ یہ عاجز کانپور گیا تھا خیال تھا کہ مولانا محمد علی صاحب سے ان امور کے بارے میں مفصل تحقیق ہو جائیگی لیکن مولانا صاحب مونگیر جاچکے تھے۔ میرے عنایت فرما اور مولانا صاحب کے داماد مولوی محمود صاحب اور نیز مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی نے رائے دی کہ آپ کو تکلیف دیجائے آپ اظہار امر حق میں دریغ نہ فرمائینگے۔ والسلام۔ ۵ شعبان المعظم ۱۳۲۱ھ یوم الاربعاء

والانامہ فیض شمامہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب گنج مرادآبادی خلیفۂ خاص و نواسی داماد حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اپنی ساری زندگی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صرف فرمائی اور بعد وصال بھی اُسی جگہ خلوت گزیں رہے۔ بجواب عریضہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالخالق صاحب مدظلہٗ۔

برادرم مہربان میاں عبدالخالق صاحب

فقیر عبدالکریم کا سلام قبول فرمائیں۔ حضرت صاحب قدس سرہٗ کا طریقہ تھا کہ فتوٰی کے مسائل کو علمائے متبحرین کے حوالہ کرتے تھے۔ تقوٰی و ورع آپکا خاص دستور تھا سب وشتم خاصہ روافض ہے یہ کام علما و صلحا کا نہیں علی الخصوص ایسے علماء کو بُرا کہنا جن کی برکت و فیض سے آج ہندوستان مالامال ہے مولانا صاحب قدس سرہٗ خود حضرت شاہ اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں اور اتباع سنت سب انہیں کی صحبت بابرکت کا فیض ہے۔ فقیر نے حضرت صاحب قدس سرہٗ کو رسمی فاتحہ اور سیوم وغیرہ کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خوبی کے ساتھ

یاد فرماتے تھے اور انکے تلمیذ ہونے کو فخر جانتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمّٰی زید آپ کو مولوی بیان کرتا ہے اور قصبہ پہانی کا باشندہ ہے اور اکثر جہلا قصبہ کو کہ جو شل نورباف وقصاب وغیرہ ہیں انکے گھر جا کر فہمائش کرتا ہے کہ مجلس میلاد شریف اور فاتحہ خوانی بزرگان دین اور تقریب شب برات اور عید رمضان شریف و عیدالاضحیٰ وغیرہ کہ جو ایام متبرکہ ہیں فاتحہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو منع کرتا ہے اور ناجائز بتاتا ہے اور میت کا سوم اور قرآن خوانی اور پنج آیات کا پڑھنا اور فاتحہ کرنا وکرنے والے کو منع کرتا ہے اور ایسی تقریبات میں خود شریک نہیں ہوتا ہے اور اگر کہیں جاتا ہے تو بعوض ذکر مولود شریف سرور کائنات اور حال وفات شریف کے قصۂ اصحاب فیل وغیرہ بیان کرتا ہے اور اکثر ہندو مسلمان کے گھر جاکر جھاڑ پھونک کرتا ہے اور چڑیل اور بھوت اُتارتا ہے اور جھاڑ پھونک کرتا ہے اس ذریعہ کو کسب معاش قرار دیا ہے چونکہ سابق میں لوگ ناواقف تھے آپکے پیچھے عوام نے نماز پڑھنا شروع کردیا ہے اب چونکہ علانیہ حال اسکی وہابیت کا ظاہر ہوا ہے اب تک اکثر لوگ اسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں لہٰذا جس شخص کی کہ ایسی عادت اور خیالات ہوں اور خلاف طریقہ قدیمہ اہل سنت والجماعت احکام جاری کرتا ہو تو اہل سنت والجماعت کو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اُمیدوار ہوں کہ جلد جواب عنایت ہو۔ بینوا توجروا۔ مرسلہ شیخ نبی بخش از مقام پہانی ضلع ہردوئی محلہ جُرملی ٹولہ۔ ۶ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ از مکان سید محفوظ علی صاحب رئیس قصبہ پہانی بصیغۂ بیرنگ جواب دیکر ممنون ہو تاکہ مسلمانان قصبہ پہانی آپکیلئے دعا کریں اور ثواب اسکا حضور کے نامۂ اعمال میں ثبت ہو۔ زیادہ تسلیمات

جواب استفتا نمبر (۱) از جانب حضرت مولانا محمد قیام الدین عبدالباری صاحب سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی

ہوالمصوب

صورت مسئولہ میں اگر مولوی صاحب مذکور طریقہ قدیمہ صالحہ اہلسنت والجماعت کے خلاف ہیں تو نماز انکے پیچھے مکروہ ہے ورنہ صرف امور مذکورہ بالا کے رد کرنے سے اُنکے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم۔ حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبدالباری عفا اللہ عنہ مہر

---

(۳) جناب ہدایت مآب مرجع علوم معقول ومنقول منبع فضائل فروع واصول جناب مولوی عبدالباری

صاحب زاد افضالکم

بعد از آداب تسلیمات عرض خدمت والا یہ ہے کہ کمترین نے سابق اس سے ایک مسئلہ بدیں. خلاصہ مضمون مسمّٰی زید خلاف طریقۂ قدیمہ اہلسنت والجماعت مجلس میلاد شریف وفاتحہ بزرگان دین براوقات معینہ اور پڑھنا پنج آیات کا بروز سوم میت اور رسوم شب برات وغیرہ کا مانع ہوتا ہے اور بجائے پنج آیت شریف اور پڑھنے حالات میلاد شریف قصص اصحاب فیل بیان کرتے ہیں پس مسئلہ کے آخر میں حضور والا نے یہ عبارت تحریر فرمائی یعنی صورت مسئولہ میں اگر مولوی صاحب مذکور طریقہ قدیمہ صالحہ اہلسنت والجماعت خلاف ہیں تو نماز انکے پیچھے مکروہ ہے ورنہ صرف امور مذکورہ بالا کو روکنے سے انکے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہو فقط چونکہ عبارت مسئلہ سے ایک صورت میں دو حکم پائے جاتے ہیں یعنی جبکہ صورت مسئلہ میں ملا مانع والا اسکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریر فرماتے ہیں اور پھر یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ صرف امور بالا کے روکنے والے کے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ چلنے والا خلاف طریقہ قدیمہ اہلسنت کا وہی شخص ہو جو کہ روکتا ہے اور منع کرتا ہے پس اس حالت میں ہم کو مجبوری ہوئی کہ کس پر عمل کریں امیدوار ہیں کہ صاف صاف تحریر فرمائیں کہ اسکے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا نہ پڑھی جاوے اور اسکے حکم ممانعت امور مذکورہ بالا پر عمل کیا جاوے یا نہ کیا جاوے۔ فقط واجباً عرض کیا۔ معروضہ فدوی شیخ نبی بخش از مقام قصبہ بہائی ضلع ہردوئی از مکان سید محفوظ علی صاحب رئیس قصبہ۔ جواب اسکا مثل سابق بصیغہ بیرنگ بمکان سید محفوظ علی مرحمت ہو۔

جواب استفتا نمبر (۲) از جانب حضرت مولانا محمد قیام الدین عبد الباری صاحب سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی

هو المصوب

کل امور مذکورہ بالا طریقہ قدیمہ اہل اسلام نہیں بلکہ مستحسنات بعض علماء متاخرین سے ہیں مانع انکا مکروہ الامامۃ نہیں ہے اور بغرض ثواب ان امور کا کرنا بدون اور ممنوعات شرعی کے جائز ہے۔
واللہ اعلم۔ حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفاہ اللہ عنہ۔

نوٹ:۔ واضح ہو کہ حضرت مولانا محمد قیام الدین عبد الباری صاحب سنی حنفی فرنگی محلی لکھنوی پر اسی حق گوئی کی وجہ سے بانی فرقہ رضا خانی احمد رضا خاں بریلوی نے کفر کا فتوٰی دیا ہے چنانچہ خاں

بریلوی کی کتاب الطاری الداری لہفوات عبد الباری ملاحظہ ہو جس میں مولانا ممدوح پر کفر کا فتوٰی تحریر ہے (۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارہ میں کہ مسمّٰی زید محفل مروجہ میلاد شریف اور رسوم مروجہ میت سوم ودہم وچہلم اور فاتحہ مروجہ موتٰی اور قیام مروجہ وقت ذکر ولادت باسعادت کو بدعت اور مکروہ کہتا ہے پس اس زید کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

جواب استفتا از جانب جناب مولانا مولوی سید محمد اعظم صاحب مفتی شہر شاہجہانپور دامت برکاتہم

هو المصوب

امورات مذکورہ بالا اختلافی مسائل ہیں نہ متعلق عقائد نہ ارکان دین ہیں لہذا جو شخص ان کا منکر ہے وہ زمرۂ اہل تسنن میں داخل ہے اور اسکے پیچھے بالاتفاق نماز جائز ہے۔ اور اختلافی مسائل میں ایک دوسرے پر تکفیر یا تفسیق وغیرہ کا حکم نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم وحکمہ احکم۔ کتبہ سید محمد اعظم غفرلہ شاہجہانپور ۱۹ جمادی ۱۳۴۴ھ

الجواب صحیح محمد محی الدین عفی عنہ

اب احقر اسی فتوے پر ضمیمہ ہذا کو ختم کر کے اپنے قلب کو بارگاہ الٰہی میں متوجہ کر کے جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنے والا اپنے حصول مقاصد میں محروم نہیں رہتا ہے۔

شافع محشر کے وسیلہ سے دعا

وَقَدْ جِئْتُكُمْ بِالْمُصْطَفٰى مُتَشَفِّعًا
میں آیا ہوں تمہارے پاس محمد مصطفےٰ کو شفیع لے کر
اِلٰی بَابِ مَوْلَانَا رَفَعْتُ ظُلَامَتِیْ
دربار پر اپنے آقا کے لایا ہوں اپنی مراد

وَمَا خَابَ مَنْ بِالْمُصْطَفٰى يَسْتَشْفِعُ
اور نہیں نا امید ہوا جو محمد مصطفےٰ کو شفیع لایا
عَسَى الْهَمُّ عَنِّيْ وَالْمَصَائِبُ تُرْفَعُ
امید ہے کہ غم ومصیبت میری دور ہو جائے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور حق کی اتباع کی توفیق عنایت فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کو اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے شرک وبدعت سے بچائے اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے آمین ثم آمین۔

کتبہ احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں عفرلہ ولوالدیہ مورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء

ضمیمہ

تازیانہ عبرت ورجوع الی الحق

خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا اظہار تاسف. علماء دیوبند کو کافر کہنا شرعاً ناجائز ہے

الحمد للہ نحمدہٗ ونستغفرہ ونتوب الیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا وحبیبنا وشفیعنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین ۵

اما بعد:- چند روز پیشتر ایک اشتہار بعنوان "بمبئی کے معتقد و مشاہیر علماء کرام اہلسنت دامت برکاتہم کا متفق علیہ فرمان واجب الاذعان" مسلمانان اہلسنت بوساری محلہ بمبئی نمبر ۳ کی جانب سے شائع ہوا تھا۔ اسی اعلان پر دستخط کنندگان میں سے ایک راقم الحروف غلام محمد خطیب ابھی تھا لہٰذا میں اس مضمون کے ذریعہ جمیع مسلمانان بمبئی کی خدمت میں بحضور قلب وبصدق لسان اعلان کرتا ہوں کہ فرمان موصوف پر دستخط کرنے سے پیشتر میں نے ان تصانیف میں سے جن کا حوالہ اشتہار مذکور میں دیا گیا ہے کسی ایک کا بھی مطالعہ نہیں کیا تھا اتنا ہی نہیں بلکہ ان کے اسماء سے بھی ناواقف تھا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ یا اعلیٰ سے اعلیٰ تصنیف پر اسے بغیر دیکھے بغیر پڑھے بے سمجھے بوجھے اس کی موافقت یا مخالفت میں حکم دینا یا اس کے متعلق دوسروں کے دئے ہوئے فیصلہ کی تصدیق میں دستخط کرنا ایک ایسی غلطی ہے جس کا کسی ذی علم وفہم سے تو درکنار ایک عامی سے بھی اس کا وقوع بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں اس غلطی کا مرتکب ہوا۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ،

فرمان موصوف پر میرے دستخط کی وقعت واہمیت میرے اس اعتراف خطا کے بعد کیا ہو سکتی ہے

وہ اظہر من الشمس ہے کسی شخص کی تقریر یا تحریر پر غائبانہ بلا تحقیق وبغیر مطالعہ کرنے اور سمجھنے کے کسی قسم کا حکم لگانا یا تصدیق کرنا جیسا کہ میں نے فرمان موصوف میں حوالہ دئے گئے فتویٰ اور رسائل کے متعلق پیش کردہ فیصلوں کی تصدیق میں دستخط کرنے میں کیا ہے ایک اصولی غلطی ہے جس کے اعتراف کرنے میں میری غرض یہ ہے کہ (۱) میں جمیع مسلمانان بمبئی کو اعلان کردوں کہ فرمان موصوف پر جو کیا ہوا اپنے دستخط بالکل مہمل بیکار اور بیوقعت ہے (۲) برادران ملت خواص وعوام مسلمین کی خدمت میں بادب التماس کرتا ہوں کہ آپ میں سے جس کسی نے میری طرح کسی شخص کے متعلق اس قسم کی خطا کا ارتکاب کیا ہو وہ بھی میری طرح اپنی خطا کا اعتراف کرے کہ اعتراف جرم و رجوع الی الحق شیوۂ مسلم ہے (۳) یہ تحریر آیندہ مجھ جیسے ہر غافل کے لئے تازیانہ عبرت ہو تاکہ وہ اس طرح عجلت وپیشقدمی سے کام لے کر اپنے آپ کو ندامت وپشیمانی میں نہ ڈالے ع—

من نکردم شما حذر بکنید

اس اصولی غلطی کا احساس ہوتے ہی میں بہت نادم وپریشان ہوا ان کے بعد خلاصۂ فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین مسمیٰ بہ فوائد فتویٰ کا خلاصہ ودیگر فتویٰ کا خلاصہ ودیگر علماء اہلسنت ہند وتصدیق حسام الحرمین کا جواز اول تا آخر الصوارم الہندیہ علی رؤس شیاطین الدیوبندیہ میں جمع ہیں بغور مطالعہ کیا فتویٰ موصوف میں علمائے دیوبند کی جن عبارتوں پر کفر وارتداد کے فتوے دئے گئے ہیں وہ عبارتیں چونکہ ان کی تصانیف کے مختلف مقامات سے لی گئی ہیں اور بلا ربط ما قبل وما بعد بغیر سیاق وسباق کے نقل کی گئی ہیں اس لئے بغرض تحقیق ان کتابوں کی اصل عبارتوں کو مسلسل پڑھ لیا پھر اس رسالہ کا بھی مطالعہ کیا جو عربی میں المہند علی المفند والتصدیقات لدفع التلبیسات کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور جس کے اردو ترجمہ کا حصہ مسمیٰ بہ عقائد علمائے دیوبند اور علمائے حرمین کی تصدیقات مع فوائد مفیدہ اردو میں بھی چھپ چکا ہے ان تمام کو بغور دیکھا۔

متذکرہ بالا فتاویٰ کتب ورسائل کو پڑھنے اور بقدر استطاعت واستعداد وفہم وادراک جو مجھے اللہ جل شانہ کی طرف سے مقسوم ہے حتی الامکان بخلوص دل امانت ودیانتداری سے مطالعہ کرنے کے بعد میں جن نتائج پر پہونچا وہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱) حضرت مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) قدس سرہ العزیز ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے

لہٗ اللہ واحد قدوس جل جلالہ معاذ اللہ جھوٹا ہے۔" بلکہ خود حضرت موصوف ایسا عقیدہ رکھنے والے کو اسی طرح کافر و مرتد سمجھتے تھے جس طرح ہر کلمہ گو سمجھتا ہے (۲) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب (انبیٹھوی) رحمۃ اللہ علیہ کا ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ "ابلیس ملعون اور ملک الموت علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وسیع علم ہے" بلکہ آپ ایسے شخص کو جو شیطان علیہ اللعن یا کسی مخلوق کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عالم قرار دیتا ہے اسی طرح کافر و مرتد و ملعون جانتے تھے جس طرح اُمت محمدیہ کا ہر فرد جانتا ہے۔

(۳) حضرت مولانا مولوی شاہ اشرف علی صاحب (تھانوی) مدظلہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ حضور اعلم الخلق صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیارے رب تبارک تعالیٰ نے غیبوں کا جو علم بخشا اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں سب جانوروں تمام چارپایوں کو حاصل ہے" بلکہ آپ کا عقیدہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل المخلوقات ہونے جمیع کمالات العلیہ والعلیہ ہونے کے باب میں یہ ہے کہ ع۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(۴) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی) قدس سرہ العزیز کا حاشا وکلا یہ عقیدہ نہ تھا کہ "حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جدید نبی کا پیدا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں یعنی حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں" بلکہ آپ نے اپنی وقت نظر سے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں ثابت کیا ہے کہ سرور عالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے باعتبار زمانہ خاتم النبیین ہیں اسی طرح بالذات بھی خاتم النبیین ہیں۔

اسی سلسلہ میں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقتدئ علماء وارث الانبیاء والمرسلین حضرت مولانا شاہ کرامت علی صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب مفتاح الجنۃ) کی وہ عبارت بھی نظر سے گذری جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سنی حنفی ہیں (ملاحظہ ہو کتاب ذخیرہ کرامات مصنفہ مولانا شاہ کرامت علی جونپوری صفحہ ۲۹ تا صفحہ ۴۰) نیز اعلیٰحضرت مرشد العرب والعجم مولانا المحترم الحاج حافظ امداد اللہ شاہ چشتی الفاروقی مہاجر مکی قدس سرہٗ العزیز کے والانامہ کی نقل بھی دیکھی جس میں اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۰ھ میں مکہ معظمہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر کی جانب سے شیخ کرادو کہ مولوی رشید احمد صاحب (گنگوہی)

عالم ربانی وفاضل حقانی ہیں سلف صالحین کے نمونہ ہیں جامع بین الشریعۃ والطریقہ ہیں میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے میرے دو بازو ہیں ایک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم (نانوتوی) دوسرے مولوی رشید احمد صاحب (گنگوہی) ایک جو باقی ہے اسے بھی نظر لگاتے ہیں میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے میں بھی بدعات کو برا سمجھتا ہوں جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول صلعم کا مخالف ہے الخ (الشہاب الثاقب) نیز حضرت مولانا شاہ تجمل حسین صاحب بہاری خلیفہ حضرت قبلۂ عالم مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادیؒ اپنی کتاب کمالات رحمانی میں صفحہ ۱۲۳ پر لکھتے ہیں "اب بیعت کا جو عزم ہوا کہ مجھکو عقیدت وغلامی حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ (نانوتوی) سے تھی آپ (یعنی حضرت مولانا فضل الرحمٰنؒ) کو کشف سے معلوم ہوا کہ آپ نے حضرت مولانا یعنی (مولانا محمد قاسم) کی تعریف کی کہ اس کم سنی میں ان کو ولایت ہو گئی اور مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) قدس سرہ العزیز کی بھی تعریف کی کہ ان کے قلب میں ایک نور الٰہی ہے جس کو ولایت کہتے ہیں۔ حضرت مولانا مونگیری (یعنی حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مولانا گنج مرادآبادی) نے بھی اسی روایت کی تصدیق کی ہے"

آخر میں مشائخ وعلماء کرام کی شان میں کی ہوئی افسوسناک غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے فتویٰ کفر وارتداد وغیرہا جو اس بنیادی خطا کا نتیجہ تھے ان پر خدائے غفور رحیم کی بارگاہ میں کی ہوئی توبہ کا اعلان کرتا ہوں اور آیۂ قرآنی اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؁ یعنی توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ تو انہی کی ہے جو جہالت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں سو ایسوں پر تو خدائے تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں اور حکمت والے ہیں اکے صدقے اور رجوع الی الحق کے وسیلہ سے اللہ جل شانہ کے لطف وکرم وعفو ومغفرت کی اُمید رکھتا ہوں۔ وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز۔

اعتراف خطا وتوبہ مارتب علیہ کے اس اعلان کو رجوع الی الحق والصواب کے اس اسوہ حسنہ کو اور درس عبرت کے اس صحیفہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین

سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاللذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیمؐ یعنی اے ہمارے پروردگار عالم ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے۔ اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق ورحیم ہیں۔ الراجی الی عفوہ الکریم غلام محمد خطیب جامع مسجد بمبئی ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

(از اخبار عقاب ہلال جدید بمبئی۔ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۵ء)

خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا دوسرا اعلان

بعض ضدی اور ناحق کوش حضرات میرا تو یہ نامہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۵ء دیکھ کر مجھ کو وہابی وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور میرے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ بتلاتے ہیں۔ اس لئے میری طرف سے اعلان ہے کہ میں سچا اور پکا سنی شافعی مذہب ہوں۔ جامع مسجد بمبئی کا امام وہابی نہیں رکھا جاتا۔
غلام محمد خطیب (امام) جامع مسجد بمبئی ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء

حضرات! جامع مسجد بمبئی کے مشہور اور مقتدر عالم باعمل امام کا اعلان آپ کے سامنے موجود ہے۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے دنیادار کٹھ ملا مصنوعی پیر بدعتی گدی نشین چیلوں نے کتنی زبردست سازش رضا خانی مذہب کے پردے میں علماء حقانی دیوبندی کو بدنام کرنے کے لئے بنا رکھی ہے جس میں عام ان پڑھ مسلمان تو درکنار بعض مقتدر عالم بھی پھنس جاتے ہیں اگر اللہ کی کریمی سے امام مدوح الصدر کو فہم سلیم کی توفیق عطا نہ ہوتی تو وہ معصیت عظیم میں مبتلا ہو کر عذاب الٰہی کے مستحق ہوتے بعض ناواقف یہ سوال کرسکتے ہیں کہ آخر رضا خانی علمائے حقانی دیوبند کو بدنام کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ رضا خانی پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ شیخ سدو کا گلگلا زین خاں کا بکرا۔ چٹاپٹ بی بی کی پیپاری۔ ہل ہلی بی بی کی کھیر۔ خواجہ خضر کا بیڑہ۔ سلطان شہید کا مرغ سید احمد کبیر کی گائے۔ شاہ مدار کا مالیدہ۔ سبحان بوا کا دودھ اور خرما۔ اچھنتی بی بی کا روزہ بی بی کا سفید مرغ۔ پیر دستہ کا روزہ اور لٹی پالے میاں اور شیلے پیر کا سیاہ مرغ۔ چہلتن میاں کی زنجیر گاگر شریف نعل شریف۔ جھنڈا شریف۔ پیر جلال شاہ کا سرخ مرغ۔ دھمالی فقیر کی لکڑی۔ توشاہ کا بکرا۔ مولیٰ مشکل کشا کا کونڈہ مسجد کا طاق بھرنا۔ بڑے صاحب اور چھوٹے صاحب کا اور مرہ گنگو

پیر کا ہل پالو وغیرہ اور ہر قسم کا چڑھاوا اور طرح طرح کی رسومات بد کو جائز اور کمائی کا بہتر اور آسان ذریعہ سمجھتے ہیں اور علماء حقانی دیوبندی ان رسومات بد کو شرک وگمراہی وبدعت اور کمائی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے سبب نااتفاقی۔ بھلا شرک اور توحید ایک ساتھ کیسے جمع ہوسکتی ہیں؟ بدعملی اور نیک عملی میں یارانہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اندھیرا اور روشنی میں برابری کبھی ہوئی ہے؟ ایک مسلم کی زندگی کو ان سب باتوں سے کیا تعلق؟ اب دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو رضا خانیوں سے کیسے بچنا چاہئے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ مذکورہ بالا گندے عقیدے اور رسومات بد میں جن لوگوں کو مبتلا دیکھیں رضا خانی سمجھ کر ان سے صاف علیحدہ ہوجائیں۔ ان کے اعتراض سن کر خاموش نہ ہوجائیں بلکہ علماء حقانی دیوبندی کی تالیفات وتصنیفات سے تشفی بخش دلیل طلب کریں اپنی کتابوں سے بذریعہ اپنے علماء کے تحقیق کریں۔ رضا خانیوں کے کٹھ ملا اور مصنوعی (نقلی) پیر اگر بظاہر مناظرہ پر آمادگی ظاہر کریں تو ان سے ان کی سچائی کے ثبوت میں حفظ امن عامہ (بذریعہ پولیس کمشنر) کی تحریری ضمانت وچلکہ اور ان کی جماعت کے مسلمہ ذمہ دار لیڈر سے حلفیہ اقرار تحریری پہلے لے لیں۔ پھر اپنے علماء حقانی کو خبر دیں اگر ان دونوں ابتدائی شرطوں سے وہ گریز کریں تو اعوذ کے ساتھ تین بار ان پر لاحول پڑھ دیں۔

پیام بنام گمراہان اسلام

اوگرفتار جہالت اور پرستار شکم
راہِ سنت پر نہیں پڑتا ترا کوئی قدم

یاد رکھ تو نے اٹھا رکھا ہے بدعت کا علم
تو نے قبروں کے بنا رکھے ہیں کچھ خاکی صنم

الاماں کتنا بڑا تو خادع و مکار ہے
ہر نفس تیرا تصنع کا امانت دار ہے

دیکھنا اس طائفہ کی فتنہ کوشی دیکھنا
حق سے اس کی مجرمانہ چشم پوشی دیکھنا

زرکشی کے واسطے ایماں فروشی دیکھنا
اور پھر باطل کی خاطر گرم جوشی دیکھنا

کیا تجھے غیرت نہیں آتی ہے اے مرد حقیر
لعنتیں برسا رہا ہے تجھ پہ جو تیرا ضمیر

کیا یہی تیرے قدم اٹھتے ہیں منزل کی طرف
یہ تو رجحان ذہن ہے سم قاتل کی طرف

ہاتھ پھیلائے ہیں تو نے خود ہی سائل کی طرف
سر جھکا سکتا ہے معبودان باطل کی طرف

جب طریق اتباع حق تجھے آتا نہیں
دعوی اسلام تیرے منہ پہ کچھ بھاتا نہیں

الاماں بدعت پرستی کا اجل پرور شعار
ہاں مگر کچھ سوچ اس آغاز کا انجام کار

تو نے اپنے نفس کی خاطر کیا ہے اختیار
کیوں لپکتے ہیں تیری جانب جہنم کے شرار

یاد رکھ بدعت کا ان گمراہیوں پر ہے مدار
جن کو جز آتش نہیں ملتی کہیں جائے قرار

سجدے غیر اللہ کو کرتا ہے بے خوف و خطر
کیا نہیں ظالم تیری ارشاد باری پر نظر

قبر کو شاید سمجھتا ہے تو معبود بشر
إِنَّ مَنْ يُشْرِكْ بِرَبِّنَا لَبِئْسَ مَأْوَاهُ السَّقَرُ[1]

تیری یہ حرکت سراسر کفر کی تقلید ہے
کیا نہیں ہاتھوں میں تیرے دامن توحید ہے

ہو رہی ہے پیکر محسوس کی خوگر نظر
ہو بیاں دل تیرا حرص و ہوی کا مستقر

جھک رہا ہے غیر کے در پر تیرا پاک سر
تیری پیشانی میں ذوق اہرمن ہے جلوہ گر

کیا عجب اسلام کو تجھ سے اگر آتی ہے عار
تیرے مکر و جہل سے انسانیت ہے بیقرار

الاماں قبروں کی پوجا پاٹ کر یکا مآل
جذبۂ توحید ہوتا جارہا ہے پائمال

ملت بیضا کی موت و زندگی کا ہے سوال
تقویت پاتا ہے اس سے بت پرستی کا خیال

تیری بزم عرس میں سرگرم روح آذری
تو اگر مسلم ہے پھر کیسی یہ شان کافری

تیری دریوزہ گری کو پارسائی ہے بعید
ایک کے در پر جو تجھ سے جبہ سائی ہے بعید

کفر کی ظلمت کو نور مصطفائی ہے بعید
سن لے او کج رو کہ منزل تک رسائی ہے بعید

سن بگویم گر بگیری دامن انصاف را

[1] ترجمہ۔ جو حق تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرائے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ آیت کی طرف اشارہ ہے۔

چشم وا کن باز بنگر مسلک اسلاف را

خود جو خوابیدہ ہیں ان کو رہنمائی ہے بعید
بندۂ لاچار و بیکس سے خدائی ہے بعید

یعنی ایک محکوم کو کشور کشائی ہے بعید
ہاں مزاروں کو تیری مشکل کشائی ہے بعید

قل ہو اللہ احد کا رمز کیا سمجھا ہے تو
جب خدا کے خاص بندوں کو خدا سمجھا ہے تو

دیکھ ملت پھر تجھے دیتی ہے یہ حق کا پیام
دور کر جھوٹے پیروں اور فقیروں کو سلام

چھوڑ دے ہاتھوں سے اپنے شرک بدعت کی زمام
بن سکے تو بن رسول اللہ کا ادنیٰ غلام

تو مسلماں ہے اگر شان مسلمانی بھی سیکھ
اور مسلماں بن کے آئین جہاں بانی بھی سیکھ

ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی یو پی، بابت ماہ صفر و ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ صفحہ ۱۹۱
المشتہر:۔ سچے مسلمانوں کا مخلص خادم۔ ملک عبد الحکیم جہاں آبادی سنی حنفی مذہب قادری چشتی شرف علی عنہ

رضا خانی کافر گر مولویوں کے احتجاجی خط کو مشاورین

جامع مسجد نے لغو سمجھکر داخل دفتر کردیا ہے

عالیجناب خان بہادر کرتے صاحب پھر صدر منتخب ہوئے

جامع مسجد بمبئی کے مشاورین کو رضا خانی کافر گر مولویوں نے جو خطیب صاحب کے کفر کی نسبت لکھا تھا۔ اور زبانی بھی بہت کچھ کہا تھا کل کے جلسہ میں اس کا فیصلہ ہو گیا مشاورین نے اس خط کو داخل دفتر کر دیا اور خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کے خلاف کوئی تدبیر اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی!

ایک بڑا جھگڑا جو فضول اٹھایا گیا تھا کل طے پا گیا۔ اب اس موضع پر مشاورین کچھ سننے والے نہیں ہیں۔

ایک وفد معتمد اکابر علماء حقانی کا مشاورین سے خاں بہادر کرتے صاحب کے مکان پر ملا تھا

اس ملاقات میں رضاخانی کافر گر مولویوں کی حقیقت ٹرسٹیوں کو سمجھا دی گئی!

دوسری خبر یہ ہے کہ کل کے جلسہ میں خان بہادر کرتے صاحب آئندہ سال کیلئے پھر صدر منتخب ہوئے

(ماخوذ از روزنامہ ہلال بمبئی۔ صفحہ ۴)

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء مطابق ۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ

تقریظ ریختہ قلم اعجاز رقم عالیجناب حکیم چودھری علی صاحب نباض ادام اللہ فیوضہم ساکن قصبہ اوجھاری ضلع مراد آباد

دورِ حاضرہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد المصطفےٰ۔ امابعد دورِ حاضرہ کے برکات آفریں ہاتھ نے جن انقلابات کا علم بلند کیا ہے اُن میں سب سے زیادہ حیرت افزا اور محیر العقول وہ انقلاب ہے جو مذہب اور ابنائے مذاہب کے اقلیم دل میں رونما ہوا ہے اِس دور تحیر خیز میں جہاں ہر شے نے نیا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور ہر چیز نئے طور و انداز میں جلوہ نما ہو رہی ہے۔ وہاں مذاہب نے بھی رُخ بدل دیا ہے اور آج حالت یہ ہے کہ مذہب جسکا سنگ اساس حق و صداقت کے مرتفع میدان میں نصب کیا گیا تھا ابنائے مذاہب کے تنگ ظرفوں اور کوتاہ بینوں نے اُس کو فتنہ و فساد کا ایسا آتش فشاں پہاڑ بنا دیا ہے جس کے دامن سے ہر دم ہر لحظہ ہر ساعت ہلاکت و بربادی کے آتشین مادے برسا کرتے ہیں غرضکہ اس دور تاریکی پاش میں مذہب کی اصلیت اور اُسکی حقیقت پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ حق و صداقت کی روشنی کا بھولے کر بھی اُس میں گذر نہیں ہو سکتا۔ آج مذہب کے نام کا مالا جپنا اور مذہب کے نام کی چیخ و پکار صرف اغراض ذاتی اور اہوائے نفسانی کے بروئے کار لانے کا ایک حیلہ ہے اور بس جبکہ زمانہ اور ابنائے زمانہ کی ذہنیت اس قدر گندہ اور اُن کے قلوب کی سطح اس قدر تاریک ہے کہ وہ مذہب کے

ساتھ کھیلنا اور اُس کو حصول اغراض مقاصد کا آلہ بنانا ہی فوز و فلاح کی بلند ترین منزل تصور کرتے ہیں تو اس مکدر فضا میں حق پژوہی صداقت پسندی کی توقع اگر محال نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ اُمّت مرحومہ اپنے ناخلف فرزندوں کی اِس ضلالت پسند ذہنیت اور ان کی قلب ماہیت سے اس قدر متالم ہے کہ ان کے اعضاء عقلی اور قوائے فکری غور و خوض کی نعمت بے بہا سے مفلوج ہو چکے ہیں۔ اور اب اُن کے فرزند امتیاز حق و باطل کے جوہر گرانمایہ سے کلیۃً دیوالیہ ہو چکے ہیں گو ضلالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے اور ضلالت کی خیرہ کن شعاؤں نے بصارت قلبی کو ماند کر دیا ہے لیکن تاہنوز امید باقی ہے اور قدرت نے ایسے افراد پیدا کر دئے ہیں جن کا روشن ضمیر دل حق و باطل کے مخلوط سنگریزوں سے صداقت کے جوہر گرانمایہ جدا کر سکتا ہے اور یہ بتلا سکتا ہے کہ ان چمکتے سنگریزوں میں گوہر صداقت کتنے ہیں اور سنگ ضلالت کتنے چنانچہ میرے اس خواب کی سچی تعبیر کتاب براءۃ الابرار ہے جس کے مصنف کی کوشش اور ساعی جمیلہ اسباب کا زندہ ثبوت ہیں کہ ابھی امت مرحومہ کے فرزندوں میں فرزندان حق شعار موجود ہیں اس کتاب کے مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں جس طرح حق و صداقت کے منتشر اوراق اکٹھا کر دئے ہیں وہ زمانہ اور مسلمانوں کی ایک زندہ خدمت ہے۔ اگر انصاف و غور سے کتاب کے وَرَق وَرَق پر نظر کی جاوے تو حق و صداقت کا راستہ صاف صاف نظر آجاتا ہے اور اس راہ میں فرزندان اباطیل اور عساکر ضلالت نے کذب و افترا کے جتنے سنگہائے گراں ڈال دئے ہیں وہ سب اُٹھ جاتے ہیں۔ کتاب کے مضامین کی ترتیب مصنف کا طرز استدلال اس دور ضلالت آفریں میں اسلام کی ایک ضروری اور غیر فانی خدمت ہے اور متلاشیان حقائق کیلئے یہ کتاب خضر راہ سے کم نہیں ہو خداوند عالم سے میری یہ عاجزانہ دعا ہے کہ وہ مصنف اور اُسکے معاونین جن کی اعانت . . . . اور جن کے تعاون علی البر سے یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے اُنکی تائید روح القدس فرماتا رہے اور یہ مسلمانوں اور طالبان راہ حق کے لئے سچی ہادی اور زندہ رہبر ثابت ہو (آمین)، وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

کتبہ چودھری حکیم رمضان علی نباض اوجھاری ضلع مراد آباد۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء

قطعہ تاریخ

عنایت فرمودہ جناب ماسٹر عین الرضا صاحب ناطق سکریٹری مجلس ادب رنگون

گر زمیں سے آسماں تک سر اُٹھا کر دیکھئے
کیا ظہور قدرت حق ہے سراسر دیکھئے

غور سے چاروں طرف اشرار کے شر دیکھئے
یہ اُبھار کمی ہے دنیا کس نے سر پر دیکھئے

دھجیاں اُڑتی نظر آئیں گی ہر بہتان کی
برأۃ الابرار کے اوراق اُلٹ کر دیکھئے

سر بسر علمائے حق کے یوں مخالف بن گئے
ہر طرف تکذیب کرتے ہیں برابر دیکھئے

طعن اور تشنیع کرتے ہیں بزرگوں پر سدا
پڑ گیا ہے قفل کیا ان کے دلوں پر دیکھئے

کوئی پوچھے کس طرح ان سے صفائی کا جواب
ہیں نکالے یہ زبان تیر و خنجر دیکھئے

اسکو پڑھ کر اہل بدعت اس طرح ہیں سرنگوں
بزم میں ساغر گرے جیسے چھلک کر دیکھئے

برش شمشیر و خنجر آپ نے دیکھی بہت
برأۃ الابرار کے بھی آج جوہر دیکھئے

شکریہ اُن کا تہ دل سے ادا ناطق کرو
برأۃ الابرار جس نے دی چھپا کر دیکھئے

باسمہٖ تعالیٰ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

آیت مذکورہ بالا سے واضح ہے

کہ حق بات کا ظاہر کر دینا ضروری امر ہے اگرچہ مخالفین حق مکروہ سمجھیں
حشمت علی رضا خانی کا رنگون میں آنا اور علماء دیوبند اور اکابر علماء امت پر تکفیر و وہابیت کا نعرہ
بلند کرنا اور اُسپر مقدمہ قایم ہو جانا اور عدالت سے اسکی زبان بندی کا حکم اور مچلکہ کا لیا جانا یہ ایک ایسا
مہتم بالشان امر حق ہے کہ جسکا ظاہر کر دینا اشد ضروری ہے۔ اسلئے اس مقدمے کے فیصلے کا ترجمہ اُردو

بنام

صداقت علماء حقانی از فیصلہ عدالت سلطانی

ملقب بہ

کلنک کا ٹیکا

یعنی

داغ پشیمانی بر ناصیہ حشمت علی رضا خانی

رکھکر شائع کیا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں کو حق و باطل۔ حق و ناحق سچ جھوٹ میں فرق
معلوم ہو جائے اور اُنکے دام تزویر سے بچ جائیں
وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

(مطبوعہ مدینہ پریس بجنور)
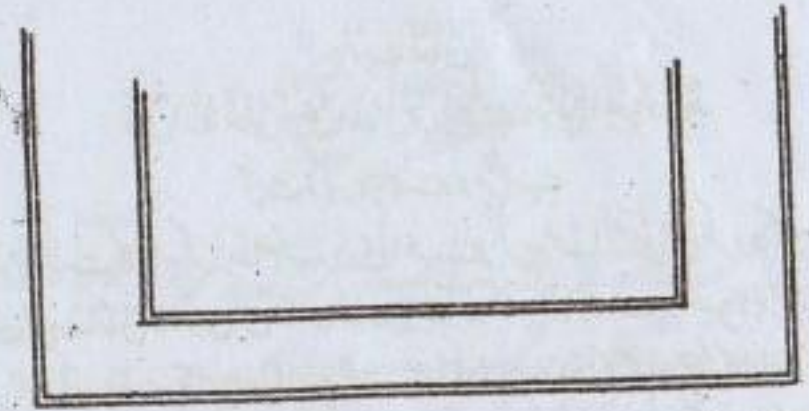
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرانِ اسلام۔ واضح ہو کہ مکفر المسلمین حشمت علی رضاخانی رنگون میں بتاریخ ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ کو پھر دوبارہ آیا۔ اور پہلے ہی کی طرح تکفیر کے فتنہ کو بھڑکایا ہ

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

بُرے کام کا نتیجہ بُرا ہی ہوتا ہے۔ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء کو زیر بادی مسجد واقع مغل اسٹریٹ رنگون میں حشمت علی رضاخانی اشتعال انگیز تقریر کر رہے تھے کہ احیانًا جلسے میں کھلبلی مچ گئی اور زیر دفعہ (۱۵۳) تعزیرات ہند اُن پر مقدمہ قائم ہو گیا اور ایک سال جاری رہا۔ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۳۳ء کو مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ اس کے بعد اپیل کی گئی وہ بھی دو تین پیشیوں کے بعد مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۳۳ء کو خارج ہو گئی۔

عوام الناس کی آگاہی کے لئے دونوں مقدموں کے فیصلے کی نقل لی گئی اور اس کا ترجمہ اُردو کرا کر صداقت علماء حقانی از فیصلۂ عدالت برطانی ملقب بہ کلنک کا ٹیکا یعنی داغ پشیمانی برناصیۂ حشمت علی رضاخانی کے نام سے موسوم کر کے شائع کیا جاتا ہے تاکہ ضرورت کے وقت اس سے کام لیا جائے!

قال اللہ تعالیٰ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بعدالت سب ڈویزنل مجسٹریٹ صاحب ضلع رنگون

مقدمہ فوجداری ۲۹۹ سنہ ۱۹۳۲ء

مجوزہ ۱۴ جون ۱۹۳۳ء

اسمٰعیل محمد مان جی مستغیث بنام مولانا حشمت علی ملزم

الزام زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند

تجویز

مسلمانان اہل سنت کے دو مختلف العقیدہ فرقوں میں شدید مناقشہ ہے جن میں سے ایک فرقہ وہ ہے کہ جس سے مولانا حشمت علی وابستہ ہیں اور دوسرا دیوبندیوں کا کہ جس میں سورتی جامع مسجد کے علماء شامل ہیں۔ ہر دو فرقے اس اصول پر متفق ہیں کہ ہر سچے مسلمان کی نجات کے واسطے اسکا رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عامل ہونا ضروری ہے۔ لیکن اسکے باوجود چند دیگر اصولی مگر نسبتًا کم اہم امور پر ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان میں ان اصول پر اختلاف کا ایک طوفان برپا رہا ہے اور رنگون میں تو ۱۹۳۲ء کے محرم سے تھوڑے دن پہلے ان مذہبی جھگڑوں نے بہت بُری شکل اختیار کر لی۔ حالات اس نوبت پر پہونچ گئے ہیں کہ فریقین کے محترم اور معزز مولویوں نے مذہبی مناظرہ کے کھلے ہوئے چیلنج ایک دوسرے کو دے دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک درخواست دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے احکام کے نفاذ کی موجودہ ملزم کے خلاف مجسٹریٹ ضلع رنگون کے اجلاس میں دیجا چکی ہے لیکن وہ بے نتیجہ رہی۔ ان مخالف مولویوں کے ساتھ اُن کے مریدین اور مقلدین بھی ہیں جن کے طرز عمل اپنے پیشواؤں سے کورانہ عقیدت رکھنے کے باعث ایک دوسرے کے خلاف لازمًا تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور دشمنی نے برادرانہ سلوک کی جگہ لے لی ہے۔ اس قضیہ سے تھوڑے دن پیشتر یہ کیفیات سُنی مسلمانوں پر طاری تھیں۔ ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء کو محرم کی چھٹی تاریخ تھی اور اس روز مولانا حشمت علی ملزم نے زیر بادی مسجد واقع مغل اسٹریٹ میں نو بجے رات کو حضرات امام حسینؓ اور حسنؓ کے مصائب اور شہادت پر ایک تقریر کی اور گواہان استغاثہ (ثبوت) بیان کرتے ہیں کہ اس تقریر کے دوران میں ملزم نے اپنے مضمون کی حدود سے تجاوز کر کے دیوبندیوں سورتیوں اور ان لوگوں کے خلاف جو سورتی جامع مسجد

میں معمولاً نماز پڑھتے ہیں اس نیت سے کلمات توہین ادا کئے کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر بلوہ کردیں۔

منظور۔ عبدالواحد خان۔ اللہ نواز خان۔ وہاب اور ماسا (گواہان ثبوت) بیان کرتے ہیں کہ ملزم نے اپنے دوران تقریر میں مندرجہ ذیل فقرات کہے۔ "...میں نے منظور اور مولوی ابراہیم کو کل مذہبی مباحثہ کا چیلنج دیدیا ہے۔ میں اس شخص کو پچاس روپے دونگا جو ان سے میرے چیلنج کی منظوری لادے۔ میں نے کسی کو جواب لاتے نہیں دیکھا۔ میں اپنے چیلنج کو دہراتا ہوں۔ میں پچیس ۲۵ روپے اس شخص کو دونگا جو ایک شخص کی رضامندی لادے۔ اور پچاس روپے اس شخص کو جو دونوں رضامندیاں لادے۔"

"وہابی دیوبندی میرے سامنے اگر مباحثہ کرنے کی جرأت نہ کرینگے۔"

"مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہابی کفار مسجد میں آئے ہیں۔ اگر وہ لوگ آئے ہیں تو ان کو چلا جانا چاہئے۔ یہ مسجد اہل سنت کی ہے۔ وہابی کافروں کی مسجد سورتیوں کی مسجد ہے۔ وہابی کافروں کو اس مسجد میں آنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سورتی لوگ۔ سورتی مسجد۔ سورتی مفتی اور سورتی مولوی ابراہیم سب کے سب دیوبندی کافر ہیں۔ جس طرح امام حسنؓ کی بیوی نے امام حسنؓ کو زہر دیا اسی طرح دیوبندی کافر مسلمانوں کے دماغوں کو زہر آلود کر رہے ہیں۔"

سید احمد۔ علیم اللہ۔ اسمٰعیل۔ نور اللہ اور محمد دانش (گواہان صفائی الغایتہ ۵) کہتے ہیں کہ ملزم نے الفاظ بالا نہیں کہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ گواہان ماسا اور اُسکے ہمراہیان اس رات مسجد میں ہنگامہ برپا کرنے آئے تھے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے مولوی حشمت علی کے فریق اور سورتی جامع مسجد کے مولویوں کے مابین بہت سخت فریق بندی تھی۔ ایسے حالات میں صحیح نتیجہ پر پہونچنے کے لئے غلب قرائن اور قرائنی شہادت پر اعتماد کرنا ہی بہترین کسوٹی ہے۔

مسلمانان اہل سنت میں کوئی مخصوص مسجد کسی خاص جماعت یا عقیدہ کے سینوں کے لئے نہیں ہے گواہان ثبوت اور صفائی دونوں کہتے ہیں کہ کسی مسجد کے لئے کوئی مخصوص جماعت نماز پڑھنے والوں کی نہیں ہے۔ اہل سنت جہاں موجود ہوں اور جو مسجد ان سے قریب ہو اسی میں نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اس طرح سے بری مسلمانان سورتی جامع مسجد میں نماز ادا کرسکتے ہیں اور سورتی لوگ زیر بادی مسجد میں بلا روک ٹوک نماز پڑھ سکتے ہیں۔

ماسا گواہ بیان کرتا ہے کہ وہ زیر بادی مسجد میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی شہادت اور ان کے مصائب پر وعظ سننے گیا تھا اور بحیثیت ایک سنی مسلمان کے مسجد میں وعظ سننے جانے سے کوئی بات اسکو روکنے والی بھی نہ تھی۔ جیسا کہ گواہان صفائی بیان کرتے ہیں کہ ماسا اور اس کے ساتھی ہنگامہ برپا کرنے کے لئے وعظ میں شریک ہوئے۔ ایسی صورت میں یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس رات مسجد مذکورہ میں بڑی تعداد میں موجود رہے ہوں گے۔ برخلاف اس کے گواہان صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ ماسا اور اس کے ساتھ صرف تین دوسرے آدمی تھے جن پر صفائی کی جانب سے بمقدمہ ۲۹۷ سنہ ۱۹۳۲ء اجلاس ہذا زیر دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند دوران عبادت مذہبی ہنگامہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان مٹھی بھر آدمیوں نے پانچسو آدمیوں کی جمیعت کا مقابلہ کرکے اپنے لئے تباہی مول لینے کی جرأت کی ہوگی۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ ماسا بھی ہر دو امام کی شہادت کا ذکر سننے کے لئے مثل دیگر اشخاص کے مسجد میں گیا تھا۔

گواہان ثبوت و صفائی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ وہاب گواہ نے دوران تقریر میں کھڑے ہوکر ملزم سے کہا کہ میرے پاس ایک تحریر ہے۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ وہاب گواہ نے ملزم سے یہ کہا کہ اپنے اس وعدہ کو تحریر کردو کہ پچاس روپے اس شخص کو دونگا جو مولوی ابراہیم اور مولوی منظور کے مباحثہ کے لئے رضامندی لادے۔ اور پچیس روپے ایک شخص کی طرف سے مباحثہ کی رضامندی کے دونگا۔ میرے پاس کاغذ اور پنسل موجود ہے۔ اس کے برخلاف صفائی کی جانب سے کہا جاتا ہے۔ کہ وہاب گواہ نے کھڑے ہوکر صرف یہ اعلان کیا تھا کہ میرے پاس تحریر ہے لیکن محض اس قدر اعلان کرنے کی کوئی تک سمجھ میں نہیں آتی۔

اس مسئلہ کے متعلق سید احمد گواہ صفائی کی شہادت سے کافی روشنی پڑتی ہے۔ اس گواہ نے ماسا وغیرہ کے خلاف مقدمہ فوجداری زیر دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند میں بھی شہادت دی ہے اور اس مقدمہ میں دوران جرح بیان کیا ہے کہ حشمت علی ملزم اپنے ہر لیکچر میں سورتی مسجد کے مولویوں کو مذہبی مناظرہ کے چیلنج دیتا رہا ہے۔ موجودہ مقدمہ میں اس گواہ نے یہ اضافہ کردیا ہے کہ حشمت علی ملزم ایسے چیلنج اپنی تقریروں کے دوران میں مسجد سے باہر دیتا ہے۔ لیکن اس گواہ کے دوسرے مقدمہ کے مندرجہ بیان کو پڑھنے سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ ملزم مسجد کے اندر تقریر کرتے

ہوئے بھی ایسے چیلنج دیتا تھا۔ دستاویز الف (شمولہ مسل) اس بیان کی مصدقہ نقل ہے۔ ایک گواہ صفائی کے اس قدر تسلیم کرلینے سے بھی شہادت ثبوت کی سچائی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ملزم نے شب وقوعہ ضرور اپنے دوران تقریر میں چیلنج دیئے اور انعام کا اعلان کیا۔ اس بات سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ملزم کی تقریر کا لب ولہجہ کیسا تھا۔ اس چیلنج کا ہر دو امام کی سوانح حیات اور وقوعہ شہادت سے کوئی تعلق نہ تھا۔

یہی سید احمد گواہ صفائی بیان کرتا ہے کہ ملزم نے اپنے دوران تقریر میں یہ اعلان کیا کہ مسجد صرف مسلمانان اہل سنت کے استعمال کے لئے ہے۔ دوسروں کے لئے نہیں ہے۔ "دیوبندی لوگ خود کو اہل سنت بتلاتے ہیں پس یہ ظاہر ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے اشارے یا فقرے کو یقیناً ناپسند کریں گے کہ جس کا منشا یہ ہو کہ وہ سُنّی مسلمان نہیں۔

خود ملزم نے عدالت کے اس سوال کے جواب میں کہ آیا یہ صحیح ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا اس کی انتہائی توہین ہے یہ کہا کہ "ہاں ضرور توہین ہوتی ہے" لیکن اس نے یہی کہکر بس نہیں کیا کہ یہ صحیح ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ "اگر کافر کو کافر کہا جائے تو یہ اس کی کوئی توہین نہیں ہے" اس حصہ جواب کے اضافہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم کے ذہن میں کچھ لوگوں کے خلاف ایک دبا ہوا جذبہ موجود ہے اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آیا ملزم اس قسم کے آدمیوں میں سے ہے یا نہیں جو دیوبندیوں کے خلاف مذکورہ بالا دشنام دہی کے الفاظ ادا کرسکتے ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ ملزم سخت جوشیلا مذہبی شخص ہے جو اپنے مذہبی عقائد کے لئے سب کچھ کرسکتا ہے۔

شہادت ثبوت قیاس کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے اور مسلمانان اہل سنت کے اس وقوعہ کے زمانہ کے حالات کے پیش نظر مجھے اس شہادت کے صحیح باور کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ ملزم نے الفاظ مذکورہ بالا دیوبندی عقائد رکھنے والے اشخاص کے خلاف بدباطنی سے استعمال کئے جن سے کہ ان کو اشتعال ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ ایسے اشتعال کی وجہ سے بلوہ کے جرم کا ارتکاب ہوجانا اغلب ہے۔

اور فی الحقیقت ملزم نے جو کچھ کہا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت سامعین میں شور اٹھا بہت سے

لوگ مسجد کے صدر زینہ کی طرف کو لپکے اور اس ابتری میں بہت آدمیوں نے ماتمسا پر مجرمانہ حملہ کیا اور ایک احمد نامی لڑکے کے چاقو بھونک دیا گیا۔ ان دونوں وقوعوں کا فیصلہ عدالت ہذا کی تجویزات مقدمات فوجداری نمبر ۲۹۷ و ۲۹۸ سال ۱۹۳۲ء میں کیا گیا ہے۔ میں حشمت علی ولد نواب علیخاں ملزم کو چھچھورے پن سے بلوہ کرادینے کی نیت سے اشتعال دینے کے باعث زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند مجرم قرار دیتا ہوں اور حکم دیتا ہوں کہ ملزم کے زیر دفعہ ۵۶۲ (۱) ضابطہ فوجداری ذاتی مچلکہ ایکسو روپے کا اور دو ضامن بقدر سو سو روپے کے پیش کرنے پر اس کو رہا کردیا جائے اور ہدایت کردی جائے کہ آئندہ ایک سال کی مدت میں جب بلایا جائے تو سزا برداشت کرنے کے لئے حاضر ہو اور اس دوران میں امن قایم رکھے اور نیک چلن رہے۔

دستخط بخط انگریزی ۔ 'باکیا'
سب ڈویزنل مجسٹریٹ شرقی
۱۴ر جون ۱۹۳۲ء

بعدالت العالیہ رنگون

اپیل فوجداری ۲۷۹ ۱۹۳۳ء

اپیل بہ ناراضی حکم سب ڈویزنل مجسٹریٹ شرقی رنگون مؤرخہ ۱۴ رجون ۱۹۳۳ء بمقدمہ فوجداری ۲۹۶ ۱۹۳۳ء

مولانا حشمت علی بنام ملک معظم

اپیل خلاف حکم سزا زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند

تجویز

اپیل ہذا قابل اخراج ہے۔

ہر جرم کے لئے شرط اولی زیر دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند یہ ہے کہ ملزم کا مرتکبہ فعل ناجائز ہو۔ لفظ "ناجائز" کی تعریف دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند میں دیگئی ہے، اور وہ حسب ذیل ہے۔

لفظ "ناجائز" کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے کہ جو جرم ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا جسکی بنا پر چارہ جوئی دیوانی کی جاسکے اور کسی شخص کے لئے "کسی فعل کے کرنے کے لئے قانوناً پابند ہونے" کے معنی یہ ہیں کہ "اس کا ترک فعل خلاف قانون ہو"

عدالت ماتحت نے تجویز کیا ہے کہ اپیلانٹ نے سورتیوں کو وہابی کافر کہا اور یقیناً یہ لفظ نہایت ہی توہین آمیز ہیں جسکے لئے کہ اپیلانٹ عدالت دیوانی میں بھی جواب دہ قرار دیا جاسکتا ہے

اس جرم کا دوسرا لازمہ یہ ہے کہ وہ فعل ناجائز جو ابتدا قابل ہو۔ اس امر میں ذرا بھی اشتباہ نہیں ہے کہ ملزم کا فعل ناجائز اشتعال کا باعث ہوا اور صرف یہی نہیں بلکہ اپیلانٹ نے سورتی وہابی مسلمانان حاضرین جلسہ کو حملہ کرنیکی تحریک کی۔ اور اس امر میں بھی ذرا شبہ نہیں کہ اپیلانٹ کو علم تھا کہ اس شتم کا نتیجہ اغلباً بلوہ کی شکل میں ظہور پذیر ہوگا۔ کیونکہ ایسی شہادت موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جلسہ میں ہنگامہ مجھکو اس امر کے باور کرنے میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ملزم نے یقیناً وہ الفاظ "الکو جوڑ" کی جانب منسوب جاتے ہیں اور یہ الفاظ ملزم نے چھوٹے پن سے اپنے مخالفین کو ذلیل کرنے کیلئے استعمال کئے۔ منظور کیا جاتا ہے۔

دستخط ۔ جے۔ آر۔ داس جج

مہر عدالت العالیہ رنگون

مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۳۳ء

صیغہ اپیل

ضروری گذارش

واضح ہو کہ برآۃ الابرار کے جملہ فتاوی میں اگر کسی کو ذرہ برابر بھی شک وشبہ ہو تو بندہ کے پاس ہنوز اصل محفوظ ہیں وہ اپنی اطمینان کیلئے اپنی آنکھ سے دیکھ لے۔ ایک سال تک کے لئے اسکی ذمہ داری لیجاتی ہے بعد میں خدانخواستہ کسی وجہ سے اصل ضائع ہو گئی تو بندہ بری الذمہ سمجھا جاوے گا۔ فقط

المعلن

احقر الزمان محمد عبد الرؤف خاں غفرلہ ولوالدیہ

۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء

قطعۂ تاریخ عنایت فرمودہ غازی الشعراء مجاہد الکلام جناب منشی محمد عبدالرحیم خانصاحب شائق ابن مولانا الحاج گل محمد خانصاحب مرحوم بانکپوری ضلع بستی

نظر جب اُن کو آئی براۃ الابرار کی صورت
جگن پوری کا خامہ دیکھکر حشمت یہ کہتے ہیں
عقائد باطلہ کی دھجیاں ایسی اُڑا ڈالیں
ہو سینچا اس چمن کو اس نے خونِ فکر سے اپنے
مریدوں سے بریلی کے یہ مرشد دیکھ کر بولے
چکھاتی ہے مزا یہ میری ہٹ دھرمی خدا شاہد
گواہی اُنکی عادت اُنکی خصلت سے یہ دیتی ہے
ہر اک کی شکل بن سکتا ہے ابلیس لعیں لیکن
جو ہیں احباب خوش ہیں اور حاسد کی یہ حالت ہے
خدا کے واسطے توبہ کرو باطل عقیدے سے
بُرا کہنا نہ تم جل کر دعا دینا محبّت سے
بچادے شرک و بدعت سے الٰہی اپنے بندوں کو
صداقت عالمانِ دیوبند کی لائی یہ نکہت
لئے ہیں ایکسو چالیس فتوے بلغ عالم سے
سرِ محضر لگی ہے چھ سو سولہ مُہر عالم کی
خدا کا شکر ہے تیرہ سو ترپن ۱۳۵۳ھ میں نظر آئی
نسیمِ گل اُڑی اُنیس سو چونتیس ۱۹۳۴ء میں لے کر
یہ کوشش پیشوائے دیوبند کی حق ہوئے شائق

رضاخانی سراسر بن گئے فجّار کی صورت
خدا شاہد ہے بیشک خنجرِ خوں خوار کی صورت
ہر اک تحریر حق نے کر کے سب کو نار کی صورت
نہ کیوں ارباب فن دیکھیں بھلا گلزار کی صورت
ہمارے حق میں بن کر آگئی تلوار کی صورت
رضا خاں دیکھکر مرقد میں بولے نار کی صورت
بناتے پھرتے ہیں حشمت علی مکّار کی صورت
کہاں طاقت بنے وہ سید ابرار کی صورت
پشیماں ہو کے تکتے ہیں در و دیوار کی صورت
قیامت میں اگر ہے دیکھنا گلزار کی صورت
بھلائی کی ہو جس نے بن کر استغفار کی صورت
جگن پوری دعا دیتا ہے بن کر یار کی صورت
پھلے پھولے ہیں ہر اوراق لالہ زار کی صورت
ہوئی ہے براۃ الابرار تب گلزار کی صورت
کمل تب ہوئی ہے براۃ الابرار کی صورت
جہاں میں سب کو بن کر رحمتِ غفار کی صورت
صدا دیتی ہو بلبل ہو کے خوش گفتار کی صورت
دکھادی مشرکوں کو جو عذاب و نار کی صورت

نوٹ :۔ جناب منشی محمد عبدالرحیم خانصاحب شائق عالیجناب گل خانصاحب کے بیٹے ساکن کرم ڈپو ضلع گونڈہ کے رہنے والے ہیں

غلطنامہ براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار ملقب بہ قہر آسمانی برفرقہ رضاخانی

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۱	۲	آیت چھوٹ گئی	جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقاً
۱	۱۰	براۃ الابرار	براءۃ الابرار
۱	۱۸	اللہم اھدی	اللہم اھد
۹	۲۳	مخلوق عامہ کو	مخلوق عامہ کی
۱۱	۱۷	وعلیہ التکلاون	وعلیہ التکلان
۳۵	۱۴	۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء	۳۰ دسمبر ۱۹۳۰ء
۴۲	۱۱	رجوم المذنبین	رجوم المذنبین
۴۳	۱۸	رجوم المذنبین	رجوم المذنبین
۵۷	۲۳	براہین قاطعہ صفحہ ۱۵	براہین قاطعہ صفحہ ۵۱
۵۸	۱۳	الطاری الباری	الطاری الداری
۷۷	۴	وَلِاَنَا	وَاَنَا
۸۱	۱۶	وَمَا اُدْرِیْ	وَمَآ اَدْرِیْ
۸۲	۳	یاالّذِیْنَ	بِالَّذِیْنَ
۹۰		تعین کرلینا	تعین کرلینے کو
۹۳	۱۶	ابوالحسن عفی عنہ	انوار الحسن عفی عنہ مع مہر
۹۵	۹	اور اسکی نظیر پائی جاتے	اور نہ اسکی نظیر پائی جائے
۹۸	۶	بلکہ بڑے	بلکہ بہت بڑے
۹۸	۱۹	ان ناپاک	اس ناپاک
۱۰۰	۱۳	کل بدعۃ ضلالۃ مشکوٰۃ	وکل ضلالۃ فی النار (مشکوٰۃ)
۱۰۳	۹	تقوے کیسا رہے ہیں	تقوے کیساتھ رہے ہوں
۱۰۸	۱۶	نعمان بن ثابت زوطی	نعمان بن ثابت بن زوطی
۱۰۸	۱۹	عقیدہ مطابق	عقیدہ کیمطابق

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۱۲۲	۶	بیسخرجرفی امتی اقوام مجاذری	بیسخرج فی امتی اقوام تجاری بھم
۱۲۲	۲۰	تراویح با جماعت پڑھنا	تراویح با جماعت پڑھنا
۱۲۳	۱	جس کا ثبوت	جس کا کوئی ثبوت
۱۲۳	۲	اُنکے تابعین	اُنکے بعد تابعین
۱۲۳	۱۵	جس سنے بدعتی کی	جس نے کسی بدعتی کی
۱۲۴	۱۲	نمبر ا علماء دیوبند سچے مسلمان ہیں	نمبر ا علماء دیوبند کا اسلام علماء دیوبند سچے مسلمان ہیں
۱۲۶	۸	بلکہ احمد رضا خانصاحب کہتے ہیں کہ جو اولیاء کی	بلکہ متبعین احمد رضا خانصاحب کہتے ہیں کہ جو مولوی اولیاء کی
۱۳۰	۳	اب چاننا چاہیے	اب جاننا چاہیے
۱۳۰	۱۴	بذ الل	بذ الك
۱۳۳	۱۰	اور بھی مولود شریف	اور یہ بھی مولود شریف
۱۳۵	۹	علماء اُمت چونکہ	علماء امت بھی چونکہ
۱۳۸	۱۲	حتّٰی بن ع بد عت	حتّٰی بد ع بدعته
۱۳۸	۱۲	ولا عمرۃ	ولا عمرۃ
۱۳۸	۲۱	خیر ظلمت وکدورت	جز ظلمت وکدورت
۱۳۹	۷	بقمہ	بقمہ
۱۴۰	۷	افوس کہ	افسوس ہے کہ
۱۴۲	۲۱	مقدمة فتح الباری وفی فتح الباری وابن	مُقَدِّمَةِ فَتْحُ الْبَارِی وَفِی فَتْحُ الْبَارِی وَابْنُ
۱۴۲	۲	فِی الْفَتْحِ الْمُبِیْنَ	فِی فَتْحِ الْمُبِیْنِ
۱۴۶	۶	نستعینه ونؤمن به	نستعینه ونستغفره ونؤمن به
۱۴۷	۱۲	انجام دے ہے ہیں	انجام دے رہے ہیں
۱۴۷	۱۷	اُس پر تو یہ	اس پر تو یہ
۱۵۱	۲	وہ اس کو خوب سمجھ سنلے	وہ اس کو بھی خوب سمجھ لے
۱۵۱	۸	غیر مقلدین	غیر مقلدین

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۱۵۲	۱۰	ایک دو نقل	ایک دو حدیث نقل
۱۵۴	۱۱	اسکو یہ اُمید ثواب	اُسکو بہ اُمید ثواب
۱۵۵	۴	سو لکھ دینا	سو ایک دینا
۱۵۵	۲۲	کہا جائے	کہا کیا جائے
۱۵۷	۱۲	من العرباض	عن العرباض
۱۶۳	۳	خلف شریة	خلف سریة
۱۶۸	۱	محمد اسمٰعیل عفرلہ	نمقہ محمد اسمٰعیل عفرلہ
۱۶۸	۷	مع تحقیق الدواعی	مع تحقق الدواعی
۱۶۸	۷	ممن یعتد بہ	ممن یعتد به
۱۶۸	۱۱	وذالك اضعف الایمان	و ذالك اضعف الایمان
۱۶۹	۱	فی الانبیاء و صلوات الله	فی الانبیاء صلوات الله
۱۶۹	۲۱	مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی	مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی
۱۷۰	۱	مقنطفاً	ملتقطاً
۱۷۰	۹	کیا کفر کے	کیا کچھ کفر کے
۱۷۰	۱۹	اب اسکے اگے چاہے مانو یا نمانو	اب اُسکے آگے مانو یا نمانو
۱۷۱	۹	چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں	چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے خانصاحب بڑے میاں
۱۷۱	۱۸	قاهن	مَاهُنَّ
۱۷۱	۲	مولانے	مولٰنا سے
۱۷۲	۳	خیابت	خیانت
۱۷۲	۱۱	ابقان	اتقان
۱۷۲	۱۴	مقاسد	مقاصد
۱۷۲	۱۹	من اجبت	من احببت
۱۷۲	۲۰	مولوی صاحب کی ہی	مولوی صاحب کی ہی

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۱۷۴	۱۶	یعسقون مذاھبَ	یعشقون مذاھبُ
۱۷۴	۲۲	ودیا	ویادِ
۱۷۵	۱۳	احتجاج	اِجیاج
۱۷۵	۱۸	تواب	ثواب
۱۷۷	۲	الرجیم	الرحیم
۱۷۸	۱۹	وافرا	واخراً
۱۸۰	۲	جن کے شاہد ہزاروں	جن کے شاہدان کے ہزاروں
۱۸۰	۴	قصیابت	قصبات
۱۸۴	۲۲	تمستکوا	تمستکوا
۱۸۷	۱	علےٰ خلاف الحق	علےٰ خلاف الحق المتقیٰ
۱۸۸	۱۹	احیٰ	اجیٰ
۱۸۹	۱۲	ایوب	ایوب
۱۸۹	۱۵	قل یمین لمطالب العبد	قل عین لمطالب العبد
۱۸۹	۱۶	فی لقدیھا	فی تعدیھا
۱۸۹	۱۸	یس	ولیس
۱۸۹	۲۱	بالشریعہ	بالشریعة
۱۹۰	۶	کو	×
۱۹۰	۱۷	یا یہ شرط ہے کہ بریلوی ہو	یا یہ شرط ہے کیا؟ کہ بریلوی ہو؟
۱۹۲	۵	المذہب	المذنب
۱۹۲	۷	ولا یخزعہ	ولا یجزء علیہ
۱۹۲	۱۴	مظفر احمد	مظفر احمد عفی عنہ
۱۹۲	۱۵	اھل العلم	اھل قبلة
۱۹۲	۱۹	اھل القبلہ	اھل القبلة

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۱۹۳	۶	لا رہیب من المھرۃ	لا رہیب اھم من المھرۃ
۱۹۳	۱۳	الا مجاد	الا مجاد
۱۹۳	۱۴	ونتیبون	وینتسبون
۱۹۳	۱۶	ینکلمون بکلام ولا یقول	یتکلمون بکلام ولا یقول
۱۹۳	۲۱	فتقول	فنقول
۱۹۴	۲	شک نہیں جو	شک نہیں بلکہ جو
۱۹۴	۱۵	حاسرنا الباطل	واسرنا الباطل
۱۹۴	۱۹	عمل کیا ہوا	عمل کیا ہو
۱۹۵	۲	وامتحان	واستحسان
۱۹۵	۱۰	فاعدہ	فاسدہ
۱۹۵	۱۳	یکے	بکے
۱۹۵	۱۳	ہو کر ہو کر	ہو کر
۱۹۵	۲۲	وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا	وہابی ایک گالی کا لفظ بھی بن گیا
۱۹۶	۱	کا مقلد ہو	جو کہ امام اعظم ہیں مقلد ہو
۱۹۶	۲۲	حامیان	حامیانِ دین
۱۹۷	۶	کبد	کید
۱۹۷	۱۲	الطین اللاذب	الطین اللازب
۱۹۷	۱۸	شرم شرم	شرم شرم شرم
۱۹۸	۱۱	نتحال المبطلین	انتحال المبطلین
۱۹۸	۱۴	ازکافرم	ارکافرم
۱۹۸	۲۱	اسی منوال پر ہیں	اسی مثال اور منوال پر ہیں
۱۹۹	۱۵	دیکھ کے	دیکھ لے
۱۹۹	۲۱	ذکو میں نے دیکھا	وہ اپنے کو وہابی کہتے ہیں انکو میں نے دیکھا

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۲۰۰	۴	پابندہیں مجلس	پابندہیں اور مجلس رقص وسرود
۲۰۱	۲	نقل	نقل
۲۰۱	۱۴	العید	العبد
۲۰۲	۱۲	منترہ	منزہ
۲۰۲	۱۷	حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلی حضرت الخ	حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی گھر کی
۲۰۳	۱۱	أهل القيلة	أهل القبلة
۲۰۳	۱۲	بمتغه	يمنعه
۲۰۴	۲	نانڈہ باولی	ٹانڈہ باولی
۲۰۴	۱۶	اوند	ازبر
۲۰۵	۸	اورثانی الذکر آج	اورثانی الذکر نے آج
۲۰۵	۱۵	انکی دعاکی	انکی اُس دعاکی
۲۰۶	۵	حق غالب ہورہا ہے	حق بحمد اللہ غالب ہورہا ہے
۲۰۶	۹	چنداں جاجت نہیں	چنداں حاجت بھی نہیں
۲۰۷	۳	موجود ہیں جن سے	موجود ہیں حدیث کی ہر کتاب میں وہ احادیث موجود ہیں جنسے
۲۰۷	۱۲	اب حود	اب آپ خود
۲۰۷	۱۳	واللہ اعلم	واللہ تعالیٰ اعلم
۲۰۸	۸	حشمت علی اور سید احمد صاحب	حشمت علی خانصاحب کو ہدایت دے اور فہم سلیم عطا فرمائے آمین۔ اور مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب محدث دہلوی اور سید احمد صاحب بریلوی
۲۰۹	۱۹	فی امرنا فهورد	فی امرنا هذا فهو رد
۲۰۹	۲۱	فی امرنا فهورد	فی امرنا هذا فهو رد
۲۱۲	۹	وبحربه السنة ومعنى	وبحديه السنة ومضى
۲۱۳	۲۳	رواة البيهفى	رواه البيهقى

یہ عبارت مکرر لکھی گئی ہے۔

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۲۱۵	۳	واللہ اعلم	واللہ تعالیٰ اعلم
۲۱۵	۱۳	خوارج لے	خوارج ملاعنہ سے
۲۱۶	۱۰	اکفر ٹھہرے کیونکہ جو شخص	اکفر ٹھہرے یا پھر اہل اسلام کی بلکہ اولیاء کرام کی تکفیر کی بنا پر حشمت علی صاحب کافر ٹھہرے کیونکہ جو شخص
۲۱۶	۱۲	سلام کلام یہ سب	کلام وسلام کرنا یہ سب
۲۱۶	۱۹	ہادی طریقت ہیں	ہادی طریقۃ الشریعۃ ہیں
۲۱۶	۲۰	عامل الکتاب والسنت	عامل الکتاب والسنۃ
۲۱۸	۳	ولادخلهم فی دار النعيم	ولادخلهم الله فی الدار النعيم
۲۱۸	۹	بنته	بنة
۲۱۸	۹	بعد سلام نماز امام توجہات	بعد سلام نماز امام کا توجہات ثلثہ
۲۱۸	۱۴	ستقيما فی فتح المبين	ستقيما وفی فتح المبين
۲۱۸	۱۴	النودتية	النووية
۲۱۸	۱۵	علی غیر فعال	علیٰ غیر مثال
۲۱۹	۴	حنفی پرہیزگار	حنفی متقی پرہیزگار
۲۱۹	۱۵	شبهته	شبهة
۲۱۹	۲۰	متیغ	متبع
۲۲۰	۲	من السنته فتمسك بنته	من السنة فتمسك بسنة
۲۲۰	۳	فی النبوت	فی النبوة
۲۲۰	۷	عن البدعت	عن البدعة
۲۲۰	۱۴	اقاض الدين	افاض الدين
۲۲۰	۱۵	الذی عينين	الذی عينين
۲۲۱	۶	كهمة	كلمة
۲۲۱	۱۵	ہوئی	ہوا کی

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۲۲۳	۱۳	اب تو بعض	اب بعض
۲۲۴	۱۶	نذر بغیر اللہ	نذر بغیر اللہ
۲۲۶	۳	مستحبات	مستحبات
۲۲۷	۱۰	فی النار کی	فی النار کا
۲۲۷	۱۵	توفیقہ وتی فیقہ	تی فیقہ تی قیفہ
۲۲۸	۶	مشہور لہا	مشہود لہا
۲۲۹	۲	بقا بکفر	بقا بالکفر
۲۳۰	۱۵	توبن	توبس
۲۳۱	۶	آپکو رضا خانی	آپ کو رضوی
۲۳۱	۱۲	راضی ہونگے	راضی ہونگے
۲۳۱	۱۹	مکائد رضا خانی	مکائد فرقہ رضا خانی
۲۳۳	۱۰	حکم آن بہ چیست	حکم آن چیست
۲۳۵	۲	بدوانند	بدوانندہ
۲۳۵	۱۵	فصاری	قصارے
۲۳۵	۱۹	بعدہٗ - دیتادونہ	یعدّہٗ - و یتادونہ
۲۳۵	۲۱	مَنْ رتیۃ - عنْ المایند	مَنْ رتبۃ - عنْ المسانید
۲۳۵	۲۲	الکتب السنۃ	الکتب الستۃ
۲۳۶	۹	وہی واجب کا	وہی وہابی واجب کا
۲۳۶	۱۰	در اختیار مجاز مذہب	در اختیار مذہب
۲۳۶	۱۵	ھذاہ	ھذہ
۲۳۷	۱۲	فی الاسباہ	فی الاشباہ
۲۳۷	۱۳	یغزھم - الفقل	یغزھم - العقل
۲۳۷	۱۴	صذا ھبہم	صذا ھبہم

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۲۳۷	۲۱	یحیٰ	یحییٰ
۲۳۸	۳	قیاس وانکار	قیاس کے انکار
۲۳۸	۱۲	یہ رسالہ العدل	یہ رسالہ آج کل العدل
۳۹	۱۴	یاخن بہٖ اللہ	یاذن بہ اللہ
۲۴۰	۱۳	معاون ہوگا	معاول ہوگا
۲۴۱	۱۱	اور محلہ کی	اور محلہ محلہ کی
۲۴۱	۱۵	بادبود	باوجود
۲۴۲	۱	جیسے دیوبندی	جیسے کہ دیوبندی
۲۴۳	۱۷	راہوں میں را	راہوں میں راہ
۲۴۴	۲	کثیر	کثیرا
۲۴۴	۳	بدعۃ	بدعۃ
۲۴۴	۵	سہدبیین	سہدیین
۲۴۴	۱۰	ہرگز بدعت	ہرگز کوئی بدعت
۲۴۴	۲۱	علماء وہی کرتے ہے	علماء ردہی کرتے رہے
۲۴۵	۵	الشعرۃ العجین	الشعرۃ من العجین
۲۴۵	۷	عن ابراھیم میسرۃ	عن ابراھیم بن میسرۃ
۲۴۵	۱۱	من اھر	من اصر
۲۴۵	۱۷	مسعود سے کہ فرمایا	مسعود سے فرمایا
۲۴۵	۲۰	ظینی	طیبی
۲۴۶	۱	مجالس الابرار	مجالس الابرار
۲۴۶	۵	عن النقل	عن النفل
۲۴۶	۱۰	ان بوقت	ان یوقت
۲۴۶	۱۱	اذا قصد یہ	اذا فصد بہ

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۲۴۶	۱۵	عفا اللہ	عفا اللہ عنہ
۲۴۶	۲۰	جنات	جناب
۲۴۶	۲۳	رائے برلوی	رائے بریلوی
۲۴۸	۱۰	روره	روزه
۲۴۸	۱۳	اللھم احظفناہ	اللھم احفظناہ
۲۴۹	۹	متنع	متبع
۲۴۹	۱۲	حن کی	جن کی
۲۵۰	۱	سامی	شامی
۲۵۰	۷	مشروع	مشروعہ
۲۵۱	۶	والتسلم	والتسلیم
۲۵۱	۹	بتبعون	یتبعون
۲۵۱	۱۵	الوارالبہیہ	انوارالبہیہ
۲۵۲	۷	وھوالتنابن	وھوالتنابز
۲۵۳	۵	کتب الشخین	کتب الشیخین
۲۵۴	۹	حضرات	حضرت
۲۵۶	۱	سنہ ۱۳۰۹ھ	سنہ ۱۳۰۹ھ
۲۵۸	۱۳	ظریقا	طریقا
۲۵۸	۱۴	عینیہ	عیینہ
۲۵۸	۱۶	یکتبہ محمد اسمعیل	کتبہ احقر محمد اسمعیل
۲۵۸	۲۲	بانی احمد	بانی مولوی احمد
۲۵۹	۱۲	باعت	باعث
۲۶۱	۴	اسلام کوئی	اسلام میں کوئی
۲۶۲	۶	اسداللہ	اسعداللہ

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۲۶۳	۱۸	شروع	مشروعہ
۲۶۳	۲۲	التیتہ	البتتہ
۲۶۳	۲۳	التیتہ	البتتہ
۲۶۴	۱۳	نی الدین توفیق	فی الدین کی توفیق
۲۶۶	۱۳	صاحب بحرنے ونی الخلاصتہ	صاحب بحرنے کہا فی الخلاصۃ
۲۶۹	۱۵	فقد باءاحدھا	فقد باء بھا احدھا
۲۷۱	۱۴	تیت ہے کرنا ہے یا احکام	نیت سے کرنا یا احکام
۲۷۶	۲۱	رسولہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۷۶	۲۳	فطونی	فطوبی
۲۸۱	۳	سلاتوں	سلانوں
۲۸۲	۵	بکتے رہتے ہیں	بکتے رہتے ہیں
۲۸۵	۱	ضیاء الدین احمد	ضیاء الدین محمد
۲۸۷	۲۰	عن ابراھیم ابن میسرۃ	عن ابراھیم ابن میسرۃ
۲۸۸	۷	دریح بدعتی	دریح بدعتے
۲۹۲	۱۱	بہ تعریف	پر تعریف
۲۹۷	۳	کلاب النار	کلاب اھل النار
۲۹۹	۱۳	بحصل المستند	یحصل المستند
۳۰۲	۲۰	عباذاً باللہ	عیاذاً باللہ
۳۰۴	۲۲	سید شاہ عبدالقادر	سید الطائفہ سید شاہ عبدالقادر
۳۰۵	۴	فماسنتہ	فماسنہ
۳۰۶	۱۶	راشدین مھدین	راشدین مھدیین ہے
۳۰۸	۶	حوض کوثر ہوپنچنے	حوض کوثر پر ہوپہنچنے
۳۱۲	۱۵	جناکیس	جناکیش

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۳۱۲	۱۷	حدیث پر عمل	حدیث پر کامل عمل
۳۱۴	۴	خاصہ جاھذھا المذاھب	خاصہ جامن ھذہ المذاھب
۳۱۴	۶	کسا بنکہ زین	کسانیکہ ادین
۳۱۴	۱۳	حس	حسن
۳۱۴	۲۲	حضرت علامہ	حضرت سیدنا علامہ
۳۱۵	۸	سامنے ہدایت	سامنے پیغام ہدایت
۳۱۵	۹	طریقے بزرگان دین	طریقے سے جتنے بزرگان دین
۳۱۷	۱۲	اعتقادات	اعتقادیات
۳۱۹	۷	تجاوزابہ	تجاوز بہ
۳۲۱	۹	و تحب المحتنین	وتحب المختنین
۳۳۰	۱۵	خلاف	مخالف
۳۳۰	۲۲	جان ول	جان ومال
۳۳۲	۱۷	صفحہ ۵۲	صفحہ ۵۸
۳۳۳	۱۶	اولۂ اربعہ	ادلۂ اربعہ
۳۳۴	۱۸	صاف	صاف صاف
۳۳۶	۱۱	حضور فرمائینگے کہ یہ جماعت	حضور فرمائینگے کہ اُس وقت میں کہونگا کہ یہ جماعت
۳۳۶	۱۲	فاقول	فاقول
۳۳۶	۱۵	کیا کیا باتیں	کیا کیا نئی نئی باتیں
۳۳۷	۸	تو اس کو پالے	تو اس عالم یا اس کے
۳۳۸	۱۵	اختلاف ولو روایة صعیفہ	اختلاف ولو روایة ضعیفة
۳۳۹	۱۳	وللمشائحتہ	وللمشائخہ
۳۳۹	۱۶	الفاروقی دنی المدراسی	الفاروقی المدراسی
۳۴۱	۴	اگرچہ وہ حقیقت نہیں ہے	اگرچہ حقیقت وہ نہیں ہے۔

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۳۴۱	۱۴	وفی الشامی تعریف البدعة	وفی الشامی فی التعریف البدعة
۳۴۲	۳	باحتمال الثانی	باحتمال الثانی
۳۴۲	۷	امرأ سلم	امراء مسلم
۳۴۳	۷	فی فصل العلم	فی فضل العلم
۳۴۳	۱۰	اھانہ العلماء	اھانة العلماء
۳۴۳	۱۴	امتی	متی
۳۴۳	۱۴	روایة متفقہ	روایة متفقة
۳۴۷	۷	ضلالتہ	ضلالة
۳۴۹	۲۳	روالمختار	ردالمحتار
۳۵۰	۱	کاتوا	کانوا
۳۵۰	۷	صفحرا	صفحہ ۷
۳۵۰	۱۶	بنوع شبہتہ	بنوع شبہة
۳۵۰	۱۷	شبہتہ	شبہة
۳۵۲	۱۱	امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۳۵۳	۱۲	لقد جئتم ادا	لقد جئتم شیئا ادا
۳۵۴	۲۰	امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ
۳۵۵	۲۱	شعب الایمان کذا	شعب الایمان مرسلا کذا
۳۵۷	۲۲	مذکورہ علماء	مذکورہ بالا علماء
۳۵۹	۲۰	تخج. ج	تخج ج
۳۵۹	۲۲	حتی بدع	حتی یدع
۳۶۰	۱۷	بواقیت	یواقیت
۳۶۰	۱۸	شعرانی شیخ الاسلام	شعرانی یواقیت شیخ الاسلام
۳۶۰	۲۳	بواقیت	یواقیت

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۳۶۴	۱۴	ردالمختار	والمختار
۳۶۵	۱۱	میں نے ایک بدعتی	میں نے اپنی حیات میں ایک بدعتی
۳۶۷	۱۴	من أمته	فی أمته
۳۶۸	۶	الرکن الغزالی	الرکن الغرابی
۳۶۸	۸	اسوۃ قلت	أسوۃ حسنة
۳۶۹	۶	ظالمو	ظالمون
۳۷۰	۱۱	کہ پیچے	کہ ہر پیچ
۳۷۰	۱۳	ہرخاص	ہرخالص
۳۷۲	۱۴	نئے نئے نکات	نئے نئے مضامین نکات
۳۷۳	۵	اُسکے رؤس	آسکے تمام رؤس
۳۷۴	۲۲	حدیت	حدیث
۳۸۰	۱۴	شلا پاجامہ ٹخنے	شلا پاجامہ بطریق مسنون ٹخنے
۳۸۰	۲۰	مسائل فقیہ	مسائل فقہیہ
۳۸۲	۱۷	واھم	وھم
۳۸۶	۱۰	ساتھ ہی درس	ساتھ ہی حلقۂ درس
۳۸۶	۱۵	جہان این	جہان بستہ این
۳۸۶	۱۷	بحث کا وقت	بحث کا اب وقت
۳۹۲	۴	عبارت جب	عبارت یعنی جب
۳۹۲	۶	ماقول	ماقبل
۳۹۴	۱۴	اللہ جل شانہ	اللہ جل شانہ
۳۹۵	۷	رہیں گے	رہیں گے
۳۹۵	۱۸	تواتراوراورکعات	تواتراوراعدادرکعات
۳۹۵	۱۸	باوجویکہ	باوجودیکہ

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۳۹۸	۱	پاک ومنزو	پاک ومنزہ
۳۹۹	۹	دعویٰ کہ	دعویٰ ہے کہ
۴۰۰	۷	روئے زمین	تمام روئے زمین
۴۰۱	۱۷	جوکہ اعطائے آلہی	جوکہ بغیر اعطائے آلہی
۴۰۵	۱۱	یہ علمائے کرامات الزامات	یہ علمائے کرام ان الزامات
۴۰۶	۹	چہ جائیکہ خود قائل	چہ جائیکہ خود اسکے قائل ہوں
۴۰۶	۱۷	مولوی عظیم احمد	مولوی عزیز احمد صاحب
۴۰۶	۱۷	واللہ اعلم واتم	واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم
۴۰۸	۱۸	ماموریہ	مامور بہ
۴۰۸	۲۰	عفی	عفی عنہ
۴۰۹	۲۱	بدعت وہ جس کی	بدعت وہ افعال ہیں جس کی
۴۱۱	۷	سیدا حمد صاحب	سید حسین احمد صاحب
۴۱۱	۱۴	ماہ نیمروز کی ظاہر	ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کی طرح ظاہر
۴۱۲	۵	ابتدا نجد	ابتدا میں نجد
۴۱۴	۸	مسلم کال	مسلم کامل
۴۱۵	۵	مام	امام
۴۱۹	۱۵	بغیر علم او ضلٰی	بغیر علم فضلوا واضلوا
۴۲۰	۴	وقضہ بھم	وظفہ بھم
۴۳۰	۱	دین میں نیا کیا جائے	دین میں نیا پیدا کیا جائے
۴۳۰	۶	نکلجاتا ہے اسلام سے	نکلجاتا ہے بدعتی اسلام سے
۴۳۱	۱۶	نہ رہ گیا	نہ رہے گا۔
۴۳۴	۱۸	فاروقی النسب مجددی	فاروقی النسب حنفی المسلک مجددی
۴۳۴	۱۹	محقق علماء	محقق مقلد علماء

صفحہ	سطر	الفاظ غلط	الفاظ صحیح
۴۳۸	۶	فی امیۃ الاکابر	فی امنیۃ الاکابر
۴۳۸	۲۱	تسہیل علی الجعل	التسہیل علی الجعل
۴۵۳	۲	حنفی دیوبندی مخالفین	حنفی دیوبندی نے مخالفین
۴۶۹	۱۶	لکھے ہیں	لکھا ہے
۴۷۵	۸	تقیسم وتربیت	تعلیم وتربیت
۴۷۵	۱۱	یلاغت	بلاغت
۴۸۴	۴	رضاخانیون کے	رضاخانیوں کے لئے
۴۸۵	۲۳	بیغنی	بیعتی
۴۸۶	۳	خبتہا	خبثہا
۴۹۱	۹	کوثر یلا	کوثر کا پیالا
۴۹۶	۴	خداکی قدرت	خدامیں قدرت
۴۹۷	۲۰	سنہ ۱۹۳۴ء	سنہ ۱۹۳۳ء
۵۰۶	۷	دیو	دید
۵۱۰	۱۹	ورحمۃ اللہ وبرکاتہ	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
۵۱۳	۳	اور قصبہ پہانی کا باشندہ۔	وارد قصبہ پہانی کا ہوا ہے۔
۵۱۳	۸	لعوص	بعوض

چند خطرناک غلطیاں

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ

صلوٰۃ و سلام اور محفل میلاد بدعت ہے؟

قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی

کفر سازیاں

تحفظ نظریات دیوبند اکادمی